



الاحسان في صحيح ابن ماجه

6



صحیح ابن ماجہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیف

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ



ترجمہ

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر
آدم اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک آیامہ ولیالیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ
معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



الاحسان في تربية صحب ابن جنات

جہانگیری

صحیح ابن حبان

6

تصنیف۔۔۔

امام ابو حنبلہ محمد بن حبان یمنی بستی

ترجمہ۔۔۔

ابوالعلاء محمد بن محمد بن ابی بکر
آدام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ولیالیہ



زبیو سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

نام کتاب	صحیح ابن حبان
مترجم	ابوالعلاء محمد بن الدین جہانگیر
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	جون 2014ء
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر اور 0322-7202212
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	روپے

هو القادر



جميع حقوق الطبع محفوظة للناسخ

All rights are reserved

جملہ حقوق منسلک ہیں بحق ناشر و محفوظ ہیں

زیبہ سنٹر، ایم، اے، بازار لاہور
فون: 37246006-042

شبیر برادرز

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۷	منذی پر دلالت کرتے ہوں اگرچہ فروخت کرنے والا یہ نہ کہے: میں نے فروخت کیا اور خریداریہ نہ کہے: میں نے خرید لیا..... ۵۷	۴۷	فوائد رضویہ.....
۵۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اپنے سودے کے بارے میں (اسے ختم کرنے کا) اختیار ہوگا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں..... ۵۸	۵۱	کتاب: خرید و فروخت کے بارے میں روایات باب: اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر رحم کرنا جو خرید و فروخت کرتے ہوئے اور لین دین کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے..... ۵۱
۵۹	اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر <small>رضی اللہ عنہما</small> کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس میں علیحدہ ہونے سے مراد جسمانی طور پر علیحدہ ہونا ہے..... ۵۹	۵۱	خرید و فروخت کرنے والوں کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنے سودے میں سچائی کو لازم پکڑیں اور اس عیب کو بیان کر دیں جس سے وہ واقف ہیں کیونکہ یہ چیز ان کے سودے میں برکت کا سبب ہے..... ۵۱
۵۹	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر <small>رضی اللہ عنہما</small> کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس میں علیحدہ ہونے سے مراد جسمانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہونا مراد نہیں ہے..... ۵۹	۵۲	مسلمانوں کے لیے خرید و فروخت میں اور اس جیسی دیگر صورتوں میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی ممانعت کا تذکرہ..... ۵۲
۶۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا یہ فرمان: ”اگر وہ اس سے جدا ہو جائے تو پھر اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا“ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: وہ ”بیع خیاریہ“ نہ ہو..... ۶۰	۵۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سامان فروخت کرے..... ۵۳
۶۱	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے..... ۶۱	۵۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو دنیا میں جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال فروخت کرے گا..... ۵۳
۶۱	اتاج خریدنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اتاج پوری طرح ماپ لے یہ امید رکھتے ہوئے اس طرح اس میں برکت ہوگی..... ۶۱	۵۵	اس حلف کی صفت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فروخت کرنے والے فرد پر غضب ناک ہوتا ہے..... ۵۵
۶۱	اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ”ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے بربادی ہے“..... ۶۱	۵۶	اس دوسری قسم کے حلف کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فروخت کرنے والے پر غضب ناک ہوتا ہے..... ۵۶
۶۲		۵۶	تاجروں کے لیے فحور کے اثبات کا تذکرہ وہ تاجر جو اپنی خرید و فروخت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں..... ۵۶
		۵۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے سو داؤدوں فریقوں کے درمیان ان الفاظ میں واقع ہونا چاہئے جو دونوں کی رضا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۹	شخص کو وہ جانور فروخت کرنے والے کو واپس کرنے کا اختیار ہوگا جو اس عیب کی وجہ سے ہوگا البتہ وہ پیدا ہونے والے بچے کو واپس نہیں کرے گا.....	۶۳	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے اپنے سامان کی قیمت میں (معاوضے کے طور پر) کوئی دوسری چیز لے لینا جائز ہے جبکہ وہ عقد اس چیز پر واقع نہ ہو اور وہ وصولی ان دونوں فریقوں کے درمیان علیحدگی سے پہلے ہو جائے.....
۶۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ اگر فروخت شدہ غلام میں (خریدار) عیب پاتا ہے تو یہ بات لازم ہے وہ اسے فروخت کرنے والے کو واپس کر دے اور اس کے اس غلام کو خریدنے کے بعد جو اس کی قیمت زیادہ ہوئی ہے وہ (اس فروخت کرنے والے سے وصول نہیں کرے گا).....	۶۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ بیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدنے والے شخص کو اس کے پھل میں سے کوئی چیز نہیں ملے گی جبکہ اس نے پہلے (اس پھل کو حاصل کرنے کی) شرط عائد نہ کی ہو... ۶۳
۷۱	باب! مدبر غلام کو فروخت کرنا.....	۶۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اسے کوئی چیز نہیں ملے گی“ اس کے ذریعے آپ کی مراد فروخت کرنے والا شخص ہے خریدار مراد نہیں ہے.....
۷۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے مدبر غلام کو کسی بھی صورت میں فروخت کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے.....	۶۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ کھجور کا وہ درخت جس کی بیوند کاری کی جا چکی ہو اور وہ غلام جس کے پاس مال موجود ہو جب انہیں فروخت کر دیا جائے تو وہ پھل اور مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا جبکہ خریدار نے اس بارے میں پہلے شرط عائد نہ کی ہو.....
۷۱	مدبر غلام کو فروخت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ مدبر کرنے والا شخص عدیم ہو (یعنی اس کے پاس مال نہ ہو).....	۶۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو جب اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو اور اس کے ذمے قرض بھی ہو تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہو گا اور اس کا قرض بھی فروخت کرنے والے کے ذمہ ہوگا.....
۷۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ”انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا“ اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: انہوں نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کیا تھا، مطلق طور پر آزاد نہیں کیا تھا.....	۶۶	باب! بیع مسلم کا بیان.....
۷۲	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے جب مدبر کرنے والے شخص کو ضرورت درپیش ہو تو وہ مدبر غلام کو فروخت کر سکتا ہے.....	۶۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے مال کی بیع مسلم کرے البتہ اگر وہ کسی متعین چیز میں ہو تو حکم مختلف ہے.....
۷۳	مدبر غلام کو فروخت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ مدبر کرنے والے کے پاس مال نہ ہو صرف وہ مدبر غلام ہو (اس کے پاس مال کے طور پر ہو).....	۶۷	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ بیع مسلم کرے اگرچہ اس وقت میں بیع مسلم کے دوسرے فریق کے پاس وہ چیز نہ ہو جس کی بنیاد پر بیع مسلم کی جارہی ہے (یعنی دوسرے فریق نے جس چیز کی ادائیگی کرنی ہے).....
۷۳	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے مدبر غلام کی فروخت کو جائز قرار دیا ہے.....	۶۹	باب! عیب کی وجہ سے (بیع کو ختم کرنے کا اختیار ہونا).....
۷۵	قیمت زیادہ کرنے اور ذخیرہ اندوزی کرنے کا تذکرہ.....	۶۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ جانور کو خریدنے والا شخص جب اس میں عیب پائے حالانکہ اس کے ہاں جانور بچے کو جنم دیدے تو بھی اس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۶	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے بہہ کرنے سے منع کیا گیا ہے	۷۵	فروخت میں ان کے لیے قیمت کا تعین نہ کرے
۸۶	پینٹ میں موجود حمل یا ہوا میں موجود پرندے یا پانی میں موجود مچھلی کو شکار کرنے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۷۶	اندوزی کرے وہ جو ان کی ضروری خوراک ہے
۸۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ پانی کو فروخت کیا جائے جس کا ذکر ایسے الفاظ میں ہے جن کی وضاحت نہیں کی گئی	۷۷	باب: ممنوعہ خرید و فروخت کا بیان
۸۷	ہم نے جو مجمل الفاظ پہلے ذکر کیے ہیں ان کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۷۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خنزیر یا بتوں کو فروخت کیا جائے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے ان کی فروخت کو مباح قرار دیا ہے
۸۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ضرر پہنچانے کی نیت سے مسلمانوں کو اضافی پانی (حاصل کرنے سے) روکا جائے	۷۷	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے خنزیر اور کتے کو فروخت کرنا حرام قرار دیا گیا ہے اور اس (کی قیمت کو) استعمال کرنا جائز نہیں ہے
۸۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اس اضافی پانی سے کسی کو روکے جس کی اسے خود ضرورت نہیں ہے	۷۸	کتے اور خون کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ
۹۰	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے	۷۸	بلیوں کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ
۹۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ایسی زمین کو فروخت کیا جائے جس میں بیج ڈال دیئے گئے ہوں اور اسے بیج سمیت فروخت کیا جائے اور یہ اس کی پیداوار ظاہر ہونے سے پہلے ہو	۷۹	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے بلی کو فروخت کرنے کو مباح قرار دیا ہے
۹۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خریدار (بازار کے باہر) فروخت کرنے والوں سے ملے	۷۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی شراب کی خرید و فروخت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو بھی حرام قرار دیا ہے
۹۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ فروخت کرنے والوں کو (بازار سے باہر) ملا جائے ملنے سے منع اس وقت تک کیا گیا ہے جب تک وہ بازار نہیں پہنچ جاتے	۸۰	نبی اکرم ﷺ کا شراب کی تجارت کو حرام قرار دینے کا تذکرہ
۹۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ شہری شخص کسی دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرے (یعنی اس کا ایجنٹ بنے)	۸۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی فروخت کو اسی طرح حرام قرار دیا ہے جس طرح اسے پینے کو حرام قرار دیا ہے
۹۲	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ شہری شخص دیہاتی مہاجر کے لیے کوئی چیز فروخت کرے	۸۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ شراب کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ شراب اس شخص کے پاس موجود ہو جسے اس کی قیمت کی محتاجی ہو
۹۳	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے	۸۳	حمل کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ
۹۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ شہری شخص کو دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے اگرچہ وہ دیہاتی مہاجر نہ بھی ہو	۸۳	حمل کے حمل کو فروخت کرنے کے اس طریقے کا تذکرہ جس سے منع کیا گیا ہے
۹۳	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے	۸۴	ولاء کو فروخت کرنے اور اسے بہہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ
۹۳	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے	۸۵	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۰	ملاسنہ کی صفت اور منابذہ کی کیفیت کا تذکرہ	۹۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق حاصل ہوگا“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا
۱۰۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ایسی بیع کرے جس میں خریدار کی کنکری واقع ہوتی ہے	۹۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے پر (ممانعت) اس سے پہلے ہے فروخت کرنے والا اور خریدار ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں
۱۰۲	ممانعت کا تذکرہ	۹۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے منع اس صورت میں کیا گیا ہے جب پہلا فروخت کرنے والا شخص اس بارے میں اجازت نہ دے
۱۰۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”یہاں تک کہ وہ آسے پورا کر لے“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: آدمی اسے اپنے قبضے میں لے	۹۵	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس سودے سے منع کیا گیا ہے
۱۰۲	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حماد بن سلمہ کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ موہوم ہے (یعنی اس کو نقل کرنے میں راوی کو وہم ہوا ہے)	۹۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص کسی فروخت ہونے والی چیز کو خریدنے کے ارادے کے بغیر اس چیز کی زیادہ قیمت لگائے
۱۰۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اسے نقل کرنے میں حماد بن سلمہ نامی راوی کو وہم نہیں ہوا اور وہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے طور پر منقول ہے	۹۶	جانوروں کو فروخت کرنے کے وقت ان کا ”تصریہ“ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ
۱۰۳	اس کی اصل موجود ہے	۹۶	جانوروں کو فروخت کرنے کے وقت تصریہ کے بارے میں حکم کی صفت کا تذکرہ
۱۰۴	قبضے کی اس صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے خریدار کے لیے اتاج کو آگے فروخت کرنا حلال ہو جاتا ہے	۹۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی چیز کو فروخت کرنے والا شخص نفس عقد میں اس چیز میں سے مجہول حصے کا استثنیٰ کر لے
۱۰۵	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اتاج کے علاوہ ہر چیز کے سودے کا وہی حکم ہے جو اس ممانعت کے بارے میں اتاج کا حکم ہے	۹۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کا سودا کسی مجہول چیز پر واقع ہو یا کسی غیر متعین وقت تک کے لیے ہو
۱۰۵	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اس بارے میں اتاج اور دیگر فروخت ہونے والی اشیاء کا حکم برابر ہے	۹۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی چیز ایک سودینار ادھار اور نوے دینار نقد پر فروخت کی جائے
۱۰۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے خریدے ہوئے اتاج کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اور پورا (ماپ لینے سے پہلے) آگے فروخت کر دے	۹۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ جب کوئی خریدار ایک ہی سودے میں دو چیزیں خرید لیتا ہے جو اس کے مطابق ہو جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اور وہ اس بارے میں سودے سے اجتناب کرنا چاہتا ہے تو اسے اس چیز کا حق حاصل ہوگا جو کم قیمت کی ہوگی
۱۰۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت کے بارے میں حضرت حکیم	۹۹	بیع ملاسنہ اور منابذہ کی ممانعت کا تذکرہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مزانبہ جس سے منع کیا گیا ہے اس کے بعض حصے کو کسی متعین علت کی وجہ سے فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے.....	۱۰۸	بن حزام رضی اللہ عنہما اور دیگر تمام مسلمانوں کا حکم برابر ہے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی نے جو تاج اندازے کے تحت خریدا ہے اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل کرنے سے پہلے آگے فروخت کر دے.....
۱۱۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ عریہ جس کی اجازت دی گئی ہے اس سے مراد پھل کے عوض میں کچھ کھجوروں کو فروخت کرنا ہے.....	۱۰۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ پھلوں کو ان کے درختوں پر (لگے ہوئے ہی) فروخت کر دیا جائے، حالانکہ وہ ابھی کھانے کے قابل نہ ہوں.....
۱۱۷	کرنے سے منع کیا گیا ہے.....	۱۰۹	ہوں.....
۱۱۸	مزانبہ کے کچھ حصے کا اس میں موجود متعین علت کی وجہ سے مباح ہونے کا تذکرہ.....	۱۰۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائے“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے.....
۱۱۸	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....	۱۰۹	پھل میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کے ظہور کے وقت پھل کو فروخت کرنا جائز ہوتا ہے.....
۱۱۹	اس مقدار کا تذکرہ جس میں عرایا کو فروخت کرنا جائز ہے.....	۱۱۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت کے بارے میں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، فروخت کرنے والے اور خریدار کا حکم برابر ہے.....
۱۱۹	اس مقدار کی صفت کا تذکرہ جس کے ہمراہ عرایا کو فروخت کرنا جائز ہے.....	۱۱۱	کھجور میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کی موجودگی میں اسے فروخت کرنا جائز ہوتا ہے.....
۱۲۰	آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ اس کا عرایا کو فروخت کرنا پانچ وقت سے کم ہونا چاہئے اور احتیاط کے پیش نظر اسے اتنا نہیں بڑھانا چاہئے کہ وہ پانچ وقت تک پہنچے.....	۱۱۱	دانوں میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کی موجودگی میں انہیں فروخت کرنا جائز ہوتا ہے.....
۱۲۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مزانبہ جس سے منع کیا گیا ہے اس میں رخصت نہیں دی گئی البتہ صرف عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے.....	۱۱۲	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فروخت سے منع کیا گیا ہے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے.....
۱۲۱	اس روایت کا تذکرہ جس نے (احادیث) کا سماع کرنے والے بعض ایسے افراد کو غلط فہمی کا شکار کیا جنہوں نے علم حدیث کو اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ یہ سمجھتے ہیں) مسلمان کا کسی حربی کے ساتھ ہتھیاروں کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے.....	۱۱۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی نے اپنے کھجوروں کے درخت کے جس پھل کو پہلے سال فروخت کیا تھا اس میں سے کچھ پھل متعین سالوں (کے بعد) ادائیگی کی شرط پر) فروخت کر دے.....
۱۲۱	ہتھیاروں کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے.....	۱۱۳	بیع مزانبہ اور محافلہ کی ممانعت کا تذکرہ.....
۱۲۳	باب! سود کا بیان.....	۱۱۳	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بیع مزانبہ سے منع کیا گیا ہے.....
۱۲۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی اتاج کی ایک جنس کو اسی کی جنس کے عوض فروخت کیا جائے البتہ اگر (دونوں طرف) برابر ہو تو حکم مختلف ہے.....	۱۱۵	منع کیا گیا ہے.....
۱۲۳	ہے.....	۱۱۵	محافلہ کی صفت کا تذکرہ جس بیع سے منع کیا گیا ہے.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ کھجور کے ایک صاع کو دو صاع کے عوض میں فروخت کرنا سود شہار ہوگا.....	۱۲۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ویناروں اور درہوں کو ان کی جنس کے عوض میں فروخت کیا جائے اور ان دونوں (اطراف میں سے کسی ایک طرف) اضافی ادا ہوگی ہو.....
۱۳۲	اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ ایک درہم کو دو درہم کے عوض میں فروخت کرنا جائز ہے جبکہ نقد لین دین ہو یہ اس وقت حرام ہوگا جب ادھار لین دین ہو.....	۱۲۴	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ اشیاء جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے انہیں ان کی جنس کے عوض میں فروخت کرنا جبکہ کسی ایک طرف سے اضافی ادا ہوگی ہو یہ سود ہے.....
۱۳۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ چاندی کے عوض میں چاندی اور سونے کے عوض میں سونے کی خرید و فروخت صرف برابر برابر ہو سکتی ہے.....	۱۲۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ متعین چیزوں کو ان کی جنس کے عوض میں صرف برابر برابر فروخت کیا جا سکتا ہے.....
۱۳۴	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھجوروں کی غیر متعین مقدار کو کھجور سے متعین مقدار کے عوض میں فروخت کیا جائے.....	۱۲۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ان چیزوں کو ان کی جنس کے عوض میں برابر برابر فروخت کیا جائے، لیکن ان میں سے کسی ایک (طرف کی چیز) موجود نہ ہو.....
۱۳۵	آدمی کے لیے ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض میں فروخت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ اگرچہ اس نے جو جانور لیا ہے وہ تعداد میں اس سے کم ہو جو اس نے دیا ہے.....	۱۲۷	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے نافع نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے.....
۱۳۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جانور کے عوض میں جانور کا لین دین (ادھار کے طور پر) کیا جائے البتہ اگر وہ نقد لین دین ہو (تو حکم مختلف ہوگا).....	۱۲۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ اجناس جب کسی دوسری جنس کے عوض میں فروخت کی جائیں اور ان دونوں میں سے کسی ایک طرف اضافی ادا ہوگی ہو تو یہ جائز ہے جبکہ یہ لین دین دست بہ دست ہو.....
۱۳۷	باب! اقالہ کا حکم.....	۱۲۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ ان اجناس میں سے کسی ایک کو جب کسی دوسری جنس کے عوض میں فروخت کیا جائے تو اگر لین دین دست بہ دست نہ ہو تو یہ سود شہار ہوگا.....
۱۳۸	اس بات کا تذکرہ جو شخص نادم ہو کر اپنے سودے میں اقالہ کر لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوتاہی سے درگزر کرے گا.....	۱۳۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھجور کے ایک صاع کو دو صاع کے عوض میں فروخت کیا جائے اگرچہ ان دونوں میں سے کسی ایک طرف کی کھجور دوسری کے مقابلے میں ہلکی قسم کی ہو.....
۱۳۹	اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کی کوتاہیوں سے درگزر کرنا جو دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی کوتاہی سے درگزر کرتا ہے.....	۱۳۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”تم اپنی کھجور کو فروخت کر دو“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اسے درہم کے عوض میں فروخت کر دو.....
۱۴۰	آفت لاحق ہونے کا بیان.....	۱۳۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ آفت کی صورت میں ادا ہوگی کو معاف کر دیا جائے.....
۱۴۱	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ آدمی نے جس سے پھل خریدا ہو اگر اسے آفت لاحق ہو جائے اور اس شخص کے پاس ادا ہوگی کے لیے کچھ نہ ہو تو اس سے ادا ہوگی کو (کلی یا جزوی طور پر) معاف کر دیا جائے.....	۱۳۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ آفت کی صورت میں ادا ہوگی کو معاف کر دیا جائے.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۶	کی ادائیگی کی نیت کرتا ہے	۱۳۸	دینان بھلائیوں میں شامل ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے
۱۳۷	اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ جو دنیا میں تنگدست لوگوں کو آسانی فراہم کرتا ہے	۱۳۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ فروخت کرنے والے شخص کو اپنے پھل کی قیمت میں سے باقی رہ جانے والی رقم میں سے کوئی چیز لینے کا حق نہیں ہے جس پھل کو آفت لاحق ہوگئی ہو
۱۳۷	البتہ وہ تنگدست لوگوں سے درگزر کیا کرتا تھا	۱۴۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کو اپنے پھل کی قیمت لینے سے منع کیا گیا ہے جب اسے آفت لاحق ہو جائے یہ ممانعت حرام قرار دینے کے طور پر ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے
۱۳۸	اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کو اپنا خاص سایہ نصیب کرنے کا تذکرہ جو تنگدست شخص کو مہلت دیتا ہے یا (اسے کھلی یا جزوی طور پر) معاف کر دیتا ہے	۱۴۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے فروخت شدہ پھل کی قیمت حاصل کرنے جبکہ اس کے اس پھل کو فروخت کرنے کے بعد آفت لاحق ہو جائے
۱۴۰	اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے دنیا اور آخرت میں امور کو آسان کرنے کا تذکرہ جو تنگدست لوگوں کو آسانی فراہم کرتا ہے	۱۴۱	مفلس ہو جانے کا بیان
۱۴۰	اللہ تعالیٰ کا اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ جو تنگدست شخص سے درگزر کرتا ہے	۱۴۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت ودیعت کے بارے میں ہے خرید و فروخت کے بارے میں نہیں ہے
۱۴۱	اللہ تعالیٰ کا اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ جو تنگدست شخص سے درگزر کرتا ہے	۱۴۲	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اس روایت میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ اس شخص کے لیے ہیں جو اپنے سامان کو فروخت کرتا ہے اس شخص کے لیے نہیں ہیں جو اپنا سامان ودیعت کے طور پر رکھتا ہے
۱۴۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس شخص کی کوئی نیکی نہیں ملی تھی صرف یہ نیکی تھی کہ وہ تنگدست لوگوں سے درگزر کرتا تھا	۱۴۳	اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے خریدار جب مفلس ہو جائے اور فروخت کرنے والے کا سامان بچینہ اس کے پاس موجود ہو تو اس کو (اس سامان کو لینے کا) اختیار ہوگا ایسا نہیں ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا
۱۴۱	اس بات کا تذکرہ یہ بات مستحب ہے جس کا اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ قرض کی وصولی کا معاملہ ہو تو خوشحال شخص تنگدست شخص کو اپنے قرض کے کچھ حصے کو معاف کر دے	۱۴۵	باب! قرض کے بارے میں احکام
۱۴۲	اللہ تعالیٰ کا اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ جو تنگدست شخص سے درگزر کرتا ہے	۱۴۵	اللہ تعالیٰ کا دومرتبہ قرض دینے والے کے لئے ان دو میں سے ایک مرتبہ (کے قرض کے برابر) صدقہ کرنے (کا اجر) نوٹ کرنے کا تذکرہ
۱۴۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس شخص کی کوئی نیکی نہیں ملی تھی صرف یہ نیکی تھی کہ وہ تنگدست لوگوں سے درگزر کرتا تھا	۱۴۵	اللہ تعالیٰ کا دنیا میں اس شخص کے قرض کو ادا کروادینے کا تذکرہ جو اس
۱۴۳	کتاب: تصرف سے روکنے کے بارے میں روایات حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی شخص کے بارے میں سمجھ بوجھ کم ہونے کا علم ہو تو وہ اسے تصرف کرنے سے روک دے	۱۴۵	محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
۱۴۳	حاکم کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا میں سے جس شخص میں یہ صورتحال دیکھے اس کے حق میں احتیاط کے طور پر اسے تصرف سے روک دے		
۱۴۳	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس معنی کے صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے		
۱۴۳	جس شخص کو دوسرے کسی شخص کے ساتھ خرید و فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ اگر اس کے لیے خرید و		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۲	ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بارے میں کوشش کرتا ہے جبکہ اس کا فیصلہ درست بھی ہو.....	۱۵۵	فردخت زیادہ ضروری ہو تو پھر وہ یہ کہہ دیا کرے کہ کوئی دھوکہ نہیں ہوگا تا کہ اس کے سودے میں اس کے ساتھ دھوکہ نہ ہو.....
۱۶۳	اللہ تعالیٰ کا اس قاضی کے لیے ایک اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنے فیصلے میں اجتہاد سے کام لیتا ہے اور اس میں غلطی کر جاتا ہے.....	۱۵۶	باب! حوالہ کا بیان.....
۱۶۳	اللہ تعالیٰ کا اس قاضی کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو فیصلہ کرتے ہوئے زیادتی کرنے اور کسی ایک جانب مائل ہونے سے اجتناب کرتا ہے.....	۱۵۶	جس شخص کو وصولی کے لیے کسی دوسرے کے حوالے کیا جائے اسے دوسرے شخص کے پیچھے جانے کے حکم کا تذکرہ.....
۱۶۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی قاضی کسی ایسی حالت میں فیصلہ دے جبکہ اس کی حالت معتدل نہ ہو.....	۱۵۶	کتاب: کفالت کے بارے میں روایات
۱۶۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی قاضی کسی ایسی حالت میں فیصلہ دے جبکہ اس کی حالت معتدل نہ ہو.....	۱۵۷	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے قرض کی ادائیگی کی ضمانت دی کہ آپ ﷺ کی امت کا جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑی ہو جبکہ وہ اس بارے میں زیادتی کرنے والا نہ ہو.....
۱۶۵	طبیعت متغیر ہو.....	۱۵۷	کتاب! (عدالتی) فیصلوں کے بارے میں روایات
۱۶۵	قاضی کے ان آداب کا تذکرہ جو دو فریقوں کے درمیان فیصلہ دینے کے وقت ہونے چاہئیں.....	۱۵۷	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے اس عادل حکمران کے ساتھ مناقشہ کی صفت کے بارے میں ہے جو شخص دنیا میں (قاضی کے فرائض سرانجام دیتا تھا).....
۱۶۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قاضی کو اس بات کا حق حاصل ہے وہ کسی ایسی حقیقت کو نمایاں کرنے کے لیے جو اس سے مخفی ہو، دو فریقوں کو کسی ایسے طریقے سے دھکا سکتا ہے جسے پورا کرنے کا اس کا ارادہ نہ ہو.....	۱۵۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی مسلمانوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے میں داخل ہو جبکہ اسے یہ علم ہو کہ اس بارے میں حق کے راستے پر چلنا اس کے لیے مشکل ہوگا.....
۱۶۷	اس بات کی صفت کا تذکرہ جب مسلمانوں کے راستے کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہو جائے تو پھر کیا فیصلہ کیا جائے.....	۱۵۸	اس سبب کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا.....
۱۶۷	اس بات کا تذکرہ حاکم ایسی صورت میں کیا فیصلہ دے جب دو افراد نے ایک متعین چیز کے بارے میں دعویٰ کیا ہو اور ان دونوں نے ہی اپنے دعوے کے ثبوت بھی پیش کر دیئے ہوں.....	۱۶۰	”اگر تم فیصلہ دو تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق.....“
۱۶۸	اس بات کا تذکرہ آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرے اگرچہ بظاہر اسے وہ حکم پسند نہ آئے.....	۱۶۰	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ کمزور لوگوں کی مدد کرے اور طاقتور لوگوں سے ان (کمزوروں) کا مال وصول کرے.....
۱۶۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اس فیصلے کو قبول کرے جو حاکم نے گواہوں کی بنیاد پر اس کے حق میں دے دیا ہو حالانکہ اس شخص کو اپنے اور اپنے خالق کے درمیان معاملے کے اعتبار سے اس کے متضاد کا علم.....	۱۶۱	آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ طاقتور سے کمزور کا حق وصول کرے جبکہ وہ اس کی قدرت رکھتا ہو.....
	اور اپنے خالق کے درمیان معاملے کے اعتبار سے اس کے متضاد کا علم.....	۱۶۲	اللہ تعالیٰ کا اس حاکم کو دو گنا اجر عطا کرنے کا تذکرہ جو فیصلہ دیتے.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷۹	کتاب: دعویٰ کے بارے میں روایات	۱۷۰	ہو (یعنی اسے پتہ ہو کہ حاکم نے اس کے حق میں غلط فیصلہ دیا ہے).....
۱۸۰	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے.....	۱۷۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اس چیز کو حاصل کرے جو حاکم نے اس کے حق میں فیصلہ دیا ہے جبکہ اسے اپنے اور اپنے خالق کے درمیان (معاملے میں) اس کے برخلاف کا علم ہو.....
۱۸۱	اس بات کا تذکرہ جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اگر دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش نہیں کرتا تو اس پر کیا لازم ہوگا (جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے).....	۱۷۲	اس بات کا تذکرہ اس شخص کے حق میں کیا فیصلہ دیا جائے جس کے پاس کسی ایسی چیز کے بارے میں صرف ایک گواہ ہو جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے.....
۱۸۲	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لیے لازم ہو جاتا ہے جو جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے مسلمان بھائی کا مال حاصل کر لیتا ہے.....	۱۷۳	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط نبی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں.....
۱۸۳	حلف لینے کا بیان.....	۱۷۴	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے احکام میں قرعہ اندازی کے جائز ہونے کی نفی کی ہے.....
۱۸۴	اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لیے لازم ہو جانے کا تذکرہ جو اپنے کسی مسلمان بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہڑپ کر لیتا ہے.....	۱۷۵	باب: رشوت کا بیان.....
۱۸۵	اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی.....	۱۷۶	باب: رشوت کا بیان.....
۱۸۶	اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے جنت کو حرام قرار دینا اور اس کے ہمراہ جہنم کو لازم قرار دینا جو وہ فعل کرتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے.....	۱۷۷	نہی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو مسلمانوں کے احکام یعنی (ان کے بارے میں دیئے گئے فیصلوں) میں رشوت لیتا ہے.....
۱۸۷	اگر چہ اس فعل کو کرتے ہوئے اس کا ارادہ تھوڑے سے مال کو حاصل کرنا ہو.....	۱۷۸	نہی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنے کا طریقہ جو مسلمانوں کے امور میں رشوت لیتا ہے حالانکہ ان امور کا راستہ آگے چل کر فیصلے تک نہیں پہنچتا.....
۱۸۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص یہ فعل اس لیے کرتا ہے تاکہ وہ اپنے بھائی کا مال حاصل کر لے تو جب وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ جدام کا شکار ہوگا.....	۱۷۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ لفظ (یعنی خیانت) کا اطلاق بعض اوقات رشوت پر بھی ہوتا ہے اگرچہ اس کا تعلق مال نے یا غنیمت سے نہیں ہوتا.....
۱۸۹	(ادائیگی) میں نال منول کرنے والے کی سزا کا بیان.....	۱۸۰	کتاب: گواہی کے بارے میں روایات
۱۹۰	ادائیگی میں نال منول کرنے والا شخص جب خوش حال ہو تو اس کے نال منول کرنے کی وجہ سے (اس کی) جان اور عزت کے حوالے سے سزا کے مستحق ہونے کا تذکرہ.....	۱۸۱	باب: اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ گواہ اس شخص کو اپنے پاس موجود گواہی کے بارے میں بتادے جس کے حق میں گواہی دی جانی ہے جب کہ وہ اس گواہی سے ناواقف ہو.....
۱۹۱	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے وہ شخص اس بات کا مستحق ہوتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے.....	۱۸۲	۱۷۸

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۷	دیتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے.....	۱۸۹	کتاب: صلح کے بارے میں روایات
۱۹۸	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے عطیہ دیتے ہوئے اولاد میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے.....	۱۸۹	باب! اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے جب تک وہ کتاب یا سنت یا اجماع کے خلاف نہ ہو.....
۱۹۹	اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے درمیان کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا زیادتی ہے اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے.....	۱۸۹	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ مسلمانوں کے درمیان صلح صفائی کروائے.....
۲۰۰	اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عطیہ دینے میں اولاد کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے.....	۱۹۰	اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: "اپنے درمیان صلح رکھو"
۲۰۱	اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے آدمی اپنی اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کرے گا.....		کتاب: عاریت کے بارے میں روایات
۲۰۲	اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے.....		عاریت اور (عارضی استعمال کے لیے) دودھ دینے والا جانور دینے کا تذکرہ.....
۲۰۳	اس بات کا تذکرہ آدمی پر... بات لازم ہے وہ اس چیز کو قبول کر لے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کو تحفے کے طور پر دی ہو جب کہ اس میں دو عتین نہ ہوں (جن کا ذکر درج ذیل حدیث میں ہے).....		ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو دودھ دینے والا جانور عطیے کے طور پر دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور ثواب کے حصول کے لیے ایسا کرتا ہے.....
۲۰۴	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی خوشبو (کا تحفہ) قبول نہ کرے جب وہ اس کے سامنے پیش کیا جائے.....		(عارضی استعمال کے لیے) کسی کو دودھ دینے والا جانور عطیے کے طور پر دینے والے شخص یا راستے کی رہنمائی کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ اگر وہ صدقے کے طور پر ایسا کرتا ہے تو اس کے لیے ایک جان (کو آزاد کرنے) کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے.....
۲۰۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی اگر چہ نیک اور فضیلت والا ہو اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر پیش کی جائے تو اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو اسے قبول کرنا اس پر لازم ہے اور اس میں سے کچھ چیز دوسروں پر بھی خرچ کرنی چاہئے تاہم آدمی کو اس بارے میں تھوڑی چیز کو لینے میں ہچکچاہٹ نہیں کرنی چاہئے اور زیادہ چیز کے حصول کا خواہش مند نہیں ہونا چاہئے.....		کتاب: ہبہ کے بارے میں روایات
	ایک جماعت کے لیے "ایک ہبہ" کو قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو قابل تقسیم ہو اور ایک شخص کی طرف سے کیا گیا ہو اگرچہ اس		عطیہ دیتے ہوئے اولاد میں برابری کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ ایسا نہ کرنا ظلم ہوگا.....
	محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ		اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....
			ان الفاظ کا بیان جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ اولاد کے درمیان عطیہ میں کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز ہے.....
			اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "تم اسے واپس لو" اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: یہ چیز حق کے خلاف ہے.....
			اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اولاد کو عطیہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۱۳	کی طرف سے قبول کیا جائے جسے وہ ہدیہ صدقے کے طور پر دیا گیا ہو	۲۰۶	جماعت میں سے ہر شخص اپنے (مخصوص) حصے کے بارے میں علم نہ رکھتا ہو
۲۱۴	ہبہ میں رجوع کرنا (یعنی اسے واپس لینا)	۲۰۷	آدمی کے لیے اس ہبہ کو قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو ایسی چیز کے بارے میں ہو جو اس کے اور دوسرے آدمیوں کے درمیان مشترک ہو
۲۱۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ اپنے صدقے کو واپس لینے والے شخص کا حکم اور اپنے ہبہ کو واپس لینے والے شخص کا حکم اس ممانعت کے حوالے سے برابر ہے	۲۰۸	آدمی کے لیے اپنے بھائی کو ایسی چیز تحفے کے طور پر دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگر چنانچہ دونوں میں سے کسی ایک کے لیے بذات خود اس ہدیے کو استعمال کرنا جائز نہ ہو
۲۱۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ ممانعت جسے لفظ کے عموم کے ہمراہ مطلق طور پر نقل کیا گیا ہے اس کے ذریعے ہر قسم کا ہبہ اور ہر قسم کا صدقہ مراد نہیں ہے	۲۰۹	تحدید دینے والے کے لیے اپنے تحفے کو دوبارہ لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس نے دوسرے شخص کی طرف سے بھیجا ہو اور دوسرا شخص اسے وصول کرنے سے پہلے فوت ہو جائے
۲۱۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی ایسی چیز کو دوبارہ اپنی ملکیت میں لے جسے صدقہ کرنے کی وجہ سے وہ (چیز) پہلے اس کی ملکیت سے زائل ہو چکی ہو	۲۱۰	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے اس ہدیے کو کھالینا مباح ہے جو اسے ہدیے کے طور پر ملنے سے پہلے ہدیہ دینے والے کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہو
۲۱۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ گھوڑا اس شخص کے پاس ضائع ہو رہا تھا جس کے پاس وہ موجود تھا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تھا	۲۱۱	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی تھی
۲۱۹	کتاب: رحمیٰ اور عمریٰ کے بارے میں روایات	۲۱۱	”یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا“
۲۱۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنا گھر اپنے کسی مسلمان بھائی کو رحمیٰ کے طور پر دیدے	۲۱۲	اس صدقے کو کھانے کے جائز ہونے کا تذکرہ جو کسی شخص کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہو اور پھر جس کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا اس نے وہ آگے تحفے کے طور پر دے دیا ہو، اگر چہ آگے والا شخص ایسا ہو کہ اس کے لیے صدقے کو لینا یا اسے کھانا جائز نہ ہو
۲۲۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”وہ اسی کی ملکیت ہوگا“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: جس شخص کو اس نے عمریٰ کے طور پر دیا تھا اور جسے رحمیٰ کے طور پر دیا تھا	۲۱۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے عبید بن سباق نامی راوی نے یہ روایت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے
۲۲۰	عمریٰ کو برقرار رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کہ کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اس پر عمل کیا ہو	۲۱۳	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے، جس کا ذکر ہم نے کیا ہے
۲۲۱	اس شخص کے لیے عمریٰ کے اثبات کا تذکرہ جس کے لیے ہبہ کیا گیا ہو	۲۱۳	آدمی کے لیے اس چیز کو ہدیے کے طور پر قبول کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جسے صدقے کے طور پر لینا اس کے لیے جائز نہ ہو اور یہ اس
۲۲۱	اس شخص کے لیے عمریٰ کے اثبات کا تذکرہ جس شخص کو عمریٰ کے طور پر		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۷	کے مرنے کے بعد ایسا ہوگا.....	۲۲۱	کوئی چیز دی گئی ہو.....
۲۲۷	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے عمری پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے.....	۲۲۲	حدیث میں مہارت نہیں رکھتا.....
۲۲۹	انہوں نے کمانے کو غلط قرار دیا ہے.....	۲۲۳	نبی اکرم ﷺ کا عمری وارث کو ملنے کا فیصلہ دینے کا تذکرہ جو اس کے مطابق ہوگا آپ ﷺ نے اس کا حکم بھی وراثت کے (دیگر مال) کی طرح قرار دیا ہے.....
۲۲۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ انبیاء نے کام کاج کرنے کی نفی نہیں کی ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے کمانے کو ناپسندیدہ اور ممنوع قرار دیا ہے.....	۲۲۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”عمری کا طریقہ وراثت کا طریقہ ہوگا“.....
۲۳۰	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:.....	۲۲۳	اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: جس شخص نے عمری کے طور پر دیا تھا یہ مراد نہیں ہے: جس شخص کو عمری کے طور پر دیا گیا.....
۲۳۰	”سیاہ پیلو چننا کیونکہ یہ دوسروں سے زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں“.....	۲۲۳	اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے عمری کی وراثت اس شخص کو ملے گی جسے عمری کے طور پر چیز دی گئی تھی یہ عمری کے طور پر چیز دینے والے کو نہیں ملے گی.....
۲۳۰	خدمت لے اگرچہ وہ ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں.....	۲۲۳	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے عمری کے طور پر دیا جانے والا گھر اس شخص کی ملکیت ہوگا جسے عمری کے طور پر دیا گیا تھا یہ اسے عمری کے طور پر دینے والے کی ملکیت نہیں ہوگا.....
۲۳۲	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے اللہ کی کتاب (کی تعلیم) کا معاوضہ وصول کرنا مباح ہے.....	۲۲۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ جو گھر عمری کے طور پر دیا گیا تھا وہ اس شخص کے پاس واپس نہیں جائے گا جس نے اسے عمری کے طور پر دیا تھا اگرچہ وہ شخص فوت ہو جائے جسے عمری کے طور پر (وہ گھر) دیا گیا تھا.....
۲۳۳	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ لوگوں کے لیے (سونے یا چاندی وغیرہ یا دیگر چیزوں کا) وزن کر دیا کرے جب کہ وہ اپنے امور اور اسباب میں خیر خواہی کو لازم پکڑے (یعنی کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرے).....	۲۲۵	تھا.....
۲۳۳	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) زمین کو درہم عوض میں کرائے پر دینا جائز نہیں ہے.....	۲۲۵	مری کے اس طریقے کا تذکرہ جس پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے.....
۲۳۵	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: مکہ کے مکانات کی رہائش کا معاوضہ وصول کرنا مباح ہے.....	۲۲۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا اپنی زندگی میں اپنے گھر کو عمری کے طور پر دینا جس میں اس کے بعد اس کے ورثاء کا ذکر نہ ہو تو یہ اس شخص کے لیے عمری نہیں ہوگا جسے عمری کے طور پر دیا گیا ہے.....
۲۳۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے چھپنے لگانے والے کا معاوضہ حرام ہے اور اس کی آمدن جائز نہیں ہے.....	۲۲۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اور اس کے پسماندگان کے لیے“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۳۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ زمین کا ایک بالشت یا اس سے زیادہ ظلم کے طور پر لینے والے شخص کو اس بات کا پابند کیا جائے گا وہ بذات خود زمین کو ساتویں زمین کی تہہ تک کھودے اور پھر وہ زمینیں اسے طوق کے طور پر پہنادی جائیں گی..... ۲۳۴	۲۳۶	پچھنے لگانے والے کو اس کے پچھنے لگانے کا معاوضہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ.....
۲۳۷	ایسے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ جو کسی مسلمان بھائی کے مال میں کسی بھی قسم کے ظلم کا مرتکب ہو خواہ وہ مال زمین ہو یا اس کے علاوہ ہو خواہ وہ چیز تھوڑی سی ہو..... ۲۳۵	۲۳۷	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، یحییٰ بن کثیر نے یہ روایت ابراہیم بن عبد اللہ بن قازط سے نہیں سنی ہے.....
۲۳۸	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ ظالم کو ظلم سے روکا جائے اور مظلوم کی مدد کی جائے کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنے کے مترادف ہے..... ۲۳۶	۲۳۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ اونٹ کو زحمتی کے لیے (معاوضے پر دیا جائے)..... ۲۳۹
۲۳۹	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے..... ۲۳۶	۲۳۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے جب یہ معاوضے کے ساتھ ہو..... ۲۳۹
۲۴۰	آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرے جب کہ آدمی اس کی قدرت رکھتا ہو..... ۲۳۷	۲۴۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ فاحشہ عورت یا کابن کی آمدن (کو استعمال کیا جائے).....
۲۴۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی ایسی چیز کو لوٹ لے جس کا آدمی مالک نہیں ہے..... ۲۳۷	۲۴۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی کینروں سے (جسم فروشی) کی کمائی کا مطالبہ کرے.....
۲۴۲	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال لوٹ لے..... ۲۳۸	۲۴۱	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.....
۲۴۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر دوہ لے..... ۲۳۸	۲۴۱	کتاب: غصب کے بارے میں روایات
۲۴۴	ایسے شخص سے ایمان کی نفی کا تذکرہ جو کوئی چیز لوٹ لیتا ہے جب کہ وہ چیز شرف والی ہو (یعنی قیمتی ہو)..... ۲۳۹	۲۴۱	اس بات پر اطلاق کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ لوگوں کے حقوق واپس کر دے اور اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا پر تکیہ کرنے کو ترک کر دے..... ۲۳۲
۲۴۵	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہاں لوٹنے کا ذکر کرنے میں ابو بکر بن عبد الرحمن نامی راوی منفرد ہے..... ۲۳۹	۲۴۱	جو شخص اپنے مسلمان بھائی پر اس کی زمین کے ایک بالشت کے حوالے سے ظلم کرتا ہے اس پر اللہ کے عذاب (کے نازل ہونے) کی صفت کا تذکرہ..... ۲۳۲
۲۴۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی مسلمان کا مال ناجائز طور پر لیا جائے..... ۲۵۰	۲۴۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”جس نے ایک بالشت (زمین) حاصل کر لی“..... ۲۳۳
۲۴۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ظالم اور فاسق لوگوں کو اس وقت	۲۴۲	اس کے ذریعے اس فعل کی طرف اشارہ ہے محض ایک بالشت کی طرف اشارہ مراد نہیں ہے..... ۲۳۳
۲۴۸	ہے	۲۴۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ سزا اس شخص پر لازم ہوتی ہے جو زمین کا ایک بالشت یا اس سے زیادہ غصب کر لیتا ہے اگرچہ اس نے وہ زمین جھوٹی قسم کے ذریعے حاصل کی ہو..... ۲۳۳

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۵۹	اس شخص نے خرید اہو جو شراکت دار نہ ہو.....	۲۵۱	تک مہلت دیتا ہے؛ جب تک اس نے ان کی پکڑ کا فیصلہ نہیں دیا؛ لیکن جب وہ انہیں پکڑے گا تو سختی سے پکڑے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں.....
۲۶۰	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے؛ جو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے معنی کے بارے میں ہے ”پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے“.....	۲۵۲	ظلم، فحاشی اور کنجوسی سے ممانعت کا تذکرہ.....
۲۶۰	اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....		کتاب: شفعہ کے بارے میں روایات
	کتاب: مزارعت کے بارے میں روایات		اس بات کی ممانعت کا تذکرہ؛ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو پیشکش کرنے سے پہلے اپنی زمین کو فروخت کر دے.....
	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہماری ان الفاظ کی بیان کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جن الفاظ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے.....	۲۵۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس چیز سے منع اس وقت کیا گیا ہے؛ جب کہ وہ پڑوسی اس کی زمین میں اس کا شراکت دار ہو کیونکہ شفعہ صرف شراکت دار کو حاصل ہوتا ہے.....
۲۶۳	اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے؛ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”یادہ اسے زراعت کے لیے دیدے“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد مخبرہ سے منع کرنا ہے؛ جو مجہول شرائط کے ذریعے ہوتی ہے اور اسی وجہ سے عطیہ کے طور پر دینے کو مستحب قرار دیا گیا ہے.....	۲۵۵	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ؛ پڑوسی اس وقت شفعہ کا حق اختیار کرے گا جب سودا ہو رہا ہو.....
	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ؛ آدمی زمین کو اس کی پیداوار کے کچھ حصے کے عوض کرایے پر دے جب کہ وہ مجہول شرط کے ساتھ ہو.....	۲۵۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”پڑوسی اپنے پڑوس کے بارے میں زیادہ حق دار ہوتا ہے“ اس کے ذریعے وہ پڑوسی مراد ہوتا ہے؛ جو شراکت دار بھی ہوتا ہے وہ پڑوسی مراد نہیں ہے؛ جو شراکت دار نہیں ہوتا.....
۲۶۵	مزارعت کے اس طریقے کا تذکرہ جس سے منع کیا گیا ہے.....	۲۵۶	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے (اور وہ اس بات کا قائل ہے) جو پڑوسی ساتھ رہتا ہو؛ اگر چہ وہ شراکت دار نہ بھی ہو پھر بھی اسے شفعہ کا حق ہوتا ہے.....
۲۶۶	اس روایت کا تذکرہ؛ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے؛ جو اس بات کا قائل ہے تافع نے یہ روایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے.....	۲۵۷	اس روایت کا تذکرہ؛ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے؛ اس روایت کے الفاظ کے عموم سے مراد بعض قسم کے پڑوسی ہیں جو شراکت دار ہوتے ہیں وہ پڑوسی مراد نہیں ہیں جو شراکت دار نہیں ہوتے.....
	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا گیا ہے.....		اس روایت کا تذکرہ؛ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے؛ پڑوسی اس بارے میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں خواہ وہ ساتھ رہتے ہوں خواہ وہ قریب رہتے ہوں انہیں شفعہ کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا؛ جب تک وہ فروخت کرنے والے کے گھر میں شراکت دار نہ ہوں.....
۲۶۷	ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ؛ جو ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں.....	۲۵۸	عقد سے شفعہ کی نفی کا تذکرہ جب کہ اسے فروخت کرنے والے سے
۲۶۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ؛ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ”ایسی چیز جس کا ضمان ادا کیا جائے“ اس کے ذریعے ان کی مراد سونا اور چاندی ہے.....		
۲۶۹			

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۰	آدمی کے لیے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ وہ کھانے سے پہلے اپنے شریک کو ڈھانپ کر رکھے یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس طرح اس میں برکت پائی جائے گی.....	۲۶۹	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے مزارعت اور زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت اس صورت میں ہے جب وہ کسی ایسی شرط پر ہو جو غیر متعین ہو.....
۲۸۱	بے وضو شخص کے لیے حدیث لاحق ہونے کے بعد نئے سرے سے وضو کرنے سے پہلے کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ.....	۲۷۰	اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے مخابره اور مزارعہ جن دونوں سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے ان سے ممانعت اس صورت میں ہے جب کہ وہ مجہول شرط کے ساتھ ہوں.....
۲۸۲	مغرب کی نماز قائم ہونے کے وقت کھانا کھالینے کے حکم ہونے کا تذکرہ جب (نماز اور کھانا دونوں) اکٹھے ہو جائیں.....	۲۷۱	ایسے شخص پر شدت کا تذکرہ جو مخابره کو ترک نہیں کرتا ہے جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اور وہ اس کی ممانعت کا علم ہونے کے بعد (بھی اسے ترک نہیں کرتا).....
۲۸۲	جو شخص کھانا کھانے کا ارادہ کرے اسے کھانا کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کے حکم کا تذکرہ.....	۲۷۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں ابود جزہ اور وہب بن کیسان نامی راوی منفرد ہیں.....
۲۸۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں ابود جزہ اور وہب بن کیسان نامی راوی منفرد ہیں.....	۲۷۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس چیز سے شک کی نفی کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے مخابره سے منع اس علت کی وجہ سے کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے.....
۲۸۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی بسم اللہ فی اولہ و آخرہ اس وقت پڑھے گا جب وہ کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے.....	۲۷۳	کتاب: بنجر زمین کو آباد کرنے کے بارے میں روایات اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے اجر کو نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اللہ کی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے.....
۲۸۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں موسیٰ اجینی نامی راوی منفرد ہے.....	۲۷۴	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن نامی راوی مجہول ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں ہے.....
۲۸۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں موسیٰ اجینی نامی راوی منفرد ہے.....	۲۷۵	اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو اجر عطا کرنے کا تذکرہ جو مسلمان کسی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اس کے ہمراہ اس شخص کو صدقہ کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے.....
۲۸۴	جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے آگے سے کھائے اور آغاز میں بسم اللہ پڑھ لے.....	۲۷۵	جب اس زمین میں سے کوئی بھی جاندار چیز کچھ کھاتی ہے.....
۲۸۵	کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے حکم کا تذکرہ اس بات پر جو اس نے مہربانی کی اور فضل کیا اور انعام کیا.....	۲۷۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب کوئی ذی کسی بنجر زمین کو آباد کر دے تو وہ اس کی ملکیت نہیں ہوگی.....
۲۸۶	اس بات کا تذکرہ بندہ کھانا کھالینے کے بعد فارغ ہو کر اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے؟.....	۲۷۷	کتاب: کھانے کے بارے میں روایات
۲۸۸	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے خالد بن معدان نامی راوی نے یہ روایت	۲۷۸	کھانے کے آداب.....
۲۸۸	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے خالد بن معدان نامی راوی نے یہ روایت	۲۸۰	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے اس کے گھر میں ہر وقت کھجوریں موجود ہونی چاہئیں.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھاتے ہوئے دو کھجوریں (یا اور کوئی چیز) ایک ساتھ کھائی جائے جب کہ جو چیز کھائی جا رہی ہے اس کی تعداد کم ہو اور لوگوں کو اس کی شدید ضرورت بھی ہو..... ۲۹۸	۲۸۹	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے.....
۲۹۹	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.. ۲۹۹	۲۹۰	اس بات کا تذکرہ آدمی کھانا کھانے کے بعد اپنے ہاتھ سے (چکنائی وغیرہ کی بو کو) دھونے کے بعد اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے؟.....
۳۰۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ کم کھانا مومن کی علامت ہے اور زیادہ کھانا ان کے نقصان لوگوں (یعنی غیر مسلموں) کی نشانی ہے..... ۲۹۹	۲۹۱	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اس بات پر کہ اس نے کھانا عطا کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا.....
۳۰۱	اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی..... ۳۰۰	۲۹۱	اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو صوفیاء کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے (اور اس بات کا قائل ہے) دستر خوان پر کھانا سراف ہے.....
۳۰۱	مسلمانوں کے کھانے کی صفت کا تذکرہ جس پر عمل کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اس بات کی امید کرتے ہوئے کہ ایسا کرنے سے انہیں دونوں جہانوں میں ثواب ملے گا..... ۳۰۱	۲۹۲	اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: دستر خوان پر کھانا سراف ہے.....
۳۰۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ تھوڑی غذا استعمال کرے بطور خاص اس وقت جب اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی موجود ہو..... ۳۰۱	۲۹۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس جاہل صوفی کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس کے نزدیک دستر خوان پر کھانا سنت نہیں ہے.....
۳۰۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے تھوڑا کھانا مسلمانوں کا مخصوص علامتی نشان ہے..... ۳۰۲	۲۹۳	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ لوگ مل کر کھانا کھائیں کیونکہ ان کے مل کر کھانے میں برکت کی امید کی جاسکتی ہے.....
۳۰۳	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ ٹیک لگا کر کھانے سے اجتناب کرے..... ۳۰۳	۲۹۴	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی بائیں ہاتھ کے ذریعے کچھ کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے.....
۳۰۳	آدمی کے لیے کھانے کی چیزوں کو کاٹ لینا مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے..... ۳۰۳	۲۹۵	اس بات کا تذکرہ آدمی کھانے اور پینے میں شیطان کے برخلاف کرے.....
۳۰۴	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ چیز جو نبی نے کھایا تھا وہ مسلمانوں کا بنایا ہوا تھا..... ۳۰۴	۲۹۵	اس بات کی صفت کا تذکرہ آدمی اپنے کاموں میں کون سے کام دائیں ہاتھ سے کرے اور کون سے کام بائیں ہاتھ سے کرے.....
۳۰۴	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کھڑا ہو کر کچھ کھایا پی سکتا ہے..... ۳۰۴	۲۹۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی بائیں کے ذریعے کوئی چیز پکڑائے یا اس کے ذریعے کچھ پکڑے.....
۳۰۵	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کھڑا ہو کر کھا سکتا ہے..... ۳۰۴	۲۹۶	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....
۳۰۵	کھانے کا آغاز کھانے کے اطراف کی طرف سے کرنے کا حکم ہونے..... ۳۰۵	۲۹۷	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے معمول میں پاکیزہ چیز کو (کھائے).....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰۵	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ مرغی کا گوشت کھا سکتا ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ عمل اسراف ہے..... ۳۱۱	۳۰۵	کا تذکرہ کیونکہ اس کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے..... ۳۰۵
۳۱۱	آدمی کے لیے پرندوں کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ جنہیں شکار کیا گیا ہو..... ۳۱۲	۳۰۶	چیزوں میں سے دو چیزیں ایک ساتھ کھالے..... ۳۰۶
۳۱۲	آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ نڈی کھا سکتا ہے جب کہ وہ اسے گندانہ سمجھے..... ۳۱۲	۳۰۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان: ”نبی اکرم ﷺ خربوزہ بھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے“ اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: نبی اکرم ﷺ یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ کھاتے تھے..... ۳۰۶
۳۱۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ چیز جسے سمندر مردار کی شکل میں باہر پھینک دے یا جسے سمندر میں سے شکار کیا جاتا ہے وہ مردار ہوتی ہے لیکن اس چیز کی گزر بسر سمندر میں ہی ہوتی ہے تو اسے کھانا حلال ہوتا ہے اگرچہ اس کی ظاہری جسامت مچھلی سے کچھ مختلف ہو..... ۳۱۳	۳۰۶	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے..... ۳۰۷
۳۱۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اس جانور کا گوشت کھایا تھا جسے اس لشکر والے لوگ اٹھا کر لائے تھے جو خنزیر کا گوشت تھا جسے سمندر نے باہر پھینکا تھا..... ۳۱۵	۳۰۷	جب کوئی لقمہ کھانے والے کے ہاتھ سے گر جائے تو اسے کھانے کے حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ آدمی اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے..... ۳۰۷
۳۱۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ایسا جانور جو سمندر میں ہی رہتا ہو اور اسے سمندر باہر پھینک دے وہ تمام جانور مچھلی شمار ہوں گے اگرچہ ان کی ظاہری ہیئت مچھلی سے مختلف ہو..... ۳۱۶	۳۰۸	کھمی کو شوربے میں ڈبونے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کھمی اس میں گر جائے اور پھر اسے نکالنے کا اور شوربے کو استعمال کرنے (کا حکم ہونے کا تذکرہ)..... ۳۰۸
۳۱۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ سمندر جس چیز کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے عرب اسے حوت کہتے ہیں اگرچہ وہ ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے مچھلی سے مشابہت نہیں رکھتی..... ۳۱۷	۳۰۸	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ تین انگلیوں کے ذریعے کھائے..... ۳۰۹
۳۱۸	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ گوہ کھا سکتا ہے جب کہ وہ اسے ناپسند نہ کرتا ہو..... ۳۱۸	۳۰۹	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے..... ۳۰۹
۳۱۹	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ گوہ کھا سکتا ہے جب کہ وہ اسے ناپسند نہ کرتا ہو..... ۳۱۹	۳۰۹	جس نے اسے گندا سمجھتے ہوئے مکروہ قرار دیا ہے..... ۳۰۹
۳۲۱	اس علت کا تذکرہ جو روایت کے الفاظ میں پوشیدہ ہے..... ۳۲۱	۳۱۰	آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ کھانے کے بعد ہاتھوں کو رومال کے ذریعے پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹ لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے گندا قرار دیا ہے..... ۳۱۰
۳۲۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے..... ۳۲۲	۳۱۱	آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ کھانے کے بعد ہاتھوں کو رومال کے ذریعے پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹ لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے گندا قرار دیا ہے..... ۳۱۰
	گھوڑے کا گوشت کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ: یہ بات اس شخص کے	۳۱۱	باب! کون سی چیز کھانا جائز ہے اور کون سی چیز کھانا جائز نہیں ہے..... ۳۱۱
		۳۱۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس کا تعلق صوفیاء سے ہے اور جس نے شہد اور حلوے (یعنی میٹھی چیز) کو کھانا مکروہ قرار دیا ہے اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اس کا شکر ادا نہیں کر سکے گا..... ۳۱۱

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۱	اسے چھوڑ دے.....	۳۲۲	موقف کے خلاف ہے؛ جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے.....
	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو مہمان نوازی کی حد کے بارے میں ہے جو مہمان پر لازم ہوتی ہے وہ اس سے آگے نہ بڑھے اس بات سے بچتے ہوئے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہیں صدقہ دیا گیا ہو.....		آدمی کے لیے گھوڑے کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے؛ جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے.....
۳۳۲	آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جو کچھ موجود ہو وہ مہمان کے سامنے پیش کر دے اگرچہ بظاہر وہ انہیں سیر نہ کر سکتا ہو.....	۳۲۳	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ گھوڑے کا گوشت کھائے.....
۳۳۳	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ مہمانوں کے لیے ایثار کرتے ہوئے اپنے گھر والوں کو بھوکا رکھے جبکہ اسے اس بات کا علم ہو کہ یہ چیز انہیں نقصان نہیں پہنچائے گی.....	۳۲۴	خچر کا گوشت کھانے کی ممانعت کا تذکرہ.....
۳۳۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مہمان میزبان کے ہاں اتنا طویل قیام کرے کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے.....	۳۲۴	پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کا تذکرہ.....
	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ مہمان کو اپنے حق کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے اس شخص سے؛ جس کے ہاں وہ بڑا ڈو کرتا ہے اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرتا.....	۳۲۵	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا ہے.....
۳۳۷	جب آدمی کو دعوت دی جائے تو دعوت کو قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ.....	۳۲۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ لوگ اس وقت پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کے محتاج تھے؛ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں کھانے سے منع کر دیا تھا.....
۳۳۸	دعوت قبول کرنے اور تحفظ قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ خواہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہو.....	۳۲۶	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ آدمی کھانا کھاتے ہوئے پالتو گدھوں کے گوشت سے اجتناب کرے.....
۳۳۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی دعوت کو قبول نہ کرے اگرچہ جس چیز کی طرف دعوت دی گئی ہے وہ کوئی معمولی سی چیز ہو.....	۳۲۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نوکیلے دانتوں والے درندوں (کا گوشت) کھایا جائے.....
۳۴۰	آدمی کے لیے دعوت قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی معمولی سی چیز کی دعوت دی جائے.....	۳۲۸	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے؛ جس نے نوکیلے دانتوں والے بعض جانوروں کا گوشت کھانے کو مباح قرار دیا ہے.....
۳۴۰	یہی دعوت قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی کو اس کی دعوت دی جائے.....	۳۲۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نوکیلے بچوں والے پرندوں یا نوکیلے دانتوں والے درندوں (کا گوشت کھایا جائے).....
۳۴۰	متقی اور فاضل شخص کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس شخص کے ہاں کھانا کھائے جو پرہیزگاری اور فضیلت میں اس سے کم درجے کا ہو.....	۳۳۰	باب! مہمان نوازی کا بیان.....
۳۴۱	اس شخص کے ہاں کھانا کھائے جو پرہیزگاری اور فضیلت میں اس سے کم درجے کا ہو.....		اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حکم عمومی طور پر مباح قرار دینے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس صورت میں ہے؛ جب آدمی انتہائی مجبور ہو اور اسے اپنی جان کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو.....
	اس شخص کے ہاں کھانا کھائے جو پرہیزگاری اور فضیلت میں اس سے کم درجے کا ہو.....	۳۳۱	دودھ دوہنے والے کے لیے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ؛ جب وہ دودھ دوہ رہا ہو تو دودھ کے داعی (یعنی جانور کے بچے) کے لیے بھی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۴۸	الفاظ) ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں.....	۳۳۱	مہمان کا میزبان کے لیے دعا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہوئی اس کے علاوہ ہے جو ہم نے پہلے بیان کیا ہے.....
۳۵۰	ہفتے کے کسی بھی متعین دن میں کچھ بھائیوں کے کھانے کے لیے اکٹھے ہونے کے مستحب ہونے کا تذکرہ.....	۳۳۱	اس بات کا تذکرہ مہمان نے جن لوگوں کا کھانا کھایا ہو وہ انہیں کیا دعا دے.....
۳۵۱	عقیدہ کا بیان.....	۳۳۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ حضرت بسر بن ابی بکر کے ہاں آئے تھے تو آپ ﷺ اپنے خنجر پر سوار تھے.....
۳۵۱	اس بات کے مستحب ہونے کا بیان کہ جو شخص اپنے بچے کا عقیدہ کرتا ہے وہ اس دن سر موٹنے کے بعد بچے کے سر پر خوشبو لگائے.....	۳۳۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن خمیر نامی راوی منفرد ہے.....
۳۵۱	نبی اکرم ﷺ کا اپنے دونوں اسوں کا عقیدہ کرنے کا تذکرہ.....	۳۳۳	اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے جب اسے کسی دعوت پر بلایا جائے اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی آجائے تو وہ اس کے بارے میں صاحب خانہ سے اجازت لے.....
۳۵۱	اللہ تعالیٰ ان دونوں (نواسوں) ان دونوں کی والدہ اور ان دونوں کے والد سے راضی ہو اور اس نے ایسا کر لیا ہے (یعنی وہ ان سے راضی ہے).....	۳۳۳	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی دعوت میں بلایا جائے تو وہ میزبان سے یہ گزارش کرے کہ وہ اپنے ساتھ کسی دوسرے کو بھی لے جائے جب کہ اسے اس بات کا پتہ ہو کہ میزبان اس چیز کو ناپسند نہیں کرے گا.....
۳۵۱	اس بات کا تذکرہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ”دو دنوں“ اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: (حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما) دونوں میں ہر ایک کے عقیدے میں دو دن بچے قربان کیے تھے).....	۳۳۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے یہ عمل صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے نہیں کیا کہ آپ ﷺ نے اپنی امت میں سے کسی اور کے لیے یہ کیا ہی نہ ہو.....
۳۵۲	اس دن کا تذکرہ جس دن بچے کا عقیدہ کیا جائے گا.....	۳۳۶	دعوت میں بلائے جانے والے کو اس بات کے اختیار ہونے کا تذکرہ وہ دعوت میں آنے کے بعد کھائے یا نہ کھائے.....
۳۵۲	لڑکے اور لڑکی کے عقیدے کے طریقے کا تذکرہ.....	۳۳۷	اس بات کے بیان کرنے کا تذکرہ دعوت کو قبول کرنے کا حکم لازمی طور پر نہیں ہے بلکہ استحباب کے طور پر ہے جب آدمی کو اس میں بلایا گیا ہو.....
۳۵۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ جب دو بکریاں بچے کے عقیدے میں (ذبح کی جائیں) تو یہ بات ضروری ہے وہ دونوں ایک جیسی ہوں.....	۳۳۷	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....
۳۵۳	کتاب: بشر و بات کے بارے میں روایات.....	۳۳۸	ان جمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ (جو مجمل باب! پینے کے آداب.....
۳۵۵	بیالے میں پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ.....	۳۳۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ایسے بیالے یا برتن میں پئے جو ٹوٹا ہو.....
۳۵۵	یہ بات ان صوفیاء کے موقف کے خلاف ہے جنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے.....	۳۳۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی مہکینے کے منہ سے (منہ لگا کر) پئے.....
۳۵۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ایسے بیالے یا برتن میں پئے جو ٹوٹا ہو.....	۳۳۸	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.....
۳۵۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی مہکینے کے منہ سے (منہ لگا کر) پئے.....		
۳۵۷	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.....		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۷	جس شخص کے پاس پینے کے لیے پانی لایا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ (پینے کے بعد اس پانی کو) اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف بڑھائے اگر چہ اس کے بائیں طرف زیادہ فضیلت والا اور زیادہ جلیل القدر شخص موجود ہو..... ۳۶۵	۳۵۷	کھڑے ہو کر پانی پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ.....
۳۵۸	اس طریقے کا تذکرہ جس پر آدمی اس وقت عمل کرے گا جب اس کے پاس مشروب لایا جائے اور اس کے پاس کچھ لوگ موجود ہوں آدمی اس مشروب کو خود بھی پینا چاہتا ہو اور دوسروں کو بھی پلانا چاہتا ہو..... ۳۶۶	۳۵۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ فعل نبی اکرم ﷺ نے صرف ایک ہی مرتبہ نہیں کیا.....
۳۶۰	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت بہل بن سعد رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں..... ۳۶۷	۳۵۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جس کو وہ فعل مباح قرار دیتا ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں.....
۳۶۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دودھ میں پانی ملایا گیا تھا جب نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا گیا تھا..... ۳۶۷	۳۵۹	نبی اکرم ﷺ کا اس فعل کو کرنے والے پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ جس فعل کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے.....
۳۶۸	لوگوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ پانی پینے کے لیے اکٹھے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک شخص انہیں پانی پلانا چاہتا ہو تو وہ پہلے ان لوگوں کو پانی پلائے اور آخر میں خود پانی پئے..... ۳۶۸	۳۶۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی آدمی ایسی حالت میں پئے جب کہ وہ بیٹھا ہوا نہ ہو.....
۳۶۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیا جائے یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو جنت میں ان دونوں (یعنی سونے اور چاندی کے برتن میں پینے) کا امیدوار ہو..... ۳۶۹	۳۶۰	اس فعل کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.....
۳۷۱	چاندی کے برتن میں پینے والے کے چہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو..... ۳۷۱	۳۶۰	اس فعل کے مرتب پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ.....
۳۷۱	اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.. ۳۷۱	۳۶۱	نبی اکرم ﷺ کا اس ممنوعہ فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ.....
۳۷۳	فصل: مختلف طرح کے مشروبات..... ۳۷۳	۳۶۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ اس مشروب میں پھونک ماری جائے جسے پینے کا ارادہ ہو.....
۳۷۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ دونوں عدد جو کھجور اور انگور کے ہارے میں ذکر کیے گئے ہیں اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے: ان دونوں کے علاوہ دیگر مشروبات کو مباح قرار دے دیا جائے..... ۳۷۳	۳۶۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ پینے والا پیتے ہوئے برتن میں سانس لے.....
		۳۶۲	اس بات کا تذکرہ پینے والے پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے تھے.....
		۳۶۲	آدمی کا پینے کے لیے بیٹھا پانی طلب کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ وہ کسی ایسی جگہ موجود ہو جہاں ایسے پانی پائے جاتے ہوں جو بیٹھے نہ ہوں.....
		۳۶۳	جس شخص کے پاس مشروب لایا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ اسے پی لے اور اس کے آس پاس لوگ موجود ہوں اور وہ اس مشروب کو دوسروں کو دینا چاہتا ہو تو وہ اپنے دائیں طرف موجود شخص سے آغاز کرے.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۴	اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کے لیے حرام قرار دیا.....	۳۸۴	اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ (دنیا میں) باقاعدگی سے شراب پینے والے کو نہر غوطہ میں سے پلائے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں.....
۳۸۵	ان اشیاء کا تذکرہ جن کے ذریعے لوگ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے فرمایا کرتے تھے.....	۳۸۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ بتوں کی عبادت کرنے والے جتنا گناہ گار ہوگا.....
۳۸۶	اس سزا کی صفت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ جہنم میں اس شخص کو دے گا جو نشا آور چیز پنے گا اور توبہ کرنے سے پہلے مر جائے گا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں.....	۳۸۶	اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے ہر حال میں شراب سے اجتناب کرے کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے.....
۳۸۷	خرم کی اس صفت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اسے مسلمانوں کے لیے حرام قرار دینے سے پہلے انصار پیا کرتے تھے.....	۳۸۷	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس سبب کے بارے میں ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا حکم نازل کیا ہے.....
۳۸۸	خرم کی اس صفت کا تذکرہ جسے انصار اس کی حرمت (کا حکم نازل ہونے سے) پہلے پیا کرتے تھے.....	۳۸۸	اللہ تعالیٰ اس شخص کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو مسلمان شراب کی حرمت کے حکم نازل ہونے سے پہلے شراب پیتے رہے تھے.....
۳۸۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ جب انصار کو شراب کی حرمت کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے اپنے وہ منکے توڑ دیئے جن میں ان کی شراب موجود تھی.....	۳۸۹	اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے لیے شراب کو حرام قرار دینے کا تذکرہ اگرچہ پہلے اس کا پینا ان لوگوں کے لیے مباح تھا.....
۳۹۰	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب نبی میں شدت آجائے تو وہ عمر بن جاتی ہے.....	۳۹۰	اللہ تعالیٰ کا شراب کو حرام قرار دینے کا تذکرہ حالانکہ پہلے اس نے شراب کو مسلمانوں کے لیے مباح قرار دیا تھا.....
۳۹۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کشش کی نبیذ اگرچہ پکالی گئی ہو پھر بھی وہ خمر ہے جس کو پینا جائز نہیں ہے.....	۳۹۱	خرم کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بارے میں حرمت کا حکم نازل ہوا تھا اور اس وقت وہ لوگ اسے پیا کرتے تھے.....
۳۹۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ گندم کی نبیذ خمر شمار ہوگی جب اس کی زیادہ مقدار پینے والے کو نشہ کر دے.....	۳۹۲	خرم کی اس صفت کا تذکرہ جس کے پینے یا فروخت کرنے اور اسے خریدنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے.....
۳۹۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ مشروب جو زیادہ مقدار میں پینے کی وجہ سے نشہ کر دے وہ خمر شمار ہوگا.....	۳۹۳	نشے کے شکار شخص کی نماز کے قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ جب تک اس کا نشہ ختم ہوتا.....
۳۹۴	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے شراب جس بھی چیز کے ذریعے بنائی جائے وہ اس وقت خمر شمار ہوگی جب اس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے.....	۳۹۴	جو شخص شراب پینے میں مدد کرتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق ہونے کا تذکرہ.....
۳۹۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مشروبات جن کی زیادہ مقدار نشہ کر دے ان کی تھوڑی مقدار کو پینا بھی حرام ہے.....	۳۹۵	شراب پینے والے کے شراب پینے کے بعد اس کی نماز قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ اگرچہ توبہ کرنے سے پہلے وہ کئی دن تک چیخ دیکار کرتا رہے.....
۳۹۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کشش کی پکی ہوئی نبیذ پینا حرام ہے.....	۳۹۶	خرم کی اس صفت کا تذکرہ جسے لوگ اس سے پہلے پیا کرتے تھے جب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۰۱	جو اس کا ارادہ کرتا ہے.....	۳۹۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ نبیذ جو دو مختلف چیزوں سے بنائی گئی ہو یا جو اس کے علاوہ ہو جب اس کی زیادہ مقدار نشہ کرنے تو اس کی تھوڑی مقدار پینا بھی حرام ہے.....
۴۰۲	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ نبیذ کو پی سکتا ہے جبکہ اس کی حالت نشے کی حالت کی طرح نہ ہو.....	۳۹۴	اس نشہ کا تذکرہ جو زیادہ شراب کے نتیجے میں ہوتا ہے تو اسے تھوڑی مقدار میں پینا بھی حرام قرار دیا گیا ہے.....
۴۰۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے جب اس کی متعین مدت گزر جاتی تو پھر اس کو بہا دیا جاتا تھا (وہ متعین وقت گزرنے کے بعد) نبی اکرم ﷺ اس کو نہیں پیتے تھے (کیونکہ اس میں جوش آچکا ہوتا تھا).....	۳۹۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ مشروب جس کا حکم یہ ہو کہ وہ نشہ کرتا ہے اسے پینا مسلمانوں کے لیے حرام ہے.....
۴۰۴	اس (برتن) کی صفت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تھی.....	۳۹۶	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے مشروب کو حرام قرار دیا ہے جس کی زیادہ مقدار نماز کے وقت نشہ کر دے.....
۴۰۵	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ نبیذ نشا آور نہیں ہوتی تھی کہ اس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے اور اسے خمر قرار دیا جائے.....	۳۹۷	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے شہد اور جوگی نبیذ جب نشہ کر دے تو وہ حرام ہوگی.....
۴۰۶	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ دو مشروبات پئے جبکہ انہیں ایک دوسرے میں ملا دیا گیا ہو.....	۳۹۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کشش اور کھجوروں (کوملا کر) ان کی نبیذ تیار کی جائے.....
۴۰۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے مختلف طرح کے برتنوں میں پینے کو مباح قرار دیا ہے جبکہ وہ کوئی ایسی چیز نہ ہو جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے.....	۳۹۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خشک اور تر کھجور (کوملا کر) ان کی نبیذ تیار کی جائے.....
۴۰۸	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....	۴۰۰	اس بات کا تذکرہ ان دونوں ممنوعہ چیزوں میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ تیار کرنا مباح ہے.....
۴۰۹	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سقایہ کی نبیذ پی سکتا ہے جبکہ وہ نشا آور نہ ہو.....	۴۰۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے نشا آور چیز کی تھوڑی مقدار کے پینے کو مباح قرار دیا ہے جبکہ وہ نشہ پیدا نہ کرے.....
۴۱۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ سقایہ کی وہ نبیذ جسے پینا حلال ہے یہ وہ مشروب ہے جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ طاری نہیں کرتی.....	۴۰۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے نشا آور سے مراد وہ آخری مشروب ہے جو نشہ کرے اس کا ابتدائی حصہ (نشا آور شمار نہیں ہوگا جس کے نتیجے میں نشہ نہیں ہوتا).....
۴۱۱	آدمی کے لیے مختلف طرح کے مشروبات پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگر چہ ان میں نبیذ ہو.....	۴۰۳	نبیذوں کی اس صفت کا تذکرہ جو تیار کی جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اس کو پنی لیتے تھے.....
۴۱۲	نبیذ کی اس صفت کا تذکرہ جو تیار کی جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اس کو پنی لیتے تھے.....		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۹.....	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ گھڑوں میں نبیذ تیار کی جائے	۳۱۰.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے یہ وہ نبیذ ہے جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ طاری نہیں کرتی
۳۱۹.....	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ اس کے لیے پتھر کے برتنوں میں نبیذ تیار کی جائے	۳۱۱.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یہ کوئی ایسی نبیذ نہیں تھی جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تمام ایسے مشروبات کو حرام قرار دیا ہے جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے
۳۱۹.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پیالہ جس میں نبیذ تیار کی گئی جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے اس میں نبیذ اس وقت تیار کی جاتی تھی جب مشکیزہ دستیاب نہیں ہوتا تھا	۳۱۱.....	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے وہ نبیذ جسے نبی اکرم ﷺ پیا کرتے تھے وہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ کر دے
۳۲۰.....	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ اس کے لیے دباغت شدہ (کھال والے) مشکیزے میں نبیذ تیار کی جائے اگر چہ اس سے پہلے وہ کھال کسی مردار بکری کی ہو	۳۱۱.....	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جلالہ (گندگی کھانے والے) جانوروں کا دودھ پیا جائے
۳۲۰.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے لیے یہ چیز مباح قرار دی ہے	۳۱۲.....	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حلیم (نامی برتن) میں پینے سے منع کیا گیا ہے
۳۲۰.....	کتاب: لباس اور اس کے آداب کے بارے میں روایات آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے نعمت عطا کی ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر نظر آنا چاہئے	۳۱۲.....	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جائے
۳۲۲.....	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار کرے اور دونوں جانوں میں اس کے ذریعے نفع حاصل کرے (یعنی صرف آخرت میں ہی نہ کرے بلکہ دنیا میں بھی اس سے نفع حاصل کرے)	۳۱۳.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ ممانعت حرام قرار دینے کے حوالے سے ہے آداب سکھانے کے حوالے سے نہیں ہے
۳۲۳.....	آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر اس پر دکھائی دینا چاہئے اگر چہ وہ نعمت آنکھ کے دیکھنے کے اعتبار سے تھوڑی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تھوڑی نعمت بھی زیادہ ہوتی ہے	۳۱۳.....	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مزفت (تارکول سے رنگے ہوئے مخصوص قسم کے) برتنوں میں نبیذ تیار کی جائے
۳۲۳.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ نعمت کے اثر کے لیے یہ بات ضروری ہے جس شخص کو نعمت عطا کی گئی ہے اس کی ذات پر اس کا اثر نظر آئے اور اس کے پاس جو چیز اضافی ہو وہ اس کے حوالے سے اہنیہائیوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ بھی اختیار کرے (یعنی ان کی مدد کرے)	۳۱۵.....	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ فقیر اور مخصوص قسم کے مشکیزوں میں نبیذ تیار کی جائے
۳۲۵.....	اس بات کا تذکرہ آدمی جب نیا کپڑا پہنے تو کیا پڑھے	۳۱۶.....	دباہ، حلیم، فقیر، مزفت کی صفت کا تذکرہ جن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے
۳۲۶.....	اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے جب وہ اپنے پروردگار	۳۱۷.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جسے ان برتنوں میں تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے جب وہ نشہ آور ہو تو ان کے علاوہ دیگر برتنوں میں تیار کی گئی نبیذ پینا مباح ہوگا
۳۱۸.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے ان برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کو لوگوں کے لیے مباح قرار دیا تھا حالانکہ پہلے آپ ﷺ نے اس سے منع کیا تھا جبکہ وہ چیز نشہ آور نہ ہو	۳۱۸.....	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے ان برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کو لوگوں کے لیے مباح قرار دیا تھا حالانکہ پہلے آپ ﷺ نے اس سے منع کیا تھا جبکہ وہ چیز نشہ آور نہ ہو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۳۲	لباس پہننے کی اجازت دی گئی.....	۴۲۶	سے وہ چیز مانگے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے ذریعے کرے.....
۴۳۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ ریشم پہننا پر ہیزگار لوگوں کا لباس نہیں ہے.....	۴۲۷	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے جب وہ کپڑا پہننے لگے تو وہ اپنے جسم کے دائیں طرف سے آغاز کرے.....
۴۳۳	آخرت میں اس شخص کے ریشم پہننے کی نفی کا تذکرہ جو دنیا میں اسے پہن لیتا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہو جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے (یعنی جس نے کسی عذر کی وجہ سے اسے پہنا ہو وہ اس میں شامل نہیں ہوگا).....	۴۲۷	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ سفید لباس پہنا جائے کیونکہ لباس میں سفید رنگ والا کپڑا بہتر کپڑا ہوتا ہے.....
۴۳۳	اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے جنت میں ریشم کے پہننے کو حرام قرار دینے کا تذکرہ جس مرد نے دنیا میں اسے پہنا ہو.....	۴۲۷	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ایسے کپڑے پہن لے جس پر نقش و نگار بنے ہوں جبکہ وہ (نقش و نگار) تھوڑے سے ہوں جو اسے غافل نہ کریں.....
۴۳۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ کسی بھی وقت میں دنیا میں ریشمی لباس پہننے والا شخص جنت میں داخل ہونے کے بعد اسے پہننے سے محروم رہے گا.....	۴۲۸	آدمی کے لیے سیاہ عمامہ پہننے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات ان صوفیاء کے موقف کے برخلاف ہے جنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے.....
۴۳۵	قسی اور میسرہ میں سے سیراء (مخصوص قسم کا کپڑا) پہننے کی ممانعت کا تذکرہ.....	۴۲۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ایک ہی کپڑے کو اشتمال صماء یا احتباء کے طور پر اوڑھ لیا جائے.....
۴۳۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس کو پہننا جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا.....	۴۲۹	ایک ہی کپڑے کو اشتمال صماء یا احتباء کے طور پر لپیٹنے کے طریقے کا تذکرہ ان دونوں سے منع کیا گیا ہے.....
۴۳۶	اس وقت کا تذکرہ جس میں ریشم پہننا مردوں کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے.....	۴۲۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی دیباچ (ریشم کی مخصوص قسم) کے کپڑے پہننے نیز اس کے ہمراہ ایسی روایات منقول ہیں جو اس کی قیمت کے ذریعے نفع حاصل کرنے کو مباح قرار دیتے ہیں.....
۴۳۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے ازار (یعنی تہہ بند یا شلوار کو) لٹکا کر رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا.....	۴۳۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ جو مرد دنیا میں ریشم پہن لے اور وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو وہ آخرت میں اسے پہننے سے محروم رہے گا.....
۴۳۹	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.....	۴۳۱	اس وقت کا تذکرہ جس میں اس ممنوعہ فعل (کے ارتکاب) کو مباح قرار دیا گیا ہے.....
۴۳۹	اس روایت کا تذکرہ جو اس روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جیسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں.....	۴۳۱	بعض لوگوں کے لیے متعین علت کی وجہ سے ریشم پہننے کے مباح ہونے کا تذکرہ.....
۴۴۰	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمان آدمی کے ازار کا مقام کیا ہے.....	۴۳۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما ایک جنگ میں شریک تھے جب ان دونوں کو ریشمی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	روایات		کے بارے میں جہنم کا اندیشہ ہے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں
۴۵۰	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ خالص عمود اور کافور کو خوشبو کے طور پر لگائے	۴۴۱	اس مقام کی صفت کا تذکرہ آدمی کے جسم پر تہہ بند اس مقام تک ہونا ضروری ہے (اس کے نیچے نہیں ہو سکتا)
۴۵۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ زعفران استعمال کیا جائے یا ایسی خوشبو استعمال کی جائے جس میں زعفران ملا ہوا ہو	۴۴۲	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) زید بن ابویسیر
۴۵۱	اس روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی تفصیل بیان کرتی ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے	۴۴۲	نامی راوی کی روایت میں وہم پایا جاتا ہے
۴۵۲	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اچھا لباس پہنے اور اچھا عمل کرے جبکہ اس کا مقصد دنیاوی (فائدے کا حصول یا بڑائی کا اظہار) نہ ہو	۴۴۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی عورت ایک ذراع سے زیادہ اپنے تہہ بند کو لٹکائے
۴۵۲	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کا اپنے کپڑے اور لباس کو عمدہ کرنا جائز ہے جبکہ اس میں لوگوں کو حقیر سمجھنے کا جذبہ نہ ہو	۴۴۳	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ بعض اوقات میں اپنے ہن کھلے رکھ سکتا ہے
۴۵۳	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ دو پاروں پر ایسی چیزیں نہ لگائے جن کا مقصد صرف زیب و زینت ہو کوئی اور سہولت حاصل کرنا مراد نہ ہو	۴۴۳	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے
۴۵۳	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ سفید بالوں کی رنگت کسی ایسی چیز کے ذریعے تبدیل کر دے جس کے ذریعے ان کی رنگت کو تبدیل کیا جاتا ہے	۴۴۳	جو شخص جو تاپہننا چاہتا ہو اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ وہ دایاں پاؤں پہلے پہنے اور بائیں پہلے اتارے
۴۵۳	داڑھی کو خضاب لگانے کا حکم ہونے کا تذکرہ جو شخص اس بارے میں علتوں سے پاک ہو	۴۴۶	آدمی کے لیے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے تمام کاموں میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ
۴۵۵	آدمی کو سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت کا تذکرہ	۴۴۶	آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ وہ ہمیشہ جو تاپہن کر رکھے اور ننگے پاؤں نہ رہے
۴۵۶	سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اہل کتاب اس کو تبدیل نہیں کرتے ہیں	۴۴۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم ان لوگوں کو دیا گیا ہے جو غزوات میں شریک ہوتے ہیں اور دیسے بھی لوگوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے
۴۵۷	اس سب سے بہترین چیز کا تذکرہ جس کے ذریعے سفید بالوں کی رنگت تبدیل کی جاتی ہے	۴۴۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص جان بوجھ کر ایک موزا پہن کر چلے
۴۵۷	موتغیس چھوٹی کروانے اور داڑھی چھوٹی نہ کروانے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۴۴۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ایک جو تاپہن کر چلے اس وقت جب اس کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ دوسرا جو تاپہننے) یا وہ جان بوجھ کر ایسا کرے
۴۵۹	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے	۴۴۹	کتاب: زیب و زینت اور خوشبو لگانے کے بارے میں
۴۶۰			

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۶۸	قائل ہے) کہ یہ روایت ابراہیم بن سعد کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں.....	۴۶۰	موت چھین چھوٹی نہ کروانے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ان کے بارے میں مشرکین کے برخلاف کیا جائے گا.....
۴۶۹	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی وہ انگوٹھی اتار دی تھی.....	۴۶۱	ان اشیاء کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو فطرت کا حصہ ہیں.....
۴۶۹	اس روایت کا تذکرہ جو ان دونوں روایات کے درمیان فصل پیدا کرتی ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں.....	۴۶۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس روایت میں جو وعدہ نقل کیا گیا ہے اس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے.....
۴۷۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے بعد نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی رہی تھی.....	۴۶۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ فطرت سے تعلق رکھنے والی ان اشیاء پر عمل کیا جائے گا اس سے یہ مراد نہیں ہے یہ چیزیں اپنی ذات کے اعتبار سے فطرت کا حصہ ہیں.....
۴۷۱	اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی میں کیا نقش تھا.....	۴۶۳	بالوں والے شخص کو بال سنوارنے اور کپڑے صاف رکھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ صفائی دین (کے احکام) کا حصہ ہے.....
۴۷۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ انگوٹھی پر وہ چیز نقش کروائی جائے جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگوٹھی پر نقش کروائی تھی.....	۴۶۳	جس شخص کے بال ہوں اسے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ.....
۴۷۲	نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کو اس بات سے منع کرنا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی کے نقش کے مطابق نقش بنوائیں.....	۴۶۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی بیوی کو زیادہ زیورات اور زیادہ ریشم پہنائے.....
۴۷۳	اس روایت کا قائل ہے بانیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا سنت ہے جو شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے جو ہم اس بارے میں پہلے ذکر کر چکے ہیں.....	۴۶۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سونے کی انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ اسے پہننا مردوں کے لیے حرام ہے.....
۴۷۳	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے جبکہ اسے اس حوالے سے امن ہو کہ لوگ اسے تکالیف پہنچائیں گے.....	۴۶۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی لوہے یا اس جیسی کسی اور (دھات کی بنی ہوئی) انگوٹھی پہنے.....
۴۷۴	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی انگوٹھی شہادت والی انگلی میں یا درمیانی انگلی میں پہنے.....	۴۶۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی سونے کی انگوٹھی پہنے کیونکہ دنیا میں اس کو پہننے کی اجازت خواتین کے لیے ہے مردوں کے لیے نہیں ہے.....
۴۷۴	(جسم کو) گدوانے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ایسا کرنے والا شخص اور جس کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے وہ دونوں ملعون ہیں.....	۴۶۶	آدمی کے لیے چاندی کی انگوٹھی کے پہننے کے جائز ہونے کا تذکرہ.....
۴۷۵	نبی اکرم ﷺ کا جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرنے کا تذکرہ.....	۴۶۷	نبی اکرم ﷺ کا اس بات کی اطلاع دینے کا تذکرہ اب آپ وہ سونے کی انگوٹھی نہیں پہنیں گے جس کو آپ نے اتار دیا ہے.....
۴۷۵	نبی اکرم ﷺ کا جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرنے کا تذکرہ.....	۴۶۸	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم (حدیث) کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ جو بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے کیونکہ شیطان نے اس کو اس بات کا حکم دیا ہوتا ہے	۳۷۶	لیے (دانتوں) کو باریک کرنے والی عورتوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ.....
۳۸۷	آگ پر لفظ ”دشمن“ کے اطلاق کا تذکرہ اس علت کی وجہ سے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں	۳۷۸	قزح کی ممانعت کا تذکرہ وہ بچوں یا مردوں کے سر پر کیا جائے (یعنی سر کو موٹا دیا جائے اور اس کے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں).....
۳۸۷	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ رات کو سوتے وقت اپنے ہاتھ سے بو کو زائل کر دے	۳۷۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ بچے کے سر کو درمیان میں سے موٹا دیا جائے اور اس کے آس پاس کے بالوں کو چھوڑ دیا جائے.....
۳۸۸	اس بات کا تذکرہ آدمی جب اپنے بستر پر سونے کے لیے جائے تو کیا پڑھے	۳۷۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ عورت اپنے ہاتھ سے صورت براہ راست نہ لگالے
۳۸۸	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت ابو اسحاق نے حضرت براہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے	۳۷۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ دھوکہ جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے وہ یہ ہے عورت اپنے بالوں میں نقلی بال لگالے
۳۸۹	اس بات کا تذکرہ آدمی جب اپنے بستر پر آئے تو وہ تسبیح، بکبیر اور تحمید میں سے کیا پڑھے	۳۸۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ نام نبی اکرم ﷺ نے تجویز کیا ہے
۳۹۰	جو شخص اپنے بستر پر آئے اسے سورۃ کافرون کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۳۸۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب ان کی عورتوں نے نقلی بال لگانا شروع کیے تھے
۳۹۰	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ فعل کرنے کا حکم دیا گیا ہے	۳۸۱	نبی اکرم ﷺ کا نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی (دونوں طرح کی) عورتوں پر ایک ساتھ لعنت ہونے کا تذکرہ
۳۹۱	اس چیز کا تذکرہ جب آدمی سوتے وقت اسے پڑھ لے اور پھر اسی رات اسے موت آجائے تو وہ فطرت پر مرے گا	۳۸۲	نبی اکرم ﷺ کا نقلی بال لگوانے والی عورتوں پر تمام اوقات میں لعنت کرنے کا تذکرہ
۳۹۲	اللہ تعالیٰ مغفرت کر دے گا	۳۸۲	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی عورت اپنے بالوں میں ایسی چیز لگائے جو اس کے بالوں سے مشابہت رکھتی ہو اور وہ اس کے ذریعے دھوکہ دینے کا ارادہ کرے
۳۹۳	اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی سوتے وقت پڑھ لے تو یہ اس کے لیے ایسے خادم سے زیادہ بہتر ہے جو اس کی خدمت کرے	۳۸۳	نبی اکرم ﷺ کا نقلی بال لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کا تذکرہ
۳۹۳	اس بات کا تذکرہ جب آدمی رات کو بیدار ہو تو اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کیسے کرے	۳۸۴	باب! سونے کے آداب
۳۹۳	اس بات کا تذکرہ ہم نے جہلیل کے جو کلمات ذکر کیے ہیں ان کے بعد آدمی کے لیے کیا کرنا مستحب ہے جس کا تعلق مغفرت طلب کرنے، علم میں اضافے کا سوال کرنے اور ہدایت حاصل ہونے کے بعد سے باہر نہ نکلیں	۳۸۵	آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ جب لوگ سو جائیں تو وہ گھر سے باہر نہ نکلیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۰۳	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت اپنے آپ کو اپنے خالق کے سپرد کر دے	۴۹۴	ٹیڑھے پن سے بچنے (کی دعا کرنے سے ہے).....
۵۰۴	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت کچھ متعین سورتوں کی تلاوت کر لے	۴۹۵	اس چیز کا تذکرہ جب آدمی نیند سے بیدار ہونے پر اسے پڑھ لے تو وہ اسے پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اگر اسے اسی دن موت آجائے
۵۰۵	اس تعداد کا تذکرہ جس تعداد کے مطابق اس فعل پر عمل کرنا مستحب ہے	۴۹۶	اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اس شخص کے لیے جو اپنے بستر پر آتا ہے (ان الفاظ میں) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی جان کو روک لیا (تو اس کی مغفرت کر دے) اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرے
۵۰۶	اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے	۴۹۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم اس شخص کو دیا گیا ہے جو بستر پر (سونے کے لیے) آتا ہے اور دائیں طرف کو تکیہ بناتا ہے
۵۰۷	اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے	۴۹۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دعا کا حکم اس شخص کو ہے جو اپنے بستر پر آتا ہے اور نماز کے لیے وضو کی طرح (وضو کرتا ہے)
۵۰۸	اس بات کا تذکرہ مؤمن کے لیے یہ بات لازم ہے وہ عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اجتناب کرے	۴۹۹	بندے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ سوتے وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے: وہ اس کا قرض ادا کر دے اور اسے غربت سے بے نیاز کر دے
۵۰۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ عشاء کی نماز سے پہلے سویا جائے یا اس کے بعد بات چیت کی جائے	۵۰۰	آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ سونے کا ارادہ کرنے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے جو اس نے بندے کی کفایت کی ہے اور اس بندے کو پناہ عطا کی ہے
۵۱۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی پیٹ کے بل (الٹا ہو کر) سونے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس طرح کے سونے کو پسند نہیں کرتا	۵۰۱	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے
۵۱۱	اللہ تعالیٰ کا پیٹ کے بل سونے والوں کو ناپسند کرنے کا تذکرہ	۵۰۲	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اس بات پر کہ اس نے اس کو کھلایا ہے اسے پلایا ہے اور اس کی کفایت کی ہے
۵۱۲	نبی اکرم ﷺ کا اس فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں	۵۰۳	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرے
۵۱۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ممنوعہ فعل اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے بلند کیا جائے اس پر رکھنا مرد نہیں ہے		
	اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے جو ہماری اس روایت کی بیان کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو روایت ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں		
	کتاب: ہنجر و اباحت کا بیان		
	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کچھ متعین عادتیں مسلمانوں کے لیے حرام قرار دی ہیں		
	کچھ متعین عادات سے ممانعت کا تذکرہ جو کچھ متعین علتوں کی وجہ		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱۳	جو شخص کسی (اجنبی) عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اس وقت اپنی بیوی کے پاس آ کر (اس کے ساتھ صحبت کر لے).....	۵۱۳	سے ہے..... ان خصلتوں کا تذکرہ جو کسی شخص میں پائی جائیں تو وہ اپنے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی کا مستحق ہوگا.....
۵۲۳	جو شخص کسی اجنبی (عورت) کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے.....	۵۱۵	کچھ لوگوں کی صفت کا تذکرہ جن کے کچھ اعمال کے ارتکاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ناپسند کرتا ہے.....
۵۲۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مرد دوسرے مردوں کی شرم گاہ کی طرف دیکھے اور خواتین دوسری عورتوں کی شرم گاہ کی طرف دیکھیں.....	۵۱۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کسی معاملے میں مکر کرے یا اس کو دھوکہ دے.....
۵۲۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی عورت کسی ایسے مرد کی طرف دیکھے جو دیکھ نہ سکتا ہو.....	۵۱۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیوی کو خراب کرے یا اس کے غلام کو اس کے خلاف کرے.....
۵۲۶	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ خواتین پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں اور اپنے گھروں میں رہیں تاکہ ان کی نگاہ کسی اجنبی مرد پر نہ پڑے اگرچہ وہ اجنبی مرد ناپسند ہی کیوں نہ ہو.....	۵۱۶	سات کبیرہ گناہوں سے ممانعت کا تذکرہ کیونکہ یہ ہلاکت کا شکار کرنے والے ہیں.....
۵۲۶	اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل کی.....	۵۱۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس مذکورہ عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے.....
۵۲۷	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....	۵۱۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ جھوٹی قسم جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے وہ کبیرہ گناہوں سے تعلق رکھتی ہے.....
۵۲۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کے لیے تمام احوال میں ایسی عورت کو چھونا ممنوع ہے جس کا وہ محرم نہ ہو.....	۵۱۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ یتیم کا مال کھایا جائے.....
۵۲۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہ قول جسے ہم نقل کر چکے ہیں اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: بیعت کرتے ہوئے اور خواتین سے بیعت لیتے ہوئے (نبی اکرم ﷺ ان کو چھوتے نہیں تھے).....	۵۱۸	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ یتیموں کا مال کھانے والوں کو قیامت کے دن کس نوعیت کا عذاب دیا جائے گا.....
۵۳۰	باب! ان مردوں کا تذکرہ جن کا اس عمومی حکم میں استثناء کیا گیا ہے اور ان کے لیے یہ ممنوعہ فعل مباح قرار دیا گیا ہے.....	۵۱۹	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جہنم اس شخص کے لیے لازم ہو جائے گی جس کی غذا حرام ہو، جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں.....
۵۳۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اکیلا ایسی عورت کے پاس جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو.....	۵۲۰	حقیر محسوس ہونے والے گناہوں سے ممانعت کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے.....
۵۳۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی (اجنبی عورت کی طرف) پہلی کے بعد دوسری بھی نظر ڈالنے کیونکہ اس پر عمل کرنا دل میں خواہشات پیدا کرتا ہے.....	۵۲۱	مشتبہ چیزوں سے لاتعلق رہنے کا تذکرہ تاکہ یہ چیز آدمی اور (اس کے) حرام میں واقع ہونے کے درمیان رکاوٹ بن جائے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں.....
۵۳۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی (اجنبی عورت کی طرف) پہلی کے بعد دوسری بھی نظر ڈالنے کیونکہ اس پر عمل کرنا دل میں خواہشات پیدا کرتا ہے.....	۵۲۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی (اجنبی عورت کی طرف) پہلی کے بعد دوسری بھی نظر ڈالنے کیونکہ اس پر عمل کرنا دل میں خواہشات پیدا کرتا ہے.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۳۱	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ عورت پر یہ بات لازم ہے وہ گھر کے اندرونی حصے میں رہے	۵۳۲	آدمی موجود ہو تو یہ جائز ہے
۵۳۱	عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ گھر کے اندرونی حصے میں رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے	۵۳۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات بسر کرے البتہ اگر دو عورتیں ہوں تو حکم مختلف ہوگا
۵۳۲	عورت کا اپنے والد کی عیادت کرنے یا اپنے والد کے غلاموں کی عیادت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس بارے میں اس نے اپنے شوہر سے اجازت لی ہو	۵۳۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی (مرد) خواتین کے پاس جائے بطور خاص دیور (اپنی بھابھی کے پاس جائے)
۵۳۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ عورت کسی کام کے سلسلے میں راستے کے درمیان چلے	۵۳۳	اس بات کا تذکرہ عورت کے لیے بھی یہ بات ممنوع قرار دی گئی ہے
۵۳۳	عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کوئی مرد ضرورت کے وقت اسے سمجھنے لگا سکتا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی بہتری موجود ہو (یعنی خرابی کا اندیشہ نہ ہو)	۵۳۵	وہ سفر یا حضر میں کسی غیر محرم کے ساتھ تہا ہو
۵۳۶	فَضْلٌ فِي التَّعْذِيبِ	۵۳۶	عورت کے لیے یہ بات مباح قرار دیے جانے کا تذکرہ وہ رات کے وقت اپنے کسی محرم کے ساتھ کسی گھر میں رہ سکتی ہے
۵۳۶	فصل: عذاب دینے کا بیان	۵۳۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے خاتون کے لیے یہ بات ممنوع ہے وہ مردوں کے لیے زیب و زینت اختیار کرے وہ مرد جو اس کے محرم نہیں ہیں
۵۳۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمانوں کو مارا جائے البتہ جیسے کتاب و سنت نے مباح قرار دیتے ہیں (اس کا حکم مختلف ہے)	۵۳۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس عورت نے لکڑی کے بنے ہوئے دو پاؤں بنوائے تھے تاکہ ان کی وجہ سے دو لمبے قد کی عورتوں کے درمیان لمبی محسوس ہو
۵۳۶	چہرے پر مارے	۵۳۷	آدمی کے اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کی نافرمانی پر بوسہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ
۵۳۷	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے	۵۳۸	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو بوسہ دے
۵۳۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جان دار چیز کو آگ میں جلانے کا عذاب دیا جائے	۵۳۸	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو بوسہ دے
۵۳۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جان دار چیز کو تیر مار کر (نشاندہ بازی کی جائے)	۵۳۹	یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ آدمی اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کے ساتھ کھیلے
۵۳۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی ذی روح چیز کو (نشاندہ بازی کا مقابلہ کرتے ہوئے) نشانہ بنایا جائے	۵۳۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خواتین حمام میں داخل ہوں خواہ انہوں نے تہہ بند باندھے ہوئے ہوں
۵۳۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جانور کو باندھ کر (نشاندہ بازی میں) قتل کیا جائے	۵۴۰

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۶۱	پچھے کے حصے پر داغ لگا سکتا ہے	۵۵۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی ذی روح چیز کو باندھ کر (نشاندہ بازی میں) قتل کیا جائے
۵۶۲	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۵۵۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مطابق عذاب دے
۵۶۲	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے	۵۵۱	اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن ان لوگوں کو عذاب دینے کا تذکرہ جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے رہے ہوں گے
۵۶۳	نبی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنا جو ان دو افعال کا مرتکب ہوتا ہے، جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں	۵۵۱	اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ عروہ نے یہ روایت ہشام بن حکیم بن حزام سے نہیں سنی ہے
۵۶۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے	۵۵۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ بات لازم نہیں ہے مخلوق اللہ تعالیٰ کے عذاب کے طریقے کے مطابق عذاب دے
۵۶۳	نبی اکرم ﷺ کا جانور کے چہرے پر داغ لگانے والے شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ	۵۵۳	باب! مشلہ کرنا
۵۶۳	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی جانور کے چہرے کے علاوہ کہیں داغ لگا سکتا ہے	۵۵۵	کسی بھی ذی روح چیز کا مشلہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ
۵۶۴	جانور کو مار دینا	۵۵۶	نبی اکرم ﷺ کا کسی بھی جانور کا مشلہ کرنے والے پر لعنت کرنے کا تذکرہ
۵۶۴	اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ جو ضرر پہنچانے والے جانور کو مار دیتا ہے	۵۵۶	فصل: جانوروں سے متعلق (احکام)
۵۶۶	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا گیا	۵۵۷	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ایک جانور پر اپنے پیچھے کسی کو ہٹا سکتا ہے جبکہ اسے پتا ہو کہ اس صورت میں جانور کو زیادہ تکلیف نہیں ہوگی
۵۶۷	حل اور حرم (دونوں جگہ) فاسق جانوروں کو مار دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۵۵۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی جانوروں کو کرسی بنا لے
۵۶۷	اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ روایت کے مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے: کوئے کو مارنے سے مراد بقیع کو ہے دوسرا کو امراد نہیں ہے	۵۵۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی چوپائے کے چہرے پر مارے
۵۶۸	چھپکلی کو مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ: یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو انہیں مارنے کو ممنوع قرار دیتا ہے	۵۵۹	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جانوروں کے ساتھ برا سلوک کرنے والے شخص کے اس فعل کی وجہ سے قیامت کے دن اس کے جہنم میں جانے کی توقع کی جاسکتی ہے
۵۶۹	چھپکلی کو مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ فاسق جانوروں میں شامل ہے	۵۶۰	اس عورت کے عذاب کی صفت کا تذکرہ جس نے بلی کو باندھ دیا تھا
۵۶۹	اولاد آدم اور شیاطین کے علاوہ کے لیے لفظ فسق کے استعمال کے مباح ہونے کا تذکرہ	۵۶۰	یہاں تک کہ بلی مرگئی
۵۷۰		۵۶۰	آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی جانور کی پشت کے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۸۰	میں سے کچھ متعین قسم کے کتوں کا حکم مختلف ہے.....	۵۴۰	آدی کو سانپ کو مار دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ اپنے گھر میں اسے دیکھے اور اسے تین دن تک (جانے کے لیے کہے).....
۵۸۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دینے کے بعد کتوں کو مار دینے سے منع کر دیا تھا البتہ ایک جنس کا حکم مختلف ہے.....	۵۴۲	ساپوں کی اس صفت کا تذکرہ جنہیں مارنا آدی کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے.....
۵۸۱	کسی فائدے کے بغیر کتے کو پالنے والے شخص کو ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ.....	۵۴۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سانپوں میں سے مسخ شدہ جنات کو قتل کیا جائے جو گھروں میں پناہ لیتے ہیں.....
۵۸۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس روایت میں مذکور عدد سے زیادہ بھی اس شخص کے اجر میں کمی ہو سکتی ہے جو کتا پالتا ہے.....	۵۴۳	اس روایت کا تذکرہ جو میرے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے گھروں میں رہنے والے سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہیں.....
۵۸۲	اس بات کا تذکرہ کسی وجہ کے بغیر کتے کو پالنے والے مسلمان کے اجر میں کتنی کمی ہوتی ہے.....	۵۴۳	اس علامت کا تذکرہ جس کی بنیاد پر مسخ شدہ جن اور عام سانپوں کے درمیان فرق کیا جائے گا جب انہیں مارا جائے.....
۵۸۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے کتے کو پالنے کی (ممانعت) کے عمومی حکم میں سے کھیت اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کا استثناء کیا ہے اور اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے.....	۵۴۳	اس صفت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے جو مسخ شدہ جن نہیں ہیں.....
۵۸۳	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مارنے کی ممانعت کے ذریعے کیا مراد لیا تھا.....	۵۴۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ان کو مار دینے کے جملہ حکم سے مستثنیٰ ہیں.....
۵۸۳	نبی اکرم ﷺ کا تمام کتوں کو مار دینے کا حکم دینے کا ارادہ کرنے کا تذکرہ.....	۵۴۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدی سانپوں میں سے دودھاری سانپوں کو مارنا ترک کر دے.....
۵۸۴	اس صفت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے کالے سیاہ کتے کو مار دینے کا حکم دیا.....	۵۴۶	آدی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ سانپوں میں سے دو دھاری اور دم کئے سانپ کو مار سکتا ہے.....
۵۸۵	کھیت والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کتابالہاں سکتا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے نفع حاصل کر لے.....	۵۴۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ چار قسم کے جانوروں اور پرندوں کو قتل کیا جائے.....
۵۸۵	باب! مسلمانوں کے آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھنے، ایک دوسرے سے حسد کرنے، ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے اور ایک دوسرے سے مخالفت رکھنے اور ایک دوسرے سے تعلق رہنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے.....	۵۴۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ چھوٹی جب آدی کو کاٹ لے تو اسے مارنے والے شخص کو گناہ نہیں ہوگا.....
۵۸۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمان ایک دوسرے سے بغض رکھیں یا حسد کریں یا ایک دوسرے سے پیٹھ پھیریں.....	۵۴۸	نبی اکرم ﷺ کا کتوں کو مار دینے کا حکم دینے کا تذکرہ.....
۵۸۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمان ایک دوسرے سے بغض رکھیں یا حسد کریں یا ایک دوسرے سے پیٹھ پھیریں.....	۵۴۸	اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا تھا.....
۵۸۵	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمان ایک دوسرے سے بغض رکھیں یا حسد کریں یا ایک دوسرے سے پیٹھ پھیریں.....	۵۴۸	کتوں کو پالنے والے شخص کے اجر میں کمی ہونے کا تذکرہ البتہ اس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۹۶	اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں مسلمان اغرائی راوی منفرد ہے.....	۵۸۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف ہو کیونکہ آپس میں اختلاف رکھنے والوں سے مغفرت دور ہوتی ہے.....
۵۹۷	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے: وہ بیٹھے کے دوران تواضع اختیار کرے اور ان طریقوں کو ترک کرے جو تکبر کی طرف لے کر جاتے ہیں.....	۵۸۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمان آپس میں تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کریں.....
۵۹۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص بیٹھے ہوئے اپنی پیٹھ کے پیچھے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے.....	۵۹۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی رہے.....
۵۹۸	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے: وہ اپنے گھر میں معمولی سے کام کرنے میں کوئی الجھن محسوس نہ کرے، اگر چہ لوگوں کی نظر میں وہ کوئی بڑا آدمی ہو.....	۵۹۱	ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ جو ایسی حالت میں مرتا ہے جو اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی ہو.....
۵۹۹	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....	۵۹۲	نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق میں سے جس کی وہ چاہے مغفرت کرنے کا تذکرہ ماسوائے اس شخص کے جو کسی کو اس کا شریک ٹھہراتا ہو یا جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ کوئی ناچاقی ہو.....
۵۹۹	اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ اپنے گھر میں اپنے ذاتی کاموں کے سلسلے میں خود کو بلند ثابت کرنے سے اجتناب کرے، اگر چہ اس کے پاس ایسا شخص موجود ہو جو اس کی جگہ یہ کام کر سکتا ہو.....	۵۹۳	ہر پیر اور جمعرات کے دن جب لوگوں کے اعمال نامے خالق کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو مسلمانوں سے لاتعلقی اختیار کرنے والے شخص کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا سب کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ.....
۶۰۰	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو شخص اللہ کے بندوں کے سامنے خود کو بڑا ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے اور جو ان کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سر بلند عطا کرتا ہے.....	۵۹۳	ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کا لاتعلقی کا اختیار کرنے والے کے علاوہ تمام گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ.....
۶۰۱	مکتبر شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت اسے معاف نہ کیا.....	۵۹۳	ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کا لاتعلقی اختیار کرنے والے کے علاوہ اپنے تمام بندوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ.....
۶۰۳	اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی طرف نظر رحمت کرنے کی نفی کرنے کا تذکرہ جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے.....	۵۹۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ لاتعلقی اختیار کرنے والے دو افراد میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جو ان میں سے سلام میں پہل کرتا ہے.....
۶۰۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جو چند ایسی چیزوں کے بارے میں ہے جو اس کے علاوہ ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے.....	۵۹۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ لاتعلقی اختیار کرنے والوں میں جو شخص سلام میں سے پہل کرے وہ ان دونوں میں بہتر شمار ہوتا ہے.....
۶۰۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں معتمر بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے.....	۵۹۶	باب! تواضع، تکبر، خود پسندی کے بارے میں احکام.....
			اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ تواضع کو باقاعدگی سے اختیار کرے، تکبر کو ترک کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے سامنے خود کو عظیم سمجھنے سے باز رہے.....
			اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۱۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی بدزبانی سے بچنے کی کوشش کی جائے.....	۶۰۳	اس بات کا تذکرہ آدمی کا اس چیز پر خود پسندی میں مبتلا ہونا جس کا تعلق اس فانی دنیا سے ہے اور ان میں سے کسی چیز کی وجہ سے خود پر فخر کرنا منع ہے.....
۶۱۵	اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو ناپسند کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جھگڑا کرتا ہے.....	۶۰۶	باب: ناپسندیدہ بات کو سننے، براگمان رکھنے، غصہ کرنے اور فحش گفتگو کرنے (کے بارے میں احکام).....
۶۱۶	باب! کون سی قسم کا کلام ناپسندیدہ ہے اور کون سی قسم کا ناپسندیدہ نہیں ہے.....	۶۰۶	اس شخص کی سزا کی صفت کا تذکرہ جو کچھ لوگوں کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں.....
۶۱۶	نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے حوالے سے اس اندیشے کا شکار ہونا کہ وہ اپنی زبانوں کی حفاظت کم کریں گے.....	۶۰۶	قیامت کے دن ایسے شخص کے کانوں میں سیسہ اٹھیلے جانے کا تذکرہ جو لوگوں کی بات چھپ کر سنتا ہے جسے وہ لوگ پسند نہیں کرتے.....
۶۱۶	اس بات کا تذکرہ آدمی کی زبان ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں اس کے حوالے سے اندیشہ ہے.....	۶۰۶	مسلمانوں میں سے کسی کے بارے میں بھی براگمان رکھنے کی ممانعت کا تذکرہ.....
۶۱۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کی زبان ایسی چیز ہے جس کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو اس کے شر سے محفوظ رکھے.....	۶۰۸	جو شخص غصے میں آجائے تو اگر وہ کھڑا ہوا ہو تو اسے بیٹھنے اور اگر بیٹھا ہوا ہو تو لیٹ جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ.....
۶۱۷	ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جو اپنی زبان کی ان چیزوں کے حوالے سے حفاظت کرتا ہے جو جائز نہیں ہیں.....	۶۰۸	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ لازم ہے: وہ اپنے آپ کو غضب کے عالم میں ایسی چیز کی طرف جانے سے روکے جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی (یعنی اسے ناپسند ہوتی ہے).....
۶۱۷	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے کیونکہ زبان کی حفاظت کرنا عبادت گزار لوگوں کا پہلا کام ہے.....	۶۰۹	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ غصے کے عالم میں اس چیز کی طرف جانے سے بچے جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی ہے.....
۶۱۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص اپنے منہ اور شرمگاہ کے حوالے سے محفوظ ہو گیا اس کے جنت میں داخلے کی امید کی جاسکتی ہے.....	۶۱۰	جس شخص کو غصہ آجائے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے.....
۶۱۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے معمولات میں بدزبانی پر عمل پیرا ہو کیونکہ بدزبانی جفا کا حصہ ہے.....	۶۱۱	آدمی کے لیے اپنے معمولات میں فحش گفتگو اور بدزبانی پر عمل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ.....
۶۱۹	جو شخص کلام کے دوران کوئی بری بات کہہ دیتا ہے اسے صدقہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ.....	۶۱۲	اللہ تعالیٰ کا فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرنے کا تذکرہ.....
۶۱۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ بعض اوقات آدمی کوئی معمولی سی بات کہہ دینے کی وجہ سے جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے جس بات میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچا کر رکھے.....	۶۱۳	بدزبانی کرنے والے شخص کی صفت کا تذکرہ جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۲۷	باتوں کے حوالے سے حفاظت کرے جس کی وجہ سے اس کے ہم نشین ہنس پڑتے ہیں	۶۲۰	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو محمد بن ابراہیم تمیمی سے نقل کرنے میں ابن اسحاق نامی راوی منفرد ہے
۶۲۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی زبان کے ذریعے کوئی ایسی بات کہے جس کا وبال اس پر ہو وہ کوئی ایسی بات نہ کہے جس کا اسے فائدہ ہو	۶۲۰	(روایت کے متن میں راوی کا نام ابن ہادی ہے جب کہ باب میں یہ نام مختلف ہے)
۶۲۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ الفاظ میں کلام کو بنا کر کیا جائے جب کہ اس کے ذریعے مراد دینی فائدے کے علاوہ ہو	۶۲۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ جس چیز کا ہم نے ذکر کیا ہے اسے کہنے والا شخص بعض اوقات جنم میں اتنی گہرائی میں جائے گا جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے
۶۲۹	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ زیادہ بات چیت کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے اجتناب کرے	۶۲۱	دوسروں کو برے القاب دینے کے جائز ہونے کی نفی کی اطلاع کا تذکرہ
۶۲۹	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں صحیحی نامی راوی منفرد ہے	۶۲۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے
۶۳۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے معاملات میں ”اگر“ کہنے سے بچے اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کرے	۶۲۲	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی کا یہ کہنا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے“ ان کلمات میں شامل ہے جن کے حوالے سے اس آدمی کو سزا ملنے کا خوف ہے
۶۳۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ابن عجلان کی نقل کردہ روایت منقطع ہے انہوں نے یہ روایت اعراب سے نہیں سنی ہے	۶۲۳	ان دو آدمیوں کی صفت کا تذکرہ جن میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے یہ بات کہی
۶۳۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی جو کھیتی باڑی کرتا ہے اس کے لیے یہ لفظ استعمال کرنے ”میں نے زراعت کی“	۶۲۳	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ امور کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے اور اس بارے میں زمانے سے شکایت نہ کرے
۶۳۲	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی یہ کہے ”میرا نفس خبیث ہو گیا ہے“	۶۲۵	اس کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا ”اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے“
۶۳۲	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے کاموں میں یہ کہے ”جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور جو حضرت محمد ﷺ نے چاہا“	۶۲۶	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے زمانے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق ہونے کے حوالے سے کی جاتی ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے زمانہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں شامل ہے ہمارا پروردگار اس سے بلند و برتر ہے (کہ اس کی کسی مخلوق کو اس کی صفات میں شامل کیا جائے)
۶۳۳	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو گالیاں دینے والے ان دو افراد کی صفت کے بارے میں ہے جو آپس میں بات چیت میں غلط بیانی کرتے ہیں	۶۲۶	اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زبان کی ان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۳۳	اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ بن ابوکثیر نامی راوی منفرد ہے.....	۶۳۵	کے اپنے بھائی کے ساتھ لڑائی کے دوران نوبت گالی گلوچ تک آئے، تو وہ اپنے بھائی کو گالی دینے سے بچے.....
۶۳۵	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا.....	۶۳۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ آپس میں گالی گلوچ کرنے والوں کے گناہ کا وبال اس شخص پر ہوتا ہے جو اس کا آغاز کرتا ہے.....
۶۳۶	اس روایت کا تذکرہ جو ہماری بیان کردہ اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلالت کرتی ہے جو ہم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کی تاویل کی ہے لعنت کرنے والی اس عورت کی لعنت اس کی اونٹنی کے بارے میں مستجاب ہو گئی تھی.....	۶۳۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی مرغ کو گالی دے کیونکہ وہ مسلمانوں کو نماز کی ترغیب دیتا ہے.....
۶۳۷	خواتین کے لیے بکثرت لعنت کرنے اور شوہر کی ناشکری کرنے کی ممانعت کرنے کا تذکرہ.....	۶۳۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ”ہوا“ کو برا کہا جائے کیونکہ یہ بعض اوقات رحمت لے کر آتی ہے.....
۶۳۷	اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ آدمی ”ہوا“ پر لعنت کرے کیونکہ وہ حکم کی پابند ہوتی ہے وہ بھلائی اور برائی دونوں چیزیں لاتی ہے.....	۶۳۷	باب! جھوٹ کا بیان.....
۶۳۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے مسلمان بھائی پر لعنت کرنے ماسوائے اس کے اس دوسرے شخص نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہو جس کی وجہ سے اس پر لعنت کرنا لازم ہو جائے.....	۶۳۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے کلام میں جھوٹ کو شامل کرے کیونکہ جھوٹ گناہ ہے.....
۶۳۹	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ دعائے قنوت میں منافقین پر لعنت کو ترک کر دے حالانکہ آدمی پہلے ایسا کرتا رہا ہو.....	۶۳۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ جھوٹ اپنے بولنے والے کے چہرے کو دونوں جہان میں سیاہ کر دیتا ہے.....
۶۵۰	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے معصیت کی وجہ سے آدمی پر لعنت کرنا لازم نہیں ہوتا.....	۶۳۹	اس بات کے بیان کا تذکرہ جھوٹ اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ ترین عادت تھی.....
۶۵۱	نبی اکرم ﷺ کا دیگر انبیاء کے ہمراہ کچھ ایسے لوگوں پر لعنت کرنا جو ان لوگوں کے کیے ہوئے کچھ اعمال کی وجہ سے ہو.....	۶۴۰	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے بعض صورتوں میں جھوٹ بولنا آدمی کے لیے مباح ہوتا ہے جب وہ اس کے ذریعے اپنے دین یا دنیا کو بچانا چاہتا ہو.....
۶۵۲	نبی اکرم ﷺ کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ.....	۶۴۰	اس عورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اپنے شوہر کی طرف سے خود کو ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کرتی ہے جو شوہر نے اس کو نہیں دی.....
۶۵۲	نبی اکرم ﷺ کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کا تذکرہ.....	۶۴۲	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کسی عورت کے لیے اپنی سوکن کے سامنے خود کو ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کرنا جائز نہیں ہے جو اس کے شوہر نے اسے نہ دی ہو.....
۶۵۳	نبی اکرم ﷺ کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کا تذکرہ.....	۶۴۳	باب! لعنت کرنا.....
		۶۴۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۶۲	مسلمانوں کی کوتاہیوں کو تلاش کرنے اور انہیں عار دلانے کی ممانعت کا تذکرہ.....	۶۵۳	نبی اکرم ﷺ کا مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور خواتین پر لعنت کرنے کا تذکرہ.....
۶۶۳	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ مسلمانوں کو زبانی طور پر ایذا پہنچانے سے بچے اگرچہ وہ شخص بہت زیادہ عبادت کرتا ہو.....	۶۵۳	ان خواتین کی صفت کی اطلاع کا تذکرہ جو اپنے افعال کی وجہ سے لعنت کی مستحق بنتی ہیں.....
۶۶۴	چھل خوری کا بیان.....	۶۵۶	دو غلے شخص کا بیان.....
۶۶۴	مسلمانوں میں سے چھل خور شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ.....	۶۵۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے معمولات میں کچھ لوگوں کے پاس جائے اور اس کے برعکس ہو کر جائے جس طرح سے وہ اس بارے میں دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے (یعنی دو غلے پن کا مظاہرہ کرے).....
۶۶۵	باب! تعریف کرنا.....	۶۵۶	”بے شک لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہے جو دو غلہ ہو“.....
۶۶۵	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.....	۶۵۶	اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: ایسا شخص بڑے لوگوں میں سے ایک ہے.....
۶۶۵	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے لوگوں کا کسی آدمی کی نیکی کی وجہ سے اس کی تعریف کرنا اور اس شخص کا اس وجہ سے خوش ہونا ریا کاری کی ایک قسم ہے.....	۶۵۶	دو غلے شخص کو جہنم میں دی جانے والی سزا کا تذکرہ: ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں.....
۶۶۶	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کسی شخص کی تعریف کی جائے تو وہ اس تعریف کے بعد خود پسندی کا شکار ہونے کو ترک کرے.....	۶۵۷	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگوں میں سے دو غلہ شخص قیامت کے دن بدترین افراد میں سے ہوگا.....
۶۶۷	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ آدمی کی تعریف کی جائے تو وہ اس وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچے.....	۶۵۹	باب! غیبت کا بیان.....
۶۶۷	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی بھلائی کے حوالے سے اپنی ذات کی تعریف کرے جب کہ اس کا ارادہ یہ ہو کہ لوگ اس سے نفع حاصل کریں اور ایسا شخص خود پسندی سے محفوظ ہو.....	۶۵۹	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ غیبت اور بہتان کے درمیان میں کیا فرق ہے.....
۶۶۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ کے ذریعے اپنی ذات کی تعریف کرے جب کہ اس کے بارے میں اس کا ارادہ سننے والوں کے حق میں بھلائی کا ہو یہ مراد نہ ہو کہ وہ نفسانی خواہش کو پورا کرے.....	۶۵۹	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زبان کو اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں استعمال کرنے سے حفاظت کر کے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو محفوظ رکھے.....
۶۶۸	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ عذر کو قبول کرے اور تعریف کے وقت کھڑا ہو اس حیثیت کے ساتھ کہ	۶۶۰	عیوب کی جستجو کرنا جائز نہیں ہے.....
		۶۶۱	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی ذات کے عیوب کی جستجو کرے لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرے.....
		۶۶۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ دوسرے کو ہلاکت کا شکار قرار دینے والا شخص ان کی بجائے بذات خود ہلاکت کا شکار ہوتا ہے.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۶۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا کسی کے قبیلے کے جو بیان کرنا سب سے بڑا جھوٹ ہے.....	۶۶۹	حق اس کو لازم کرتا ہو.....
۶۶۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ مسلمان کا دارالحرب سے تعلق رکھنے والے مشرکین کی زبانی طور پر (برائی بیان کرنا) ایمان کا حصہ ہے.....	۶۷۱	ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنا.....
۶۶۸	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمان کے لیے مشرکین کی جو بیان کرنا مباح ہے؛ جب کہ اسے ان کے اسلام قبول کرنے کی امید نہ ہو.....	۶۷۱	خانہ بدوشوں کے لیے لفظ فخر استعمال کرنے کا تذکرہ اور بکریاں پالنے والے کے لیے لفظ سکیت کا استعمال کرنا.....
۶۶۹	مشرکین کو شعر کے ذریعے برا بیچنے کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو شعر موزوں کرنا ان پر گراں گزرتا ہو.....	۶۷۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اہل جاہلیت پر فخر کا اظہار کرے خواہ وہ اہل جاہلیت اس کے انتہائی قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں.....
۶۶۹	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے کلام کو سمجھ کرے.....	۶۷۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی کا بزنگی پر فخر کرنا دینی اعتبار سے ہونا چاہئے دنیاوی حوالے سے نہیں ہونا چاہئے.....
۶۸۰	باب! مزاح کرنے اور ہنسنے (کے بارے میں احکام).....	۶۷۳	باب! شعر اور کج (کے احکام).....
۶۸۲	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ایسا مذاق کر سکتا ہے جسے قرآن و سنت نے حرام قرار نہ دیا ہو.....	۶۷۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت میں الفاظ کے عموم سے مراد اس عموم کا کچھ حصہ ہے سارا عموم مراد نہیں ہے.....
۶۸۲	جو شخص اپنے دین کے بارے میں پر اعتماد ہو اس کے لیے مزاح کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگرچہ بظاہر اس کا قول بات چیت میں مناسب نہ ہو.....	۶۷۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی پر شاعری اتنی غالب آجائے کہ وہ اسے فرائض اور بعض نوافل سے بھی روک دے.....
۶۸۳	کم ہنسنے اور زیادہ زور نہ ہونے کا حکم ہونے کا تذکرہ.....	۶۷۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ہر قسم کے اشعار کے بارے میں یہ بات ضروری ہے ان میں مشغول نہ ہو جائے.....
۶۸۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ہنسنے میں افراط سے کام لے کیونکہ اس کی کثرت کا انجام قابل تعریف نہیں ہے.....	۶۷۳	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اشعار موزوں کر سکتا ہے؛ جب کہ ان میں کوئی گنگناہٹ اور فحاشی نہ ہو.....
۶۸۳	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی آواز نکلنے کے وقت ہنس پڑے.....	۶۷۵	آدمی کے لیے ایسے شعر موزوں کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس میں کسی مسلمان کی جو جو بیان نہ کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہو جسے دین نے لازم قرار نہ دیا ہو.....
۶۸۶	فصل:.....	۶۷۶	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی ایسے اشعار موزوں کر سکتا ہے جو آخرت کے راستے کی طرف لے جائیں.....
۶۸۶	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے اپنے کلام میں واضح گفتگو کو اختیار کرے.....	۶۷۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے یہ فرمان ”سب سے زیادہ شعر والا کلمہ“ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: سب سے بہترین مصرعہ.....
۶۸۶	کلام میں بیان کی اس صفت کا تذکرہ جو قابل تعریف ہوتی ہے.....	۶۷۷	مصرعہ.....
۶۸۶	آدمی کے لیے اپنے کلام کے دوران کچھ چیزوں کو دوسری چیزوں سے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۹۶	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر کے اندر اس کی اجازت کے بغیر دیکھے.....	۶۸۷	تشبیہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ.....
۸۹۷	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے جب وہ کسی کے گھر جائے تو اس مخصوص طریقے کے مطابق اجازت لے (جس کا ذکر حدیث میں ہے).....	۶۸۸	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی کلام میں کنایات استعمال کر سکتا ہے اگرچہ وہ اشیاء حقیقت میں ایسی نہ ہوں.....
۸۹۸	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ جس شخص نے اسے بلایا ہے اس کے گھر میں اجازت لیے بغیر بھی داخل ہو سکتا ہے جب کہ اس کا پیغام رساں اس کے ساتھ ہو.....	۶۸۸	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کلام میں کنایہ استعمال کر سکتا ہے جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو.....
۷۰۰	باب! نام اور کنیت (کے بارے میں احکام).....	۸۹۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ اونٹوں کو لے جانے والا شخص اچھے چلنے ہوئے ساتھ میں حدی بھی پڑھ رہا تھا.....
۷۰۰	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے.....	۸۹۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ اچھے نامی وہ صاحب اس سفر میں نبی اکرم ﷺ کی ازواج (کی سوار یوں) کو لے کر چل رہے تھے.....
۷۰۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت سے مقصود یہ ہے ان دونوں کو جمع کیا جائے.....	۸۹۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ اچھے نامی وہ صاحب نبی اکرم ﷺ کی ازواج (کی سوار یوں) کو لے کر چل رہے تھے.....
۷۰۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے جب ان دونوں کو کسی ایک شخص میں جمع کر دیا گیا ہو ان میں سے ہر ایک کو انفرادی طور پر اختیار کرنا ممنوع نہیں ہے.....	۸۹۱	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کلام میں تکرار کر سکتا ہے جب کہ اس کے ذریعے اس کا ارادہ تاکید کرنے کا ہو.....
۷۰۱	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے یہ ممانعت اس صورت سے تعلق رکھتی ہے جب ان دونوں کو کسی ایک شخص میں جمع کر دیا گیا ہو ایسا نہیں ہے جب ان دونوں میں سے کوئی ایک انفرادی طور پر ہو (تو وہ بھی ممنوع ہوگی).....	۸۹۲	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے عرب جب دو چیزوں کا وصف بیان کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اگر چنانچہ درمیان کوئی تباہی ہو پھر بھی وہ ان دونوں کی صفت کسی ایک لفظ کے ذریعے بیان کر دیتے ہیں.....
۷۰۲	اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے.....	۸۹۲	گھر کے (اندر آنے کے لیے) اجازت مانگنا.....
۷۰۳	آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنی اولاد کے اچھے نام رکھے کیونکہ قیامت کے دن فرشتے ان کو انہی ناموں سے پکاریں گے.....	۸۹۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ بعض سنتیں عالم سے مخفی رہتی ہیں اور انہیں وہ شخص یاد رکھے ہوتا ہے جو علم اور دین میں اس سے کم تر مرتبے کا ہو.....
۷۰۳	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ بن القطان نامی راوی منفرد ہے.....	۸۹۵	اس بات کی ممانعت کہ (گھر کے اندر) آنے کے لیے اجازت لینے والا شخص اجازت لیتے ہوئے یہ کہے: میں ہوں اور وہ حاضرین کو سلام نہ کرے.....
۷۰۳	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اس فعل	۸۹۶

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۰۵	مسلمان شخص ہے، اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد اس کا دل ہے	۷۰۵	پر عمل کیا جائے گا، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے
۷۱۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، ہم نے	۷۰۵	جو فعل ذکر کیا ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے
۷۱۲	الفاظ کو نقل کرنے میں سفیان نامی راوی منفرد ہے	۷۰۶	اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، ہم نے
۷۱۲	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنا نام ملک الاملاک (یعنی شہنشاہ) رکھ لے جب کہ وہ دنیاوی امور میں سے کسی چیز (یعنی حکومت) کا مالک ہو	۷۰۶	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ان اسماء کو تبدیل کر دیا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے
۷۱۳	کچھ مخصوص ناموں کے بارے میں اس ممانعت کا تذکرہ غلاموں کے	۷۰۷	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس علت کی صراحت کرتی ہے، جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں
۷۱۳	کچھ متعین ناموں کے بارے میں اس ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے	۷۰۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا اسماء کو تبدیل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان اسماء سے بدشگونی حاصل نہ کی جائے
۷۱۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس پر اس سے زیادہ نہ کرو، اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس عدد سے زائد نہ کرو اور وہ عدد چار ہے	۷۰۸	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس چیز پر عمل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا یہ اچھی حال حاصل کرنے کے طور پر تھا بری حال کے طور پر نہیں تھا
۷۱۵	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ ﷺ لوگوں کو کچھ مخصوص نام رکھنے سے منع کر دیں	۷۰۸	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت قصد میں ان روایات کے برخلاف ہے، جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں
۷۱۵	”یسا“ نام رکھنے سے منع کر دیں	۷۰۹	اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے، جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں
۷۱۶	نبی اکرم ﷺ کا اس ممانعت کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کسی شخص کا نام ”رباح“ یا ”حجج“ رکھا جائے	۷۰۹	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اس نوعیت کے نام تبدیل کیے تھے
۷۱۶	نبی اکرم ﷺ کا اس ممانعت کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کسی شخص کا نام ”میون“ رکھا جائے	۷۱۰	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی انگور کے لیے لفظ ”کرم“ استعمال کرے
۷۱۸	باب! تصویر اور تصویر بنانے والوں کے (بارے میں احکام)	۷۱۰	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے
۷۱۸	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ زمین یا دیواروں پر تصویریں بنائی جائیں	۷۱۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”کرم،
۷۱۸	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے گھروں اور دیواروں پر تصویریں بنانے سے منع کیا گیا ہے		
۷۱۹	اللہ تعالیٰ کا تصویر بنانے والوں کو عذاب دینے کا تذکرہ جو تصویریں		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۲۰	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویریں موجود ہوں..... ۷۲۹	۷۲۰	بناتے ہیں..... ۷۲۰
۷۲۱	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اس دنیا میں کسی بھی چیز کی تصویر کو ترک کر دے (یعنی کسی بھی چیز کی تصویر نہ بنائے)..... ۷۲۹	۷۲۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ قیامت کے دن تصویریں بنانے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے شدید عذاب کا شکار ہوں گے..... ۷۲۱
۷۲۲	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ ایسے گھر میں داخل ہونے کو ترک کر دے جس میں ایسے پردے موجود ہوں جس پر تصویریں بنی ہوئی ہوں..... ۷۳۰	۷۲۱	عذاب کی اس صفت کا تذکرہ جو عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا..... ۷۲۱
۷۲۳	اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کسی ایسے گھر میں داخل نہ ہو جہاں تصویر موجود ہو اگر چہ وہ کوئی ایسا گھر ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے..... ۷۳۱	۷۲۲	فرشتوں کے ایسے گھر میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جس میں تصویر موجود ہو..... ۷۲۲
۷۲۴	توں کی تعداد کی صفت کا تذکرہ جو اس دن خانہ کعبہ کے اندر موجود تھے..... ۷۳۲	۷۲۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ فرشتے ایسے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں جہاں کوئی معمولی سی تصویر ہو..... ۷۲۳
۷۲۵	باب اکیل کود (کے احکام)..... ۷۳۳	۷۲۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ الفاظ ”ماسوائے اس نقش و نگار کے جو کپڑے میں ہوں“ یہ نبی اکرم ﷺ کے کلام کا حصہ ہیں یہ زید بن خالد کے کلام کا حصہ نہیں ہیں..... ۷۲۴
۷۲۶	عورت کے لیے کھیل کے جائز ہونے کا تذکرہ جب کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ عورت کھیل کے لئے مدد نہ ہو..... ۷۳۳	۷۲۴	نبی اکرم ﷺ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو اشیاء کی تصویریں بناتے ہیں..... ۷۲۴
۷۲۷	چھوٹی عمر کی لڑکیوں کے لیے گڑیا کے ساتھ کھیلنے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگر چہ اس کی شکل و صورت بھی ہو..... ۷۳۳	۷۲۵	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں..... ۷۲۵
۷۲۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی گڑیا کے لیے لفظ ”لڑکی“ استعمال کرتی تھیں..... ۷۳۳	۷۲۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی بھی حدیث کا سماع نہیں کیا..... ۷۲۶
۷۲۹	اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کوئی کم سن لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ گڑیا کے ساتھ کھیلنے کے لیے اکٹھی ہو جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے..... ۷۳۵	۷۲۷	فرشتوں کے ایسی جگہ پر داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جہاں تصویر یا کتا موجود ہو..... ۷۲۷
۷۳۰	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ چشمیوں کے کرتب دیکھ سکتا ہے جن میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے..... ۷۳۵	۷۲۸	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو“ اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس گھر میں وحی کی جاتی ہو اس کے ذریعے تمام گھر مراد نہیں ہیں..... ۷۲۸
۷۳۱	آزاد عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ چشمیوں کے کرتب دیکھ سکتی ہے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے خواہ اس عورت	۷۲۹	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں ان کے ذریعے تصدوہ مقامات ہیں جہاں نبی اکرم ﷺ موجود ہوتے تھے دیگر مقامات مراد نہیں ہیں..... ۷۲۸

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۳۶	کتاب: شکار کے بارے میں روایات	۷۳۶	کاشوہر موجود ہو.....
۷۳۷	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کتوں نے جو شکار اپنے مالک کے لیے روک لیا ہو اس میں سے کھانا جائز ہے.....	۷۳۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کی دف کو توڑ دیا تھا.....
۷۳۷	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ایسے کون سے شکار کو کھانا جائز نہیں ہے جسے تیر کمان کے ذریعے یا تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا گیا ہو.....	۷۳۷	جبشی اپنے کرتیوں کے دوران جو کہتے تھے اس میں سے کچھ چیزوں کا تذکرہ.....
۷۳۷	آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس چیز کو کھا سکتا ہے جسے اس کے تربیت یافتہ کتے نے اس کے لیے روک لیا ہو جب کہ اس آدمی نے (اس کتے کو بھیجے وقت) اللہ کا نام لیا ہو.....	۷۳۷	عید کے ایام میں قول کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ وہ غزل نہ ہو اسی طرح مسجد میں (عید کے ایام میں) کھیل کود کرنے (کے مباح ہونے کا تذکرہ).....
۷۳۸	اس بات کا تذکرہ جو شخص کوئی شکار کرتا ہے اور پھر وہ شکار اس کے جال میں سے کھسک جاتا ہے پھر کوئی دوسرا شخص اس شکار کو پکڑ لیتا ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟.....	۷۳۷	پانسا کھیلنے والے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان کے نام کے اثبات کا تذکرہ.....
۷۳۹	کتاب: ذبائح کے بارے میں روایات	۷۳۹	تشیبہ کی اس صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو پانسا کھیلنے والے کے بارے میں (حدیث میں ذکر کی گئی ہے).....
۷۴۰	چھری کو تیز کرنے اور ذبح کے وقت ذبیحہ سے اچھا سلوک کرنے کا تذکرہ.....	۷۳۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی فضول طور پر کبوتر یا دیگر پرندوں میں مشغول رہے.....
۷۴۲	جو شخص ذبح کرنے کا ارادہ کرے اسے چھری کو تیز کرنے اور ذبیحہ کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ.....	۷۴۰	فصل: سماع کا حکم.....
۷۴۲	جس جانور کو پتھر کے ذریعے ذبح کیا گیا ہو اسے کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ.....	۷۴۲	اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو مستند روایات کا فہم نہیں رکھتا اور اس نے روایات کے طرق کے بارے میں کوشش نہیں کی اور اس نے اس روایت سے استدلال کر لیا (اور غلط فہمی کا شکار ہوا).....
۷۴۳	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ایسے ذبیحہ کو کھانا جائز ہے جسے لوہے کے علاوہ کسی اور چیز سے ذبح کیا گیا ہو اور اس پر اللہ کا نام ذکر کر دیا گیا ہو تو اسے کھانا جائز ہے البتہ جسے ہڈی یا حشیشوں کی مخصوص چھری کے ساتھ ذبح کیا گیا ہو تو اس کا حکم مختلف ہے.....	۷۴۲	اس دوسری روایت کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے غناء کو مباح قرار دیا جو اللہ تعالیٰ سے دُور کر دیتا ہے.....
۷۴۳	اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ایسے ذبیحہ کو کھانا جائز ہے جسے لوہے کے علاوہ (کسی اور چیز سے ذبح کیا گیا ہو).....	۷۴۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غناء جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یہ ایسے اشعار تھے جو زمانہ جاہلیت میں کہے گئے تھے تو وہ لوگ ان اشعار کو سناتے تھے اور ان ایام کا ذکر کرتے تھے اور گائے انہیں کرتے تھے جس میں ایسا کلام ہوتا ہے جو کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے قریب کر دیتا ہے.....
۷۴۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ (مادہ جانور) کے پیٹ میں موجود بچے کی	۷۴۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غناء جو انصار گاتے تھے وہ غزل نہیں ہوتی تھی کہ جس کا ذکر کرنا جائز ہی نہ ہو.....

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶۷	چھ ماہ کے بچے کو ذبح کرے	۷۵۶	ماں کو جب ذبح کر دیا جائے تو اس بچے کو بھی کھانا جائز ہوگا
۷۶۸	ان الفاظ کا تذکرہ جن کی تاویل سے وہ شخص ناواقف ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا	۷۵۷	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی مسلمان رجبی (کی رسم) کا ذبیحہ کھائے یا جانور کے ہاں ہونے والے پہلے بچے کا گوشت کھائے
۷۶۹	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حکم آغاز میں تعلیم دینے کے لیے تھا جب نبی اکرم ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر کھلے میدان میں تشریف لے گئے تھے تاکہ آپ ﷺ انہیں نماز عید پڑھائیں تو آپ ﷺ نے انہیں تعلیم دی کہ وہ لوگ کس طرح قربانی کریں گے ایسا نہیں ہے یہ کوئی ایسا حکم تھا جو لازمی اور واجب قرار دینے کے طور پر ہو	۷۵۸	کیونکہ زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ دو قسم کے ذبح کیا کرتے تھے۔ ۷۵۷ آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس چیز کو کھا سکتا ہے جسے لوہے کی بجائے پتھر سے ذبح کیا گیا ہو
۷۷۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما کا نماز سے پہلے قربانی کو ذبح کر دینا ان کے بیٹے کی طرف سے تھا ان کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں تھا	۷۵۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی پرندے کو بغیر کسی وجہ کے ذبح کرے اس کا مقصد اس کے ذریعے نفع حاصل کرنا نہ ہو
۷۷۱	اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما کے نماز سے پہلے قربانی کو جائز قرار دیا تھا اور ان کے بعد کسی کے لیے اس کی مثل کے جائز ہونے کی نفی کی تھی یا سوائے اس مقام کے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے حکم دیا تھا اگرچہ اس میں آپ ﷺ کا مقصد مذہب اور استحباب تھا	۷۶۰	اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا اللہ کا نام لے کر اور ملت اسلام پر جانور کو ذبح کرنا ایمان کا حصہ ہے
۷۷۲	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۷۶۱	نبی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو جانور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی بجائے (کسی اور کا نام بلند آواز سے لیتا ہے)
۷۷۳	اس بات کے بیان کا تذکرہ نماز سے پہلے قربانی کا جائز ہونا صرف حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ مخصوص ہے اور انہیں اس بات کا حکم بھی دیا گیا تھا کہ وہ نماز کے بعد دوسری قربانی بھی کریں	۷۶۲	کتاب: قربانی کے بارے میں روایات
۷۷۴	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم جو نبی اکرم ﷺ نے دیا تھا یہ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہما کے علاوہ بھی کسی کو دیا تھا	۷۶۳	اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی رعایا کو بکریاں دے تاکہ وہ عید کے موقع پر ان کی قربانی کریں
۷۷۵	اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم ان دو حضرات کے علاوہ بھی دیا گیا ہے جو عید کے آغاز میں پیش آیا تھا جب لوگ اس موقع پر قربانی کی کیفیت سے ناواقف تھے	۷۶۴	اس بات کے بیان کا تذکرہ بکریوں کی وہ تقسیم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس قربانی کے لیے تھی جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں
	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قربانی اور اس کے بارے میں حکم دینا واجب نہیں ہے	۷۶۵	آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ کے ذریعے ذبح کرے
		۷۶۶	آدمی کے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے طریقے کا تذکرہ جب وہ اس بات کا ارادہ کرے
		۷۶۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ دو دونوں کو ذبح کرنا یہ کوئی ایسا عدد نہیں ہے اس سے کم پر عمل کرنا جائز ہی نہ ہو
		۷۶۸	اس بات کے بیان کا تذکرہ قربانی کے ادنیوں کے بارے میں یہ بات لازم ہے انہیں باندھ کر کھڑا کر کے خر کیا جائے
		۷۶۹	آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی قربانی میں بھیڑ کے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۸۴	کھانے سے منع کیا گیا تھا	۷۷۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قربانی کرنا فرض نہیں ہے
۸۸۵	اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے تین دن کے بعد بھی قربانی کے گوشت سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے	۷۷۶	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قربانی کرنا فرض نہیں ہے
۸۸۶	قربانی کرنے والے کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ قربانی کا گوشت کھانے اور دوسرے کو کھلانے کے بعد اسے ذخیرہ بھی کر سکتا ہے	۷۷۷	اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے منع اس شخص کو کیا گیا ہے جس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو اور اسے ذبح بھی کرنا چاہتا ہو اور جب ذوالحج کا چاند نظر آئے اور وہ قربانی کا جانور اس کے پاس موجود ہو تو یہ نہیں کہ اس نے ذوالحج کا چاند نظر آنے کے بعد اسے خریدنا ہو
۸۸۷	اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ درست ہے اور وہ قدید (یعنی خشک گوشت) جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ قربانی کے جانور کا گوشت تھا	۷۷۸	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس شرط کی صراحت کرتی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں
۸۸۷	سفر کے دوران قربانی کے گوشت میں سے قدید (یعنی خشک گوشت کی شکل میں) سے نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۷۷۹	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی چار قسم کے جانوروں میں سے (کسی ایک قسم کی) قربانی کرے
۸۸۸	قربانی کے گوشت سے ایک سال سے اگلے سال تک نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۷۸۰	ان خصال کا تذکرہ جو کسی جانور میں موجود ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی
۸۸۹	کتاب! رہن کے بارے میں روایات	۷۸۱	اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: عبید بن فیروز نامی راوی نے حضرت براء سے یہ روایت نہیں سنی ہے
۸۸۹	اس بات کا تذکرہ کہ رہن کے بارے میں رکھوانے والے اور جس کے پاس رہن رکھا گیا ہے ان کے لیے کیا حکم ہوگا جب کہ رہن شدہ چیز کوئی جانور ہو	۷۸۱	اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھایا جائے
۸۸۹	اس بات کا حق حاصل ہے	۷۸۱	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے
۸۹۰	اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بعض لوگ جو معطلہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ محدثین پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ انہیں اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رکھا گیا	۷۸۲	نبی اکرم ﷺ کا تین دن گزرنے کے بعد بھی قربانی کا گوشت کھانے کی ہدایت کرنے کا تذکرہ اور یہ اس چیز کو منسوخ کر دے گا جو اس سے پہلے آپ ﷺ کی اس بارے میں ممانعت (موجود تھی)
۸۹۱	اس بات کی قیمت کا تذکرہ جس کے عوض میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی زرہ یہودی کے پاس رہن کے طور پر رکھوائی تھی	۷۸۳	اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے تین دن کے بعد بھی قربانی کے گوشت سے نفع حاصل کرنا مباح ہے
۸۹۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ زرہ جو نبی اکرم ﷺ نے رہن کے طور پر یہودی کے پاس رکھوائی تھی		اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت

فوائد رضویہ

احادیث کے مراتب اور ان کے احکام

درج ذیل چار اقسام اسی ترتیب کے اعتبار سے زیادہ قابل اعتماد شمار ہوں گی۔

(i) صحیح لذاتہ (ii) صحیح لغیرہ (iii) حسن لذاتہ (iv) حسن لغیرہ

ان چاروں اقسام سے تعلق رکھنے والی روایات سے استدلال کرنا مطلقاً درست ہے۔

(v) ضعیف: وہ ضعیف روایت جس میں نسبتاً کم ضعف پایا جاتا ہو ایسی روایت کو متابعات اور شواہد کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے اور اگر ایسی روایت متعدد طرق سے مروی ہو تو یہ ”حسن لغیرہ“ بلکہ صحیح لغیرہ کے مرتبے تک بھی پہنچ سکتی ہے اس صورت میں اس روایت سے احکام میں استدلال کرنا درست ہوگا (لیکن بالفرض اگر یہ روایت متعدد طرق سے مروی نہ بھی ہو جب بھی فضائل کے باب میں ایسی روایات قابل قبول ہوں گی۔

(vi) شدید ضعیف: یہ وہ روایت ہے جس میں شدید کمزوری اور ضعف پایا جاتا ہو یعنی اس کا راوی فاسق (اعلانیہ گنہگار) ہو لیکن وہ جھوٹا نہ ہو۔ ایسی روایت احکام کے بارے میں قابل قبول نہیں ہوگی لیکن کیا فضائل کے بارے میں ایسی روایت کو قبول کیا جاسکتا ہے؟ (اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں) راجح مذہب کے مطابق ایسی روایات کو قبول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر ایسی روایت متعدد طرق سے مروی ہو تو فضائل کے باب میں قبول کی جائے گی ورنہ قابل اعتماد شمار نہ ہوگی۔

(vii) وہ روایت جس کا راوی بہت جھوٹ بولتا ہو یا اپنی طرف سے روایات ایجاد کرتا ہو یا اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہو۔

(viii) موضوع: ایسی روایت فضائل بلکہ کسی بھی حوالے سے قابل اعتماد شمار نہ ہوگی بلکہ ایسی روایت کو حدیث قرار دینا بھی درست نہیں ہے (محدثین اپنی گفتگو میں ایسی روایات کو جب حدیث قرار دیتے ہیں تو اس سے مراد) اس کے مجازی معنی ہوتے ہیں۔ ایسی روایات صرف اور صرف جھوٹ کا پلندہ ہوتی ہیں۔

.....

محدثین کا یہ کہنا

”اس بارے میں کوئی بھی ”صحیح“ حدیث منقول نہیں ہے“

حدیث کے حجت ہونے کے منافی نہیں ہے۔

نوٹ: یہ فوائد اصول حدیث سے متعلق ہیں جنہیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے خاص مسٹر شمس الملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین فاضل بہار نے اپنے عظیم تصنیف ”الجامع الرضوی المعروف ب”صحیح ابن حبان“ کے مقدمے میں تحریر کیا ہے۔ یہاں ان میں سے چار فوائد ذکر کئے گئے ہیں۔

امام محمد بن محمد بن امیر الحاج اہلوسی اپنی تصنیف ”الحلیۃ شرح المدیۃ“ میں وضو کے بعد رومال کے ذریعے (اعضاء کو) پونچھنے کے مسئلے کے بارے میں یہ تحریر کرتے ہیں۔

امام ترمذی کا یہ کہنا: اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث ”صحیح“ منقول نہیں ہے۔ یہ ”حسن“ یا اس کی مانند (دوسرے مرتبے کی) روایت کے وجود کی نفی نہیں کرتا اور جو مقصد ہے اس کا ثبوت ”صحیح“ حدیث پر موقوف نہیں ہے بلکہ جس طرح یہ ”صحیح“ حدیث سے ثابت ہو سکتا ہے اس طرح ”حسن“ حدیث سے بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

اسی کتاب میں باب صفۃ الصلوٰۃ میں فصل ما یرفعہ فی الصلوٰۃ سے کچھ پہلے انہوں نے یہ بات تحریر کی ہے۔

”محدثین کی اصطلاح کے مقتضی کے مطابق حدیث کے ”صحیح“ ہونے کی نفی کرنے سے حدیث کے ”حسن“ ہونے کی نفی لازم نہیں آتی۔

امام ابن حجر مکی اپنی تصنیف ”الصواعق المحرقة“ میں ”عاشورہ کے دن اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنے“ کے باب میں پہلی فصل کے آخر میں جو گیارہویں باب میں ہے اور دوسری فصل سے کچھ پہلے (یہ تحریر کرتے ہیں)

”امام احمد بن حنبل کا یہ کہنا: ”یہ حدیث صحت کے ساتھ ثابت نہیں ہے“۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث ”صحیح لذاتہ“ نہیں ہے۔ لہذا اس سے اس حدیث کے ”حسن لغیرہ“ ہونے کی نفی نہیں ہوتی اور ”حسن لغیرہ“ حدیث کو اسی طرح دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ (اصول) حدیث (کی کتابوں) میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔“

امام ابن حجر عسقلانی اپنی تصنیف ”تخریج احادیث الاذکار للووی“ میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

”جو شخص حدیث کے ”صحیح“ ہونے کی نفی کرے۔ اس سے ”حسن“ ہونے کی نفی لازم نہیں آتی۔“

انہوں نے (اپنی تصنیف) ”نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر“ میں یہ بات تحریر کی ہے۔

”حدیث حسن“ کی یہ قسم دلیل کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے حدیث ”صحیح“ کی ہم پلہ ہے۔ اگرچہ (پایہ ثبوت کے اعتبار سے) یہ اس سے کم مرتبے کی ہے۔“

مولانا علی قاری اپنی تصنیف ”الموضوعات الکبیر“ میں تحریر کرتے ہیں۔

”یہ حدیث ”صحیح“ نہیں ہے (کہنا) اس حدیث کے ”حسن“ ہونے کے منافی نہیں ہے۔“

سیدی نور الدین سہودی اپنی تصنیف ”جواہر العقیدین فی فضل الشرفین“ میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

”بعض اوقات حدیث ”صحیح“ نہیں ہوتی لیکن اسے دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ حدیث کا ”حسن“ ہونا ایک

ایسا مرتبہ ہے جو ”صحیح“ اور ”ضعیف“ کے درمیان ہے۔“

نبی اکرم ﷺ اس بات سے منع فرماتے تھے: آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت انس بن مالک کے حوالے سے روایت کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے کہ یہ دونوں روایات محدثین کے نزدیک ”صحیح“ نہیں ہیں۔

امام عبد الباقی زرقانی نے اپنی تصنیف ”شرح مواہب“ میں تیسرے مقصد کی دوسری نوع میں نبی اکرم ﷺ کے نعلین شریف

کے تذکرے میں یہ فائدہ بیان کیا ہے:

” (حدیث کی) صحت کی نفی کرنا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ وہ حدیث ”حسن“ ہو۔ جیسا کہ یہ بات معلوم ہے۔“

”المرقاۃ“ میں محقق علی الاطلاق (امام کمال الدین ابن ہمام کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔

”جو شخص کسی حدیث کے بارے میں یہ کہے: ”یہ حدیث ”صحیح“ نہیں ہے۔“

اگر اس کی اس بات کو درست تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ بات قرح کا باعث نہیں ہو سکتی کیونکہ دلیل کے طور پر پیش کیے جانے کے قابل ہونا صرف حدیث ”صحیح“ پر موقوف نہیں ہے بلکہ اس حوالے سے حدیث ”حسن“ بھی کافی ہوتی ہے۔“

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”محدثین کی اصطلاح کے اعتبار سے کسی حدیث کو ”صحیح“ قرار نہ دینا کوئی حیران کن بات نہیں ہے کیونکہ حدیث کا ”صحیح“ ہونا کیا ہے۔

مقدمے میں یہ بات بیان کی گئی ہے یہ حدیث کا بلند ترین درجہ ہے اور ایسی احادیث بہت کم ہیں۔

مذکورہ کتابوں میں ذکر کی گئی تمام احادیث یہاں تک کہ وہ چھ کتابیں جنہیں ”صحاح ستہ“ کا نام دیا گیا ہے۔ ان کی بھی تمام تر

روایات محدثین کی اصطلاح کے مطابق ”صحیح“ نہیں ہیں لیکن ان کتابوں کو ”صحاح“ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ ان میں غالب

روایات صحیح ہیں۔“

——***

حدیث کے ”صحیح“ نہ ہونے اور اس کے ”موضوع“ ہونے کے درمیان بہت فرق ہے۔

امام بدر الدین زرکشی اپنی کتاب ”الکت علی ابن الصلاح“ میں اور امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب ”اللہالی المصنوعۃ“ میں

اور علامہ علی بن محمد الکتانی اپنی کتاب تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ میں اور علامہ محمد طاہر یحییٰ اپنی کتاب ”مجمع البحار“

کے آخر میں یہ بات بیان کرتے ہیں۔

”ہمارا (محدثین کا) یہ کہنا: یہ حدیث ”صحیح“ نہیں ہے اور یہ کہنا: یہ حدیث ”موضوع“ ہے۔ اس کے درمیان بڑا فرق پایا جاتا

ہے کیونکہ حدیث کے ”موضوع“ ہونے کا مطلب اس روایت کے جھوٹا ہونے کو ثابت کرنا ہے اور ہمارا یہ کہنا: یہ حدیث ”صحیح“ نہیں

ہے۔ اس سے اس روایت کا حدیث نہ ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ پتہ چلتا ہے: ثبوت کا وہ معیار اس میں ثابت نہیں ہے (جو ”صحیح“

حدیث کیلئے شرط ہے) اور ان دونوں صورتوں کے درمیان فرق ہے۔“

انہوں نے اپنی کتاب ”تنزیہ“ میں یہ بات اضافی نقل کی ہے:

”یہ حکم ان تمام روایات میں پایا جائے گا جن کے بارے میں علامہ ابن جوزی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ”صحیح“ نہیں ہے

یا اس کی مانند الفاظ استعمال کیے ہیں۔“

امام ابن حجر عسقلانی اپنی تصنیف ”القول المسدد فی الذب عن مسند احمد“ میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

”کسی حدیث کے ”صحیح“ نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ وہ حدیث ”موضوع“ ہے۔

امام سیوطی اپنی تصنیف ”التعقبات علی الموضوعات“ میں تحریر کرتے ہیں:

امام ذہبی نے اس حدیث پر زیادہ سے زیادہ یہ حکم لگایا ہے: یہ ایک ایسا متن ہے جو ”صحیح“ نہیں ہے اور یہ بات درست ہے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے (یا شاید اس کا یہ مفہوم ہوگا) کہ یہ بات اس حدیث کے ”ضعیف“ کو درست قرار دیتی ہے۔ ملا علی قاری اپنی تصنیف ”الموضوعات“ میں عقل سے متعلق حدیث کے بارے میں یہ بات لکھتے ہیں:

”صحیح“ نہ ہونے سے ”موضوع“ ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے۔

وہ اس کتاب میں عاشورہ کے دن سرمہ لگانے کی حدیث کے بعد یہ بات نقل کرتے ہیں:

”امام احمد کا یہ کہنا: ”یہ حدیث ”صحیح“ نہیں ہے۔“ میں یہ کہتا ہوں: اس کے ”صحیح“ نہ ہونے سے اس کے ”موضوع“ ہونے کا ثبوت لازم نہیں آتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ آپ اس حدیث کو ”ضعیف“ قرار دے سکتے ہیں۔“

علامہ طاہر عینی اپنی تصنیف ”مجمع البحار“ میں امام ابن حجر عسقلانی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

”یہ تبصرہ کہ یہ حدیث ”ثابت“ نہیں ہے۔ اس سے حدیث کا ”موضوع“ ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ ”ثابت“ کا لفظ ”صحیح“ حدیث کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ”ضعیف“ حدیث کا مرتبہ اس سے کم ہوتا ہے۔“

علامہ علی قاری اپنی تصنیف ”الموضوعات الکبیر“ میں آخر میں کھانے سے پہلے والی حدیث میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

ابن عساکر کا یہ کہنا: یہ حدیث ”شاذ“ ہے اور ”صحیح“ نہیں ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ یہ حدیث ”موضوع“ نہیں ہے جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے۔

حدیث کے ذریعے جو کچھ ثابت ہوتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(i) اسلامی عقائد ہیں۔ ان کیلئے حدیث کا ”متواتر“ یا ”مشہور“ ہونا ضروری ہے۔ اس بارے میں خبر واحد معتبر نہیں ہوگی۔ اگرچہ وہ ”قوی“ ہو۔

علامہ تفتازانی اپنی تصنیف ”شرح عقائد نسفیہ“ میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

”خبر واحد میں بالفرض اگر وہ تمام شرائط ہوں جن کا ذکر اصول فقہ میں کیا گیا ہے تو بھی وہ صرف ”ظن“ کا فائدہ دے سکتی ہے اور عقائد کے باب میں ”ظن“ کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔“

ملا علی قاری اپنی تصنیف ”مخ الروض الازہر“ میں نقل کرتے ہیں۔

”خبر واحد عقائد کے بارے میں یقین کا فائدہ نہیں دیتی“

(ii) دوسری صورت احکام ہیں۔

ان کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ حدیث ”صحیح لذاتہ“ یا ”لغیرہ“ ہو یا ”حسن لذاتہ“ ہو اور وہ ”حسن لغیرہ“ سے کم مرتبے کی نہ ہو۔ اس بارے میں ”ضعیف“ روایت قابل اعتبار نہیں ہوتی۔

(iii) تیسری صورت فضائل و مناقب ہیں۔ علماء کا اتفاق ہے کہ اس بارے میں ”ضعیف“ روایت بھی کافی ہوتی ہے۔

کتاب البیوع

کتاب! خرید و فروخت کے بارے میں روایات

ذَكَرُ تَرَحُّمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا، عَلَى الْمُسَامِحِ فِي الْبَيْعِ، وَالشِّرَاءِ، وَالْقَبْضِ، وَالْإِعْطَاءِ

باب: اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر رحم کرنا جو خرید و فروخت کرتے ہوئے

اور لین دین کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے

4903 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ

بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ، سَمَحًا إِذَا اشْتَرَى، سَمَحًا إِذَا اقْتَضَى، سَمَحًا إِذَا قَضَى

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے خریدتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے

تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے اور ادا ہو گئی کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْبَيْعِينَ أَنْ يَلْزَمَ مَا الصَّدَقَ فِي بَيْعِهِمَا وَيُسَيِّئًا عِيًّا عِلْمَاهُ

لَإِنَّ ذَلِكَ سَبَبُ الْبَرَكَاتِ فِي بَيْعِهِمَا

خرید و فروخت کرنے والوں کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنے سودے میں سچائی کو

لازم پکڑیں اور اس عیب کو بیان کر دیں، جس سے وہ واقف ہیں کیونکہ یہ چیز ان کے سودے میں برکت کا سبب ہے

4903 - إسنادہ صحيح على شرط الصحيح، محمد بن سهل بن عسكر من رجال مسلم، وعلى عياش بن عياش من رجال

البخارين ومن فوقهما على شرطهما. وأخرجه البخارى "2076" فى البيوع: باب السهولة والسماحة فى الشراء والبيع ومن طريقه

البغوى "2044" عن على بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى "الصغير" "672"، والبيهقى 5/357 من طريقين عن على بن

عياش بن به. وأخرجه ابن ماجه "2203" فى التجارات: باب السماحة فى البيع، عن عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار

الحمصى، عن أبيه، عن محمد بن مطرف، به. وأخرجه أحمد 3/340، والترمذى "1320" فى البيوع: باب ما جاء فى استقراض

البيوع، والبيهقى 5/357 - 358 من طريقين عن زيد بن عطاء السائين عن محمد بن المنكدر عن جابر لفظ: "غفر الله لرجل كان

فيلكم، كان سهلاً إذا باع، سهلاً إذا قضى سهلاً إذا اقتضى". قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

4904 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَهَاشِمِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مثن حدیث): الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَّ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

✽✽✽ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”خرید و فروخت کرنے والے دونوں افراد کو (سود ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار رہتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور بیان کریں تو ان کے سودے میں ان کے لئے برکت رکھی جاتی ہے اور اگر وہ دونوں جھوٹ بولیں اور (سودے کی خامی کو) چھپائیں تو ان کے سودے سے برکت کو مٹا دیا جاتا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الْبَيْعِ،
وَالشِّرَاءِ، وَمَا أَشْبَهَهُمَا مِنَ الْأَحْوَالِ
مسلمانوں کے لیے خرید و فروخت میں اور اس جیسی دیگر صورتوں میں
ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی ممانعت کا تذکرہ

4905 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (مثن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ مَرَّ عَلَى صُبْرَةَ طَعَامٍ، فَأَذْخَلَ أَصَابِعَهُ فِيهَا، فَإِذَا فِيهِ بَلَلٌ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا

4904 - إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب من رجال مسلم ومن فوّه من رجال الشيوخين - أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم الضبعين وسعيد بن أبي عروبة وإن عروبة إن رمى بالاختلاط قد سمع منه إسماعيل ابن عليّة قبل اختلاطه كما في "شرح علل الترمذی" لابن رجب 2/568، وهو من أثبت الناس في قتادة. وأخرجه أحمد 3/402 و434، والدارمی 2/250، وهو من أثبت الناس في قتادة. وأخرجه ابن أبي شيبة 7/124، وأحمد 3/403، والطبرانی "3118" من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه الشافعی 2/154 - 155، وأحمد 3/403، والطبالیسی "1316"، والدارمی 2/250، والبخاری "2079" في البيوع: باب إذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا، و"2082" باب يمحق الكذاب والكتمان في البيع، و"2108" باب كم يجوز الخيار، و"2110" باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، و"2114" باب إذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع؟ ومسلم "1532" في البيوع: باب الصدق في البيع والبيان وأبو داود "3459" في البيوع: باب خيار المتبايعين والنسائي 7/244 - 245 في البيوع: باب ما يجب على التجار على من التوقية، والطبرانی "3115" و"3116" و"3117" و"3119"، والبيهقي 5/269، والبقوى "2051" من طريقين عن قتادة، به.

صَاحِبِ الطَّعَامِ؟ قَالَ: أَصَابَتْهُ سَمَاءٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَهَلَّا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ، حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ عَشْنَا فَلَيْسَ مِنَّا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے آپ نے اپنی انگلیاں اس میں داخل کیں تو اس میں گیلان محسوس ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اس اناج والے یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!! اس پہ بارش پڑ گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس (گیلے حصے کو) اوپر کیوں نہیں رکھا، تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے، جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يُنْفِقَ الْمَرْءُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سامان فروخت کرے

4906 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي

كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ، مَنْفَقَةٌ لِلْكَسْبِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جھوٹی قسم سامان کو فروخت کروادیتی ہے، لیکن کمائی میں برکت کو مٹا دیتی ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لَا يَنْظُرُ فِي الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ نَفَقَ

سِلْعَتَهُ فِي الدُّنْيَا بِالْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ

4905 - إسناده صحيح على شرط مسلم . العلاء : هو ابن عبد الرحمن الخرقين وهو أبوه من رجال مسلم، وباقي رجال

الشيخين . وأخرجه مسلم "102" في الإيمان: باب قوله النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَشْنَا فَلَيْسَ مِنَّا" . والترمذي "1315" في البيوع، وابن ماجه "2224" في التجارات: باب النهي عن الغش، والحاكم 2/9، والبيهقي 5/320، وابن منده في "الإيمان" "552"، والبخاري "21120"، من طريق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/242، وأبو داود "3452" في البيوع: باب في النهي عن الغش، وأبو عوانة 1/57، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/134، وابن منده "550" و"551"، والبيهقي 5/320، والبخاري "2121" من طرق عن العلاء بن عبد الرحمن، به .

4906 - إسناده قوي، ومحمد بن وهب بن أبي كريمة روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: لا بأس به

صالح، وقال مسلمة بن قاسم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي الحراني، وزيد: هو ابن أبي أنيسة . وأخرجه أحمد 2/235 و242 و413، والبيهقي 5/265 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمن بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "2087" في البيوع: باب (يَمْحَقُ اللَّهُ الرَّبَا وَيُرِيي الصَّدَقَاتِ) ومسلم "1606" في المساقاة: باب النهي عن الحلف في البيع، 7/246 في البيوع: باب المنفق سلعته بالحلف الكاذب، والبيهقي 5/265، والبخاري "2046" من طرق عن يونس، عن الزهري،

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔
جو دنیا میں جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال فروخت کرے گا

4907- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، قُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هُمْ خَابِئًا، وَخَسِرُوا؟، فَأَعَادَهَا، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ، فَقَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتَهُ بِالْحَلْفِ كَاذِبًا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْبِلُ، أَرَادَ بِهِ الْمُسْبِلَ إِزَارَةَ

خِيَلَاءَ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنَّانُ أَرَادَ بِهِ عِنْدَ إِعْطَاءِ صَدَقَةِ الْفَرِيضَةِ

﴿﴾ حضرت ابو زر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا

اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان لوگوں کو دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ کون لوگ

ہیں۔ وہ تو ہلاک ہو جائیں گے اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر یہ بات دہرائی تو میں نے

عرض کی: وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو) لٹکانے والا شخص، احسان جتانے

والا شخص اور جھوٹی قسم اٹھا کر سامان فروخت کرنے والا شخص۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”لٹکانے والا“ اس سے مراد وہ شخص ہے جو تکبر کے طور پر

اپنے تہبند کو لٹکاتا ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: احسان جتانے والا اس سے مراد یہ ہے: جو شخص فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت

احسان جتانے والا ہے۔

4907- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن

جرير بن عبد الله البجلي. وأخرجه الدارمي 2/267، وأبو عوانة 1/40، وابن منده في "الإيمان" 616 من طرق عن أبي الوليد

بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/148 و162 و168 ومسلم "106" في الإيمان: باب بيان غلط تحريم إسبال الإزار والمن بالعبية

وتسفق السلعة بالحلفن وأبو داود "4087" في اللباس: باب ماجاء في إسبال الإزار، والترمذي "1211" في البيوع: باب ما جاء

فيمسح حلف على سلعة كاذباً، والنسائي 7/245 - 246 في البيوع باب المنفقة سلعته بالحلف الكاذب، وابن أبي شيبة 9/92 -

93، والدارمي 2/267، والطيالسي "467"، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص 93، وأبو عوانة 1/40، والبيهقي في "السنن"

5/265، وفي الأسماء والصفات "2/354 من طرق عن وكيع، عن المسعودي، عن علي بن مدرك، به. وأخرجه مسلم "106"،

وأبو داود "4088"، والنسائي 7/246، وأبو عوانة 1/39 و40، وابن منده "617"، والبيهقي 4/191، من طرق عن الأعمش، عن

سليمان بن مسهر، عن خروشة بن الحر، به.

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ الْحَلْفِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ يُبْغِضُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَيَّاعَ

اس حلف کی صفت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فروخت کر نیوالے فرد پر غضب ناک ہوتا ہے

4908 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، رَجُلٌ حَلَفَ بَعْدَ الْعَصْرِ، عَلَى مَالٍ أَمْرِيٍّ مُسْلِمٍ،

فَأَقْطَعَهُ، وَرَجُلٌ حَلَفَ، لَقَدْ أَعْطَى بِسَلْعَتِهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ، يَقُولُ اللَّهُ، الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي، كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْهُ يَدَاكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ ایک وہ شخص جو عصر کے بعد کسی مسلمان کے مال پر قسم اٹھا کر اسے ہتھیالے۔ ایک وہ شخص جو یہ قسم اٹھائے کہ اس نے اس سامان کے اتنے پیسے دیئے تھے جو اس سے زیادہ ہوں جو اسے دیئے جا رہے ہوں۔ ایک وہ شخص جو اضافی پانی کو لینے سے منع کر دے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج کے دن میں اپنے فضل کو تم سے روک لیتا ہوں جس طرح تم نے اس اضافی چیز کو روک لیا تھا جو تمہارے ہاتھوں کی کمائی نہیں تھی۔“

ذِكْرُ وَصْفِ الْبَعْضِ الْآخَرِ مِنَ الْحَلْفِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ يُبْغِضُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَيَّاعَ

اس دوسری قسم کے حلف کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فروخت کرنے والے

4908 - إسنادہ صحيح، صفوان بن صالح روى له أصحاب السنن، وهو يفة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . عمرو بن

دينار: هو المكي، وأبو صالح: هو ذكوان السمان . وأخرجه البخاري "2369" في الشرب والمساقاة: باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة إلى بمانة، و"7446" في التوحيد: باب وقول الله تعالى: (وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ)، ومسلم "108" "174" في الإيمان: باب غلظت تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتفريق السلعة بالحلف، وابن منده في "الإيمان" "626"، والبيهقي في "السنن" /6/ 152، و10/177 - 178، وفي "الأسماء والصفات" "1/352، 353، والبخاري "1669" و"2516" من طرق عن ابن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "108" والنسائي "7/246 - 247" في البيوع: باب الحلف الواجب للخديقة في البيوع وأبو عوانة "1/41"، وابن منده "623" والبيهقي "10/177" من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، به . وأخرجه البخاري "2358" في المساقاة: باب إثم من منع ابن السبيل منن و"2672" في الشهادات: باب اليمين بعد العصر، و"7212" في الأحكام: باب من بايع رجلاً لا يبایعه إلا للدينان ومسلم "108"، وأبو داؤد "3474" في البيوع: باب في منع الماء؛ وابن ماجه "2207" في التجارات: باب ما جاء في كراهية الأيمان في الشراء والبيع، و"2870" في الجهاد: باب الوفاء بالبيعة، وابن منده "622" و"625"، والبيهقي "5/330 و8/160، وفي: "الأسماء والصفات" "1/253، من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وفيه "ورجل بايع إماماً لا يبایعه إلا للدينان" بدل "ورجل حلف لقد أعطى بسلعه أكثر مما أعطى" .

پر غضب ناک ہوتا ہے

4909- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحِ الْبَخَارِيُّ بِبَعْدَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ أَعْرَابِيٌّ بِشَاةٍ، فَقُلْتُ: تَبِعْنِيهَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ؟، قَالَ: لَا وَاللَّهِ، ثُمَّ بَاعَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَاعَ اجْرَتَهُ، بِذُنْيَاهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی ایک بکری لے کر گزرار میں نے کہا: کیا تم تین درہموں کے عوض میں یہ مجھے فروخت کر دو گے اس نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم (نہیں کروں گا) پھر اس نے مجھے وہ بکری فروخت کر دی۔ میں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اپنی دنیا کے عوض میں اپنی آخرت کو فروخت کر دیا۔

ذِكْرُ اثْبَاتِ الْفُجُورِ لِلتَّجَارِ الَّذِينَ لَا يَتَّقُونَ اللَّهَ فِي بَيْعِهِمْ وَشِرَائِهِمْ

تاجروں کے لیے فجور کے اثبات کا تذکرہ وہ تاجر جو اپنی خرید و فروخت میں

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں

4910- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامِ الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ، ثُمَّ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ

4909- إسناده حسن . ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم، وربيعه بن عثمان: هو ابن ربيعة بن عبد الله بن الهديرن وربيعه بن عبد الله بن الهديرن له رؤية، وذكره المؤلف في ثقات التابعين، وروى له البخاري . وأورده السيوطي في الجامع الكبير 2/457، وزاد نسبه إلى الضياء المقدسي في "المختارة" .

4910- إسماعيل بن عبيد "ويقال: عبيد الله" ثم يؤتفه غير المؤلف، ولم يرو عنه غير عبد الله بن عثمان بن خثيم، وروى له هذا الحديث والواحد البخاري في "الأدب المفرد" والترمذي وابن ماجه، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه الطبراني "4542" من طرق عن داود بن عبد الرحمن العطار، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "20999"، والدارمي / 2247، والترمذي "1210" في البيوع: باب ما جاء في التجار، وابن ماجه "2146" في التجارات: باب التوقي في التجارة، والطبراني "4539" و"5340" و"5341" و"5343" ن والحاكم 2/6، والبيهقي 5/266، من طرق عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، به . وقال الترمذي: حسن صحيح، صححه الحاكم ووافقه الذهبي . وله شاهد من حديث ابن عباس عند الطبراني "12499": حدثنا عبد الله بن أحمد، حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي، حدثنا الحارث بن عبيدة، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، فذكره، وفيه "وادی الأمانة" بدل "اتقى" .

(متن حدیث): اِنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الْبَيْعِ وَالنَّاسِ يَتَّبِعُونَ، فَنَادَى: يَا مَعْشَرَ النَّجَارِ، فَاسْتَجَابُوا لَهُ، وَرَقَعُوا اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ، وَقَالَ: اِنَّ النَّجَارَ يَبْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فُجَارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى، وَبَرًّا، وَصَدَقَ

✪✪ حضرت رفاع بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیع کی طرف گئے لوگ خرید و فروخت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! لوگوں نے آپ کی طرف توجہ کی اور آپ کی طرف دیکھنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تاجروں کو قیامت کے دن گنہگار لوگوں کے طور پر زندہ کیا جائے گا۔ ماسوائے اس شخص کے جو پرہیزگاری اختیار کرے۔ نیکی کرے اور سچ بولے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْبَيْعَ يَقَعُ بَيْنَ الْمُتَبَايِعِينَ بِلَفْظَةٍ تُوَدَّى اِلَى رِضَاهُمَا،
وَإِنْ لَمْ يَقُلِ الْبَائِعُ بَعْتُ وَلَا الْمُشْتَرِي اشْتَرَيْتُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، سودا دونوں فریقوں کے درمیان ان الفاظ میں واقع ہونا چاہئے، جو دونوں کی رضامندی پر دلالت کرتے ہوں اگرچہ فروخت کرنے والا یہ نہ کہے: میں نے فروخت کیا اور خریدار یہ نہ کہے: میں نے خرید لیا

4911 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَزَلْنَا مَرَّةً لَا دُونَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعْنِي جَمَلَكَ هَذَا، قُلْتُ: لَا، بَلْ هُوَ لَكَ، قَالَ: فَالْبَيْعُ، قُلْتُ: لَا، بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ لَا بَعْئِيهِ، قُلْتُ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أَوْقِيَّةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَهُوَ لَكَ بِهَا، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَخَذْتَهُ، فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ، إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَالٍ: أَعْطِيهِ أَوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ، وَزِدْهُ، قَالَ: فَاعْطَيْتَنِي أَوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ، وَزَادَنِي قَبْرَاطًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقْنِي زِيَادَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِي كَيْسٍ، فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ، لِيَأْتِيَ الْحَوْرَةَ

✪✪ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے، ہم نے مدینہ سے کچھ پہلے ایک جگہ پر

4911 - إسنادہ صحيح على شرط الشيخين . جرير : هو ابن عبد الحميدن والأعمش : هو سليمان بن مهران . وأخرجه مسلم "715" "111" ص 1222 في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/314، والنسائي 7/298 في البيوع: باب البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرطن من طريق الأعمش، به . وعلقه البخاري "2718" في الشروط: باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى مكان مسمى جاز، عن الأعمش به . وسأيتي مطولا عند المصنف "6483" من طريق سالم بن أبي الجعد، و"6484" و"7099" من طريق وهب بن كيسان، عن جابر .

بڑا دکاندار، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں یہ ویسے ہی آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ ویسے ہی آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے کہا: میں نے ایک شخص کا سونے کا ایک اوقیہ دینا ہے تو یہ اس کے عوض میں آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے لے لیا تم اس پر سوار ہو کر مدینے تک چلے جاؤ۔ جب میں مدینہ منورہ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے سونے کا ایک اوقیہ دو اور زیادہ ادائیگی کرنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجھے سونے کا ایک اوقیہ دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے طے کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی اضافی ادائیگی کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوگی۔ وہ رقم میرے پاس ایک تھیلی میں محفوظ رہی پھر واقعہ حرہ کے موقع پر اہل شام نے اسے ہتھیالیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُتَبَايَعِينَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي بَيْعِهِمَا الْخِيَارَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اپنے سودے کے بارے میں

(اسے ختم کرنے کا) اختیار ہوگا، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں

4912 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ، عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

قَالَ نَافِعٌ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا أَعْجَبَهُ شَيْءٌ فَارَقَ صَاحِبَهُ لِكَيْ يَجِبَ لَهُ

🌸🌸 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”خرید و فروخت کرنے والے آدمیوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار رہتا ہے، جب تک وہ ایک دوسرے

سے جدا نہیں ہو جاتے۔“

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا کہ جب انہیں کوئی چیز پسند آجاتی، تو وہ اپنے ساتھی سے جدا ہو

جاتے تھے تاکہ سودا ان کے حق میں طے ہو جائے۔

4912 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، وأبو شهاب: هو عبد ربه بن

نافع الكناني . وأخرجه البخاري "2170" في البيوع: باب كم يجوز الخياران والترمذي "1245" في البيوع: باب

رقم "26"، والنسائي 7/249 - 250 - 250 في البيوع باب ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه، والبيهقي 5/269 من طرق

عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي "654"، وعبد الرزاق "14262" و"14263"، وابن أبي شيبة

7/والشافعي 2/154، وأحمد 2/73، والبخاري "2109" باب إذا لم يوقت في الخيار هل يجوز البيع، ومسلم "1531"، وأبو

داود "3455"، في البيوع: باب خيار المتبايعين، والنسائي 7/248، والطحاوي 4/12، والبخاري "2048" من طرق عن

نافع، به . وأخرجه الطبراني في "الكبير" "13101" من طريق يحيى بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن ابن عمر .

ذِكْرُ خَبْرٍ فِيهِ كَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْفِرَاقَ فِي خَبْرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ
إِنَّمَا هُوَ فِرَاقُ الْأَبْدَانِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس میں علیحدہ ہونے سے مراد جسمانی طور پر علیحدہ ہونا ہے

4913- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَلُّ بَيْعَيْنِ، لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا، حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”خرید و فروخت کرنے والے دو آدمیوں کے درمیان سود اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ ایک دوسرے سے

جدا نہیں ہو جاتے البتہ جس سودے میں (بعد میں ختم کرنے کا) اختیار ہو اس کا حکم مختلف ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْفِرَاقَ فِي خَبْرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ إِنَّمَا هُوَ فِرَاقُ
الْأَبْدَانِ دُونَ الْفِرَاقِ الَّذِي يَكُونُ بِالْكَلامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

نقول وہ روایت جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس میں علیحدہ ہونے سے مراد جسمانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہونا

ہے کلام کے ذریعے ایک دوسرے سے الگ ہونا مراد نہیں ہے

4914- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانِ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ،

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غِيَّانٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4913- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔ وأخرجه مسلم "1531" "46"، والنسائی 7/250، عن علی بن حجر،

والبغوی "2050" من طریق الکشمیہنی عن علی بن معبد، عن إسماعیل بن جعفر، بہ. وأخرجه الحمیدی "655"، وعبد الرزاق

"14265"، وابن أبی شیبہ 7/124، وأحمد 2/9، والبخاری "2113" فی البیوع: باب إذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع،

ومسلم "1531" "46"، والنسائی 7/250 - 251، وابن الجارود "617"، والبیہقی 5/269 من طرق عن عبد الله بن دينار، بہ.

قال البغوی فی "شرح السنة" 8/39: اختلف أهل العلم فی ثبوت خيار المكان للمتبايعین فذهب أكثرهم إلی أنهما بالخيار بین فسخ

البيع وإمضائه ما لم یفترقا بالأبدان، ویروی فیہ عن ابن عباس، وأبی هریرة، وعبد الله بن عمرو، حکیم بن حزام، وهو قول عبد الله

بن عمر، وأبی برة الأسلمی، وإلیہ ذهب شریح، وسعید بن المسیب والحسن البصری، والشعبی، وطاوس، وعطاء بن أبی رباح،

وبه قال الزهري، والأوزاعي، وابن المبارك والشافعي، وأحمد، وإسحاق، وأبو عبيد، وأبو ثور.

(متن حدیث): مَنِ ابْتِئَاعَ بَيْعًا، فَوَجِبَ لَهُ، فَهُوَ فِيهِ بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَفَارِقْهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِنْ فَارَقَهُ، فَلَا خِيَارَ لَهُ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے تو یہ اس کے حق میں لازم ہو جاتی ہے اور اسے اس بارے میں اپنے ساتھی کے مقابلے میں اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ اس (ساتھی) سے جدا نہیں ہو جاتا۔ اگر وہ چاہے تو اسے حاصل کر لے اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔ اگر وہ اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتا ہے تو پھر اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔“

4915 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ، فِي عَقِبِهِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذَكَرُ الْبَيَّانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ،

أَرَادَ بِهِ فِي غَيْرِ بَيْعِ الْخِيَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”اگر وہ اس سے جدا ہو جائے تو پھر اس کے

پاس اختیار باقی نہیں رہے گا“ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: وہ ”بیع خیار“ نہ ہو

4916 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمُتَبَايَعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4914 - إسنادہ حسن - سليمان بن موسى: هو الأشدق، وهو صدوق، فقيه، في حديثه بعض لبن و خولط قبل موته بقليل،

فمشله يكون حسن الحديث. وأنظر ما بعده. وأخرجه الحاكم 2/14 من طريق أحمد بن عيسى الخشاب التميمي اللخمي، حدثنا عمرو بن أبي سلمة، حدثنا أبو معبد خفص بن غيلان، بهذا الإسناد. وأحمد بن عيسى التميمي: قال الدارقطني: ليس بالقوي، ولم يخرج له أحد من الكتب الستة، ومع ذلك فقد صحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي.

4915 - إسنادہ حسن وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الدارقطني 3/5، والبيهقي 5/270 من طريق أحمد بن عيسى التميمي،

عن عمرو بن أبي سلمة، عن أبي معبد، بهذا الإسناد.

4916 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وهو فی "الموطأ" 2/671 فی البیوع باب بیع الخیار. ومن طریق مالک أخرجه

الشافعی فی "الأم" 3/4، وفي "المسند" 2/154، وفي "الرسالة" فقرة "863"، وأحمد 1/56، وبالخيارى "2111"، فی البیوع: باب البیعان بالخیار ما لم یفترقا، ومسلم "1531" فی البیوع: باب ثبوت خیار المجلسن وأبو داؤد "3454" فی البیوع: باب خیار المتبايعين، والنسائی 7/248 فی البیوع: باب وجوب الخیار للتبايعين، والدارقطني 3/6، والبيهقي 5/268، والبقوی "2047"

”خرید و فروخت کرنے والے دونوں فریقوں کو دوسرے فریق کے حوالے سے اختیار حاصل رہتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے البتہ بیع خیار کا حکم مختلف ہے۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4917 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي

اللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ

يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، فَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا، وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب دو آدمی سودا کرتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اور اکٹھے رہیں یا پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو (بعد میں سودا ختم کرنے کا) اختیار دیدے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو اختیار دے دیتا ہے اور وہ اس شرط پر سودا کر لیتے ہیں تو سودا طے ہو جائے گا اور اگر وہ سودا طے کر لینے کے بعد جدا ہو جائیں اور ان دونوں میں سے ایک نے بیع کو ترک نہ کیا ہو تو بیع لازم ہو جائے گی۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ اشْتَرَى طَعَامًا، أَنْ يَكِيلَهُ رَجَاءً وَجُودِ الْبَرَكَهَةِ فِيهِ

اناج خریدنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اسے پوری طرح ماپ لے

یہ امید رکھتے ہوئے اس طرح اس میں برکت ہوگی

4918 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَسَّانِ السَّامِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّوَيْدُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4917 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . أبو الربیع: هو الزهرانی سلیمان بن داؤد العتکی وابن وهب: هو عبد الله .

وأخرجه الدارقطني 3/5، وابن الجارود "618" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري "2112" في البيوع باب إذا خير أحدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع، ومسلم "1531" "44"، والبيهقي 5/269، والبخاري "2049" من طريقين عن الليث بن سعد، به .

(متن حدیث): کَبَلُوا طَعَامَكُمْ، يُبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ

حضرت مقدم بن معد کرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اپنے اناج کو ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ڈالی جائے گی۔“

ذَكَرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجَلِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ جَلًّا وَعَلَا (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) (المطففين: 1)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ”ماپ تول میں کمی

کرنے والوں کے لیے بربادی ہے“

4919 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعْدِ بْنِ بَنِي

عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ كَانُوا مِنْ أَخْبَثِ النَّاسِ كَيْلًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ

عَزًّا وَجَلًّا (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) (المطففين: 1)، فَأَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ

ماپنے میں سب سے زیادہ کمی کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو ماپنے میں کمی کرتے ہیں۔“

اس کے بعد ان لوگوں نے اچھے طریقے سے ماپنا شروع کر دیا۔

4918 - إسناده صحيح، عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد الحمصي: ثقة، روى له أصحاب السنن، ومن فوقه من رجال

الشيخين. الوليد: هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث عند البيهقي، وتابعه عليه ابن المبارك ويحيى بن حمزة. وأخرجه البخاري

"21128" في البيوع: باب ما يستحب من الكيل، والطبراني في "الكبير" "643"/20، والقضاعي في مسند الشهاب "698"،

والبيهقي "6/32، والبقوي "3000"، من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/131، والبيهقي "6/31 و32،

وأبو نعيم في "الحلية" "217/5 من طريقين عن ثور بن يزيد، به. وأخرجه أحمد "5/414، ابن ماجه "2232" في التجارات: باب

ما يرجح من كيل الطعام من البركة، والطبراني في "الكبير" "3859"، والقضاعي "697" والبيهقي "6/32، وأبو نعيم "5/217 من

طريقين عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدان عن لمقدم بن معدى كرب، عن أبي أيوب الأنصاري. وفي الباب عن عبد الله بن

بسر المازني عند ابن ماجه "2231".

4919 - حديث حسن. الحسين بن سعد وإن لم يعرف قد تابعه عليه غير واحد. فأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى"

كما في "التحفة" "5/179، وابن ماجه "2223" في التجارات: باب الترفي في الكيل والوزن، والطبراني في "جامع البيان" "30/91،

والحاكم "2/33 والواحدى في "أسباب النزول" ص 298، والطبراني في "الكبير" "12041"، والبيهقي "6/32 والبقوي في "معالم

التنزيل" "4/275 من طرق عن علي بن الحسين بن واقد، بهذا الإسناد وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وقال البوصيري في

"الزوائد" "1/142: هذا إسناد حسن، علي بن الحسين بن واقد: مختلف فيه، وباقي الإسناد ثقات.

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ أَخْذِ الْمَرْءِ فِي ثَمَنِ سَلَعَتِهِ الْمَبِيعَةِ الْعَيْنِ، الَّذِي لَمْ يَقَعِ
الْعَقْدُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا فِرَاقٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے اپنے سامان کی قیمت میں (معاوضے کے طور پر)
کوئی دوسری چیز لے لینا جائز ہے جبکہ وہ عقد اس چیز پر واقع نہ ہو اور وہ وصولی ان دونوں فریقوں کے درمیان
علحدگی سے پہلے ہو جائے

4920 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ
حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَبِيْعُ الْإِبِلِ فِي الْبَيْعِ، فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ، وَأَخْذُ الذَّرَاهِمِ، وَأَبِيعُ بِالذَّرَاهِمِ، وَأَخْذُ
الذَّنَانِيرِ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَبِيْعُ الْإِبِلَ
بِالْبَيْعِ، فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ، وَأَخْذُ الذَّرَاهِمِ، وَأَبِيعُ بِالذَّرَاهِمِ وَأَخْذُ الذَّنَانِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
بَأْسَ إِذَا أَخَذْتُهُمَا بِسَعْرِ يَوْمِهِمَا فَافْتَرَقْتُمَا وَلَيْسَ بَيْنَكُمَا شَيْءٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا تھا میں دینار کے عوض میں اونٹ
فروخت کرتا تھا اور درہم وصول کر لیا کرتا تھا یا درہم کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور دینار وصول کر لیا کرتا تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں
نے بقیع میں اونٹ فروخت کئے میں نے دینار کے عوض میں فروخت کئے اور دینار کی جگہ درہم وصول کر لئے۔ یا درہم کے عوض
میں فروخت کئے اور اس کی جگہ دینار وصول کر لئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب تم نے اس
دن کی قیمت کے مطابق وصولی کی ہو اور تم دونوں (فریق) ایسی حالت میں جدا ہوئے ہو کہ تمہارے درمیان کوئی (بعد کی ادائیگی
کی شرط) نہ ہو۔

4920 - إسنادہ حسن علی شرط مسلم . و جالہ نقات غیر سماک بن حرب، و هو صدوق حسن الحدیث . أبو الولید: هو
الطیالسی ہشام بن عبد الملک . وأخرجه الدارمی 2/259، والطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" 2/96، وابن الجارود فی
"المنتقى" "655" من طریق أبي الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسی "1868"، وأحمد 2/83 - 84 و 139، وأبو داؤد
"3354" فی البیوع: باب اقتضاء الذهب من الورق، والترمذی "1242" فی البیوع: باب ماجاء فی الصرف، والنسائی 7/281 -
282 فی البیوع: باب بیع الفضة بالذهب و بیع الذهب بالفضة، وابن ماجه "2262" فی التجارات: باب اقتضاء الذهب من الورق
والورق من الذهبین والدارقطنی 3/23 - 24 و البیهقی 5/284 و 315 من طرق عن حماد بن سلمة، به . وصححه الحاكم علی
شرط مسلم، ووافقه الذهبی . وأخرجه عبد الرزاق "14550"، وأحمد 2/33 و 83، وأبو داؤد "3355"، والنسائی 7/282 باب
أخذ الورق من الذهب والذهب من الورق، وابن ماجه "2262"، والطحاوی فی "شرح المشكل" 2/95، من طرق عن سماک بن
حرب، به .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ مُشْتَرِي النَّخْلَةِ بَعْدَمَا أُبْرَتْ لَا يَكُونُ لَهُ
مِنْ ثَمَرِهَا شَيْءٌ إِذَا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ الشَّرْطُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدنے والے شخص کو اس کے پھل میں سے کوئی چیز نہیں ملے گی جبکہ اس نے پہلے (اس پھل کو حاصل کرنے کی) شرط عائد نہ کی ہو

4921 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّادِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): مَنْ اشْتَرَى نَخْلًا بَعْدَمَا أُبْرَتْ وَلَمْ يَشْتَرِطْ ثَمَرَهَا فَلَا شَيْءَ لَهُ، وَمَنْ اشْتَرَى عَبْدًا، وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ، فَلَا شَيْءَ لَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدے اور (سودا کرتے ہوئے) اس کے پھل کی شرط عائد نہ کرنے تو اسے کچھ نہیں ملے گا اور جو شخص غلام خریدتے ہوئے اس کے پاس موجود مال کی شرط عائد نہ کرے اسے کچھ نہیں ملے گا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلُهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ أَرَادَ بِهِ الْبَائِعَ لَا الْمُشْتَرِي

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”اسے کوئی چیز نہیں ملے گی“

اس کے ذریعے آپ کی مراد فروخت کرنے والا شخص ہے خریدار مراد نہیں ہے

4922 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قَتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ

سَالِمِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

4921- إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. ابن أبي

ذنب: وهو عند ابن الجعد برقم "2875". وأخرجه عبد الرزاق "14620"، ومسلم "1543"، وأبو عبيد في "غريب الحديث" 1/350، والطبرانی "13130" من طرق عن الزهري، به وانظر ما بعده.

4922- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب فقد روى له

أصحاب السنن، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "2379" في المساقاة: باب في الرجل يكون له معمر أو شرب في حائط، ومسلم

"1543" "80" في البيوع: باب من باع نخلاً عليها ثمر، والترمذي "1244" في البيوع: باب ما جاء في ابتياع النخل بعد والتأبير،

والنسائي 7/296 في البيوع: باب النخل يباع أصلها ويمسنى المشتري ثمرها، وابن ماجه "2211" في التجارات: باب ما جاء

ليمن باع نخلاً مؤبراً أو عبداً له مال، والبيهقي 5/324، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/26 من طرق عن الليث، بهذا

الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1805" عن ابن أبي ذنب، وأحمد 2/82 عن معمر، عن الزهري به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ، فَشَمَرْتَهَا لِلذِّي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَكَهَ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا باغ خریدتا ہے تو اس کا پھل اس شخص کو ملے گا، جس نے اسے فروخت کیا ہے۔ البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا) اور جو شخص کوئی غلام خریدتا ہے جس کے پاس مال موجود ہو تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ النَّخْلِ إِذَا أُبِّرَتْ وَالْعَبْدَ الَّذِي لَهُ مَالٌ، إِذَا بَاعَا
يَكُونُ الشَّمْرُ وَالْمَالُ لِلْبَائِعِ مَا لَمْ يَتَقَدَّمْ لِلْمُبْتَاعِ فِيهِ الشَّرْطُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کھجور کا وہ درخت جس کی پیوند کاری کی جا چکی ہو اور وہ غلام جس کے پاس مال موجود ہو جب انہیں فروخت کر دیا جائے تو وہ پھل اور مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا جبکہ خریدار نے اس بارے میں پہلے شرط عائد نہ کی ہو

4923 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُهَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ، فَشَمَرْتَهَا لِلذِّي بَاعَهَا، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا، وَكَهَ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلذِّي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

✽✽✽ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

”جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت فروخت کرتا ہے تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہے) اور جو شخص کوئی غلام فروخت کرے جس کے پاس مال موجود ہو تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو۔ (تو حکم مختلف ہوگا)“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْعَبْدِ الْمَأْذُونِ لَهُ فِي التِّجَارَةِ إِذَا بَاعَ وَكَهَ مَالٌ
وَعَلَيْهِ دَيْنٌ يَكُونُ مَالُهُ لِبَائِعِهِ وَدَيْنُهُ عَلَيْهِ

4923 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری . مسدد بن مسرہد من رجالہ، ومن فوقہ من رجال الشخین . وأخرجه الشافعی

2/148، والحمیدی "613"، وأحمد 2/9، وابن أبي شيبة 7/112 عن سفیان، ومسلم "1543"، وأبو داود "3433" والنسائی

7/297 فی البیوع: باب العبد یباع ویشتنی المشتري ماله وابن ماجه "2211"، وابن الجارود "628" و"629"، والبیہقی

5/324، والبقوی "2085" و"2086" من طرق عن سفیان بهذا الإسناد .

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو جب اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو اور اس کے ذمے قرض بھی ہو تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا اور اس کا قرض بھی فروخت کرنے والے کے ذمہ ہوگا

4924 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَاذِ، بِصَيْدَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَلَهُ مَالُهُ وَعَلَيْهِ ذَيْنُهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ أَبْرَ نَخْلًا فَبَاعَهُ بَعْدَ تَابِيرِهِ، فَلَهُ نَمْرُهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کوئی غلام فروخت کرتا ہے جس کے پاس مال موجود ہو تو اس غلام کا مال اس شخص کو ملے گا اور اگر اس غلام نے کچھ قرض لیا ہو تو اس کی ادائیگی اس شخص پر ہوگی البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا) اور جو شخص کھجور کے کسی درخت کی پیوند کاری کر دیتا ہے اور پیوند کاری کرنے کے بعد اسے فروخت کرتا ہے تو اس درخت کا پھل اسے ملے گا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو۔ (تو حکم مختلف ہوگا)۔“

4924 - إسناده حسن - سليمان بن موسى: هو الدمشقي الأشدق، وهو حسن الحديث. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" /986، والبيهقي 5/325 - 326 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد وأخرجه ابن أبي شيبة 7/113 عن ابن الفضيل، عن أشعث، عن أبي الزبير، عن جابر. وعن أشعث، عن نافع، عن ابن عمر قال: وأخرجه البيهقي 5/326 من طريق الإمام أبي حنيفة، عن أبي الزبير عن جابر. وأخرجه ابن أبي شيبة 7/112 وأبو داود "3435" عن سفیان عن سمع جابر والبيهقي 5/326 من طريقين سلمة بن كهيل، عن سمع جابر، جابر. وأخرج القسم الثاني من الحديث: مالك 2/617 في البيوع: باب ما جاء في ثمر المال، يباع أصله، والشافعي 2/148، والبخاري "2204"، وفي البيوع: باب من باع نخلاً قد أبرت، و"2206" باب بيع النخيل بأصلهن و"2716" في الشرط: باب إذا باع نخلاً قد أبرت، وأحمد 2/654 و78 و102 ومسلم "1543"، وأبو داود "3434"، وابن ماجه "2210" و"2212"، والبيهقي 5/324، والبقوي "2084" من طرق عن نافع عن ابن عمر.

بَابُ السَّلْمِ

باب! بیع سلم کا بیان

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنِ اسْتِسْلَافِ الْمَرْءِ مَالَهُ إِلَّا فِي الشَّيْءِ الْمَعْلُومِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے مال کی بیع سلم کرے

البتہ اگر وہ کسی متعین چیز میں ہو تو حکم مختلف ہے

4925 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ أَبِي الْمُنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَالنَّاسُ يُسَلِفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَسْلَفَ، فَلَا يُسَلِفُ، إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ،

(توضیح مصنف): أَبُو الْمُنْهَالِ هَذَا اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطْعِمٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ بیع سلف کیا

کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا جو شخص بیع سلف کرے وہ اس وقت بیع سلف کرے جب وہ متعین ماپ اور متعین

وزن کے بارے میں ہو۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو منہال نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن مطعم ہے۔)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُسَلِمَ وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ

4925 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم - شیبان بن فروخ من رجال مسلم، ومن فوقہ ثقات من رجال الشیخین . ابی نجیح:

اسمہ عبد اللہ . وأخرجه مسلم "1604" "128" فی المساقاة: باب السلم، عن شیبان ابن فروخ، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعی

2/161، وبعید الرزاق "14059" "14060" ابن ابی شیبہ 7/52، وأحمد 1/217 و222 و282، الدارمی 2/260، والحمیدی

"510"، والبخاری "2239" فی السلم: باب السلم فی کیل معلوم، و"2240" و"2241" باب السلم فی وزن معلوم، وأبو داؤد

"3463" فی البیوع: باب السلم، والترمذی "1311" فی البیوع: باب ماجاء فی السلف فی الطعام والتمر، والنسائی 7/290 فی

البیوع: باب السلف فی الثمار ابن ماجہ "2280" فی التجارات باب السلف فی کیل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم،

والدارقطنی 3/ - 4، وابن الجارود "614" و"615"، والطبرانی فی الکبیر "11263" و"11264" و"11265"، البیهقی

6/18 و19 و24، والبیہقی "2125" من طرق عن ابن ابی نجیح، بہ . وزاد بعضهم "إلى أجل معلوم" وزاد الحمیدی "فی تمر

معلوم".

عِنْدَ الْمُسْلِمِ إِلَيْهِ أَصْلُ مَا أَسْلَمَ فِيهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ بیعِ مسلم کرے اگرچہ اس وقت میں بیعِ مسلم کے دوسرے فریق کے پاس وہ چیز نہ ہو جس کی بنیاد پر بیعِ مسلم کی جا رہی ہے (یعنی دوسرے فریق نے جس چیز کی ادائیگی کرنی ہے)

4926- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ،

قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ:

(متن حدیث): أَرَسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، وَأَبُو بَرْدَةَ، فَقَالَا لِي: انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، فَقُلْ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ، وَأَبَا بَرْدَةَ يُقَرِّئَانِكَ السَّلَامَ، وَيَقُولَانِ: هَلْ كُنْتُمْ تُسَلِّفُهُنَّ فِي الْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيِّ؟، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنَّا نَصِيبُ غَنَائِمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَسَلَّفُهَا فِي الْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّرْبِيِّ، فَقُلْتُ: عِنْدَ مَنْ لَهُ زَرْعٌ، أَوْ عِنْدَ مَنْ لَيْسَ لَهُ زَرْعٌ؟، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ

محمد بن ابوجالد بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے مجھے بھیجا ان دونوں نے مجھ سے کہا: تم حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو۔ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ان دونوں نے یہ کہا ہے: کیا آپ لوگ گندم، جو اور کشمش میں بیعِ سلف کر لیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوتا تھا تو ہم گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیعِ سلف کر لیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا اس شخص کے ساتھ کرتے تھے جس کے پاس کھیت ہوتے تھے یا اس کے ساتھ کرتے تھے جس کے پاس کھیت نہیں ہوتی تھی تو انہوں نے فرمایا: ہم اس بارے میں تحقیق نہیں کرتے تھے۔ (یعنی دونوں قسم کے لوگوں سے بیعِ سلف کر لیتے تھے)

4926- إسنادہ صحیح علی شرط البخاری . والقواریری . هو عبید اللہ بن عمر ، والشیبانی : هو أبو إسحاق ، سلیمان بن ابی سلیمان . وأخرجه أحمد 4/380 عن هشيم ، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "10477" ، والبخاری "2244" و "2245" فی السلم : باب السلم إلى من ليس عنده أصل ، و "2254" باب السلم إلى أجل معلوم ، والبيهقي 6/20 و 25 من طرق عن الشيباني ، به . وأخرجه الطيالسي "815" ، وابن أبي شيبة 7/59 - 60 ، وأحمد "4/354" ، والبخاری "2242" فی السلم : باب فی وزن معلوم ، وأبو داؤد "3464" و "3465" فی البیوع : باب فی السلم ، والنسائی 7/289 - 290 فی البیوع : باب السلم فی الطعام و 7/290 باب السلم فی الزبيب ابن ماجه "2282" فی التجارات : باب السلم فی کيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم و ابن الجارود "616" ، والبيهقي 6/20 من طرق عن شعبة ، عن ابن أبي المجالد ، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 7/54 عن ابن أبي زائدة ، عن أشعث ، عن محمد بن ابی مجالد ، عن ابن ابی أوفى ، قال : كنا فی نسلف نبيط أهل الشام فی البر والزبيب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا .

بَابُ خِيَارِ الْعَيْبِ

باب! عیب کی وجہ سے (بیع کو ختم کرنے کا اختیار ہونا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ مُشْتَرِي الدَّابَّةِ إِذَا وَجَدَ بِهَا عَيْبًا بَعْدَ أَنْ نَبَجَتْ عِنْدَهُ
كَانَ لَهُ رَدُّ الدَّابَّةِ عَلَى الْبَائِعِ بِالْعَيْبِ دُونَ النَّتَاجِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جانور کو خریدنے والا شخص جب اس میں عیب پائے

حالانکہ اس کے ہاں جانور بچے کو جنم دیدے تو بھی اس شخص کو وہ جانور فروخت کرنے والے کو واپس کرنے کا اختیار ہو گا جو اس عیب کی وجہ سے ہوگا البتہ وہ پیدا ہونے والے بچے کو واپس نہیں کرے گا

4927 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ

خَالِدِ الزُّنْجِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْخِرَاجُ بِالضَّمَانِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خراج، ضمان کے حساب سے ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْغُلَامِ الْمَبِيعِ إِذَا وَجَدَ بِهِ الْعَيْبَ يَجِبُ أَنْ يَرُدَّهُ

إِلَى بَائِعِهِ دُونَ مَا اسْتَعْلَمَ مِنْهُ بَعْدَ شِرَائِهِ إِيَّاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اگر فروخت شدہ غلام میں (خریدار) عیب پاتا ہے تو یہ بات لازم ہے

وہ اسے فروخت کرنے والے کو واپس کر دے اور اس کے اس غلام کو خریدنے کے بعد جو اس کی قیمت زیادہ ہوئی ہے وہ

(اس فروخت کرنے والے سے وصول نہیں کرے گا)

4928 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ

4927 - حدیث حسن لغیرہ، مسلم بن خالد الزنجی و ابن کان سے الحفظ - تابعہ مغلہ بن خفاف، رجالہ ثقات. وأخرجه

ابن ماجہ "2243" فی الحجرات: باب الخراج بالضمان عن هشام بن عمارن بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعی 2/74 "بدائع

المنن" ن وأحمد 6/80 و 116، وأبو داؤد "3510" فی البیوع: باب لیمن اشتری عبداً فاستعمله ثم ود به عیباً "وقال: إسناده ليس

بذاك"، والترمذی تعليقاً بإثر حدیث "1285"، والدارقطنی 3/53، والطحاوی 4/21 - 22، والحاکم 2/14 - 15 و 15

والبغوی "2118" من طرق.

عَوْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَنِي وَبَيْنَ شُرَكَاءَ لِي عَبْدِ فَاحْتَوَيْنَاهُ بَيْنَنَا، وَكَانَ بَعْضُ الشُّرَكَاءِ غَائِبًا، فَقَدِمَ وَابِي، أَنْ يُحْجِرَهُ، فَخَاصَمْنَا إِلَى هِشَامٍ، فَقَضَى بِرَدِّ الْغَلَامِ، وَالْخَرَاجِ، وَكَانَ الْخَرَاجُ بَلَغَ أَلْفًا، فَآتَيْتُ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ، فَاخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ،

قَالَ: فَآتَيْتُ هِشَامًا فَاخْبَرْتُهُ، فَرَدَّهُ وَلَمْ يَرُدَّ الْخَرَاجَ

✪✪ مخلص بن خفاف کہتے ہیں: میرے اور میرے کچھ رشتہ داروں کے درمیان ایک غلام مشترکہ ملکیت تھا (ہم نے اسے فروخت کر دیا) ایک رشتہ دار وہاں موجود نہیں تھا جب وہ آیا تو اس نے اس سودے کو برقرار رکھنے سے انکار کر دیا۔ ہم اپنا مقدمہ لے کر ہشام کے پاس گئے تو اس نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ غلام واپس آئے گا اور خراج بھی واپس آئے گا۔ خراج کی رقم ایک ہزار (دینار یا درہم) تک پہنچتی تھی میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا۔ میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خراج، ضمان کے حساب سے ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں ہشام کے پاس آیا میں نے اسے اس بارے میں بتایا تو اس نے اس غلام کو واپس کر دیا اور خراج واپس

نہیں کروایا۔



4928—حسن بما قبلہ مخلد بن خفاف: وثقة المؤلف وابن وضاحن وقال الحافظ في "التقريب": مقبولة، وقد توبع، وبأبي رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه البيهقي، 5/321، من طريق محمد بن عبد الوهاب، عن جعفر بن عون، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 2/143 - 144، وابن الجعد "2912" و"2913" والطيالسي "1454" وأحمد 6/49 و161 و208 و237، وأبو داود "3508" في البيوع: باب فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم به وجد عبياً، والترمذي "1285" في البيوع: باب ما جاء فيمن يشترى العبد ويستعمله ثم يجد به عبياً، والنسائي 7/254 - 255 في البيوع: باب الخراج بالضمان، والدارقطني 3/53، وابن الجارود "627"، والحاكم 2/15، والبيهقي 5/321، والطحاوي 4/21، والبقوي "2119" من طرق عن ابن أبي ذئب، به . وقال الترمذي: حسن صحيح غريب، وقال البقوي: حديث حسن . وأخرجه أبو داود "3059" من طريق محمد بن عبد الرحمن، عن مخلد بن خفاف، به .

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب! مدبر غلام کو فروخت کرنا

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ فِي حَالِهِ مِنَ الْأَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے مدبر غلام کو

کسی بھی صورت میں فروخت کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

4929 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيبِ أَبُو صَالِحٍ بَيْلِدِ الْمُوَصِّلِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

الْأَذْرَمِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر (غلام) کو فروخت کر دیا تھا۔

ذَكَرُ إِبَاحَةَ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ إِذَا كَانَ الْمُدَبَّرُ عَدِيمًا لَا مَالَ لَهُ

مدبر غلام کو فروخت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ مدبر کرنے والا شخص عديم ہو

(یعنی اس کے پاس مال نہ ہو)

4930 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اعْتَقَ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟، فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّحَّامُ بِشَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، قَالَ

جَابِرٌ: كَانَ عَبْدًا قَبْطِيًّا، مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ

4929 - إسناده صحيح. وأخرج أحمد 3/365 و370 و390، والبخاري "2141" في البيوع باب بيع المزايدة و"2230"

باب بيع المدبر، و"2403" في الاستقراض: باب من باع مال المفلس أو المعدم فقسمة بين الفرماء أو أعطاه حتى ينفق على نفسه،

و"7186" في الأحكام: باب بيع الإمام على الناس أموالهم وضياعهم، ومسلم "997" ص 1290 في الأيمان: باب جواز بيع المدبر،

وأبو داود "3955" في العتق: باب في بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، وابن ماجه "2512" في العتق:

باب بيع المدبر، وأبو يعلى "1932" و"2166" و"2236"، والبيهقي، 10/310 من طرق عن عطاء، بهذا الإسناد .

وانظر "4933" .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا۔ اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اسے مجھ سے کون خریدے گا، تو حضرت نعیم بن عبد اللہ نعام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے عوض میں اسے خرید لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ رقم ان صاحب کو دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک قطعی غلام تھا جو ایک سال کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ جَابِرٍ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اعْتَقَ غُلَامًا لَهُ أَرَادَ بِهِ
اعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ دُونَ الْعِتْقِ الْبَتَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ”انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا“ اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: انہوں نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کیا تھا، مطلق طور پر آزاد نہیں کیا تھا

4931 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عُرْوَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَهُ مَا لُغَيْرِهِ، قَالُوا: لَا، قَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي، فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ النَّحَامُ بِشَمَانٍ مِائَةَ دِرْهَمٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْفَقَهَا عَلَى نَفْسِكَ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى أَقَارِبِكَ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا، فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام ابو مذکور تھا۔ انہوں نے اپنے

4930 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "6716" في كفارات الأيمان: باب عتق المدبر وأم الولد والمكاتب في الكفارة، و"6947" في الإكراه: باب إذا أكره حتى وهب عبداً أو باعه لم يجز، ومسلم "997" ص 1289 في الأيمان: باب جواز بيع المدبر، والبيهقي 10/308 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. أخرجه الشافعي 2/68 و 69، وعبد الرزاق "16662" و"16663" والحميدي "1222"، وأحمد 3/308 و 368 - 369، والدارمي 2/256 - 257، والبخاري "2231" في البيوع: باب بيع المدبر، و"2534" في العتق: باب المدبر، ومسلم "997" "59" ص 1289، وأبو يعلى "1825"، والبيهقي 10/308 و 308 - 309، والبخاري "2426" من طرق عن عمرو بن دينار، به.

4931 - إسناده صحيح على مسلم. رجاله الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح بالتحديث عند الشافعي والحميدي، فانتفتت شبهة تديسه. محمد بن يوسف: هو الفرغاباني، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه مختصراً الشافعي 2/69 والحميدي "1222"، وأحمد 3/301 - 309، والبخاري "2426" من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/68 ومسلم "997" في الزكاة: باب الإبتداء بالنفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، وأبو يعلى "1932" و"2167"، والبيهقي 10/309 - 310، والبخاري "2427" من طرق عن أبي الزبير، به. وأخرجه أحمد 3/371، والبخاري "2415" في الخصومات: باب من باع على الضعيف ونحوه، والبيهقي 10/312 و 313 من طرق طريقين، عن جابر بنحوه

ایک غلام کو مدبر کر دیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا تو حضرت نعیم نعام رضی اللہ عنہ نے اسے آٹھ سو درہم کے عوض میں خرید لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس رقم کو تم اپنے اوپر خرچ کرو اگر اضافی ہو تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو۔ اگر اضافی ہو تو ادھر ادھر (یعنی اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَصْرَحُ بِأَنَّ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ يَجُوزُ عِنْدَ حَاجَةِ الْمُدَبَّرِ إِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے جب مدبر کرنے والے شخص کو ضرورت درپیش ہو تو وہ مدبر غلام کو فروخت کر سکتا ہے

4932 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا مَذْكَوْرٍ، دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَاحْتَاَجَ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِذَا كَانَ

أَحَدُكُمْ مُحْتَاجًا، فَلْيَبِّدْ بِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا، فَلْيَأْتِهَا، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَلْيَأْتِهَا بِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو مذکور رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا۔ وہ خود ضرورت مند تھے۔ نبی

اکرم ﷺ نے اس غلام کو فروخت کر دیا اور ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص ضرورت مند ہو تو وہ اپنی ذات (پر خرچ کرنے) سے آغاز کرے۔ اگر اس کے پاس اضافی ہو تو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے اور اگر اضافی ہو تو قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرے۔

ذِكْرُ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ إِذَا كَانَ الْمُدَبَّرُ عَدِيمًا لَا مَالَ لَهُ غَيْرَ مُدَبَّرِهِ

مدبر غلام کو فروخت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ مدبر کرنے والے کے پاس مال نہ ہو

صرف وہ مدبر غلام ہو (اس کے پاس مال کے طور پر ہو)

4933 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ بَكْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

4932- رجالة ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجالة مسلم، وهو مكرر ما قبله. الثقفى: هو عبد الوهاب بن عبد

الجميد، وأيوب: هو السخيتاني. وقد تقدم برقم "3342".

4933- إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمن بن إبراهيم: هو دحيم. وقد تقدم برقم "4929" من طريق عطاء

مختصراً. وأخرجه بن مسافرون عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 10/311 من طريق الوليد بن مزيد عن أبيه، عن

الأوزاعي، به.

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَآخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَهُ، وَقَالَ: أَنْتَ أَحْوَجُ إِلَى تَمِيمِهِ وَاللَّهُ عَنْهُ أَعْنَى

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اپنے غلام کو اپنے بعد آزاد کر دیا۔ ان کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور اسے فروخت کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی قیمت کے زیادہ ضرورت مند ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بے نیاز ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَحَارَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کی فروخت کو جائز قرار دیا ہے

4934 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ أَبُو عَمْرٍو الْمُعَدِّلُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ، حَدَّثَنَا الطَّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ، عَنْ ذُبَيْرٍ، وَأَسْمُ الْغُلَامِ يَعْقُوبُ، وَالَّذِي أَعْتَقَهُ يُدْعَى

أَبَا مَذْكَورٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَدَعَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي هَذَا مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ، نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخُو بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، بِشَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ دَعَا بِهِ، فَقَالَ: إِذَا كُنْتُ فَقِيرًا، فَأَبْدَأُ بِنَفْسِكَ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا، فَعَلَى عِيَالِكَ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا، فَعَلَى قَرَابَتِكَ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا، فَكِهَانُنَا، وَهَاهُنَا، وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: كَانَ عَبْدًا قَبِيظًا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر

دیا۔ اس غلام کا نام یعقوب تھا۔ اور جن صاحب نے اسے آزاد کیا تھا ان کا نام ابو مذکور تھا۔ ان صاحب کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلوایا اور دریافت کیا۔ اسے کون مجھ سے خریدے گا؟ تو حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو عدی بن کعب سے تھا انہوں نے آٹھ سو درہم کے عوض میں وہ غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو بلوایا اور فرمایا جب تم غریب ہو تو اپنی ذات سے آغاز کرو اگر تمہارے پاس اضافی مال ہو تو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرو اگر پھر بھی اضافی ہو تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو اگر پھر بھی اضافی ہو تو پھر ادھر ادھر (یعنی اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو یہ بھی فرمایا کرتے تھے: وہ ایک قبیلی غلام تھا جو ایک

سال کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

4934 - رجالہ ثقات رجال الصحيح، وإحمد بن المقدام، هو أبو الأشعث العجلي، والطفاوى: هو محمد بن عبد الرحمن،

وهما صدوقان من رجال البخارى، وأيوب: هو السخيتاني. وانظر "4932". وأخرجه عبد الرزاق "16681" عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/305، ومسلم "997" في الزكاة: باب الابتداء بالفقه بالنفس ثم أهله ثم القرابة، وأبو داود "3957" في العتق: باب بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، والبيهقي 10/309، من طريق إسماعيل ابن عليه، عن أيوب،

بَابُ التَّسْعِيرِ وَالِاحْتِكَارِ

قیمت زیادہ کرنے اور ذخیرہ اندوزی کرنے کا تذکرہ

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ التَّسْعِيرِ لِلنَّاسِ فِي بِيَاعَاتِهِمْ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ لوگوں کی خرید و فروخت میں ان کے لیے قیمت کا تعین نہ کرے

4935- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

سَلْمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، وَحَمِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): غَلَا التَّسْعِيرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَا

التَّسْعِيرُ، فَسَعِّرْنَا سَعْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْخَالِقُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ،

الرَّازِقُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو، أَنْ لَا أَلْقَى اللَّهَ بِمَظْلَمَةٍ ظَلَمْتُهَا أَحَدًا، مِنْكُمْ فِي أَهْلِ، وَلَا مَالٍ

✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئیں لوگوں

نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ اب ہمارے لئے قیمتیں متعین کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے وہ تنگی (کاشکار) کرنے والا ہے کشادگی عطا کرنے والا ہے رزق عطا کرنے والا ہے مجھے یہ امید

ہے جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا تو میں نے تم میں سے کسی کے ساتھ بھی (اس کے) اہل خانہ یا مال کے حوالے

سے کوئی زیادتی نہیں کی ہوگی۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنِ احْتِكَارِ الْمَرْءِ أَقْوَاتِ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي لَا بَدَّ لَهُمْ مِنْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص مسلمانوں کی خوراک کی ذخیرہ اندوزی کرے

4935- إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن بن سلمة من رجال مسلم. وأخرجه

أحمد 156/3، 286، والدارمي 2/249، وأبو داود "3451" في البيوع: باب التسعير، والترمذي "1314" في البيوع: باب

ما جاء في التسعير، وابن ماجه "2200" في التجارات: باب من كره أن يسعر، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 1/119، وفي

"السنن الكبرى" 6/29، من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد وقال الترمذي: حسن صحيح. وفي الباب عن أبي هريرة عند

أبي داود "3450"، والبقوي "2126" في البيهقي 6/29 وإسناده صحيح.

وہ جوان کی ضروری خوراک ہے

4936 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ قَبْرِ مَعْرُوفِ الْكُرْحِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَخْتَكِرُ إِلَّا خَاطِيءٌ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: هُوَ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضَلَةَ الْعَدَوِيُّ، لَهُ صُحْبَةٌ

❀❀ حضرت معمر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ذخیرہ اندوزی صرف گنہگار کرتا ہے۔“

شیخ کہتے ہیں: معمر بن عبد اللہ بن نضلہ عدوی ہیں انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔



4936 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر محمد بن إسحاقن وهو صدوق ولا تضر عننته، فإنه متابع . محمد بن جعفر: هو الملقب نغندر . وأخرجه أحمد 4/453 عن محمد بن جعفر بن هذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 6/102 وأحمد وأحمد 3/453، والدارمی 2/248 - 249، الترمذی "1267" فی البیوع: باب ما جاء فی الاحتکار "وقال: حسن صحیح"، وابن ماجه "2154" فی التجارات: باب الحكرة الجلب، من طرق عن محمد بن إسحاق، به . وأخرجه أحمد 3/454، ومسلم "1605" فی المساقاة: باب تحريم الاحتكار فی الاقوات، وأبو داؤد "3447" فی البیوع: باب النهی عن الحكرة، البيهقی 6/29 و30، والبقوی "2127" من طرق عن سعيد بن المسيب، به .

بَابُ الْبَيْعِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ

باب! ممنوعہ خرید و فروخت کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنْ بَيْعِ الْخَنَازِيرِ وَالْأَصْنَامِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ أَبَاحَ بَيْعَهُمَا
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خنزیر یا بتوں کو فروخت کیا جائے یہ بات اس شخص کے
موقف کے خلاف ہے جس نے ان کی فروخت کو مباح قرار دیا ہے

4937- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ

بَيْعَ الْخَنَازِيرِ، وَبَيْعَ الْمَيْتَةِ، وَبَيْعَ الْأَصْنَامِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا تَرَى فِي شَحْمِ الْمَيْتَةِ، فَإِنَّا نَدْهِنُ بِهِ
الْجُلُودَ، وَالسُّفْنَ، وَتَسْتَصْبِحُ بِهِ، فَقَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، فَجَمَلُوهَا، ثُمَّ بَاعُوهَا،
وَآكَلُوهَا أَيْمَانَهَا

🌸🌸🌸 حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”بیشک اللہ اور اس کے رسول نے خنزیر کی خرید و فروخت، مردار کی خرید و فروخت اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار

4937- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات، رجال الشیخین غیر عبد الحمید بن جعفر، فمن رجال مسلم، أبو

أسامة: هو حماد بن أسامة، وهو عند أبي يعلى برقم "1873". وأخرجه مسلم "1581"، في المساقاة: باب تحريم بيع الخمر
والميتة والخنزير والأصنام، عن ابن أبي شيبة وابن نمير، عن أبي أسامة بهذا الإسناد. وأخرجه 3/326، وأبو داود "3487" في

البيوع: باب في ثمن الخمر والميتة، والبخاری تعليقا "2236" في البيوع: باب بيع الميتة والأصنام، و"4633" في التفسير: باب
(وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرِ . . .)، من طريق أبي عاصم الضحاك بن مخلد النبيل، حدثنا، عبد الحميد بن جعفر، به .

وأخرجه البخاری "2236" و"4633"، ومسلم "1581"، وأبو داود "3486"، والترمذی "1297" في البيوع: باب ماجاء في بيع
جلود الميتة والأصنام، والنسائی 7/309 - 310 في البيوع: باب بيع الخنزير، وابن ماجه "2168" في التجارات: باب ما لا يحل

بيعه، وابن الجارود "578"، والبيهقي 9/354 - 355، والبخاری في "معالم التنزيل" 2/139 من طرق عن يزي . به . وقوله:
"جملوها" معناه: أذابوها حتى تصير ودكاً، فيزول عنها اسم الشحمن يقال: جملت الشحم وأجملته وأجملته: إذا أذنته، والجميل:

والشحم المذاب. وقال المذاب . وفيه دليل على بطلان كل حيلة يحتال بها للتوصل إلى محرم، وأنه لا يتغير حكمه بتغير هيئته،
وتبديل اسمه .

دے دیا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے چونکہ ہم اس کی چربی کو کھالوں پر لگانے کے لئے اور کشتیوں پر لگانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کے ذریعے چراغ بھی جلاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اسے پکھلا کر پھر اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمتیں کھانے لگے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ بَيْعَ الْخَنَازِيرِ وَالْكِلابِ مُحْرَمٌ، وَلَا يَجُوزُ اسْتِعْمَالُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، خنزیر اور کتے کو فروخت کرنا حرام

قرار دیا گیا ہے اور اس (کی قیمت کو) استعمال کرنا جائز نہیں ہے

4938 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ

الْحَدَّاءُ، عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ

الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوهَا أَثْمَانَهَا، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت

کھانے لگے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دے تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دے دیتا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الْكِلابِ وَالِدِمَاءِ

کتے اور خون کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4939 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جَحِيفَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ

✽✽ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت سے منع کیا ہے۔

4938 - إسنادہ صحیح، رجالہ رجال الصحیح غیر برکة وهو ابن العریان المجاشعی فقد روی له أبو وابن ماجه، وهو ثقة.

وأخرجه أحمد 1/242 و293 و322، والبخاری فی "التاریخ الكبير" 2/147 و"تعلیقاً"، وأبو داود "3488" فی البیوع: باب فی

ثمن الخمر والمیتة والطبرانی "12887"، والبیہقی 6/13 - 14 من طرق عن خالد الحداء وأخرجه الطبرانی "12378" من طریق

سعید بن جبیر، عن ابن عباس، یہ. وأخرجه الشافعی 2/141، والحمیدی "13"، وابن أبی شیبہ 6/444، والبخاری "2223"

و"3460"، ومسلم "1582"، وابن الجارود "577"، والبیہقی 8/286، والبقوی "2041" من طریق سفیان، عن عمرو بن دینار،

عن طاووس، عن ابن عباس، عن عمر.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ السَّنَانِيرِ

بلیوں کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4940 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَالسَّنَوْرِ، فَقَالَ: زَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ ذَلِكَ

❁❁❁ ابو زبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت (کھانے کے بارے میں) دریافت کیا تو

انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے اس سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبَاحَ بَيْعَ السَّنَانِيرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے؛ جس نے بلی کو

فروخت کرنے کو مباح قرار دیا ہے

4941 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

4939 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو جحيفة رضى الله عنه: اسمه وهب بن عبد الله السوائي، قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أواخر عمره، وحفظ عنه، ثم صحب علياً بعده، وولاه، شرطة الكوفة لما ولي الخلافة، وفي "الصحيح"

عنه: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن علي يشبهه، وأمر لنا بثلاثة عشر قلوفاً، فمات قبل أن نقبضها، وكان علي

يسميه وهب الخير، قال الواقدي: مات في ولاية بشر بن مروان على العراق، وقال ابن حبان: سنة أربع وستين . وأخرجه الطبراني

في "الكبير" 22/295 "22" عن الفضل بن الحبان بهذا الإسناد . وفيه زيادة: "وعن مهر البغي، ولعن الواشمة والمستوشمة، وأكل

الربا، وموكله" . وأخرجه البخاري "5945" في اللباس: باب الواشمة عن سليمان بن حرب، والطبراني في "الكبير" 22/295 "

عن أبي مسلم الكشي، عن سليمان بن حرب، به . وأخرجه أحمد 4/308 و309، والبخاري "2086" في البيوع: باب موكل الربا،

و"2238" باب ثمن الكلب، و"5347" في الطلاق: باب مهر البغي، "5962" في اللباس: باب من لعن المصور، وأبو داود

"3483" في البيوع: باب في أثمان الكلب، والطحاوي 4/53، والطبراني "22/296"، والبيهقي 6/6، والبقوي "2039" من طرق

عن شعبة، به .

4940 - إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "1596" في المساقاة باب تحريم ثمن الكلب، عن سلمة بن

شبيب، والبيهقي 6/10 من طريقين عن سلمة بن شبيب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/349، وابن ماجه "2161" في التجارات:

باب النهي عن ثمن الكلب، والطحاوي 4/53 من طرق عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير به . وأخرجه النسائي 7/309 في البيوع باب ما

استثنى من ثمن الكلب، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن أبي الزبير، به . وعند النسائي بزيادة "إلا كلب صيد"، وقال النسائي:

عن هذه الزيادة: وهذا منكر . وأخرجه أبو داود "3479" في البيوع: باب في ثمن السنور، من طريقين عن الأعمش، عن أبي سفيان

"هو طلحة بن نافع" عن جابر، به .

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ مَهْرَ الْبَغِيِّ، وَتَمَنَ الْكَلْبِ، وَالتَّسْوِيرَ، وَكَسْبَ الْحَجَامِ مِنَ الشَّحِيحِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بیگ فاحشہ عورت کی کمائی، کتے کی قیمت، بلی کی قیمت اور چھپنے لگانے والے کی کمائی حرام ہے۔“

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهِ إِذِ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ شُرْبَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، آدمی شراب کی خرید و فروخت کرے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو بھی حرام قرار دیا ہے

4942 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعَلَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعَيْبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا، حَرَّمَ

شُرْبَهَا، فَسَارَ الرَّجُلُ أَنْسَافًا إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَ رَتَهُ؟، فَقَالَ: أَمَرْتُهُ أَنْ يَبِيعَهَا،

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأَذَى حَرَّمَ شُرْبَهَا، حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا

فِيهَا

﴿﴾ ابن وعلہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جو

انگور میں سے نچوڑا جاتا ہے تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا مشکیزہ تحفے کے طور پر

4941 - إسناده صحيح على شرط مسلم . إسحاق بن إبراهيم . وهو ابن راهويه، وقيس بن سعد هو المكي . وأخرجه أحمد

2/500 عن محمد بن يزيد، عن حجاج، عن عطاء، عن أبي هريرة قال: نهى رسول الله صلى عليه وسلم عن ثمن الكلب، ومهر

البغي، وعصب الفحل . وأخرجه أيضاً 2/500 عن يزيد بن هارون، عن حجاج، عن عطاء، عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: نهى عن ثمن

الكلب، وكسب الحجام ومهر البغي . وعنده أيضاً 2/332 و415 من طريق أبي معاوية المهرى، عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: نهى

عن ثمن الكلب، وكسب الحجام، وكسب الموسمة، وعن كسب عصب الفحل . وأخرجه أيضاً 2/347 من طريق أبي حازم، عن

أبي هريرة: نهى عن كسب الحجام، وكسب الأمة . وأخرجه أبو داود "3484" في البيوع: باب في أثمان الكلاب، والنسائي

7/189 - 190 في البيوع: باب النهى عن ثمن الكلب .

4942 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن وعلة، وهو عبد الرحمن بن وعلة السب،

لفمن رجال مسلم . وهو عند مالك في "الموطأ" 2/846 في الأشربة: باب جامع تحريم الخمر . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي

1/140 - 141، ومسلم "1579" في المساقاة: باب تحريم الخمر، والنسائي 7/307 - 308 في البيوع: باب بيع الخمر،

والبيهقي "2042"، والبيهقي 6/11 - 12 . وانظر "4944" .

پیش کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو حرام قرار دے دیا ہے؟ اس شخص نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے سرگوشی میں کوئی بات کی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم نے اس کے ساتھ سرگوشی میں کیا بات کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے ہدایت کی ہے یہ اس کو فروخت کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: بیشک (اللہ تعالیٰ نے) جس چیز کے پینے کو حرام قرار دیا ہے اس کو فروخت کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے تو اس شخص نے اس مشکیزے کا منہ کھول دیا یہاں تک کہ اس میں موجود سب کچھ ختم ہو گیا۔ (یعنی نیچے گر گیا)

ذِكْرُ تَحْرِيمِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

نبی اکرم ﷺ کا شراب کی تجارت کو حرام قرار دینے کا تذکرہ

4943 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا أَنْزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ الْبَقْرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سود کے بارے میں سورہ بقرہ کی آخری آیات جب نازل ہوئیں۔ تو نبی

اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ كَمَا حَرَّمَ شَرْبَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی فروخت کو اسی طرح حرام قرار

دیا ہے جس طرح اسے پینے کو حرام قرار دیا ہے

4944 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ

إِسْرَاهِيمَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ

وَعَلَّةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

4943- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران

ومسلم: هو ابن صبيح أبو الضحى. وأخرجه مسلم "1580" في المساقاة: باب تحريم التجارة في الخمر، وأبو داود "3491" في

البيوع باب في ثمن الخمر والميتة من طرق عن أبي معاوية الإسناد. وأخرجه البخاري "459" في المساجد: باب تحريم التجارة

في الخمر، و"4540" (وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا)، و"4541" (يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا)، من طرق عن سليمان الأعمش، به.

وأخرجه البخاري "2084" في البيوع: باب اكل الربا وشاهدته وكتابه، "4542" في التفسير: باب (فَأَذْنُوبًا يَحْرَبُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)،

ومسلم "1580"، وأبو داود "3490" والنسائي 7/308، وفي البيوع: باب في بيع الخمر، والبيهقي 6/11 من طرق عن أبي الضحى

"مسلم بن صبيح"، به.

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا خَرَجَ وَالْخَمْرُ حَلَالٌ فَأَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عَلَى بَعِيرٍ، حَتَّى وَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، فَقَالَ: مَا هَذَا مَعَكَ؟، قَالَ: رَاوِيَةٌ مِنْ خَمْرٍ أَهْدَيْتُهَا لَكَ، قَالَ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَهَا، قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا، فَالْتَفَتَ الرَّجُلُ إِلَى قَائِدِ الْبَعِيرِ، فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَامَ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا قُلْتَ لَهُ، قَالَ: أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، قَالَ: إِنَّ أَلْدَى حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا، قَالَ: فَأَمَرَ بَعْرًا إِلَى الْمَزَادَةِ فَفْتَحَتْ، فَخَرَجْتُ فِي التَّرَابِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا فِي الْبَطْحَاءِ، مَا فِيهَا شَيْءٌ

✽✽✽ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جس زمانے میں شراب کو حرام قرار نہیں دیا گیا تھا ایک شخص (اپنے گھر سے) نکلا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا ایک مشکیزہ تحفے کے طور پر پیش کرنا تھا۔ وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما پایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہارے ساتھ کیا ہے۔ اس نے عرض کی: شراب کا مشکیزہ ہے جو میں نے آپ کو تحفے کے طور پر پیش کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دے دیا ہے۔ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دے دیا ہے تو وہ شخص اونٹ کو لے کر چلنے والے شخص کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے پست آواز میں اس کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ شخص کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم نے اس سے کیا کہا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے حکم دیا ہے وہ اس کو فروخت کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جس چیز کے پینے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کے فروخت کرنے کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے حکم دیا اس مشکیزے کا منہ کھول دیا گیا اور اس میں سے شراب نکل کر مٹی میں مل گئی۔ میں کھلے میدان میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا

4944- إسناده صحيح، وهو مكرر "4942"، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ربعي بن إبراهيم، فقد روى له الترمذی، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 1/323 - 324 عن ربعي بن إبراهيم ابن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى في "مسنده" "2590" من طريق زهير، عن ربعي بن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 1/244، ومسلم "1579" في المساقاة: باب تحريم بيع الخمر، من طريقين عن عبد الرحمن بن وعله، به.

4945- إسناده صحيح. محمد بن عبد الملك بن زنجويه: ثقتن روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. والآخر المهم الذي ذكره المصنف: هو إبان كما هو عند عبد الرزاق وأبي يعلى وأحمد. وهو في "المصنف" لعبد الرزاق برقم "16970"، وعنه أخرجه أحمد 3/217. وهو في "مسند أبي يعلى" "3042" عن محمد بن مهدي، عن عبد الرزاق. وأخرجه البخاري "5600" في الأشربة: باب من رأى أن لا يخلط البسر تمران ومسلم "1980" "7" و"8" في الأشربة: باب ذكر الشراب الذي أهرق بتحريم الخمرن والطبري في "جامع البيان" "12527"، والطحاوي 4/214، وأبو يعلى "3008" من طرق عن قتادة، عن أنس بن مالك. وأخرجه البخاري "2464" في المظالم: باب صب الخمر في الطريق، و"4620" في التفسير: باب (كَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا)، ومسلم "1980"، وأبو داود "3673" في الأشربة: باب في تحريم الخمر، وأبو يعلى "3361" و"3362"، والواحدى في "أسباب النزول" ص 140، والبيهقي 8/386 من طرق عن حماد بن زيد، عن ثابت، عن أنس، به. وأخرجه البخاري "4617" في التفسير: باب (أَنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَمَا مِثْلَهُنَّ هُمْ عَدُوٌّ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ)، وأحمد في "الأشربة" "17"، من طريقين عن أنس بن مالك، وسياقته عند المصنف بنحوه برقم "5352" و"5361" و"5363" و"5364" من طرق عن أنس.

یہاں تک کہ اس مشکیزے میں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْخَمْرَ لَا يَحِلُّ بَيْعُهَا وَإِنْ كَانَ عِنْدَ الْمُحْتَاجِ إِلَى ثَمَنِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ شراب کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ شراب

اس شخص کے پاس موجود ہو جسے اس کی قیمت کی محتاجی ہو

4945- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، وَآخَرَ مَعَهُمْ كُلَّهُمْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالَ: إِنِّي يَوْمَئِذٍ أَسْقَى أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، قَالَ: فَأَمْرُونِي فَكَفَّاتُهَا

وَكَفَّ النَّاسُ أَنْبَتَهُمْ بِمَا فِيهَا حَتَّى كَادَتِ السِّكِّكَ تَمْتَعُ مِنْ رِيحِهَا، قَالَ أَنَسٌ: وَمَا خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْبُسْرُ،

وَالْتَمْرُ مَخْلُوطَيْنِ، فَجَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ عِنْدِي مَالٌ يَتِيمٍ، فَاشْتَرَيْتُ بِهِ

خَمْرًا، أَفْتَرَى أَنْ أبيعَهُ، فَأَرَدَ عَلَى الْيَتِيمِ مَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتِلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ

عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ، فَبَاعُواهَا، وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا وَكَمْ يَأْذَنُ لِي، النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ

⊗⊗ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن شراب کو حرام قرار دیا گیا۔ میں اس دن گیارہ آدمیوں کو شراب

پلا رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جب اس کی حرمت کا حکم پہنچ گیا) تو ان لوگوں نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس

شراب کو گرا دوں۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں موجود شراب کو بھی گرا دیا یہاں تک کہ اس شراب کی بو کی وجہ سے گلیوں میں سے

گزرنا مشکل ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس زمانے میں شراب صرف خشک اور تازہ کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ ایک شخص نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک یتیم کا مال ہے۔ میں نے اس کے ذریعے شراب خریدی

ہوئی ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ میں اسے فروخت کر کے اس یتیم کا مال اسے واپس کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

یہودیوں کو برباد کرے۔ جب ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ (راوی کہتے

ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شراب کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

4946- إسناده صحيح على شرط الشيخين، إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية، وأيوب: هو السخنياني. وأخرجه الترمذی

"1229" فی البیوع: باب ماجاء فی بیع جبل الحبله، من طریق حماد بن زید، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد

2/80، ومسلم "1514" فی البیوع: باب تحريم بیع جبل الحبله، والبيهقي 5/340 - 341 من طريقين عن نافع، به. وأخرجه

النسائي 7/293 فی البیوع: باب بیع جبل الحبله، وابن ماجه "2197" فی التجارات: باب النهی عن شراء مافی بطون الأنعام

وضروعها وضربة الغائض، من طريقين عن سفیان، عن سعید بن جبیر، به. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ

حمل کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4946 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ

حمل کے حمل کو فروخت کرنے کے اس طریقے کا تذکرہ جس سے منع کیا گیا ہے

4947 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَبَايَعُهُ، أَهْلُ

الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجُزُورَ، إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الْبَنَاتُ فِي بَطْنِهَا

تَوْضِيعُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ، هُوَ أَنْ يَشْتَرِيَ الْمَرْءُ بَعِيرًا، عَلَى أَنْ يُؤَقِّرَ ثَمَنَهُ،

إِلَى أَنْ تُنْتَجَ نَاقَةُ الْفَلَانِيَّةِ، ثُمَّ تُنْتَجُ الْبَنَاتُ فِي بَطْنِهَا، فَهَذَا أَجَلٌ، يَتَلَقَّاهُ غَرَزَانِ اثْنَانِ، وَلَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ زمانہ

4947 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وهو فی "الموطأ" 2/653 - 654 فی البیوع: باب ما لا یجوز من بیع

الحيوان. ومن طریق مالك أخرجه البخاری "2143" فی البیوع: بیع الغرر الحبله، وأبو داود "3380" فی البیوع: باب فی بیع

الغرر النسائي 7/293 - 294 فی البیوع: باب بیع حبل الحبله، وابن الجارود "591"، والبيهقي 5/340، والبقوی "2107".

4948 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. وأبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، والحوضي: هو حفص بن

عمر. وأخرجه البخاری "2535" فی العتق: باب بیع الولاء وهبته، عن أبي الوليد، والبيهقي 10/292 من طریق علی بن عبد العزيز،

عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2919" فی الفرائض: باب فی بیع الولاء، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا

الإسناد. وأخرجه أحمد 2/79 - 107، والطيالسي "1885"، ومسلم "1506" فی العتق: باب النهي عن بیع الولاء وهبته،

والترمذی "1236" فی البیوع: باب ما جاء فی كراهية بیع الولاء وهبته، والنسائي 7/306 فی البیوع: باب الولاء، وابن ماجه

"1747" فی الفرائض: باب النهي عن بیع الولاء وهبته، والطبرانی فی الكبير "13626" من طرق عن شعبة، به. وأخرجه مالك

2/782 فی العتق والولاء: باب ما جاء فی كراهية والولاء وهبته، ومسلم "1506"، الشافعي 2/256، والنسائي 7/72 والطبرانی

"13625"، والبيهقي 10/292، والبقوی "2226" من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه ابن ماجه "2748" من طریق عبید

الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، به. وأنظر ما بعده.

جاہلیت کے لوگ یہ سودا کیا کرتے تھے۔ ایک شخص اونٹ کو یوں خریدتا تھا کہ جب اس اونٹنی کے ہاں بچہ ہوگا اور پھر اس کے پیٹ میں موجود بچے کے ہاں بچہ ہوگا۔ (تو اس وقت ادائیگی کی جائے گی)

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) حمل کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت سے مراد یہ ہے: ایک شخص کوئی اونٹ خریدتا ہے۔ اس شرط پر کہ وہ اس کی پوری قیمت اس وقت ادا کرے گا جب فلاں اونٹنی کے ہاں بچہ ہو جائے گا اور اس کے ہونے والے بچے کے ہاں بچہ ہو جائے گا تو یہ اس کی طے شدہ مدت ہوتی تھی۔ اس میں دو قسم کے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْتِهِ

ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4948 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، قَالَا:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا

—

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4949 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هَيْتِهِ،

(توضیح مصنف): قَالَ زُهَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي بِهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ، اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا

4949 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، وهو مکرر ما قبله . النفلی: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل، من رجال

البخاری، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الشافعی . 2/72، وعبد الرزاق "16138"، وأحمد 2/9، وابن أبي شيبة 6/121،

وسعيد بن منصور "276" والبخاری "6756" فی الفرائض: باب إثم من بدأ من موالیه، ومسلم "1506" فی العتق: باب النهی عن

بيع الولاء، والترمذی "1236" البيوع: باب ماجاء كراهية بيع الولاء وهبته، وابن ماجه "2747" فی الفرائض: باب النهی عن بيع

الولاء وهبتهن وابن الجارود "987"، والبيهقی 10/292، والبقوی "2225" من طرق عن سفیان بن یحییٰ بهذا الإسناد .

ہے۔

زہیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ روایت عبد اللہ بن دینار کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند مجھے سنائی ہے۔ ان کا نام عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار ہے۔

ذَكَرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ولایہ کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے

4950 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: قُرِئَ عَلَيَّ بِشَرِّ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْوَلَاءُ لِحِمَّةٍ كُلِّحِمَةِ النَّسَبِ، لَا يَبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ

✿✿ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ولایہ، نسبی رشتے کی طرح ایک پختہ تعلق ہے جسے فروخت نہیں کیا جاسکتا اور ہبہ نہیں کیا جاسکتا۔“

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَمْلِ فِي الْبَطْنِ وَالطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ

وَالسَّمَكِ فِي الْمَاءِ قَبْلَ أَنْ يُصْطَادَ

پیٹ میں موجود حمل، یا ہوا میں موجود پرندے، یا پانی میں موجود مچھلی کو شکار کرنے سے

پہلے اسے فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4951 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

4950 - بشر بن الولید: هو الکندی الفقیہ صاحب ابی یوسف، و ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 8/143، و وثقہ الدارقطنی و مسلمة بن القاسم، و کان أحمد یثنی علیہ، و روی الخطیب فی "تاریخہ" 7/82 بسندہ عن بشر، قال: کنا نکون عند سفیان بن عیینة، فکان إذا زردت مسألة مشکلة، یقول: ها هنا أحد من أصحاب ابی حنیفة؟ فیقال: بشر، فیقول: أحب فیہا فأجیب، فیقول التسلیم للفقهاء سلامة فی الدین. و شیخہ فی هذا الحدیث هو یعقوب بن إبراهیم بن حبیب بن حبش الأنصاری الکوفی أبو یوسف الإمام المنجهد العلامة المحدث کبیر القضاة، و ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 7/645 - 646، و وثقہ النسائی، و ابن شاکین، و قال ابن عدی: لا بأس به، و قال ابن معین: لیس فی أصحاب الرأی اکثر حدیثاً ولا أثبت من ابی یوسف و وصفہ السمعانی فی "الأنساب" 2/86 بالإنسان، و ترجم له الذہبی فی "تذکرۃ الحفاظ" 1/292 - 293، و أرخ وفاته سنة 182ھ، و باقی السند علی شرط الشیخین. و أخرجه الشافعی 2/72 - 73، من طریقہ الحاکم 4/341، ثم البیهقی 10/292 عن محمد بن الحسن، عن ابی یوسف، عن عبد اللہ بن دینار، بهذا الإسناد. و لیس فیہ عبید اللہ بن عمر، و أشار إلى ذلك الحافظ ابن حجر فی "الفتح" 12/44 حيث ذکر الحدیث عن ابی یوسف، ثم قال: و أدخل بشر بن الولید بین ابی یوسف و بین ابن دینار عبید اللہ بن عمر. أخرجه أبو یعلی فی "مسندہ عنہ"، و أخرجه ابن حبان فی "صحیحہ" عن ابی یعلی.

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الْغَرْرِ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الْمَاءِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ
 اس بات کی ممانعت کا تذکرہ پانی کو فروخت کیا جائے جس کا ذکر ایسے الفاظ
 میں ہے جن کی وضاحت نہیں کی گئی

4952 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرُوَ أَبَا الْمِنْهَالِ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَزِينِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ لَا يَدْرِي عَمْرُوَ أَيَّ مَاءٍ هُوَ
 حضرت ایاس بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔
 عمر و نامی راوی کو یہ نہیں معلوم کہ اس سے مراد کون سا پانی ہے؟

4951 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الدارقطني 3/15 - 16 عن أبي محمد بن صاعد، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/436، ومسلم "1513" في البيوع: باب بطلان بيع الحصة والبيع الذي فيه غرر، والنسائي 7/262 في البيوع: باب بيع الحصة، والدارقطني 3/15 - 16 والبغوي "2103" من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، به. وأخرجه أحمد 2/496، ومسلم "1513"، وأبو داود "3376" في البيوع: باب بيع الغرر، وابن ماجه "2194" في التجارات: باب النهي عن بيع الحصة وعن بيع الغرر وابن الجارود "2194"، والبيهقي 5/338 من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وأخرجه أحمد 2/376 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. ووقع عند من سبق ذكرهم: نهى عن بيع الغرر وبيع الحصة، وسيأتي عند المصنف هذا الحديث بهذا الإسناد برقم "4977"، وفيه: نهى عن بيع الحصة. وسيأتي من حديث ابن عمر عنده أيضاً برقم "4972".

4952 - إسناده صحيح، ورجاله ثقات. سفیان: هو ابن عيينة، وعمرو هو ابن دينار، وأبو المنهال: اسمه عبد الرحمن بن مطعم البناني. وأخرجه الحميدي "912"، وأحمد 138، والنسائي 7/307 في البيوع: باب بيع الماء، الدارمي 2/269، وابن ماجه "2476" في الرهون: باب النهي عن بيع الماء وابن الجارود "594"، والطبراني في الكبير "782"، والبيهقي 6/15، من طرق عن سفیان بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/417، وأبو داود "3478" في البيوع: باب في بيع فضل الماء، والترمذي "1271" في البيوع: باب ماجاء في بيع فضل الماء - وقال: حسن صحيح والحاكم 2/61، والطبراني "783" من طريقين عن عمرو بن دينار،

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

ہم نے جو مجمل الفاظ پہلے ذکر کیے ہیں ان کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

4953 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يُوَيْعَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ، لِيُمنَعَ بِهِ الْكَلَاؤُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ اس کے

نتیجے میں گھاس اگانا بند ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ مَنَعِ فَضْلِ الْمَاءِ فَصَدَّ الضَّرَرَ فِيهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ضرر پہنچانے کی نیت سے مسلمانوں کو اضافی پانی

(حاصل کرنے سے) روکا جائے

4954 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُمنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمنَعَ بِهِ الْكَلَاؤُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَضْمَرَ فِيهِ الْمَاءُ، الَّذِي لَا يَقَعُ فِيهِ الْحَوْزُ وَلَا يَتَمَلَّكُهُ أَحَدٌ مَا دَامَ مَشَاعًا

4953 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح هو وابن

جريح بالتحديث عند مسلم، فانفتت شبهة تبادليهما. وأخرجه مسلم "1565" في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء، والبيهقي

6/15 عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "2477" في الرهون: باب النهي عن بيع الماء، وابن الجارود في

"المنتقى" "595" من طرفين وكيح، به. وأخرجه مسلم "1565"، البيهقي 6/15 من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد

"3/356"، والحاكم 2/61 من طريقين عن حماد بن سلمة عن أبي الزبير، به. قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه،

ووافقه الذهبي! وأخرجه النسائي 7/306 - 307 في البيوع: باب بيع الماء من طريق أيوب، عن عطاء، عن جابر.

4954 - إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ" 2/744 في الأفضية باب القضاء في الماء. ومن طريق مالك

أخرجه الشافعي 2/153، والبخاري "2353" في الأشربة: باب من قال: إن صاحب الماء أحق حتى يروى، و"6962" في الحيل:

باب ما يكره من الاحتيا، ومسلم "1566" في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء الذي يكون بالفلاة، والبيهقي 6/151،

والبغوي "1668". وأخرجه أحمد 2/244، وابن ماجه "2478" في الرهون: باب النهي عن بيع فضل الماء لِيُمنَعَ بِهِ الْكَلَاؤُ، وابن

الجارود "596" من طريق سفيان. وأخرجه الترمذی "1272" في البيوع: باب ما جاء في بيع فضل الماء، من طريق البيهقي، كلاهما

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، بِهِ. وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 2/273 و309 و482، والبخاري "2354"، ومسلم "1566"، والبيهقي 6/15 - 16 - و152

من طرق عن أبي هريرة، به. وانظر "4956".

مِثْلَ الْمِيَاهِ الْجَارِيَةِ الْمُشْتَرَكَةِ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ الْمَاءُ الَّذِي يَكُونُ لِلْمَرْءِ فِي الْبَادِيَةِ، مِنْ بِنْرِ أَوْ عَيْنٍ، فَيَنْتَفِعُ بِهِ، وَيَمْنَعُ النَّاسَ مَا فَضَلَ عَنْهُ، فَنَهَى عَنْ مَنَعِ الْمُسْلِمِينَ مَا فَضَلَ مِنْ مَائِهِ، بَعْدَ قَضَاءِ حَاجَتِهِ عَنْهُ، لِأَنَّ فِي مَنَعِهِ ذَلِكَ مَنَعَ النَّاسَ عَنِ الْكَلَالِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اضافی پانی سے منع نہ کیا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں گھاس اگنا بند ہو جائے گی۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس میں یہ بات پوشیدہ ہے اس سے مراد وہ پانی ہے جس میں حوز واقع نہ ہو۔ (یعنی اس کے ارد گرد چار دیواری کھڑی نہ ہو) کوئی ایک شخص اس کا مالک نہ ہو اور وہ لوگوں کے درمیان مشترک طور پر استعمال ہوتا ہو جو بہتے ہوئے پانی کی مانند ہو جو مشترک ہوتا ہے اور اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے اس سے مراد وہ پانی ہو جو جنگل میں کنویں کا یا چشمے کا پانی ہوتا ہے اور اس کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے تو آدمی اضافی پانی کے استعمال سے لوگوں کو منع کر دے۔ اور اس بات سے منع کیا گیا ہے اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد مسلمانوں کو اضافی پانی استعمال کرنے سے روک دیا جائے کیونکہ اس سے روکنے کے نتیجے میں لوگوں کو گھاس ملنے سے روکنا بھی لازم آئے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ مَنَعِ الْمَرْءِ فَضْلَ الْمَاءِ الَّذِي لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اس اضافی پانی سے کسی کو روکے

جس کی اسے خود ضرورت نہیں ہے

4955- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُمْنَعَ نَفْعَ الْبَيْرِ، يَعْنِي فَضْلَ الْمَاءِ

تَوْضِيحُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أُمُّ عُمَرَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ، وَكَانَتْ مِنْ أَعْلَمِ النِّسَاءِ

بِحَدِيثِ عَائِشَةَ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کنویں کے ”نفع“ سے منع کیا

4955- إسنادہ قوی، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، ولا تضر عننته، فقد صرح

بالتحديث عند أحمد، ثم هو قد توبع، وجرير: هو عبد الحميد. وأخرجه أحمد 6/139 و268 من طريقين عن محمد بن إسحاق،

بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/2 و252، والحاكم 6/61، والبيهقي 6/152، وابن عبد البر في "التمهيد" كما في "البحر

والنقيط لابن الترمكاني 6/152 من طرق عن محمد بن عبد الرحمن، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

وأخرجه ابن ماجه "2479" في الرهون: باب النهي عن منع فضل الماء، والبيهقي 6/152 من طرق حارثة بن أبي الرجال، عن

عمرة. وهذا سند ضعيف لضعف حارثة. وأخرجه مالك 2/745 في الأفضية: باب القضاء في المياه، ومن طريقه البيهقي 6/152

عن محمد بن عبد الرحمن، عن أمه عمرة مرسلًا، وقال البيهقي: هذا هو المحفوظ، مرسل.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد اضافی پانی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن عبدالرحمن نامی راوی کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ ہیں یہ خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والی خاتون ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4956 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ حَيَّوَةَ، يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى غِفَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا تَمْنَعُوا فِضْلَ الْمَاءِ، وَلَا تَمْنَعُوا الْكَلَّا، فَيَهْزُلَ الْمَالُ وَيَجُوعَ الْعِيَالُ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اضافی پانی سے منع نہ کرو اور گھاس سے منع نہ کرو ورنہ مال (یعنی زرعی زمین) ختم ہو جائے گی اور بال بچے بھوکے رہ جائیں گے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الْأَرْضِ الْمَبْدُورِ فِيهَا مَعَ الْبَذْرِ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرَ مَا يَتَوَلَّدُ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ایسی زمین کو فروخت کیا جائے جس میں بیج ڈال دیئے گئے ہوں

اور اسے بیج سمیت فروخت کیا جائے اور یہ اس کی پیداوار ظاہر ہونے سے پہلے ہو

4957 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ مُوسَى عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ بَيْعِ الْأَرْضِ

✿✿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی بیاض سے منع کیا ہے۔

4956 - أبو سعيد مولى غفار: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف فى "الفتاوى 5/573" وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو

هانء: هو حميد بن هانء. وأخرجه أحمد 2/420 عن هارون، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

4957 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبى الزبير، فمن رجال مسلم. محمد بن معمر: هو ابن

ربعى القيسى، وأبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد. وأخرجه أحمد 3/338 و395، والدارمى 2/271، ومسلم "1536"

"100" فى البيوع: باب كراء الأرض من طرق عن أبى خزيمة زهير بن معاوية، عن أبى الزبير عن جابر، قال: نهى رسول الله

صلى الله عليه وسلم عن بيع الأرض البيضاء سنتين أو ثلاثاً.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَلْقَى الْمُشْتَرَى الْبُيُوعَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خریدار (بازار کے باہر) فروخت کرنے والوں سے ملے

4958 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَيْشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ هُوَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلْقَى الْبُيُوعِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (منڈی سے باہری) سوداگروں سے ملنے سے

منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ التَّلْقَى لِلْبُيُوعِ إِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ إِلَى أَنْ تَهَيَّطَ الْأَسْوَاقُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ فروخت کرنے والوں کو (بازار سے باہر) ملا جائے

ملنے سے منع اس وقت تک کیا گیا ہے جب تک وہ بازار نہیں پہنچ جاتے

4959 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّؤَيْسِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ

أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَلْقَى السَّلْعِ، حَتَّى تَهَيَّطَ الْأَسْوَاقُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تاجروں کو (منڈی سے باہری) ملنے سے منع کیا ہے

جب تک وہ بازار نہیں پہنچ جاتے۔

4958 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عيشة: هو زهير بن حرب، ويحيى بن سعيد: هو القطان، وأبو عثمان: هو

عبد الرحمن بن مل. وأخرجه أحمد 1/430، وابن أبي شيبة "2180" في التجارات: باب النهي عن تلقى الجلب، عن يحيى بن

سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "14880" ن وابن أبي شيبة 6/399، والبخاري "2149" في البيوع: باب النهي للبايع أن

يحفل الإبل والغنم والبقر، و "2164" باب النهي عن تلقى الركبان، ومسلم "1518" في البيوع: باب تحريم تلقى الجلبين

والتزمذى "1220" في البيوع: باب ما جاء في كراهية تلقى البيوع، وابن ماجه "2180" ن والبيهقي 5/319 و 348 من طرق عن

سليمان التيمي، به. والبيوع: جمع بيع، بمعنى المبيع.

4959 - إسناده صحيح. زهير بن عباد الرؤاسي، ذكره المؤلف في "اللقاءات 8/256"، وثقه أبو حاتم، وروى عنه كما في

"الجرح والمعدل 3/591" من لوفه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/63، والبخاري "2165" في البيوع: باب النهي عن

تلقى الركبان، ومسلم "2165" في البيوعك باب تحريم الجلب، وأبو داود "3436" في البيوع: باب التلقى، والبيهقي 5/347،

والبغوي "2092" من طرق عن مالك بن هذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2179" في التجارات: باب النهي عن تلقى الجلب،

والطحاوي 4/7 من طرق عن عبيد الله. وأخرجه 4/8 من طريق عقيل، كلاهما عن نافع، به وانظر "4962"

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَبِيعَ الْمَرْءُ الْحَاضِرُ لِلْبَادِي مِنَ الْأَعْرَابِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرے
(یعنی اس کا ایجنٹ بنے)

4960- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَدَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُوا اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے ہرگز سودا نہ کرے تم لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرتا رہے گا۔“

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ الْمُهَاجِرِ لِلْأَعْرَابِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ شہری شخص دیہاتی مہاجر کے لیے کوئی چیز فروخت کرے

4961- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّلْقِي وَآَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ الْمُهَاجِرَ لِلْأَعْرَابِ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے (منذی سے باہر ہی) سودا گروں سے ملنے سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے، کوئی مہاجر شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا کرے۔

4960- إسناده جيد. أحمد بن سعيد الهمداني: روى له أبو داود، ووثقه العجلي وأحمد بن صالح، وذكره المؤلف في "الفتاوى" وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال الذهبي لابن أبي عمير، وقال الحافظ في "التقريب": "صدوق وقد توبع. ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلمين وقد صرح بالتحديث عند أحمد وابن أبي شيبة والنسائي، فانفتحت شبهة تديسه. وأخرجه الشافعي 2/147، وأحمد 2/307، وابن أبي شيبة 6/239، ومسلم 1522" في البيوع: باب تحريم بيع الحاضر للبادي، والترمذي 1223" في البيوع: باب ما جاء لا يبيع حاضر لبادٍ وقال: حسن صحيح، وابن ماجه 2176" في التجارات: باب النهي أن يبيع حاضرا لباد، من طرق عن سفیان بن بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/256 في البيوع: باب بيع الحاضر للبادين من طريق ابن جريج قال: أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابراً قال....: قد ذكره. وانظر "4963" و"4964"

4961- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد هو الطيالسين وشعبة: هو ابن الحجاج، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وأخرجه البخاري 2727" في الشروط: باب الشروط في الطلاق، ومسلم 12" و"1515" و"13" في البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه والنسائي 7/255 في البيوع: باب بيع المهاجر للأعراب، والطحاوي 4/11، والبيهقي 5/317 من طرق عن شعبتين بهذا الإسناد. والمراد بالمهاجر: الحضري، أطلق عليه ذلك على عرف ذلك الزمان.

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ الْحَاضِرَ قَدْ زُجِرَ عَنْ أَنْ يَبِيعَ لِلْبَادِي وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِالْمُهَاجِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ شہری شخص کو دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرنے سے

منع کیا گیا ہے اگرچہ وہ دیہاتی مہاجر نہ بھی ہو

4962- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّادِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَقَالَ: لَا تَلْقُوا الْبُيُوعَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کوئی شہری شخص کسی دیہاتی

کے لئے سودا کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم سودا گروں کو (منڈی سے باہر) نہ ملو۔

ذَكَرُ الْعِلَّةِ النَّبِيِّ مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4963- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ، يَرْزُقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے ہرگز سودا نہ کرے تم لوگوں کو (ان کے حال پر) رہنے دو انہیں ایک دوسرے کے

ذریعے رزق ملتا رہے گا۔“

4962- إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ رجال الشیخین غیر علی بن الحجعد، فمن رجال البخاری. وهو فی

"مسندہ" 3125 "دون قوله": وقال: لا تلقوا الجلب "ومن طريقة أخرجه الطحاوی 4/7 و10، وأخرجه أحمد 2/153 عن عبد

الصد، عن جويرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشطر الأول منه الشافعی 2/146، والطحاوی 4/11، والبيهقی 5/346 من طریقین عن

نافع، به. وأخرجه الشطر الأول منه أيضاً: البخاری "2159" فی البیوع: باب من کره أن یبیع حاضر لباید باجرن وابن ابی شیبہ

240 - 6/239 من طریقین عن ابن عمر، به.

4963- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو مکرر "4960" وقد صرح أبو الزبیر بالتحديث عند أحمد. وأخرجه ابن

الحجعد "2731"، والطیالسی "1752"، وأحمد 3/312 و3/386 و392، ومسلم "1522" فی البیوع: باب تحریم بیع الحاضر

لبیادی، وأبو داود "3442" فی البیوع: باب فی النهی أن یبیع حاضر لباید، والبيهقی 5/346 البغوی "2099" من طرق عن زهير

بن معاوية بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْزُقُ بَعْضَهُمْ، بَعْضًا
أَرَادَ بِهِ أَنَّ اللَّهَ يَرْزُقُهُمْ عَلَى أَيْدِيهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”انہیں ایک دوسرے کے ذریعے
رزق حاصل ہوگا“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق
عطا کرے گا

4964 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ، يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے تم لوگوں کو (ان کے حال پر) رہنے دو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے
کے ذریعے رزق عطا کرے گا۔“

ذِكْرُ الزُّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَرْءِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَ الْبَائِعُ وَالْمُشْتَرِي
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے سے (ممانعت) اس
سے پہلے ہے، فروخت کرنے والا اور خریدار ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں

4965 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ
مَرْكَكِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4964 - إسنادہ صحیح، وهو مکرر ما قبله، وانظر. "4960"

965 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وهو فی "الموطأ" 2/683 "فی البیوع: باب ما ینهی عنہ من المسافاة
والمبایعة. ومن طریفہ أخرجه الشافعی 2/146، وأحمد 2/63، والدارمی 2/255، والبخاری "2139" فی البیوع: باب لا یبیع
علی بیع أخیه ولا یسوم علی سوم أخیه، و"2165" باب النهی عن تلقی الرکبان، ومسلم "1412" ص 1154 فی البیوع: باب
تحریم بیع الرجل علی بیع أخیه والنسانی 7/256 فی البیوع: باب بیع أخیه، وابن ماجه "2171" فی التجارات: باب لا یبیع
الرجل علی بیع أخیه، والطحاوی 3/3، والبیہقی 5/344، والبیہقی، والبیہقی، والبیہقی، "2093" وأخرجه البخاری "5142" فی النکاح:
باب ما یخطب علی خطبة أخیه حتی ینکح أو یدع ومسلم "1412" فی البیوع، والترمذی "1292" فی البیوع: باب ما جاء فی
النهی عن البیع أخیه، والنسانی 7/258 من طرق عن نافع، به. وانظر ما بعد بعده.

”کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْفِعْلِ إِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مَا لَمْ يَأْذِنِ الْبَائِعُ الْأَوَّلُ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے منع اس صورت میں کیا گیا ہے جب پہلا فروخت

کرنے والا شخص اس بارے میں اجازت نہ دے

4966- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ آخِيهِ، إِلَّا يَأْذِنُهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ کر سکتا ہے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْبَيْعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس سودے سے منع کیا گیا ہے

4967- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ

دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارِ التَّمَّارِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ يَهُودِيًّا قَدِمَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِينَ حِمْلَ شَعِيرٍ، وَتَمْرٍ، فَسَعَرَ مَدًّا،

بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ فِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ طَعَامٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ قَدْ أَصَابَ النَّاسَ قَبْلَ ذَلِكَ جُوعٌ،

لَا يَجِدُونَ فِيهِ طَعَامًا، فَآتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسَ يَشْكُونَ إِلَيْهِ، غَلَاءَ السَّعِيرِ، فَصَعِدَ الْمُنْبِرَ،

فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا الْقَيْنَ اللَّهَ مِنْ قَبْلِ أَنْ أُعْطِيَ أَحَدًا مِنْ مَالِ أَحَدٍ، مِنْ غَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ، إِنَّمَا

الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ، وَلَسِكُنْ فِي بِيُوعِكُمْ خِصَالًا، أَذْكَرُهَا لَكُمْ، لَا تُضَاغِنُوا، وَلَا تَنَاجِشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا

يَسُومُ الرَّجُلُ، عَلَى سَوْمِ آخِيهِ، وَلَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَالْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

4966- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أبو داود "2081" في النكاح: باب كراهية أن

يخطب الرجل على خطبة أخيه عن الحسن بن علي، عن ابن نمير بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1412" في النكاح: باب تحريم

الخطبة على خطبة أخيه، والنسائي 74 - 6/73 في النكاح: باب خطبة الرجل إذا ترك الخطاب، وعبد الرزاق "14868" ن وعلی

بن الجعد "3160"، والطحاوی 3/3، والبيهقی 5/344 من طرق عن نافع، به.

4967- إسناده قوى. سعيد بن عبد الجبار: هو ابن يزيد القرشي. وأخرجه منه قوله: "إنما البيع عن تراض": ابن ماجه

"2185" في التجارات: باب بيع الخيارن والبيهقی 6/17 من طريقين عن عبد العزيز الدراوردی بهذا الإسناد. وقال البوصیری فی

"مصباح الزجاجة: 138/2" هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات.

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک یہودی تیس اونٹوں پر لاد کر جو اور کھجوریں لے آیا۔ اس نے ایک مد کی قیمت نبی اکرم ﷺ کے مد سے زیادہ مقرر کر دی۔ ان دنوں لوگوں کے پاس اس کے علاوہ اناج حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اس سے پہلے وہ بھوک کا شکار ہو چکے تھے۔ انہیں اس دوران اناج نہیں ملتا تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کی شکایت کی کہ قیمت زیادہ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں ہرگز حاضر نہیں ہوں گا کہ میں نے کسی کا مال اس کی ناپسندیدگی کے ساتھ کسی دوسرے کو دیا ہو۔ خرید و فروخت باہمی رضامندی سے ہوتی ہے تاہم تمہاری خرید و فروخت میں کچھ چیزیں ہیں جن کے حوالے سے میں تمہیں نصیحت کرنا چاہتا ہوں تم ایک دوسرے کے لئے کینہ نہ رکھو۔ ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو اور کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور شہری شخص دیہاتی کے لئے ہرگز (کوئی چیز) فروخت نہ کرے۔ خرید و فروخت باہمی رضامندی سے ہوتی ہے تم اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ مَزَايِدَةِ الْمَرْءِ عَلَى الشَّيْءِ الْمَبِيعِ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ لِشِرَائِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص کسی فروخت ہونے والی چیز کو خریدنے کے

ارادے کے بغیر اس چیز کی زیادہ قیمت لگائے

4968 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجَشِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مصنوعی بولی لگانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ تَصْرِيَةِ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ، عِنْدَ بَيْعِهَا

جانوروں کو فروخت کرنے کے وقت ان کا "تصریہ" کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4969 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ

4968 - إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ" 2/684 "في البيوع :باب ما ينهى عنه من المساومة والمبايعه. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63 و 108 و 156، والشافعي 2/145، والبخاري "2142" في البيوع :باب النجش، و "6963" في الحيل :باب ما يكره من النجش، ومسلم "1516" في البيوع :باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه وتحريم النجش، والنسائي 7/258 في البيوع :باب النجش، وابن ماجه "2173" في التجارات :باب ما جاء في النهي عن النجش، والبيهقي 5/343، والبخاري "2097"

الرِّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمْ اللَّفْحَةَ، أَوْ الشَّاةَ، فَلَا يُحْفِلْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے لگے تو وہ اس کا تصریہ نہ کرے۔“

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِي تَصْرِيهِ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ عِنْدَ بَيْعِهَا

جانوروں کو فروخت کرنے کے وقت تصریہ کے بارے میں حکم کی صفت کا تذکرہ

4970 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا إِنْ

رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اونٹنیوں اور بکریوں کا تصریہ نہ کرو جو اس شخص اس کے بعد اسے خرید لے اسے دو میں سے ایک چیز کا اختیار ہوگا۔ اس

کا دوہ دوہ لینے کے بعد اگر وہ پسند کرے تو اس جانور کو اپنے پاس رہنے دے اور اگر نا پسند کرے تو اسے واپس کر

دے اور کھجور کا ایک صاع بھی دے۔“

4969 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي كثير وهو السحيمي فمن رجال مسلم. وهو في

"مصنف عبد الرزاق" 14864 "ومن طريقه أخرجه النسائي 253 - 7/252 في البيوع: باب المحفلة. وأخرجه أحمد 2/481،

وابن أبي شيبة 6/215 من طريق علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد.

4970 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/683 "في البيوع: باب ما ينهى عن المساومة والمبايعه.

ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 142 - 2/141، والبخاري "2150 في البيوع: باب النهي للبايع أن يحفل الإبل والغنم والبقر،

ومسلم "11" "1515" في البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه، وأبو داود "3443" في البيوع: باب من اشترى مصراة

فكرههان والبيهقي 5/318، والبخاري "2092" وأخرجه الشافعي 2/142، وأحمد 2/242، والنسائي 7/253 في البيوع: باب

النهي عن المصراة من طريق سفيان، عن أبي الزناد به. أخرجه عبد الرزاق "14858" و"14862" و"14862"، وأحمد 2/259

و 273 و 386 و 420 و 430 و 469 و 481، والبخاري "2151" في البيوع: باب إذا شاء رد المصراة وفي جلبتها صاع

تمر، ومسلم "1524" و"22" و"26" في البيوع: باب حكم بيع المصراة، وأبو داود "3445" و"1251" في البيوع:

باب ما جاء في المصراة، والنسائي 254 - 7/253، والطحاوي 4/17 و 18 و 318 و 319 من طرق عن أبي هريرة، به.

وأخرجه عبد الرزاق "14859"، ومسلم "241" "1524" و"25" و"1252" والنسائي 7/254، وابن ماجه "2239"

في التجارات: باب بيع المصراة، والدارمي 2/251، والطحاوي 4/18 و 19، والبيهقي 5/320، والدارقطني 3/74،

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِثْنَاءِ الْبَائِعِ الشَّيْءَ الْمَجْهُولَ مِنَ الشَّيْءِ الْمَبِيعِ فِي نَفْسِ الْعَقْدِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی چیز کو فروخت کرنے والا شخص نفس عقد میں اس چیز

میں سے مجہول حصے کا استثنیٰ کر لے

4971- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ
الْعَوَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:
(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الثَّنِيَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ
تَوْصِيحَ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ فِي غَيْرِ الزُّهْرِيِّ، ثَبَتَ، فَإِنَّمَا اخْتَلَطَ عَلَيْهِ صَحِيفَةُ
الزُّهْرِيِّ، فَكَانَ بِهِمْ فِيهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (غیر متعین) استثناء سے منع کیا ہے البتہ جب اس کے بارے
میں تعین کر لیا جائے (تو حکم مختلف ہے۔)

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سفیان بن حصین نامی راوی زہری کے علاوہ نقل کرنے میں مثبت ہے تاہم زہری کے
صحیفے کے حوالے سے وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ اس میں سے نقل کرتے ہوئے وہ وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يَقَعَ بَيْعُ الْمَرْءِ عَلَى شَيْءٍ مَجْهُولٍ أَوْ إِلَى وَقْتٍ غَيْرِ مَعْلُومٍ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کا سودا کسی مجہول چیز پر واقع ہو یا
کسی غیر متعین وقت تک کے لیے ہو

4972- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ:
4971- إسناده صحيح على شرط الصحيح. يونس بن عبيد. هو ابن دينار العبدي. وأخرجه الترمذي "1290" في البيوع:
باب ما جاء في النهي عن الثنيا، والنسائي 38 - 7/37 في المزارعة ك باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والرابع. و 7/296 في
البيوع: باب النهي عن بيع الثنيا حتى يعلم، وفي الشروط من "الكبرى" كما في "التحفة" 2/246 "عن زياد بن أيوب، بهذا الإسناد.
وأخرجه أبو داود "3405" في البيوع: باب في المخابرة، والبيهقي 5/304 من طريقين عن عباد بن عوام، به. وأخرجه أحمد
3/323 و 3/356 و 3/364 و ابن أبي شيبة 6/327، ومسلم "85" "1536" وفي البيوع: باب المحافل والمزابنة، وأبو داود
"3404"، والنسائي 7/296، والبيهقي 5/304 من طريقين عن جابر، به

4972- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى الصنعائي: ثقة من رجال مسلم، من فوقه من رجال
الشيخين. معتمر: هو ابن سليمان بن طرخان التيمي. وأخرجه أحمد 2/144، والبيهقي 5/338 من طريقين عن نافع، بهذا الإسناد،
ذكره الهيثمي في "المجمع" 4/80، ونسبة للطبراني في "الأوسط" وقال: رجاله ثقات. وقد تقدم برقم "4951" من حديث أبي
هريرة.

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْوِ عَنْ بَيْعِ الشَّيْءِ بِمِثْلِهِ دِينَارٍ نَسِيئَةً وَيَتَسَعِينَ دِينَارًا نَقْدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی چیز ایک سو دینار ادھار اور نوے دینار نقد پر فروخت کی جائے

4973 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے

منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُشْتَرِي إِذَا اشْتَرَى بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ عَلَى مَا وَصَفْنَا

وَأَرَادَ مُجَانِبَةَ الرَّبَا كَانَ لَهُ أَوْ كُسُهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب کوئی خریدار ایک ہی سو دے میں دو چیزیں خرید لیتا ہے

جو اس کے مطابق ہو جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اور وہ اس بارے میں سو سے اجتناب کرنا چاہتا ہے تو اسے

اس چیز کا حق حاصل ہوگا جو کم قیمت کی ہوگی

4974 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4973 - إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة - روى له البخارى مقروناً ومسلم فى المتابعات، وهو صدوق،

وباقى رجاله ثقات من رجال الشيخين. عبدة بن سليمان. هو الكلابى. وأخرجه الترمذى "1231" فى البيوع: باب النهى عن بيعتين فى بيعه، عن هناد، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وقال: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/432 و503/475، والنسائى

296 - 7/295 فى البيوع: بيعتين فى بيعه، وابن الجارود "600"، والبيهقى 5/343، والبقوى "2111" من طرق عن محمد بن عمرو، به.

4974 - إسناده حسن الذى قبله. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن كزيب، وهو عند ابن أبي شيبة فى "المصنف. 6/120"

وأخرجه أبو داود "3461" فى البيوع: باب فىمن باع بيعتين فى بيعه، وأحكام 2/45، وعنه البيهقى 3/343 من طريق ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْ كَسَهُمَا أَوْ الرِّبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ایک ہی سودے میں دو سودے کر لیتا ہے تو اس کے حصے میں یا تو نقصان آئے گا یا سود آئے گا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت کا تذکرہ

4975 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى، عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَيْعِ الْمَلَامَسَةِ وَكَيْفِيَّةِ الْمُنَابَذَةِ

لامسہ کی صفت اور منابذہ کی کیفیت کا تذکرہ

4976 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بَعْسَقْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ:

4975 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز، وهو

في "الموطأ" 2/666 "في البيوع باب بيع الملامسة والمنابذة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/144، والبخاري "2146" في

البيوع: باب بيع المنابذة، و"5821" في اللباس: باب الاختباء في الثوب والواحد، والنسائي 7/259 في البيوع: باب بيع

اللامسة، والبيهقي 5/341، والبقوي "2101" وأخرجه عبد الرزاق "14989"، وأحمد 2/476 و480، والبخاري "368" في

الصلاة: باب ما يستر من العورة، ومسلم، "1511" في البيوع: باب بيع الملامسة والمنابذة، والترمذي "1310" في البيوع:

باب ما جاء في الملامسة والمنابذة، وابن أبي شيبة 7/43، والبيهقي 5/34 من طرق عن سفيان، عن أبي الزناد، به. وأخرجه مالك

2/666، ومن طريقه الشافعي 2/144، والبخاري "2146"، ومسلم "1511"، والنسائي 7/259، والبيهقي 5/341، والبيهقي،

والبقوي "2101" عن محمد بن يحيى بن حبان، عن الأعرج، به. وأخرجه أحمد 2/380، وابن أبي شيبة 7/43، والبخاري "584"

في مواقيت الصلاة: باب اشتمال الصماء، ومسلم "1511"، والنسائي 7/260 و262 - 261، وابن ماجه "2169"

4976 - حديث صحيح. ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوفه من رجال الشيخين. وهو في

"مصنف عبد الرزاق" "14987"، وأخرجه من طريقه أبو داود "3378" في البيوع: باب بيع الفرر، والنسائي 7/261 في البيوع:

باب بيع المنابذة، والبيهقي 5/342. وأخرجه البخاري "2147" في البيوع: باب بيع المنابذة، عن عياش بن الوليد عن عبد

الأعلى، عن معمر، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 7/43 والدارمي 253، والبخاري "6284" في الاشتندان: باب الجلوس كيفما

تيسر، وأبو داود "3377"، والنسائي 7/260 وابن ماجه "2170" في التجارات: باب ما جاء في النهي عن المنابذة واللامسة،

وابن الجارود "592"، والبيهقي 5/342 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري "2144" في البيوع:

باب بيع لمامسة، و"5820" في اللباس: باب اشتمال الصماء، ومسلم "1512"، وأبو داود "3379"، والنسائي 7/260

و261، والبيهقي 342 - 5/341 و342 من طرق عن الزهري عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبي سعيد الخدري.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّثَمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: (متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ، فَالْمُنَابَذَةُ هُوَ أَنْ يَقُولَ: إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ هَذَا الثَّوْبَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَالْمَلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ، وَلَا يَنْشُرُهُ، وَلَا يَقْلِبُهُ، يَقُولُ: إِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْمُنَابَذَةُ أَنْ يَتْبَدَّ الْمُشْتَرِي ثَوْبًا إِلَى الْبَائِعِ وَيَنْبَدَّ الْبَائِعُ إِلَى الْمُشْتَرِي ثَوْبًا لِيَبِيعَ أَحَدُهُمَا بِالْآخَرِ عَلَى أَنَّهُمَا إِذَا وَقَفَا بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الطُّولِ وَالْعَرْضِ لَا يَكُونُ لَهُمَا الْخِيَارُ إِلَّا ذَلِكَ النَّبْذَ لِقَطْعٍ، وَالْمَلَامَسَةُ أَنْ يَلْمَسَ الْمُشْتَرِي الثَّوْبَ، ثُمَّ يَشْتَرِيهِ عَلَى أَنْ لَا خِيَارَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ، إِذَا نَشَرَهُ وَقَلْبَهُ سِوَى ذَلِكَ اللَّمَسِ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع سے منع کیا ہے ملامسہ اور منابذہ (راوی کہتے ہیں): منابذہ یہ ہے آدمی یہ کہے: جب میں تمہاری طرف یہ کپڑا پھینکوں گا تو سودا طے ہو جائے گا۔ ملامسہ یہ ہے: آدمی اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھوئے اسے کھولے نہیں اسے پلٹے نہیں اور یہ کہے: جیسے ہی اسے چھولیا تو سودا لازم ہو جائے گا۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں): منابذہ یہ ہے: خریدار کپڑے کو فروخت کرنے والے کی طرف پھینکے اور فروخت کرنے والا کپڑے کو خریدار کی طرف پھینکے تاکہ ان دونوں کا آپس میں سودا طے ہو جائے۔ اس شرط پر کہ جب وہ اس کے بعد کپڑے کی لمبائی اور چوڑائی پر واقف ہو تو انہیں سودا ختم کرنے کا کوئی اختیار نہ ہو، صرف یہ پھینکنا ہی (سودا طے ہونے کی نشانی ہو) ملامسہ یہ ہے: خریدار کپڑے کو چھوئے تو پھر اسے خریدے اس شرط پر کہ اس کے بعد اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا یعنی جب وہ اسے کھولے گا اور جب اسے الٹائے گا (تو اختیار نہیں ہوگا) صرف چھونا کافی ہوگا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ حِصَاةُ الْمُشْتَرِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ایسی بیع کرے جس میں خریدار کی کنکری واقع ہوتی ہے

4977 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: (متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحِصَاةِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: بَيْعُ الْحِصَاةِ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ إِلَى قَطِيعِ غَنَمٍ، أَوْ عَدَدِ ذَوَابِّ، أَوْ جَمَاعَةِ رَقِيقٍ، ثُمَّ يَقُولُ لِلْبَائِعِ: أَخَذْتُ بِحِصَاتِي هَذِهِ فَكُلْ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ حِصَاتِي هَذِهِ فَهُوَ لِي بِكَذَا وَكَذَا ✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں والی بیع کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) کنکریوں والی بیج یہ ہے آدی بکریوں کے ربوڑ کے پاس یا کچھ جانوروں کے گروہ کے پاس آتا ہے اور پھر وہ فروخت کرنے والے سے کہتا ہے: میں یہ کنکری پھینگوں گا، تو جس پر بھی یہ کنکری گری وہ اتنی اتنی رقم کے عوض میں میرا ہوگا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ الْمُشْتَرَى قَبْلَ اسْتِيفَائِهِ

خریدے گئے اناج کو پورا مانپنے سے پہلے آگے فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4978 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْجَوَالِقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا، فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَلْنَا هَذَا الْخَبَرَ فِي هَذَا النَّوعِ لِأَنَّ لَهُ مَدَّخَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوعٌ أَبَدًا أَنْ يَبِيعَ الطَّعَامَ الَّذِي اشْتَرَاهُ قَبْلَ الْقَبْضِ لَهُ، وَالْمَدَّخَلُ الثَّانِي أَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوعٌ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ لَا الْكُلِّ وَهُوَ بَعْدَ اشْتِرَائِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ لَا قَبْلَ اشْتِرَائِهِ

✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص اناج خریدے تو وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے جب تک اسے پوری طرح (اپنے قبضے میں نہ لے)“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ہم نے یہ روایت اس قسم میں اس لئے الملاء کروائی ہے کیونکہ اس میں دو پہلو ہیں۔ ان میں سے ایک پہلو یہ ہے: آدی کے لئے یہ بات ہمیشہ کے لئے ممنوع ہے جو سود اس نے خریدا ہے اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرے۔

دوسرا پہلو یہ ہے: آدی کو اس فعل سے بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہے ہر حالت میں یہ منع نہیں ہے اور اس سے مراد قبضے میں لینے سے پہلے خریدنا ہے۔ خریدنے سے پہلے ایسا کرنا مرد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَارًا قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ أَرَادَ بِهِ حَتَّى يَقْبِضَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”یہاں تک کہ وہ اسے پورا کر لے“

اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: آدی اسے اپنے قبضے میں لے

4979 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ، ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): مَنْ ابْتَعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک (آگے) فروخت نہ کرے جب تک وہ اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّ خَبَرَ

حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ الدِّيُّ ذَكَرْنَا هُوَ مَوْهُومٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا
(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حماد بن سلمہ کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ موهوم ہے (یعنی اس کو
نقل کرنے میں راوی کو وہم ہوا ہے)

4980- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الهمداني، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ

الطَّعَامِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَسَمِعَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ، وَهُمَا طَرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے جب تک وہ اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے ہر چیز کی حیثیت اناج کی طرح ہے۔

4979- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث عند مسلم والبيهقي، فانفتت شبهة
تدليسهما. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/38 "عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه وأحمد 3/392،
ومسلم "1529" في البيوع: باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والبيهقي 5/312 من طرق عن ابن جريج، به.

4980- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. أبو الوليد: هو هشام بن
عبد الملك الطيالسي، وعمرو بن دينار: هو المكي. وأخرجه أحمد 2/111، وأبو داود "3495" في البيوع: باب النهي عن بيع
اشترى من الطعام بكيل حتى يستوفى، والطحاوي 4/38، والطبراني في "الكبير" "13097" و"13098"، والبيهقي 5/314 من
طريقين عن القاسم بن محمد، عن ابن عمر، به. وانظر "4981" و"4986"

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، لَمْ يَهْمُ فِيهِ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَأَنَّ الْخَبَرَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ لَهُ أَصْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اسے نقل کرنے میں حماد بن سلمہ نامی راوی کو وہم نہیں ہوا اور وہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے طور پر منقول ہے اس کی اصل موجود ہے

4981- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَبِيعُوا الشَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَمَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”پھل کو اس وقت تک فروخت نہ کرؤ جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔“

4981- إسناده صحيح. بشر بن معاذ العقدي: حديثه عند أهل السنن، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الفتا"، ووثقه النسائي في أسماء شيوخه، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وصدوق وقال مسلمة بن قاسم: بصرى، ثقة صالح. ومن فوقه نقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن ماجه "2227" في التجارات: باب النهي عن بيع الطعام قبل ما لم يقبض عن بشر بن معاذ العقدي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1525" في البيوع: باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والترمذي "1291" في البيوع: باب في كراهية بيع الطعام حتى يستوفيه، وأبو داود "3497" في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يستوفى، وابن ماجه "2227"، والطبراني "10873" من طرق عن حماد بن زيد، به. وأخرجه الشافعي 2/142، والطيبالسي "2602"، وأحمد 2/270 و369، وعبد الرزاق "14211"، وابن أبي شيبة 368/369، والبخاري "2135" في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يقبض وبيع ما ليس عندك، ومسلم "1525"، والنسائي 7/285 في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يستوفى، وابن ماجه "2227"، والطحاوي 2/39، وابن الجاورد "606"، والطبراني "10871" و"10872" و"10873" و"10874" و"10875" و"10877" و"10876" و"10878"، والبيهقي 5/312 و313، والبقوي "2089" من طرق عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه عبد الرزاق "14210"، وأحمد 2/356 و368، والبخاري "2132" في البيوع: باب ما يذكر في البيع والحكرة، ومسلم "1525"، وأبو داود "3496"، والنسائي 7/385 و286 - 285، والطبراني "10915" من طرق عن طاؤس، به.

ذَكَرَ وَصَفِ الْقَبْضِ الَّذِي يَحِلُّ بِهِ بَيْعُ الطَّعَامِ الْمُشْتَرَى
قبضے کی اس صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے خریدار کے لیے اناج کو آگے

فروخت کرنا حلال ہو جاتا ہے

4982 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ، مِنَ الرُّكْبَانِ جَزَائًا، فَهَنَانًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ

✪✪ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم پہلے (تجارتی) سواروں سے اندازے کے تحت ڈھیر خرید لیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہم اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کریں جب تک اس کی جگہ سے اسے (دوسری جگہ) منتقل نہ کر دیں۔

ذَكَرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ كُلَّ سَيِّءٍ بَيْعٍ سِوَى الطَّعَامِ حُكْمُهُ
حُكْمُ الطَّعَامِ فِي هَذَا الرَّجْحِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اناج کے علاوہ ہر چیز کے سودے کا وہی حکم ہے جو اس ممانعت کے بارے میں اناج کا حکم ہے

4983 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصَّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ يَوْسَفَ بْنَ مَاهِكٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ قَالَ:

4982 - إسناده صحيح على شرط مسلم . يحيى بن أيوب من رجال مسلم، ومن فوفه من رجال الشيخين . وأخرجه القسم الأول من الحديث : مسلم " 52 " " 1534 " في البيوع : باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد . وأخرجه أيضاً مسلم " 52 " " 1534 " ، والطحاوي 2/23 ، والبغوي " 2078 " ، والبيهقي 5/300 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرج القسم الثاني منه : مسلم " 36 " " 1526 " في البيوع : باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والطحاوي 2/37 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه القسم الثاني منه أيضاً : الطيالسي " 1787 " ، ومالك 2/640 في البيوع : باب العينة وما يشبهها، وأحمد 2/59 ، والطحاوي 2/38 من طرق عن عبد الله بن دينار، به . وأخرج القسم الأول منه : عبد الرزاق " 14314 " ، والبخاري " 2183 " في البيوع : باب بيع المزبنة، و " 2159 " باب إذا باع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والنسائي 7/262 - 263 و 263 في البيوع : باب بيع الشمر قبل أن يبدو صلاحه، وأحمد 2/59 ، وابن أبي شيبة 6/507 ، والطحاوي 2/23 ، والطيبراني " 13463 " ، وابن الجارود " 603 " والبيهقي 296 - 299 و 5/295 من طرق عن ابن عمر . وانظر " 4986 " و " 4991 " و " 4989 "

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَجُلٌ اشْتَرَيْتُ الْمَتَاعَ فَمَا الَّذِي يَحِلُّ لِي مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَيَّ، فَقَالَ: يَا بَنَ أَخِي، إِذَا ابْتَعْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعَهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ
تَوْضِيحُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هَذَا الْخَبَرُ مَشْهُورٌ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَلِكٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ لَيْسَ فِيهِ
ذِكْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ، وَهَذَا خَبَرٌ غَرِيبٌ

✽✽ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ایسا شخص ہوں جو کوئی سامان خریدتا ہے تو اس میں سے کیا چیز میرے لئے حلال ہے اور کیا چیز مجھ پر حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے لو۔
(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت یوسف بن مالک کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر مشہور ہے۔ اس میں عبد اللہ بن عاصم نامی راوی کا ذکر نہیں ہے اور یہ روایت ”غریب“ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمَصْرَحِ بِأَنَّ حُكْمَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمَبِيعَةِ فِيهِ سَوَاءٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اس بارے میں اناج

اور دیگر فروخت ہونے والی اشیاء کا حکم برابر ہے

4984 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الشَّامِ بِزَيْتٍ فَسَاوَمْتُهُ، فِيمَنْ سَاوَمَهُ مِنَ التُّجَّارِ حَتَّى ابْتَعْتُهُ مِنْهُ، فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ، فَأَرَبَحَنِي، حَتَّى أَرْضَانِي، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَضْرِبَ عَلَيْهَا، فَأَخَذَ رَجُلٌ بِذِرَاعِي مِنْ خَلْفِي، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ،

4983 - إسناده حسن، عبد الله بن عاصم: روى عنه جمع، وذكره المصنف في "الفتا" و"باقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير العباس بن عبد العظيم فمن رجال مسلم. وابن أبي كثير: اسمه يحيى. وأخرجه الدارقطني 2/9، وابن الجارود "602" من طريقين عن حبان بن هلال، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "14214"، والطحاوي "1318"، وأحمد 3/402. والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/76، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/41، "و" الدارقطني 9 - 2/8، وابن الجارود "602"، والبيهقي 5/313 من طريق عن يحيى بن أبي كثير، به. وقال البيهقي: إسناده متصل، وكذلك رواه همام بن يحيى وأبان العطار عن يحيى بن أبي كثير، به.

4984 - إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، فقد علق له البخاري، وروى له مسلم مقروناً بغيره وهو صدوق. وقد صرح بالتحديث عند المصنف وغيره، فالتفت شبهة تدليس، أبو حنيفة: هو زهير بن حرب، أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان. وأخرجه أحمد 5/191 عن يعقوب بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن إسحاق. وأخرجه أبو داود "3499" في البیوع: باب بیع الطعام قبل أن يستوفى، والطبرانی في "الكبير" "4782" و"4783"، والحاكم 2/40، والبيهقي 5/314 من طريقين عن ابن إسحاق، به. وأخرجه الطبرانی "4781" من طريقين عن حسين بن محمد، عن جرير بن حازم، عن أبي الزناد، به.

فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ لِي: لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَحْوِزَهُ إِلَى رَحْلِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَأَمْسَكْتُ يَدَيَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شام سے ایک شخص زیتون کا تیل لے کر آیا جن تاجروں نے اس کی قیمت لگائی تھی ان کے ساتھ میں نے بھی بولی میں حصہ لیا یہاں تک کہ میں نے وہ تیل اس سے خرید لیا پھر ایک شخص میرے پاس آ کر کھڑا ہوا اور مجھے زیادہ معاوضہ دینے لگا یہاں تک کہ اس نے مجھے راضی کر دیا۔ میں اپنا ہاتھ اس پر مارنے ہی لگا تھا۔ (یعنی سودا طے کرنے ہی لگا تھا) کہ اسی دوران میرے پیچھے سے کسی نے میری کلائی پکڑ لی میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا تم اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل نہیں کر دیتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) تو میں نے اپنے ہاتھ کو روک لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الْمَرْءِ الطَّعَامَ الَّذِي اشْتَرَاهُ قَبْلَ قَبْضِهِ وَاسْتِيفَائِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے خریدے ہوئے اناج کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اور پورا (ماپ لینے سے پہلے) آگے فروخت کر دے

4985- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ، يَعْنِي، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اشْتَرَيْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ، فَأَرَبْتُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ، فَأَرَدْتُ بَيْعَهُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ

❁❁ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے صدقے کے اناج میں سے کچھ اناج خریدا اس کو قبضے میں لینے سے پہلے ہی مجھے اس کا منافع ملنے لگا۔ میں نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اپنے قبضے میں نہیں لیتے۔

4985- إسناده صحيح على شرط مسلم. منصور بن أبي مزاهم من رجال مسلم، ومن فوفه من رجال الشيوخ. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم. وقد تقدم نحوه برقم. "4983" وأخرجه ابن أبي شيبة 366 - 6/386 عن أبي الأحوص بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/286 في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يستوفى والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/38"، والطبراني في "الكبير" 3110 "من طرق عن أبي الأحوص به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ حُكْمَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي هَذَا الزَّجْرِ سَوَاءٌ
اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت کے بارے میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

اور دیگر تمام مسلمانوں کا حکم برابر ہے

4986 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوَلَابِيُّ مُنْذُ
ثَمَانِينَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ، قَالَ: وَنَهَى أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَحْوِلَهُ مِنْ مَكَانِهِ، أَوْ

يَنْقُلَهُ

✽✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اسے پوری طرح قبضے میں نہ لے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، آدمی اسے دوسری جگہ منتقل کرنے سے پہلے اسے فروخت

کردے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ الَّذِي اشْتَرَى مُجَازَفَةً قَبْلَ أَنْ يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی نے جو اناج اندازے کے تحت خریدا ہے اسے

اپنی مخصوص جگہ تک منتقل کرنے سے پہلے آگے فروخت کر دے

4987 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي رَزِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي حَمْرَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ أَصْحَابَ الطَّعَامِ يَضْرِبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا اشْتَرَوْا

4986 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن أبي الشيبه 6/366، ومسلم "34" "1526" و"1527" في

البيوع :باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والطحاوي 4/37 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد . وأخرج القسم الأول

منه :مالك 2/640 في البيوع :باب العينة وما يشبهها، والشافعي 2/142، وأحمد 64 - 63/2، والدارمي 253 - 252/2،

والبخاري "2124" في البيوع :باب ما ذكر في الأسواق، و"2126" باب الكيل على البائع المعطي، و"2136" باب بيع الطعام

قبل أن يقبض، ومسلم "32" "1526" و"35"، وأبو داود "3492" في البيوع :باب بيع الطعام قبل ما لم يقبض، والطحاوي

2/37، والبيهقي 312 - 311/5، والبخاري "2087" من طرق عن نافع، به.

طَعَامًا مُجَازَفَةً فَبَاعُوهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اناج والے ان افراد کی پٹائی کی جاتی تھی۔ جب وہ اندازے کے تحت کوئی اناج خرید کر اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل کرنے سے پہلے ہی آگے فروخت کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الثَّمَارِ عَلَى أَشْجَارِهَا حَتَّى تَطْعَمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ پھلوں کو ان کے درختوں پر (لگے ہوئے ہی) فروخت

کر دیا جائے، حالانکہ وہ ابھی کھانے کے قابل نہ ہوئے ہوں

4988 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ

طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطْعَمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ

(کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتَّى يَطْعَمَ أَرَادَ بِهِ ظُهُورَ صَلَاحِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو

جائے“ اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے

4987 - إسناده قوي، عمرو بن محمد بن أبي رزین: حديثه عند الترمذی، وروى عنه جمع وذكره المؤلف في "الثقات"

وقال: ربما أخطأ، وقال ابن قانع: بصري صالح، وقال الحاكم: صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "14598"، وأحمد 2/7 و40 و53 و150 و157، والبخاري في البيوع: باب يذكر في الطعام والحكرة، و"2137" باب من رأى إذا اشترى طعاماً جزافاً أن لا يبعه حتى يؤته إلى رحله، و"6852" في الحدود: باب كم التعزير والأدب. ومسلم "1527" "37" و"38" في البيوع: باب بيع ما يشتري من الطعام جزافاً قبل أن ينقل من مكانه، من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله بن عمر "أخى حمزة بن عبد الله" عن أبيه بن عبد الله بن عمر. وفي هذا الحديث مشروعية تأديب من تعاطى العقود الفاسدة، وإقامة الإمام على الناس من براعى أحوالهم في ذلك

4988 - إسناده صحيح على شرط البخاري. مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. سفیان: هو بن عيينة.

وأخرجه الشافعي 150 - 2/149 ومن طريق البيهقي 5/302 عن ابن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن طائوس، عن ابن عباس موقوفاً. وأخرجه عبد الرزاق "14318" عن ابن عيينة، عن عمرو بن دينار عن طائوس، عن ابن عباس قال: لا أدري أبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال: فذكره موقوفاً. وأخرجه الدارقطني 15 - 3/14 من طرق عن عمر بن فروخ، عن حبيب بن الزبير، عن عكرمة، عن ابن عباس، وهذا إسناده حسن.

4989- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا

ہے جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ (یعنی وہ پک نہ جائے)

ذِكْرُ وَصْفِ ظُهُورِ الصَّلَاحِ فِي الثَّمَرِ الَّذِي يَحِلُّ بَيْعُهَا عِنْدَ ظُهُورِهِ

پھل میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کے ظہور کے وقت پھل کو

فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4990- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سَيَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكِ، عَنْ

حَمِيدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى تُزْهِىَ، قِيلَ: وَمَا تُزْهِى؟

قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ آخِيهِ؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ

بہتر نہ ہو جائے۔ ان سے دریافت کیا گیا بہتر ہونے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جب تک وہ سرخ نہ ہو جائے۔ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ تعالیٰ اس پھل (کی پیداوار) کو روک لے تو تم میں سے کوئی ایک شخص کس

بنیاد پر اپنے بھائی کے مال کو حاصل کرے گا۔

4989- إسناده صحيح على شرط البخارى. الحوضى: هو حفص بن عمر، وهو من رجال البخارى، ومن فوّه من رجال

الشيخين. وأخرجه أحمد 2/46 و108 و79، والطيالسى 1886، والطيالسى 1886، والبخارى 1486، فى

الزكاة: باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه أو زرعه.... ومسلم 1534، فى البيوع: باب النهى عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها،

والطحاوى 2/23، والبيهقى 5/300 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعى 2/148، ومسلم 1534، من طريق

سفيان، عن عبد الله بن دينار، به. وقد تقدم برقم 4981، من طريق إسماعيل بن جعفر، عن ابن دينار، وانظر 4991

4990- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى "الموطأ" 2/618، فى البيوع باب فى النهى عن بيع الثمار حتى تبدو

صلاحها. ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 149 - 2/148، والبخارى 1488، فى الزكاة: باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه أو

زرعه، و"2198" فى البيوع: باب إذا باع الثمار قبل أن تبدو صلاحها ثم أصابته عاهة فهو من البائع، ومسلم 1555، فى

المساقاة: باب وضع الحوائج، والنسائى 7/274، فى البيوع: باب شراء الثمار قبل أن تبدو صلاحها، والبيهقى 5/300، والبقوى

"2080" وأخرجه الشافعى 2/149، وأحمد 3/115، والبخارى 2195، فى البيوع: باب إذا باع الثمار قبل أن تبدو صلاحها،

و"2197" باب بيع النخل قبل أن تبدو صلاحها، و"2208" باب بيع المخاضرة، ومسلم 1555، و"15" و"16"، والطحاوى

2/24، وابن الجارود "604"، والبيهقى 5/300 و301 - 300، والبقوى "2081" من طرق عن حميد، به. وانظر "4993"

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ حُكْمَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي فِي هَذَا الزَّجْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت کے بارے میں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے،

فروخت کرنے والے اور خریدار کا حکم برابر ہے

4991- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْقِمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحَهَا نَهَى الْبَائِعِ

وَالْمُشْتَرِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کی صلاحیت سے پہلے فروخت

کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ ظُهُورِ الصَّلَاحِ فِي النَّخْلِ الَّذِي يَحِلُّ بَيْعُهَا عِنْدَهُ

کھجور میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کی موجودگی میں اسے فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4992- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الرَّقِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَكِّيِّ - قَالَ

4991- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/618 "في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار حتى يبدو

صلاحها ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/148، وعبد الرزاق "14315"، وأحمد 63 - 62/2 والدارمي 252 - 2/251،

والبخاري "2194" في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ومسلم "1534" في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل

أن يبدو صلاحها، وأبو داود "3367" في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، وابن ماجه "2214" في التجارات: باب

النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/299 والنسائي "2077" وأخرجه مسلم "1534"، والطحاوي 2/22،

والبيهقي 5/99 من طرق عن نافع، به.

4992- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير زكريا بن عدى، فمن رجال مسلم. وأخرجه

مسلم "1536" في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/301 عن إسحاق بن إبراهيم وهو ابن

راهويه - بهذا الإ. وأخرجه مختصراً أحمد 3/320، والبخاري "2196" في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها،

ومسلم "84" "1536"، وأبو داود "3370" في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/301 من طريقين عن

سعيد بن ميناء، به. وأخرجه مختصراً أيضاً ابن أبي شيبه 7/129، والبخاري "1487" في الزكاة: باب من باع ثمره أو نخله

أوزرعه، ومسلم "1536"، وأبو داود "3373"، والنسائي 7/263 و264 - 263 في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها

و7/270 باب بيع الزرع بالطعام والترمدى "1290" في البيوع: باب ما جاء في النهي عن الثمار، وقال حسن صحيح غريبن

والبيهقي 5/307 و309، والبيهقي "2071" من طريقين عن عطاء، عن جابر بن عبد الله.

زَيْدٌ: حَدَّثَنَا وَهُوَ عِنْدَ عَطَاءٍ جَالِسٌ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمَزَابِنَةِ، وَالْمُخَابِرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ، حَتَّى يُشْقِحَ،
وَالْإِشْقَاحُ، أَنْ يَحْمَرَ، أَوْ يَصْفَرَ، أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ،

قَالَ زَيْدٌ: فَقُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: نَعَمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: أَبُو الْوَلِيدِ هَذَا، هُوَ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءِ رَوَى عَنْهُ أَبُو حَنِيفَةَ

✪✪ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے محافلہ، مزابنہ، مخابره اور درخت پر لگی ہوئی کھجور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کا رنگ تبدیل نہ ہو جائے رنگ تبدیل ہونے سے مراد یہ ہے: وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائے یا کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

زید بن ابویسہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی ریحاح سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

شیخ کہتے ہیں: ابو الولید نامی یہ راوی سعید بن میناء ہے جس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ ظُهُورِ الصَّلَاحِ فِي الْحُجُوبِ الَّتِي يَحِلُّ بَيْعُهَا عِنْدَ وُجُودِهِ

دانوں میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کی موجودگی میں

انہیں فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4993 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ

أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى

يَشْتَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَ

✪✪ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کا رنگ

4993 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. أبو الوليد: هو

هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أبو داود "3371" في البيوع: باب ما جاء في كراهية بيع النمرة حتى يبدو صلاحها،

والترمذی "1228" في البيوع: باب ما جاء في كراهية بيع النمرة حتى يبدو صلاحها، والطحاوی 2/24 من طريقين عن أبي الوليد

الطيالسي، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حسن غريب. وأخرجه أحمد 3/221 و250، وابن أبي شيبة 7/116، والترمذی

"1228"، وابن ماجه "2217" في التجارات: باب النهي عن بيع النمر قبل أن يبدو صلاحها، والدارقطني 48 - 3/47، والحاكم

2/19، والبيهقي 5/301، البغوي "2082" من طرق عن حماد بن سلمة، به. وصرحه الحاكم على شرط مسلمن ووافقه الذهبي.

تبدیل نہ ہو جائے آپ نے دانے کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ سخت نہ ہو جائے اور آپ نے انکور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ سیاہ نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ الْعَلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ بَيْعِ مَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فروخت سے منع کیا گیا ہے

جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

4994 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ السُّبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ مِنَ الْعَاهَةِ،

نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَرِيَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیل (بالی) کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب

تک وہ سفید نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزُّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَرْءِ ثَمْرَةَ نَخْلِهِ مَعْلُومَةً مِمَّا بَاعَ السَّنَةَ الْأُولَى مِنْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی نے اپنے کھجوروں کے درخت کے جس پھل کو پہلے سال

فروخت کیا تھا اس میں سے کچھ پھل متعین سالوں (کے بعد ادا بیگی کی شرط پر) فروخت کر دے

4995 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4994 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أيوب: هو السخيتاني. وأخرجه الترمذی "1227" في البيوع: باب ماجاء في

كراهية بيع الثمرة حتى تبدو صلاحها عن أحمد بن منيع، بهذا الإسناد. وقال: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/5، ومسلم

"1535" في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، وأبو داود "3368" في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو

صلاحها، والنسائي 271 - 7/270 في البيوع: باب بيع السبل حتى يبيض، من طرق عن ابن عليّة، به.

4995 - إسناده صحيح على شرط مسلم. سليمان بن عتيق من رجال مسلم، وثقه النسائي والمصنفون وباقي رجاله

الشيخين. حميد الأعرج: هو حميد بن قيس. وأخرجه المزي في "تهذيب الكمال" ورقة 546 في ترجمة سليمان بن عتيق، من

طريق أحمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3374" في البيوع: باب السنين عن يحيى بن

معين، به. وأخرجه الشافعي 2/145 و151، وأحمد 3/309، ومسلم "101" "1536" في البيوع: باب كراء الأرض، وأبو داود

"3374"، والنسائي 7/266، وفي البيوع: باب بيع الثمر سنين و 7/294 باب بيع السنين، وابن ماجه "2218" في التجارات:

باب بيع ثمار السنين والحائنة، والطحاوي 4/25، وابن الجارود "597"، والبيهقي 5/306 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه

النسائي 7/294 من طريق سفيان عن أبي الزبير عن جابر. وبيع السنين: هو بيع الشجر سنين وثلاثاً فصاعداً قبل أن تظهر ثمارهن

وهو باطل إجماعاً، لأنه بيع ما لم يخلق.

عُيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں (کے بعد ادائیگی کی شرط والے) سودے سے منع کیا ہے۔

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ بیع مزابنہ اور محاقلہ کی ممانعت کا تذکرہ

4996- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَعْقِبَ رَحْمَتِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ
✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔

ذَكَرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُرَابَنَةِ اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بیع مزابنہ سے منع کیا گیا ہے

4997- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى
الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْبَيْضَاءِ، بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الرُّطْبِ، بِالْتَّمْرِ، فَقَالَ: أَلَيْسَ يَنْقُصُ الرُّطْبُ، إِذَا جَفَّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا إِذَا
تَوَضَّحَ مَصْنَفٌ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْبَيْضَاءُ الرُّطْبُ مِنَ السُّلْتِ، بِالْيَابِسِ مِنَ السُّلْتِ

4996- إسناده حسن زكروا بن يحيى: هو ابن صبيح، ذكره المؤلف في "اللتقات 8/253" فقال: من أهل واسط، يروى عن هشيم وخالد، وخالد، حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين، ومن ثقات من رجال الشيخين. وعلقه الترمذی بإثر الحديث "1300" في البيوع: باب ماجاء في العرايا والرخصة في ذلك، فقال: زروى أيوب، وعبيد الله بن عمر، ومالك بن أنس، عن نافع، عن ابن عمر. فذكر الحديث. وسنأتي برقم "4998" بلفظ: "نهى عن المزابنة"، وليس فيه لفظ المحاقلة، وانظر. "4992"

4997- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير زيد أبي عياش، وهو زيد بن عياش الزرقى، روى حديثه أصحاب السنن، وليس له عندهم سوى هذا الحديث، وثقه المصنف والدارقطنى، وصحح حديثه هذا: الترمذى، وابن خزيمة والحاكم. وقول بعضهم: إنه مجهول، رده المنذرى في "مختصر سنن أبي داود 5/34" بقوله: كيف يكون مجهولاً وقد روى عنه الثابتان عبيد الله بن يزيد مولى الأسود بن سفيان وعمران بن أبي أنس، وهما ممن احتج به مسلم في "صحيحه" وقد عرفه أئمة الشأن؟ هذا الإمام مالك قد أخرجه حديثه في "موطنه" مع شدة تحريه في الرجال، ونقد، نقله عن وتبعه لأحوالهم.

✽✽ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایک قسم کے جو کی دوسری قسم کے جو کے عوض میں فروخت کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ سے ترکھور کے عوض میں خشک کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا ترکھور سوکھنے پر کم نہیں ہو جاتی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ایسا نہیں ہوگا (یعنی یہ درست نہیں ہوگا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: ترکھور کو خشک جو کے عوض میں فروخت کیا جائے۔)

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُرَابِنَةِ، الَّتِي نَهَى عَنْ بَيْعِهَا

مزبانہ کی صفت کا تذکرہ جس طریقے کے مطابق فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے

4998- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابِنَةِ، وَالْمُرَابِنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ، بِالتَّمْرِ كَيْلًا،

وَبَيْعُ الْكُرْمِ، بِالتَّرْبِيبِ كَيْلًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزبانہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں: مزبانہ سے مراد یہ ہے: کھجور کو کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے اور انور کو کشمش کے عوض میں

ماپ کر فروخت کیا جائے۔)

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُحَاقَلَةِ، الَّتِي زُجِرَ عَنْ بَيْعِهَا

محاقلہ کی صفت کا تذکرہ جس بیع سے منع کیا گیا ہے

4999- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ،

4998- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین، وهو فی "الموطأ" 2/624 "فی لابیوع: باب ما جاء فی المزبانة والمحاقلة.

ومن طريقه أخرجه الشافعي فی "المسند" 2/153، و"الرسالة" فقرة "906"، وعبد الرزاق "14489"، والبخاری "2171" فی

البيوع: باب بيع الزبيب بالزبيب، و"2185" باب بيع المزبانة، ومسلم "72" "1542" فی البيوع: باب تحريم بيع الرطب بالتمر

إلا فی العرايا، والنسائي 7/266 فی البيوع: باب بيع الكرم بالزبيب، والبيهقي 5/307، والبقوی "2069" وأخرجه البخاری

"2172" باب بيع الزبيب بالزبيب، و"2205" باب بيع الزرع بالطعام كَيْلًا، والبيهقي 5/307، والبقوی "2070"، من طريقين عن

نافع، به. وانظر ما بعده.

4999- إسنادہ صحیح علی شرطهما. وأخرجه مسلم "1542" فی البيوع: باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا فی العرايا،

وأبو داود "3361" فی البيوع: باب فی المزبانة، من طرق عن عبید اللہ بن عمر، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ، بِالثَّمَرِ كَيْلًا، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ، بِالزَّبِيبِ كَيْلًا، وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ، بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے اور انگور کو کشمش کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے اور (گندم کے) کھیت کو گندم کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمُزَابَنَةَ الَّتِي نَهَى عَنْهَا قَدْ رُخِّصَ فِي بَيْعِ بَعْضِهَا لِغَلَّةٍ مَعْلُومَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مزابنہ جس سے منع کیا گیا ہے اس کے بعض حصے کو کسی متعین علت کی وجہ سے فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے

5000 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَانَ، بِإِذْنِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزَّمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْبُقْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزَّبِيرِ، عَنْ جَابِرٍ، (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَرَخِّصَ فِي الْعَرَايَا

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزابنہ، محاقلہ، معاوضہ سے منع کیا ہے البتہ آپ نے عرایا کے بارے میں اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْعَرِيَّةَ الَّتِي رُخِّصَ فِيهَا هِيَ بَعْضُ الرُّطْبِ بِالثَّمَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ عریہ جس کی اجازت دی گئی ہے اس سے مراد پھل کے عوض میں کچھ کھجوروں کو فروخت کرنا ہے

5001 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

5000 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "1542" في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، وأبو داود "3361" في البيوع :باب في المزابنة، من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد .إسناده صحيح .محمد بن يحيى فياض الزماني :وثقه المؤلف والدارقطني ومن فوّه من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد تابعه سعيد بن ميناء عند مسلم وغيره، وأيوب :هو ابن أبي تيممة السخيتاني .وأخرجه الترمذی "1313" في البيوع :باب النهي عن الثياب، عن محمد بن بشار عن عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 7/131، ومسلم "85" "1536" في البيوع :باب في المخابرة، والنسائي 7/296 في البيوع :باب النهي عن بيع الثياب حتى تعلم، وابن ماجة "2266" في التجارات :باب المزابنة والمحاقلة من طريقين عن أيوب، به .

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ، أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرُوصِهَا مِنَ التَّمْرِ
 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ والے شخص کو رخصت دی ہے، وہ اندازے کے
 تحت کھجوروں کو فروخت کر سکتا ہے۔

5002- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْبُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَّمَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ، بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ، أَنْ

تُبَاعَ بِخَرُوصِهَا، وَالْعَرِيَّةُ أَنْ يَأْكُلَهَا أَهْلُهَا رُطْبًا

حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا

ہے البتہ آپ نے عریہ کے بارے میں اجازت دی ہے اسے اندازے کے تحت فروخت کیا جا سکتا ہے عریہ" یہ ہے اس کے اہل
 خانہ تازہ کھجوریں کھالیں۔

ذَكَرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پھل کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے

5001- إسنادہ صحيح على شرط الشيخين، وهو فى "الموطأ 2/619" 620 فى البيوع: باب ما جاء فى بيع العربى. ومن
 طريق مالك أخرجه الشافعى فى "المسند 2/150"، وفى "الرسالة لفقرة" 908 "وأحمد 187 - 5/186، البخارى 2188" فى
 البيوع: باب بيع المزابنة، ومسلم 60" 1539" فى البيوع: باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا العربا، والطبرانى 4767"،
 والبيهقى 187 5/186، والبقوى "2074". وأخرجه عبد الرزاق "14486"، وأحمد 5/182 و188 و190، والبخارى "2380"
 فى المساقاة: باب الرجل يكون له ممر أو شرب فى حائط، ومسلم 1539"، والنسائى 7/267 فى البيوع: باب بيع العربا
 بخروضها تمرًا، وابن ماجه "2269" فى التجارات: باب بيع العربا بخروضها تمرًا والطحاوى 4/29 فى "الكبير" 4764"،
 و"4764"، و"4766" و"4766" و"4766" و"4766" و"4770" و"4771" و"4772" و"4773" و"4775" و"4776" و"4777"
 و"4778" و"4779"، والبيهقى 5/309 و310 من طرق عن نافع، به. وانظر "5004" و"5005" و"5009"

5002- إسنادہ صحيح على شرط الشيخين. سفيان: ابن عيينة، يحيى بن سعيد، هو الأنصارى. وأخرجه الشافعى 2/151،
 وأحمد 4/2، وابن أبى شيبة 7/129، والحميدى "402" والبخارى "2191" فى البيوع: باب بيع التمر على رؤوس النخل
 بالذهب والفضة، ومسلم "1540" فى البيوع: باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا فى العربا، وأبو داود "3363" فى البيوع: باب
 فى بيع العربا والنسائى 7/268 فى البيوع: باب بيع العربا والرطب، والطبرانى "5633"، والبيهقى 5/309 و310،
 والبقوى "2073" من طرق عن سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 130 - 7/129 البخارى، "2383" و"2384" فى
 المساقاة: باب الرجل يكون له ممر أو شرب فى حائط أو فى نخل، والترمذى "1303" فى البيوع: باب ما جاء فى العربا والرخصة
 فى ذلك، والنسائى 7/268، والبيهقى 5/309 من طرق عن أبى أسامة "حماد بن أسامة" عن الوليد بن كثير، عن بشير بن يسار، عن
 سهل بن أبى حنيفة ورافع بن خديج، به. وقال الترمذى: حسن صحيح غريب. وأخرجه مسلم "69" "1540"، والنسائى 7/268،
 والبيهقى 5/310 من طريقين عن يحيى بن سعيد بن يسار، عن بعض أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم من أهل داره فذكره.

5003 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ، أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّهُ، سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ، بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟، قَالَ:

الْبَيْضَاءُ، فَتَهَاةُ عَنْ ذَلِكَ، وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ بَيْسِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّقْصُ الرُّطْبِ، إِذَا بَيْسَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَتَهَاةُ عَنْ ذَلِكَ

❁❁ ابو عیاش زید بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے جو کہ ایک قسم کے عوض میں دوسری قسم کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے دریافت کیا ان دونوں میں سے کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے انہوں نے جواب دیا: سفید والا، تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ سے ترکھجور کے عوض میں خشک کھجور کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ترکھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے؟ سائل نے جواب دیا: جی ہاں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ بَعْضِ الْمُرَابِنَةِ لِلْعَلَّةِ الْمَعْلُومَةِ فِيهِ

مزایہ کے کچھ حصے کا اس میں موجود متعین علت کی وجہ سے مباح ہونے کا تذکرہ

5004 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے تحت (فروخت کرنے) کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5005 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ،

5003 - إسناده حسن، وهو مكرر. "4797"

5004 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وتقدم برقم "5001" وأخرجه الترمذی "1302" في البيوع باب: باب في

العرايا والرخصة وفي ذلك، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال: حسن صحيح. وأخرجه مسلم "66" "1539" في البيوع:

باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، من طرق عن حماد بن زيد، به. وانظر ما بعده.

5005 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخارين وهو في

"مسنده" برقم "3032"، وقد تقدم من طريق آخر عن مالك برقم "5001" وانظر. "5009"

أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
(متن حدیث): أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے عرایا کو اندازے کے تحت فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِي يَجُوزُ بَيْعُ الْعَرَايَا بِهِ

اس مقدار کا تذکرہ جس میں عرایا کو فروخت کرنا جائز ہے

5006 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا، فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ

خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

تَوْضِيحُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الشُّكُّ مِنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، فِي أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ پانچ

وسق سے کم ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) وہ پانچ وسق ہو۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے کسی ایک عدد کے بارے میں یہ شک داؤد بن حصین نامی راوی کو

ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ، الَّذِي يَجُوزُ بِهِ، بَيْعُ الْعَرَايَا

اس مقدار کی صفت کا تذکرہ جس کے ہمراہ عرایا کو فروخت کرنا جائز ہے

5007 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَيَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

5006 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو سفيان: قيل اسمه وهب، وقيل: قرمان، وابن أبي أحمد: هو عبد الله بن

أبي أحمد بن جحش، وهو في "الموطأ" 2/620 "في البيوع: باب ماجاء في بيع العربية. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/151،

وأحمد 2/237، والبخاري "2190" في البيوع: باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، "2382" في المساقاة: باب

الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أوفى نخل، ومسلم "1541" في البيوع: باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في البيوع،

"3364" في البيوع: باب في مقدار العربية، والترمذي "1301" في البيوع: باب ماجاء في العرايا والرخصة في ذلك، والنسائي

7/268 "في البيوع: باب بيع العرايا بالرطب، والطحاوي 4/30، ابن الجارود "659"، والبيهقي 5/311، والبقولي "2076"

5007 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا، فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ

خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے؛ جب کہ وہ پانچ وسق سے کم ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانچ وسق ہو۔

ذِكْرُ الْإِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ بَيْعُهُ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

وَلَا يُجَاوِزُ بِهِ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ احتیاطاً

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ اس کا عرایا کو فروخت کرنا پانچ وسق سے کم ہونا چاہئے

اور احتیاط کے پیش نظر اسے اتنا نہیں بڑھانا چاہئے کہ وہ پانچ وسق تک پہنچے

5008 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُذِنَ لِلْعَرَايَا، أَنْ يَبْعُوَهَا بِبَحْرٍ صِهْهَا

يَقُولُ: الْوَسْقُ، وَالْوَسْقَيْنِ، وَالثَّلَاثَةُ، وَالْأَرْبَعَةُ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب آپ نے عرایا کے بارے میں

اجازت دی کہ اسے اندازے کے تحت فروخت کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسے اس وقت فروخت کر سکتے ہیں) جب کہ وہ ایک وسق ہو یا دو وسق ہو یا تین ہو یا چار ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمُزَابَنَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا لَمْ يَرَخَّصْ فِيهَا إِلَّا بَيْعُ الْعَرَايَا فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مزابنہ جس سے منع کیا گیا ہے اس میں رخصت نہیں دی گئی البتہ

صرف عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے

5009 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

5008 - إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين. غير محمد بن إسحاق، وقد صرح بالتحديث، فانضت شبهة تدليسه. ويعقوب

بن إبراهيم: هو ابن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف. وأخرجه أحمد 3/360 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

وأخرجه أبو يعلى "1781"، والطحاوى 4/30، والبيهقى 5/311 من طريقين عن ابن إسحاق، به وصححه ابن خزيمة. "2469"

ثابت،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ
 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو (اندازے کے تحت) فروخت کرنے کی
 اجازت دی ہے آپ نے اس کے علاوہ کے بارے میں اجازت نہیں دی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُؤْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِينَ مِمَّنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مِطَانِهِ
 اَنَّ بَيْعَ الْمُسْلِمِ السِّلَاحَ مِنَ الْحَرْبِيِّ جَائِزٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے (احادیث) کا سماع کرنے والے بعض ایسے افراد کو غلط فہمی
 کا شکار کیا جنہوں نے علم حدیث کو اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ یہ سمجھتے ہیں) مسلمان کا کسی حربی کے ساتھ
 ہتھیاروں کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے

5010 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ:
 أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي الضُّحَى، عَنِ مَسْرُوقٍ، عَنِ خَبَّابٍ، قَالَ:
 (متن حدیث): كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ سَيْفًا، فَعَجَنْتُ اتِّقَاضَهُ، فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ،
 حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ يُحْيِيكَ، قَالَ: إِذَا أَمَاتَنِي اللَّهُ، ثُمَّ يَبْعَثُنِي
 وَلِي مَالٌ وَوَلَدٌ أَعْطَيْتَكَ، فَقُلْتُ: ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانزَلَ اللَّهُ: (أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ
 بِآيَاتِنَا، وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا) (مریم: ۸۷) الْآيَةَ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ سَبَقَ إِلَى قَلْبِ الْمُسْتَمِعِينَ، بِهِذِهِ اللَّفْظَةِ: فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ

5009 - إسناده صحيح على شرط البخارى. عبد الرحمن بن ابراهيم. من روى البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين.
 وقد تقدم من غير هذا الطريق برقم "5001" و"5004" و"5005" وأخرجه أحمد 5/182، والدارمي 2/252، والطبراني
 "4758" من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "399"، والبخارى "2184" في البيوع: باب بيع المزانية،
 ومسلم "1539" في البيوع: باب تحريم بيع الرطب إلا في العرايا، والسنائي 268 - 7/267 في البيوع: باب بيع العرايا بخرصها
 تمرًا، وابن ماجه "2268" في التجارات: باب بيع العرايا بخرصها تمرًا، والطحاوي 2/28، والبيهقي 5/309 و311 من طرق عن
 الزهري، به.

5010 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. الأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو الضحى: هو مسلم بن صحيح. وأخرجه
 الطبراني في "الكبير" "3650" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب الجمحي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "4733" في التفسير:
 باب (أَطْلَعَ الْعَيْبُ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا) والطبراني "3650" من طريق محمد بن كثير العبدي، به. وأخرجه أحمد 5/110،
 والبخارى "4732" في التفسير: باب (أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا)، ومسلم "36" "2795" في صفات
 المنافقين وأحكامهم: باب سؤال اليهود النبي صلى الله عليه وسلم، والترمذي "3162" في التفسير: باب ومن سورة مریم، والطبري في
 "جامع البيان" 16/121 "من طرق عن سفیان، به. وقد تقدم برقم "4885"

بْنِ وَائِلٍ سَيْفًا فَجَنَّبَتْ اتَّقَاضَاهُ اِبَاحَةَ التِّجَارَةِ اِلَى دُوْرِ الْحَرْبِ وَبِئِعِ الْمُسْلِمِ الْحَرْبِيِّ، مَا يَتَّقَوْنَ بِهٖ عَلٰى الْمُسْلِمِيْنَ، فَلْيَعْلَمَنَّ اَنَّ هٰذَا اسْتِنْبَاطٌ ضَعِيْفٌ وَاسْتِدْلَالٌ تَالِفٌ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ عَمِلَ خَبَابٌ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّيْفِ فِيْهِ، لَمْ يُنْزَلِ اللّٰهُ فِيْهِ آيَةُ الْقِتَالِ، وَلَا فَرَضَ الْجِهَادَ، لِاَنَّ فَرَضَ الْجِهَادِ، وَالْاَمْرَ بِقِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ، كَانَ بَعْدَ اِخْرَاجِ اَهْلِ مَكَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَهٰذِهِ الْقِصَّةُ، كَانَتْ بِمَكَّةَ، قَبْلَ فَرَضِ اللّٰهِ الْجِهَادَ عَلٰى النَّاسِ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں لو ہارتھا؟ میں نے عاص بن وائل کے لئے تلوار بنائی میں اس کے پاس (اس کی قیمت کا) تقاضا کرنے کے لئے آیا تو اس نے کہا: میں تمہیں اس وقت تک ادا ہیگی نہیں کروں گا؛ جب تک تم حضرت محمد ﷺ کا انکار نہیں کرتے۔ میں نے کہا: میں اس وقت تک حضرت محمد ﷺ کا انکار نہیں کروں گا؛ جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندگی نہیں دیتا۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندگی دے گا اس وقت میرے پاس مال بھی ہوگا اور اولاد بھی ہوگی، تو میں تمہیں ادا ہیگی کروں گا۔

(حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ”کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: مجھے عنقریب مال اور اولاد دیئے جائیں گے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اگر ان الفاظ کو سننے والے افراد کا دل اس طرف چلا جائے یعنی یہ الفاظ کہ میں نے عاص بن وائل کے لئے تلوار بنائی اور پھر میں اس کے پاس (اس کے معاوضے کا) تقاضا کرنے کے لئے آیا (تو اس کو سننے والا یہ سمجھے) کہ دارالہرب میں تجارت کرنا مباح ہے اور مسلمان کا حربی کے ساتھ خرید و فروخت کرنا مباح ہے جبکہ وہ اس کی قیمت کے ذریعے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے تو یہ بات جان لینی چاہئے کہ یہ کمزور استنباط اور نقصان کرنے والا استدلال ہوگا اس کی وجہ یہ ہے جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے عاص بن وائل کے لئے یہ کام تلوار بنائی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے قتال کے حکم سے متعلق آیت نازل نہیں کی تھی اور جہاد کو فرض قرار نہیں دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے جہاد کی فرضیت اور مشرکین سے قتال کرنے کا حکم نبی اکرم ﷺ کے مکہ مکرمہ سے تشریف لے جانے کے بعد نازل ہوا تھا جیسا کہ ہم پہلے اس بات کا ذکر کر چکے ہیں اور (حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا) یہ واقعہ مکہ کا ہے جو اللہ تعالیٰ کے لوگوں پر جہاد کو فرض کرنے سے پہلے کا ہے۔

بَابُ الرَّبَا

باب! سود کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الْجِنْسِ مِنَ الطَّعَامِ بِجِنْسِهِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی اناج کی ایک جنس کو اسی کی جنس کے عوض فروخت کیا جائے
البتہ اگر (دونوں طرف) برابر ہو تو حکم مختلف ہے

5011 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، (متن حدیث): أَنَّهُ أَرْسَلَ غَلَامًا لَهُ بِصَاعِ شَعِيرٍ، فَقَالَ: بَعْدَهُ، ثُمَّ اشْتَرَى بِهِ شَعِيرًا، فَذَهَبَ الْغَلَامُ، وَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضِ صَاعٍ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرٌ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ، أَنْتَ لَقَدْ فَرَدَدْتَهُ، وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الطَّعَامُ، بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَكَانَ طَعَامًا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ

✽✽ حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے غلام کو جو کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: تم اسے فروخت کرو اور اس کے بدلے میں جو خرید کے لے آؤ وہ لڑکا گیا اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ جو حاصل کر لئے جب وہ معمر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے اس سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم جاؤ اور انہیں واپس کرو اور صرف برابر وصول کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اناج کے عوض میں اناج کا لین دین برابر ہوگا“

اور اس زمانے میں ہمارا اناج جو ہوا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ بَيْعِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ بِأَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ دیناروں اور درہموں کو ان کی جنس کے عوض میں فروخت

5011 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني. وأخرجه أحمد 6/401، ومسلم 1592 في المساقاة: باب بيع الطعام مثلا بمثل، والطبرانی فی "الكبير" 1095/20، والبيهقي 5/283 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 41 - 6/40، والطبرانی "1094"/20 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي، النضر، به.

کیا جائے اور ان دونوں (اطراف میں سے کسی ایک طرف) اضافی ادائیگی ہو

5012 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبَجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْدَيْنَارُ بِالْدَيْنَارِ وَالِدِرْهَمٌ بِالِدِرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دینار کے عوض میں دینار اور درہم کے عوض میں درہم (کالین دین کرتے ہوئے) کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ بَيْعِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا بِأَجْناسِهَا وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ رَبًّا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ اشیاء جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے انہیں ان کی جنس کے عوض

میں فروخت کرنا جبکہ کسی ایک طرف سے اضافی ادائیگی ہوئی ہو

5013 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّهُ التَّمَسَّ صَرْفًا بِمِنَةِ دِينَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَتَرَاوَضْنَا، حَتَّى

أَصْطَرَفَ مِنِّي وَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، وَقَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْعَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ،

فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَا تَفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ

5012 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجالہ الشیخین غیر موسی بن ابی تمیم فمن رجال مسلم، وهو فی

"الموطأ" 2/632 فی البیوع: باب بیع الذهب بالفضة تبرأ وعیناً. ومن طریق مالک أخرجه الشافعی فی "المسند" 2/157، وفی

"الرسالة" فقرة "759"، وأحمد 2/379 و485، ومسلم "85" "1588" فی المساقاة: باب بیع الذهب بالورق نقداً، والنسائی

7/278 فی البیوع: باب بیع الدینار بالدینار، والطحاوی 4/69، والبیہقی 5/278، والبغوی "2058" بهذا الإسناد. وأحمد

2/485، ومسلم "85" "1588"، والطحاوی 4/69 من طریقین عن موسی بن ابی تمیم، بهذا الإسناد.

5013 - إسناد صحیح علی شرط الشیخین، وهو فی "الموطأ" 637 - 2/636 فی البیوع: باب ماجاء فی الصرف. ومن

طریق مالک أخرجه الشافعی 156 - 2/155، وعند الرزاق "14541"، وأحمد 1/45، والبخاری "2174" فی البیوع: باب بیع

الشعیر بالشعیر، وأبو داود "3348" فی البیوع: باب فی الصرف، والبغوی "2057" بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعی 2/156،

والحمیدی "12"، وعند الرزاق "14541"، وأحمد 1/24 و35، وابن ابی شیبة 100 - 7/99، والدارمی 2/258، والبخاری

"2134" فی البیوع: باب ما یدکر فی بیع الطعام والحکرة، و"2170" باب بیع التمر بالتمر، ومسلم "1586" فی المساقاة: باب

الصرف، والترمذی "1243" فی البیوع: باب ماجاء فی الصرف، والنسائی 7/273 فی البیوع: باب بیع التمر متفاضلاً، وابن

ماجه "2260" "2259" فی التجارات: باب بیع صرف الذهب بالورق، وابن الجارود "651"، والبیہقی 5/283 من طرق عن

الزهری، به. وسیاتی برقم. "5019"

بِالْوَرَقِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ رَبًّا، إِلَّا هَاءَ، وَهَاءَ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ رَبًّا، إِلَّا هَاءَ، وَهَاءَ، وَالشَّعِيرِ
بِالشَّعِيرِ رَبًّا، إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک سودینا کی بیع صرف کرنا چاہی وہ کہتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا ہم دونوں نے سودا طے کر لیا۔ انہوں نے میرے ساتھ بیع صرف کر لی اور سونا حاصل کر لیا وہ اسے اپنے ہاتھ میں اٹ پلٹ رہے تھے۔ انہوں نے کہا: میرا شئی غابہ (جنگل) سے آتا ہے (تو میں تمہیں ادا نیگی کرتا ہوں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن لی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم تم اس سے اس وقت تک جدا نہیں ہو گے جب تک تم اس سے وصولی نہیں کر لیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ چاندی کے عوض میں چاندی اور سونے کے عوض میں سونے
کی خرید و فروخت صرف برابر برابر ہو سکتی ہے

5014 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

بُنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرَةَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، إِلَّا

سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَأَمَرَ أَنْ يَبْتَاعَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شَاءَ، وَالذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ، كَيْفَ شَاءَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ شَاءَ أَرَادَ بِهِ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے چاندی کے عوض میں چاندی کو یا

سونے کے عوض میں سونے کو فروخت کیا جائے البتہ برابر برابر (لین دین ہو تو جائز ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے سونے کے عوض میں چاندی کو جیسے چاہے فروخت کر دیا جائے یا چاندی کے عوض سونے کو جیسے چاہے فروخت کر دیا جائے۔

5014 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، مسدد من رجال البخاری، ومن فوہ من رجال الشیخین، وإسماعیل: ہو ابن

علیہ. وأخرجه أحمد 39/5/38، البخاری "2175" فی البیوع: باب بیع الذهب بالذهب، من طریق إسماعیل ابن علیہ، بهذا

الإسناد. وأخرجه البخاری "2182" باب بیع الذهب بالورق بدأً، ومسلم "1590" فی المساقاة: باب النهی عن بیع الورق

بالذهب دیناً، والنسائی 281 - 7/280 و 281 فی البیوع: باب بیع الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضة، والبيهقي 5/282 من

طريقين عن يحيى بن أبي إسحاق، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”جیسے چاہے“ اس سے مراد یہ ہے: جب وہ لین دین دست

بدست ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْأَشْيَاءِ الْمَعْلُومَةِ بِأَجْناسِهَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ متعین چیزوں کو ان کی جنس کے عوض میں صرف برابر
برابر فروخت کیا جاسکتا ہے

5015 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّرِيفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَتَّبِعُونَ آتِيَةَ لُصَّةٍ فِي مَغْنَمٍ إِلَى الْعَطَاءِ، فَقَالَ عُبَادَةُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالنَّبْرِ بِالنَّبْرِ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ، وَالْتَمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ آزَبَنِي

ابو اشعث بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ مال غنیمت میں سے چاندی کے کسی برتن کی تنخواہ ملنے تک خرید و فروخت کر لیتے تھے تو حضرت عبادہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی گندم کے عوض میں گندم جو کے عوض میں جو کھجور کے عوض میں کھجور نمک کے عوض میں نمک کا لین دین کرنے سے منع کیا ہے۔ ماسوائے اس کے جو برابر برابر ہو اور دست بدست ہو جو شخص زیادہ ادائیگی کرے یا زیادہ ادائیگی کا طلب گار ہو وہ سود کا کام کرے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ بِأَجْناسِهَا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَأَحَدُهُمَا غَائِبٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ان چیزوں کو ان کی جنس کے عوض میں برابر برابر

فروخت کیا جائے، لیکن ان میں سے کسی ایک (طرف کی چیز) موجود نہ ہو

5016 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5015 - إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: اسمه فضيل بن حسين بن طلحة بن أبو قلابة: هو عبد الله بن يزيد بن عمرو الجرمي، وأبو الأشعث: اسمه شراحيل بن آدة، بالمدينة وتخفيف الدال. وأخرجه مسلم "1587" في المساقاة: باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، والبيهقي 5/277 من طريقين عن أبي قلابة بهذا، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3349" في البيوع: باب في الصرف، النسائي 7/276 و 277 - 276 وفي البيوع: باب بيع البر بالبر، والطحاوي 4/66، والبيهقي 5/276 - 277 و 283 من طريقين عن مسلم بن يسار، عن أبي الأشعث بنحوه. وأخرجه الشافعي 2/157 و 158 - 157، والنسائي 7/274 و 275، وابن ماجه "4454" في التجارات: باب الصرف وما لا يجوز مفاضلاً يداً بيد والبيهقي 5/276 من طريقين عن عبادة بن الصامت بنحوه. وانظر. "5018"

(متن حدیث): لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشَفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشَفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا مِنْهَا غَابِيًا بِبَاجِرٍ ﴿۱۲۷﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”سونے کے عوض میں سونے کو صرف برابر برابر فروخت کرو تم اس میں سے کسی ایک پہلو کو دوسرے کے مقابلے میں کم نہ کرو چاندی کے عوض میں چاندی کو صرف برابر برابر فروخت کرو تم اس میں سے کسی ایک طرف سے کم ادا ہیگی نہ کرو اور تم ان میں سے کسی موجود چیز کو غیر موجود کے عوض میں فروخت نہ کرو۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ نَافِعًا لَمْ يَسْمَعْ

هَذَا الْخَبَرَ مِنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

نافع نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5017 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحَمِصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَ ابْنَ عَمْرٍو، أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ، يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَافِعٌ فَانْطَلَقَ ابْنُ عَمْرٍو وَذَلِكَ الرَّجُلُ وَأَنَا مَعَهُمْ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو لِأَبِي سَعِيدٍ أَرَأَيْتَ حَدِيثًا حَدَّثْتَنِيهِ هَذَا الرَّجُلُ، أِنَّكَ تَحَدِّثُهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَمِعْتَهُ؟ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَمَا هُوَ؟، فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو: بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ، فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِأَصْبَعِهِ إِلَى عَيْنَيْهِ وَرَأَى أَدْنِيَهُ، فَقَالَ: بَصُرَ عَيْنِي، وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

5016 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وهو فی "الوطأ" 633 - 2/642 "فی البیوع: باب بیع الذهب بالفضة تبرأ

وعیناً. ومن طریقہ أخرجه الشافعی فی "المسند" 2/157، "وفی "الرسالة" فقرة "758"، والبخاری "2177" فی البیوع: باب الفضة بالفضة، ومسلم "1584" فی المساقاة: باب الربا، والنسائی 279 - 7/287 فی البیوع: باب بیع الذهب بالذهب، وابن الجارود "649"، والبیہقی "2061" وأخرجه البخاری "2176" من طریق سالم بن عبد الله بن عمر، عن عبد الله، عن أبي سعيد. وأخرجه الطالسی "2181"، ومسلم "77" "1584" من طریقین عن سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. وانظر ما بعده.

5017 - إسنادہ صحیح. عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير بن دينار الحمصی، هو وأبوه ثقتان، روى لهما أصحاب السنن إلا الترمذی، ومن فوقهما من رجال الشیخین. وأخرجه عبد الرزاق "14563" و"14564"، وأحمد 61/3 و53، ومسلم "76" "1584" فی المساقاة: باب الربا، والترمذی "1241" وصححه فی البیوع: باب ماجاء فی الصرف، والنسائی 7/279 فی البیوع: باب بیع الذهب بالذهب، من طرق عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرج ابن أبي شیبة 7/101 من طریق نافع مختصراً دون القصة.

يَقُولُ: لَا تَبِعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے۔ نافع بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور وہ شخص تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ یہاں تک ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس حدیث سے واقف ہیں جو اس شخص نے مجھے بیان کی ہے کیا آپ نے وہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا وہ کیا بات ہے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی کو فروخت کرنے والی روایت، تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا اور یہ بات بیان کی۔ میری آنکھوں نے یہ بات دیکھی اور میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جب آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ ”سونے کے عوض میں سونے کو صرف برابر برابر فروخت کرو۔ ان میں سے کسی ایک طرف سے کم ادا نیگی نہ کرو اور چاندی کے عوض میں چاندی کو صرف برابر برابر فروخت کرو ان میں کسی ایک طرف سے کم ادا نیگی نہ کرو اور تم ان میں سے کسی بھی غیر موجود کو موجود چیز کے عوض میں فروخت نہ کرو۔“

ذَكَرُ الْبَيَانَ بَانَ هَذِهِ الْأَجْنَاسِ إِذَا بَاعَتْ بِغَيْرِ أَجْنَاسِهَا
وَبَيْنَهَا التَّفَاضُلُ كَانَ ذَلِكَ جَائِزًا إِذَا لَمْ يَكُنْ، إِلَّا يَدًا بِيَدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ اجناس جب کسی دوسری جنس کے عوض میں فروخت کی جائیں اور ان دونوں میں سے کسی ایک طرف اضافی ادا نیگی ہو تو یہ جائز ہے جبکہ یہ لین دین دست بہ دست ہو

5018 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ، عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالثَّبْرُ بِالثَّبْرِ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ،

5018 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم نحوه بقرم "5015"، وهو عند ابن أبي شيبة في "المصنف 7/103"

104. - ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم "81" "1587" في المساقاة: باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، وأبو داود "3350" في البيوع: باب في الصرف، والبيهقي "5/287" بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/320"، ومسلم "81" "1587"، وأبو داود "3/24"، وابن الجارود "650" والبيهقي "5/278" من طرق عن وكيع، به. وأخرجه عبد الرزاق "14193"، والترمذي "1240" في البيوع: باب ماجاء أن الحنطة بالحنطة مثلاً بمثل، والبيهقي "5/277" و"282" و"284" وطرق عن سفیان، به.

فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ، فَبِعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ، إِذَا كَانَ يَدًا يَدًا بِيَدٍ

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سونے کے عوض میں سونا چاندی کے عوض میں چاندی گندم کے عوض میں گندم جو کے عوض میں جو (کالین دین) صرف برابر برابر اور دست بہ دست ہوگا جب ان کی اصناف؟ میں اختلاف ہو تو پھر جیسے تم چاہو اسے فروخت کرو البتہ جبکہ وہ دست بہ دست لین دین ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذِهِ الْأَجْنَاسِ إِذَا بَاعَ أَحَدُهَا بِغَيْرِ جِنْسِهَا إِلَّا يَدًا بِيَدٍ كَانَ ذَلِكَ رَبًّا

اس بات کے بیان کا تذکرہ ان اجناس میں سے کسی ایک کو جب کسی دوسری جنس کے عوض میں

فروخت کیا جائے، تو اگر لین دین دست بہ دست نہ ہو تو یہ سود شمار ہوگا

5019 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الْأَوْزَاعِيُّ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ حَدَّثَهُ قَالَ:

(متن حدیث): انطلقتُ بِمِنَةِ دِينَارٍ فَلَقِيْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بِظِلِّ جِدَارٍ فَاسْتَأْمَهَا مِنِّي إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ خَادِمُهُ مِنَ الْغَابَةِ، فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ، فَسَأَلَ طَلْحَةَ عَنْهُ، فَقَالَ: دَنَابِيرُ أَرَدْتُهَا إِلَى أَنْ يَأْتِيَ خَادِمِي مِنَ الْغَابَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَفَارِقْهُ لَا تَفَارِقْهُ حَتَّى تُنْقِذَهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ، وَهَاتِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا، إِلَّا هَاءَ، وَهَاتِ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا، إِلَّا هَاءَ، وَهَاتِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا، إِلَّا هَاءَ وَهَاتِ

❁❁ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سودینار لے کر نکلا میری ملاقات حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو ایک دیوار کے سائے میں موجود تھے انہوں نے میرے ساتھ اس کا بھاؤ طے کیا اور یہ بات بیان کی کہ جب ان کا خادم

غابہ سے آئے گا؟ تو وہ ادا لگی کر دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی۔ انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: کچھ دینار ہیں (جو میں خرید رہا ہوں) میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرا خادم غابہ سے آئے گا (تو میں ادا لگی کر دوں گا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس سے جدا نہ ہونا تم اس سے جدا نہ ہونا جب تک تم اسے ادا لگی نہیں کر دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: چاندی کے عوض میں سونے کالین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو گندم کے عوض میں گندم کالین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو جو کے عوض میں جو کالین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا أَرَدَا مِنَ الْآخِرِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھجور کے ایک صاع کو دو صاع کے عوض میں فروخت کیا جائے اگرچہ
ان دونوں میں سے کسی ایک طرف کی کھجور دوسری کے مقابلے میں ہلکی قسم کی ہو

5020 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِتَمْرٍ رَيَّانٍ وَكَانَ تَمْرٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فِيهِ يَبْسُ، فَقَالَ: أَنَّى لَكُمْ هَذَا؟، قَالُوا: ابْتِغَاءَهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ إِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ وَلَكِنْ بَعْ تَمْرَكَ، ثُمَّ اشْتَرِ مِنْ هَذَا حَاجَتَكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تازہ کھجوریں لائی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں دوسری قسم کی تھیں جن میں کچھ خشک تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کہاں سے آئی ہیں لوگوں نے بتایا: ہم نے اپنی کھجوروں کے دو صاع کے عوض میں اس کا ایک صاع خریدا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو یہ درست نہیں ہے بلکہ تم اپنی کھجوروں کو (کسی اور چیز کے عوض میں) فروخت کرو (پھر اس چیز کے عوض میں) اپنی ضرورت کی چیز کو خرید لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْ تَمْرَكَ أَرَادَ بِهِ بِاللِّدْرَاهِمِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”تم اپنی کھجور کو فروخت کر دو“ اس کے
ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اسے درہم کے عوض میں فروخت کر دو

5021 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ
5020 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي عروبة: هو سعيد. وأخرجه النسائي 7/272 في البيوع: باب بيع التمر بالتمر مفاضلاً، من طريقين عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/67 عن يزيد، عن سعيد، عن قتادة، به. انظر ما بعده و "5022" و "5024"

5021 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/623 "في البيوع: باب ما يكره من بيع التمر. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2201" و "2202" في البيوع: باب إذا أراد بيع تمر بتمر خير منه، و "2303" "2302" في الوكالة: باب الوكالة في الصرف والميزان، و "4244" و "4245" في المغازي: باب استعمال النبي صلى الله عليه وسلم على أهل خيبر، ومسلم "95" "1593" في المساقاة: باب بيع الطعام مثلاً بمثل، والنسائي 272 - 7/271 في البيوع: باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، والبيهقي 5/291، والبخاري "2064" وأخرجه البخاري "7350" و "7351" في الاعتصام: باب إذا اجتهد العامل أو الحاكم فأخطأ، من طريق أبي بكر عبد الحميد بن أبي أويس، ومسلم "1593"، والدارقطني 3/17، والبيهقي 5/285 من طريق القعبي، كلاهما عن عبد الحميد بن سهل، به. وعلقه البخاري "4246" و "4247" عن عبد العزيز بن محمد الداودي، عن عبد المجيد بن سهل، ووصله أبو عوانة كما في "التعليق" 4/137، والدارقطني 3/17

عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، وَابْنِ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكَلْتَ تَمْرَكَ هَكَذَا، قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ، ثُمَّ اتَّبَعُ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيْبًا

✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیر کا نگران مقرر کیا وہ شخص عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہاں کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کی: جی نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم ہم نے دو صاع کھجوروں کے عوض میں اس کا ایک صاع حاصل کیا ہے اور تین صاع کے عوض میں دو صاع حاصل کئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم کھجوروں کو درہم کے عوض میں فروخت کرو اور پھر درہم کے عوض میں اچھی قسم کی کھجوریں خرید لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ بَيْعِ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ يَكُونُ رَبًّا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کھجور کے ایک صاع کو دو صاع کے عوض میں فروخت کرنا سوڈ شمار ہوگا

5022 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟، قَالَ: اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْهَ عَيْنُ الرَّبِّ لَا تَفْعَلْ *

✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجور لے کر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کہاں سے آئی ہیں؟ اس نے بتایا میں نے دو صاع کے عوض میں اس کا ایک صاع خریدا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اوفوہ یہ تو عین سود ہے تم ایسا نہ کرو۔

ذِكْرُ خَيْرِ أَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ الدِّرْهَمَ بِالذَّرْهَمَيْنِ جَائِزٌ

5022 - إسناده صحيح. الوليد بن عتبة: ثقتان روى له أبو داود، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 7/272

و 273 في البيوع: باب بيع التمر بالتمر مفاضلاً، عن هشام بن عمار، عن يحيى بن حمزة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/62، والبخاري "2312" في الوكالة: باب إذا باع والوكيل شيئاً فاسداً فبيعه مردود، ومسلم "1594" في المساقاة: باب بيع الطعام مثلاً بمثل من طرق عن معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به. وانظر "5024"

نَقْدًا وَإِنَّمَا حَرُمَ ذَلِكَ نَسِيئَةً

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ ایک درہم کو دو درہم کے عوض میں

فروخت کرنا جائز ہے جبکہ نقد لین دین ہو یہ اس وقت حرام ہوگا جب ادھار لین دین ہو

5023 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَاذِ بَصِيدًا، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ

السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: هَلْ تَتَّهَمُ أَسَامَةَ؟ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ:

لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

تَوْضِيحُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مَعْنَى هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْأَشْيَاءَ إِذَا بِيَعَتْ بِجِنْسِهَا مِنَ النَّسِيئَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي

الْخَبَرِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ يَكُونُ رَبًّا، وَإِذَا بِيَعَتْ بِغَيْرِ أَجْنَابِهَا وَبَيْنَهَا فَضْلٌ كَانَ ذَلِكَ جَائِزًا، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ، وَإِذَا

كَانَ ذَلِكَ نَسِيئَةً كَانَ رَبًّا

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ انہوں نے

انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: کیا آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر الزام عائد کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما نے فرمایا جی نہیں۔ انہوں نے بتایا: انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔

”سو صرف ادھار میں ہوتا ہے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): اس روایت کا مطلب یہ ہے حدیث میں مذکور چھ چیزیں جب ان کی جنس کے عوض میں

فروخت کی جائیں اور ان کے درمیان اضافی ادائیگی ہو تو یہ سود ہوگا، لیکن جب ان کی جنس کے علاوہ کے عوض میں فروخت کی جائے

اور پھر جو چیز اضافی ہو تو یہ جائز ہوگی جب کہ وہ لین دین دست بہ دست ہو، لیکن اگر وہ ادھار کا لین دین ہو تو پھر یہ سود ہوگا۔

5023 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات غیر عبد الرحمن بن عثمان البکراوی، وهو ضعیف، لکنہ متابع، فقد أخرجه الطبرانی

"446" من طریق مالك بن سعيد وأبي عاصم، كلاهما عن عثمان بن الأسود، دون ذكر قصة ابن عباس مع ابن عمر، وأخرجه

البخاری "2178" و"2179" في البيوع: باب بيع الدينار بالدينار ونسائي، ومسلم "1596" في المساقاة: باب بيع الطعام مثلا

بمثل، والنسائي 7/281 في البيوع: باب بيع الفضة بالذهب والذهب بالفضة، وابن ماجه "2257" في التجارات: باب من قال: لا

ربا إلا في النسينة، والطحاوي 4/64، والطبرانی في "الكبير" "442" و"443"، والبيهقي 5/280 من طريق عن أبي سعيد

الخدري، عن ابن عباس، به، وأخرجه الشافعي في "المسند" 2/259، وفي "الرسالة" فقرة "763"، والطحاوي "622" وأحمد

5/200 و"204 و"206 و"209، والدارمي 2/259، ومسلم "1596" و"102"، والنسائي 7/281، والطحاوي 4/64،

والطبرانی "428" و"429" و"430" و"431" و"432" و"433" و"434" و"435" و"436" و"439" و"440" و"444" و

"445" و"447" و"448" و"449"، والبيهقي 5/280 من طرق عن ابن عباس، به، وأخرجه أحمد 5/202 ومن طريقه

الطبرانی "450" من طريق سعيد بن المسيب، عن أسامة بن زيد، به.

ذَكَرَ الزَّجْرَ عَنْ بَيْعِ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ مِنْهُ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھجور کے ایک صاع کو کھجور کے ہی دو صاع
کے عوض میں فروخت کیا جائے

5024 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: (مَثْنُ حَدِيثٍ): كُنَّا نَبِيعُ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرِ الْجَبِيبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ وَلَا صَاعِي حِنْطَةٍ بِصَاعِ حِنْطَةٍ وَلَا ذِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم عمدہ کھجوروں کے ایک صاع کے عوض میں عام سی کھجوریں دو صاع فروخت کر دیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کے دو صاع کھجور کے ایک صاع کے عوض میں (فروخت) نہیں کئے جاسکتے اور گندم کے دو صاع، گندم کے ایک صاع کے عوض میں (فروخت) نہیں کئے جاسکتے اور دو درہم ایک درہم کے عوض میں (فروخت) نہیں کئے جاسکتے۔

ذَكَرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آعَانَ فِي الرِّبَا عَلَى آتِي حَالَةٍ كَانَ
نبی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنا جو سود کے بارے میں کسی بھی قسم کی
معاونت کرتا ہے خواہ اس کی کوئی بھی صورت ہو

5025 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ:

5024 - إسناده صحيح، رجاله رجال ثقات رجال الشيخين إلا أن الوليد هو ابن مسلم - مدلس وقد عنعن. وأخرجه الطحاوي 4/68 عن ابن ميمون، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/49 و51 - 50، ومسلم "97" "1594" في المساقاة: باب بيع الطعام مثلاً بمثل، والنسائي 7/272 في البيوع: باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، والبيهقي 5/291 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي سعيد الخدري بنحوه. وانظر "5021"

5025 - إسناده حسن على شرط مسلم. سماك بن حرب الذهلي من رجال مسلم، لكن لا يرتقى حديثه إلى رتبة الصحيح، ويساقى رجاله ثقات من رجال الشيخين. والقسم الأول من الحديث موقوف وقد تقدم تخريجه برقم "1055" وأخرجه مع القسم الثاني: أحمد 1/393 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرج القسم الثاني: ابن ماجه "2277" في التجارات: باب التغليب في الربا، والطيالسي "343"، والبيهقي 5/275 من طريق شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/394، وأبو داود "3333" في البيوع: باب أكل الربا وموكله، والترمذي "1206" في البيوع: باب ما جاء في أكل الربا، والبيهقي 5/275 من طرق عن سماك بن حرب، به. وأخرجه أحمد 1/448 و462، والدارمي 2/246، ومسلم "1597" ابن مسعود، وليس فيه: وشاهديه وكتابه.

(متن حدیث): لَا تَحِلُّ صَفْقَتَانِ فِي صَفْقَةٍ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكَلَّهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَكَاتِبَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سو دے میں دو سو دے جائز نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اسے کھلانے والے اس کے گواہوں اور اسے تحریر کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْكَيْلَةِ مِنَ التَّمْرِ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ مِنْهُ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھجوروں کی غیر متعین مقدار کو کھجور ہی کی متعین

مقدار کے عوض میں فروخت کیا جائے

5026 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بِعَسْكَرٍ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الصَّبْرِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر متعین پیمائش والے کھجور کے ڈھیر کو متعین پیمائش والی کھجور کے عوض میں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ بَيْعِ الْمَرْءِ الْحَيَوَانَ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ وَإِنْ كَانَ الَّذِي
يَأْخُذُ أَقْلًا فِي الْعَدَدِ مِنَ الَّذِي يُعْطَى

آدمی کے لیے ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض میں فروخت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ
اگر چہ اس نے جو جانور لیا ہے وہ تعداد میں اس سے کم ہو جو اس نے دیا ہے

5027 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

5026 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وقد صرح أبو الزبير وابن جريج بالحديث، فانضت شبهة تدليسهما. وأخرجه مسلم "1530" في البيوع: باب تحريم بيع صبرة الطعام عن أحمد بن عبد الرحمن بن السرح، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 2/38، والبيهقي 292 - 291/5 من طريق محمد بن عبد الله بن الحاكم، عن ابن وهب، به. وقال الحاكم: صحیح علی شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي، وأخرجه مسلم "15030"، والنسائي 270 - 269/7 في البيوع: باب بيع الصبرة من التمر، و 7/270 باب بيع الصبرة من الطعام، ابن الجارود "608"، والبيهقي 308/5 من طرق عن ابن جريج، به.

(متن حدیث): جَاءَ عَبْدُ قَبَايِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَكَمْ يَشْعُرُ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعْنِيهِ، فَاشْتَرَاهُ بَعْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يَبَّاعِ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ عَبْدٌ هُوَ؟

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام آیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ پتہ نہیں تھا کہ وہ غلام ہے اس کا آقا سے تلاش کرتا ہوا آگیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کر دو، تو نبی اکرم ﷺ نے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں اسے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ جب بھی کسی سے بیعت لیتے تھے تو پہلے اس سے دریافت کر لیتے تھے کہ کیا وہ غلام تو نہیں ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جانور کے عوض میں جانور کا لین دین (ادھار کے طور پر)

کیا جائے البتہ اگر وہ نقد لین دین ہو (تو حکم مختلف ہوگا)

5028 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْسِنَةً

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے جانور کے عوض میں

جانور کو ادھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔



5027 - إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وهو ثقة، روى له أصحاب السنن، ومن فوقه

من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، رواه عن جابر هنا بالنعنة لا تضر، لأن اللبث انتفى حديثه الذي حدث به عن جابر بالسماع، فرواه عنه، وقد تقدم الحديث برقم "4550"

5028 - إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو داود الحفري: اسمه عمر بن سعد، روى له مسلم وأصحاب السنن، وباقى

رجال على شرط الشيخين. سفیان: هو الثوري. وأخرجه الطحاوي 4/60 من طريق أبي أحمد الزبيري، عن سفیان، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق "14133" عن معمر، وابن الجارود "610"، والطبرانی في "الكبير" "11996" من طريق داود بن عبد الرحمن العطار، والبيهقي 5م 289 - 288 من طريق إبراهيم بن طهمان، كلاهما عن معمر، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 4/105 وقال: رواه الطبرانی في "الكبير" و"الأوسط" و"رجالہ ثقات."

بَابُ الْإِقَالَةِ

باب! اقالہ کا حکم

ذِكْرُ إِقَالَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ عَشْرَةَ مَنْ أَقَالَ نَادِمًا بَيْعَتَهُ
اس بات کا تذکرہ جو شخص نادم ہو کر اپنے سودے میں اقالہ کر لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن
اس کی کوتاہی سے درگزر کرے گا

5029 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ هِلَالٍ بِالْمَصِيصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْفَرَوِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ أَقَالَ نَادِمًا بَيْعَتَهُ، أَقَالَ اللَّهُ عَشْرَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ﷻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص نادم ہو کر اپنے سودے میں اقالہ کرے؟ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر کرے گا۔“

ذِكْرُ إِقَالَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ عَشْرَةَ مَنْ أَقَالَ عَشْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي الدُّنْيَا
اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کی کوتاہیوں سے درگزر کرنا جو دنیا میں اپنے

مسلمان بھائی کی کوتاہی سے درگزر کرتا ہے

5030 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا عَشْرَةَ، أَقَالَ اللَّهُ عَشْرَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

5029- محمد بن حرب المدینہ لم آتینہ، وإسحاق الفروی، وهو إسحاق بن محمد بن إسماعيل، من رجال البخاری، ومن وفاقه من رجال الشيخين. مالك: هو ابن أنس الإمام، وسمي: وهو مولی أبي بكر بن عبد الرحمن بن هشام. وأخرجه القضاة في "مسند الشهاب" 453 "عن ابی عبد الله محمد بن الحسن اليمنى التنوخي، حدثنا أبو الطيب عمرو بن إدريس الغيفي، حدثنا محمد بن حرب المدني، بهذا الإسناد. وأخرجه القضاة في "453"، والبيهقي 6/27 من طريقين عن إسحاق الفروی.

(توضیح مصنف): مَا رَوَى عَنِ الْأَعْمَشِ إِلَّا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَمَالِكُ بْنُ سَعِيرٍ، وَمَا رَوَى عَنْ حَفْصِ إِلَّا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَلَا عَنْ مَالِكِ بْنِ سَعِيرٍ إِلَّا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ قَالَ: الشَّيْخُ

⊗⊗ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی مسلمان کی لغزش سے درگزر کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش سے درگزر کرے گا۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اعمش کے حوالے سے یہ روایت صرف حفص بن غیاث اور مالک بن سعیر نے نقل کی ہے اور حفص کے حوالے سے یہ روایت صرف یحییٰ بن معین نے نقل کی ہے اور مالک بن سعیر کے حوالے سے یہ روایت زیاد بن یحییٰ حسانی نے نقل کی ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔



5030- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/252، وأبو داود "3460" في البيوع: باب فضل الإقالة، وعنه الحاكم 2/45 عن ابن معين بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه الحاكم 2/45 والبيهقي 6/27، والخطيب في "تاريخه" من طرق عن يحيى بن معين، به. وأخرجه ابن ماجه "2199" في التجارات: باب الإقالة، عن زياد بن يحيى الحساني، حدثنا مالك بن سعيد، عن الأعمش، به.

بَابُ الْجَائِحَةِ

آفت لاحق ہونے کا بیان

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْوَضْعِ عَمَّنِ اشْتَرَى ثَمْرَةً فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ وَهُوَ مُعَدِّمٌ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ آدمی نے جس سے پھل خریدا ہو، اگر اسے آفت لاحق ہو جائے

اور اس شخص کے پاس ادائیگی کے لیے کچھ نہ ہو، تو اس سے ادائیگی کو (کلی یا جزوی طور پر) معاف کر دیا جائے

5031 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت زدہ (کی ادائیگی مکمل یا جزوی طور پر)

معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ وَضْعِ الْجَوَائِحِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ آفت کی صورت میں ادائیگی کو معاف کر دینا ان بھلائیوں میں

شامل ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے

5032 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

5031 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن عتيق فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو داود

"3374" في البيوع :باب وضع الجائحة، والدارقطني 3/31 من طريق يحيى بن معين، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/309،

ومسلم 17" "1554" في المساقاة :باب وضع الجوائح وأبو داود "3374"، والنسائي 7/265 في البيوع :باب وضع الجوائح،

وابن الجارود "640"، والحاكم 41 - 2/40، والبيهقي 5/306، والبخاري "2083" من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وقال

الحاكم :صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

5032 - إسناده قوي .عمران بن أبي جميل :هو عمران بن يزيد بن مسلم بن أبي جميل القرشي، وثقه النسائي والذولف، وأبو

الرجال :هو محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن حارثة بن العمان الأنصاري . وأخرجه أحمد 6/69 و105 من طريقين عن عبد

الرحمن بن أبي الرجال، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 2/621 في البيوع :باب الجائحة في بيع الثمار والرزع، ومن طريقه البيهقي

5/305 عن أبي الرجال عن أمه عمرة مرسلًا بنحو الحديث، ووصله البخاري "2705" في الصلح :باب هل يشير الإمام بالصلح،

ومسلم "1557" في المساقاة :باب استحباب الوضع من الدين والبيهقي 5/305 من طريق عن إسماعيل بن أبي أويس، عن أخيه

سليمان، عن يحيى بن سعيد، عن أبي الرجال فذكره باختلاف في القصة.

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَأَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا بَيْتِي وَأُمِّي، إِنِّي ابْتَعْتُ أَنَا وَأَبْنِي مِنْ فُلَانٍ ثَمَرَ مَالِهِ فَأَحْصَيْنَاهُ لَا وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِمَا أَكْرَمَكَ بِهِ مَا أَحْصَيْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فِي بُطُونِنَا أَوْ نَطْعِمُ مَسْكِينًا رَجَاءَ الْبَرَكَةِ، وَجِئْنَا نَسْتَوْضِعُهُ مَا نَقْضُنَا فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَا يَضَعُ لَنَا شَيْئًا، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَأْتِي لَا يَضَعُ خَيْرًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتْ: فَبَلَغَ ذَلِكَ صَاحِبَ الثَّمَرِ، فَقَالَ: يَا بَيْتِي وَأُمِّي، إِنْ شِئْتَ وَضَعْتُ مَا نَقْضُوا، وَإِنْ شِئْتَ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ، فَوَضِعْ مَا نَقْضُوا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے اور میرے بیٹے نے فلان شخص سے اس کے مال (باغ یا زمین) کا پھل خریدا، ہم نے اسے شاریا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو اتنی عظمت شان عطا کی ہے ہم نے وہ اپنے پیٹ میں ڈال کر کھالی یا برکت کی امید رکھتے ہوئے کسی غریب کو کھلا دی پھر ہم آئے اور اپنے ہونے والے نقصان کے حوالے سے اس سے (معاوضے میں) کمی کی درخواست کی تو اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ وہ ہمارے لئے کوئی معافی نہیں رکھے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے یہ قسم اٹھائی ہے وہ بھلائی نہیں کرے گا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس بات کی اطلاع اس پھل کے مالک تک پہنچی تو اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ چاہیں تو ان کا جو نقصان ہوا ہے میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو میں تمام ادائیگی معاف کر دیتا ہوں تو اس شخص نے ان کے نقصان کے حساب سے ادائیگی معاف کر دی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْبَائِعَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مِنْ بَاقِي ثَمَرِهِ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَائِحَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ فروخت کرنے والے شخص کو اپنے پھل کی قیمت میں سے باقی رہ

جانے والی رقم میں سے کوئی چیز لینے کا حق نہیں ہے، جس پھل کو آفت لاحق ہوگئی ہو

5033 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْجِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ:

5033- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن يزيد بن موهب، فقد روى له أصحاب السنن إلا الترمذی، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 58/3 و36، ومسلم "18" "1556"، في المساقاة: باب استحباب الوضوع عن المدین، وأبو داود "3469" في البيوع: باب وضع الجائحة، والترمذی "655" في الزكاة: باب ماجاء فيمن تحل له الصدقة والنسائي 7/265، في البيوع: باب وضع الجوائح، و7/312، باب الرجل يتاع فيفلس، وابن ماجه "2356" في الأحكام: باب تفليس المعدم والبيع عليه لغرمائه، والبيهقي 50 - 6/49، والبقوي "2135" من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. أخرجه مسلم "1556"، والنسائي 7312، والبيهقي 5/305 من طرق عن عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن بكير بن الأشج، به.

(متن حدیث): اُصِيبَ رَجُلٌ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي تِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو پھلوں میں نقصان ہو گیا جو اس نے خریدے تھے اس کا قرض زیادہ ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو صدقہ دو اس شخص کو صدقہ دیا گیا، لیکن وہ پھر بھی اس کے قرض کی پوری ادائیگی تک نہیں پہنچ سکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی قرض خواہوں سے فرمایا) تمہیں جو مل رہا ہے وہ حاصل کر لو تمہیں صرف یہی ملے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ زَجْرَ الْمَرْءِ عَنِ اخْتِاطِ ثَمَرِهِ بَعْدَ أَنْ

أَصَابَتْهُ الْجَائِحَةُ زَجْرٌ تَحْرِيمٌ لَا زَجْرٌ نَذْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کو اپنے پھل کی قیمت لینے سے منع کیا گیا ہے جب اسے آفت

لاحق ہو جائے یہ ممانعت حرام قرار دینے کے طور پر ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

5034 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ

ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنْ بَغْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَجِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمِ تَأْخُذَ مِنْ

مَالِ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقِّ؟، قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ: هَلْ سَمَى لَكُمْ الْجَوَائِحُ؟، قَالَ: لَا

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے کسی بھائی سے پھل خریدتے

ہو اور اسے آفت لائق ہو جاتی ہے، تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے تم لاحق طور پر اپنے بھائی کے مال میں سے

کس بنیاد پر حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد ابو زبیر سے دریافت کیا: کیا تمہارے استاد نے تمہارے سامنے لاحق ہونے والی

آفت کا نام لیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

5034 - أسناده صحيح. يوسف بن سعد: ثقة حافظ، روى له النسائي، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابي الزبير،

فمن رجلا مسلم، وحجاج: وهو ابن محمد المصيصي الأعور. وأخرجه الدارقطني 3/31 عن أبي بكر النيسابوري، عن يوسف بن

سعيد بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 265 - 7/264 في البيوع: باب وضع الجوائح، عن إبراهيم بن حسن، عن حجاج

المصيصي، به. وأخرجه الدارمي 2/252، ومسلم "1554"، وفي المساقاة: باب وضع الجوائح، وأبو داود "3470" في البيوع:

باب بيع الثمار سنين الجائحة، وابن الجارود "639"، والدارقطني 3/30 و31، والبيهقي 5/306 من طرق عن ابن جريج، به.

وانظر ما بعده.

ذَكَرُ الزَّجْرِ، عَنْ أَخِيذِ الْمَرْءِ ثَمَنَ ثَمَرَتِهِ الْمَسْبِغَةِ، إِذَا أَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ بَعْدَ بَيْعِهِ إِيَّاهَا
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے فروخت شدہ پھل کی قیمت حاصل کرنے

جبکہ اس کے اس پھل کو فروخت کرنے کے بعد آفت لاحق ہو جائے

5035 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمْرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمِ تَأْخُذُ مَالَ
أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقِّ؟، قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ: سَمَى لَكُمْ الْجَوَائِحُ؟، قَالَ: لَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی سے کوئی پھل
خریدتے ہو اور اسے آفت لاحق ہو جاتی ہے تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے تم حق کے بغیر اپنے بھائی کے مال
کو کس بنیاد پر حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد ابو زبیر سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تمہارے سامنے آفت کا نام ذکر
کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔



5035 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ الشیخین غیر ابی الزبیر، محمد بن معمر: هو ابن ربیع القیسى، وأبو
عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أبو داود "3470" فی البیوع: باب وضع الجائحة، ومن طریقہ
البیہقی 5/306 عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1554" فی المساقاة: باب وضع الجوائح، عن حسن
الحلوانى، عن أبی عاصم، به.

بَابُ الْفَلَسِ

مفلس ہو جانے کا بیان

5036 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ الطَّائِي بِمَنْبِجٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَذْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بَعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص مفلس ہو جائے اور پھر کوئی شخص اپنا مال اس کے پاس پائے تو وہ اس مال کے بارے میں دوسروں سے زیادہ

حق دار ہوگا۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبْرَ وَرَدَّ فِي الْوَدَائِعِ دُونَ الْبِيعَاتِ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

یہ روایت و ودیعت کے بارے میں ہے خرید و فروخت کے بارے میں نہیں ہے

5037 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الدُّهَلِيُّ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5036 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو الأنصاري، وهو في "الموطأ" 2/678 "في البيوع: باب

ما جاء في الإفلاس والغريم. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/162، وعبد الرزاق "15160"، وأبو داود "3519" في البيوع:

باب في الرجل يفلس فيجد متاعه عند غيره، والبيهقي 6/44، والبقوي "2133" بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/228 و258

و474، والطيالسي "2507"، والدارمي 2/262، وابن أبي شيبة 36 - 6/35، والبخاري "2402" في الاستقراض: باب إذا وجد

ماله عند مفلس في البيع والقرض، ومسلم "1559" في المساقاة: باب من أدرك ما باعه عند المشتري وقد أفلس، والترمذي

"1262" في البيوع: باب ما جاء إذا أفلس الرجل للغريم، والنسائي 7/311 في البيوع: باب الرجل يتاع فيفلس، وابن ماجه

"2358" في الأحكام: باب من وجد متاعه بعينه، والدارقطني 3/30، وابن الجارود "630"، والبيهقي 45 - 6/44 و45 من

طرق عن يحيى بن سعيد، به.

(متن حدیث): إِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ سِلْعَةً، ثُمَّ فَلَسَ وَهِيَ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغَرْمَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص کوئی سامان خریدے اور پھر وہ مفلس ہو جائے اور وہ سامان بعینہ اس کے پاس ہو تو (اسے فروخت کرنے والا) دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت اسے لینے کا زیادہ حق دار ہوگا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ حِطَابَ هَذَا الْخَبَرِ وَرَدٌ لِلْبَائِعِ سِلْعَتَهُ دُونَ الْمُودِعِ أَيَّاهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، اس روایت میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ اس شخص کے لیے ہیں جو اپنے سامان کو فروخت کرتا ہے اس شخص کے لیے نہیں ہیں جو اپنا سامان ودیعت کے طور پر رکھواتا ہے

5038 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهَلِيُّ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغَرْمَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنے سامان کو فروخت کرنے والا شخص بعینہ اپنا سامان اس کے پاس پائے تو باقی قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ الْمُشْتَرِيَ إِذَا أَفْلَسَ تَكُونُ

عَيْنُ سِلْعَةِ الْبَائِعِ لَهُ دُونَ أَنْ يَكُونَ أَسْوَأَ الْغَرْمَاءِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، خریدار جب مفلس ہو جائے

5037 - إسناده صحيح على شرط البخارى، ومحمد بن يحيى الذهلى من رجال البخارى، ومن فوقه من رجال الشبخين.

محمد بن يوسف: هو الفريابي، وسفيان: هو ابن عيينة، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري، وابن عمرو بن حزم: هو أبو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم المذكور في سند الحديث السابق. وأخرجه عبد الرزاق "15161" ن وأحمد 2/247، وابن أبي شيبة 6/35 36 -، وعنه مسلم "1559" في المساقاة: باب من أدرك ما باعه عند المشتري وقد أفلسن وأبن ماجه "2358" في الأحكام: باب من وجد متاعه بعينهن عن سفيانن بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 3/29، والبيهقي 6/45، من طريقين عن سفيان، به.

5038 - إسناده صحيح على شرط البخارى، وهو في "منتصف عبد الرزاق" "15162" "وأخرجه البيهقي 6/46 عن أبي

الحسن محمد بن الحسين العلوي، عن أحمد بن محمد بن الحسن بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 3/30 و4/229 من طريق الحسن بن يحيى عن عبد الرزاق، به. وأخرجه عبد الرزاق "15163" و"1564" من طريقين عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 6/37 عن هشيم، عن عمرو بن دينار عن حدثه عن أبي هريرة فذكره.

اور فروخت کرنے والے کا سامان بچینہ اس کے پاس موجود ہو تو اس کو (اس سامان کو لینے کا) اختیار ہوگا ایسا نہیں ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا

5039 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): إِذَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ فَوْجَدَ الْبَائِعِ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص دیوالیہ ہو جائے اور فروخت کرنے والا اپنے سامان کو بچینہ اس کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔“



5039 - سلمة بن شبيب: ثقة من رجال مسلم، ومن فوجه من رجال الشيخين إلا أن فليح بن سليمان كثير الخطأ كما قال

المحافظ في "التقريب"، فهو حسن الحديث في الشواهد، وهذا منها، وقد أشار إلى رواية ابن عمر الترمذی بإثر الحديث أبي هريرة "1262" وأورده المحافظ في "التلخيص 3/39" ولم ينسبه لغير ابن حبان. وأخرجه البزار "1301" عن سلمة بن شبيب، بهذا

الإسناد، ولفظه: "إذا أفلس الرجل، فوجد رجل ماله يعني عند المفلس -بعينه، فهو أحق به". وذكره الهيثمي في "المجمع"

4/144 وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه الشافعي 2/163، وأبو داود "3523"، وابن ماجه "2360"،

والدارقطني 3/29، والحاكم 51 - 2/50، والبيهقي 6/46، والبقوي "2134" من طرق عن ابن أبي ذئب، عن أبي المعتمر بن

عمر بن رافع، عن عمر بن خلدة الزرقى، عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: "إيسا رجل مات أو أفلس فصاحب المتاع أحق بمتاعه إذا

وجد بهينه"

بَابُ الدِّيُونِ

باب! قرض کے بارے میں احکام

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا لِلْمُقْرِضِ مَرَّتَيْنِ الصَّدَقَةَ بِأَحَدَاهُمَا

اللہ تعالیٰ کا دو مرتبہ قرض دینے والے کے لئے ان دو میں سے ایک مرتبہ (کے قرض کے برابر)

صدقہ کرنے (کا اجر) نوٹ کرنے کا تذکرہ

5040 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ

بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ أَبِي حَرِيرٍ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، كَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْ تَاجِرٍ، فَإِذَا خَرَجَ عَطَاؤُهُ قِصَاهُ، فَقَالَ الْأَسْوَدُ: إِنَّ

سِئْتًا أَخْرَجْتُ عَنْكَ، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ عَلَيْنَا حُقُوقٌ، فِي هَذَا الْعَطَاءِ، فَقَالَ لَهُ التَّاجِرُ: لَسْتُ فَاعِيلاً، فَنَقَدَهُ الْأَسْوَدُ

خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ حَتَّى إِذَا قَبِضَهَا، قَالَ لَهُ التَّاجِرُ: دُونَكَهَا، فَخَذَّ بِهَا، فَقَالَ لَهُ الْأَسْوَدُ: قَدْ سَأَلْتُكَ هَذَا

فَأَبَيْتَ، فَقَالَ لَهُ التَّاجِرُ: إِنِّي سَمِعْتُكَ تُحَدِّثُنَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ

يَقُولُ: مَنْ أَقْرَضَ اللَّهَ مَرَّتَيْنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ أَحَدِهِمَا لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ

تَوْضِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْفُضَيْلُ أَبُو مُعَاذٍ هَذَا هُوَ الْفُضَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ مِنْ أَهْلِ

5040- حدیث حسن. ابو حریز مختلف فیہ وثقہ ابن معین، و ابو زرعة، و المؤلف، و قال ابو حاتم: حسن الحدیث، لیس

بمنکر الحدیث، یکتب حدیثہ، و ضعفہ النسائی وغیرہ، و باقی رجالہ ثقات. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعی، و الأسود بن يزيد: هو

النخعی ایضاً. و أخرجه الطبرانی "10200" و البيهقی 354 - 5/353 من طریقین عن يحيى بن معين، بهذا الإسناد. و قال البيهقی:

تفرد به عبد الله بن الحسين أبو حريز قاضي سجستان و ليس بالقوى. و تعقبه ابن التركماني في "الجواهر النقى" بقوله: قلت:

أخرج ابن حبان هذا الحديث في "صحيحه" من طريق أبي حريز هذا، و أخرج الترمذی فی ابواب النکاح حدیثاً فی سندہ أبو حریز،

ولا عنه حسن صحيح. و أخرجه أبو نعيم في "الحلية" 3/237 "من طريق يحيى بن عبد الحميد، عن معتمر بن سليمان، به. قال:

غريب من حديث إبراهيم، لم يروه عنه إلا حريز، ولا عنه إلا فضيل. و أخرجه ابن ماجه "2430" فی الصدقات: باب الفرض،

و البيهقی 5/353 من طريقين عن سليمان بن يسير، عن قيس بن رومي، عن سليمان بن أذنان، عن علقمة، عن ابن مسعود. و قال

البوصيري في "مصباح الزجاجة": 154/2 "إسناد ضعيف. قيس بن رومي مجهول، و سليمان بن يسير متفق على تضعيفه. و رواه ابن

حبان في "صحيحه" عن أحمد بن علي بن المشي، فذكره بإسناد المصنف. و قال: رواه أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا عفان، حدثنا

حماد بن سلمة، عن عطاء بن السائبين عن ابن أذنان، فذكره. قلت: و أخرجه أيضاً أحمد 1/412، و أبو يعلى 253/1 من طريق حماد

البصرة، وأبو حریز اسمه عبد الله بن الحسين، قاضی سجستان حدث بالبصرة
 ❀❀ ابراہیم غنی بیان کرتے ہیں: اسود بن یزید ایک تاجر سے قرض لیا کرتے تھے جب ان کی تنخواہ آتی تھی تو وہ ادائیگی
 کر دیا کرتے تھے۔ اسود نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک مرتبہ تاخیر سے ادائیگی کروں گا کیونکہ اس مرتبہ اس تنخواہ میں مجھے کچھ
 دیگر اخراجات بھی پورے کرنے ہیں تو تاجر نے ان سے کہا میں ایسا نہیں کروں گا تو اسود نے پانچ سو درہم اسے نقد ادا کر دیئے
 یہاں تک کہ اس تاجر نے وہ اپنے قبضے میں لے لئے تو تاجر نے ان سے کہا یہ آپ کے حوالے ہیں۔ آپ انہیں لے لیں اسود نے
 اس سے دریافت کیا پہلے جب میں نے تم سے یہ درخواست کی تھی تو تم نے میری یہ بات نہیں مانی تھی تو تاجر نے ان سے کہا میں نے
 آپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے آپ نے ہمیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ نبی
 اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”جو شخص اللہ کے نام پر کسی کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو اسے ان دو میں سے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے۔“
 (امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) فضیل ابو معاذ نامی راوی فضیل بن میسرہ ہیں یہ اہل بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
 ابو حریز نامی راوی عبد اللہ بن حصین ہیں یہ بجمتان کے قاضی تھے اور انہوں نے بصرہ میں حدیثیں بیان کی ہیں۔

ذِكْرُ قَضَاءِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا فِي الدُّنْيَا دَيْنَ مَنْ نَوَى الْإِدَاءَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا دنیا میں اس شخص کے قرض کو ادا کروادینے کا تذکرہ جو اس کی ادائیگی کی نیت کرتا ہے

5041 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ

مَنْصُورٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ مَيْمُونَةُ تَدَانُ، فَقَالَ: يَا أَهْلَهَا فِي ذَلِكَ وَوَجَدُوا عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: لَا أَتْرُكُ، وَقَدْ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَانُ دَيْنًا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنَّهُ يُرِيدُ قَضَاءَهُ إِلَّا آدَاهُ اللَّهُ
 عَنْهُ فِي الدُّنْيَا

❀❀ عمران بن حذیفہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اکثر قرض لیا کرتی تھیں ان کے گھر والوں نے ان کے

ساتھ اس بارے میں بات چیت کی اور ناراضگی کا اظہار کیا، تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اسے ترک نہیں کروں گی کیونکہ میں نے

5041- زیاد بن عمرو و شیخہ عمران بن حذیفہ: لم يوثقها غير المؤلف ولم يرو عن كل واحد منهما إلا، باقي رجاله ثقات .

جریر: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر. والحديث في "مسند أبي يعلى 328/2" ومن طريقه أخرجه المزني في

تهذيب الكمال "ورقة 1057 في ترجمة عمران بن حذيفة. وأخرجه النسائي 315 /7 في البيوع: باب التسهيل ليهن والبيهقي

5/354 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "2408" في الصدقات: باب من آدان ديناً وهو يئوى

قضاءه والطبراني في "الكبير" 24/61، "ومن طريقه المزني في "التهذيب الكمال" في ترجمة عمران بن حذيفة، كلاهما من طريق

أبي بكر بن أبي شيبة، عن عبيدة بن حميد، عن منصور، به. وأخرجه الحاكم 2/23 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، بهذا
 الإسناد، عن ميمونة موقوفاً.

نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کوئی قرض لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہو کہ وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کا وہ قرض ادا کروا دیتا ہے۔“

ذِكْرُ رَجَاءِ تَجَاوَزِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ عَنِ الْمُعْسِرِ عَلَى الْمُعْسِرِينَ فِي الدُّنْيَا
اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ جو دنیا میں تنگ دست لوگوں کو آسانی فراہم کرتا ہے

5042 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَاذِ الْعَابِدُ بِصَيْدَا، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَانَ رَجُلٌ تَاجِرٌ يَدِينُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ، قَالَ لِفَتَاةٍ: تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پہلے (زمانے میں) ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ جب کسی تک دست کی تنگ دستی دیکھتا تو اپنے نمائندے سے کہتا اس سے درگزر کرو تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر کرے۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الرَّجُلِ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّجَاوَزَ عَنِ الْمُعْسِرِينَ
اس بات کے بیان کا تذکرہ اس شخص نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی

البتہ وہ تنگ دست لوگوں سے درگزر کیا کرتا تھا

5043 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْكَلْبِيُّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

5042 - حدیث صحیح. ہشام بن عمار: قد توبع، ومن فوہ نقات من رجال الشیخین. الزہیدی: هو محمد بن الولید بن عامر. وأخرجه البخاری "2078" فی البیوع: باب من انظر معسراً، والنسائی 7/318 فی البیوع: باب حسن المعاملة والرفق فی المطالبة، عن ہشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/239، والبخاری "3480" فی الأنبياء: باب ما ذكر عن بنی اسرائیل، ومسلم "1562" فی المساقاة: باب فضل إنظار المعسر، والطیالسی "2514"، والبقوی "2139" من طرق عن الزہری، به. وانظر ما بعده "5046"

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ: خُذْ مَا تَيْسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ، وَتَجَاوَزْ، لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ: فَلَمَّا هَلَكَ، قَالَ اللَّهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟، قَالَ: لَا، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غَلَامٌ، وَكُنْتُ أَدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا بَعَثْتُهُ لِيَتَقَاضَى، قُلْتُ: لَهُ خُذْ مَا تَيْسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ، وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَدْ، قَالَ: تَجَاوَزْتُ عَنكَ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ أَرَادَ بِهِ سِوَى

الإسلام

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نمائندوں سے یہ کہتا تھا: جو شخص خوشحال ہو اس سے قرض واپس لے لینا اور جو تنگ دست ہو اسے چھوڑ دینا اور درگزر کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی نیکی کی۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں البتہ میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب میں اس غلام کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تھا تو میں اس سے یہ کہتا تھا جو شخص آسانی سے دیدے اس سے وصول کر لینا اور جو شخص تنگ دست ہو اسے چھوڑ دینا اور اس سے درگزر کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے بھی تم سے درگزر کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی“ اس سے مراد یہ ہے: اسلام قبول کرنے کے علاوہ اور کوئی نیکی نہیں کی تھی۔

ذِكْرُ أَضْلَالِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کو اپنا خاص سایہ نصیب کرنے کا تذکرہ جو تنگ دست

شخص کو مہلت دیتا ہے یا (اسے کلی یا جزوی طور پر) معاف کر دیتا ہے

5044 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَنْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حُرْزَةَ، عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَسِرْتُ أَنَا، وَأَبِي نَطَلْبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا، فَكَانَ أَوَّلَ

5043 - إسناده حسن، ابن عجلان - واسمه محمد - أخرج له مسلم متابعة والبخارى تعليقا، وهو صدوق، وباقي السند

ثقات على شرطهما غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 7/318 في البيوع: باب حسن المعاملة والرفق في

المطالبة، عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/361، والحاكم 2/28 وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي،

من طريقين عن الليث بن سعد، به. وانظر "5046"

مَنْ لَقِينَا أَبُو الْيَسْرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، وَعَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرِيٌّ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرِيٌّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا مِنْ غَضَبٍ، قَالَ: أَجَلٌ كَانَ لِي عَلَى عَلِيٍّ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ، فَاتَيْتُ أَهْلَهُ، فَقُلْتُ: أَتَمَّتْ؟، قَالُوا: لَا، فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنُ لَهُ، فَقُلْتُ: أَيْنَ أَبُوكَ؟، فَقَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ، فَقُلْتُ: أَخْرُجْ إِلَيَّ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ، فَخَرَجَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ اخْتَبَأْتَ؟، قَالَ: أَنَا وَاللَّهِ أَحَدْتُكَ، ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ، حَشِيتُ وَاللَّهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ، فَأَكْذِبُكَ، وَأَعِدَّكَ، فَأُخْلِفُكَ، وَكُنْتُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ وَاللَّهِ مُعْسِرًا، قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ؟، قَالَ: اللَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ؟، قَالَ: اللَّهُ، قَالَ: فَقَالَ: بِصِحْفِيهِ، فَمَحَاهَا، وَقَالَ: إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً، فَأَقْضِ، وَإِلَّا، فَانْتَ فِي حِلٍّ، فَاشْهَدْ: بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ، وَوَعَاةَ قَلْبِي، وَأَشَارَ إِلَيَّ نِبَاطِ قَلْبِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ

(توضیح مصنف): أَبُو الْيَسْرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو

✽✽ عبادہ بن ولید بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد علم کے حصول کے لئے انصار کے پاس آئے۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ انتقال کر جائیں تو ہماری ملاقات سب سے پہلے حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر اور ایک معافری چادر پہنی ہوئی تھی۔ ان کے غلام نے بھی ایک چادر اور ایک معافری چادر پہنی ہوئی تھی۔ میرے والد نے ان سے کہا مجھے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نظر آرہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے فلاں بن فلاں سے کچھ رقم لینی تھی میں اس کے گھر آیا میں نے دریافت کیا: کیا وہ یہاں ہے۔ گھر والوں نے جواب دیا: جی نہیں پھر اس کا بیٹا نکل کر میرے پاس آیا میں نے دریافت کیا تمہارا باپ کہاں ہے۔ اس نے کہا: اس نے آپ کی آواز سن لی تھی وہ اندر چلا گیا ہے۔ میں نے (اس آدمی کو مخاطب کر کے) کہا تم نکل کر میرے پاس آؤ مجھے پتہ ہے تم کہاں ہو وہ نکل کر میرے پاس آیا میں نے دریافت کیا تم کس وجہ سے چھپے پر مجبور ہوئے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم میں آپ کو بتاتا ہوں میں آپ کے ساتھ غلط بیانی نہیں کروں گا۔ اللہ کی قسم مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ اگر (میں آپ کے سامنے آیا) اور میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی تو مجھے آپ کے ساتھ جھوٹ بولنا پڑے گا۔ میں آپ کے ساتھ کوئی وعدہ کر لوں گا پھر اس کی خلاف ورزی کرنی پڑے

5044- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. أبو اليسر: هو كعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم الأنصاري السلمی الخزرجی، شهد العقبة وبدراً و كان الغناء يوم بدر وغيره، وهو الذي أسر العباس بن عبد المطلب يوم بدر، وهو آخر من مات بالمدينة ممن شهد بدرًا، مات سنة خمس وخمسين. وأخرجه مسلم "3006" في الزهد: باب حديث جابر الطويل، والطبراني "379"/19 والحاكم 2/28، والبيهقي 5/357 من طريقين عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 20 - 2/19 بدون القصة، من طريق يحيى بن عبد الحميد، عن حاتم بن إسماعيل، به. وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" "462" من طريق إسحاق بن راهوية، عن حنظلة بن عمرو الزرقى، عن أبي حوزة، به. وأخرجه الطبراني "380"/19 من طريق مجاهد عن عباد بن الوليد، به. وأخرجه دون القصة أيضاً: أحمد 3/427، ابن ماجه "2419" في الصدقات: باب إنظار المعسر، والطبراني "372"/19 و"373" و"374" و"375" و"376"، والقضاعي "460" و"461" من طرق عن أبي اليسر بنحوه.

گی۔ آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں (اب میں آپ کے ساتھ اس طرح کرتا ہوا اچھا، تو نہیں لگتا) اللہ کی قسم میں ایک تنگ دست شخص ہوں۔ حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے اس نے کہا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اپنا صحیفہ لیا اور اسے مٹا دیا اور بولے: اگر تمہیں ادائیگی کی گنجائش مل جائے تو ادا کر دینا ورنہ میری طرف سے یہ معاف ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میری ان دونوں آنکھوں نے اس بات کو سنا اور میرے دل نے اس بات کو محفوظ رکھا۔ انہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا اسے ادائیگی (کھل یا جزوی طور پر) معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا خاص سایہ عطا کرے گا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عمرو ہے۔

ذَكَرُ تَيْسِيرِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا الْأُمُورَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَى الْمُعْسِرِ عَلَى الْمُعْسِرِينَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے دنیا اور آخرت میں امور کو آسان کرنے کا تذکرہ جو تنگ دست

لوگوں کو آسانی فراہم کرتا ہے

5045 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مَحَاضِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ يَسِّرَ عَلَى مُعْسِرٍ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا۔“

ذَكَرُ رَجَاءٍ تَجَاوَزِ اللَّهُ جَلًّا وَعَلَا عَمَّنْ تَجَاوَزَ عَنِ الْمُعْسِرِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ جو تنگ دست شخص سے درگزر کرتا ہے

5045 - حدیث صحیح، وأسناده حسن. محاضر - وهو ابن المورع الهمدانی - وإن كان صدوقاً تقع له أوهام، وقد توبع،

وباقی رجاله ثقات. حمید بن زنجویہ: هو حمید بن مغلد بن قتیبة بن عبد اللہ الأزدی أبو أحمد بن زنجویہ، وهو لقب أبيه، ثقة ثبت

صاحب تصانیف، مات سنة 251، روى له أبو داود والنسائی. وأخرجه أحمد 2/252، وابن أبي شيبة 86 - 9/85، ومسلم

"2699" في الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، وأبو داود "4946" في الأدب: باب في المعونة للمسلم، والترمذی 1930 "في البر والصلة: باب ماجاء في الستر

على مسلم، "وابن ماجه "225" في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العمل، و"2417" في الصدقات: باب إنظار

المعسر، والقضاعي "458"، والبقوی "127" من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد.

5046 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا أَعْسَرَ الْمُعْسِرُ، قَالَ لِفَتَاهُ: تَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنْكَ، فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب وہ کسی تنگ دست شخص کو پاتا تو اپنے اہلکاروں سے یہ کہتا تم اس سے درگزر کرو تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَلَاءَ هَذَا الرَّجُلِ لَمْ تَوْجِدْ لَهُ حَسَنَةً خَلَا تَجَاوُزَهُ عَنِ الْمُعْسِرِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس شخص کی کوئی نیکی نہیں ملی تھی صرف یہ نیکی تھی

کہ وہ تنگ دست لوگوں سے درگزر کرتا تھا

5047 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو معاويةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يَوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُؤَسِّرًا، فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، فَيَقُولُ لِفَتَاهِهِ تَجَاوَزْ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَلَأْتَكِيهِ: نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ تَجَاوَزُوا عَنْهُ

✽✽ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا تو اس کے حق میں کوئی بھی نیکی نہیں ملی۔ صرف یہ نیکی تھی کہ وہ ایک خوشحال شخص تھا لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا وہ اپنے غلام سے یہ کہتا تھا تم تنگ دست شخص سے درگزر کرنا تو

5046 - إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي، وقد تقدم الحديث برقم "5042" و"5043" وأخرجه مسلم "1562" في المساقاة: باب فضل إنظار المعسر، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 5/356 من طريق بحر بن نصر، عن ابن وهب، به.

5047 - إسنادہ صحيح على شرط الشيخين. أبو خزيمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه أحمد 4/120، ومسلم "1561" في المساقاة: باب فضل إنظار المعسر، والترمذی "1307" في البيوع: باب في إنظار المعسر والرفق به، والطبرانی في "الكبير" 537/17، والبيهقي 5/356 من طرق عن أبي معاوية بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 2/29 من طريقين عن الأعمش، به وصححه على شرط الشيخين، وقال: لم يخرجاه، ووافقه الذهبي.

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے فرمایا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں تم لوگ اس سے درگزر کرو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تَنَازَعَ هُوَ وَأَخُوهُ الْمُسْلِمُ فِي دِينٍ

أَنْ يَضَعَ الْمُؤَسِّرُ بَعْضَ دِينِهِ لِلْمُعْسِرِ

اس بات کا تذکرہ یہ بات مستحب ہے جس کا اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ قرض کی وصولی کا

معاملہ ہو تو خوشحال شخص تنگ دست شخص کو اپنے قرض کے کچھ حصے کو معاف کر دے

5048 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَبِيَّةَ، حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَذَرٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فِي الْمَسْجِدِ، فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ،

فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ يَا

كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضِعَ الشُّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: قُمْ فَأَقِضْهُ

✽✽ عبد اللہ بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے ابن ابی حذرہ سے قرض کا تقاضا کیا جس کی

اداگی ان کے ذمے تھی یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے اور یہ مسجد کا واقعہ ہے۔ ان دونوں کی آواز بلند ہو گئی۔ یہاں

تک نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر میں موجود رہتے ہوئے ان کی آواز سن لی نبی اکرم ﷺ ان دونوں کے پاس تشریف لائے آپ

نے اپنے حجرہ کا پردہ ہٹایا آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما کو بلند آواز میں پکارا اے کعب بن مالک انہوں نے عرض کی:

یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا کہ تم اپنے قرض کا نصف حصہ

معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایسا ہی کیا نبی اکرم ﷺ نے (دوسرے فریق سے

فرمایا) تم اٹھو اور (باقی رہ جانے والی رقم) ادا کر دو۔

5048 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي.

وأخرجه مسلم "1558" في المساقاة: باب استحباب الوضع من الدين، عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري

"471" في المساجد: باب رفع الصوت في المساجد، وأبو داود "3595" في الأفضية: باب في الصلح، والطبراني في "الكبير"

"129" 19، والبغوي "2151" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 6/390، والدارمي 2/261، والبخاري

"457" في المساجد: باب التقاضي والملازمة في المسجد، و "2418" في الخصومات: باب كلام الخصوم بعضهم في بعض،

و "2710" في الصلح: باب الصلح بالدين والعين، ومسلم "21" "1558"، وابن ماجه "2449" في الأحكام: باب الحيس في

الدين والملازمة، والطبراني 91/127 من طريق عثمان بن عمر وأخرجه الطبراني "128" 19 من طريق الليث، كلاهما عن

يونس الأيلي، به. وأخرجه أحمد "2424" 3/

کتاب الحج

کتاب: تصرف سے روکنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا عَلِمَ مِنْ إِنْسَانٍ ضِدَّ الرَّشِدِ فِي أَسْبَابِهِ أَنْ يَحْجَرَ عَلَيْهِ
حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی شخص کے بارے میں سمجھ بوجھ
کم ہونے کا علم ہو تو وہ اسے تصرف کرنے سے روک دے

5049 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ

عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا عَلِيَ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَبِيعُ وَفِي عَقْدَتِهِ ضَعْفٌ،
فَأَنَّى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلِيَّ فَلَانَ، فَإِنَّهُ يَبِيعُ، وَفِي عَقْدَتِهِ ضَعْفٌ،
فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: إِنْ
كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ لِلْبَيْعِ، فَقُلْ هَاءٌ، وَهَاءٌ، وَلَا خِلَابَةَ

❀❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص خرید و فروخت کیا کرتا تھا
جس کی زبان میں لکنت تھی۔ اس کے اہل خانہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی
آپ فلاں کو تصرف کرنے سے روک دیجئے کیونکہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اس کی قوت گویائی ٹھیک نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے
اسے بلایا اور خرید و فروخت کرنے سے منع کر دیا تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا خرید و فروخت کئے بغیر گزارا نہیں ہے
تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے خرید و فروخت ترک نہیں کرنی تو پھر یہ کہہ دیا کرو: یہ ہے اور یہ ہے اور کوئی دھوکہ نہیں چلے
گا۔

5049 - إسناده صحيح قوي، أبو ثور واسمه إبراهيم بن خالد - ثقة، روى له أبو داود، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال
الصحيح، وعبد الوهاب بن عطاء سمع من سعيد هو ابن أبي عروة قبل الاختلاط. وأخرجه أبو داود "3501" في البيوع: باب في
الرجل يقول عند البيع: لا خلابة، عن أبي ثور، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/217، والدارقطني 3/55، وابن الجارود "568"،
والحاكم 4/101، والبيهقي 6/62 من طرق عن عبد الوهاب، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه
الترمذي "1250" في البيوع: باب ماجاء فيمن يخدع في البيع، والنسائي 7/252 في البيوع: باب الخديعة في البيع، وابن ماجه
"2354" في الأحكام: باب الحجر على من يفسد ماله، من طريقين عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن سعيد بن أبي عروبة، به.
وهذا سند صحيح.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ أَنْ يَحْجَرَ عَلَى مَنْ يَرَى ذَلِكَ احتیاطاً لَهُ مِنْ رَعِيَّتِهِ
حاکم کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا میں سے جس شخص میں یہ صورتحال
دیکھے اس کے حق میں احتیاط کے طور پر اسے تصرف سے روک دے

5050 - (سند حدیث): أَحْبَبْنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُرْزُؤِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَتَّعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ فِي عَقْدَتِهِ
ضَعْفٌ، فَجَاءَ أَهْلُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيَّ فَلَانَ، فَإِنَّهُ يَتَّعُ، وَفِي
عَقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَاهُ عَنِ النَّبِيِّ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ،
فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ النَّبِيِّ، فَلَقْ هَاءً، وَهَاءً، وَلَا خِلَابَةَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص خرید و فروخت کیا کرتا
تھا۔ اس کی زبان میں لگنت تھی۔ اس کے اہل خانہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض یا رسول
اللہ ﷺ! آپ فلاں کو تصرف کرنے سے روک دیں کیونکہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اس کی زبان میں لگنت ہے۔ نبی اکرم ﷺ
نے اسے بلایا اور اسے خرید و فروخت کرنے سے منع کر دیا تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ میرا خرید و فروخت کے بغیر گزارا نہیں ہے۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم خرید و فروخت کو ترک نہیں کرتے، تو پھر یہ کہہ دیا کرو۔ یہ ہے اور یہ ہے اور کوئی دھوکہ نہیں چلے
گا۔

ذِكْرُ خَبَرِ ثَانَ يُصْرِحُ بِمَعْنَى مَا أَوْمَأْنَا إِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس معنی کے صراحت کرتی ہے، جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

5051 - (سند حدیث): أَحْبَبْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

5050 - إسنادہ قوی علی شرط مسلم، وهو مکرر ما قبله، وأخرجه أبو داود "3501" فی البیوع: باب فی الرجل یقول عند

البیع: لا خلابة، عن محمد بن عبد الله الأرزین بهذا الإسناد.

5051 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر یحیی بن ایوب المقابری، فمن رجال مسلم. وأخرجه

مسلم "1533" فی البیوع: باب من ینخدع فی البیع، عن یحیی بن ایوب المقابری، بهذا الإسناد. وعندہ لکان إذا باع یقول: لا

خیانة. وأخرجه مسلم "1533" من طرق عن إسماعیل بن جعفر، به. وأخرجه عبد الرزاق "15337"، وأحمد 2/61 و 72 و 80،

والبخاری "2407" فی الاستقراض: باب مانهی عن إضاعة المال، و "2414" فی الخصومات: باب من رد أمر السفیه والضعیف

العقل، ومسلم "1533" من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): ذُكِرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُنْخَدِعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ بَايَعْتَ، فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ، وَكَانَ إِذَا بَايَعَ، يَقُولُ: لَا خِلَابَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ اسے خرید و فروخت میں دھوکہ ہو جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جس کے ساتھ تم کوئی سودا کرو تو یہ کہہ دو کہ کوئی دھوکہ نہیں چلے گا تو جب وہ شخص کوئی سودا کرتا تھا تو یہ کہہ دیتا تھا کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَحْجُورِ عَلَيْهِ عِنْدَ مُبَايَعَتِهِ، غَيْرَهُ الشَّيْءُ التَّالِفَةَ الَّذِي

لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا أَنْ يَقُولَ لَا خِلَابَةَ لِئَلَّا يُنْخَدِعَ فِي بَيْعَتِهِ

جس شخص کو دوسرے کسی شخص کے ساتھ خرید و فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ اگر اس کے لیے خرید و فروخت زیادہ ضروری ہو تو پھر وہ یہ کہہ دیا کرے کہ کوئی دھوکہ نہیں ہوگا تاکہ اس کے سودے میں اس کے ساتھ دھوکہ نہ ہو

5052 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ يُنْخَدِعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَيْعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَايَعَ، يَقُولُ: لَا خِلَابَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسے کاروبار میں دھوکہ ہو جاتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو یہ کہہ دو: کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو جب وہ شخص کوئی چیز فروخت کرتا تھا تو یہ کہہ دیتا تھا: کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔



5052- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله، وهو في "الموطأ" 2/685 "في البيوع: باب جامع البيوع. من طريق مالك أخرجه البخاري "2117" في البيوع: باب ما يكره من الخداع في البيع، و "4964" في الحيل: باب ما ينهى من الخداع في البيوع، أبو داود "3500" في البيوع: باب في الرجل يقول عند البيع لا خيلابة، والنسائي 7/252 "في البيوع: باب الخديعة في البيع، والبهقي "2052"

بَابُ الْحَوَالَةِ

باب! حوالہ کا بیان

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالِاتِّبَاعِ لِمَنْ أُحِيلَ عَلَيَّ مَالَهُ

جس شخص کو وصولی کے لیے کسی دوسرے کے حوالے کیا جائے اسے دوسرے شخص کے پیچھے جانے کے حکم کا تذکرہ

5053 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَنَانَ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

الزَّيْنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَيَّ فَلْيَتَّبِعْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”خوشحال شخص کا (ادائیگی میں) مال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کو وصولی کے لئے کسی دوسرے کے سپرد کیا جائے تو اسے اس (دوسرے شخص) کے پیچھے جانا چاہئے۔“

5053 - إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین، وهو فی "الموطأ" 2/174 "فی البيوع: باب جامع الدين والحوالة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي "245" برواية المزني، وأحمد 380 - 2/379 و465، والبخاري "2287" فی الحوالة: باب هل يرجع فی الحوالة، ومسلم "1564" فی المساقاة، باب تحريم مظل الغني، وأبو داود "3345" فی البيوع: باب فی المظل، والنسائي 7/317 "فی البيوع: باب الحوالة، والطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" 4/8، والبيهقي 6/70، والبقوی "2152" وسيأتي عند المصنف برقم "5090" بهذا الإسناد والمتن وأخرجه عبد الرزاق "15356"، وأحمد 2/463، والترمذی "1308" فی البيوع: باب فی مظل الغني أنه ظلم، الغني ابن ماجه "2403" فی الصدقات: باب الحوالة، والطحاوی فی "المشکل" 1/414، وابن الجارود "560"، والبيهقي 6/70 من طرق عن أبي الزناد، به. وأخرجه عبد الرزاق "1556"، وأحمد 2/463، والترمذی "1308" فی البيوع: باب فی مظل الغني أنه ظلم، وابن ماجه "2403" فی الصدقات: باب الحوالة، والطحاوی فی "المشکل" 1/414، وابن الجارود "560"، والبيهقي 6/70 من طرق عن أبي الزناد، به.

کتاب الکفالة

کتاب! کفالت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ ضَمَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنَ مَنْ مَاتَ

مِنْ أُمَّتِهِ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ وَفَاءً إِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُتَعَدِّي فِيهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے قرض کی ادائیگی کی ضمانت دی

کہ آپ ﷺ کی امت کا جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑی ہو

جبکہ وہ اس بارے میں زیادتی کرنے والا نہ ہو

5054 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ

بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلَاهِلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا، فَإِلَى وَعَلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض چھوڑ کر جائے وہ میری طرف آئے گا اور اس

کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔“

5054 - إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي، فقد روى له البخاري

مقروناً، ومسلم في المتابعات وهو صدوق. إسحاق بن إبراهيم: ابن راهويه. وقد تقدم الحديث بإسناد صحيح عند المصنف برقم

"3063" و"3834"

کتاب القضاء

کتاب! (عدالتی) فیصلوں کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مُنَاقَشَةِ اللَّهِ فِي الْقِيَامَةِ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ إِذَا كَانَ فِي الدُّنْيَا
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے اس عادل حکمران کے ساتھ مناقشہ
کی صفت کے بارے میں ہے جو شخص دنیا میں (قاضی کے فرائض سرانجام دیتا تھا)

5055 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَلَاءِ
الْيَشْكُرِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَرِجٍ، عَنْ عَمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): يُذْعَى بِالْقَاضِي الْعَادِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ مَا يَتَمَنَّى، أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ
النَّاسِ فِي عُمُرِهِ.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قیامت کے دن عادل قاضی کو بلایا جائے گا اور اس سے اتنی سختی سے حساب لیا جائے گا وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس
نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ دیا ہوتا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْءِ فِي قَضَاءِ الْمُسْلِمِينَ

إِذَا عَلِمَ تَعَدَّرَ سُلُوكِ الْحَقِّ فِيهِ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی مسلمانوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے میں داخل ہوؤ

جبکہ اسے یہ علم ہو کہ اس بارے میں حق کے راستے پر چلنا اس کے لیے مشکل ہوگا

5056 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي جَمِيلَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ،

5055- إسناده ضعيف. صالح بن سرج: لم يوثقه غير المؤلف 6/460، وبإلى السند رجاله رجال الصحيح غير عمرو بن

العلاء فقد روى عنه جمع وذكره المؤلف في "الفتاوى" 8/478 "أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه أحمد 6/96

طرق عن عمرو بن العلاء، بهذا الإسناد. وأوردته الهيثمي في "المجمع" 4/192، ونسبه إلى أحمد، وقال: إسناده حسن.

(متن حدیث): اَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اذْهَبْ فَكُنْ قَاضِيًا، قَالَ اَوْ تُعْفِنِي يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالَ: اذْهَبْ، فَاَقْضِ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ تُعْفِنِي يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا ذَهَبْتَ فَقَضَيْتَ، قَالَ: لَا تَعْجَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ عَادَ بِاللَّهِ فَقَدْ عَادَ مَعَادًا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْتَبِ عَوْدُ بِاللَّهِ، اَنْ اَكُونَ قَاضِيًا، قَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ، وَقَدْ كَانَ اَبُوكَ يَقْضِي؟، قَالَ: لِانْتَبِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ قَاضِيًا، فَقَضَى بِالْجَهْلِ، كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ كَانَ قَاضِيًا، فَقَضَى بِالْجَوْرِ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ كَانَ قَاضِيًا عَالِمًا يَقْضِي بِحَقِّ اَوْ يَعْدِلُ، سَأَلَ التَّفَلْتَ كَفَافًا، فَمَا اَرْجُو مِنْهُ بَعْدَ ذَا

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: ابْنُ وَهْبٍ هَذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْقُرَشِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ

عبد اللہ بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم جاؤ تم قاضی ہو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: اے امیر المؤمنین کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو انہوں نے گزارش کی: اے امیر المؤمنین آپ مجھے اس سے معافی نہیں دیتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں تاکید کر رہا ہوں کہ تم جاؤ اور فیصلہ کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: آپ جلدی نہ کیجئے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ کی پناہ لیتا ہے وہ ایک ایسی ذات کی پناہ لیتا ہے جس کی پناہ لی جاتی ہے۔“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں قاضی بن جاؤں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم ایسا کیوں نہیں کرتے جبکہ تمہارے والد فیصلہ دیا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص قاضی ہو اور علم نہ ہونے کے باوجود فیصلہ دے وہ اہل جہنم میں سے ہوگا اور جو شخص قاضی ہو کر ظلم کے مطابق فیصلہ دے وہ اہل جہنم میں سے ہوگا اور جو شخص قاضی ہو اور عالم بھی ہو اور حق کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انصاف کے ساتھ فیصلہ دے وہ بھی (قیامت کے دن) یہ آرزو کرے گا کہ اسے برابری کی بنیاد پر چھوڑ دیا جائے۔“

5056- إسناده ضعيف. عبد الملك بن ابى جميلة: كَمْ يُوقَفُهُ غَيْرَ الْمُؤَلَّفِ 7/103، ولم يرو عنه غير معتمر بن سليمان، وقال حاتم: مجهول، وباقى رجاله ثقات. وعبد الله بن وهب: كذا وقع فى الأصل "التقاسيم" 2/238 "وهب" بالواو، وقال فى آخره: ابْنُ وَهْبٍ هَذَا: هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْقُرَشِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ، رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ: هُوَ ثَقَّةٌ، رَوَى لَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فى "الكبير" 13319 "عن إبراهيم بن هاشم البغوى، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وقال فى آخره: عبد الله بن وهب هذا: هو عندى عبد الله بن وهب بن زمعة، والله اعلم. وأخرجه أبو يعلى فى "مسنده" ورقة 268/1 عن شيبان، عن معتمر بن سليمان به. وأخرجه الترمذى "1322" فى أول الأحكام: سباب ماجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا) تو اب اس کے بعد میں کیا امید رکھ سکتا ہوں۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ابن وہب نامی راوی عبداللہ بن وہب بن اسود قریشی ہے جس کا تعلق مدینہ منورہ سے ہے۔ ابن شہاب زہری نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجَلِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا

(وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)

اس سبب کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا
”اور اگر تم فیصلہ دو تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ دو“

5057 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ قُرَيْظَةُ، وَالنَّضِيرُ، وَكَانَتِ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ، قَالَ: وَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ

قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قَتَلَ بِهِ، وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، وَذَى مِائَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَلَمَّا

بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ، رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، فَقَالُوا: اذْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلُهُ، فَقَالُوا:

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَوَّه، فَانزَلَتْ (وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)،

وَالْقِسْطُ النَّفْسُ، بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نَزَلَتْ (أَفْحَكُم الْجَاهِلِيَّةَ يَنْوُونَ) (المائدة: 50)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک قرظہ قبیلہ تھا اور ایک نضیر قبیلہ تھا۔ نضیر قبیلہ قرظہ قبیلے سے زیادہ

معزز سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنو قرظہ سے تعلق رکھنے والا جب کوئی شخص بنو نضیر سے تعلق رکھنے

والے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو اسے اس کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا اور جب بنو نضیر سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص بنو قرظہ سے تعلق

رکھنے والے کسی شخص کو قتل کرتا تو وہ کھجور کے ایک سو وسق دیتا اور کرتا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو بنو نضیر سے تعلق

رکھنے والے ایک شخص نے بنو قرظہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے کہا: تم لوگ اسے ہمارے حوالے کرو تا کہ

ہم بھی اسے قتل کریں۔ ان لوگوں نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

5057 - حدیث قوی، روایۃ سماک عن عکرمة وإن کان فیہا اضطراب - قد تابعہ داود بن حصین، وباقی السند ثقات من

رجال الشیخین غیر علی بن صالح، فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو داود "4494" فی الدیات: باب النفس بالنفس، وقد والنسانی

19 - 8/18 فی القسامة: باب تأول وقول الله تعالى: (وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ)، والطبری فی "جامع البیان"

"11975"، والحاكم 4/366، والبيهقي 8/24، من طرق عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

وأخرجه أحمد 1/363، وأبو داود "3591" فی الأفضية: باب الحكم بين أهل الذم والنسانی 8/19، والطبری "11974" من طرق عن ابن اسحاق عن داود بن الحصين.

خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اگر تم فیصلہ دیتے ہو تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ دو۔“

یہاں انصاف سے مراد یہ ہے: جان کا بدلہ جان ہو پھر یہ آیت نازل ہوئی:

”کیا وہ زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق فیصلہ چاہتے ہیں۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ مَعُونَةِ الضَّعْفَاءِ وَأَخْذِ مَا لَهُمْ مِنَ الْأَقْوِيَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ کمزور لوگوں کی مدد کرے

اور طاقتور لوگوں سے ان (کمزوروں) کا مال وصول کرے

5058 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ خُنَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا رَجَعَتْ مُهَاجِرَةُ الْحَبَشَةِ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلَا تَنَحَدُنِي نِيَابِعُ عَجَبَ مَا رَأَيْتُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، قَالَ فِتْيَةٌ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَرَّتْ عَلَيْنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِهِمْ، تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قَلَّةً مِنْ مَاءٍ، فَمَرَّتْ بِفَتَى مِنْهُمْ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا عَلَى رُكْبَتَيْهَا، فَاكْسَرَتْ قَلْبَهَا، فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ، انْفَتَحَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَتْ: سَتَعَلَّمُ يَا غَدْرًا إِذَا وَضَعَ اللَّهُ الْكُرْسِيَّ، وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَتَكَلَّمَتِ الْأَيْدَى وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانَا يَكْسِبُونَ، فَسَوَّفَ تَعَلَّمَ أَمْرِي وَأَمْرَكَ عِنْدَهُ غَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتْ، ثُمَّ صَدَقْتَ، كَيْفَ يَقْدِسُ اللَّهُ قَوْمًا لَا يُؤْخَذُ لِضَعْفِهِمْ مِنْ شَدِيدِهِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حبشہ کے مہاجرین واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے حبشہ کی سرزمین پر جو حیران کن بات دیکھی ہے اس بارے میں ہمیں کچھ بتاؤ تو ان میں سے کچھ نوجوانوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک بوڑھی عورت ہمارے پاس سے گزری۔ اس نے اپنے سر پر پانی کا مڑکا اٹھایا ہوا تھا وہ حبشیوں سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے پاس سے گزری تو اس

5058 - حدیث قوی بشواہدہ. مسلم بن خالد بن وهو الزنجي - وان كان سء الحفظ وقد تابعه في المرفوع منه الفضل بن

العلاء عند المؤلف في الرواية الآتية، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. ابن خنيم: هو عبد الله بن عثمان بن خنيم. وقال الإمام النہی فی "العلو للعلی الففار" ص 68 عن هذا الإسناد بعد أن ساقه: إسناده صالح. وأخرجه ابن ماجه "4010" فی الفتن: باب الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر، وأبو یعلی "2003" من طریقین عن یحیی بن سلیمان عن ابن خنیم، بهذا الإسناد. وله شاهد من حدیث بریدة عند البزار "1596"، والبیہقی فی "السنن 6/95" و"10/94"، وفی "الأسماء والصفات" ص 404، وهو حسن فی الشواہد، قال الہیثمی 5/208، ونسبة للبزار، وفیه عطاء بن السائب، وهو ثقة، لكنه اختلط، وبقیة رجاله ثقات.

نوجوان نے اپنا ایک ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور پھر اسے گھٹنوں کے بل گرا دیا۔ اس عورت کا منکا ٹوٹ گیا، پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نوجوان کی طرف متوجہ ہو کر اس نے کہا: اے نالائق عنقریب تم جان لو گے اللہ تعالیٰ جب کرسی کو رکھے گا اور تمام پہلے اور بعد والوں کو جمع کرے گا اس دن ہاتھ اور پاؤں اس بارے میں کلام کریں گے کہ انہوں نے کیا کچھ کیا اس وقت تم میرے اور اپنے معاملے کے بارے میں جان لو گے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے سچ کہا ہے اس نے سچ کہا ہے اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے پاک کر سکتا ہے جس میں کمزور کے لئے طاقت ور سے مواخذہ نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَأْخُذَ لِلضَّعِيفِ مِنَ الْقَوِيِّ إِذَا قَدَرَ عَلَى ذَلِكَ
آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ طاقتور سے کمزور کا حق وصول کرنے

جبکہ وہ اس کی قدرت رکھتا ہو

5059 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ أَبِي الدُّمَيْكِ بَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: (مَنْ حَدَّثَنَا): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَيْفَ تَقْدَسُ أُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ مِنْ شَدِيدِيهِمْ لِضَعِيفِهِمْ؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ایسی امت کو کیسے پاک کیا جاسکتا ہے جس میں کمزور کے لئے طاقت ور سے مواخذہ نہ کیا جائے۔“

ذِكْرُ اعْطَاءِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا الْحَاكِمِ الْمُجْتَهِدِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حُكْمِهِ أَجْرَيْنِ إِذَا أَصَابَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس حاکم کو دو گنا اجر عطا کرنے کا تذکرہ جو فیصلہ دیتے ہوئے اللہ اور اس کے

رسول کی فرمانبرداری کے بارے میں کوشش کرتا ہے جبکہ اس کا فیصلہ درست بھی ہو

5060 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الدُّهْلِيُّ، وَحَدَّثَنَا ابْنُ قُنَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ

5059 - رجاله رجال الصحيح غير الفضل بن العلاء، فقد روى له البخاري مقرونا بغيره وقال ابن معين: لا بأس به، وقال

علي بن المديني: ثقة. وانظر ما قبله. وأخرجه الخطيب البغدادي في "تاريخه 7/396" من طريق الحسن بن عمرو السبيعي، عن

علي بن المديني، بهذا الإسناد.

يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ، فَاجْتَهَدَ، فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا رَوَى مَعْمَرٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، مُسْنِدًا، إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی قاضی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہے اور اس سے غلطی ہو جائے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معمر نے ثوری کے حوالے سے مندر روایت کے طور پر یہی روایت نقل کی ہے۔)

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْحَاكِمِ الْمُجْتَهِدِ فِي قَضَائِهِ أَجْرًا وَاحِدًا إِذَا أَخْطَأَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس قاضی کے لیے ایک اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنے فیصلے میں

اجتہاد سے کام لیتا ہے اور اس میں غلطی کر جاتا ہے

5061 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَحْرٍ بْنُ مُعَاذِ الْبَرَّازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ:

5060 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن أبي السرى، وهو محمد بن المتوكل، فمن رواة أبي داود، وقد تابعه عليه هنا محمد بن يحيى الذهلي، وهو ثقة من رجال البخارى. وأخرجه ابن الجارود "966"، والدارقطنى 4/204 من طريق محمد بن يحيى الذهلي بهذا الإسناد. وتابع الذهلي غير واحد عند الدارقطنى. وأخرجه الترمذى "1326" فى الأحكام: باب ماجاء فى القاضى يصيب ويخطئ، والنسائى 224 - 6/223 فى آداب القضاة: باب الإصابة فى الحكم، والبيهقى 10/119 من طرق عن عبد الرزاق، به. وأخرجه أحمد 4/198 - 204 و205، والشافعى 177 - 2/176، والبخارى "7352" فى الاعتصام: باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ومسلم "1716" فى الأفضية: باب بيان أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، وأبو داود "3574" فى الأفضية: باب فى القاضى يخطئ، والنسائى فى القضاة من "الكبرى" كما فى "التحفة" 8/158، وابن ماجه "2314" فى الأحكام: باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق، والدارقطنى 211 - 4/210 و211، والبيهقى 10/119، والبقوى "2509"، وابن عبد البر فى "جامع بيان العلم" 2/71 "من طريق يزيد بن الهاد، عن أبى بكر بن محمد بن حزم، به.

5061 - حديث صحيح. هشام بن عمار: حسن الحديث، روى له البخارين وقد تويعن ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد بن إبراهيم: هو ابن الحارث بن خالد التيمى، وابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد اللثين وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردى. وأخرجه ابن ماجه "2314" فى الأحكام: باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعى 2/176، ومسلم "1716" فى الأفضية: باب بيان أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، وأبو داود "3574" فى الأفضية: باب فى القاضى يخطئ، والدارقطنى 211 - 4/210 و211، والبقوى "2509" من طرق عن عبد العزيز بن محمد الدراوردين به. وأخرجه أحمد 4/198 و204، والبخارى "7352" فى الاعتصام: باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ومسلم "1716"، والدارقطنى 4/211، والبيهقى 119 - 10/118، وابن عبد البر فى "جامع بيان العلم" وفضله 2/71 "من طرق عن يزيد بن الهاد، به.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ، فَاجْتَهَدَ، فَآخِطًا فَلَهُ أَجْرٌ

❁❁ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب قاضی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور غلطی کرے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔“

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْحَاكِمِ عَلَى حُكْمِهِ مَا دَامَ يَتَجَنَّبُ الْحَيْفَ وَالْمَيْلَ فِيهِ
اللہ تعالیٰ کا اس قاضی کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو فیصلہ کرتے ہوئے زیادتی کرنے

اور کسی ایک جانب مائل ہونے سے اجتناب کرتا ہے

5062 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بیشک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يَحْكُمَ الْحَاكِمُ وَحَالَتُهُ غَيْرَ مُعْتَدِلَةٍ فِي الْإِعْتِدَالِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی قاضی کسی ایسی حالت میں فیصلہ دے

جبکہ اس کی حالت معتدل نہ ہو

5063 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

5062 - إسناده حسن. عمران القطان: وهو ابن داود بن روى له أصحاب السنن، وهو حسن الحديث، وباقي السند على

شرطهما. ابن أبي أوفى: هو عبد الله، والشيباني الروای عنه: هو سليمان بن أبي سليمان أبو اسحاق الشيباني. وخرجه الترمذی

"فی الأحكام: باب ما جاء فی الإمام العادل، عن أبي بكر العطار عبد القدوس بن محمد، والحاكم 93/7، واسبغی 10/88

من طريق أبي قلابة عبد الملك بن محمد، كلاهما عن عمرو بن عمرو بن عاصم الكلابي، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: "فإذا: دخلی عنه

ولزمه الشيطان" وقال الترمذی: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عمران القطان، وصحح الحاكم إسناده: افقه

الذهبي!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ
 عبدالرحمن بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”کوئی بھی قاضی غصے کے عالم میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دے۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يَحْكُمَ الْحَاكِمُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ
 عِنْدَ تَغْيِيرِ طَبِيعِهِ عَنْ عَادَتِهِ الَّتِي اعْتَادَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی قاضی مسلمانوں کے درمیان ایسی حالت میں فیصلہ دے
 جب اس کی عام عادت کے حساب سے اس کی طبیعت متغیر ہو

5064 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
 الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 (متن حدیث): لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ
 عبدالرحمن بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”کوئی قاضی غصے کے عالم میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دے۔“

ذِكْرُ آدَابِ الْقَاضِي عِنْدَ امْتِصَائِهِ الْحُكْمَ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

قاضی کے ان آداب کا تذکرہ جو دو فریقوں کے درمیان فیصلہ دینے کے وقت ہونے چاہئیں

5065 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْزِيُّ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
 الْأَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سَمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ،
 5063 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند ابن القاضى الجارود فى رواية المصنف
 الآتية: وأخرجه مسلم على "1717" فى الأفضية: باب كراهية قضاء القاضى وهو غضبان، وابن الجارود "997"، والبيهقى
 10/105 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن عبد الملك بن عمير، به: الشافعى 2/177، والطيالسى "860"،
 والحميدى "792"، وأحمد 5/36 و38 و46 و52 و ابن أبى شيبة 7/233، ووكيع فى "أخبار القضاة 1/81" و82، والبخارى
 "7158" فى الأحكام: باب هل يقضى القاضى أوفى وهو غضبان ومسلم "1717"، وأبو داود "3589" فى الأفضية: باب
 القاضى يقضى وهو غضبان، والنسائى 8/237 و238 فى آداب القضاة: باب ذكر ما ينهى للحاكم أن يجتبه، وابن ماجه "2316"
 فى الأحكام: باب لا يحكم الحاكم وهو غضبان، والطحاوى فى "الشروط 2/845" و"846 و846"، والبيهقى 10/104 و105،
 والبقوى "2498" وقد صرح عبد الملك بن عمير بالتحديث عند البخارى وغيره.

5064 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِسَالَةٍ *، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْعَنِي وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ؟، فَأَسْأَلُ عَنِ الْقَضَاءِ وَلَا أَذْرِي مَا أُجِيبُ، قَالَ: مَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ، أَنْ أَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ أَنْتَ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَإِنْ كَانَ، وَلَا بُدَّ أَذْهَبُ، آتَا، فَقَالَ: انْطَلِقْ، فَأَقْرَأَهَا عَلَى النَّاسِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى، يُبَيِّنُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ سَيَتَفَاضُونَ، فَإِذَا أَنْتَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِي لِرِوَاغٍ، حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ تَعْلَمَ لِمَنْ الْحَقُّ؟!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام رساں (یعنی گمراہی) بنا کر بھیجا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے بھیج رہے ہیں میں ایک کم عمر آدمی ہوں۔ مجھ سے قضاء کے بارے میں دریافت کیا جائے گا اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا جواب دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں ہے یا مجھے جانا ہوگا یا تم جاؤ گے۔ حضرت علی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے تو پھر میں چلا جاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے لوگوں کے سامنے تلاوت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ تمہارے دل کو ہدایت پر ثابت رکھے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے مقدمات لے کر آئیں گے جب دوفریق تمہارے پاس آئیں، تو تم کسی بھی فریق کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا، جب تک دوسرے فریق کا کلام نہ سن لو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے، تمہیں پتہ چل جائے گا، حق پر کون ہے۔

ذِكْرُ الْحَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْحَاكِمَ لَهُ أَنْ يَهْدِيَ الْخَصْمَيْنِ بِمَا لَا يُرِيدُ
أَنْ يَمْضِيَهُ إِذَا أَرَادَ اسْتِكْشَافَ وَاصِحِ خَفِيِّ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، قاضی کو اس بات کا حق حاصل ہے، وہ کسی ایسی حقیقت کو نمایاں کرنے کے لیے جو اس سے مخفی ہو، دوفریقوں کو کسی ایسے طریقے سے دھوکا سکتا ہے جسے پورا کرنے کا اس کا ارادہ نہ ہو

5065- إسناده ضعيف، سماك في روايته عن عكرمة اضطرب، والرسالة التي أرسل بها رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا هي "براءة" الیقراها علی الناس فی الحج. وأخرجہ عبد اللہ بن الإمام أحمد فی زیاداتہ علی "المسند 1/150" عن ابی بکر، عن عمرو بن حماد، عن أسباط بن نصر، عن سماك، عن حنش، عن علی بن ابی طالب، وحنش -وهو ابن المعتمر الكناني -: ضعيف وأورد السيوطي في "الدر المنثور 4/125" ونسبه إلى أبي الشيخ، وفيه أنه بعث عليًّا ببراءة إلى اليمن، وهذا خلط بين قصة إرساله إلى الحج وبراءة وبين قصة إرساله إلى اليمن. وأخرج خبر إرساله إلى اليمن، وهو صحيح بطريقه: أحمد 1/90 و 96 و 111 وعبد لله ابنه 1/149، والطبائسي "125"، وأبو داود "3582" في الأفضية لا يقضي بين الخصمين حتى يسمع كلامهما، والنسائي في "خصائص علي" "34"، وأبو يعلى "371"، وابن سعد 2/337، ووكيع في "أخبار القضاة 86 - 86 - 1/85"، والبيهقي 19/137 من طرق عن سماك بن حرب.

5066 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا أُمِيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ امْرَأَتَيْنِ اتَّانَا دَاوُدَ، وَكُلُّ وَاحِدَةٍ تَخْتَصِمُ فِي ابْنَيْهَا، فَقَضَى لِلْكُبْرَى، فَلَمَّا خَرَجْنَا قَالَ: سُلَيْمَانُ كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمَا، فَأَخْبَرْتَاهُ، فَقَالَ: اتَّوْنِي بِالسَّكِينِ - وَأَوَّلُ مَنْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ السَّكِينِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا كُنَّا نَسْمِيهَا الْمُدْيَةَ - فَقَالَتِ الصُّغْرَى: مَهْ؟ قَالَ: أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا، قَالَتْ: أَذَقَّمُهُ إِلَيْهَا، وَقَالَتْ: الْكُبْرَى شَقُّهُ بَيْنَنَا، قَالَ: فَقَضَاهُ سُلَيْمَانُ لِلصُّغْرَى، وَقَالَ: لَوْ كَانَ ابْنُكَ، لَمْ تَرْضَى أَنْ نَشَقُّهُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دو خواتین حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ ایک بچے کے بارے میں جھگڑا کر رہی تھیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ لے لیا جب وہ دونوں وہاں سے نکلی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے تم دونوں کے درمیان کیا فیصلہ دے ہے۔ ان دونوں خواتین نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس بارے میں بتایا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم میرے پاس چھری لے کر آؤ (راوی کہتے ہیں: پہلی مرتبہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی لفظ ”سکین“ سنا کیونکہ ہم لوگ چھری کے لئے لفظ مدیہ استعمال کرتے ہیں)

تو چھوٹی عمر کی عورت نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں اس بچے کو تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دوں گا۔ اس عورت نے کہا: آپ اس بچے کو اس بڑی عمر کی عورت کے سپرد کر دیں جب کہ بڑی عمر کی عورت نے کہا: آپ اسے ہمارے درمیان تقسیم کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ انہوں نے فرمایا: اگر یہ تمہارا بیٹا ہوتا تو تم اس بات سے راضی نہ ہوتی کہ اس کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يُحْكَمُ لِلْمُخْتَلِفِينَ فِي طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْإِمْكَانِ

اس بات کی صفت کا تذکرہ جب مسلمانوں کے راستے کے بارے میں لوگوں

میں اختلاف ہو جائے تو پھر کیا فیصلہ کیا جائے

5066 - إسنادہ صحیح حسن . ابن عجلان وهو محمد حسن الحدیث روی له مسلم فی الشواهدن وقد توبع، وباقی السنن لقات علی شرطهما . أبو الزناد . عبد الله بن ذکوان، الأعرج : عبد الرحمن بن هرمز . وأخرجه مسلم "1720" فی الأفضیة : باب بیان اختلاف المجتہدین، والبیہقی 10/268 عن أمیة بن بسطام، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/322، والبخاری "3427" فی احادیث الأنبیاء : باب قول الله تعالی (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ) ، و "6769" فی الفرائض : باب إذا ادعت المرأة ابناً، ومسلم "1720"، والنسائی 235 - 8/234 باب حکم الحاكم بعلمه و 236 باب نقض الحاكم ما يحكم به غيره ممن هو مثله أو أجل منه والبیہقی 10/268 من طرق عن أبي الزناد بنه . وأخرجه النسائی فی القضاء كما فی "التحفة 9/307" من طریق عمران بن حدير، عن يحيى بن سعيد، عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة.

5067 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَأَسِطٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَدَعُوا سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب راستے کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو سات ذراع تک جگہ چھوڑ دو۔“

ذِكْرُ مَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ لِلْمُدْعِيَيْنِ شَيْئًا مَعْلُومًا مَعَ اثْبَاتِ الْبَيِّنَةِ

لَهُمَا مَعًا عَلَى مَا يَدْعِيَانِ

اس بات کا تذکرہ حاکم ایسی صورت میں کیا فیصلہ دے جب دو افراد نے ایک متعین چیز کے بارے

میں دعویٰ کیا ہو اور ان دونوں نے ہی اپنے دعوے کے ثبوت بھی پیش کر دیئے ہوں

5068 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعِيَا دَابَّةً، فَاقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا۔ ان دونوں میں سے ہر

ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کو ان دونوں کے درمیان نصف نصف کے طور پر تقسیم کر دیا۔

5067 - إسناده صحيح على شرط مسلم . وهب بن ببيعة ويوسف بن عبد الله بن الحارث من رجاله ، وباقي السند على

شرطهما . خالد الأول : هو خالد بن مهران الحذاء ، والثاني والرواي عنه : هو خالد بن عبد الواسطي الطحان . وأخرجه مسلم

"1613" في المساقاة : باب قدر الطريق إذا اختلفوا والبيهقي 6/154 ، والبغوي والبخاري "2175" من طريق عبد العزيز بن

المختار ، عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/228 عن هشيم ، وأخبرنا خالد بن يوسف عن أبيه عبد الله بن

الحارث ، عن أبي هريرة . والشك من هشيم ، فقد رواه غيره عن خالد بن يوسف عن أبيه فلم شك . وأخرجه الطيالسي "2555" ،

وابن أبي شيبة 7/255 ، وأحمد 2/429 و474 ، وأبو داود "3633" في الأفضية : أبواب من القضاء ، والترمذي "1356" في

الأحكام : باب إذا تشاجروا وفي قدر الطريق ، من طريق المشي بن سعيد ، عن قتادة ، عن بشير بن كعب ، عن أبي هريرة . وقال

الترمذي : حديث حسن صحيح .

5068 - إسناده صحيح على شرط مسلم ، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . عبد الصمد :

هو ابن عبد الوارث . وأخرجه البيهقي 10/358 عن أبي عبد الله الحافظ عن أبي الوليد ، عن عبد الله بن محمد ، بهذا الإسناد . وفي

آخره : كذا وجدته في كتابي في موضعين ، وقد رأيت في "مسند إسحاق" هكذا ، إلا أنه ضرب على بشير بن نهيك بعد كتيبه بخط

قديم . وأخرجه أبو داود "3618" في الأفضية : باب الرجلين يدعيان شيئاً وليس بينهما بينة ، وابن ماجه "2329" في الأحكام : باب

الرجلان يدعيان السلعة وليس بينهما بينة .

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْإِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللَّهِ وَإِنْ كَرِهَهُ فِي الظَّاهِرِ

اس بات کا تذکرہ آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرے اگرچہ بظاہر اسے وہ حکم پسند نہ آئے
5069 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، (إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُا يُحَاسِبِكُمْ بِهِ اللَّهُ) (البقرة:

284)، دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ، لَمْ يَدْخُلْهُ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُولُوا سَمِعْنَا،

وَأَطَعْنَا، وَسَلَّمْنَا، فَالْقَى اللَّهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ، فَانزَلَ اللَّهُ (أَمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ

(البقرة: 285) الْآيَةَ، وَقَالَ: رَبَّنَا لَا تَوَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا،

كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) (البقرة: 286)، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”تمہارے من میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کر دیا چھپا کے رکھو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔“

تو اس آیت کے نزول کی وجہ سے لوگ انتہائی زیادہ پریشان ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو ہم نے سنا اور اطاعت

کی اور ہم نے تسلیم کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کو ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل کی گئی اور اہل ایمان بھی (ایمان لے

لے آئے)۔“

اس میں یہ الفاظ بھی ہیں (وہ لوگ یہ کہتے ہیں)

”اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا۔“

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا (اس میں یہ دعا بھی ہے)

”اے ہمارے پروردگار! تو ہم پر اس طرح بوجھ نہ لا دینا جس طرح تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر لا دیا تھا۔“

تو پروردگار نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يَأْخُذَ الْمَرْءُ مَا حَكَمَ لَهُ الْحَاكِمُ بِالشُّهُودِ

إِذَا عَلِمَ ضِدَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَالِقِهِ فِيهِ

5069 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير آدم بن سليمان فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد

1/ 233، ومسلم "126" في الإيمان: باب بيان أنه سبحانه وتعالى لم يكلف إلا ما يطاق، والترمذي "2992" في تفسير القرآن:

باب ومن سورة البقرة، والنسائي في التفسير كما في "النحفة 4/391"، الطبراني "6457"، والواحدى في "أسباب النزول"

ص 211 - 210 من طرق عن وكيع بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة في الجزء الأول برقم "139"

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اس فیصلے کو قبول کرے جو حاکم نے گواہوں کی بنیاد پر اس کے حق میں دے دیا ہو حالانکہ اس شخص کو اپنے اور اپنے خالق کے درمیان معاملے کے اعتبار سے اس کے متضاد کا علم ہو (یعنی اسے پتہ ہو کہ حاکم نے اس کے حق میں غلط فیصلہ دیا ہے)

5070 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، أَنْ يَكُونَ الْأَحْنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ، مِنْ حَقِّ أَخِيهِ، فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: میں ایک انسان ہوں تم لوگ اپنے مقدمات لے کر میرے پاس آتے ہو البتہ اگر کوئی شخص اپنے موقف کو ثابت کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں زیادہ تیز ہو اور میں نے جو سنا میں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ دے دوں تو میں جس شخص کے حق میں اس کے کسی بھائی کے حق کا فیصلہ دوں تو وہ اسے قبول نہ کرے کیونکہ میں نے اس کے لئے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔

5070 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ 2/719" في الأفضية: باب الترغيب في القضاء بالحق. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/178، والبخاري "2680" في الشهادات: باب من أقام البينة بعد اليمين، و"7169" في الأحكام: باب مرعظة الإمام للخصوم، والطحاوي 4/154، والبيهقي 10/143 و149، والبقوي "2506" وأخرجه أحمد 6/203 و291-291 و307، وابن أبي شيبة 7/233، ومسلم "4" "1713" في الأفضية: باب الحكم بالظاهر اللحن بالحجة، والترمذي "1339" في الأحكام: باب ما جاء في التشديد على من يقضى له بشيء ليس له أن يأخذه النسائي 8/233 في آداب القضاة: باب الحكم بالظاهر وابن ماجه "2317" في الأحكام: باب قضية الحاكم لاتحل الحكم بالظاهر، وابن ماجه "2317" في الأحكام: باب قضية الحاكم لاتحل حراماً ولا تحرم حلالاً، الطبراني "906"/23 و"907" وابن الجارود "999"، الدارقطني 4/239، والبيهقي 10/149 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/308، والبخاري "2458" في المظالم: باب إنم من خصم في باطل وهو يعلمه، و"7181" في الأحكام باب قضى له بحق أخيه فلا يأخذ، و"7185" باب القضاء في كثير المال وقليلهن ومسلم "5" "1713" و"6"، والطحاوي 4/239، والطبراني "803"/23 و"902" و"902" و"903"، والدارقطني 4/239، والبيهقي 10/143 و150 - 149 من طريقين عن عروة، به. وأخرجه أحمد 6/320، وابن أبي شيبة 7/234، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/154" "4"، و"مشكل الآثار"، 1/329 و330، والطبراني "663"/23، وابن الجارود "1000" أو الدارقطني 4/239، والبيهقي 6/66، والبقوي "2508" من طريق أسامة بن زيد اللبثي، عن عبد الله بن رافع، عن أم سلمة بنحوه في حديث طويل. وأخرجه بنحوه الطبراني "848"/23 من طريق ابن لهيعة، عن يونس بن يزيد، عن الزهري عن عمرة بن عبد الرحمن، عن أم سلمة.

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَخِي الْمَرْءِ مَا حَكَمَ لَهُ الْحَاكِمُ إِذَا عَلِمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَالِقِهِ ضِدَّهُ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اس چیز کو حاصل کرے جو حاکم نے اس کے حق میں فیصلہ دیا ہے
جبکہ اسے اپنے اور اپنے خالق کے درمیان (معاملے میں) اس کے برخلاف کا علم ہو

5071 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، يَكُونُ الْخَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّي أَخِيهِ
شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی ایک شخص اپنے موقف کو پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو تو
جس کے حق میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ دے دوں تو میں نے اس کو جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔“

5072 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، أَنْ يَكُونَ الْخَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ،
فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّي أَخِيهِ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ
✽✽ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”میں ایک انسان ہوں۔ تم لوگ میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو۔ ہو سکتا ہے کوئی شخص اپنا موقف پیش کرنے
میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو تو جس شخص کے حق میں اس کے بھائی کے حق سے متعلق کسی چیز کا فیصلہ دے دوں تو
میں نے اس کو جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔“

5071- إسناده حسن. محمد بن عمرو: روى له البخارى مقرونا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وباقي السند ثقات
على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/332، وابن أبي شيبة 235 - 7/234، وابن ماجه "2318" في الأحكام: باب قضية الحاكم
لا تحل حراماً ولا تحرم حلالاً، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة
147: هذا إسناد صحيح وله شاهد من حديث أم سلمة. قلت: هو الحديث السابق.

5072- إسناده صحيح على الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "296"، والبخارى "6967" في الحيل:
باب رقم "10"، وأبو داود "3583" في الأفضية: باب في قضاء القاضى إذا أخطأ، والطبراني في "الكبير" 798/23، والبيهقي
10/149 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وانظر "5070"

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ إِلَّا شَاهِدٌ وَاحِدٌ عَلَى شَيْءٍ يَدَّعِيهِ
اس بات کا تذکرہ اس شخص کے حق میں کیا فیصلہ دیا جائے جس کے پاس کسی ایسی چیز

کے بارے میں صرف ایک گواہ ہو جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے

5073- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي

سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا تھا۔

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ غَيْرِ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ

لِخَيْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جس کا

ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5074- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَنَيْدِ، أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَخْوَصِ، عَنْ سَمَائِكٍ، عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ

الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَدْ عَلَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي، فَقَالَ: الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي

زَرَعْتُهَا، لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ: أَلَكِ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَاكَ

يَمِينُهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ، لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: لَيْسَ

5073- إسناده صحيح .سهيل بن ابي صالح :روى له البخارى مقروناً واحتج به .مسلم، وأبو الربيع واسمه سليمان بن

داود البصرى المصرى وروى له أبو داود والنسائين وهو ثقة، وباقي رجال السنن ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطحاوى 4/144،

وابن الجارود "1007"ن والبيهقى 10/168 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3611" فى الأفضية :باب

القضاء باليمين مع الشاهد، والطحاوى 4/144، والبيهقى 10/168 من طرق عن سليمان بن بلال، به. وأخرجه الشافعى 2/179،

وأبو داود "3610"، والترمذى "1343" فى الأحكام :باب ما جاء فى اليمين مع الشاهد، وابن ماجه "2368" فى الأحكام :باب

القضاء بالشاهد واليمين، والطحاوى 4/144، والبيهقى 10/168، والبقوى "2503" من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردى،

عن ربيعة، به. قال الترمذى :حديث حسن غريب. وأخرجه ابن عدى فى "الكامل 6/2355"، 6/2355، والبيهقى، 10/169، من طريقين عن المغيرة بن عبد الرحمن، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة.

لَكَ مِنْهُ، إِلَّا ذَلِكَ، قَالَ: فَانطَلِقْ لِخَلِيفَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ: أَمَا لِنِ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَاكُلَهُ ظُلْمًا، لِيَلْقَيْنَ اللَّهَ جَلًّا وَعَلَا وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

✽✽✽ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضر الموت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے عرض کی: یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میرے باپ کی ملکیت تھی۔ کندہ نے کہا: وہ زمین میری ہے۔ میرے قبضے میں ہے۔ میں نے اس پر کھیتی باڑی کی ہے۔ اس کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تمہیں قسم اٹھانی ہوگی۔ دوسرے شخص نے عرض کی: یہ گناہ گار شخص ہے یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ کس بات پر قسم اٹھا رہا ہے۔ یہ کسی چیز سے ڈرتا نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے تمہیں یہ ہی چیز مل سکتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے جانے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر تو اس شخص نے اس مال کے بارے میں اس لئے قسم اٹھائی ہے تا کہ ظلم کے طور پر اسے ہتھیالے تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ اسْتِعْمَالِ الْقُرْعَةِ فِي الْأَحْكَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے احکام میں

قرعہ اندازی کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

5075 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلْفِ الدُّورِيِّ بِعَدَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَقَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، وَسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا اعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَكَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَأَقْرَعَ رَسُولُ اللَّهِ

5074 - إسنادہ صحیح مسلم، وسماع علقمة من ابیہ ثابت خلافاً لما قاله الحافظ فی "التقريب". وانظر تعليقنا على "أعلام

النبياء 2/573." وأخرجه مسلم "223" "139" في الإيمان: باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، والترمذی

"1340" في الأحكام: باب ما جاء في أن البنية على المدعى واليمين على المدعى عليه، والنسائي في القضاء من "البكري" كما في

"التحفة" 9/86، والبيهقي 10/179، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حسن صحيح. وأخرجه مسلم "139"،

وأبو داود "3245" في الإيمان والنذور: باب فيمن حلف يمينا ليقطع بها مالا لأحد، و"3623" في الأفضية: باب الرجل يحلف

على علمه غاب عنه، والطحاوي في "شرح معاني آثار" 4/148، و"مشكل الآثار" 4/248، والبيهقي 10/144 و254 من

طريق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 4/317، ومسلم "224" "139"، والنسائي في القضاء من "الكبرى" كما في "التحفة"

9/86، والطحاوي 4/147، و"مشكل الآثار" 4/248، والبيهقي 10/137 و261 من طريق عن أبي عوانة، عن عبد الملك بن

عُمَيْرٍ، عَنْ علقمة، به.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَرَدَّ أَرْبَعَةً فِي الرِّقِّ

⊗⊗ ایک سند کے مطابق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ایک سند کے مطابق سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے مرنے کے قریب چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اس شخص کے پاس اس غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔



5075- حدیث صحیح. وأخرجه البيهقي 10/286 من طريق عبد الأعلى بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 302/8 عن عبدان بن أحمد، عن عبد الأعلى بن حماد، عن حماد بن سلمة، سماك بن حرب، وقتادة، وحميد، عن الحسن، عن عمران. وأخرجه أحمد 4/445، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/175 "من طريقين عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد بن 4/438 و445، ومسلم "1668" في الأيمان: باب من أعتق شركاً له في عبد، وأبو داود "3961" في العتق: باب فيمن أعتق عبداً له لم يسلفهم الثلث، والطبراني في "الكبير" 18/"358" و"359" و"361" و"428" و"429" و"429" و"430" و"431" من طرق عن ابن سيرين، عن عمران، به وقد تقدم برقم "4320" من طريق الحسن بن عمران.

بَابُ الرِّشْوَةِ

باب! رشوت کا بیان

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اسْتَعْمَلِ الرِّشْوَةَ

فِي أَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو مسلمانوں کے احکام یعنی

(ان کے بارے میں دیئے گئے فیصلوں) میں رشوت لیتا ہے

5076 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعْنُ اللَّهِ الرَّائِسِيَّ، وَالْمُرْتَشِيَّ فِي الْحُكْمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فیصلہ کرتے ہوئے رشوت لینے والے اور دینے والے پر اللہ نے لعنت کی ہے۔“

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُرْتَشِيَّ فِي سَبَابِ الْمُسْلِمِينَ

وَأَنَّ لَمْ يَكُنْ مَسْلُوكَ تِلْكَ الْأَسْبَابِ تُؤَدِّي إِلَى الْحُكْمِ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنے کا طریقہ جو مسلمانوں کے امور میں رشوت لیتا ہے

حالانکہ ان امور کا راستہ آگے چل کر فیصلے تک نہیں پہنچتا

5077 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي

ذُنَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ سَمِعْتُ

5076 - إسنادہ حسن، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عمر بن ابی سلمة بن عبد الرحمن، فقد روی له أصحاب السنن،

وهو مختلف فيه، وهو حسن الحديث، لا يأس به كما قال ابن عدی. وأخرجه أحمد 387 و388 - 387، والترمذی "136" فی

الأحكام: باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحكم، وابن الجارود "585"، والحاكم 4/103، والنخبط فی "تاریخ بغداد"

10/254 من طرق عن ابی عوانة، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح.

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللَّهُ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت کی ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ اسْمَ الْغُلُولِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الرِّشْوَةِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْفِيءِ وَالْغَنِيمَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لفظ (یعنی خیانت) کا اطلاق بعض اوقات رشوت پر بھی ہوتا ہے

اگرچہ اس کا تعلق مال فی یا غنیمت سے نہیں ہوتا

5078 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ، ثُمَّ أَحَدَيْتَنِي أَرْقَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَمَلًا، فَكَتَمْنَا مِنْهُ، مَخِيطًا، فَمَا قَوْلُهُ فَهُوَ غَالٌ يَأْتِي بِهِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ أَسْوَدٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَرَاهُ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: أَقْبَلَ عَنِّي عَمَلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ، أَلَدِي قُلْتُ: قَالَ: وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ: مَنْ اسْتَعْمَلَنَا عَلَى عَمَلٍ، فَلَيْحٌ بِقَلْبِهِ،

وَكَثِيرٌ، فَمَا أُوْتِيَ أَحَدٌ، وَمَا نُهِى عَنْهُ أَنْتَهَى

﴿﴾ عدی کندی جن کا تعلق بخارم سے ہے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے لئے (زکوٰۃ وغیرہ وصول کرنے کا) کوئی کام کرتا ہے اور پھر ہم سے اس میں

5077 - إسنادہ قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحارث بن عبد الرحمن خال ابن أبي ذئب، فقد روى له أصحاب

السنن، وهو صدوق. وأخرجه أحمد 2/164 و 190 و 194 و 212، والترمذی "1337" فی الأحكام: باب ما جاء فی الراشي

والمرتشي فی حکمن و ابو داود "3080" فی الأفضية: باب فی کراهية الرشوة، و ابن ماجه "2313" فی الأحكام: باب التغليظ فی

الحيف و الرشوة، و الطيالسي "2276"، و ابن الجارود "586"، و البغوي فی "الجمعيات" "2864"، و الحاكم 103 - 102/4 و

البيهقي 139 - 10/138 من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حديث صحيح و صححه الحاكم و وافقه

الدهلي.

5078 - إسنادہ صحیح علی شرط الشيخين غير صحابيہ عدی الكندی، فهو من رجال مسلم وحده. و أبو خيثمة: وهو بن

زهير بن حرب و جرير: وهو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه أحمد 4/192 و الحميد "894"، و مسلم "1833" فی الإمارة:

باب تحريم هدايا العمال، و ابو داود "3581" فی الأفضية: باب هدايا العمال و الطبراني "256" و "257"، و "258" و

"259" و "290" و "260" و "261"، و البيهقي 4/158 و 7/116 و 10/138 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد.

و أخرجه الطبراني "262" و "17" من طريق إبراهيم بن مهاجر، عن قيس بن أبي حازم، به.

سے کوئی ایک سوئی چھپا لیتا ہے یا اس سے بھی اوپر کی کوئی چیز چھپا لیتا ہے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو وہ خیانت کرنے والا ہوگا تو ایک سیاہ فام شخص کھڑا ہوا یہ منظر آج بھی گویا کہ میری نگاہ میں ہے۔ میرا خیال ہے وہ ایک انصاری تھا۔ اس نے گزارش کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! جو آپ نے مجھے ذمہ داری عطا کی تھی۔ اسے واپس لے لیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا وہ کیوں اس نے عرض کی: میں نے ابھی آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم کسی کام کا نگران مقرر کریں وہ تھوڑی اور زیادہ سب چیزیں لے کر آئے جو اسے دیا جائے اسے وصول کر لے جس چیز سے اسے منع کیا جائے اس سے باز آجائے۔“



کتاب الشہادات

کتاب! گواہی کے بارے میں روایات

ذِکْرُ اسْتِحْبَابِ اِعْلَامِ الشَّاهِدِ الْمَشْهُودَ لَهُ مَا عِنْدَهُ مِنَ الشَّهَادَةِ اِذَا جَهِلَ عَلَيْهَا
باب! اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ گواہ اس شخص کو اپنے پاس موجود گواہی کے بارے میں
بتادے جس کے حق میں گواہی دی جانی ہے جب کہ وہ اس گواہی سے ناواقف ہو

5079 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سَيَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُفْمَانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ
الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(مثن حدیث): اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَةِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُحَدِّثُهَا قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں تمہیں سب سے بہترین گواہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں ان سے مطالبہ کرنے سے پہلے ہی یہ
اپنی گواہی لے آتے ہیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے بیان کر دیتے ہیں۔“

5079 - حدیث صحیح. وهو في "الموطأ" 2/720 "في الأفضية: باب ماجاء في الشهادات. وأخرجه أحمد 4/115
إسحاق بن عيسى، والترمذی "2295" في الشهادات: باب ماجاء في الشهاداء أبيهم غير، عن معن، والنسائي في القضاء
"الكبرى" كما في "التحفة" 3/233 "عن ابن القاسم، والمبغوي "2513" عن أبي مصعب أحمد بن أبي بكر الزهري أربعمهم عن
مالك. وقال أبو عمر بن عبد البر -فيما نقله عند الزرقاني في "شرح الموطأ" 3/387 تعليقا على قوله في السند "عن أبي عمرة
الأنصاري": "هكذا رواه يحيى، وابن القاسم، وأبو مصعب، ومصعب الزبيري. وقال القتيبي: "ومعن بن عيسى" قلت: الذي في
الترمذی عن معن، عن مالك فقال: "عن أبي عمرة" ويحيى بن بكير، عن ابن أبي عمير عن وكذا قال ابن وهب، وعبد الرزاق، عن
مالك، وسمياه فقالا: "عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، فرلها الإشكال، وهو الصواب. وعبد الرحمن هذا من خيار التابعين. وأخرجه
من طريق مالك برواية "ابن أبي عمرة": أحمد 5/193 عن أبي نوح فراد، ومسلم "1719" في الأفضية: باب بيان غير الشهود،
عن يحيى بن يحيى، وأبو داود "3569" في قضية: باب في الشهادات، عن ابن وهب، والترمذی "2296" عن عبد الله بن مسلمة
القتبي، والطبراني "5182" عن القتيبي وعبد الله بن عبد الحكم، وعبد الله بن يوسف، والبيهقي 10/159 عن يحيى بن يحيى بن
يحيى، كلهم عنه به.

کتاب الدعوی

کتاب دعویٰ کے بارے میں روایات

5080 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ وَآبٍ، أَوْ غَيْرِ وَآبٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَفَافٍ، شَرْطٌ أُرِيدَ بِهِ الزَّجْرُ، عَنْ صِدِّ الْعَفَافِ مِمَّا لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهُ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص حق کا مطالبہ کرے اسے نرمی کے ساتھ اس کا مطالبہ کرنا چاہئے خواہ وہ پورا ملے یا پورا نہ ملے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”نرمی کے ہمراہ کرنا چاہئے“ یہ ایک ایسی شرط ہے جس کے

ذریعے ممانعت مراد لی گئی ہے جو اس چیز سے ممانعت ہے جو نرمی کی تضاد ہوتی ہے جس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهَذَا الْأَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

5081 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْبُدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

5080 - إسناده قوي، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن يعقوب، وهو ثقة. روى له أبو داود، والترمذي، والنسائي، وابن

أبي مریم: هو سعيد بن الحكم بن أبي مریم، ويحيى بن أيوب: هو الغفقي المصري، وهو وإن كان من رجال الشيخين فيه كلام يزحزحه عن رتبة الصحيح. وأخبره ابن ماجه "2421" في الصدقات: باب حسن المطالبة وأخذ الحق في عفاف، والحاكم 2/32، والبيهقي 5/358 من طرق عن ابن مریم، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة: 153 هذا إسناد صحيح على شرط البخاري.

5081 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد، وأبو معبد ابن عباس: اسمه نافع. وقد تقدم

تخریجہ عند المؤلف برقم "156"

(متن حدیث): لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ، فَأَدْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا، أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٍ: خَمْسًا فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِيلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ، فَتَرُدُّ عَلَى فَقْرَائِهِمْ، فَإِنْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَيَّاكَ، وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَآتَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ، وَبَيْنَهُ حِجَابٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن بھیجا تو آپ نے فرمایا تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس جا رہے ہو تم ان کے پاس جاؤ تو اس بات کی دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں اس بارے میں بھی اگر تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی۔ اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو تم لوگوں کے عمدہ مال حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْمُدَّعَى عِنْدَمَا يَدَّعِي مِنَ الْحُقُوقِ عَلَى غَيْرِهِ

اس بات کا تذکرہ دعویٰ کرنے والے پر اس وقت کیا لازم ہوگا؟

جب وہ دوسرے کے ذمہ لازم حق کا دعویٰ کرے

5082 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ

مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ،

5082- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن سعيد، وهو ثقة، روى له النسائي. وأخرجه عبد الرزاق "15193"، الشافعي 2/181، والبخاري "4552" في التفسير: باب (نَ الْبَائِضِينَ يَسْتُرُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ كَمَنْ قَلِيلًا أَوْ لَيْكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ)، والطبراني "11224" و"11225"، والبيهقي 10/252 من طرق عن ابن جريج بهذا الإسناد. وقرن البيهقي مع ابن جريج في إحدى رواياته عثمان بن الأسود، واختصره بعضهم. وأخرجه الشافعي 2/180، وأحمد 1/343 و1/351 و363، والبخاري "2514" في الرهن: باب إذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه فالبيئنة على المدعى، واليمين على المدعى عليه، و"2668" في الشهادات: باب اليمين على المدعى عليه في الأموال والحدود، ومسلم "2" "711" في الأفضية: باليمين على المدعى عليه، وأبو داود "3619" في الأفضية: باب في اليمين على المدعى عليه، والترمذي "1342" في الأحكام: باب ماجاء في البيئنة على المدعى واليمين على المدعى عليه، والنسائي 8/248 في آداب القضاة: باب عظة الحاكم على اليمين، وأبو يعلى "2595"، والطبراني "11223"، والبيهقي 10/252 من طرق عن ابن أبي مليكة، بهذا الإسناد. تخزران: أي تخيطان الجلد. والأشفي: هو المخرز، آلة للإسكاف، والجمع الأشافي.

(متن حدیث): اَنَّ اَمْرَاتَيْنِ كَانَتَا تَحْرُزَانِ، لَيْسَ مَعَهُمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُهُمَا، فَخَرَجَتْ احْدَاهُمَا، قَدْ طَعِنَ فِي بَطْنِ كَفِّهَا، بِاِشْفَى خَرَجَ مِنْ ظَهْرِ كَفِّهَا، تَقُولُ: طَعَنْتَهَا صَاحِبَتَهَا، وَتُنْكِرُ الْاُخْرَى، فَارْسَلَتْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِمَا، فَاخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: لَا تُعْطَى شَيْئًا، اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بَدْعُوْلَهُمْ، لَا دَعَى رِجَالٌ اَمْوَالَ رِجَالٍ، وَدِمَاءَهُمْ، وَلَكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ، فَادْعُهَا، فَاقْرَأْ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ، وَاَقْرَأْ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَاِيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) (آل عمران: 75)، فَفَعَلْتُ، فَاعْتَرَفَتْ

❁❁ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: دو خواتین گھر میں اکیلی تھیں گھر میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا ان دونوں میں سے ایک گھر سے باہر نکلی تو اس کے پیٹ میں نیزہ مارا جا چکا تھا جو اس کی کمر کی طرف سے باہر نکل آیا تھا۔ اس عورت نے یہ بتایا: دوسری عورت نے اسے یہ نیزہ مارا ہے جبکہ دوسری عورت نے اس کا انکار کیا میں نے یہ مقدمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیج دیا اس عورت نے انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم صرف ثبوت پیش کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ”اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ جات کی بنیاد پر دینا شروع کر دیا جائے تو کچھ لوگ دوسرے لوگوں کے مال اور جانوں کے بارے میں دعویٰ کرنا شروع کر دیں گے جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس پر قسم اٹھانا لازم ہے تم اس عورت کو بلاؤ اس کے سامنے قرآن کی تلاوت کرو اور یہ آیت پڑھو:

”بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اس کی قسم کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔“
پھر میں نے ایسا ہی کیا تو (اس عورت نے) اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ عِنْدَ عَدَمِ بَيِّنَةِ الْمُدْعَى بِمَا يَدْعَى

اس بات کا تذکرہ جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اگر دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ کا

ثبوت پیش نہیں کرتا تو اس پر کیا لازم ہوگا (جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے)

5083 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ،

عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5083 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب الرملي، وهو

ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وأخرجه مسلم "1" "1711"، وابن ماجه "2321" في الأحكام: باب البينة على المدعى واليمين على المدعى عليه، والدارقطني 4/157، والبيهقي 10/252 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وانظر الحديث السابق. وقال الإمام ابن القيم في إعلام الموقعين: 1/90 "البينة في كلام الله ورسوله وكلام الصحابة: اسم لك ما يبين الحق، فهي أعم من البينة في اصطلاح الفقهاء حيث خصوها بالشاهدين أو الشاهد واليمين، ولا يجوز حصرها في اصطلاح ما لم يتضمن حمل كلام الله ورسوله عليه، فيقع بذلك الغلط في فهم النصوص، غير مراد المتكلم منها.

(متن حدیث): لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَا دَعَى النَّاسُ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى

الْمُدْعَى عَلَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کی بنیاد پر دینا شروع کر دیا جائے تو لوگ دوسرے لوگوں کی جانوں اور مالوں کے بارے میں دعویٰ کرنے لگ جائیں گے۔ اس لئے جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس پر قسم اٹھانا لازم ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ إِيجَابِ غَضَبِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ أَخَذَ

مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لیے لازم ہو جاتا ہے

جو جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے مسلمان بھائی کا مال حاصل کر لیتا ہے

5084 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي

كُرَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ وَنَزَلَ

تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ) (آل عمران: 77) الْآيَةَ، فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا يَقُولُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيَّ وَفِي صَاحِبِي فِي بَيْتِ أَدْعَيْتَهَا، وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَّا بَيِّنَةٌ، فَحَلَفَ عَلَيْهَا، فَذَكَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا، عِنْدَ ذَلِكَ

5084 - إسناده قوى . محمد بن وهب بن أبي كريمة صدوق، روى له النسائي، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم . أبو عبد

الرحيم : هو خالد بن أبي يزيد الحراني، وسليمان : هو ابن مهران الأعمش . وأخرجه أحمد 5/211 و1/44 ، والطحاesy "1050" ، والبخارى "2356" و"2357" فى الشرب والمسافة : باب الخصومة فى بئر والقضاء فيها، و"2673" فى الشهادات : باب يحلف المدعى عليه حينما وجبت عليه اليمين....، و"2676" و"2677" فى الشهادات : باب قول الله : (أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ، "4549" و"4550" فى التفسیر : باب (أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ، "6659" و"6660" فى الأيمان والنور : باب عهد عز وجل، و"6676" و"6677" باب قول الله تعالى : (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ ، و"7183" و"7184" فى الأحكام : باب الحكم فى البئر ونحوها، ومسلم "220" "138" فى الإيمان : باب وعيد من التطلع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، وابن ماجه "2323" فى الأحكام : باب من حلف على يمين فاجرة ليقطع بها مالا، والطبرى "7279" ، والواحدى فى "أسباب النزول" ص 72 و73، والبغوى "2500" ، وفى "معالم التنزيل 1/318" ، والبيهقى 10/44 و178 و253 من طرق عن سليمان الأعمش، بهذا الإسناد.

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعے وہ مال ہتھیالے، تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

تو اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ آیت نازل ہوئی:

”بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد کے عوض میں خریدتے ہیں۔“

اسی دوران حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے وہ لوگ مسجد میں اس حدیث کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا ابن ام عہد کیا بیان کر رہے ہیں۔ لوگوں نے انہیں اس بارے میں بتایا، تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے یہ آیت میرے اور میرے مقابل فریق کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ہمارا ایک کنوئیں کے بارے میں اختلاف تھا جس کا میں دعویدار تھا، ہم میں سے کسی کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا، تو اس شخص نے اس بارے میں قسم اٹھالی تھی، تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اس کا ذکر کیا تھا۔



بَابُ الْإِسْتِحْلَافِ

حلف لینے کا بیان

ذِكْرُ إِجَابِ غَضَبِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُقْتَطِعِ شَيْئًا مِنْ مَالِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

بِالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لیے لازم ہو جانے کا تذکرہ جو اپنے کسی مسلمان بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہڑپ کر لیتا ہے

5085 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ

مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ أَخِيهِ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ،

وَذَلِكَ بَأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ (آل عمران: 77).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کوئی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے، تاکہ اس کے ذریعے اپنے بھائی کا مال ہڑپ کر لے، جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔“

(حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتی ہے۔

”بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسم کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔“

5085 - إسناده حسن. وهو حديث صحيح. معلى بن مهدي. روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "تفاته 183 - 9/182".

وقال ابن أبي حاتم: 8/335 سألت أبي عنه فقال: شيخ موصلي أدر كنه ولم أسمع منه، يحدث أحياناً بالحديث المنكر. وقال

الذهبي في "الميزان: 4/151" "هو من العباد الخيرة، صدوق في نفسه، ومن فوفه ثقات من رجال الشيوخين غير عطاء بن السائب،

فلم يرو عنه سوى البخاري متابعه، ورواية حماد بن زيد عنه قبل الاختلال. أبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي.

وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 10114" "من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن أيوب، عن حميد بن هلال، عن

أبي الأحوص، به إلا أن رواية حماد بن زيد موقوفة على ابن مسعود. وانظر. "59084" وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار"

"343 من طريق سعد بن بكار، عن يزيد بن إبراهيم عن حميد بن هلال، به. وقوله: علي يمين إلى صبر" هو بإضافة يمين إلى صبر،

ويمين الصبر: هي التي يحبس الحالف نفسه عليها". شرح النووي. 160.

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا هَذِهِ الْآيَةَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی

5086 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ، فَقَالَ الْأَشْعَثُ: فَبِئْسَ وَاللَّهِ كَمَا كَانَ ذَلِكَ، كَمَا بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكِ بَيْنَةُ؟، قُلْتُ: لَا، قَالَ لِلْيَهُودِيِّ: احْلِفْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا يَحْلِفُ، فَيَذْهَبُ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ (أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ، وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ (آل عمران: 77)

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ مَعَ إِجَابِ النَّارِ لِلْفَاعِلِ الْفِعْلَ الَّذِي

ذَكَرْنَاهُ وَإِنْ كَانَ الْقَصْدُ فِيهِ الشَّيْءَ الْيَسِيرَ مِنَ الْأَمْوَالِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے جنت کو حرام قرار دینا اور اس کے ہمراہ جہنم کو لازم قرار دینا

جو وہ فعل کرتا ہے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس فعل کو کرتے ہوئے اس کا ارادہ تھوڑے سے مال کو حاصل کرنا ہو

5087 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفِ الرَّقِيِّ، قَالَ:

5086 - إسنادہ صحیح علی شرطہما. أبو حثمة: هو زهير بن حرب ومحمد بن خازم: هو معاوية الضير، الأعمش:

سليمان بن مهران، وشقيق: هو أبو وائل شقيق بن سلمة. وأخرجه أحمد 1/379 و426 و5/211، والبخاري "2416" و"2666" و"2667" في الشهادات: باب سؤال الحاكم المدعى هل لك بينة؟ قبل اليمين، وأبو داود "3243" في الأيمان والنذور: باب ماجاء فيمن حلف يميناً ليقطع بها مالا، والترمذي "1269" في البيوع: باب ماجاء في اليمين الفاجرة يقطع بها مال المسلم، وابن ماجه "2323" في الأحكام: باب من حلف على يمين فاجرة ليقطع بها مالا، والبيهقي 180 - 10/179 و180 من طرق عن أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد. وانظر "5084" و"5085"

5087 - إسنادہ جيد. حكيمة بن سيف الرقي: روى له أبو داود والنسائي في اليوم والليلة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من

رجال الشيخين غير العلاء بن عبد الرحمن فمن رجال مسلم، وأبو امامة صحابي الحديث: هو إياس بن ثعلبة الحارثي الأنصاري. وأخرجه الطبراني "798" من طريق أبي عبد الرحيم، عن زيد بن أبي أنيسة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/227 في الأفضية: باب ماجاء في الحنث على منبر النبي صلى الله عليه وسلم، وأحمد 5/260، والدارمي 2/266، ومسلم "218" "137" في الإيمان: وعيد من أقطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار والنسائي 8/246 في آداب القضاة: باب القضاة في قليل المال وكثيرة، والطبراني "796" و"797"، والبخاري في "شرح السنة" "2507"، وفي "معالم التنزيل" 1/319، والبيهقي 10/179، من طرق عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد بن 5/260، والطبراني "800" من طريقين، عن معبد، به.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَاجْرَةٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، بِغَيْرِ حَقٍّ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، وَأَوْجِبَ لَهُ النَّارَ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا؟، قَالَ: وَإِنْ كَانَ قَصِيصًا، مِنْ أَرَاكِ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص قسم اٹھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔“

اس پر اشعث نے یہ کہا اللہ کی قسم! یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے اور یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان زمین کا جھگڑا چل رہا تھا تو اس نے مجھے وہ دینے سے انکار کیا۔ میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے یہودی سے فرمایا تم قسم اٹھاؤ اشعث کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ تو قسم اٹھا لے گا اور میرا مال لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کی نام کی قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ مَنْ فَعَلَ هَذَا الْفِعْلَ لِيُذْهِبَ بِهِ مَالَ أَخِيهِ يَلْقَى رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَجْدَمٌ
اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص یہ فعل اس لیے کرتا ہے تاکہ وہ اپنے بھائی کا مال حاصل کرے

تو جب وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ جذام کا شکار ہوگا

5088 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرْدُوسِ التَّغْلِبِيِّ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ أَجْدَمٌ

❁❁ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر اس کے ذریعے مسلمان کا مال ہڑپ کرنا چاہتا ہے اور وہ شخص اس قسم میں جھوٹا ہو تو جب وہ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ جذام کا شکار ہوگا۔“

5088 - إسنادہ حسن كردوس والتغلبی، ويقال: التغلبی، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "نقات 5/343" وقال شيخ،

وقد اختلف فى اسم أبه وتعيينه. وانظر ترجمته فى "التهذيب 432 - 431/8"، وباقى رجاله نقات. وأخرجه أحمد بن 5/212،

والحاكم 4/295 وصححه ووافقه الذهبي، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/212 و213 - 212، وأبو داود "3244"

فى الأيمان والنذور: باب فىمن حلف يمينا ليقطع بها مالا لأحد، والذلولابى فى "الكنى والأسماء 1/87"، والطبرانى "637"،

والبيهقى 10/180، وابن الجارود "1005" من طرق عن الحارث بن سليمان، به.

بَابُ عُقُوبَةِ الْمَاطِلِ

(ادائیگی) میں ٹال مٹول کرنے والے کی سزا کا بیان

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْمَاطِلِ إِذَا كَانَ غَنِيًّا لِلْعُقُوبَةِ فِي النَّفْسِ وَالْعَرَضِ لِمَطْلِهِ
ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا شخص جب خوش حال ہو تو اس کے ٹال مٹول کرنے کی وجہ
سے (اس کی) جان اور عزت کے حوالے سے سزا کے مستحق ہونے کا تذکرہ

5089 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ أَبِي ذَكْلَةَ الطَّائِفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مُسَيْكَةَ - وَأَنْتَنِي عَلَيْهِ تَحِيْرًا - عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، (متن حدیث): عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: الْوَاجِدُ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ ❁❁ عمرو بن شریدا اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”قرض کی واپسی کے لئے اپنے پاس گنجائش پانے والا شخص (ٹال مٹول کر کے) اپنی عزت اور سزا کو طلال کر دیتا ہے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا اسْتَحَقَّ مَنْ وَصَفْنَا مَا ذَكَرْتُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے وہ شخص اس بات کا مستحق ہوتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5090 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَيْنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5089 - إسنادہ حسن، محمد بن میمون: هو محمد بن عبد الله بن میمون بن مسیكة الطائفي، نسبة المؤلف هنا إلى جده، أنتی علیہ وبر بن ابی ذکله خیراً کما فی سند المؤلف، وقال أبو حاتم: روى عنه الطائفيون، وذكره المؤلف في "الصفات 7/370"، وبالقي رجاله ثقات، وأخرجه النسائي 317 - 7/316 في البروع: باب مطل الفنى، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 4/222 و388، وابن ماجه "2427" في الصدقات: باب الجبس في الدين والملازمين عن وكيع، به، وأخرجه أحمد 4/389، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/413"، و"الطبراني 7249"، والحاكم 4/102، والبيهقي 6/51 من طريق أبي عاصم الضحاك بن مخلد وأبو داود "3628" في الأفضية: باب في الجبس في الدين وغيره، والنسائي 7/316، والبيهقي من طريق عبد الله بن المبارك، والطبراني "7250"، والبيهقي 6/51 من طريق سفيان، لثلاثهم عن وبر بن أبي ذکله، به ورواية سفيان عند البيهقي: "عن وبر بن أبي ذکله عن فلان بن فلان" وسماه البيهقي محمد بن عبد الله بن میمون بن مسیكة وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلِيَّ مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”خوشحال شخص کا (ادائیگی کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی شخص کو (اپنے مال کی وصولی کے لئے) کسی دوسرے شخص کے سپرد کیا جائے، تو وہ اسے قبول کر لے۔“



کِتَابُ الصَّلْحِ

کتاب! صلح کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ جَوَازِ الصَّلْحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَخَالَفِ الْكِتَابَ

أَوْ السُّنَّةَ أَوْ الْإِجْمَاعَ

باب! اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے

جب تک وہ کتاب یا سنت یا اجماع کے خلاف نہ ہو

5091- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ التَّمَسَارِيُّ بِسَمْعِ قَنْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّاطِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الصَّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صَلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مسلمانوں کے درمیان (ہر قسم کی) صلح جائز ہے ماسوائے اس صلح کے جو حرام کو حلال قرار دے یا حلال کو حرام قرار

دے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ مسلمانوں کے

5091- إسنادہ حسن . كثير بن زيد . هو الأسلمي ، مختلف فيه ، وهو حسن الحديث لا بأس به . وباقى رجاله ثقات رجال

الصحيح غير الوليد بن رباح وهو صدوق . والطائري : نسبة لمن يبيع الكرابيس والثياب البيض بمصر ودمشق . وأخرجه أبو داود

"3594" في الأفضية : باب فى الصلح ، والبيهقى 6/65 . عن أحمد بن عبد الواحد ، عن مروان بن محمد ، بهذا الإسناد . وأخرجه

أحمد 2/366 ، وأبو داود "3594" ، والدارقطنى 3/27 ، والحاكم 2/49 ، والبيهقى 6/64 من طريقين عن سليمان بن بلال بن به .

وبعضهم يزيد فيه على بعض ولم يذكر فيه الحاكم شيئاً ، وقال الذهبى : ولم يصححه ، وكثير ضعفه النسائى ومشاة غيره . وأخرجه

ابن الجاورد "638" ، والبيهقى 6/63 و79 ، من طريقين عن كثير بن زيد به . وأخرجه الدارقطنى 3/27 ، والحاكم 2/50 من طريق

عبد الله بن الحسين المصيصى ، عن عفان ، عن حماد بن زيد عن ثابت ، عن أبي رافع ، عن أبي هريرة . وقال الحاكم : صحيح على

شرط الشيخين وهو معروف بعبد الله بن الحسين المصيصى ، وهو ثقة ، وتعقبه الذهبى بقوله : قلت قال : ابن حبان : يسرق الحديث .

درمیان صلح صفائی کروائے

5892 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَلَا أُخْبِرُكُمْ، بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ، وَالْقِيَامِ؟، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِصْلَاحُ ذَاتِ النَّبِيِّ، وَقَسَادُ ذَاتِ النَّبِيِّ هِيَ الْحَالِقَةُ

❁❁ سیدہ ام درود رضی اللہ عنہا حضرت ابو درود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

”کیا میں تمہیں درجے کے اعتبار سے (نقلی) روزے اور قیام سے زیادہ افضل عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان صلح کروانا اور لوگوں کے درمیان فساد کروانا سراسر موٹہ نالہ ہے (یعنی خرابی پیدا کرنے والی چیز ہے)

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ، أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا (وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) (الأنفال: 1)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”اپنے درمیان صلح رکھو“

5893 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتَى مَكَانَ كَذَا، وَكَذَا، أَوْ فَعَلَ كَذَا، وَكَذَا، (فَلَهُ

كَذَا، وَكَذَا) ، فَتَسَارَعَ إِلَيْهِ الشُّبَّانُ، وَيَقِي الشُّيُوخَ، تَحْتَ الرَّايَاتِ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، جَاءُوا يَطْلُبُونَ، مَا قَدْ جَعَلَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمُ الْأَشْيَاحُ: لَا تَذْهَبُونَ بِهِ دُونَنَا، فَإِنَّا كُنَّا رِذَاءَ لَكُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ، هَذِهِ الْآيَةَ (فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) (الأنفال: 1)

5092 - إسناده صحيح على شرطهما . أبو معاوية . هو محمد بن خازم الضير . وأخرجه أحمد 445 - 6/444 ، وأبو داود

"4919" في الأدهب : باب إصلاح ذات البين والترمذی "2509" في صفة الجنة : باب سوء ذات البين هي الحالفن والبخاري في "الأدب المفرد" 391" ، والبغوي "3538" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وقال الترمذی : حديث صحيح .

5093 - إسناده صحيح على شرط مسلم . معتمر . هو ابن سليمان . وأخرجه الطبراني "15650" عن محمد بن عبد الأعلى،

بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/132 ، والحاكم 327 - 2/326 ، والبيهقي 6/315 و 316 - 315 من طريقين عن المعتمر بن سليمان، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي وأخرجه ابن أبي شيبة 14/356 وأبو

داود "2737" و"2738" و"2739" في الجهاد : باب في النفل . والطبري "15651" و"15652" ، والبيهقي 6/292 ، وفي "دلائل النبوة" 3/135 ، والحاكم 132 - 2/131 من طرق عن داود بن أبي هند، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص فلاں اور فلاں جگہ پر جائے گا اور ایسا اور ایسا کرے گا تو اسے یہ اور یہ ملے گا تو جو ان لوگ تیزی سے وہاں پہنچ گئے جبکہ عمر رسیدہ لوگ باقی رہ گئے۔ وہ جھنڈوں کے نیچے ہی رہے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا کر دی تو وہ لوگ اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے آئے جو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے مقرر کی تھی تو عمر رسیدہ افراد نے ان سے کہا تم ہمیں چھوڑ کر اسے نہیں لے جا سکتے کیونکہ ہم تمہارے پشت پناہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”تم اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو۔“



کتاب العاریة

کتاب عاریت (کے طور پر کوئی چیز لینے) کے بارے میں روایات

ذکر حکم العاریة، والمنحة

عاریت اور (عارضی استعمال کے لیے) دودھ دینے والا جانور دینے کا تذکرہ

5094- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ،

حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ حَرْبِثِ الطَّائِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْعَارِيَةُ مُؤَدَاةٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ، وَمَنْ وَجَدَ لِقَحَةً مُصْرَاةً، فَلَا يَحِلُّ لَهُ صِرَارُهَا حَتَّى

يُرِيَهَا

✽✽✽ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

5094- إسنادہ قوی، حاتم بن حرث الطائین روی له أبو داود، والنسائی، وابن ماجه، وقال أبو حاتم: شيخ، وذكره المؤلف في "الفتاوى"، وقال ابن عدی: لا بأس به، وقال ابن سعد: كان معروفاً. وقول يحيى بن معين فيه: لا اعرف رده عليه عثمان بن سعيد الدارمی بقوله: شامی ثقة، وبهذا النقول يتبين لك أن قول الحافظ فيه: مقبول غير مقبول وباقى رجاله ثقات. وأبو أمامة: هو صدى بن عجلان الباهلي. وأخرجه النسائي في العارية من "الكبرى" كما في "التحفة 4/161" عن عمرو بن منصور عن الهيثم بن خارجة، بهذا الإسناد، دون قوله: "ومن وجد لقحه مصراة...." وأخرجه كذلك الطبراني "7637" من طريق هشام بن عمار، عن الجراح بن مليح البهراني، به. وأخرجه أحمد 5/267، وعبد الرزاق "14796" و"16308"، والطيالسي "1128"، وأبو داود "3565" في البيوع والإجازات: باب في تضمين العارية، والترمذی "1265" في البيوع: باب ماجاء في أن العارية مؤداة، و"2120" في الوصايا: باب ماجاء لا وصية لوارث، وابن ماجه "2398" في الصدقات: باب العارية، والطبراني "7615" و"7621" والبيهقي 6/88، والبقوى "2162" من طرق عن إسماعيل بن عياش، عن شرحبيل بن مسلم، عن أبي أمامة بلفظ: "العارية مؤداة، والمنحة مردودة، والدين مقضى، والزعيم غارم"، وشرحبيل بن مسلم وإن كان فيه لين فقد تابعه صفوان الأصم الطائى عند الطبراني، وحاتم بن حرث في حديث الباب وغيرهما. وأخرجه الطبراني "7647" من طريق خراش، و"7648" من طريق أبي عامر الهوزنى، كلاهما عن أبي أمامة. وقال البقوى: واختلف أهل العلم في ضمان العارية، فذهب جماعة من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلى أنها مضمونة على المستعير، روى ذلك عن ابن عباس وأبي هريرة وهو قول عطاء، وبه قال الشافعي وأحمد "قلت: وقال أحمد في رواية: إن شرط المعير الضمان كانت مضمونة، وإل فهي أمانة." وذهب جماعة إلى أنها أمانة في يد المستعير إلا أن يعتدى فيها فيضمن بالتعدى، يروى ذلك عن علي وابن مسعود وهو قول شريح، والحسن، وإبراهيم النخعي، وبه قال سفيان الثوري، وأصحاب الرأي، وإسحاق بن راهويه، وقال مالك: إن ظهر هلاكه، ولم يضمن وإن خفى هلاكه، ضمن

”عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس ادا کی جاتی ہے اور عاریت کے طور پر لیا ہوا (جانور) لوٹایا جائے گا جو شخص کوئی ایسی تھیلی پاتا ہے جس کا منہ بندھا ہوا ہو تو اس کے لئے اسے کھولنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک وہ اس کا اعلان نہیں کر دیتا۔“

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَانِحِ الْمَنِحَةِ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَطَلَبِ الثَّوَابِ
ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو دودھ دینے والا جانور عطیے کے طور پر دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور ثواب کے حصول کے لیے ایسا کرتا ہے

5095 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَرْبَعُونَ حَسَنَةً أَغْلَاهُنَّ مِنْحَةُ الْعَنْزِ، لَا يَعْمَلُ عَبْدٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصَدِيقًا بِمَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”چالیس نیکیاں ہیں جن میں سب سے بڑی یہ ہے دودھ دینے والے جانور کو عاریت کے طور پر دے دیا جائے۔“
جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ان (چالیس نیکیوں) میں سے جس بھی نیکی پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ذِكْرُ تَفْضُلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَانِحِ الْمَنِحَةِ وَالْهَادِي الرُّقَاقِ

بِكُتْبِهِ اَجْرَ نَسَمَةٍ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا

(عارضی استعمال کے لیے) کسی کو دودھ دینے والا جانور عطیے کے طور پر دینے والے شخص یا راستے کی رہنمائی کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ اگر وہ صدقے کے طور پر ایسا کرتا ہے تو اس کے لیے ایک جان (کو آزاد کرنے) کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے

5095 - إسنادہ صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي كبشة السلولى، فمن رجال البخارى. الوليد: هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث، والأوزاعي: هو عبد الرحمن بن عمرو. وأخرجه أحمد 2/160 عن الوليد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/194 و196، والبخارى "2631" فى الهبة: باب فضل المنيحة، وأبو داود "1683" فى الزكاة: باب فى المنيحة، والحاكم 4/234، والبيهقى 184، والبقوى "1664" من طرق عن الأوزاعي، به قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى!

5098 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعِ السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْإِيَامِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرِفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ،
 (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَنَعَ مَنِيحَةً، أَوْ سَقَى لَبَنًا، أَوْ أَهْدَى زُلْفًا كَانَ لَهُ عِتْقُ رَقَبَةٍ، أَوْ نَسَمَةٍ

✽✽ حضرت براء رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص (کوئی جانور) عاریت کے طور پر دیتا ہے یا دودھ پلاتا ہے یا راستے کی رہنمائی کرتا ہے تو اسے گردن (راوی) کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جان کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔“



5096 - إسنادہ قوی، وجماله ثقات رجال الشیخین غیر شیبان بن ابی شیبہ، فمن رجال مسلم، وعبد الرحمن بن عوسجة، روى له أصحاب السنن وأخرجه أحمد 4/285 و296 و300 و304 والترمذی "1957" والبر والصله: باب ماجاء فی المنحة، والخطابی فی "غريب الحديث 1/728"، والبهوی "1663" من طرق عن طلحة بن مصرف بن بهذا الأسناد. وقال الترمذی: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 287 - 4/286 من طريق قنان بن عبد الله النهسي عن عبد الرحمن بن عوسجة، به. وفي باب من حديث النعمان بن بشير أخرجه أحمد 4/272، وإسناده حسن على شرط مسلم.

کتاب الہیة

کتاب! ہبہ کے بارے میں روایات

5097 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ،
(متن حدیث): أَنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ، جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي
هَذَا، هَذَا الْعَبْدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْكَلْ وَلَدِكَ نَحَلْتَ هَذَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْذُذْهُ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو یہ غلام عطیہ کے طور پر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم اسے واپس لے لو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْأَوْلَادِ فِي النَّحْلِ إِذْ تَرَكُهُ حَيْفٌ

عطیہ دیتے ہوئے اولاد میں برابری کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ ایسا نہ کرنا ظلم ہوگا

5098 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ بِقِمِّ الصُّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَضِي

الْعُرْقُطِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الصُّحَيْ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ
بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ، عَلَيَّ عَطِيَّةً يُعْطِينِيهَا،

فَقَالَ: هَلْ لَكَ، وَلَدٌ غَيْرُهُ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: سَوِّ بَيْنَهُمْ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لے گئے تاکہ نبی اکرم ﷺ کو اس عطیہ کے بارے میں گواہ بنا لیں جو انہوں نے مجھے دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا

5097 - إسناده صحيح علي شرطهما. والقعنبي: هو عبد الله بن مسلمة، وحميد بن عبد الرحمن: هو ابن عوف الزهري

المدني. وأخرجه مسلم "11" "1623" في الهبات: باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة، من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/268 و270 - 270، ومسلم "1623" و"10" و"11"، وعبد الرزاق "16491" و"16492" و"16493"، والحميدي "922"، وابن أبي شيبة 11/220، والترمذي "1367" في الأحكام: باب ماجاء في النحل والتسوية بين الولد، والنسائي 6/258 و259 - 258 في أول كتاب النحل، وابن ماجه "2376" في الهبات: باب الرجل ينجح ولده والدارقطني 3/42، وابن الجارود "991"، والطحاوي 4/84 و87، والبيهقي 6/176 و178 من طرق عن ابن شهاب، به.

تمہاری اس کے علاوہ اور ادا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر (عطیہ دینے میں) تم ان کے درمیان برابری رکھو۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5099 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ فِطْرِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، وَهُوَ يَخْطُبُ، يَقُولُ: انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيهَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَوَّ بَيْنَهُمْ ﴿﴾ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی میرے والد مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ کو اس عطیہ کے بارے میں گواہ بنا لیں جو انہوں نے مجھے دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے اس کے علاوہ اور بھی بیٹے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کے درمیان برابری کرو۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ أَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ الْإِيثَارَ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْأَوْلَادِ جَائِزٌ

ان الفاظ کا بیان جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ اولاد کے درمیان عطیہ میں

کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز ہے

5100 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمَحْمَدَ بْنَ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ (متن حدیث): أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُلْ وَلَدِكَ نَحْلَتَهُ مِثْلَ هَذَا؟، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَارْجِعْهُ

﴿﴾ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے۔

5099 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشيخین غیر فطرن وهو ابن خلیفة، فقد روی له البخاری حدیثاً واحداً قرنه بغیره، وروی له أصحاب السنن. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه النسائی 6/262 عن محمد بن حاتم، عن جبان بن موسى، بهذا الإسناد.

5100 - إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین، وهو فی "الموطأ" 752 - 2/751 "فی الأفضیة: باب مالا یحوز من النحل. ومن طریق مالک أخرجه البخاری "2586" فی الہیة: باب الہیة للولدن ومسلم "9" "1623"، والنسائی 6/258، والطحاری 4/84 والنسائی "2202"، والبیہقی 6/176.

انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا غلام عطیے کے طور پر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے واپس لے لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْجِعُهُ أَرَادَ بِهِ لِأَنَّهُ غَيْرُ الْحَقِّ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”تم اسے واپس لو“ اس کے ذریعے

آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: یہ چیز حق کے خلاف ہے

5101 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ امْرَأَةٌ بَشِيرٍ: أَنْحَلِ ابْنِي هَذَا غَلَامًا، وَأَشْهَدْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَقَالَ - يَعْني رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : أَلَهُ إِخْوَةٌ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا

أَعْطَيْتُهُ؟ ، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ هَذَا، وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى الْحَقِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: آپ میرے اس بیٹے کو غلام عطیے کے طور پر

دیں اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں گواہ بنالیں، تو انہوں نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد

سے) دریافت کیا: کیا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان میں

سے ہر ایک کو اسی طرح عطیہ دیا ہے، جس طرح اسے دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ درست نہیں

ہے اور میں صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمَصْرَحِ بِنْفِي جَوَازِ الْإِثَارِ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْأَوْلَادِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے

ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5102 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ

عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَاهُ أَعْطَاهُ غَلَامًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذَا الْغَلَامُ؟ ، قَالَ: غَلَامٌ

5101 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی الزبیر، فقد روی له البخاری مقروناً، واحتج به مسلم وغيره .

وأخرجه أبو داود "3545" في البيوع والإجازات: باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل، وعن محمد بن رافع، يحيى بن

آدم، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 3/326، ومسلم "1624" في الهبات: باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة، والطحاوي

4/87، والبيهقي 6/177 من طرف عن زهير بن معاوية .به.

أَعْطَانِي أَبِي، قَالَ: فَكُلُّ إِخْوَتِكَ أَعْطَاهُ كَمَا أَعْطَاكَ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْذُدْهُ، وَقَالَ لِأَبِيهِ: لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرِ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں غلام عطیہ کے طور پر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کس کا غلام ہے۔ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ غلام ہے جو میرے والد نے مجھے عطا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا انہوں نے تمہارے تمام بھائیوں کو اسی طرح عطا کیا ہے جس طرح تمہیں عطا کیا ہے؟ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے واپس کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا: تم کسی زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ الْإِيثَارَ بَيْنَ الْأَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ فِي النَّحْلِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے عطیہ دیتے ہوئے

اولاد میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5103 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ أُمِّي أَيْسَى بَعْضَ مَوَاهِبَةٍ مِنْ مَالِهِ فَالْتَوَى بِهِ سَنَةً، ثُمَّ بَدَأَ لَهَا، فَوَهَبَهَا لِي، وَأَنَّهَا قَالَتْ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتُ رَوَاحَةَ، فَالْتَمَسْتَنِي مُنْذُ سَنَةٍ عَلَى بَعْضِ مَوَاهِبَةٍ لِأَبْنِي هَذَا، وَقَدْ بَدَأَ لِي، فَوَهَبْتُهَا لَهَا، وَقَدْ أَعْجَبَهَا، أَنْ تُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: يَا بَشِيرُ، أَلَمْ وَلَدٌ يَسْأَلُ هَذَا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرِ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے میرے والد سے یہ گزارش کی کہ وہ اپنے مال میں سے

5102 - إسناده صحيح على شرطهما، أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، وعاصم: هو ابن

سليمان الأحوال، والشعبي: هو عامر بن شراحيل. وأخرجه مسلم "16" "1623" في الهبات: باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة، والدارقطني 3/42 من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "16494"، والطبراني "789"، وأحمد 4/270، وابن أبي شيبة 220 - 11/219، الحميدي "919"، والبخاري "2587" في الهبة: باب الإسهاد في الهبة، ومسلم "13" "1623" و"18" وأبو داود "3542" في البيوع وإجازات: باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل، والدارقطني 3/42، والطحاوي 4/86، والبيهقي 6/176 و177 و178 من طرق عامر الشعبي به.

5103 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك، وأبو حيان التميمي: اسمه يحيى بن سعيد بن حيان.

وأخرجه البخاري "2650" في الشهادات: باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد، البيهقي 6/176، عن عبد الله بن عثمان عبادان، عن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/268، وابن أبي شيبة 11/220، ومسلم "14" "1623" في الهبات: باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة، والنسائي 6/260 في أول كتاب النحل، من طرق عن أبي حيان التميمي، به.

کوئی چیز مجھے بہہ کر دیں۔ وہ ایک سال تک اسے ملتوی کرتے رہے پھر انہیں یہ مناسب لگا انہوں نے وہ چیز مجھے بہہ کر دی۔ میری والدہ نے یہ کہا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں گواہ نہیں بنا لیتے تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس لڑکے کی والدہ جو روادح کی صاحب زادی ہے۔ وہ ایک سال سے مجھے یہ کہہ رہی تھیں میں اپنے اس بیٹے کو کوئی چیز بہہ کروں اب مجھے مناسب لگا تو میں نے اسے بہہ کر دیا۔ اس عورت کی یہ خواہش ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس کے گواہ بن جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بشیر کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم کسی زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَيْرِ ثَالِثٍ يُصْرِحُ بِأَنَّ الْإِيثَارَ بَيْنَ الْأَوْلَادِ فِي النَّحْلِ حَيْفٌ غَيْرُ جَائِزٍ اسْتِعْمَالُهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے درمیان کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا زیادتی ہے اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے

5104 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَلَبْتُ عُمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ، إِلَى بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنْ يَنْحَلَّنِي، نَحْلًا مِنْ مَالِهِ، وَإِنَّ أَبِي عَلَيْهِمَا، ثُمَّ بَدَأَ لَهُ بَعْدَ حَوْلٍ، أَوْ حَوْلَيْنِ، أَنْ يَنْحَلَّنِيهِ، فَقَالَ لَهَا: الْيَدِي سَأَلَتْ لِأَبْنِي كُنْتُ مَنَعْتُكَ، وَقَدْ بَدَأَ لِي، أَنْ أَسْأَلَ أَبَاهُ، قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ، لَا أَرْضِي، حَتَّى تَأْخُذَ بِيَدِي، فَتَنْطَلِقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشْهَدَهُ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي، فَانطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مَعَهُ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ آتَيْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ الْيَدِي آتَيْتَ هَذَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَيَأْتِي لَا أَشْهَدُ عَلَى هَذَا، هَذَا جَوْرٌ أَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي، اَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، فِي النَّحْلِ كَمَا تُحِبُّونَ أَنْ يَفْعَلُوا بَيْنَكُمْ فِي الْبَيْرِ، وَاللُّطْفِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي، أَرَادَ بِهِ الْإِعْلَامَ، بِنَفْسِي جَوَازِ اسْتِعْمَالِ الْفِعْلِ، الْمَأْمُورِ بِهِ لَوْ فَعَلَهُ، فَرَجَرَ عَنِ الشَّيْءِ، بِلَفْظِ الْأَمْرِ بِضِدِّهِ، كَمَا قَالَ لِعَائِشَةَ: اشْتَرَطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

5104 - إسناده صحيح على شرطهما . جرير : هو ابن عبد الحميد الضمين ومغيرة : هو ابن مقسم الضبي . وأخرجه البيهقي

6/178 عن أبي الربيع عن جرير ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/270 ، وأبو داود 3542 في البوع والإجازات : في الرجل

يفضل بعض ولده في النحل ، عن هشيم ، عن مغيرة ، به .

✽✽ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے (میرے والد) حضرت بشیر بن سعد سے یہ کہا کہ وہ اپنے مال میں سے مجھے (یعنی حضرت نعمان بن بشیر کو) کوئی عطیہ دیں، لیکن انہوں نے اس خاتون کی بات تسلیم نہیں کی۔ ایک یا دو سال گزرنے کے بعد انہیں یہ مناسب لگا تو انہوں نے مجھے ایک عطیہ دے دیا۔ انہوں نے اس خاتون سے کہا تم نے جو میرے بیٹے کے بارے میں درخواست کی تھی اسے میں نے پورا نہیں کیا تھا۔ اب مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اسے عطیہ دے دوں۔ اس خاتون نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا گواہ نہیں بناتے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو پورا واقعہ سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جس طرح تم نے اسے دیا ہے۔ اسی طرح ان میں سے ہر ایک کو بھی دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں اس بات کا گواہ نہیں بنتا یہ زیادتی ہے تم میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو تم لوگ اپنی اولاد کے درمیان عطیات کے حوالے سے انصاف سے کام لو جس طرح تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ وہ نیکی اور بھلائی کے حوالے سے تمہارے ساتھ انصاف سے کام لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو“ اس کے ذریعے اس بات کی اطلاع دینا مراد ہے، اگر وہ یہ فعل کر لیتے ہیں تو اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی ممانعت اس کے متضاد کا حکم دینے کے الفاظ کے ذریعے کی ہے، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: تم (ولاء) کی شرط ان کے لئے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِيثَارَ فِي التَّحْلِ مِنَ الْأَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، عطیہ دینے میں اولاد

کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5105 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، خْتَنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ التَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

5105- حدیث صحیح، عمرو بن صالح: ذکرہ المؤلف فی ثقة 8/486 وقال: عمرو بن صالح الصانع المروزی أبو حفص، ویروی عن ابن المبارک، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وعبد الله بن محمود وإبراهيم بن المغيرة: ذكره المؤلف في "ثقافته" 6/25 وقال: يروى عن الأعمش ومسعر بن روى عنه عمرو بن صالح المرازقة وأولاده وأورده ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 2/136 وقال: ختن علي بن الحسين بن واقدن وكلاهما متابعين ومن فوقهما ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "15" "1623" في الهبات: باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة عن ابن نمير عن أبيه عن إسماعيل، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِشِيرَ بْنَ سَعْدٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ أَرَادَتْنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهَا بِصَدَقَةٍ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلُّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ، مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ هَذَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! (میری بیوی) عمرہ بنت رواحہ نے یہ ارادہ کیا کہ میں اس کے بیٹے کو کوئی چیز عطیے کے طور پر دوں۔ اس نے مجھے کہا ہے میں آپ کو اس بات پر گواہ بنا لوں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تمہارے اس کے علاوہ اور بھی بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ان سب کو عطیہ دیا ہے، جس طرح تم نے اسے عطیہ دیا ہے۔ اس نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَبَرِ خَامِسٍ يُصْرِّحُ بِتَرْكِ اسْتِعْمَالِ الْإِيثَارِ لِلْمَرْءِ فِي النَّحْلِ بَيْنَ وَوَلَدِهِ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے آدمی اپنی اولاد کو عطیہ

دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کرے گا

5106 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَبِي نَحَلْنِي كَذَا، وَكَذَا، فَأَتَى بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُشْهِدَهُ، فَقَالَ:

أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَ، مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ؟، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهِدُ عَلَى هَذَا

غَيْرِي، هَذَا جَوْرٌ ثُمَّ قَالَ: أَتَجِئُونَ أَنْ يَكُونُوا فِي الْبِرِّ سِوَاهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا إِذَا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے فلاں فلاں چیز عطیے کے طور پر دی وہ مجھے ساتھ

لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تاکہ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں گواہ بنالیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم

نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے، جس طرح اسے دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری

جگہ کسی اور کو گواہ بنا لو یہ ظلم ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تمہاری تمام اولاد تمہارے ساتھ نیکی

5106 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلمین رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر داود بن ابی ہند، فمن رجال مسلم . إسماعیل

بن إبراهيم: هو ابن علي. وأخرجه مسلم "17" "1623" عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/269

و270، ومسلم "17" "1623"، وأبو داود "3542" في البيوع والإيجارات: باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل والنساني

و259/6 و260 في أول كتاب النحل، وابن ماجه "2375" في الهبات: باب الرجل ينحل ولدن والطحاوي 4/86، وابن الجارود

"992" والدارقطني 3/42، والبيهقي 6/177 من طرق عن داود بن أبي هند، به.

کرنے میں برابر ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ درست نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ سَادِسٍ يُصْرَحُ بِأَنَّ الْإِيْثَارَ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْأَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ
اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے
کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5107 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَرِيْزٍ، أَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ وَالِدِي بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ، أتى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ نَفَسَتْ بِغَلَامٍ، وَإِنِّي سَمَيْتُهُ نَعْمَانَ، وَأَنَّهَا أَبَتْ أَنْ تُرَبِّيَهُ حَتَّى جَعَلْتُ لَهُ حَدِيقَةً لِي أَفْضَلَ مَالِي هُوَ، وَأَنَّهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُشْهَدْنِي، إِلَّا عَلَى عَدْلٍ، فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَبَايُنُ الْأَلْفَاظِ فِي قِصَّةِ النَّحْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنْ النَّاسِ أَنَّ الْخَبَرَ فِيهِ تَضَادٌّ وَتَهَاتُرٌ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، لِأَنَّ النَّحْلَ مِنْ بَشِيرٍ لِأَنَّهُ كَانَ فِي مَوْضِعَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ، وَذَلِكَ أَنَّ أَوَّلَ مَا وَلَدَ النُّعْمَانُ أَبَتْ عَمْرَةَ أَنْ تُرَبِّيَهُ حَتَّى يَجْعَلَ لَهُ بَشِيرًا حَدِيقَةً، فَفَعَلَ ذَلِكَ، وَارَادَ الْأَشْهَادَ عَلَى ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُشْهَدْنِي إِلَّا عَلَى عَدْلٍ، فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ، عَلَى مَا فِي خَبَرِ أَبِي حَرِيْزٍ، تُصْرِحُ هَذِهِ اللَّفْظَةُ، أَنَّ الْخَيْفَ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْأَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ، فَلَمَّا أتَى عَلَى الصَّبِيِّ مُدَّةً، قَالَتْ عَمْرَةُ لِبَشِيرٍ: انْحَلِ ابْنِي هَذَا فَاتَّوَى عَلَيْهِ سَنَةً أَوْ سَتَيْنِ عَلَى مَا فِي خَبَرِ، أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ، وَالْمُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فَفَحَلَّهُ غَلَامًا، فَلَمَّا جَاءَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُشْهَدَهُ، قَالَ: لَا تُشْهَدْنِي عَلَى جَوْرِ، وَيُشْبِهُهُ أَنْ يَكُونَ النُّعْمَانُ، قَدْ نَسِيَ الْحُكْمَ الْأَوَّلَ، أَوْ تَوَهَّمَ أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

5107- أبو حريز بوزن عظيم - اسمه عبد الله بن الحسين الأزدي، مختلف فيه، وثقه أبو زرعة، وابن معين في رواية ابن

أبي خزيمة، والمؤلف، وقال أبو حاتم: حسن الحديث، ليس بمنكر الحديث، يكتب حديثه، وضعفه النسائي، وابن معين في رواية معاوية بن صالح، وقال ابن عدى: عامة ما يرويه لا يتابعه عليه احد وقال الجوزجاني: غير محمود في الحديث، وقال الدارقطني: يعتبر به وقال الذهبي في "الكاشف": مختلف فيه، وقد وثق، وقال الحافظ في "التقريب" صدوق يخطئ. قلت: وقد خالف في هذا الحديث من هو أوثق منه في نوع العطية وزمنها، فجعل العطية حديقة، وجعل زمنها الولادقن بينما الروايات المقدمه وكلها صحيحة تنص على أن العطية كانت غلاماً، وأنها حصلت والنعمان بن بشير غلام. والجميع بين الروايتين كما فعل المؤلف وغيره إنما يصرح إليه إذا كانت في الصحة في مرتبة واحدة وهذا مفقود هنا فالصواب تضعيف هذه الرواية بأبي حريز والاعتماد على الروايات السابقة التي ورأها الثقات.

تُسَهِّلُنِي عَلَى جَوْرِ، فِي الْكُرَّةِ الثَّانِيَةِ زِيَادَةً تَأْكِيدَ فِي نَفْيِ جَوَازِهِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النُّحْلَ فِي الْغَلَامِ لِلنُّعْمَانَ كَمَا كَانَ ذَلِكَ، وَالنُّعْمَانُ مُتَرَعَّرِعٌ، أَنَّ فِي خَبَرِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: مَا هَذَا الْغَلَامُ؟، قَالَ: غَلَامٌ أَعْطَانِيهِ أَبِي، فَذَلِكَ هَذِهِ اللَّفْظَةُ، عَلَى أَنَّ هَذَا النُّحْلَ غَيْرَ النُّحْلِ الَّذِي فِي خَبَرِ أَبِي حَرِيرَةَ، فِي الْحَدِيثِ، لِأَنَّ ذَلِكَ عِنْدَ امْتِنَاعِ عَمْرَةَ، عَنْ تَرْبِيَةِ النُّعْمَانَ عِنْدَهَا وَلِذَلِكَ، حَيْثُ قَوْلٌ مَنْ زَعَمَ، أَنَّ أَعْبَارَ الْمُضْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعَصُّدًا، وَتَهَاتُرًا، وَأَبُو حَرِيرَةَ، كَانَ قَاضِيًا سِجِسْتَانَ

✽✽✽ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (میری اہلیہ) عمرہ بنت رواحہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام نعمان رکھا۔ اس نے اس بچے کو پالنے پونے سے انکار کر دیا جب تک میں اس بچے کو اپنا وہ باغ نہیں دیتا جو سب سے بہترین مال ہے اور اس عورت نے یہ کہا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں گواہ بنالیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے صرف انصاف کے کام میں گواہ بناؤ۔ میں زیادتی کے کام میں گواہ نہیں بنتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطیہ دینے کا یہ جو واقعہ ہم نے ذکر کیا ہے اس کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس روایت میں شاید اختلاف پایا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عطیہ حضرت بشیر نے اپنے بیٹے کو دیا تھا یہ دو مختلف مقامات پر منقول ہیں۔ وہ یوں کہ جب پہلی مرتبہ حضرت نعمان پیدا ہوئے تو ان کی والدہ سیدہ عمرہ نے ان کی تربیت کرنے سے اس وقت تک انکار کر دیا جب تک حضرت بشیر انہیں کوئی باغ عطیہ کے طور پر نہیں دیتے تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے اس بارے میں گواہ بنانے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے صرف انصاف کے کام پر مجھے گواہ بناؤ کیونکہ میں زیادتی کے کام میں گواہ نہیں بنتا۔ جیسا کہ ابو حریز نامی راوی کی روایت میں یہ بات مذکور ہے اور یہ الفاظ اس بات کی صراحت کرتے ہیں عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا درست نہیں ہے پھر جب بچہ بڑا ہو گیا تو عمرہ نے حضرت بشیر سے کہا آپ میرے اس بیٹے کو کوئی عطیہ دیجئے تو وہ ایک سال یا دو سال تک اس کو ملتوی کرتے رہے۔ جیسا کہ ابو حیان تمہی اور مغیرہ کی شععی کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے پھر انہوں نے اسے غلام عطیہ کر دیا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ انہیں اس بارے میں گواہ بنائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ظلم کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ تو اس بات کا احتمال موجود ہے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ پہلا حکم بھول چکے ہوں یا انہیں یہ غلط فہمی ہوئی ہو کہ وہ حکم منسوخ ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”تم ظلم کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔“ یہ دوسری مرتبہ اس کام کے جائز ہونے کی نفی میں زیادہ تاکید پیدا کرنے کے لئے ہو اور اس بات کی دلیل کہ غلام کی صورت میں دیا جانے والا عطیہ بھی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو ہی دیا گیا تھا یہ ہے عامم نے امام شععی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا یہ غلام کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ وہ غلام ہے جو میرے والد نے مجھے عطا کیا ہے تو یہ الفاظ آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کریں گے کہ یہ عطیہ اس

عطیے کے علاوہ تھا جس کا ذکر ابو حریز کی نقل کردہ روایت میں کیا گیا ہے جو باغ کے بارے میں ہے کیونکہ (حضرت نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ کی والدہ) عمرہ کا ان کی تربیت کرنے سے انکار کرنا اس وقت تھا جب ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول روایات متضاد ہیں اور ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ابو حریز نامی راوی جحمان کے قاضی تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَبُولِ مَا يَهْدِي أَخُوهُ الْمُسْلِمُ
إِيَّاهُ إِذَا تَعَرَّى عَنْ عِلَّتَيْنِ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اس چیز کو قبول کر لے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کو تحفے کے طور پر دی ہو جب کہ اس میں دو علتیں نہ ہوں (جن کا ذکر درج ذیل حدیث میں ہے)

5108 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بَيْسْتِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ

حَسِّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الْجَهَنِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوفٌ عَنْ أَخِيهِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ، فَلْيَقْبَلْهُ، وَلَا يَرُدَّهُ

حضرت خالد بن زید جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر کوئی بھلائی (یعنی مال و دولت وغیرہ) ملے اسے اس کو قبول کر لینا چاہئے اسے وہ واپس نہیں کرنا چاہئے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الرَّدِّ الْمَرْءِ الطَّيِّبِ، إِذَا عُرِضَ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی خوشبو (کا تحفہ) قبول نہ کرے

جب وہ اس کے سامنے پیش کیا جائے

5109 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

5108 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر یحیی بن موسی بن ختن فمن رجال البخاری.

المقبزیة: هو أبو عبد الرحمن عبد الله بن يزيد بن أبو الأسود: هو محمد بن عبد الرحمن بن نوفل بتم عروة. وقد تقدم برقم

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ عَرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ، فَلَا يَرُدُّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ، طِيبُ الرَّائِحَةِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کو خوشبودی جائے وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن بھی زیادہ نہیں ہوتا اور خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے۔“

ذَكَرُ الْبَيَانَ بَانَ الْمَرْءَ وَإِنْ كَانَ خَيْرًا فَافْضَلًا إِذَا أَهْدِيَ إِلَيْهِ شَيْءٌ

وَإِنْ كَانَ قَلِيلًا عَلَيْهِ قَبُولُهُ وَالْإِفْضَالُ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ دُونَ

الْإِزْدِرَاءِ بِالشَّيْءِ الْيَسِيرِ، وَالتَّامُّلِ لِلشَّيْءِ الْكَثِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی اگر چہ نیک اور فضیلت والا ہو اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر پیش کی جائے تو اگر چہ وہ چیز تھوڑی ہو اسے قبول کرنا اس پر لازم ہے اور اس میں سے کچھ چیز دوسروں پر بھی خرچ کرنی چاہئے تاہم آدمی کو اس بارے میں تھوڑی چیز کو لینے میں ہچکچاہٹ نہیں کرنی چاہئے اور زیادہ چیز کے حصول کا خواہش مند نہیں ہونا چاہئے

5110 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ أَبِي أَيُّوبَ، فَأَتَانِي بِطَعَامٍ فِيهِ تُوْمٌ، فَلَمْ يَأْكُلْ

مِنْهُ وَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ، فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ أَبُو أَيُّوبَ، إِذْ لَمْ يَرَفِيهِ أَثَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَتَاهُ،

فَسَأَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ؟، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ كَرِهْتُهُ مِنْ أَجْلِ الرِّيحِ، فَقَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ

5109 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملةن وهو ابن یحییٰ فمن رجال مسلم.

وأخرجه أحمد 2/320، ومسلم "2253" فی الألفاظ من الأدب و غیرها: باب استعمال المسکن وأبو داود "4272" فی الترجل:

باب رد الطیب، والنسائی 8/189 فی الزینة: باب الطیب، والبیہقی 3/245 من طرق عن أبی عبد الرحمن المقرء، عن سعید بن

ابی ایوب، عن عبید اللہ بن أبی جعفر، عن عبید الرحمن الأعرج، عن أبی ہریرة. قال بعضهم فی حدیثہ: "من عرض علیہ ریحان"

وفی رواية الأخرین "من عرض علیہ طیب" وهو أشهر. والمحمل كمجلس: المراد به الحملن أى خفیف الحمل لیس بنقیل.

5110 - إسنادہ حسن علی شرط مسلم. سماک بن حرب وأن کان من رجال مسلم - لا ترتقی حدیث الی الصحة، وباقی

السند رجالہ ثقات رجال الشیخین. وأخرجه الطبرانی فی "الکبیر" 1889 "عن سلیمان بن الحسن العطار، بهذا الإسناد. وأخرجه

أحمد 5/95، والترمذی "1807" فی الأطمعة: باب ماجاء فی کراهیة أکل الثوم والبصل، والبیہقی 3/77 من طریقین عن شعبة،

به. وأخرجه أحمد 5/94 و 96 - 95 و 103 و 106، والطبرانی "1940" و "1972" و "2047" من طرق عن سماک بن حرب،

به. وقال الترمذی: حسن صحیح. وقد تقدم برقم "2095"

﴿﴾ حضرت جاہر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں کھانا لایا گیا جس میں لہسن تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے نہیں کھایا۔ آپ نے وہ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ انہیں اس میں نبی اکرم ﷺ کے استعمال کا نشان نظر نہیں آیا تھا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ حرام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں لیکن میں نے اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کیا ہے۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جسے آپ نے ناپسند کیا ہے اسے میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

ذِكْرُ ابَاحَةِ قَبُولِ الْجَمَاعَةِ الْهَيْبَةِ الْوَاحِدَةِ الْمَشَاعَةَ مِنَ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ وَأَنَّ لَمْ يَعْلَمْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حِصَّتَهُ مِنْهَا

ایک جماعت کے لیے "ایک ہیبت" کو قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو قابل تقسیم ہو اور ایک شخص کی طرف سے کیا گیا ہو اگرچہ اس جماعت میں سے ہر شخص اپنے (مخصوص) حصے کے بارے میں علم نہ رکھتا ہو۔

5111 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنِ الْبَهْزِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيدُ مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالرُّوحَاءِ، إِذَا حِمَارَ وَحَيْسَى عَقِيرٍ، فَذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبَهُ، فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ، وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَانَكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرَّفَاقِ، ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْأَثَابَةِ بَيْنَ الرَّوْبِغَةِ،

5111 - إسناد صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين، وعمر بن سلمة الضمري، والبهزي صحابيان، حديثهما عند النسائي، والبهزي: قيل اسمه زيد بن كعب. قال الزرقاني في "شرح الموطن": 2/278 "هكذا رواه مالك، ولم يختلف عليه في إسناده، وتابعه عليه أبو أيمن، عبد الوهاب القفي، وحماد بن سلمة وغيرهم عن يحيى، ورواه حماد بن زيد وهشيم، ويزيد بن هارون، وعلي بن مسهر، عن يحيى بن سعيد، فلم يقولوا: عن البهزي. قال موسى بن هارون: الصحيح أن الحديث من مسند حمير بن سلمة، وليس بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم، وذلك بين في رواية يزيد بن الهاد، وعبد ربه بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، قال: ولم يأت ذلك من مالك، لأن جماعة روه عن يحيى كما رواه مالك، وإنما جاء ذلك من يحيى كان أحياناً يقول: عن البهزي، وأحياناً لا يقولن وأطن المشيخة الأولى كان ذلك جازاً عندهم، وليس هو رواية عن فلان، وإنما هو قصة عن فلان. هذا كلام موسى هارون نقله في "العهد"، والدارقطني في "العلل". وهو في "الموطأ" 1/351 "في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق "8339"، والنسائي 5/18 "في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله، والبيهقي 9/322. وأخرجه أحمد 3/452، والطبراني "5283" من طريق يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد بن جابر.

وَالْعَرَجُ، إِذَا ظَنَى حَاقِفًا، فِي ظِلِّ، وَفِيهِ سَهْمٌ، فَرَعَمَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يَرِيئُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يُجَاوِزَهُ

✽✽ حضرت بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مکہ کی طرف روانہ ہونے کے لئے نکلے یہاں تک کہ جب آپ روجاء کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک زیر تھا جس کا پاؤں کٹا ہوا تھا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو عنقریب اس کا مالک اس تک آجائے گا پھر حضرت بہزی رضی اللہ عنہ آگئے وہ اس کے مالک تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اس زیرے کو استعمال کریں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ روہہ اور عرج کے درمیان اٹایا کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک سائے میں ہرن بیٹھا ہوا تھا جس کو تیراگا ہوا تھا۔

حضرت بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اس ہرن کے پاس ٹھہرا رہے تاکہ کوئی بھی شخص اس کو تک نہ کرے یہاں تک کہ وہ لوگ وہاں سے گزر جائیں۔

ذِكْرُ إِباحَةِ قَبُولِ الْمَرْءِ الْهَبَةَ لِلشَّيْءِ الْمَشَاعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ

آدمی کے لیے اس ہبہ کو قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو ایسی چیز کے بارے میں

ہو جو اس کے اور دوسرے آدمیوں کے درمیان مشترک ہو

5112 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْضُ اثْنَاءِ الرُّوحَاءِ، وَهُمْ حُرْمٌ، إِذَا حِمَارٌ مَعْفُورٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، فَيُوشِكُ صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَهْزٍ هُوَ الْدَيْ عَقَرُ الْحِمَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَانِكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَبَا بَكْرٍ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ

✽✽ حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ روجاء کے قریب ہم پہنچے تو ہم سب حالت احرام میں تھے۔ وہاں ایک زیر تھا جو زخمی تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو اس کا

5112 - إسناده صحيح على شرطهما غير صحابي الحديث، فقد روى له النسائي. وابن الهاد: يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد الليثي. وأخرجه النسائي 7/205 في الصيد والذبائح: باب إباحة أكل لحوم حمر الوحش، عن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 3/624 عن عبد العزيز بن أبي حازم، عن يزيد بن الهاد، به. وسكت عنه وقال اللهي: سنده صحيح. وأخرجه أحمد 3/418 عن هشيم، عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، به. وانظر ما قبله.

مالک اس کے پاس آجائے گا پھر بہزی قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا یہ، شخص تھا جس نے اس زبیر کے کو زخمی کیا تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اس کو استعمال کر سکتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اس کا گوشت لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِهْدَاءِ الْمَرْءِ الْهَدِيَّةَ اِلَى اَخِيهِ وَاِنْ لَمْ يَحِلَّ لِوَاحِدٍ

مِنْهُمَا اسْتِعْمَالُ تِلْكَ الْهَدِيَّةِ بِانْفُسِهِمَا

آدمی کے لیے اپنے بھائی کو ایسی چیز تحفے کے طور پر دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

اگر چہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے لیے بذات خود اس ہدیے کو استعمال کرنا جائز نہ ہو

5113 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمُخْزُومِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةَ اسْتَبْرَقٍ تَبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوُفُودُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ، مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَثَلِ حُلَلٍ مِنْهَا، فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً، وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً، وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً، فَاتَاهُ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ: فِيهَا مَا قُلْتَ: ثُمَّ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ، فَقَالَ: بَعْثْتُ بِهَا حَاجَتَكَ، أَوْ شَقَّهَا حُمْرًا بَيْنَ نَسَائِكَ

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بازار) گئے انہوں نے استبرق سے بنا ہوا ایک حلہ بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اسے خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور جب غمو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس دن اسے زیب تن کر لیا

5113- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الحارث المخزومي، فمن رجال مسلم. وإخرجه النسائي 8/198 في الزينة: باب ذكر النهي لبس الإستبرق، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/39 عن إسحاق بن سليمان، وعبد الله بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 2/24، والبخاري "948" في العيدين والتجمل فيه، و"2104" في البيوع: باب التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنسائي، و"3054" في الجهاد والسير: باب التجمل للوفود، و"6081" في الأدب: وباب من تجمل للوفود، ومسلم "8" "2068" و"9" في اللباس والزينة: باب تحريم استعمال إباء الذهب والفضة على الرجال والنساء، وأبو داود "4041" في اللباس: باب ماجاء في لبس الحرير، والبيهقي 3/280 من طرق عن سالم، به. وأخرجه أحمد 2/51 و68 و82 و127، ولطيا لسي "1937"، والبخاري "2619" في الهبة: باب الهدية للمشركون، و"5981" في الأدب: باب صلة الأخ المشرك، والنسائي 8/201 في الزينة: باب التشديد في لبس الحرير من طرق عن ابن عمر وانظر "5439"

کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اسی قسم کے تین حلے پیش کئے گئے تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان میں سے ایک حلہ عطا کیا۔ ایک عدد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو اس کے بارے میں فلاں بات، ارشاد فرمائی تھی اب آپ نے یہ میری طرف بھیج دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے فروخت کرو اور اس کے ذریعے اپنی ضروریات کو پورا کرو یا پھر اسے کاٹ کر اپنی بیویوں کی چادریں بنوادو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اخِذِ الْمُهْدِي هَدِيَّةَ نَفْسِهِ بَعْدَ بَعَثِهِ اِلَى الْمُهْدِي اِلَيْهِ

وَمَوْتُ الْمُهْدِي اِلَيْهِ قَبْلَ وُصُولِ الْهَدِيَّةِ اِلَيْهِ

تحفہ دینے والے کے لیے اپنے تحفے کو دوبارہ لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس نے دوسرے شخص کی طرف اسے بھیجا ہو اور دوسرا شخص اسے وصول کرنے سے پہلے فوت ہو جائے

5114 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): لَمَّا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي قَدْ أَهَدَيْتُ إِلَى النَّجَاشِيِّ حُلَّةً وَأَوَاقِيَّ مِسْكِ، وَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ مَاتَ، وَسَتَرْتُ الْهَدِيَّةَ، فَإِنْ كَانَ كَذَلِكَ، فَهِيَ لَكَ، قَالَتْ: فَكَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ النَّجَاشِيُّ، وَرَدَّتِ الْهَدِيَّةُ، فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَيَّ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَوْقِيَّةَ مِسْكِ، وَدَفَعَ الْحُلَّةَ، وَسَاتَرَ الْمِسْكِ إِلَيَّ أُمِّ سَلَمَةَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی تو آپ نے فرمایا میں نے نجاشی کو

5114 - إسنادہ ضعيف. مسلم بن خالد: هو الزنجي ساء الحفظ، وأم موسى بن عقبة: لا تعرف. وأم كلثوم، نسبها المؤلف في "نقته 5/594"، فقال: بنت أسماء، وروى حديثها ابن أبي عاصم في "الوحدان" كما في "الإصابة 4/467" من طريق مسلم بن خالد، عن موسى بن عقبة، عن أمه، عن أم كلثوم بنت سلمة قال الحافظ: ورواه مسدد، عن مسلم بن خالد، لكن لم ينسبها. أخرجه ابن منده من طريقه، فقال: أم كلثوم غير منسوبة، ورواه هشام بن عمار، عن مسلم بن خالد فقال في روايته: عن أمه، عن أم كلثوم عن أم سلمة. وأخرجه ابن حبان في "صححه" من طريقه وهو لم يحفظ. وأخرجه أحمد 6/404، والطبراني "205"/25 و "206" من طريق مسلم بن خالد عن موسى بن عقبة، عن أمه عن أم كلثوم بنت أبي سلمة، به. وأخرجه ابن سعد 8/95، والبيهقي 6/26 من طريق مسلم بن خالد عن موسى بن عقبة، عن أمه، عن أم كلثوم قالت: لما تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وأخرجه البيهقي 6/26 من طريق ابن وهب ومسدد، كلاهما عن مسلم بن خالد، عن موسى بن عقبة، عن أم كلثوم قال ابن وهب في روايته أم كلثوم بنت سلمة قالت: لما تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخرجه أحمد 6/404 عن يزيد بن هارون، عن مسلم بن خالد، عن موسى بن عقبة عن أمه، عن أم كلثوم.

ایک حلہ اور مٹک کے کچھ اوقیہ تھنے کے طور پر بھجوائے تھے۔ میرا خیال ہے اس کا انتقال ہو گیا ہے تو یہ تحفہ واپس آجائے گا اگر ایسا ہی ہوا تو وہ تمہیں ملے گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ویسا ہی ہوا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا نجاشی کا انتقال ہو گیا تھا وہ تحفہ واپس آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی تمام ازواج کی طرف مٹک کا ایک اوقیہ بھجوایا اور وہ حلہ اور ہاتھی تمام مٹک سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ ابْنَةِ أَكْلِ الْمَرْءِ الْهَدِيَّةِ الَّتِي كَانَتْ تُصَدِّقَتْ عَلَى الْمُهْدَى قَبْلَ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے اس ہدیے کو کھالینا مباح ہے جو اسے ہدیے کے طور پر ملنے سے پہلے ہدیہ دینے والے کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہو

5115 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمِ الْبَزَّازِ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمِ الطُّوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ، بَرِيرَةَ لِلْعَتِيقِ، فَاشْتَرَطُوا، وَلَاءَ هَا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاتَّمَا الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ، فَقُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا تُصَدِّقُ عَلَيَّ بِبَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکان نے اس کے ولاء کی شرط عائد کی۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو گوشت تھنے کے طور پر دیا گیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

5115 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأبو داود: هو الطيالسي سليمان بن داود بن الجارود البصري، وهو في "مسند" أبي داود والطيالسي "برقم". 1417" وأخرجه البيهقي 7/220 من طريق يونس، عن أبي داود، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2578" في الهبة: باب قبول الهدية، ومسلم "173" "1075" في الزكاة: باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم.... و"1504" و"13" في العتق: باب الولاء لمن أعتق والنسائي - 6/165 و6/166 في الطلاق: باب خيار الأمة تعق وزوجها مملوك، والبيهقي 10/338 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه مسلم "11" "1504" "173" "1075"، والنسائي 6/165 والبيهقي 6/185 و7/134 و7/220 و15/295 من طريقين عن زائدة، عن سماك، عن عبد الرحمن به. وقد تقدم "4269"

عبدالرحمن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کا شوہر آزاد شخص تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: هَذَا تُصَدِّقُ عَلَيَّ بِرَبْرَةٍ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی تھی

”یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا“

5116 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَسَانَ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ

بِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثَ سِنِينَ إِحْدَى السَّنِينَ الثَّلَاثِ أَنَّهُا أُغِيقَتْ، فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ

بِلَحْمٍ فَغَرَّبَ إِلَيْهِ عُجْبًا، وَإِدَامٌ مِنْ إِدَامِ النَّبِيِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أَرِ بُرْمَةً، فِيهَا لَحْمٌ،

قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَكِنْ ذَاكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَيَّ بِرَبْرَةٍ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ

⊗⊗ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کے بارے میں تین شرعی احکام سامنے آئے جب وہ آزاد ہوئی تو اسے

اس کے شوہر کے ساتھ رہنے (یا علیحدگی اختیار کرنے) کے بارے میں اختیار دیا گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا دوسرا

ساں پیش کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا میں نے ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول

اللہ ﷺ، لیکن یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ أَكْلِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تُصَدِّقُ بِهَا عَلَى إِنْسَانٍ، ثُمَّ أَمَّا هَا الْمُتَصَدِّقُ

عَلَيْهِ لَهُ وَإِنْ كَانَ مِمَّنْ لَا يَحِلُّ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَلَا أَكْلُهَا

اس صدقے کو کھانے کے جائز ہونے کا تذکرہ جو کسی شخص کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہو

5116- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/562 "في الطلاق: باب ماجاء في الخيار. ومن طريق

مالك أخرجه البخاري "5097" في النكاح: باب الحرة تحت العبد، و "5279" في الطلاق: باب لا يكون بيع الأمة طلاقاً، ومسلم

"173" "1075" في الزكاة: باب إباحتها للمسلمين صلى الله عليه وسلم...، و "14" "1504" في العتق: باب الولاء لمن

أعتق، والنسائي 6/162 في الطلاق: "باب خيار الأمة، والبيهقي 6/161، والبخاري "1611" وانظر "4269"

اور پھر جس کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا اس نے وہ آگے تحفے کے طور پر دے دیا ہو، اگرچہ آگے والا شخص ایسا ہو کہ اس کے لیے صدقے کو لینا یا اسے کھانا جائز نہ ہو

5117 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ، زَعَمَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟، قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ، إِلَّا عَظْمٌ شَاةٍ، أُعْطِيتُ مَوْلَانِي مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: قَرِيبِهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا ❀❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا کھانے کے لئے کچھ ہے اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم نہیں ہے۔ ہمارے پاس کوئی کھانا نہیں ہے صرف ایک بکری کی ہڈی (والا گوشت) ہے جو میری کنیز کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہی پیش کر دو کیونکہ وہ اپنے مقام تک پہنچ چکا ہے۔

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ،

لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ جُوَيْرِيَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

عبید بن سباق نامی راوی نے یہ روایت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے

5118 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟، قَالَتْ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا طَعَامٌ أُعْطِيتُهُ مَوْلَاةَ لَنَا، مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرِيبِهِ

5117- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن موهب، ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، والترمذي، من فوفه ثقات على شرطهما. وأخرجه أحمد 6/430، ومسلم "1073" و"169" في الزكاة: باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "164"/24، والحاكم 4/28 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين. وأخرجه الطبراني "165"/24 و"166" و"167" و"169" من طرق عن ابن شهاب، به.

5118- إسناده صحيح على شرطهما. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 6/429، والحميدي "169" "317" في الزكاة: باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "77"/24 من طرق عن سفيان بهذا الإسناد. ووقع في الطبراني بدل جويرية: "ميمونة".

سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! جی نہیں صرف وہ کھانا ہے جو ہماری کنیز کو صدقے میں سے دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ہی پیش کر دو۔

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَانٍ يَصْرَحُ بِإِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے

جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

5119 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَائِشَةَ: عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمِينِي؟، قَالَتْ: لَا، إِلَّا مِنَ

الشَّاةِ، الَّتِي بُعِثَتْ بِهَا إِلَى نُسَيْبَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: هَاتِيهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

ام عطیہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو مجھے

کھانے کے لئے دو۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ صرف وہ بکری ہے جو نسیبہ کو صدقے میں سے دی گئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ہی پیش کر دو وہ اپنے مقام تک پہنچ چکی ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ قَبُولِ الْمَرْءِ الَّذِي لَا يَحِلُّ لَهُ اخْتِذُ الصَّدَقَةِ الْهَدِيَّةِ

مِمَّنْ تُصَدِّقُ عَلَيْهِ بِتِلْكَ الْهَدِيَّةِ

آدمی کے لیے اس چیز کو ہدیے کے طور پر قبول کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

جسے صدقے کے طور پر لینا اس کے لیے جائز نہ ہو اور یہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے جسے وہ ہدیہ صدقے کے طور پر

دیا گیا ہو

5120 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَجِيرِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنتَصِرِ، قَالَ:

5119 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وخالد: هو ابن مهران الحذاء،

وحفصة: هي بنت سيرين، وأم عطية: اسمها نسبية بنت كعب، ويقال: بنت الحارث. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 25/145

عن أبي خليفة، عن الفضل بن الخطاب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1494" في الزكاة: باب إذا تحولت الصدقة من طريق

علي بن عبد الله، عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 408 - 6/407، والبخاري "1446" في الزكاة: باب قدر كم يعطى من

الزكاة والصدقة ومن أعطى شاة، و "2579" في الهبة: باب قبول الهدية، ومسلم "174" "1076" في الزكاة: باب إباحة الهدية

للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "148"/25 و "150" من طرق عن خالد، به.

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اشترت عائشة بربرة من الأنصار لعتيقها، واشترطوا عليها، أن تجعل لهم ولأهلهما فشرطت ذلك، فلما جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم، أخبرته بذلك، فقال صلى الله عليه وسلم: إنما الولاء لمن أعتق، ثم صعد المنبر، فقال: ما بال أقوام يشترون شروطاً، ليست في كتاب الله، وكان لربرة زوج لعميرها رسول الله صلى الله عليه وسلم، إن شاءت أن تمكث مع زوجها كما هي، وإن شاءت فارقتهم فلما رآه، ودخل النبي صلى الله عليه وسلم، أتته، وفيه رجل شاة، أو يد، فقال صلى الله عليه وسلم لعائشة: ألا تطبخون لنا هذا اللحم، فقالت: تصدق به على بربرة، فأهدت لنا، فقال: اطبخوا، فهو عليها صدقة، ولنا هديّة

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بربیرہ کو انصار سے خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکان نے یہ شرط عائد کی کہ اس کی ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ شرط تسلیم کر لی نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ ایسی شرط عائد کرتے ہیں جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) بربیرہ کا شوہر بھی تھا نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو اس بات کا اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اپنے شوہر کے ساتھ رہے جیسے پہلے رہ رہی تھی اور اگر چاہے تو اس سے علیحدگی اختیار کرے تو اس خاتون نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ نبی اکرم ﷺ گھر میں تشریف لائے تو وہاں ایک بکری کا پایہ یا دتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تم لوگوں نے یہ گوشت نہیں پکایا۔ انہوں نے عرض کی: یہ تو بربیرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا وہ اس نے ہمیں تحفے کے طور پر دے دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پکاؤ کیونکہ یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

بَابُ الرَّجُوعِ فِي الْهَيْبَةِ

ہمہ میں رجوع کرنا (یعنی اسے واپس لینا)

5121 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5120 - حدث صحيح. سمساك في روايته عن عكرمة واضطرب، وشريك: هو ابن عبد الله النخعي ساهم الحفظ، لكن للحدیث طریق آخر یصح بہا۔ ابراہیم اسحاق الأزرق: هو ابن يوسف. وأخرجہ البزار "1294"، والطبرانی في "الكبير" "11744" عن سمیع بن المنتصر، بهذا الإسناد. وروایة البزار بقصة الولاء فقط. وأخرجہ بنحو أحمد 1/281 عن عفان، عن همام، عن قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وهذا إسناد صحيح على شرطهما. وانظر "4270" و"4273"

(متن حدیث): الْعَائِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ

⊗⊗ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہبہ کو واپس لینے والا شخص ایسے ہی ہے جس

طرح کوئی اپنی تے کو چاٹتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ حُكْمَ الرَّاجِعِ فِي صَدَقَتِهِ حُكْمُ الرَّاجِعِ

فِي هَيْبَتِهِ سِوَاءٌ فِي هَذَا الزَّجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اپنے صدقے کو واپس لینے والے شخص کا حکم اور اپنے ہبہ

کو واپس لینے والے شخص کا حکم اس ممانعت کے حوالے سے برابر ہے

5122 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ

الْمُسَبِّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِي يَتَّصِقُ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ، مَثَلُ الْكَلْبِ يَفِيءُ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَأْكُلُ قَيْبَهُ

⊗⊗ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص صدقہ کر کے پھر اس صدقے کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو تے کرتا ہے پھر واپس

آ کر اپنی تے کو کھا لیتا ہے۔“

5121 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . همام : هو ابن يحيى بن دينار القَوْدِي . أخرجه البخاري "2621" في الهبة :

باب لا يحل لأحد أن يرجع في هيبته وأبو داود "3538" في البوع والإجازات : باب الرجوع في الهبة ، والطبراني "10692"

والبيهقي 6/180 من طريق مسلم بن إبراهيم ، بهذا الإسناد . في البخاري والبيهقي " : عن شعبة وهشام والنسائي " . وفي أبي داود

"عن شعبة ، وأبان ، وهمام " وفي الطبراني " : عن شعبان وهشام ، وأبان وهمام . " وأخرجه أحمد 1/280 و342 ، والطحاوي

"2649" ، ومسلم "7" "1622" في الهبات : باب تحريم الرجوع في الصلقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه لولده وإن سفل ،

والنسائي 6/266 في الهبة : باب ذكر الاختلاف لغير عبد الله بن عباس فيه ، وابن ماجه "2385" في الهبات : باب الرجوع في

الهبات ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/77" ، والبخاري "2200" من طرق عن شعبة ، به . وفي إحدى روايات أحمد 1/342:

"سعيد بن جبير" بدل سعيد بن المسيب . " وأخرجه أحمد 1/ عن عفان ، عن همام ، به .

5122 - إسناده صحيح على شرط البخاري ، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم ، وهو الملقب بدحميم ،

لمن رجال البخاري . والوليد : وهو ابن مسلم ، وقد صرح بسماعه من الأوزاعي ، وأبو جعفر محمد بن علي : هو الإمام الباقر .

وأخرجه أحمد / 349 من طريق الوليد ، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "15" "1622" في الهبات : باب تحريم الرجوع في الصلقة

والهبة بعد القبض إلا ما وهبه لولده وإن سفل والنسائي 6/266 في الهبة : باب ذكر الاختلاف لغير عبد الله بن عباس فيه ،

والطبراني "10694" من طرق عن الأوزاعي ، به . وأخرجه مسلم "6" "1622" ، والطبراني "10695" و"10696" و"10703"

و "10704" و "10705" من طرق عن سعيد ، به .

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الزَّجْرَ الَّذِي أُطْلِقَ بِلَفْظِ الْعُمُومِ لَمْ يَرُدَّ بِهِ
كُلُّ الْهَبَاتِ وَلَا كُلُّ الصَّدَقَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ ممانعت جسے لفظ کے عموم کے ہمراہ مطلق طور پر نقل کیا گیا ہے
اس کے ذریعے ہر قسم کا ہبہ اور ہر قسم کا صدقہ مراد نہیں ہے

5123 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ،
يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ هِبَةً، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْضِي وَآلِدَهُ، وَمَنْ لُ
الَّذِي يُعْطِيَ عَطِيَّةً، أَوْ هِبَةً، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ، حَتَّى شَبِعَ، ثُمَّ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ إِلَى قَيْئِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے جب وہ کوئی عطیہ دے یا ہبہ کرے پھر اسے واپس لے ماسوائے والد
کے اس چیز کے بارے میں جو اس نے اپنی اولاد کو عطیے کے طور پر دی ہو جو شخص کوئی چیز عطیہ کرے یا ہبہ کرے پھر
اسے اس سے واپس لے تو اس کی مثال کتے کی مانند ہے جو کھاتا ہے تو سیر ہو جاتا ہے پھر وہ تے کر دیتا ہے پھر واپس
اپنی تے کی طرف آ جاتا ہے۔“

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَعُودَ الْمَرْءُ فِي الشَّيْءِ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِهِ بِالْمِلْكِ
بَعْدَ زَوَالِ مِلْكِهِ عَنْهُ، فِيمَا قَبْلُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی ایسی چیز کو دوبارہ اپنی ملکیت میں لے
جسے صدقہ کرنے کی وجہ سے وہ (چیز) پہلے اس کی ملکیت سے زائل ہو چکی ہو

5123 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عمرو بن شعیب، فقد روی عنہ أصحاب السنن. وأخرجه أحمد
2/27 ن' وأبو داود "3539" فی البیوع والإجازات: باب الرجوع فی الہبۃ، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4" 79، والبیہقی
6/179، والحاکم 2/46 من طرق عن یزید بن زریع، بهذا الإسناد. وصححه ووافقه الذہبی. وأخرجه أحمد 2/78، والترمذی
"1299" فی البیوع: باب ماجاء فی الرجوع فی الہبۃ، النسائی 6/265 فی الہبۃ: باب رجوع الوالد فیما یعطی ولده... و 6/267
و 268 باب ذکر الاختلاف علی طاووس فی الرجوع فی ہبۃ، وابن ماجہ "2377" فی الہبات: باب من أعطی ولده ثم رجع فیہ،
وابن الجارود "994"، والدارقطنی 43 - 3/42، وأبو یعلی "2717" والبیہقی 6/179 و 180، ومن طرق عن حسین المعلم، بہ.

5124 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يَبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَتَّاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: لَا تَبْتَعَهُ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

✪✪ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو اللہ کی راہ میں صدقہ کیا پھر انہوں نے اس گھوڑے کو فروخت کرتے ہوئے پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هَذَا الْفَرَسَ قَدْ ضَاعَ عِنْدَ الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ،

فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَشْتَرِيَهُ بَعْدَ ذَلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ گھوڑا اس شخص کے پاس ضائع ہو رہا تھا جس کے پاس

وہ موجود تھا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تھا

5125 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5124 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/282 "في الزكاة: باب اشتراء الصدقة والعود فيها. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2971" في الجهاد والسير: باب الجمال والحملان في السبيل و "3002" باب إذا حمل على فرس فرأها تباع ومسلم "3" "1621" في الهبات: باب كراهية شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه، وأبو داود "1593" في الزكاة: باب الرجل يتباع صدقته، والبخاري "1699" وأخرجه أحمد 2/55، والبخاري "2775" في الوصايا: باب وقف اللواتب والكرواع والعروض والصامت، ومسلم "3" "1621"، وابن الجارود "362" من طرق عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/7 و34، وعبد الرزاق "16572"، والبخاري "1489" في الزكاة: باب هل تشتري صدقتهم ومسلم "4" "1621" والترمذي "668" في الزكاة: باب ما جاء في كراهية العود في الصدقة، والنسائي 5/109 في الزكاة: باب شراء الصدقات والبيهيقي 4/151 من طريقين عن ابن شهاب، عن سالم عن ابن عمر.

5125 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/282 "في الزكاة: باب اشتراء الصدقة والعود فيها. وأخرجه من طريق مالك: أحمد 1/40، والحميدي "15"، والبخاري "1490" في الزكاة: باب هل تشتري صدقته، و "2623" في الهبة: باب لا يحل لأحد أن يرجع في هبته وصدقته، و "2636" باب إذا حمل رجل على فرس فهو كالعمرى والصدقة، و "2970" في الجهاد والسير: باب والجمال والحملان في السبيل، و "3003" باب إذا حمل على فرس فرأها تباع ومسلم "1" "1620" في الهبات: باب كراهية شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه، والنسائي 5/108 في الزكاة: باب شراء الصدقة، والبخاري "1700"، والبيهيقي 4/151. وأخرجه أحمد 1/25، والطالسي ص 10، ومسلم "2" "1620"، وابن ماجه "2390" في الصدقات: باب الرجوع في الصدقة، والبيهيقي 4/151 من طرق عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه الحميدي "16" عن سفيان، عن أيوب السخيتاني، عن ابن سيرين، عن عمر بن الخطاب.

مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): حَمَلْتُ عَلَى قَوْسٍ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَضَاعَهُ الْيَدِيُّ كَانَ عِنْدَهُ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَهُ مِنْهُ،

وَوَظَنْتُ أَنَّهُ بَالِعُهُ بِرُخْمِصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَبْتَعُهُ، وَإِنْ أَعْطَاكَ

بِذَرْتَهُمْ وَاحِدٍ، فَإِنَّ الْعَالِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَبْعُدُ فِي قَبِيحِهِ

❦❦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقے کے طور پر دیا جس شخص کے

پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا تو میں نے اس سے اس گھوڑے کو خریدنے کا ارادہ کیا میرا یہ اندازہ تھا کہ میں اسے کم

قیمت پر خرید لوں گا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو! خواہ وہ تمہیں

ایک درہم کے عوض میں دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا شخص ایسے کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو دوبارہ کھا لیتا

کتاب الرقیبی والعمری

کتاب ارقمی اور عمری کے بارے میں روایات

ذِکْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَرْقُبَ الْمَرْءُ دَارَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنا گھر اپنے کسی مسلمان بھائی کو رقیبی کے طور پر دیدے

5128 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُرْقِبُوا أَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا، فَهُوَ لِمَنْ أَرْقَبَهُ، وَالرَّقِيبُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ هَذَا لِفُلَانٍ مَا عَاشَ، فَإِذَا مَاتَ فُلَانٌ فَهُوَ لِفُلَانٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اپنے اموال کو رقیبی نہ کرو جو شخص کوئی چیز رقیبی کرے تو وہ اس کی ملکیت ہوگی جس کو اس نے رقیبی کی۔“

(امام ابن حبان صحیح فرماتے ہیں: رقیبی سے مراد یہ ہے: کوئی شخص یہ کہے: فلاں شخص جب تک زندہ رہا یہ اس کے لئے ہے تو جب وہ فلاں شخص فوت ہوگا تو وہ فلاں کی ملکیت ہوگی۔

ذِکْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُعْمِرَ الرَّجُلُ دَارَهُ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنا گھر اپنے کسی مسلمان بھائی کو عمری کے طور پر دیدے

5127 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُرْقِبُوا، وَلَا تُعْمِرُوا، فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا، أَوْ أَرْقَبَ فَهُوَ لَهُ

5128 - إسناده قوى . محمد بن وهب بن أبي كريمة . روى له النسائي . وهو صدوق . ومن فوقه على شرط مسلم . وأخرجه النسائي 6/269 فى الرقيبي . باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير . والطبراني فى "الكبير" 11000 "عن محمد بن موهب . بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/250 . والنسائي 270 - 6/269 من طريقين عن حجاج . عن أبي الزبير . به . وأخرجه الطبراني "10971" من طريقين سفیان . عن ليث . عن طاووس . به . وأخرجه موقوفاً على ابن عباس . النسائي 6/270 من طريق أبي الزبير . و 6/269 من طريق ابن أبي نجيح . كلاهما عن طاووس . به .

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ (اپنی چیزوں کو) رقیبی اور عمری نہ کرو جو شخص کوئی چیز عمری کرتا ہے یا رقیبی کرتا ہے تو وہ (اس دوسرے شخص) کی ہوگی۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ أَرَادَ بِهِ لِمَنْ أَعْمَرَ وَلِمَنْ أَرَقَبَ
اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”وہ اسی کی ملکیت ہوگا“ اس کے ذریعے

آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: جس شخص کو اس نے عمری کے طور پر دیا تھا اور جسے رقیبی کے طور پر دیا تھا

5128 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابن فضیل، عن داود بن أبي هند، عن أبي الزبير، عن جابر، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال:

(متن حدیث): الْعُمَرَى لِمَنْ أَعْمَرَهَا، وَالرَّقِيبَى لِمَنْ أَرَقَبَهَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عمری اس کی ملکیت ہوتی ہے جسے آدمی نے عمری کے طور پر دی ہو۔ رقیبی اس کی ملکیت ہوتی ہے جسے رقیبی کے طور پر

دی ہو۔“

ذِكْرُ إِجَازَةِ الْعُمَرَى إِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ مَعَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

عمری کو برقرار رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کہ کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی

کے ساتھ اس پر عمل کیا ہو

5127 - إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فمن رجال مسلم، وعضنة

ابن جريج تقى في عطاء، وأخرجه الحميدى "1290"، والشافعي 2/168، والنسائي 6/273 في العمري: باب ذكر الفاظ الناقلين

لخبر جابر في العمري، وأبو داود "3556" في البيوع والإجازات: باب من قال فيه: ولعقبه، والبيهقي 6/175، والبخاري

"2198"، والطحاوي 4/93 من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 176 - 6/175 من طريقين عن ابن جريج بن به.

وأخرجه الطبرانی "1747" من طريق أبي بكر بن عياش، عن يعقوب، عن عطاء، به. وأخرجه من طرق وبالفاظ مختلفة عن جابر:

أحمد 3/381، والشافعي 2/165 والحميدى "1256"، وأبو داود "3557"، والنسائي 275 - 6/274 في العمري: باب

ذكر الاختلاف على الزهري، به. والطحاوي 4/91، وأبو يعلى "1835"، والبيهقي 6/173 "174".

5128 - إسنادہ على شرط مسلم، ابن فضیل: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ. وأخرجه النسائي 6/274 في الرقبى: باب

ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرين وابن ماجه "3383" في الهبات: باب في العمري، وابن الجارود "989" وأبو

يعلى "2214"، والبيهقي 6/175 من طرق عن داود بن أبي هند، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/302، وعبد الرزاق "16876"،

والطبايىسى "1743" ومسلم "25" و"1625" و"27" في الهبات: باب العمري، والنسائي 6/274، والطحاوي 6/92 و93،

والبخاري "2199" والبيهقي 6/173 من طرق عن أبي الزبير، به.

5129 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): الْعُمَرَى جَائِزَةٌ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عمری جائز ہے۔“

ذِكْرُ اثْبَاتِ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ

اس شخص کے لیے عمری کے اثبات کا تذکرہ جس کے لیے ہبہ کیا گیا ہو

5130 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”عمری اس شخص کی ملکیت ہوتی ہے جسے ہبہ کی گئی ہو۔“

ذِكْرُ اثْبَاتِ الْعُمَرَى لِمَنْ أَعْمَرَتْ لَهُ

اس شخص کے لیے عمری کے اثبات کا تذکرہ جس شخص کو عمری کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو

5129 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/297، والطحاوي 1680، ومسلم 30، "1625" في الهيات: باب العمري، النسائي 6/273 في العمري: باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر جابر في العمري، من طرق عن شعبان بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/364، والبخاري بإثر الحديث "2626" في الهبة باب ما قبل في العمري والرقبي: باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير، ومحمد بن عمرو على أبي سلمة فيه، من طريق هشام الدستواين كلاهما عن قتادة، به. وبعضهم ذكر فيه قصة. وأخرجه أحمد 3/297 و3/319 و392، ومسلم "31" "1625"، وابن الجاورد "986" من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وفيه: "العمري جائزة لأهلها" وفي رواية مسلم: "العمري ميراث لأهلها"

5130 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 6/277 في الرقي: باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير، ومحمد بن عمرو على أبي سلمة فيه، عن محمد بن عبد الأعلى بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "25" "1625" في الهيات: باب العمريين عن عبيد الله بن القواريري، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 3/304، ومسلم "25" "1625" والطحاوي 4/92، والبيهقي 6/173 من طرق عن هشام، به. وأخرجه أحمد 3/393، والبخاري "2625" في الهبة: باب ما قبل في العمري والرقبي، وأبو داود "3550" في البيوع والإجازات: باب في العمري، والبيهقي 6/173 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به.

5131 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا عُمَرَى وَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ

☀️☀️ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عمری (درست نہیں ہے) جو شخص کوئی چیز عمری کرتا ہے تو وہ اس کی ملکیت ہوگی (جسے عمری کے طور پر دی گئی)“

ذِكْرُ خَيْرٍ قَدْ وَهَمَ فِي تَأْوِيلِهِ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مفہوم میں اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

5132 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْعُمَرَى سَبِيلُهَا سَبِيلُ الْمِيرَاثِ

☀️☀️ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عمری کا طریقہ وراثت کا طریقہ ہوگا (یعنی اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے)۔“

5131 - إسنادہ حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم معا، وباقى السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 6/277 في العمري: باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير ومحمد بن عمرو وعلي أبي سلمة، فيه عن علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 429 و2/347، وابن أبي شيبة 7/143، والطحاوي 2453 والبخاري 2626 في الهبة: باب ما قيل في العمري، والنسائي 6/277، وأبو داود 3548 في البيوع: باب في العمري، والطحاوي 4/92، ابن الجارود 985، والبيهقي 6/174 من طرق عن قتادة، عن النضر بن أنس، عن بشير بن نهيك، عن أبي هريرة، بلفظ: العمري جائزة.

5132 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشيخین غیر محمد بن عبد اللہ بن بزیر، فمن رجال مسلم، وحجر المدنی، هو ابن لیس - فقد روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني في الكبير 4950 "عن معاذ بن المنفي، عن محمد بن المنهال، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/189 من طريقين عن روح بن القاسم وابن جرير به. وأخرجه بنحوه أحمد 182 و189، وابن أبي شيبة 7/237، والحميدي 398، وعبد الرزاق 16873 و"16874"، وأبو داود 3559 في البيوع: باب في الرقيبي، وابن ماجه 2381 في الهبات: باب في العمري، والنسائي 6/271 في الرقيبي: باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير، 6/271 و272 في أول كتاب العمري، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/91 "ن والبيهقي 6/174 و175، والطبراني 4941 و"4946" "4945" "4944" "4943" "4942" من طرق عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه النسائي 6/270 و271 في الرقيبي: باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير، من طريقين عن ابن الطائوس، عن أبيه، به. وأخرجه النسائي 6/272 في أول كتاب العمري، من طريق معقل، عن عمرو بن دينار، عن حجر المدني، عن زيد بن ثابت، به.

ذَكَرُ قَضَاءِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى لِلْوَارِثِ

عَلَى حَسَبِ مَا جَعَلَ سَبِيلَهَا سَبِيلَ الْمِيرَاثِ

نبی اکرم ﷺ کا عمری وارث کو ملنے کا فیصلہ دینے کا تذکرہ جو اس کے مطابق ہوگا

آپ ﷺ نے اس کا حکم بھی وراثت کے (دیگر مال) کی طرح قرار دیا ہے

5133 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ مُعَاذٍ بَدْمَشَقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرِ الْمَدْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَضَى بِالْعُمَرَى لِلْوَارِثِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وارث کے لئے عمری کا فیصلہ دیا تھا۔

ذَكَرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى سَبِيلَهَا

سَبِيلَ الْمِيرَاثِ أَرَادَ بِذَلِكَ لِمَنْ أَعْمَرَ دُونَ مَنْ أَعْمَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”عمری کا طریقہ وراثت کا طریقہ ہوگا“

اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: جس شخص نے عمری کے طور پر دیا تھا

یہ مراد نہیں ہے: جس شخص کو عمری کے طور پر دیا گیا

5134 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى التَّمِيمِيُّ، بِالْمَقْصِصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرِ الْمَدْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا فَهِيَ لَوَرَثَتِهِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

5133 - إسنادہ صحیح، وأخرجه الطبرانی "4952" من طريق محمد بن عتبة بن علقمة البهروزی، عن أبيه، عن الأوزاعي،

بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

5134 - إسنادہ صحیح. محمد بن قدامة: هو ابن أعين المصيصی، وأبو عبدة الحداد: اسمه عبد الواحد بن واصل.

وأخرجه الطبرانی "4951" عن محمد بن موسى التميمی بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "5132" وقد تحرف في المطبوع منه:

"سليم بن حيان" إلى "سليمان بن حيان".

”جس شخص کو عمری کے طور پر زمین دی گئی وہ اس کے ورثاء کو ملے گی۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمَصْرَحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ أَنَّ مِيرَاتِ الْعُمَرَى
يَكُونُ لِلْمُعَمَّرِ لَهُ دُونَ مَنْ أَعْمَرَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے، عمری کی وراثت اس شخص کو ملے گی، جسے عمری کے طور پر چیز دی گئی تھی یہ عمری کے طور پر چیز دینے والے کو نہیں ملے گی

5135 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْعُمَرَى لِمَنْ أَعْمَرَهَا هِيَ لَهُ، وَلِعَقِبِهِ بِرِثَتِهَا مِنْ يَرْتُهُ، مِنْ عَقِبِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عمری اس شخص کی ملکیت ہوگی جسے عمری کے طور پر دی گئی اور اس کے پس ماندگان کو ملے گی اور اس کے پست ماندگان میں سے جو شخص اس کا وارث بنتا ہے وہ عمری میں بھی وارث بنے گا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرَحُ بِأَنَّ الدَّارَ الْمُعَمَّرَةَ إِنَّمَا هِيَ لِلْمُعَمَّرِ لَهُ دُونَ الْمُعَمِّرِ أَيَّاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، عمری کے طور پر دیا جانے والا گھر اس شخص کی ملکیت ہوگا جسے عمری کے طور پر دیا گیا تھا یہ اسے عمری کے طور پر دینے والے کی ملکیت نہیں ہوگا

5136 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5135 - إسناده صحيح على شرط البخارين رجاله ثقات رجال الشيخين. غير عبد الرحمن بن إبراهيم وهو الملقب

بديحيم فمن رجال البخاري. والوليد هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث فانفتت شبهة تدليس. وأخرجه أبو داود "3552" في البيوع: باب في العمري، والنسائي 6/275 في العمري: باب الاختلاف على الزهري فيه، من طرق عن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/360، والطالسي "1689"، ومسلم "24" "1625" في الهبات: باب العمري، وأبو داود "3354" في البيوع: باب ما قال فيه ولعقبه، والنسائي 6/276، والطحاوي، 4/94، وأبو يعلى "2092"، و"2093" والبيهقي 6/172 من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه أبو داود "3551"، والنسائي 275 - 6/274 والطحاوي 6/173 من طرق عن الأوزاعي، عن الزهري، عن عروة، عن جابر.

5136 - إسناده على شرط مسلم إلا أن أبا الزبير لم يصرح بسماعه من جابر. وأخرجه النسائي 6/374 في العمري: باب

ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر جابر في العمري، عن علي بن حجر، بهذا الإسناد بلفظ: "العمري جائزة لأهلها، والرقبي جائزة لأهلها". وأخرجه بهذا اللفظ أيضاً: أحمد 3/303، وأبو داود "3558" في البيوع: باب في الرقبى، والترمذي "1351" في الأحكام: باب ماجاء في الرقبى، وابن ماجه "2383": "في الهبات: باب العمريين وأبو يعلى "1851" من طرق عن هشيم، به. وانظر ما مضى وما سيأتي.

هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: لَا تُعْمِرُوا أَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا
حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ، وَلَوْ رَثْبُهُ إِذَا مَاتَ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا: تم اپنے اموال کو عمری کے طور پر نہ دو کیونکہ جو چیز کسی کو زندگی میں عمری کے طور پر دی جائے وہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے پر اس کے ورثاء کو ملے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الدَّارَ الَّتِي أُعْمِرْتَ لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي
أَعْمَرَهَا وَإِنْ مَاتَ الَّذِي أُعْمِرْتَ لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو گھر عمری کے طور پر دیا گیا تھا وہ اس شخص کے پاس واپس نہیں جائے گا جس نے اسے عمری کے طور پر دیا تھا اگرچہ وہ شخص فوت ہو جائے جسے عمری کے طور پر (وہ گھر) دیا گیا تھا

5137 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطِيَّةً وَقَعَتْ فِيهَا الْمَوَارِيثُ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کو عمری کے طور پر کوئی چیز دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے پسماندگان کی ہوگی کیونکہ یہ اس کی ملکیت ہے جسے دی گئی تھی جس نے دی تھی وہ اسے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔“

ذِكْرُ وَصْفِ الْعُمَرَى الَّتِي زُجِرَ عَنِ اسْتِعْمَالِهَا
عمری کے اس طریقے کا تذکرہ جس پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5138 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ

5137 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/656 "في الأفضية: باب القضاء في العمري، ومن طريقه أخرجه مسلم "20" "1625" في الهبات: باب العمري، وأبو داود "3553" في البيوع: باب من قال فيه ولعقبه، والترمذي "1350" في الأحكام: باب ما جاء في العمرين والنسائي 6/275 "باب ذكر الاختلاف على الزهري فيه، والطحاوي 4/93، وابن الجارود "987" البيهقي 6/172 والنسائي "2196"

شہاب، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: (متن حدیث): مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقَّهُ مِنْهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ وَلِعَقِبِهِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص عمری کے طور پر کسی کو کوئی چیز دیتا ہے تو وہ اس دوسرے شخص کی اور اس کے پس ماندگان کی ملکیت ہوگی (دینے والے نے) اپنے قول کے ذریعے اس چیز میں سے اپنے حق کو الگ کر دیا ہے یہ اس شخص کی ملکیت ہوگی جسے عمری کے طور پر دی گئی اور اس کے ورثاء کی ملکیت ہوگی۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ إِعْمَارِ الْمَرْءِ دَارَهُ فِي حَيَاتِهِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ
وَرِثَتِهِ بَعْدَهُ لَا تَكُونُ الْعُمَرَى لِلْمُعَمَّرِ لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا اپنی زندگی میں اپنے گھر کو عمری کے طور پر دینا جس میں اس کے بعد اس کے ورثاء کا ذکر نہ ہو تو یہ اس شخص کے لیے عمری نہیں ہوگا جسے عمری کے طور پر دیا گیا ہے

5139 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا الْعُمَرَى الَّتِي أَجَارَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَقُولَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ

مِنْ بَعْدِكَ، فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عَشْتَ، فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ عمری جسے نبی اکرم ﷺ نے جائز قرار دیا ہے اس سے مراد یہ کہنا

ہے: یہ تمہاری ہوئی اور تمہارے بعد تمہارے پس ماندگان کی ہوئی۔ جہاں تک یہ کہنے کا تعلق ہے: جب تک تم زندہ رہو گے یہ تمہاری ہوئی تو پھر اس چیز کا مالک اس کو واپس لے سکتا ہے۔

5138 - إسنادہ صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب الرملين فقد

روى له أبو داود والنسائي، وابن ماجه . وأخرجه مسلم "21" "1625"، وابن ماجه "2380 في الهبات : باب العمرى، والنسائي

6/275 في الرقبي : باب ذكر الاختلاف على الزهري فيه، والطحاوى 4/93، والبيهقي 6/172 من طرق عن الليث بهذا الإسناد.

5139 - إسنادہ صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق." "1688" "23" "1625" في

الهبات : باب العمرى، والبيهقي 6/172 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "23" "1625"، وأبو داود

"3555" في البيوع : باب من قال فيه : ولعقبين وأحمد 3/294، وابن الجاورد "988"، والبيهقي 6/172 من طرق عن عبد

الرزاق بنه.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَبِهِ أَرَادَ بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اور اس کے پسماندگان کے لیے“

اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس کے مرنے کے بعد ایسا ہوگا

5140 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(مَنْ حَدِيثٍ): مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَبَعْدَ مَوْتِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کو عمری کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو وہ اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد اسی کی ملکیت شمار ہوگی۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْعُمَرَى

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے عمری پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5141 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

بُرَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(مَنْ حَدِيثٍ): أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ، وَلَا تُعْمِرُوا هَا، فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا، فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ، وَلَوْ رَتَبَهُ إِذَا

مَاتَ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ أَبُو حَاتِمٍ: زَجَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَالْعُمَرَى،

وَالرَّقِيبَى كَانَ لِعِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ، وَهِيَ ابْتِقَاؤُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ لَا أَنْ اسْتِعْمَالَ

هَذِهِ الْأَشْيَاءِ الثَّلَاثِ غَيْرُ جَائِزٍ، إِذَا كَانَ طَاعَةً لَا مَعْصِيَةً، وَذَلِكَ أَنَّ الصَّحَابَةَ قَطَنُوا الْمَدِينَةَ، وَلَا مَالَ لَهُمْ بِهَا

فَكَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمُ الرَّقِيبَى وَالْعُمَرَى ابْتِقَاءً عَلَى أَمْوَالِهِمْ، لِلضَّرُورَةِ الْوَاقِعَةِ، الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ، لَا

أَنَّهَا لَا يَجُوزُ اسْتِعْمَالُهَا

5140 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فقد روى له البخاري مقرونا، واحتج

به مسلم والباقون، وقد صرح ابن جريج، وأبو الزبير بالمساع عند النسائي، فانضت شبهة تديسهما. وأخرجه النسائي 6/274

العمري: باب اختلاف ألفاظ الناقلين لخير جابر في العمري، عن عمرو بن علي، عن أبي عاصم، بهذا الإسناد.

5141 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير قرنه البخاري واحتج به مسلم، وقد

صرح بالتحديث عند النسائي. أيوب: هو ابن أبي تميمه السخيتاني. وأخرجه مسلم "27" "1625"، والبيهقي 6/173 من طريق

عبد الوارث، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/312 و3/374 و386 و389، وابن أبي شيبة 139 - 7/138 و142 ومسلم

"26" "1625" و"7"، والنسائي 6/274، والبيهقي 6/173 من طرق عن أبي الزبير، به.

✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اپنے اموال اپنے پاس رکھو انہیں عمری کے طور پر نہ دو کیونکہ جس شخص کو عمری کے طور پر کوئی چیز دی جائے وہ اس کی زندگی میں اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گی۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نذر ماننے اور عمری اور قحی کے طور پر کوئی چیز دینے سے منع کیا ہے جس کی ایک متعین علت ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کے اموال ان کے پاس رہنے دینا چاہتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: ان تین چیزوں پر عمل کرنا جائز نہیں ہے جب کہ وہ فرمانبرداری کے کاموں میں ہو، معصیت کے طور پر نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ وہاں ان کے پاس کوئی زمین نہیں تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا کہ وہ قحی یا عمری کے طور پر کوئی چیز دیں۔ نبی اکرم ﷺ یہ چاہتے تھے کہ ان کے اموال ان کے پاس باقی رہیں کیونکہ انہیں ان کی ضرورت تھی اس سے یہ مراد نہیں ہے: ان دونوں چیزوں پر عمل کرنا جائز ہی نہیں ہے۔



کتاب الإجارة

کتاب! اجارہ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ قَالَ: مِنَ الْمُتَّصِوْفَةِ بِإِبْطَالِ الْكَسْبِ.

اس روایت کا تذکرہ جو بعض صوفیاء کے اس قول کو غلط ثابت کرتی ہے:

انہوں نے کمانے کو غلط قرار دیا ہے

5142 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدِ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَادُ

بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ زَكْرِيَّا نَجَّارًا

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ تَكُنْ تَأْنِفُ مِنَ الْعَمَلِ صِدًّا

قَوْلٍ مَنْ كَرِهَ الْكَسْبَ وَحَظَرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انبیاء نے کام کاج کرنے کی نفی نہیں کی ہے یہ بات اس شخص کے

موقف کے خلاف ہے جس نے کمانے کو ناپسندیدہ اور ممنوع قرار دیا ہے

5143 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ

بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْتَبِي الْكَبَاتِ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ، فَإِنَّهُ

أَطْيَبُ، فَقُلْنَا، وَكُنْتَ تَرَعِي الْعَنَمَ، قَالَ: نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدَرَعَاهَا

5142 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. ثابت: هو ابن

اسلم البنانی، و ابو رافع: هو الصائغ، واسمه نفع. و آخرجه مسلم "2379" فی الفضائل: باب من فضائل زکریا علیہ السلام عن

هداب بن خالد، بهذا الإسناد. و آخرجه احمد 2/296 و 405، و ابن ماجه "2150" فی التجارات: باب الصناعات، و الطحاوی فی

"مشکل الآثار 1/590" من طرق عن حماد بن سلمة، به. و صححه الحاكم علی شرط مسلم، و أقره الذهبي.

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم پیلوچن رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ سیاہ رنگ کے پیلوچنو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا: کیا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔

ذِكْرُ الْعَلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لِلْكَبَاثِ الْأَسْوَدِ، إِنَّهُ أَطْيَبُ مِنْ غَيْرِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”سیاہ پیلوچنا کیونکہ یہ دوسروں سے زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں“

5144- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا

يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَجْتَبِي الْكَبَاثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُ، وَإِنِّي كُنْتُ أَكَلُهُ زَمَنَ كُنْتُ أَرْعَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكُنْتُ تَرَعَى؟ فَقَالَ: وَهَلْ بَعْتُ نَبِيًّا، إِلَّا وَهُوَ رَاعٍ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم پیلوچن رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے سیاہ رنگ کے چنو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں۔ میں انہیں اس زمانے میں کھایا کرتا تھا جب میں بکریاں چراتا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بھی نبی کو مبعوث کیا گیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِخْدَامِ الْأَحْرَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا بِالْغَيْنِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ مسلمان اذا و افراد سے

5143- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير حجاج بن الشاعر - وهو حجاج بن أبي يعقوب يوسف بن حجاج الثقفي البغدادي المعروف بابن الشاعر، فمن رجال مسلم. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدى، وهو فى "مسند أبي لیلی". 2062 " وأخرجه النسائي فى الوليمة كما فى "الحفة 2/398" عن هارون بن عبد الله، وأحمد 3/326 كلاهما أحمد وهارون - بن عمر بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "3406" فى الأنبياء: باب (يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ) و "5453" فى الأطعمة: باب الكباش، وهو ورق الأراك، ومسلم "2050" فى الأشربة: باب فضيلة الأسود من البكاث، والبقوى "2899" من طريقين عن يونس، به. وأخرجه الطيالسى "1692" مقتصراً على القسم الثانى منه، عن زمعة عن الزهري بن به.

5144- إسناده صحيح على شرطهما. بئدار: هو محمد بن بشار العبدى. وانظر ما قبله.

خدمت لے اگرچہ وہ ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں

5145- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُحَرِّضَنِي عَلَى خِدْمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَشْرًا حَيَاتِهِ بِالْمَدِينَةِ، وَتَوَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، قَالَ: وَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ، حِينَ أَنْزَلَ، لَقَدْ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ، يَسْأَلُنِي عَنْهُ، قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَا أَنْزَلَ فِي مُبْتَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِزَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ، فَاصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، وَخَرَجُوا، وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاطَّالُوا الْمُكَّةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ، لِكَيْ يَخْرُجَ فَمَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ، حَتَّى جَاءَ عَبْتَةَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ، ثُمَّ طَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَرَجَعْتُ، وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ زَيْنَبُ، وَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا، فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ عَبْتَةَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ، فَطَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَرَجَعْتُ، وَرَجَعْتُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضْرَبَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ

❁❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر دس سال تھی۔ میری والدہ اور خالائیں وغیرہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرنے کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ میں نے دس سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی یعنی اس دوران جب آپ مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے پھر جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجاب کے حکم کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ علم ہے یہ کب نازل ہوا تھا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جیسے افراد مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی۔ یہ اس وقت نازل ہوا تھا شادی کے اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو بلوایا۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر وہ لوگ چلے گئے۔ ان میں سے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہاں

5145- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملة بن یحیی، فمن رجال مسلم. و آخرجه

البخاری "6238" فی الاستئذان: باب آية الحجاب، والطبری 22/37 من طریقین عن ابن وهب، بهذا الإسناد. و آخرجه البخاری

"5166" فی النکاح: باب الولیمة حق، و "5466" فی الأطعمة: باب قول الله تعالى: (لِإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا)، و مسلم "1428"

"93" فی النکاح: باب زواج زینب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات ولیمة العرس، والنسائی فی "الکبری" کما فی "تحفة

الأشراف 1/383"، والبغوی فی معالم التنزیل 3/540"، والبیهقی 7/87 من طرق عن ابن شهاب، به. و سیستانی برقم "5578"

"5579".

بیٹھے رہے۔ وہ کافی دیر بیٹھے رہے پھر نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ میں بھی چلا گیا۔ مقصد یہ تھا وہ لوگ بھی اٹھ کے چلے جائیں پھر نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ میں بھی گیا۔ نبی اکرم ﷺ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس آ گئے آپ کے ہمراہ میں بھی واپس آیا۔ نبی اکرم ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے تو وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ لوگ اٹھ کر نہیں گئے تھے تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی واپس آ گیا پھر جب نبی اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے کے پاس پہنچے تو آپ نے یہ گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس تشریف لے گئے۔ میں بھی واپس آیا تو وہ لوگ جا چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے اور اپنے درمیان پردہ ڈلوادیا اور اس وقت حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی تھی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ أَخِذِ الْمَرْءِ الْأُجْرَةَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے اللہ کی کتاب (کی تعلیم)

کا معاوضہ وصول کرنا مباح ہے

5146 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرُّوا بِبَحْتِيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، وَفِيهِمْ لَيْدِغٌ - أَوْ سَلِيمٌ - فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ، فَمَا نَطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَرَقَاهُ عَلَى شَاءِ قَبْرًا، فَلَمَّا أَتَى أَصْحَابَهُ كَرِهُوا ذَلِكَ، فَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، آتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الرَّجُلَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا مَرَرْنَا بِبَحْتِيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فِيهِمْ لَيْدِغٌ - أَوْ سَلِيمٌ - فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ، فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَقَّ، مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابِ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کا کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزر ہوا

5146 - إسناده على شرط الشيخين. عبيد الله بن الأحنس. وقع أحمد وابن معين وأبو داود والنسائي، وقول المؤلف في

"نقائه: 7/147" يخطئ كثيراً، ولم يتابع عليه ويرده احتجاجه بحديثه هذا، وإدراجه في "صحيحه". أبو معشر البراء: هو يوسف بن يزيد البصرى، والبراء بالتحديد -نسبة إلى برى النبل، والقواريرى: هو عبد الله بن عمر بن مسرة. وأخرجه البخارى البخارى "5737" فى الطب: باب الشروط فى الرقية بفاتحة الكتاب، والبقوى "2178" عن سيدان بن مضارب أبو محمد الباهلى، عن أبى معشر، به. أخرجه الدارقطنى 3/65 عن هارون بن مسلم أبو الحسن العجلي، عن عبيد الله بن الأحنس، به.

ان میں سانپ یا بچھو کا ڈنگ مارا ہوا کوئی شخص تھا۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ کے درمیان کسی کو دم کرنا آتا ہے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب چلے گئے۔ انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا، تو وہ آدمی ٹھیک ہو گیا۔ جب وہ صاحب اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اس کے ساتھیوں نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے۔ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جس میں بچھو یا سانپ کا ڈنگ مارا ہوا ایک شخص تھا۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے تو میں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا، تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اس میں زیادہ حق دار اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ وَزَانًا لِلنَّاسِ بَعْدَ أَنْ يَلْزَمَ النَّصِيحَةَ فِي أُمُورِهِ وَأَسْبَابِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ لوگوں کے لیے (سونے یا چاندی وغیرہ یادگیر چیزوں کا) وزن کر دیا کرے جب کہ وہ اپنے امور اور اسباب میں خیر خواہی کو لازم پکڑے (یعنی کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرے)

5147 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجْرٍ، فَآتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَوْنَا سَرَاوِيلَ، وَعِنْدَهُ وَزَانٌ يَزُنُ بِالْأَجْرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زِنْ فَأَرْجِحْ أَرَادَ بِهِ مِنْ مَالِهِ، لِيُعْطِيَ لِمَنْ السَّرَاوِيلَ رَاجِحًا

حضرت سويد بن قيس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور مخرفہ عبیدی نے "ہجر" کے مقام سے کپڑا خریدا نبی اکرم ﷺ

5147 - إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، باقى السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابة فقد روى له أصحاب السنن. سفیان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 4/352، والترمذی "1305" فی البیوع: باب ماجاء فی الرجحان، وابن ماجه "2220" فی التجارات: باب الرجحان فی الوزن، وابن الجارود "559" من طرق عن وكيع بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح. وأخرجه أبو داود "3336" فی البیوع: باب فی الرجحان فی الوزن والوزن بالأجر، والدارمی 2/260، والسنائی 7/284 فی البیوع: باب الرجحان فی الوزن، والحاكم 2/30، والبيهقی 33 - 6/32، والطبرانی "6466" من طرق عن سفیان، به. وأخرجه الطيالسی "1192"، والبيهقی 6/33 من طریق قيس، عن سماك، به. وأخرجه أحمد 4/352، والطيالسی "1193"، وأبو داود "3337"، والسنائی 7/284، وابن ماجه "2221"، والبيهقی 6/33، والحاكم 31 - 2/30، والطبرانی "7402" من طرق عن شعبة، عن سماك، عن أبي صفوان وبعضهم زاد "مالك بن عمرو" قال: بعث.... بمثله. قال أبو داود: رواه قيس كما قال سفیان، والقول قول سفیان.

ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ایک شلوار کے بارے میں ہمارے ساتھ سودا طے کیا۔ آپ کے ہمراہ وزن کرنے والا ایک شخص تھا جو معاوضے کا وزن کرتا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا وزن کرو اور زیادہ ادا ہو سکتی کرنا۔
(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس کے ذریعے مراد یہ ہے: نبی اکرم ﷺ اپنے مال میں سے شلوار کی زیادہ قیمت ادا کرنا چاہتے تھے۔

ذِكْرُ خَبْرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّ إِجَارَةَ الْأَرْضِ بِالذَّرَاهِمِ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) زمین کو درہم کے عوض میں کرائے پر دینا جائز نہیں ہے

5148 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَثْنُ حَدِيثٍ): مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزَعْهَا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا، فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، وَلَا يُؤَاجِرْهَا

إِيَّاهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ، لَفْظُهُ زَجَرَ عَنْ فِعْلِ قُصِدَ بِهَا النَّدْبُ، وَالْإِرْشَادُ، لِأَنَّ الْقَوْمَ كَانَ بِهِمُ الضِّيقُ فِي الْعَيْشِ، وَالْمِنْحَةُ كَانَتْ أَوْقَعَتْ عِنْدَهُمْ لِلْأَرْضِ، مِنْ إِكْرَائِهَا، فَامَّا الْمُسْلِمُونَ، فَانْتَهَمُ مُجْمَعُونَ عَلَى جَوَازِ كَرِيِّ الْأَرْضِ، إِلَّا الْجِنْسَ، الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کے پاس زمین موجود ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے اگر وہ کھیتی باڑی نہیں کر سکتا، تو وہ اپنے کسی بھائی کو بلا معاوضہ طور پر دے وہ اس سے اس کا کرایہ نہ لے۔“

5148 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن أبي سليمان، فمن رجال مسلم .
حبان: هو ابن موسى بن سوار المروزي، وعبد الله: هو ابن المبارك، وعطاء: هو ابن أبي رباح المكي. وأخرجه أحمد 3/302 و 304 و 292، ومسلم "91" 3/1176 في البيوع، باب كراء الأرض، والنسائي 7/36 و - 36 و 37 في المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض، من طرق عن عبد الملك بن أبي سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 3/354 و 363 و 369، ومسلم "92" 3/، والنسائي 38 و 7/37، وابن ماجه "2454" في الرهون: باب كراء الأرض، وأبو يعلى "2035" من طرق عن عطاء، الإسناد. وأخرجه من طرق عن جابر: أحمد 3/312 و 373، ومسلم "94" 3/ و "95" و "96" و "97" و "98"، وأبو يعلى "2142"، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/278"، والبيهقي 6/129 و 130 و 131، والبخاري "2181" وانظر "5189" و "5190"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ اس سے اس کا معاوضہ نہ لے یہاں پر لفظی طور پر فعل سے منع کیا گیا ہے، لیکن اس کے ذریعے مراد استحباب کا اظہار کرنا ہے اور رہنمائی کرنا ہے کیونکہ لوگوں کو اپنے معاملات میں تنگی پیش آتی تھی تو عطیے کے طور پر زمین دینا ان کے نزدیک کرائے پر دینے سے زیادہ بہتر تھا اور نہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے: زمین کا کر ایہ لینا جائز ہے، ماسوائے اس جنس کے، جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَىٰ إِبَاحَةِ أَخْذِ الْأَجْرَةِ عَلَىٰ سُكْنَىٰ بَيْوتِ مَكَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: مکہ کے مکانات کی

رہائش کا معاوضہ وصول کرنا مباح ہے

5149- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ فَتِييَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ

ابن شِهَابٍ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انزِلْ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ، قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ، أَوْ دُورٍ، وَكَانَ عَقِيلٌ، وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ، وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ، وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ، وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ، فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ

✽✽ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مکہ میں اپنے گھر میں پڑاؤ کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی رہائش جگہ چھوڑی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جناب عقیل اور جناب طالب جناب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ان کے وارث نہیں بنے تھے۔ کیونکہ یہ دونوں صاحبان مسلمان تھے جب کہ جناب عقیل اور جناب طالب کفر کے عالم میں فوت ہوئے تھے۔

5149- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملة بن یحیی، فمن رجال مسلم. علی بن الحسین: هو علی بن الحسین بن أبی طالب الهاشمی زین العابدین، وعمرو بن عثمان: هو ابن عفان بن أبی العاص الأموی. وأخرجه مسلم "439" "1351" فی الحج: باب النزول بمكة والبیہقی 6/34 و38 عن حرملة بن یحیی، بهذا الإسناد. وتابع حرملة علیه أبو الطاهر عند مسلم. وأخرجه البخاری "1588" فی الحج: باب توریث دور مكة وبيعها وشر الهان وابن ماجه "2730" فی الفرائض: باب میراث أهل الإسلام من أهل الشرك، والطحاوی فی "شرح المعانی 4/602"، والبیہقی 6/34 و9/122 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه عبد الرزاق "9851"، وأحمد 5/201 و202، والبخاری "3058" فی الجهاد والسير: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للیہود أسلموا أسلموا و "4282" فی المغازی: باب ابن رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الراية يوم الفتح ومسلم "440" "1351"، وأبو داود "2910" فی الفرائض: باب هل یرث المسلم الکافر وابن ماجه "2942" فی المناسک: باب دخول مكة، والنسائی فی الحج کما فی "التحفة 1/58"، والطبرانی فی "الکبیر" "412" و"413"، والبیہقی 5/160 و6/218 من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وبعضهم یزید فیہ علی بعض.

اسی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کوئی مومن کسی کافر کا وارث نہیں بنتا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ أُجْرَةَ الْحَجَّامِ حَرَامٌ،

وَأَنَّ كَسْبَهُ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

چھپنے لگانے والے کا معاوضہ حرام ہے اور اس کی آمدن جائز نہیں ہے

5150 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أُجْرَهُ وَاسْتَعَطَّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپنے لگوائے آپ نے چھپنے لگانے والے کو

معاوضہ ادا کیا اور زیادہ ادا کیگی کی۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ إِعْطَاءِ الْحَجَّامِ أُجْرَتَهُ بِحُجْمِهِ

چھپنے لگانے والے کو اس کے چھپنے لگانے کا معاوضہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5151 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ ابْنَةِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنتَصِرِ، بِوَأَسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

5150 - إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن الحجج السامى، وهو ثقة، وروى له النسائي. وهيب: هو ابن

خالد بن عجلان الباهلي مولاهم، وابن طاووس: اسمه عبد الله. وأخرجه أحمد 1/258 و292 و293، والبخاري "2278" في

الإجارة باب عراج الدم، "5691" في الطب: باب السعوط، ومسلم "75" "2577" في المساقاة: باب حل أجرة الحجامة،

و "1202" و "76" في السلام: باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، والنسائي في الطب كما في "التحفة 12 - 5/11"،

والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/129" و "338 - 130" من طرق عن وهيب بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/327، وابن ماجه

"2162" في الإجازات: باب كسب الحجام، من طريقين عن ابن طاووس، به. وأخرجه عبد الرزاق "19818"، وابن أبي شيبة

"1026" "6/1029"، وأحمد 1/241 و "250" و "316" و "324" و "333" و "351" و "365"، والبخاري "2103" في

اليبوع: باب ذكر الحجام، و "2279"، ومسلم "66" "1202"، وأبو داود "3443" في البيوع الإجازات: باب في كسب

الحجج والطحاوي 4/130، والطبراني "11869" و "11896" و "11934" و "11954" و "12002" و "12847" و "12846"

و "12848" و "12849" و "12850" و "12851" و "12852" و "12853" و "12854"، والبيهقي 9/338 من طرق عن ابن

عباس بالفاظ متقاربة.

5151 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الحميد بن بيان السكري، فمن رجال مسلم.

وأخرجه ابن ماجه "2164" في الإجازات: باب كسب الحجام، عن عبد الحميد بن بيان بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "في

شرح معاني الآثار 4/130"، وأبو يعلى "2835" من طريقين، عن خالد، به.

الْحَمِيدِ بْنِ بَيَانَ السُّكْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اخْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَامَ أَجْرَهُ

✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپنے لگوائے آپ نے چھپنے لگانے والے کو اس کا

معاوضہ ادا کیا۔

5152 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ، حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حَدِيثِ، رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَسَبُ الْحَجَامِ حَبِيبٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَبِيبٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَبِيبٌ

✽ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چھپنے لگانے والے کی آمدن ناپاک

ہے، کتے کی قیمت ناپاک ہے اور فاحشہ عورت کی کمائی ناپاک ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ لَمْ

يَسْمَعُ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

یحییٰ بن کثیر نے یہ روایت ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے نہیں سنی ہے

5153 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ

5152 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ فمن رجال مسلم

أبان: هو يزيد العطار. وأخرجه أحمد 3/464، وابن أبي شيبة 2/270 و6/246، وأبو داود "3421" في البيوع والإجازات: باب في

كسب الحجام، والطبرانی في "الكبير" 4260، "، والحاكم 2/42 من طريقين، عن أبان، بهذا الإسناد وصححه الحاكم على شرة

الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/465 و4/141، ومسلم "1568" و"41" في المساقاة: باب تحريم ثمن الكلب

وحلوان الكاهن، والترمذی "1275" في البيوع: باب ما جاء في ثمن الكلب، والدارمی 2/272، والطحاوی في "شرح مغامر الآثار" 4/129، والطبرانی "4258" و"4259" من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه أحمد 4/140، والطيالسي "966"

ومسلم "1568" و"40"، والنسائي بن يزيد، به. وقال الترمذی: حديث حسن صحيح.

5153 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ فمن رجال مسلم

إسحاق بن إبراهيم، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوی 4/129، والبيهقي 337 - 9/336 من طريقين =

الأوزاعي، به. وانظر ما قبله.

رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَسْبُ الْحَجَّامِ حَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَبِيثٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَسْبُ الْحَجَّامِ مُحَرَّمٌ، إِذَا كَانَ عَلَى شَرْطٍ مَعْلُومٍ، بِأَنْ يَقُولَ: أَخْرَجَ مِنْكَ مِنَ الدَّمِ كَذَا، فَإِذَا عَلِمَ هَذَا الشَّرْطَ، الَّذِي هُوَ الْمُضْمَرُ فِي الْخَطَابِ، جَازَ كَسْبُهُ، إِذَا الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَجَازَهُ لِأَبِي طَيْبَةَ، وَجَازَاهُ عَلَى فَعْلِهِ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ مُحَرَّمَانِ جَمِيعًا

✽✽ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے لگانے والے کی آمدن خبیث ہے فاحشہ عورت کی آمدن خبیث ہے اور کتے کی قیمت خبیث ہے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) پچھنے لگانے والے کی کمائی کو اس وقت حرام قرار دیا گیا جبکہ وہ کسی متعین شرط کے ساتھ ہو یعنی وہ یہ کہے: میں تمہارا اتنا خون اتنے عوض میں نکالوں گا۔ جب یہ شرط معلوم ہو جو خطاب میں پوشیدہ ہے تو یہ آمدن جائز ہوگی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خود حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کے لئے اسے جائز قرار دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے فعل کے ذریعے اسے جائز قرار دیا ہے۔ جہاں تک کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی آمدن کا تعلق ہے تو یہ دونوں حرام ہیں۔

5154 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

الَلَيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْصَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَاهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِرَاجِ الْحَجَّامِ، فَأَبَى أَنْ يَأْذَنَ لَهُ

فَلَمْ يَزَلْ بِهِ، حَتَّى قَالَ: أَطْعِمُهُ رَقِيقَكَ، وَأَعْلِفُهُ نَاضِحَكَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَابَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْإِذْنِ فِي خِرَاجِ الْحَجَّامِ فِيهِ شَرْطٌ مُضْمَرٌ، وَهُوَ أَنْ يُشَارِطَ الْحَجَّامَ فِي حَجْمِهِ، عَلَى إِخْرَاجِ شَيْءٍ مِنَ الدَّمِ مَعْلُومٍ، فَلَعَدَمَ قُدْرَتِهِ عَلَى إِجَادِ هَذَا الشَّرْطِ، كَرِهَ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ فِي كَسْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمُهُ رَقِيقَكَ، وَأَعْلِفُهُ نَاضِحَكَ، وَلَوْ كَانَ كَسْبُ الْحَجَّامِ مِنْهُيًّا عَنْهُ، لَمْ يَأْمُرْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِطْعَامَ الْبُرْمَةِ رَقِيقَهُ مِنْهُ، إِذِ الرَّقِيقُ مُتَعَبَّدُونَ، وَمِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَأْمُرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ، بِإِطْعَامِ رَقِيقِهِ حَرَامًا

✽✽ ابن محیصہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے نبی اکرم ﷺ سے پچھنے لگانے کے خراج (معاوضے) کے بارے میں

اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں مسلسل بات چیت

5154 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات کما قال الحافظ فی "الفتح 4/536"، وابن محیصه: هو حرام بن سعد بن محیصه،

وقال: حرام بن ساعده بن الأنصاري المدني، وقد ينسب إلى جده، وثقه ابن سعد وقال: كان قليل الحديث. وأخرجه أحمد

5/435، 2/166، وأبو داود "3422" فی البيوع: باب فی كسب الحجام، والترمذی "1277" فی كسب الحجام، والبخاری

"2034" والطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/132"، والبيهقی 9/337 كلهم من طريق مالك، عن الزهري، عن ابن محیصه، عن أبيه. وفي رواية الشافعي: عن حرام بن سعد بن محیصه، عن أبيه "وقال الترمذی حدیث حسن صحیح.

کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (اس کی آمدن کو) اپنے غلام کو کھلا دو یا اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دو۔
 (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چھپنے لگانے کے معاوضے کے بارے میں اجازت دینے سے اس لئے انکار کیا تھا جس میں یہ شرط پوشیدہ ہے چھپنے لگانے والے شخص نے چھپنے لگانے میں اس بات کی شرط عائد کی تھی کہ وہ متعین مقدار میں خون باہر نکالے گا، تو کیونکہ وہ اس شرط کو پوری کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ وہ اس کی آمدن کے بارے میں اجازت دیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اپنے غلام کو کھلا دو یا اپنے اونٹ کو چارے کے طور پر کھلا دو، تو اگر چھپنے لگانے کی آمدن مکمل طور پر منع ہوتی، تو نبی اکرم ﷺ غلام کو اس میں سے کھلانے کی اجازت نہ دیتے کیونکہ غلام بھی عبادت گزار ہوتے ہیں اور یہ بات ناممکن ہے، نبی اکرم ﷺ کسی مسلمان کو اپنے غلام کو کوئی حرام چیز کھلانے کا حکم دیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ ضِرَابِ الْجَمَلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ اونٹ کو جفتی کے لیے (معاوضے پر دیا جائے)

5155 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:
 (متن حدیث): نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کو جفتی کے لئے (کرائے پر) دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْفِعْلِ إِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ بِأُجْرَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے جب یہ معاوضے کے ساتھ ہو

5156 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

5155- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير: محمد بن مسلم بن تدرس، فقد روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم والباقرن. محمد بن معمر: هو ابن ربيع القيسي، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه مسلم "35" "1565" في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء الذي يكون بالفلاة...، والنسائي 7/310 في البيوع: باب بيع ضراب الجمال، والبيهقي 5/339 من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وزاد فيه "وعن بيع الماء والأرض لتحرث."
 5156- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد وعلي بن الحكم وهو البنانى البصرى فمن رجال البخارى. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدى مولا هم المعروف بابن عليّة. وأخرجه البخارى "2284" فى الإجازة: باب عصب الفعل، وأبو داود "3429"، فى البيوع والإجازات: باب فى عصب الفعل، والحاكم 2/42، والبيهقى 5/339، والبقوى "2109" من طريق مسدد، بهذا الإسناد. قرن البخارى والبيهقى مع إسماعيل عبد الوارث. وأخرجه أحمد 2/14 عن إسماعيل، به. وأخرجه الترمذى "1273" فى البيوع: باب ما جاء فى كراهية عصب الفعل، والنسائي 7/310 فى البيوع: باب بيع ضراب الجمال، وابن الجارود "582" من طريقين عن على بن الحكم، به.

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو جفتی کیلئے معاوضے پر دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ كَسْبِ الْبَغِيَّةِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ فاحشہ عورت یا کاہن کی آمدن (کو استعمال کیا جائے)

5157 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيَّةِ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

✽✽ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کی کمائی سے

منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَطَالِبَةِ الْمَرْءِ اِمَاءَهُ بِالْكَسْبِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی کنیزوں سے (جسم فروشی) کی کمائی کا مطالبہ کرے

5158 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَوْسَى الْعُصْفَرِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ،

5157- إسناده صحيح على شرطهما. القعنبي: اسمه عبد الله بن مسلمة بن قعب. وأخرجه أحمد 119 - 4/118،

ومسلم "1567" في المساقاة: باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن ...، والترمذي "1133" في النكاح: باب ماجاء في

كراهية مهر البغي، و"1276" في البيوع: باب ماجاء في ثمن الكلب، و"2071" في الطب: باب ماجاء في اجر الكاهن، والنسائي

7/309 في البيوع: باب بيع الكلب، والدولابي في "الكنى 55 - 1/54"، والطبراني "777"/17 و"731" من طرق عن الليث

بن سعدن بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن ابن شهاب، به: أحمد 4/119 و120، وابن أبي شيبة 6/243، والشافعي 2/139،

والبخاري "2237" في البيوع: باب ثمن الكلب، و"2282" في الإجارة: باب كسب البغي الإماء، و"5346" في الطلاق: باب

مهر البغي والنكاح والفساد، و"5761" في الطب الكهانة، ومسلم "1567"، ومالك في "الموطأ 2/656" في البيوع: باب ماجاء

في ثمن الكلب، وأبو داود "3481" في البيوع: باب في أثمان الكلاب، والترمذي "1276"، وابن ماجه "2159" في التجارات:

باب النهي عن ثمن الكلاب ...، والدارمي 2/255، والذولابي 55 - 1/54 وابن الجارود "581"، والحميدي "450"،

والطحاوي 4/51 و52، والبيهقي 6 - 6/5، والبقوي "2037"، والطبراني "726"/17 و"728" و"729" و"730" و"731"

5158- إسناده صحيح على شرطهما. محمد بن الوليد: هو ابن عبد الحميد القرشي البصري، وأبو حازم: هو سلمان

الأشعبي. وأخرجه أحمد 2/382 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/287 و538 - 437 و454 و480،

والطيالسي "2520"، والبخاري "2283" في الإجارة: باب كسب البغي وإماء، و"5348" في الطلاق: باب مهر البغي والنكاح

الفساد، وأبو داود "3425" في البيوع: باب في كسب الإماء والدارمي 2/272، وابن الجارود "587"، والطحاوي في "مشكل

الآثار 1/126" من طرق عن شعبة، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کنیزوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5159 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ، مَخَافَةَ أَنْ يَبْهِنَ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کنیزوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔ اس اندیشے کے تحت کہ

وہ کہیں فحاشی کرنا شروع نہ کر دیں۔



کتاب الغضب

کتاب الغضب کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ رَدِّ حُقُوقِ النَّاسِ عَلَيْهِمْ

وَتَرْكِهِ الْإِتِّكَالَ عَلَى هَذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات پر اطلاق کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ لوگوں کے حقوق واپس کر دے

اور اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا پر تکیہ کرنے کو ترک کر دے

5160 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،

عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاهِمُ الْوَجْهِ، قَالَتْ: حَسِبْتُ ذَلِكَ مِنْ

وَجَعٍ، قُلْتُ: مَا لِي أَرَاكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ، سَاهِمِ الْوَجْهِ، قَالَ: مِنْ أَجْلِ الدَّنَائِيرِ السَّبْعَةِ الَّتِي آتَنَّا الْأَمْسَ فَلَمْ

نَقْسِمَهَا

سیدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ کے چہرے پہ

ناراضگی کے آثار تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے یہ اندازہ لگایا کہ یہ کسی تکلیف کی وجہ سے ہے۔ میں نے عرض کی:

کیا وجہ ہے مجھے آپ کے چہرے پہ تکلیف کے آثار محسوس ہو رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ان سات دیناروں کی وجہ سے

ہے جو ہمارے پاس گزشتہ شام آئے تھے اور ہم انہیں تقسیم نہیں کر سکے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَذَابِ اللَّهِ مَنْ ظَلَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَلَى شِبْرٍ مِّنْ أَرْضِهِ

جو شخص اپنے مسلمان بھائی پر اس کی زمین کے ایک باشت کے حوالے سے ظلم کرتا ہے

اس پر اللہ کے عذاب (کے نازل ہونے) کی صفت کا تذکرہ

5160 - إسنادہ صحیح علی شرطہما . وأبو الوليد . هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، وأبو عوانة : هو وضاح اليشكري،

وقد عبد الملك بن عمير بالسماع عند أحمد . 6/314 وأخرجه أحمد . 6/293 عن أبي الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد

6/314، وأبو يعلى 325/2، والطبرانی "751"/23 و"752" من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به . وأورده الهيثمي في

"المجمع 10/238" وقال : رواه أحمد وأبو يعلى ورجالهما رجال الصحيح .

5161- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ناحق طور پر (کسی کی) ایک باشت یعنی زمین ہتھیالے گا (قیامت کے دن) اس کے گلے میں سات زمینوں جتنا طوق ڈالا جائے گا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ شِبْرًا،

إِنَّمَا هُوَ الْإِشَارَةُ إِلَى نَفْسِ هَذَا الْفِعْلِ لَا الْإِشَارَةَ إِلَى الشِّبْرِ فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”جس نے ایک باشت (زمین) حاصل کر لی“ اس کے ذریعے اس فعل کی طرف اشارہ ہے محض ایک باشت کی طرف اشارہ مراد نہیں ہے

5162- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا، بِغَيْرِ حَقِّ، طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص ایک باشت زمین ناحق طور پر حاصل کرے گا اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّلَالِ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْعُقُوبَةَ تَجِبُ عَلَى الْغَاصِبِ الشِّبْرِ

مِنَ الْأَرْضِ فَمَا فَوْقَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَخْذُهُ إِيَّاهَا بِالْيَمِينِ الْفَاجِرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ سزا اس شخص پر لازم ہوتی ہے

5161- إسنادہ صحیح علی شرط الصحیح . خالید بن عبد اللہ : هو الواسطی الطحان . وأخرجه الطیالسی "2410"، وأحمد 2/387، ومسلم "1611" فی المساقاة : باب تحریم الظلم و غضب الأرض و غیرها، والبیہقی 6/99 من طریقین عن سہیل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/387 عن عفان، عن أبي عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة.

5162- إسنادہ حسن . ابن عجلان - هو محمد روى له مسلم متابعه، وهو صدوق، وباقي السند من رجال الصحیح . وأخرجه أحمد 2/432 عن يحيى، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 6/566 من طريق سليمان بن بلال، عن ابن عجلان، به.

جو زمین کا ایک باشت یا اس سے زیادہ غصب کر لیتا ہے اگر چاس نے وہ زمین جھوٹی قسم کے ذریعے حاصل کی ہو

5163 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا طَوْقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ظلم کے طور پر ایک باشت زمین ہتھیائے گا قیامت کے دن اسے سات زمینوں (کے وزن) جتنا طوق پہنایا جائے گا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الظَّالِمِ الشُّبْرَ مِنَ الْأَرْضِ فَمَا فَوْقَهُ يُكَلِّفُ حَفْرَهَا
إِلَى اسْفَلٍ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ بِنَفْسِهِ، ثُمَّ يُطَوَّقُ أَيَّاهَا ذَلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ زمین کا ایک باشت یا اس سے زیادہ ظلم کے طور پر لینے والے شخص کو
اس بات کا پابند کیا جائے گا وہ بذات خود زمین کو ساتویں زمین کی تہ تک کھودے اور پھر وہ زمینیں اسے طوق کے طور پر
پہنادی جائیں گی

5164 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِلَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (متن حدیث): أَيَّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ سَبْعَ أَرْضِينَ، ثُمَّ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ

5163- حدیث صحیح، ابن ابی السری متاب، ومن فوقه علی شرط الصحیح وقد تقدم برقم "3195"

5164- حدیث صحیح. الربیع بن عبد اللہ لم یورثه غیر المؤلف 6/299، ولم یرو عنه غیر زائدة بن قدامة، وتجویز المؤلف بأن یكون هو الربیع بن عبد اللہ بن عطف الأحذب المترجم فی "التهدیب" استبعده الحافظ فی "تمجیل المنفعة" ص 125. قلت: لكنہ لم ینفرد به، فقد تابعه أبو یعفر عبد الرحمن بن عبید نسطاس عند ابن ابی شیبہ وغیره، وهو ثقة من رجال السنة، وباقی السند علی شرط الشیخین غیر ایمن بن ثابت، فمن رجال النسائی وهو صدوق. حسن بن علی: هو الجعفی، وزائدة: هو ابن قدامة. وأخرجه أحمد 4/173، والطبرانی "692/22" من طریق ابی بکر بن ابی شیبہ، بلفظ: "ایما رجل ظلم شبراً من الأرض كلفه الله عز وجل أن يحفره حتى يبلغ سبع أرضين، ثم يطوقه إلى يوم القيامة حتى يقضى بين الناس" وقد تحرفت في "المسند": "ثابت" إلى "نايل" وأخرجه أحمد ابن ابی شیبہ 6/665، ومن طريقه المؤلف في "اللقاءات 4/48" في ترجمة ایمن بن ثابت، والطبرانی "691/22" عن يحيى بن زكريا بن ابی زائدة.

﴿﴾ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر تھیلے گا اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا پابند کرے گا کہ وہ زمین کو کھودے یہاں تک کہ وہ سات زمینوں تک پہنچ جائے گا پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق ڈال دیا جائے گا جو اس وقت تک باقی رہے گا جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا۔“

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ النَّارِ لِمَنْ ظَلَمَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ مَّالِهِ
اَرْضًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَهَا وَاِنْ كَانَ ذَلِكَ الشَّيْءُ يَسِيْرًا تَافِهًا

ایسے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ جو کسی مسلمان بھائی کے مال میں کسی بھی قسم کے ظلم کا مرتکب ہو خواہ وہ مال زمین ہو یا اس کے علاوہ ہو خواہ وہ چیز تھوڑی سی ہو

5165 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرَّيَّاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبُرْصَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَهُوَ يَمْشِي بَيْنَ جَمْرَتَيْنِ، مِنَ الْجِمَارِ، وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِ فَاجْرَةٍ، فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتًا مِنَ النَّارِ، تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

﴿﴾ حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

نبی اکرم ﷺ اس وقت دو حجرات کے درمیان چل رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی مسلمان کے مال میں سے ایک بالشت چیز چھوٹی قسم کے ذریعے حاصل کر لے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

اس روایت کو نقل کرنے میں عمر بن عبد الوہاب نامی راوی منفرد ہیں۔

5165 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطبراني "3330" عن علي بن عبد العزيز، عن عمر بن عبد الوهاب الرياحي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 295 - 294 / 4 من طريق سعيد بن سملة، عن إسماعيل بن أمية، به. وصحح إسناده ووافقه الذهبي. وأخرجه الحميدي، ومن طريقه الطبراني "3331" عن سليمان عن إسماعيل بن أمية، عن عمر بن عطاء بن أبي الخوار، قال: سمعت الحارث بن البرصاء وهو في الموسم ينادي في الناس -قال سليمان: لا أعلمه حق امرء مسلم إلا قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: "ما من أحد يحلف على يمن كاذبة لقطع بها حق امرء مسلم إلا لقي الله وهو عليه غضبان." وأخرجه بمثله الطبراني "3332" من طريق سليمان بن مسلم عن إسماعيل بن أمية، به.

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِرَدِّ الظَّالِمِ عَنْ ظُلْمِهِ وَنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ إِذْ رَدُّ الظَّالِمِ عَنْ ظُلْمِهِ نُصْرَتُهُ
اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ ظالم کو ظلم سے روکا جائے اور مظلوم کی مدد کی جائے

کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنے کے مترادف ہے

5166 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا نَصْرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ انْصُرُهُ ظَالِمًا؟، قَالَ: تُمْسِكُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو عرض کی گئی یا رسول اللہ (ﷺ)! مظلوم کی مدد تک تو بات ٹھیک ہے میں ظالم کی مدد کیسے کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے ظلم کرنے سے روک دو یہ تمہارا اس کی مدد کرنا ہوگا۔“

ذِكْرُ خَيْرِ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5167 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي حَمِيدُ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا، أَوْ مَظْلُومًا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ

5166- محفوظ بن ابی تونہ: وهو محفوظ بن الفضل ابی تونہ أبو عبد الله، ذكره المؤلف في "تقته 9/204"، وروى عنه جيمع، وقال أحمد فيما نقله عنه الخطيب: 13/192 كان معنا باليمن إلا أنه لم يكن يكتب كل ذلك، كان يسمع مع إبراهيم أخى أبان، ولم يكن ينسخ وضعف أمره جداً، وقال الذهبي: لم يترك، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير على بن عيَّاش فمن رجال البخاري. أبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث. وانظر ما بعده

5167- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري فمن رجال مسلم. وقد صرح الحميدي بالسماع عند غير واحد ممن خرج به. وأخرجه أحمد 3/201، والبخاري "2443" و"2444" في المظالم: باب أعن أخاك ظالماً أو مظلوماً، والترمذي "2255" في الفتن: باب رقم "68"، وأبو يعلى "3838"، والطبراني في "الصغير" "576"، والقضاعي في "الشهاب" "646" والبيهقي 6/94 و10/90، والبقوي "3516"، وأبو نعيم في "الحلية" 10/405، وفي تاريخ أصفهان 2/14 من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2443"، و"6952" في الإكراه: باب يمين الرجل لصاحبه أنه أخوه إذا خاف عليه والقتل أو نحوه، وأحمد 3/99، وأبو نعيم في "الحلية" 3/94 "من طريقتين عن أنس، به. وفي الباب عن جابر بن عبد الله عند أحمد 324 - 3/323، ومسلم "2584"، وابن الجعد "2735"، والبقوي "3517"

اللَّهِ هَذَا نَصْرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ أَنْصَرُهُ ظَالِمًا؟، قَالَ: تَكْفُهُ عَنِ الظُّلْمِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! مظلوم کی تو ہم مدد کر دیتے ہیں۔ ظالم کی ہم کیسے مدد کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے ظلم سے روک دو۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ بِنُصْرَةِ الظَّالِمِ وَالْمَظْلُومِ مَعًا، إِذَا قَدَرَ الْمَرْءُ عَلَى ذَلِكَ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرے

جب کہ آدمی اس کی قدرت رکھتا ہو

5168 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الهمداني، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا، أَوْ مَظْلُومًا، قَالُوا يَا

رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا يَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ يَنْصُرُهُ ظَالِمًا، قَالَ: يَكْفُهُ عَنِ الظُّلْمِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو مدد کر دیں گے ظالم کی مدد کیسے کی جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ظلم سے روک دیا جائے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنِ النَّهْيَةِ لِلْأَشْيَاءِ، الَّتِي لَا يَمْلِكُهَا الْمَرْءُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی ایسی چیز کو لوٹ لے جس کا آدمی مالک نہیں ہے

5169 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ، وَكَانَ، شَهِدَ حُتَيْنًا، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ حُتَيْنٍ، يَنْهَى عَنِ النَّهْيَةِ

❁❁ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ

5168 - إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الربيع: وهو سليمان بن داود بن حماد المهري أبو الربيع

المصري ابن أخي رشدين، وهو يفة، روى له أبو داود والنسائي. وهو مكرر ما قبله.

5169 - حديث حسن، شريك وهو ابن عبد الله النخعي قد تابعه عليه شعبة وأبو الأحوص وإسرائيل بن يونس وغيرهم،

أخرجه عبد الرزاق "18841"، والطحاوي "1195"، وأحمد "5/367"، وابن ماجه "3938" في الفتن: باب النهي عن النهية،

والطحاوي 3/49، والطبراني "1371" و"1372" و"1373" و"1374" و"1375" و"1376" و"1377" و"1378" و

و"1379" و"1380"، والحاكم 2/134 من طرق عن سماك، بهذا الإسناد .

حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے منادی کولوٹ مار سے منع کرتے ہوئے سنا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِهَابِ الْمَرْءِ مَالِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال لوٹ لے

5170- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص لوٹ مار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ احْتِلَابِ الْمَرْءِ مَاشِيَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے جانور کا دودھ

اس کی اجازت کے بغیر دوہ لے

5171- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُحْتَلَبَ مَوَاشِي النَّاسِ، إِلَّا بِإِذْنِ أَرْبَابِهَا،

وَقَالَ: أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ، فَيَكْسِرَ بَابَهَا، فَيَنْتَلَّ مَا فِيهَا مِنَ الطَّعَامِ، إِنَّمَا ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ، هُوَ

طَعَامُ أَحَدِهِمْ، فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا، حَلَبَ مَاشِيَةَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے لوگوں کے جانوروں کا

دودھ ان کے مالکان کی اجازت کے بغیر دوہ لیا جائے۔ آپ کے ارشاد فرمایا ہے: کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے اس کے

5170- حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجه "3937" فی

الفتن: باب النهی عن النهبة، عن حمید بن مسعدة، عن يزيد بن زريع، عن حميد، بهذا الإسناد وانظر الحديث "3237" عند

المؤلف. وفي الباب عن أنس بن مالك عند الترمذی "1601"، وقال: حديث حسن صحيح غريب من حديث أنس. وعن رافع بن

خديج عنده أيضاً "1600" وعن جابر عند أبي داود "4391"، وابن ماجه "3935" ن وعن زيد بن خالد عند أحمد. 4/117

5171- إسناداه صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "1726" فی اللقطة: باب تحريم حلب الماشية بغير إذن

مالكها، عن ابن نمير، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/56، والبيهقي 9/358 من طريقين عن عبد الله بن عمر، به.

واقصر أحمد على لفظ النهي فقط. وأخرجه أحمد 2/6، ومسلم "1726"، وابن ماجه "2302" فی "مشكل الآثار 4/41" من طرق عن نافع، به. وسأيت عند المؤلف، برقم "5282" من طريق مالك.

گودام میں کوئی آئے اس کا دروازہ توڑے اور اس میں سے اناج نکال لے۔ ان جانوروں کا تھن لوگوں کی خوراک ہیں۔ میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں کہ اس نے کسی دوسرے جانور کا دودھ اس شخص کی اجازت کے بغیر دہ لیا ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْمُنْتَهَبِ النَّهْبَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ شَرَفٍ

ایسے شخص سے ایمان کی نفی کا تذکرہ جو کوئی چیز لوٹ لیتا ہے

جب کہ وہ چیز شرف والی ہو (یعنی قیمتی ہو)

5172 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنَا

يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، يَقُولَانِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ حِينَ

يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بِهَؤُلَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَكَانَ يَلْحَقُ فِيهَا،

(متن حدیث): وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةَ ذَاتِ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ، وَهُوَ حِينَ يَنْتَهَبُهَا مُؤْمِنٌ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔“

ابن شہاب کہتے ہیں: عبدالمالک بن ابوبکر بن عبدالرحمن نے مجھے یہ بات بتائی کہ ابوبکر بن عبدالرحمن نے ان لوگوں کو یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنا لی تھی۔ وہ اس کے ہمراہ ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

”کسی قیمتی چیز کو لوٹنے والا شخص جس کی طرف لوگ دیکھ رہے ہوں وہ اسے لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ ذِكْرَ النَّهْبَةِ تَفْرَدَ بِهِ

أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ فِي هَذَا الْخَبَرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہاں

لوٹنے کا ذکر کرنے میں ابوبکر بن عبدالرحمن نامی راوی منفرد ہے

5173 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِي، حِينَ يَزْنِي، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، حِينَ يَسْرِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الخَمْرَ، حِينَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْيَةً، وَهُوَ حِينَ يَنْتَهَبُهَا مُؤْمِنٌ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا، شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ مار کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِذِ هَذِهِ الْأَمْوَالِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کسی بھی مسلمان کا مال ناجائز طور پر لیا جائے

5174 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، سَمِعَ عِيَّاصَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: (متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ، مَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْ نَبْتِ الْأَرْضِ، وَزَهْرَةِ الدُّنْيَا، وَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهَلْ يَأْتِي الخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ إِذَا نُزِلَ عَلَيْهِ، غَشِيَهُ بُهْرٌ وَعَرَقٌ، فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ، فَقَالَ: آيِنَ السَّائِلُ؟، فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَمْ أَرِدْ إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ: إِنَّ الخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالخَيْرِ، وَلَكِنْ كُلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ، يَقْتُلُ حَبَطًا، أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الخَصْرِ، فَإِنَّهَا تَأْكُلُ، حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ، فَلَطَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ، فَآكَلَتْ، ثُمَّ قَامَتْ، فَاجْتَرَتْ، فَمَنْ أَخَذَ مَالًا بِحَقِّهِ، بَوْرَكَ لَهُ فِيهِ، وَنَفَعَهُ، وَمَنْ أَخَذَ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ، وَلَا يَشْبَعُ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

”تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے اللہ تعالیٰ زمین کی نباتات اور دنیا کی آرائش و زیبائش کو ظاہر کر دے گا۔ ایک صاحب آپ کی خدمت میں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ پر غنودگی طاری ہو جاتی تھی اور آپ کو پسینہ آتا تھا جب آپ کی

5173- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر الحديث. "186"

5174- إسناده حسن: ابن عجلان: هو محمد. وأخرجه أحمد 3/7، والحميدي "740" عن سفیان، عن ابن عجلان، بهذا

الإسناد. وهو حديث صحيح تقدم عند المؤلف من غير هذا الطريق برقم "3225" و"3226" و"3227"

یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں یہاں ہوں۔ میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلائی صرف بھلائی کو لے کر آتی ہے، لیکن موسم بہار جو کچھ آگاتا ہے وہ بہت سے جانوروں کو مار دیتا ہے اور بہت سے جانوروں کو تکلیف کا شکار کرتا ہے۔ صرف سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ کھاتا ہے یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ پھول جاتا ہے تو وہ دھوپ میں آجاتا ہے وہاں وہ لید کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے، پھر واپس جاتا ہے پھر کھاتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے پھر چل پڑتا ہے جو شخص حق کے ہمراہ مال کو حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور وہ مال اسے فائدہ دیتا ہے جو شخص ناحق طور پر مال کو حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوتی ہے وہ کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اللَّهُ قَدْ يُمَهِّلُ الظَّالِمَةَ وَالْفُسَّاقَ إِلَى وَقْتِ قَضَاءِ
أَخَذِهِمْ فَإِذَا أَخَذَهُمْ أَخَذَ بِشِدَّةٍ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ظالم اور فاسق لوگوں کو اس وقت تک مہلت دیتا ہے جب تک اس نے ان کی پکڑ کا فیصلہ نہیں دیا، لیکن جب وہ انہیں پکڑے گا تو سختی سے پکڑے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5175 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ حَدَّثَنَا: إِنَّ اللَّهَ يُمَهِّلُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَنْقَلِتْ، ثُمَّ تَلَا: (وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ، إِذَا أَخَذَ الْفَرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ) (هود: 102)

✽✽ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کی گرفت کرتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا۔“
پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

5175 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات الشیخین غیر إبراہیم بن سعید الجوهری فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذی بعد الحدیث "3110" فی تفسیر القرآن الکریم: باب ومن سورة هود، عن إبراہیم بن سعید الجوهری، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری "4686" فی تفسیر باب (وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الظَّالِمَةَ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ)، ومسلم "2583" فی البر والصلة: باب تحريم الظلم، والترمذی "3110"، وفي النسائي في التفسير كما في "التحفة 4/436"، وابن ماجه "4018" فی الفتن: باب العقوبات، والطبری "18559"، والبيهقي في "السنن 6/94"، وفي "الأسماء والصفات 1/82"، والبخاری فی "شرح السنة" 4162، وفي "معالم التنزيل 2/401" من طرق عن أبي معاوية، عن بريد، به. وأورده السيوطي في الدر المنثور 4/474. مؤراد نسبتہ لابن المنذر وابن ابی الشیخ وابن مردويه.

”اسی طرح تمہارے پروردگار کی پکڑ ہوتی ہے، جب اس نے اس بستی کی پکڑ کی جو ظالم تھی بے شک اس کی پکڑ دردناک اور زبردست ہوتی ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الظُّلْمِ وَالْفُحْشِ وَالشُّحِّ

ظلم، فحاشی اور کججوسی سے ممانعت کا تذکرہ

5176 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَأَبُو دَاوُدَ، قَالَا:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّا كُنَّا وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلَمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّا كُنَّا وَالْفُحْشَ، وَإِنَّا كُنَّا وَالشُّحَّ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الشُّحَّ، أَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ، فَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ، وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ، فَفَجَرُوا، وَأَمَرَهُمْ بِالْبَخْلِ، فَبَخَلُوا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ، وَيَدِكَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ، قَالَ: أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْهَجْرَةُ هِجْرَتَانِ، هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، وَهِجْرَةُ الْبَادِي، أَمَّا الْبَادِي، فَيَجِيبُ إِذَا دُعِيَ، وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ، وَأَمَّا الْحَاضِرُ، فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بِلِيَّةً، وَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا

⊗⊗ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ظلم کرنے سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ظلم تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور فحش گفتگو سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے شخص کو پسند نہیں کرتا اور کججوسی سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگوں کو کججوسی نے ہلاکت کا شکار کیا تھا۔ اس نے انہیں رشتہ داری کے حقوق کی پامالی کی ترغیب دی تو ان لوگوں نے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا اس نے انہیں گناہ کرنے کی ترغیب دی تو انہوں نے گناہ کیا۔ اس نے انہیں کججوسی کرنے کی ترغیب دی تو انہوں نے کججوسی کی۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یہ کہ) مسلمان تمہاری زبان اور

5176- إسنادہ صحیح، وأبو كثیر الزبیدی وثقه النسائی والمجلی والمؤلف، وروی له أبو داود والترمذی والنسائی والبخاری فی "أفعال العباد"، وباقی رجال السنن ثقات رجال الشیخین غیر ابی داود هو سلیمان بن داود الطیالسی -وعبد اللہ بن الحارث: وهو الزبیدی، فمن رجال مسلم. بندار: هو محمد بن بشار، وابن عدی: هو محمد بن ابراهیم بن ابی عدی. وأخرجه الطیالسی "2272"، وأحمد 2/195، والحاکم 1/11، والبیہقی 10/243 من طریق شعبه، بهذا الإسناد. وقرن الطیالسی والبیہقی: مع شعبه "المسعودی". وقال الحاکم عن رواية الحديث: إنها صحيحة سليمة من رواية المجروحين. وأخرجه أحمد 160 - 2/159 عن ابن ابی عدین به. وأخرجه أحمد 2/191، والحاکم 1/11 من ابی طریقین عن عمرو بن مرة، به. وأخرجه الدارمی 2/240 عن الولید، عن شعبه، به، مختصراً بلفظ "إِنَّا كُنَّا وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلَمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". وقد تقدم مختصراً برقم "4863".

ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کون سی لائق زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس چیز سے لائق ہو جاؤ جسے تمہارا پروردگار ناپسند کرتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہجرت دو طرح کی ہوتی ہے۔ شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت جہاں تک دیہاتی کی ہجرت کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جب اسے حکم دیا جائے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے۔ جہاں تک شہری کی ہجرت کا تعلق ہے اس میں آزمائش بڑی ہوتی ہے اور اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔“

5177 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارِ الرَّمَادِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

ابنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَيَاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ، وَالْمُتَفَحِّشَ، وَأَيَاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ هِيَ الظُّلْمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيَاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَسَفَّكُوا دِمَاءَهُمْ، وَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ *

⊗⊗ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فحش گفتگو سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔ اور کجی سے بچو کیونکہ کجی نے تم سے پہلے لوگوں کو اپنی طرف بلایا تو انہوں نے (کجی کی وجہ سے) ایک دوسرے کا خون بہایا اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا۔“



5177- إسناده حسن، محمد بن عجلان روى له مسلم متابعة والبخارى، وهو حسن الحديث، وإبراهيم بن بشار الرمادى

حافظ روى له أبو داود والترمذى، وباقى السند على شرطهما. سفیان: هو ابن عيينة وسعيد: هو ابن أبي سعيد المقبرى. وأخرجه أحمد 2/431، والحاكم 1/12 من طرق عن ابن عجلان، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم! وأخرجه أحمد 2/431 عن ركين بن سعيد، عن عبيد الله بن عمر، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي هريرة، به.

کتاب الشفعة

کتاب! شفعة کے بارے میں روایات

ذکر الزجر عن أن يبيع المرء حائطه قبل أن يعرضه على جاره

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو پیشکش کرنے

سے پہلے اپنی زمین کو فروخت کر دے

5178 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَعْضَّ عَلَى صَاحِبِهِ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

✪✪ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہرز زمین اور باغ میں شفعة ہو سکتا ہے اسے اس وقت تک فروخت کرنا درست نہیں ہے جب تک آدمی اپنے ساتھی کو اس بارے میں پیشکش نہ کر دے اگر وہ چاہے تو اسے حاصل کر لے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔“

5178 - إسنادہ حسن، وهو حديث هشام بن عمار حسن الحديث، وقد توبع، ومن فوفه ثقات من رجال الشيخين غير أبي الزبير: محمد بن مسلم بن تدرس، فقد روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالسماع عند مسلم وغيره. وأخرجه عبد الرزاق "14403"، والشافعي "2/165"، وأحمد "3/316"، والحميدي "1272"، والدارمي "2/273"، ومسلم "134" "1608" و"135" في المساقاة: باب الشفعة، وأبو داود "3513" في البيوع والإجازات: باب الشفعة، والنسائي "7/301" في البيوع: باب بيع المشاع، و: 320 باب الشركة في الرباع، وابن الجارود "642"، والطحاوي "4/120"، والبيهقي "6/104" و"105" و"109"، من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد. والفاظه عندهم متقاربة. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق "14403"، وأحمد "3/307" و"310" و"382"، وابن أبي شيبة "7/168"، والنسائي "7/319" في البيوع: باب الشركة في النخيل، و: 321: باب ذكر الشفعة وأحكامها، وابن ماجه "2492" في الشفعة: باب من باع رباعاً فبؤذن شريكه، أبو يعلى "1835"، وابن الجارود "641"، والطبراني في "الصغير" "25" من طرق عن أبي الزبير، به. وأخرجه أحمد "3/357"، والترمذي "1312" في البيوع: باب ماجاء في أرض المشترك يرید بعضهم بيع نصيبه، من طريقين عن سعيد عن قتادة، عن سليمان الشكري، عن جابر. قال الترمذي: هذا حديث إسناده ليس بمتمصل، سمعت محمداً يقول سليمان الشكري يقال: أنه مات في حياة جابر بن عبد الله، يقال ولم يسمع منه قتادة ولا أبو بصير.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الرَّجْرِ إِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ
فِي أَرْضِهِ إِذِ الشُّفْعَةُ لَا تَكُونُ إِلَّا لِلشَّرَكَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس چیز سے منع اس وقت کیا گیا ہے جب کہ وہ پڑوسی
اس کی زمین میں اس کا شراکت دار ہو کیونکہ شفعہ صرف شراکت دار کو حاصل ہوتا ہے

5179 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رُبْعَةٍ، أَوْ نَخْلٍ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ، فَإِنْ رَضِيَ

أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ

✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کا کسی زمین یا کھجور کے باغ میں کوئی حصہ دار ہو تو اسے اپنے حصے کو فروخت کرنے کا اس وقت تک اختیار نہیں ہوگا“

جب تک وہ اپنے شراکت دار کو اطلاع نہ دیدے اگر وہ (شراکت دار) راضی ہو تو اسے حاصل کر لے اور اگر نہ چاہے تو چھوڑ

دے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِأَخْذِ الشُّفْعَةِ لِلجَّارِ فِي الْعُقْدَةِ الْمَبِيعَةِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ پڑوسی اس وقت شفعہ کا حق اختیار کرے گا جب سودا ہو رہا ہو

5180 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5179 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً. أبو

الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك. وأخرجه أحمد 3/312 و397، وأبو القاسم البغوي في "الجمعيات" 2701، ومسلم

"133" "1608"، وأبو يعلى "2171"، والبغوي في "شرح السنة" 2173، "من طرق عن زهير بن معاوية بهذا الإسناد. وانظر ما

قبله.

5180 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. وأخرجه

عبد الرزاق "14382"، والحميدي "552"، وأحمد 6/390، والشافعي 2/165، وابن أبي شيبة 165 - 164، والبخاري

"6977" و"6978" في الحيل: باب في الهبة والشفعة، و"6980" و"6981" باب احتيال العامل ليهدي له، وأبو داود

"3516" في البيوع والإجازات: باب في الشفعة، والنسائي 7/320 في البيوع: باب الشفعة وأحكامها، وابن ماجه "2498" في

الشفعة: باب إذا وقعت الحدود فلاشفعة، والطحاوي 4/123، والدارقطني 223 - 222 و4/222، والبيهقي 6/105 - 106

106، والبغوي "2172" من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. ومنهم من ذكر فيه قصة لسعد بن أبي وقاص والمصور بن مخزومة،

وسأى عند المؤلف ابن ماجه وإحدى روايات الدارقطني "الشريك".

سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ

✽✽ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”پڑوسی اپنے پڑوس کے بارے میں زیادہ حق دار ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ أَرَادَ
بِهِ الْجَارَ الَّذِي يَكُونُ شَرِيكًا دُونَ الْجَارِ الَّذِي لَا يَكُونُ بِشَرِيكٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”پڑوسی اپنے پڑوس کے بارے میں زیادہ حق دار ہوتا ہے“ اس کے ذریعے وہ پڑوسی مراد ہوتا ہے جو شراکت دار بھی ہوتا ہے وہ پڑوسی مراد نہیں ہے جو شراکت دار نہیں ہوتا

5181 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ

عَلِيَّةَ، قَالَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَالْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ، فَجَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: اشْتَرِ مِنِّي بَيْتِي اللَّذِينَ فِي دَارِكَ، فَقَالَ: لَا، إِلَّا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ

مَنْجُمَةٍ، أَوْ قَالَ: مُقْطَعَةٍ، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ، لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ

أَحَقُّ بِسَقْبِهِ مَا بَعْتُكُمَا، لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ

✽✽ عمرو بن شریذ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ موجود

تھا۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا

آپ مجھ سے میرے وہ دو گھر خرید لیں جو آپ کے محلے میں ہیں تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں میں اس شرط پر

خریدوں گا ان کی قیمت چار ہزار (درہم) ہوگی اور وہ بھی تسطوں میں ادا کی جائے گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک

ہے) تو حضرت ابورافع نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ”پڑوسی اپنے

پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے“ تو میں وہ گھر آپ کو فروخت نہ کرتا کیونکہ مجھے اس کے پانچ سو دینار مل رہے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ مَنْ جَهَلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ أَنَّ الْجَارَ الْمُلَاصِقَ
وَأَنَّ لَمْ يَكُنْ شَرِيكًا لَهُ الشُّفْعَةُ

5181 - إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاری.

واظفر ما قبله.

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے (اور وہ اس بات کا قائل ہے) جو پڑوسی سا تھر رہتا ہو اگر چہ وہ شراکت دار نہ بھی ہو پھر بھی اسے شفعہ کا حق ہوتا ہے

5182 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ.

✪✪ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”گھر کا پڑوسی گھر کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ عُمُومَ هَذَا الْخَطَابِ آرَادَ بِهِ بَعْضُ الْجَارِ
الَّذِي يَكُونُ شَرِيكًا دُونَ مَنْ لَمْ يَكُنْ شَرِيكًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اس روایت کے الفاظ کے عموم سے مراد بعض قسم کے پڑوسی ہیں جو شراکت دار ہوتے ہیں وہ پڑوسی مراد نہیں ہیں جو شراکت دار نہیں ہوتے

5183 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَبَاءَ الْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَحَدِ مَنْكِبَيْ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ، مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ ابْتِعْ مِنِّي بَيْتِي فِي دَارِكَ، فَقَالَ سَعْدُ: لَا

5182 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین. سعیدک هو ابن ابی عروبہ، وعیسی بن یونس قدری عنہ قبل الاختلاط. وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/122"، والضعفاء المقدسی فی "الاحادیث المختارة 204/1" من طریقین عن عیسی بن یونس، عن سعید بن ابی عروبہ، عن قنادة، عن انس، سمرة بن جندب. فجعله من حدیث سمرة. وأخرجه أيضاً من طریق همام وشعبة كلاهما عن قنادة، عن انس، عن سمرة ومن حدیث سمرة بن جندب أخرجه أحمد 5/12 و13، ابن ابی شیبہ 7/165، والترمذی "1368" فی الأحكام: باب ما جاء فی الشفعة، والطبرانی "6803" و"6804" من طرق عن سعید بن ابی عروبہ، عن قنادة عن الحسن، عن سمرة. وأخرجه أحمد 5/8 و17 و18 و22، وأبو داود "3517" فی البیوع: باب الشفعة، والطیالسی "904"، وابن الجارود "6800" و"6801" و"6805" و"6802"، والبیہقی 6/106 من طرق عن قنادة، عن الحسن، عن سمرة. وأخرجه الطحاوی 4/123 من طریق شعبة، عن یونس، عن الحسن عن سمرة.

5183 - إسناده صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر یوسف بن سعید، وهو ثقة، وری له النسائی. وأخرجه البخاری "2258" فی الشفعة: باب عرض الشفعة علی صاحبها قبل البیع، عن المکی بن إبراهیم، عن ابن جریج، بهذا الإسناد. وأنظر "5180" و"5181"

وَاللّٰهُ لَا اَبْتَاغُهُمَا، فَقَالَ الْمِسْوَرُ: وَاللّٰهُ لَتَبْتَاغَهُمَا، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهُ لَا اَزِيدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَلْفٍ مُنْجَمَةٍ، اَوْ مُقَطَّعَةٍ، فَقَالَ اَبُو رَافِعٍ: وَاللّٰهُ لَقَدْ اُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ، وَلَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الْمَرْءُ اَحَقُّ بِسَقْبِهِ، مَا اُعْطِيتُكُمَا بِاَرْبَعَةِ اَلْفٍ دِرْهَمٍ وَاَنَا اُعْطِيتُ بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ

✽✽ عمرو بن شریذ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اسی دوران حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: اے حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ مجھ سے اپنے محلے میں موجود میرے گھر خرید لیجئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم میں ان دونوں گھروں کو نہیں خریدوں گا۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ ان دونوں کو خریدیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں چار ہزار (درہم) سے زیادہ ادائیگی نہیں کروں گا اور وہ بھی تسطوں میں ہوگی، تو حضرت ابورافع نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس کے پانچ سو دینار مل رہے ہیں اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔

”آدمی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے“ تو میں چار ہزار درہم کے عوض میں یہ دونوں گھر آپ کو نہ دیتا جبکہ مجھ کو ان کے پانچ سو دینار دیئے جا رہے ہیں۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمَصْرِيحِ بَانَ الْجَارِ سَوَاءٌ كَانَ مُتَلَاصِقًا أَوْ مُجَاوِرًا لَا يَكُونُ لَهُ الشُّفْعَةُ حَتَّى يَكُونَ شَرِيكًا لِبَائِعِ الدَّارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت لرتی ہے، پڑوسی اس بارے میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں خواہ وہ ساتھ رہتے ہوں خواہ وہ قریب رہتے ہوں انہیں شفعا کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک وہ فردخت کرنے والے کے گھر میں شراکت دار نہ ہوں

5184- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: (متن حدیث): إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الِ شُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسِّمْ، فَإِذَا وَقَعَتْ

5184- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، وهو ثقة، روى له أبو داود والنسائي، وهو في "مصنف عبد الرزاق" 14391 "ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/296، والبخاري "2213" في البيوع :باب بيع الشريك من شريكه، والترمذی "1370" في الأحكام :باب ماجاء إذا حدث الحدود ووقعت السهام فلا شفعة، وأبو داود "3514" وابن ماجه "2499" في الشفعة :باب في الهبة والشفعة، والنسائي 7/321 في البيوع :باب ذكر الشفعة، والشافعي 2/165، والبخاري "2171" من طرق عن معمر به. وأخرجه بنحوه الطيالسي "1691"، وأحمد 3/372، والذولابي في "الكنى والأسماء 2/150"، والبيهقي 6/103 من طريق صالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، به. وأخرجه البيهقي 6/103 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، به.

الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شفعہ کا حق ہر اس زمین میں دیا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ نَفِي الشُّفْعَةِ عَنِ الْعَقْدِ إِذَا اشْتَرَاهَا غَيْرُ شَرِيكِ لِبَائِعِهَا مِنْهَا

عقد سے شفعہ کی نفی کا تذکرہ جب کہ اسے فروخت کرنے والے سے

اس شخص نے خریدا ہو جو شراکت دار نہ ہو

5185 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَرَبِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ بِأُطْرَانِسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقَسِّمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: رَفَعَ هَذَا النَّخْبَرُ عَنْ مَالِكٍ أَرْبَعَةَ أَنْفُسِ الْمَاجِشُونِ، وَأَبُو عَاصِمٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ، وَأَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَرَسَلَهُ عَنْ مَالِكٍ سَائِرِ أَصْحَابِهِ وَهَدِيهِ كَانَتْ عَادَةً لِمَالِكٍ، يَرْفَعُ فِي الْأَحْيَانِ الْأَخْبَارَ وَيُوقِفُهَا مِرَارًا وَيُرْسِلُهَا مَرَّةً وَيُسَيِّدُهَا أُخْرَى عَلَى حَسَبِ نَشَاطِهِ، فَالْحُكْمُ أَبَدًا لِمَنْ رَفَعَ عَنْهُ وَأَسْنَدَ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ثِقَةً حَافِظًا، مُتَقِنًا عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ، فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”شفعہ اس چیز میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں تو شفعہ نہیں رہے

گا۔“

5185 - حدیث صحیح، سعد بن عبد اللہ بن عبد الکریم: روى عن جمع، وروى عنه جمع، وذكره ابن أبي حاتم في

"الجرح والتعديل 4/92" وقال: سمعت منه بمكة وبمصر، وهو صدوق، سئل أبي عنه فقال: مصرى صدوق، وقال ابن يونس:

كان رجلاً صالحاً، والماجشون، هو عبد الملك بن عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة الماجشون، روى له النسائي وابن ماجه،

وذكره المؤلف في "تفاته 8/389"، وهو وإن تكلم فيه - قد تابعه عليه غير واحد، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه البيهقي

6/103 من طريقين عن ابن الماجشون به. وأخرجه الطحاوي 4/121، والبيهقي 103/6 و104، وابن ماجه "2497" في

الشفعة: باب إذا وقعت الحدود فلا شفعة، من طريق أبي عاصم النبيل، وابن قتيبة المدني، كلاهما عن مالك، به. قال أبو عاصم:

حديث أبي سلمة عن أبي هريرة مسند، وحديث سعيد مرسل. وأخرجه أبو داود "3515" في البيوع والإجازات: باب في الشفعة

والبيهقي 6/104 من طريقين عن الزهري، به. وهو في "الموطأ 2/713" في الشفعة: باب ماتق فيه الشفعة مرسل عن سعيد وأبي

سلمة، من طريق مالك أخرجه الشافعي 165 - 2/164، وابن أبي شيبة 7/171، والطحاوي 4/121، والبيهقي 6/103. وأخرجه

الطحاوي 4/122، والبيهقي 6/103 من طريقين عن الزهري، عن سعيد مرسل بنحوه. وأخرجه النسائي 7/321 في البيوع: باب

ذكر الشفعة وأحكامها، من طريق معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة مرسلًا.

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) امام مالک کے حوالے سے اس روایت کو چار حضرات نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے بلشون، ابو عامر، یحییٰ بن ابوقبیلہ اور اشہب بن عبد العزیز۔

جب کہ امام مالک کے حوالے سے ان کے دیگر تمام شاگردوں نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام مالک کی یہ عادت تھی کہ وہ بعض اوقات روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور بعض اوقات موقوف روایت کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور کبھی مرسل کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور کبھی مسند کے طور پر نقل کر دیتے تھے۔ یہ ان کی مرضی کے مطابق ہوتا تھا تو جس روایت کو انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر مسند کے طور پر نقل کیا ہو اور ان سے نقل کرنے والا راوی ثقہ اور حافظ ہو اور متقن ہو تو اس کی وہی صورت حال ہوگی جو ہم کتاب کے آغاز میں بیان کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مَعْنَى قَوْلِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعِهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے معنی کے بارے میں ہے ”پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے“

5186 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: (متن حدیث): قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي آلِ شَفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے یہ ہر اس چیز میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5187 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5186 - إسناده صحيح، وهو مكرر. "5184"

5187 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشير بن معاذ العقدي، فروى له الترمذي والنسائي وابن ماجه وهو ثقة. وأخرجه البخاري "2214" في البيوع: باب بيع الأرض والدور والعروض مشاعاً غير مقسوم و "2257" في الشفعة: باب السفعة فيما لم يقسم، فإذا وقعت الحدود فلا شفعة، و "2496" في الشركة: باب إذا قسم الشركاء الدور أو غيرها فليس لهم رجوع ولا شفعة، وأحمد 3/399، والطحاوي 4/122، والبيهقي 6/102، والبقوي "2171" من طرق عن عبد الواحد، بهذا الإسناد وقد تقدم بأسانيد مختلفة.

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:
 (متن حدیث): قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ شَفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ
 الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شَفْعَةَ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے یہ ہر اس زمین
 میں ہو سکتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔



کتاب المزارعة

کتاب! مزارعت کے بارے میں روایات

5188 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَبُو عَمَرَ الْقَرَّازُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمَزَارَعَةِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ الْمَزَارَعَةِ

✿✿ عبد اللہ بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن معقل سے موزرعت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا حضرت ثابت بن ضحاک نے مجھے یہ بات بتائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا ہے۔

5189 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَتْ لِرِجَالٍ مِمَّنْ فَضُولُ أَرْضِينَ يُؤَاجِرُونَهَا عَلَى الثَّلْثِ، وَالرَّبْعِ، وَالنِّصْفِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضُولُ أَرْضِينَ، فَلْيُزْرِعْهَا، أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبِي فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

5188 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات الشيخين غير عبد الله بن السائب وهو الكندي أو الشيباني الكوفي - وابن أبي الشوارب، فمن رجال مسلم. سليمان الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه أحمد 4/33، ومسلم "118" "1549" في البيوع: باب في المزارعة والمؤاجرة، والدارمي 271 - 2/270، والطحاوي 4/106، والبيهقي 6/128، والطبراني 1342 "من طرق عن عبد الواحد بن زياد بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "118" "1549" و"119"، والطبراني "1343"، والطحاوي 4/107 من طريقين عن سليمان الشيباني، به.

5189 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم، فمن رجال البخاري. الوليدك هو ابن مسلم الدمشقي، وقد صرح بسماعه هنا وعطاء ك هو ابن أبي رباح. وأخرجه ابن ماجه "2451" في الرهن: باب المزارعة بالثلث والرربع، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/354، والبخاري "2340" في الحرث والمزارعة: باب ما كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسى بعضهم بعضاً في الزراعة والتمر، و"2632" في الهبة: باب فضل المنيعتين ومسلم "1536" و"89" في البيوع: المختلقة في النهي عن كراء الأرض بالثلث، والرابع، والبيهقي 6/130 من طرق عن الأوزاعي، به. وقد تقدم عند المؤلف برقم "5148"

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِيُزْرَعَهَا أَخَاهُ، يُرِيدُ بِهِ، فَلَيْمَنْحَهَا أَخَاهُ، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ الزَّرَاعَةَ نَفْسَهَا لَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهِ، أَوْ لِيُزْرَعَهَا، مَعْنَى لِأَنَّهُمْ كَانُوا يُزَارِعُونَ عَلَى الثَّلَاثِ، وَالرُّبْعِ، وَالتَّصْفِ عَلَى مَا فِي الْخَبْرِ

❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس اضافی زمینیں ہوتی تھیں۔ وہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں ان زمینوں کو کرائے پر دے دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی زمین موجود ہو وہ اس میں خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے کسی بھائی کو کھیتی باڑی کے لئے دیدے اگر وہ نہیں مانتا تو وہ زمین اپنے پاس رکھے۔ (لیکن کرائے پر نہ دے)

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”یا وہ اپنے بھائی کو کھیتی باڑی کروادے“ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: وہ اپنے بھائی کو بلا معاوضہ طور پر (عارضی استعمال کے لئے) دیدے اگر اس کے ذریعے مزارعت ہی مراد ہوتی تو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اسے چاہئے کہ وہ اس میں زراعت کرے“ اس کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ وہ لوگ پہلے ہی ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں مزارعت کیا کرتے تھے جیسا کہ روایت میں یہ بات مذکور ہے۔

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَانٍ يَصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا اللَّفْظَةَ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہماری ان الفاظ کی بیان کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی
صراحت کرتی ہے جن الفاظ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے

5190 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرَعْهَا فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ
❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو وہ اپنے بھائی کو (بلا معاوضہ طور پر عارضی استعمال کے لئے) دیدے۔“

5190 - إسنادہ حسن. مطر الوراق: روى له مسلم فى المتابعات، وعلق له البخارى، وروى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وباقى السند رجاله ثقات رجال الشيخين. عطاء: هو ابن أبى رباح. وأخرجه مسلم "88" 3/1176 فى البيوع: باب كراء الأرض، والبيهقى، 6/129 من طريقين عن مهدي بن ميمون، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه النسائى 7/37 فى المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة فى النهى عن كراء الأرض بالثلث والرابع، من طريق ابن شاذب، عن مطر الوراق به. وقد تقدم. انظر

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَالِثٍ يُصْرِّحُ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ لِيُزْرِعُهَا، أَرَادَ بِهِ
الزَّجْرَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ الَّتِي تَكُونُ بِشَرَائِطٍ مَجْهُولَةٍ فَنِدَبَ إِلَى الْمَنِيحَةِ مِنْ أَجْلِهَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:
”یادہ اسے زراعت کے لیے دیدے“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد مخابره سے منع کرنا ہے جو مجہول شرائط کے
ذریعے ہوتی ہے اور اس وجہ سے عطیے کے طور پر دینے کو مستحب قرار دیا گیا ہے

5191- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ ظَهْرٍ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ:
(متن حدیث): نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا مُوَافِقًا، فَقُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟، قُلْنَا:
نَوَاجِرَهَا عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبْعِ، وَالْأَوْسُقِ مِنَ الْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا أَزْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرَعُوهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو النَّجَّاشِيِّ اسْمُهُ، عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا جو ہمیں موافق تھی تو

میں نے سوچا نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ حق ہے انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”تم لوگ اپنے کھیت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہو، ہم نے عرض کی: ہم ایک تہائی یا ایک چوتھائی
پیداوار یا گندم یا جو کے مخصوص وقت کے عوض میں اسے کرائے پر دے دیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم
خود اس میں کھیتی باڑی کرو یا دوسرے کو کھیتی باڑی کرنے کے لئے دے دو۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو نجاشی نامی راوی کا نام عطاء بن صہیب ہے اور یہ حضرت رافع بن خدیج کا غلام

ہے۔

5191- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخين البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن، وهو ابن إبراهيم لقبه
دحيم، فمن رجال البخاری. وأخرجه البيهقي "2339"/6 في الحرث والمزارعة: باب ما كان من أصحاب النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة والتمر، ومسلم "114" "1548" في البيوع: باب كراء الأرض بالطعام، والنسائي 7/49
في المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض بالثلث والرابع واختلاف ألفاظ الناقلين للخبر، والطبراني
"8266"، وأبو داود تعليقاً ضمن حديث "3294" في البيوع: باب في التشديد في ذلك، من طريقين عن الأوزاعي، به. وأخرجه
أحمد 4/142، والبخاری "2346" في الحرث والمزارعة: باب كراء الأرض بالذهب والفضة، و "4012" في المغازي، ومسلم
"113" "1548"، والنسائي 42 - 7/41 و42 و43، وأبو داود "3294" والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/105"، وفي
"مشكل الآثار 285 - 3/284" و285 و288، والبيهقي 6/129 و131 و132 من طرق وبألفاظ مختلفة عن رافع بن خديج، عن
عمه، به. وبعض الروايات: عن عميه.

ذَكَرَ الزَّجْرَ عَنِ اسْتِكْرَاءِ الْمَرْءِ الْأَرْضَ بَعْضَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا إِذَا كَانَ ذَلِكَ عَلَى شَرْطٍ مَجْهُولٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی زمین کو اس کی پیداوار کے کچھ حصے کے عوض
کرایے پر دے جب کہ وہ مجہول شرط کے ساتھ ہو

5192 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفِ الرَّقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَأَنَّ يُسَاعَ النَّخْلَ حَتَّى يُشْقِحَ، وَالْإِشْقَاحُ، أَنْ تَحْمَرَ أَوْ تَصْفَرَّ أَوْ يُطْعَمَ مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ زَيْدٌ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ. تَوْضِيحُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَبُو الْوَلِيدِ هَذَا اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ الْمَكِّيُّ

⊗⊗ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، مزابنہ، مخابره سے منع کیا ہے اور اس چیز سے منع کیا ہے، کھجور کے پھل کو فروخت کیا جائے، جب تک وہ شمع نہیں ہو جاتا اور شمع سے مراد یہ ہے: وہ سرخ یا زرد ہو جائے یا کھانے کے قابل ہو جائے۔

زید نامی راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے زبانی خود یہ بات سنی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو الولید نامی راوی کا نام سعید بن میناء کی ہے۔)

5192- إسناده حسن . حكيمة بن سيف الرقي : صدوق، روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة"، ومن فوّه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم "83" 3/1174 في البيوع : باب النهي عن المحاقلة والمزابنة، والبيهقي 5/301 من طرق عن زكريا بن عدى، عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "2196" في البيوع : باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ومسلم "84" 3/1175، وأبو داود "3370" في البيوع : باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/112، وفي "مشكل الآثار" 3/290، والبيهقي 5/301 و304 من طرق عن سعيد بن مينا، به . وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه بنحوه البخاري "2381" في الشراب والمساقاة : باب الرجل يكون له ممرأ شرب في الحائط أو في نخل، . "1487" في الزكاة : باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه، و "2189" في البيوع : باب بيع الثمار على رؤوس النخل بالذهب أو الفضة، ومسلم "81" "1536"، والترمذي "1290" في البيوع : باب ماجاء في عن الثنايا، وأبو داود "3404" في البيوع : باب في المخابرة، و "3373"، وابن ماجه "2216" في التجارات : باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والنسائي 7/37، و38 في المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض، و7/263 و264 في البيوع : باب بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحه، والدارقطني 3/48، والطحاوي في شرح المعاني 4/112، وفي "مشكل الآثار" 3/290، والبيهقي 5/304 و307 و309 من طرق عن عطاء عن جابر .

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَزَارَعَةِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا

مزارعت کے اس طریقے کا تذکرہ جس سے منع کیا گیا ہے

5193 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا نُكْرَى أَرْضَنَا، تَرَكْنَا ذَلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے پھر جب ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی تو ہم نے اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ نَافِعًا لَمْ يَسْمَعْ

هَذَا الْخَبَرِ مِنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

نافع نے یہ روایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5194 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): انطَلَقَ ابْنُ عُمَرَ وَانطَلَقْنَا مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنِّي نَبِئْتُ أَنَّكَ تَحَدِّثُ عَنِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ،

5193 - إسناده صحيح على شرط مسلم . بكير : هو ابن عبد الله بن الأشج . وأخرجه مسلم "99" 3/1178 في البيوع : باب "17" كراء الأرض عن هارون بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه النسائي 7/37 في المزارعة : باب النهي عن كراء الأرض، والبيهقي 6/129 من طريق مطر، عن عطاء عن جابر . وانظر ما مضى . وحديث ابن عمر أخرجه الطبراني "4309" من طريق أحمد بن صالح عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه أحمد 1/234 و 2/11 و 3/463 و 4/142 و 4/142، والطيالسي "965"، ومسلم "106" و "1547" و "107" و "108" و "112"، وأبو داود "3389" في البيوع : باب في المزارعة و "3394" باب التشديد في ذلك، والنسائي 7/46 و 48، والبيهقي 6/129، والطبراني "4248" "4252" من طرق عن ابن عمر، وانظر الحديث الآتي.

إِذَا سُئِلَ بَعْدَ ذَلِكَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے گئے۔ ان کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہو گئے یہاں تک کہ ہم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا مجھے یہ بات پتہ چلی ہے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔ حضرت رافع نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب بھی اس بارے میں دریافت کیا جاتا تو وہ یہ کہتے: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا گیا ہے

5195- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَرِيكِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

5194- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني "4303" عن معاذ بن جبل، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "109" "1547" في البيوع: باب كراء عن الأرض، عن يحيى بن يحيى، والنسائي 7/46 في البيوع باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والرابع، عن محمد بن بزيع، كلاهما عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 4/140، والبخاري "2343" و"2344" في الحرث والمزارعة: باب ما كان من أصحاب النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة والتمر، ومسلم "109" "1547" في البيوع: باب كراء الأرض، والطبراني "4302"، والبيهقي 6/130 من طريقين عن أيوب به بالفاظ متقاربة. وأخرجه أحمد 3/465، ومسلم "110" "1547"، والنسائي 7/45 و46 في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والرابع، وابن ماجه "2453" في الرهون: باب كراء الأرض، والبيهقي 6/135 والطبراني "4304" "4322" من طريق عن نافع، به.

5195- حديث صحيح. شريك هو ابن عبد الله النخعي وإن كان سيء الحفظ، قد تويع، وباقي السند ثقات على شرطهما. وأخرجه مسلم "121" "1550" في البيوع: باب الأرض تمنع عن علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 6/134 والبقولي في "الجمعيات" "1687"، والطبراني "1879" من طريقين عن الفضل بن موسى، به. وأخرجه بنحوه أحمد 1/234 و281 و349، ومسلم "120" "1550" و"121"، وعبد الرزاق "14466"، والبخاري "2330" في الحرث والمزارعة: باب رقم "10"، و"2342" باب ما كان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضاً والتمر، "2634" في الهبة: باب فضل المنحية، وأبو داود "3389" في البيوع: باب المزارعة، والنسائي 7/36 في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والرابع، وابن ماجه "2456" في الرهون: باب الرخصة في كراء الأرض البيضاء بالذهب والفضة، و"2462" و"2464" باب الرخصة في المزارعة بالثلث والرابع، والطحاوي في "شرح المعاني" 4/110، وفي "المشكلك" 3/289، والبيهقي 6/133 و134، والبقولي "218"، والطبراني "10880" "10885" من طرق عن عمرو بن دينار، به.

عباس، قال:

(متن حدیث): لَمْ يَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَزَارَعَةَ وَلَكِنَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْتَفِقَ بَعْضُهُمْ

بَعْضًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے لوگوں کو یہ حکم دیا ہے وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھائی کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ جو ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

5196 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسِ الزُّرْقِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ،

(متن حدیث): قَالَ: كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ، فَيَسْتَسْتَشِرُنِي صَاحِبَ الْأَرْضِ، مَا عَلَى الْمَازِيَانَاتِ، وَأَقْبَالِ

الْجَدَاوِلِ، فَيَهْلِكُ هَذَا، وَيَسَلِّمُ هَذَا، فَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَافِعٌ: أَمَّا بِشَيْءٍ مَضْمُونٍ مَعْلُومٍ، فَلَا بَأْسَ بِهِ

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے، تو زمین کا مالک کھیت کے کسی مخصوص حصے کو اور پانی کی آمد کے آس پاس کی جگہ کو مستثنیٰ کر لیا کرتا تھا، تو بعض اوقات ایک حصے کی پیداوار خراب ہو جاتی تھی اور ایک حصے کی ٹھیک رہتی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

5196 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري.

الوليد: هو ابن مسلم، قد صرح بالتحديث. وأخرجه الطبراني "4333" عن إبراهيم بن دحيم، عن أبيه، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "116" 3/1183 في البيوع: باب كراء الأرض بالذهب والورق، وأبو داود "3392" في البيوع: باب في المزارعة، والنسائي 7/ في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، والبيهقي 6/132، والطبراني "4332" و "4333" من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 4/140 و 142، وعبد الرزاق "14452"، والشافعي 2/136، ومسلم "115" "1547"، ومالك 2/711 في كراء الأرض: باب ماجاء في كراء الأرض، وأبو داود "3392" و "3393" و "3397" باب في التشديد في ذلك، والنسائي 43 - 44 و 7/42، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/289"، والبيهقي 6/132، والبخاري "2184" والطبراني "4331" "4329" و "4334" من طرق عن ربيعة، به. وأخرجه عبد الرزاق "14453"، والحميدي "406"، والبخاري "2327" في الحرث والمزارعة: باب رقم "7"، و "2332" باب ما يكره من الشروط في المزارعة، و "2722" في الشروط: باب الشروط باب الشروط في المزارعة ومسلم "117" "1547"، والنسائي 7/44، وابن ماجه "2458" في الرهون: باب الرخصة في كراء الأرض البيضاء بالذهب والفضة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 3/287 و 288، والبيهقي 6/132، والطبراني "4336" و "4338" من طرق عن يحيى بن سعيد، عن حنظلة بن قيس، به بالفاظ مختلفة.

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: البتہ اگر کسی متعین چیز کے عوض میں (زمین کو ٹھیکے پر دیا جائے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِشَيْءٍ مَّضْمُونٍ أَرَادَ بِهِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ”ایسی چیز جس کا ضمان ادا کیا

جائے“ اس کے ذریعے ان کی مراد سونا اور چاندی ہے

5197 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ الْأَرْضُ تُكْرَى بِالْمَاذِيَانَاتِ وَشَيْءٍ مِنَ التِّينِ يُسْتَنْشَى بِهِ، لَفَهَا هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، قَالَ رَافِعٌ: فَأَمَّا الذَّهَبُ، وَالْوَرْدِيُّ، فَلَا بَأْسَ بِهِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے زمین پیداوار کے عوض میں اور کچھ اناج کے عوض میں بھی جس کا

استثنیٰ کر لیا گیا ہو کرائے پر دی جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زمین کو کرائے پر دینے سے منع کر دیا۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جہاں تک سونے یا چاندی کے عوض میں (زمین کو کرائے پر دینے کا تعلق ہے) تو اس میں کوئی

حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَكِرَاءِ الْأَرْضِ،

إِنَّمَا زَجْرٌ، إِذَا كَانَ ذَلِكَ عَلَى شَرْطٍ غَيْرِ مَعْلُومٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے مزارعت اور زمین کو کرائے پر

دینے کی ممانعت اس صورت میں ہے جب وہ کسی ایسی شرط پر ہو جو غیر متعین ہو

5198 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ

مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ، قَالَ:

5197 - حدیث صحیح. ہشام بن عمار: حسن الحدیث، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 3/463

و4/142، الطبرانی "4335" من طریقین عن العزیز بن محمد، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

5198 - إسنادہ صحیح علی الشیخین غیر صحابہ، فقد روی له أصحاب السنن. وأخرجه البيهقي 6/135 من طريق أبي

عبيد، عن جرير بن بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/464، وعبد الرزاق "14463"، وأبو داود "3398" في البيوع: التشديد في

ذلك، والنسائي 7/33 و34 في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والرابع، وابن ماجه "2460" في الرهون: باب

ما يكره من المزارعة، والبيهقي 6/132 والطبراني "4256" و"4361" و"4362" من طرق عن منصور، به وأخرجه أحمد

3/463 و4/105، والطحاوي 464، والطبراني "4363" من طريقين عن مجاهد، به.

(متن حدیث): كَانَ أَحَدُنَا إِذَا اسْتَعْنَى عَنْ أَرْضِهِ وَافْتَقَرَ إِلَيْهَا غَيْرُهُ زَارَعَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالتَّصْفِ، وَكَانَ يَشْتَرِطُ ثَلَاثَ جَدَاوِلَ، وَمَا سَقَى الرَّبِيعَ، وَكُنَّا نَعَالِجُهَا عِلَاجًا شَدِيدًا بِالْقَمْرِ وَالْحَدِيدِ وَبِأَشْيَاءَ، وَكُنَّا نُنْصِبُ مِنْهَا، فَاتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَنْفَعُكُمْ عَنِ الْحَقْلِ - وَالْحَقْلُ: الثُّلُثُ وَالرُّبْعُ - فَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَاسْتَعْنَى عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، أَوْ لِيَزْرَعْ، وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمَزَابَةِ

✽✽ حضرت اسید بن حنظلؓ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے کسی ایک شخص کو اگر زمین کی ضرورت نہ ہوتی اور کسی دوسرے شخص کو وہاں کھیتی باڑی کی ضرورت ہوتی، تو وہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں معاہدہ کر لیتا تھا اور وہ تین تالیوں کے (آس پاس کی جگہ) کی شرط عائد کرتا تھا یا بڑی نالی کے آس پاس کی جگہ کی شرط عائد کرتا تھا (یعنی وہاں کی پیداوار میری ہوگی) ہم لوگ گائے لوہے اور دیگر اشیاء کے ذریعے بڑی محنت سے وہاں کام کرتے تھے پھر ہمیں اس میں سے کچھ ملتا تھا۔ حضرت رافع بن خدیجؓ ہمارے پاس آئے انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ایک ایسی چیز سے منع کیا ہے جو تمہارے لئے ہل کے حوالے سے فائدہ مند تھی ہل سے مراد ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کے عوض میں (زمین ٹھیکے پر دینا ہے) تو جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو اور اسے اس کی ضرورت نہ ہو تو وہ اپنے بھائی کو (بلا معاوضہ طور پر عارضی استعمال کے لئے) دیدے یا اس میں خود کھیتی باڑی کرے نبی اکرم ﷺ نے مزینہ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَالِثٍ يُصْرَحُ بِأَنَّ الرَّجَرَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمَزَارَعَةِ اللَّتَيْنِ

نَهَى عَنْهُمَا إِنَّمَا زَجَرَ عَنْهُ إِذَا كَانَ عَلَى شَرْطٍ مَجْهُولٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، مخابره اور مزارعہ جن دونوں سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے ان سے ممانعت اس صورت میں ہے جب کہ وہ مجہول شرط کے ساتھ ہوں

5199 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرِو الْقُرَشِيُّ أَبُو يَزِيدَ الْمُعَدَّلُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍ، فِيمَا يَحْسِبُ أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ حَتَّى الْجَاهِمِ إِلَى قَصْرِهِمْ فَغَلَبَ عَلَى الْأَرْضِ، وَالزَّرْعِ، وَالنَّخْلِ، فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنْ يُجْلُوا مِنْهَا وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ، وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ، وَيَخْرُجُونَ مِنْهَا، فَاشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَكْتُمُوا وَلَا يُغَيَّبُوا شَيْئًا، فَإِنْ فَعَلُوا، فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عِصْمَةَ، فَغَيَّبُوا مَسْكًَا فِيهِ مَالٌ وَحِلْيَةٌ لِحَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ إِلَى خَيْبَرَ، حِينَ أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّ حَيِّ: مَا فَعَلَ مَسْكُ حَيِّ الَّذِي جَاءَ بِهِ مِنْ

النَّضِيرِ؟ فَقَالَ: أَذْهَبَتْهُ النَّفَقَاتُ وَالْحُرُوبُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَهْدُ قَرِيبٌ وَالْمَالُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَمَسَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ، وَقَدْ كَانَ حَيًّا قَبْلَ ذَلِكَ قَدْ دَخَلَ خَرَبَةً، فَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ حَيًّا يَطُوفُ فِي خَرَبَةٍ هَاهُنَا، فَذَهَبُوا فَطَافُوا، فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فِي خَرَبَةٍ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي أَبِي حَقِيقٍ وَأَحَدَهُمَا زَوْجَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُمَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ، وَسَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُمْ وَذَرَارِيَهُمْ، وَقَسَمَ أَمْوَالَهُمْ لِلنَّكِيثِ الَّذِي نَكَّهَهُ، وَأَرَادَ أَنْ يُحْلِيَهُمْ مِنْهَا، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَكُونُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ نُصَلِّحُهَا، وَنَقُومَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا لِأَصْحَابِهِ غِلْمَانٌ يَقُومُونَ عَلَيْهَا فَكَانُوا لَا يَتَفَرَّغُونَ أَنْ يَقُومُوا، فَأَعْطَاهُمْ خَيْرٌ عَلَى أَنْ لَهُمُ الشَّطْرُ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَشَيْءٍ مَا بَدَأَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَأْتِيهِمْ كُلَّ عَامٍ يَخْرُصُهَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يُضَمِّنُهُمُ الشَّطْرَ، قَالَ: فَشَكَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةَ خَرْصِهِ، وَأَرَادُوا أَنْ يَرْشُوهُ، فَقَالَ: يَا أَعْدَاءَ اللَّهِ أَتَطْعُمُونِي السُّحْتِ، وَاللَّهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَلَا أَنْتُمْ أَبْغِضُ إِلَيَّ مِنْ عَدَتِكُمْ مِنَ الْفِرْدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، وَلَا يَحْمِلُنِي بَغْضَى آيَاتِكُمْ وَحُبِّي إِيَّاهُ عَلَى أَنْ لَا أَعْدِلَ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: بِهِذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ.

قَالَ: وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْنِي صَفِيَّةَ حُضْرَةَ، فَقَالَ: يَا صَفِيَّةُ مَا هَذِهِ الْخُضْرَةُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَأْسِي فِي حِجْرِ بْنِ أَبِي حَقِيقٍ وَأَنَا نَائِمَةٌ، فَرَأَيْتُ كَأَنَّ قَمْرًا وَقَعَ فِي حِجْرِي، فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ

5199- أسنده صحیح . عبد الواحد بن غیاث : ثقة، روی له أبو داود، ومن فوقه ثقات من رجال الصحیح . وأخرجه البيهقی

فی "السنن 6/114، وفی "الدلائل 231 - 4/229 "من طریق یوسف بن یعقوب القاضی، عن عبد الواحد بن غیاث، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه أبو داود "3006 فی الخراج والإمارة : باب ماجاء فی حکم أرض خبیر، من طریق ہارون بن زید بن أبی الزرقاء، عن أبیہ عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه بنحوه مختصراً : أحمد 2/22 و37، والبخاری "2328 فی الحرث والمزارعة : باب المزارعة بالشطرنحوه، و "2329" باب إذا لم يشترط السنن فی المزارعة، و "2331" باب فی المزارعة مع اليهودن ومسلم "1551" و "1" و "2" و "3" فی الشرب والمساقاة : باب المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزروع، وأبو داود "3408" فی البیوع والإجازات : باب فی المساقات والتمزیذ "1383" فی الأحکام : باب ما ذکر فی المزارعة، والدارمی 2/270، وابن ماجہ "2467" فی الرهون : باب معاملة النخيل والكرم، وابن الجارود "1101"، وابن شبة فی "تاریخ المدينة المنورة 1/180" و "186"، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/113" و "مشکل الآثار 3/113" و "116 - 115 من طرق عن عبید اللہ بن عمر، به . وأخرجه البخاری "2285" فی الإجارة : باب إذا استأجر أرضاً فمات أحدهما، و "2499" فی الشركة : باب ما كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم يعطى المؤلفه قلوبهم و "4248" فی المغازی : باب معاملة النبی صلی اللہ علیہ وسلم أهل خبیر، ومسلم "4" "1551" و "5" و "6"، وأبو داود "3409"، والنسائی 7/53 فی المزارعة : باب اختلاف الألفاظ والمأثورات فی المزارعة وابن الجارود "1102"، وابن شبة 1/178 و184، والطحاوی 3/283، والبيهقی 6/114 و115 و116، والبقوی "2177" من طرق عن نافع، به مختصراً . والقصة الأخيرة أخرجها بنحوها البخاری "2338" فی الحرث والمزارعة : باب إذا قال رب الأرض أفرک ما أفرک اللہ، و "2730" فی الشروط : باب إذا اشترط فی المزارعة : إذا شئت أخرجتک، وأبو داود "3007"، والبيهقی 6/114، وفی "الدلائل 4/234"، من طرق عن نافع، به.

فَلَطَمَنِي، وَقَالَ: تَمَنِينَ مَلَكَ يَثْرِبَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْغَضِ النَّاسِ إِلَيَّ قَتَلَ زَوْجِي وَأَبِي وَأَخِي، فَمَا زَالَ يَعْتَدِرُ إِلَيَّ، وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكَ أَلَبَّ عَلَيَّ الْعَرَبَ وَقَعَلَ وَقَعَلَ حَتَّى ذَهَبَ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسَقًا مِنْ تَمْرٍ كُلَّ عَامٍ وَعِشْرِينَ وَسَقًا مِنْ شَعِيرٍ.

فَلَمَّا كَانَ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَشُرُوا الْمُسْلِمِينَ، وَالْقَوْمُ ابْنُ عُمَرَ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ كَانَ لَهُ سَهْمٌ مِنْ خَيْبَرَ، فَلْيَحْضُرْ حَتَّى نَقْسِمَهَا بَيْنَهُمْ، فَقَسَمَهَا عُمَرُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ رَبِّسُهُمْ: لَا نُخْرِجُنَا دَعْنَا نَكُونُ فِيهَا كَمَا أَقْرَأْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ عُمَرُ لِرَبِّسِهِمْ: أَتَرَاهُ سَقَطَ عَنِّي قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ: كَيْفَ بَكَ إِذَا آفَصَتْ بِكَ رَا حِلَّتْكَ نَحْوَ الشَّامِ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا وَقَسَمَهَا عُمَرُ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِ الْهُدَيْبِيَّةِ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ جہاد کیا یہاں تک کہ جب ان لوگوں نے اپنے قلعے میں پناہ لے لی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زمین کھیتوں اور کھجوروں کے باغات پر غالب آ گئے تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس شرط پر صلح کر لی کہ انہیں وہاں سے جلا وطن کر دیا جائے اور وہ اپنی سواریوں پر جو کچھ لاد کر لے جاسکتے ہیں اسے لے جاسکیں گے البتہ سونا اور چاندی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں گے وہ لوگ وہاں سے نکلنے کے لئے تیار ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ کوئی چیز چھپائیں گے نہیں اور کوئی چیز غائب نہیں کریں گے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو پھر ان کے لئے کوئی ذمہ اور کوئی پناہ نہیں ہوگی۔ انہوں نے اس میں سے ایک تھیلے کو غائب کر دیا جس میں کچھ مال تھا اور زیورات تھے وہ جی بن اخطب کے تھے وہ اپنے ساتھ اس تھیلے کو اٹھا کر خیبر آیا تھا اس وقت جب بنو نضیر کو جلا وطن کیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جی کے چچا سے کہا جی کے اس تھیلے کا کیا بنا جو وہ بنو نضیر سے لے کر آیا تھا تو اس کے چچا نے کہا: اخراجات اور جنگوں نے سب کچھ خرچ کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی تو اتنا زیادہ وقت نہیں گزرا وہ مال اس سے زیادہ تھا (کہ ختم ہو جاتا) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے مارا پیتا جی بن اخطب اس سے پہلے ایک کھنڈر میں داخل ہو چکا تھا تو اس نے کہا: میں نے جی کو یہاں کے ایک کھنڈر میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا تھا۔ لوگ گئے وہاں چکر لگایا تو انہیں اس کھنڈر میں سے وہ تھیلہ لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حنیفہ کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا ان میں سے ایک جی بن اخطب کی صاحب زادی سیدہ صفیہ کا شوہر بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی خواتین اور بچوں کو قیدی بنا لیا اور ان کے اموال لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ آپ نے ان لوگوں کو وہاں سے جلا وطن کرنے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں ہماری سرزمین پر رہنے دیں۔ ہم یہاں کام کاج کریں گے۔ اس کی دیکھ بھال کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے پاس ایسے لوگ نہیں تھے جو زمین کی دیکھ بھال کرتے اور وہاں کی نگرانی کرتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی سرزمین ان لوگوں کو اس شرط پر دی کہ وہاں کی زراعت کھجوروں اور دیگر چیزوں میں سے نصف حصہ ان لوگوں کو ملے گا (اور نصف حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا جائے گا)۔

جب تک نبی اکرم ﷺ چاہیں گے (یعنی جب نبی اکرم ﷺ چاہیں گے یہ معاہدہ ختم کر دیں گے)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہر سال وہاں آیا کرتے تھے ان کی پیداوار کا اندازہ لگاتے تھے پھر وہ ان لوگوں کو نصف ادا نیگی کا پابند کرتے تھے راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اندازے کی سختی کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی انہوں نے پہلے انہیں رشوت دینے کی بھی کوشش کی تھی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! کیا تم مجھے حرام کھلانا چاہتے ہو۔ اللہ کی قسم میں تمہارے پاس اس ہستی کی طرف سے آیا ہوں۔ جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور تم لوگ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو یہاں تک کہ بندروں اور خزیروں سے بھی زیادہ ناپسندیدہ ہو لیکن اس کے باوجود تمہارے ساتھ میری نفرت اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میری محبت بھی مجھے اس چیز پر آمادہ نہیں کر سکی کہ میں تمہارے ساتھ ناانصافی کروں تو ان لوگوں نے کہا: اسی (ایمان داری کی وجہ سے) آسمان اور زمین قائم ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی دونوں آنکھوں پر سبز رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت کیا: اے صفیہ! یہ سبز رنگ کا نشان کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا میرا سر ابو حقیق کے صاحب زادے (یعنی میرے سابقہ شوہر) کی گود میں تھا۔ میں اس وقت سوئی ہوئی تھی میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری گود میں آ گیا ہے۔ (بیدار ہونے کے بعد) میں نے اپنے شوہر کو اس بارے میں بتایا تو اس نے مجھے ایک طمانچہ لگایا اور بولا تم یثرب کے بادشاہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) کی آرزو مند ہو۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نبی اکرم ﷺ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت تھے کیونکہ انہوں نے میرے شوہر میرے والد اور میرے بھائی کو قتل کروایا تھا نبی اکرم ﷺ مسلسل میرے سامنے عذر بیان کرتے رہے۔ آپ یہ فرماتے تھے تمہارے والد نے تمام عربوں کو میرے خلاف کر دیا تھا۔ اس نے یہ کیا تھا اس نے وہ کیا تھا (اس وجہ سے میں اس سے لڑنے پر مجبور ہوا تھا) یہاں تک کہ میرے دل میں (نبی اکرم ﷺ کے بارے میں جو ناپسندیدگی تھی) وہ ختم ہو گئی۔

نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے ہر خاتون کو ہر سال کھجور کے اسی (۸۰) وسق اور جو کے بیس (۲۰) وسق دیا کرتے تھے۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور (خیبر کے یہودیوں نے) مسلمانوں کے ساتھ دھوکا کرنا شروع کیا اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کو گھر کی چھت سے نیچے گرا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص کا خیبر میں مخصوص حصہ ہے وہ آجائے تاکہ ہم اسے ان کے درمیان تقسیم کر دیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ ان کے سردار نے کہا: آپ ہمیں (خیبر سے) نہ نکالیں آپ ہمیں یہاں رہنے دیں جس طرح نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہاں رہنے دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے کہا: کیا تم اس کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے قول کے برخلاف کیا ہے۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری سواری تمہیں لے کر شام کی طرف بڑھ رہی ہوگی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کی زمین ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دی جو صلح حدیبیہ میں موجود تھے اور غزوہ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔

ذَكَرُ التَّغْلِيظِ عَلَى مَنْ لَمْ يَتْرِكِ الْمُخَابَرَةَ، الَّتِي ذَكَرْنَاهَا، بَعْدَ عِلْمِهِ بِالنَّهْيِ عَنْهَا
 ایسے شخص پر شدت کا تذکرہ جو مخابره کو ترک نہیں کرتا ہے، جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے
 اور وہ اس کی ممانعت کا علم ہونے کے بعد (بھی اسے ترک نہیں کرتا)

5200 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى
 بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُنَيْمٍ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
 (متن حدیث): مَنْ لَمْ يَدْرِ الْمُخَابَرَةَ، فَلْيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 هُوَ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
 ”جو شخص مخابره کو ترک نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہے۔“
 (امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: راوی کا نام اسحاق بن ابی اسرائیل ہے۔)

ذَكَرُ خَبْرٍ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْخَلْدِ أَنْ نَهَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنِ الْمُخَابَرَةِ كَانٍ لِلْعِلَّةِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس چیز سے شک کی نفی کرتی ہے، نبی اکرم ﷺ نے مخابره سے
 منع اس علت کی وجہ سے کیا ہے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5201 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ
 هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، قَالَ:

5200 - إسحاق بن إبراهيم: هو إسحاق بن أبي إسرائيل إبراهيم بن كعب كاسجر والمروزي. وهو ثقة روى له أبو داود
 والنسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح، وأبو الزبير قد عنعن. يحيى بن سليم: وهو الطائف وقد توبع، وابن خنيم: هو عبد الله بن
 عثمان بن خنيم. وأخرجه الترمذی فی "العلل 1/526"، والطحاوی 4/107 من طریقین عن يحيى بن سليم، به قال الترمذی:
 سألت محمداً عن هذا الحديث، قلت له: روى هذا الحديث عن ابن خنيم غير يحيى بن سليم؟ قال نعم، ورواه مسلم بن خالد،
 وداود بن عبد الرحمن العطار، قلت له: ما معنى هذا الحديث؟ قال: إنما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تلك الشروط
 الفاسدة التي كانوا يشترطون، فقال: من لم ينته عن الذي نهيت عنه فليؤذن بحرب من الله ورسوله. وأخرجه أبو داود "3406" فی
 البيوع: باب في باب في المخابرة، والطحاوی 4/107، والبيهقي 6/128، وأبو نعیم فی "الحلية 9/326" من طریقین عن ابن
 رجاء المكي، عن ابن خنيم، به. وذكره الحاكم 286 - 2/2/285 عن ابن خنيم، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى السَّوَابِي مِنَ الزَّرْعِ وَبِمَا سُقِيَ بِالْمَاءِ مِنْهَا، فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، وَرَخَّصَ لَنَا أَنْ نُكْرِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں زمین کو کرائے پر دیتے تھے کہ کھیت کا جو حصہ بارانی پانی یا نالی کے پانی کے قریب ہے (اس کی پیداوار مالک کو ملے گی) تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ آپ نے ہمیں اس بات کی اجازت دی کہ ہم سونے یا چاندی کے عوض میں زمین کو کرائے پر دے سکتے ہیں۔



5201- إسنادہ ضعيف محمد بن عبد الرحمن بن لبينة، بن عكرمة لم يرو عنه سوى إبراهيم بن سعد. وأخرجه الدارمي 2/271 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/182، وأبو داود 4/111، وفي "مشكل الآثار 3/286"، والبيهقي 6/133، والبخاري في "التاريخ الكبير 1/195" من طريق بن سعد به. وأخرجه أحمد 1/178، والنسائي 7/41 في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والرابع، من طريقين عن محمد بن عكرمة، به.

کتابِ اَحْيَاءِ الْمَوَاتِ

کتاب! بخیر زمین کو آباد کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْأَجْرَ لِمُحْيِي الْمَوَاتِ مِنْ أَرْضِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا
اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے اجر کو نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اللہ کی بخیر زمین کو آباد کرتا ہے

5202 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدِ الْقَيْسِيِّ،

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتْ

الْعَافِيَةَ، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

✿✿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص بخیر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اور اس میں سے جو بھی کچھ کھالیتا ہے تو یہ چیز اس آدمی کے لئے صدقہ ہوگی۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

هَذَا مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ وَلَا يُعْلَمُ لَهُ سَمَاعٌ مِنْ جَابِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، عبد اللہ بن عبد الرحمن نامی راوی مجہول ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں ہے

5202 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن، قال الحافظ: مستور، روی

له أبو داود والترمذی والنسائی، وقد تابعه غیر واحد. وأخرجه أحمد 3/313 و3/327 و318، وأبو عیبة فی "الأموال" 1050،

والدارمی 2/267، والبغوی "1651"، والبیہقی 6/148 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسموه: عبید اللہ بن عبد

الرحمن. وأخرجه یحییٰ 3/بن آدم فی "الخروج" 259 "من طریق أبي معاوية، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أحمد 3/363 عن

عفان، عن سعید بن یزید، عن لیث، عن أبي وقال عفان مرة: عن أبي بكر بن محمد -عن جابر، عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ:

"من أحيا أرضاً وعرة من المصر أو رمية من مصر، فهي له" وتحرّف فی المطبوع من "المسند" "وعروة" إلى "دعوة" والمثبت من

"مجمع الزوائد" 4/157، وفيه لیث، وهو ابن أبي سليم، وهو ضعيف. وعلقه الإمام البخاری فی "صحيحه" 5/23 بصيغة

التمريض فی كتاب الحرق والمزارة: باب من أحيا أرضاً مواتاً.

5203 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ بِهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ، فَلَهُ بِهَا أَجْرٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اور اس میں سے جو بھی جاندار چیز کچھ کھالیتی ہے اسے اس کا اجر ملے گا۔“

ذِكْرُ عَطَاءِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْأَجْرَ لِلْمُسْلِمِ إِذَا أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً

مَعَ كِتَابَةِ الصَّدَقَةِ لَهُ بِمَا تَأْكُلُ الْعَافِيَةُ مِنْهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو اجر عطا کرنے کا تذکرہ جو مسلمان کسی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اس کے ہمراہ اس شخص کو صدقہ کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے جب اس زمین میں سے کوئی بھی جاندار چیز کچھ کھاتی ہے

5204 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْمُنْهَالِ ابْنِ أَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ مِنْهَالٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدِ الْقَيْسِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ، مِنْهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِي هَذَا الْحَبْرِ دَلِيلٌ صَحِيحٌ، عَلَى أَنَّ الدِّمِّيَّ، إِذَا أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً لَمْ تَكُنْ لَهُ، لِأَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا لِلْمُسْلِمِ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

”جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اور اس میں سے جو چیز بھی کچھ کھالیتی ہے تو یہ اس شخص کے حق میں صدقہ شمار ہوگا۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی صحیح دلیل موجود ہے جب کوئی ذمی شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اس کی ملکیت نہیں ہوگی کیونکہ صدقہ صرف مسلمان کے لئے ہوتا ہے۔

5203-- هو مكرر ما قبله.

5204-- إسنادہ علی شرط مسلم، ولا تضر عننة أبي الزبير، لأنه متابع. وأخرجه أحمد 3/356، وابن زنجويه في "الأموال" 1049، وأبو يعلى "1805"، والبخاري "1650"، والبيهقي 6/148 عن طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الدِّمِيَّ إِذَا أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً لَمْ تَكُنْ لَهُ
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب کوئی ذمی کسی بنجر زمین کو
آباد کر دے تو وہ اس کی ملکیت نہیں ہوگی

5205 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَانَ بِإِذْنِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزَّمَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً، فَهِيَ لَهُ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَوَافِي مِنْهَا، فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ
تَوْضِیحْ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: لَمَّا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي هَذَا الْخَبْرِ: وَمَا أَكَلَتِ الْعَوَافِي مِنْهَا فَهِيَ
لَهُ صَدَقَةٌ، كَانَ فِيهِ آيَاتُ الْبَيِّنَاتِ بَأَنَّ الْخَطَابَ وَرَدَّ فِي هَذَا الْخَبْرِ لِلْمُسْلِمِينَ دُونَ غَيْرِهِمْ، وَأَنَّ الدِّمِيَّ لَمْ يَقَعْ
خَطَابُ الْخَبْرِ عَلَيْهِ، وَأَنَّهُ إِذَا أَحْيَى الْمَوَاتَ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، إِذِ الصَّدَقَةُ لَا تَكُونُ إِلَّا لِلْمُسْلِمِينَ.

وَقَدْ سَمِعَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ هَذَا الْخَبْرَ مِنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَهَمَّا طَرِيقَانِ مَحْفُوظَانِ.
(تَوْضِیحْ مَصْنَفٍ): وَطُلَّابُ الرِّزْقِ يُسَمَّوْنَ: الْعَافِيَةَ.
قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے وہ اس کی ملکیت ہوتی ہے اس میں سے جو بھی جانور وغیرہ جو کچھ کھا لیتا ہے یہ چیز اس
کے لئے صدقہ ہوگی۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں یہ فرما دیا ”اس میں سے جو بھی جانور وغیرہ کچھ
کھا لیتا ہے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا“ اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے اس روایت میں موجود حکم مسلمانوں کے لئے
ہے دوسروں کے لئے نہیں ہے اور اس روایت کا حکم ذمیوں پر لاگو نہیں ہوگا کہ اگر وہ کسی بنجر زمین کو آباد کر لیتے ہیں تو وہ ان کی ملکیت
نہیں ہوگی کیونکہ صدقہ صرف مسلمانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔

5205 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الزماني، وهو محمد بن يحيى بن فياض الزماني،
وهو ي ثقة، روى له أبو داود والنسائي في "اليوم واللييلة". "عبد الوهاب الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد المجيد بن الصلت الثقفي.
وأخرجه أبو يعلى "2195" عن سفيان، عن عبد الوهاب الثقفي: بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/304 و338، والترمذى "1379"
في الأحكام: باب ما ذكر في إحياء الأرض الموات، من طرق عن هشام بن عروة، به. وقال الترمذى - وقد أخرج الشطر الأول فقط
- حديث حسن صحيح.

ہشام بن عروہ نے یہ روایت وہب بن کیسان سے سنی ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنی ہے اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

رزق کے طلب گاروں کے لئے لفظ ”عافیہ“ استعمال ہوتا ہے (جو اس حدیث میں استعمال ہوا ہے) یہ بات امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔



کتابُ الأَطْعَمَةِ

کتاب! کھانے کے بارے میں روایات

بابُ آدابِ الأَكْلِ

کھانے کے آداب

ذِكْرُ الإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ لَا يَخْلُوَ بَيْتَهُ مِنَ التَّمْرِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے، اس کے گھر میں

ہر وقت کھجوریں موجود ہونی چاہئیں

5206 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

أَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔“

ذِكْرُ الإِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ تَغْطِيَةَ ثَرِيدِهِ قَبْلَ الأَكْلِ رَجَاءً وَجُودِ الْبَرَكَاتِ فِيهِ

آدمی کے لیے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ وہ کھانے سے پہلے اپنے ثرید کو ڈھانپ کر

رکھے یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس طرح اس میں برکت پائی جائے گی

5207 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ

5206 - إسناده صحيح. أحمد بن أبي الحواری: هو أحمد بن عبد الله بن ميمون بن العباس بن الحارث التغلبي ابن أبي

الحواری. ثقة روى له أبو داود وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين غير مروان بن محمد - وهو ابن حسان الأسدي - فمن رجال

مسلم. وأخرجه ابن ماجه 3327 في الأَطْعَمَةِ: باب في التمر، وأبو نعيم في "الحلية" 10/31 من طريق أحمد بن أبي الحواری، بهذا

الإسناد وأخرجه الدرامي، 2/104 ومن طريقه مسلم 2046 في الأشربة: باب في إدخال التمر ونحوه من الأقوات للعيال،

والترمذی 1815 في الأَطْعَمَةِ: باب ما جاء في استحباب التمر، عن يحيى بن حسان، وعن سليمان بن بلال، ربه.

وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ،
(متن حدیث): أَنَّهُمَا كَانَتَا إِذَا تَرَدَّتْ غَطْنَتُهُ حَتَّى يَذْهَبَ قَوْزُهُ، ثُمَّ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبُرُكَةِ

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب وہ ٹرید بناتی تھیں تو اسے ڈھانپ دیتی تھیں
یہاں تک کہ اس کی گرمی رخصت ہو جاتی تھی پھر وہ یہ فرماتی تھیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ
برکت میں اضافے کا باعث ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحَدِّثِ الْأَكْلَ قَبْلَ أَحْدَاثِ الْوُضُوءِ مِنْ حَدِيثِهِ
بے وضو شخص کے لیے حدیث لاحق ہونے کے بعد نئے سرے سے وضو کرنے

سے پہلے کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5208 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِسُتْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ،
قَالَ: حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَطَعِمَ، فَقِيلَ لَهُ: قَبْلَ أَنْ تَوَضَّأَ؟
فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَاتَوَضَّأَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کر کے تشریف لائے آپ کھانا
کھانے لگے تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ وضو کرنے سے پہلے ہی (کھانے لگے ہیں؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں کیا
نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں۔

5207- حدیث حسن، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر قرۃ بن عبد الرحمن، فہو من رواۃ اصحاب السنن "وروی لہ مسلم
مقروناً بغيره، وضعفه ابن معین وأبو زرعة وأبو حاتم والنسائي، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن عدی: لم أر له حديثاً منكراً
جداً، وأرجو أنه لا بأس به، وقال الحافظ في "التقريب": "صدوق له مناكير. قلت: وقد تابعه عليه ابن لهيعة عند أحمد، فبتقوى. أبو
الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن السرح. وأخرجه الدارمي، 2/100 والطبرانی في "الكبير، 24/226" والحاكم
4/118، والبيهقي 7/280 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

5208- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه مسلم 347 في الطهارة: باب جواز أكل المحدث الطعام وأنه لا
كراهة في ذلك، والدارمي 108-107/2، و108، والترمذي في "الشمائل، 187" والنسائي في الوليمة كما في "الصحفة 4/461"
من طرق عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ لِلْمَغْرِبِ إِذَا اجْتَمَعَا
مغرب کی نماز قائم ہونے کے وقت کھانا کھالینے کے حکم ہونے کا تذکرہ
جب (نماز اور کھانا دونوں) اکٹھے ہو جائیں

5209 - حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ
أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): إِذَا وُضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاَبْتَدُوا بِالْعِشَاءِ
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔"

5210 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، فِي عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ،
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّعَامِ لِمَنْ أَرَادَ أَكْلَهُ

جو شخص کھانا کھانے کا ارادہ کرے اسے کھانا کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کے حکم کا تذکرہ
5211 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ
الْوَلِيدِيُّ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي وَجْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي
سَلْمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ يَا بَنِيَّ وَسَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ
مِمَّا يَلِيكَ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ أَكْلَتِي بَعْدُ.

5209 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وانظر 2066، و20069 وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي.

5210 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله.

5211 - إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير أبي وجرة، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وأخرجه
الطيالسي 1358 عن عبد الله بن المبارك، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 4/26-27 والترمذي 1857 في
الأطعمة: باب ما جاء في التسمية على الطعام، والنسائي في "الكبرى"، 8/130 وفي "اليوم واللييلة"، 274275 "وابن ماجة 3265 في
الأطعمة: باب التسمية عند الطعام، وابن السني في "اليوم واللييلة" 464 "من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عمر بن أبي
سلمة، وليس فيه أبو وجرة. قال الترمذي: وقد روى عن هشام بن عروة، عن أبي وجرة السعدي، عن رجل من مزينة، عن عمر بن
أبي سلمة، وقد اختلف أصحاب هشام بن عروة في رواية هذا الحديث.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو وَجْزَةَ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدِ السَّعْدِيِّ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! بیٹھو، بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ اسی طرح کھاتا ہوں۔ (امام ابن حبان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابوجزہ نامی راوی یزید بن عبید سعدی ہے۔)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلٌ مِنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَقَرَّدَ بِهِ

أَبُو وَجْزَةَ وَوَهَّبُ بْنُ كَيْسَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں ابوجزہ اور وہب بن کیسان نامی راوی منفرد ہیں

5212 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ إِلَى طَعَامٍ، فَقَالَ: تَعَالَ يَا بَنِيَّ، كُلْ مِمَّا يَلِيكَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ

عبدالرحمن بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں کھانے پر بلا یا اور فرمایا: اے میرے بیٹے آگے آ جاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ قَوْلَ الْمَرءِ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ، إِنَّمَا يَقُولُ ذَلِكَ عِنْدَ ذِكْرِهِ

نَسْيَانَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّعَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی بسم اللہ فی اولہ و آخرہ اس وقت پڑھے گا

جب وہ کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے

5213 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خِيَّاطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ

5212 - حدیث صحیح، وهو مکرر ما قبله. عبد الرحمن بن محمد بن عمر ذکره المؤلف في "الفتاوى"، 7/88، "والبخاری فی "التاریخ الكبير" 5/346 "وقالا: روى عنه يعقوب بن محمد، وأبوه محمد بن عمر بن أبي سلمة ذكره المؤلف في "الفتاوى"، 5/263، وترجمه البخاری فی "تاریخه الكبير" 1/176، "وقال الحافظ في "التقريب": "مقبول. والحديث علقه البخاری فی "التاریخ: 1/176" فقال: قال يعقوب بن محمد: حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن عمر بن أبي سلمة. . . فذكره. وانظر. 5211.

بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى الْجُهَنِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ فِي أَوَّلِ طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ حِينَ يَذْكُرُ: بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ، فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُ طَعَامَهُ جَدِيدًا، وَيَمْنَعُ النَّجِيبَ مَا كَانَ يُصِيبُ مِنْهُ

❁❁ قاسم بن عبد الرحمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کھانے کے آغاز میں اللہ کا ذکر کرنا بھول جائے تو اسے جب یاد آئے تو وہ اس وقت یہ پڑھ لے:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آغاز میں بھی اور آخر میں بھی۔“

تو وہ گویا اپنے کھانے کو نئے سرے سے شروع کرے گا۔ اس سے پہلے جو خرابی اس تک پہنچی تھی اسے روک دے گا۔

ذَكَرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ مُوسَى الْجُهَنِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں موسیٰ جہنی نامی راوی منفر د ہے

5214 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَلْفٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ،

5213- إسناده صحيح، خليفه بن خياط: هو الإمام الحافظ العلامة الإخباري أبو عمرو العصفري البصري، صاحب "التاريخ" و"الطبقات" وهو صدوق أخرج له البخاري في "صحيحه" جملة أحاديث متبعة وتعليقاً، وذكره المؤلف في "النفقات" 8/233 وقال: كان متقناً عالماً بأيام الناس وأنسابهم. وقال ابن عدى: له حديث كثير، وتاريخ حسن، وكتاب في طبقات الرجال، وهو مستقيم الحديث، صدوق من متيقظي رواة الحديث، ومن فوّه ثقات على شرط الصحيح، وسمع عبد الرحمن من أبيه ثبته سفيان الثوري وشريك بن عبد الله، وابن معين والبخاري وأبو حاتم. موسى الجهني: هو موسى بن عبد الله، وقيل: ابن عبد الرحمن الجهني. وهو في "مسند خليفة" 62. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" 461 عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 10354 عن عبد الله بن الإمام أحمد، عن خليفة بن خياط، به. قال الهيثمي في "المجمع" 5/23: "رواه الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" ورجاله ثقات.

5214- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عيسى بن أحمد، وهو ثقة روى له الترمذی، إلا أن فيه انقطاعاً، عبد الله بن عبيد بن عمير لم يسمع من عائشة، ورواه جماعة عن هشام الدستوائي فزادوا فيه بين عبد الله وبين عائشة "أم كلثوم" كما يأتي، وهو الصواب. وأخرجه أحمد، 6/143 والدارمي، 2/94 وابن ماجه 3264 في الأَطْعَمَةِ: باب في التسمية عند الطعام، من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 6/246 والبيهقي 7/276 عن روح، وأحمد 6/265 عن عبد الوهاب الخفاف، والدارمي 2/94 عن معاذ بن هشام، وأبو داود 3767 في الأَطْعَمَةِ: باب التسمية على الطعام، عن إسماعيل ابن عليه، وأحمد 6/207-208 والترمذی 1858 في الأَطْعَمَةِ: باب ما جاء في التسمية على الطعام، عن وكيع، والنسائي في "اليوم والليلة" 281 عن المعتمر بن سليمان، والطالبسي 1566 ومن طريقه الطحاوي في "مشكل الآثار" 2/21، والبيهقي 7/276، والحاكم 4/108.

قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي بَيْتِهِ نَفَرًا، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلِقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ سَمَى بِاللَّهِ لَكَفَاكُمْ، فَإِذَا أَكَلْتُمْ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ چھ آدمیوں کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے لئے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھ لی ہوتی، تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے اللہ کا نام لے لینا چاہئے اور اگر وہ اس کے آغاز میں اللہ کا نام لینا بھول جاتا ہے تو پھر یہ پڑھنا چاہئے۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کے آغاز میں بھی اور آخر میں بھی۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ وَاكَلَ غَيْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ بِالْيَمِينِ مَعَ ابْتِدَاءِ التَّسْمِيَةِ
جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

وہ دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے آگے سے کھائے اور آغاز میں بسم اللہ پڑھ لے

5215 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْبِصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ أَبِي وَجْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذْنُ بَنِي قَسَمِ اللَّهِ، وَكُلُّ بِيَمِينِكَ، وَكُلُّ مِمَّا يَلِيكَ.

قَالَ: أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو وَجْرَةَ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدِ السَّعْدِيِّ

❀❀ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے میرے بیٹے! آگے آ جاؤ اللہ کا نام لو اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو وجزہ نامی راوی کا نام یزید بن عبید سعدی ہے۔)

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّعَامِ

عَلَى مَا أَسْبَغَ وَأَفْضَلَ وَأَنْعَمَ

5215 - إسناده صحيح، وقد تقدم برقم 5211 و5212 وأخرجه أحمد 4/27، وأبو داود 3777 في الأَطْعَمَةِ: باب الأَكْلِ

باليَمِينِ، عن محمد بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/27 من طريقين عن سليمان بن بلال، به.

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے حکم کا تذکرہ

اس بات پر جو اس نے مہربانی کی اور فضل کیا اور انعام کیا

5216- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ بِخَبَرِ غَرِيبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

خَشْرَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا أَخْرَجَكَ

هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا مَا أَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوعِ، قَالَ: وَأَنَا وَاللَّهِ مَا أَخْرَجَنِي غَيْرُهُ، فَيَيْنَمَا هُمَا

كَذَلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَا: وَاللَّهِ مَا

أَخْرَجَنَا إِلَّا مَا نَجِدُ فِي بُطُونِنَا مِنْ حَاقِ الْجُوعِ، قَالَ: وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَخْرَجَنِي غَيْرُهُ، فَقُومَا،

فَانْطَلَقُوا حَتَّى آتَوْا بَابَ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ أَبُو أَيُّوبَ يَدْخِرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

أَوْ لَبَنًا، فَأَبْطَأَ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّ يَأْتِ لِحِينِهِ، فَأَطْعَمَهُ لِأَهْلِهِ وَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلِهِ يَعْمَلُ فِيهِ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الْبَابِ

خَرَجَتِ امْرَأَتُهُ، فَقَالَتْ: مَرَحَبًا بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَقَالَ لَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: فَايْنَ أَبُو أَيُّوبَ؟ فَسَمِعَهُ وَهُوَ يَعْمَلُ فِي نَخْلٍ لَهُ، فَجَاءَ يَسْتَدُّ، فَقَالَ: مَرَحَبًا بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ بِالْحِينِ الَّذِي كُنْتُ تَجِيءُ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

صَدَقْتَ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَقَطَعَ عِدْقًا مِنَ النَّخْلِ فِيهِ مِنْ كُلِّ التَّمْرِ وَالرُّطْبِ وَالْبُسْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: مَا أَرَدْتُ إِلَى هَذَا، أَلَا جَنَيْتَ لَنَا مِنْ تَمْرِهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَحْبَبْتُ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ تَمْرِهِ وَرُطْبِهِ وَبُسْرِهِ،

وَلَا ذُبْحَنَ لَكَ مَعَ هَذَا، قَالَ: إِنْ ذُبِحَتْ فَلَا تَذُبْحَنَ ذَاتَ دَرٍّ، فَأَخَذَ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَذَبَحَهُ، وَقَالَ لَامْرَأَتِهِ:

أَخْبِرِي وَأَعْبِرِي لَنَا، وَأَنْتِ أَعْلَمُ بِالْخَبْرِ، فَأَخَذَ الْجَدْيَ فَطَبَخَهُ وَشَوَى نِصْفَهُ، فَلَمَّا أَدْرَكَ الطَّعَامَ، وَضَعَ بَيْنَ

5216- وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/317-318 وقال: رواه الطبراني في "الصغير" و"الأوسط" وفيه عبد الله بن

كيسان المروزي، وقد وثقه ابن حبان وضعفه غيره، وبقية رجاله رجال الصحيح. وقال الحافظ في "تخريج الأذكار" فيما نقله عن

ابن علان 5/231-232 بعد إيرادته وتخريجه: هذا حديث حسن، فيه غزابه من وجهين، أحدهما ذكر أبي أيوب، وقصة

فاطمة "قلت: قصة فاطمة لم ترد عند المصنف" والمشهور في هذا قصة أبي الهيثم بن التيهان... وفي الباب عن أبي هريرة

شبه أصل القصة عند مسلم، 2038 والترمذي، 2369 والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"، 1/467 وقال الترمذي: حديث

حسن صحيح غريب. وعن عمر عند أبي يعلى، 250 والبخاري، 3681 والبيهقي في "دلائل النبوة"، 1/362، "وفي سننه عبد الله بن

عيسى أبو خلف وهو ضعيف. وعن أبي بكر عن المروزي في "مسند أبي بكر"، 55، "وأبي يعلى، 78، وفي سننه يحيى بن عبيد الله بن

عبد الله بن موهب التيمي وهو متروك. وعن ابن مسعود أخرجه الطبراني في "الكبير"، 10496، "وفي سننه محمد بن السائب الكلبي

متهم بالكذب. وعن ابن عمر عند الطبراني كما في "المجمع"، 10/319-321، "قال الهيثمي: فيه بكار بن محمد السيريني وقد

ضعفه الجمهور، ووثقه ابن معين، وبقية رجاله ثقات. وعن أبي الهيثم بن التيهان عند البيهقي في "الدلائل"، 1/360، "وروايه عن أبي

الهيثم مجهول.

يَدِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَ مِنَ الْجُدْيِ فَجَعَلَهُ فِي رِغِيْفٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا أَيُّوبَ أْبَلِغْ بِهَذَا فَاطِمَةَ، فَإِنَّهَا لَمْ تُصَبِّ مِثْلَ هَذَا مِنْذُ أَيَّامٍ، فَذَهَبَ بِهِ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى فَاطِمَةَ، فَلَمَّا أَكَلُوا وَشَبِعُوا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُبْزٌ وَلَحْمٌ وَتَمْرٌ وَنُسْرٌ وَرُطَبٌ وَدَمِغَتْ عَيْنَاهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ هَذَا لَهُوَ النَّعِيمُ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ، قَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا (ثُمَّ لْتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ) (التكاثر: 8) فَهَذَا النَّعِيمُ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: بَلْ إِذَا أَصَبْتُمْ مِثْلَ هَذَا، فَضْرَبْتُمْ بِأَيْدِيكُمْ، فَقُولُوا: بِسْمِ اللَّهِ، وَإِذَا شَبِعْتُمْ فَقُولُوا: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ أَشْبَعَنَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَأَفْضَلَ، فَإِنَّ هَذَا كَفَّاتٌ بِهَا فَلَمَّا نَهَضَ قَالَ لِأَبِي أَيُّوبَ: إِنِّي نَعْدَا وَكَانَ لَا يَأْتِي إِلَيْهِ أَحَدٌ مَعْرُوفًا إِلَّا أَحَبَّ أَنْ يُجَازِيَهُ، قَالَ: وَإِنَّ أَبَا أَيُّوبَ لَمْ يَسْمَعْ ذَلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَكَ أَنْ تَأْتِيَهُ عَدَا، فَاتَاهُ مِنَ الْعَدَا، فَأَعْطَاهُ وَلِيَدَتَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا أَيُّوبَ اسْتَوْصِ بِهَا خَيْرًا، فَإِنَّا لَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا مَا دَامَتْ عِنْدَنَا فَلَمَّا جَاءَ بِهَا أَبُو أَيُّوبَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا أَحَدٌ لَوْصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْ أَنْ أَعْتَقَهَا، فَأَعْتَقَهَا

❁❁ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دن چڑھنے کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی تو بولے: اے ابو بکر آپ اس وقت تو نہیں آتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بتایا میں شدید بھوک کی وجہ سے اس وقت آیا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی صرف اسی وجہ سے آیا ہوں ابھی یہ دونوں حضرات اسی حالت میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لے آئے۔ آپ نے دریافت کیا تم دونوں اس وقت کیوں آئے ہو؟ ان دونوں نے عرض کی: اللہ کی قسم ہم شدید ترین بھوک کی وجہ سے اس وقت باہر نکلے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہیں۔ میں بھی صرف اسی وجہ سے باہر آیا ہوں تم دونوں اٹھو پھر یہ دونوں حضرات حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا اور دودھ وغیرہ سنبھال کر رکھتے تھے۔ اس دن تاخیر ہو گئی تھی وہ اس وقت نہیں آئے تھے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں کو کھانا کھلایا اور خود کھجور کے باغ میں چلے گئے تاکہ وہاں کام کرتے رہیں۔ جب یہ حضرات حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ باہر آئیں۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کے نبی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا: ابو ایوب کہاں ہے؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سنی لی وہ اس وقت اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔ وہ جلدی سے چلتے ہوئے آئے اور عرض کی اللہ کے نبی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید اے اللہ کے نبی آپ عام طور پر اس وقت تشریف نہیں لاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نے ٹھیک کہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ گئے اور کھجور کے باغ میں سے ہر قسم کی کھجوریں خشک، تازہ اور تر کھجوریں لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ نہیں چاہتا تھا تم نے ہمارے لئے صرف خشک کھجوریں لے لیں۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی میں یہ چاہتا تھا کہ آپ خشک اور تازہ ہر طرح کی کھجوریں کھائیں۔ میں اس کے ہمراہ آپ کے لئے جانور بھی ذبح کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ذبح کرنا ہے

تو دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا پھر انہوں نے ایک بکری یا بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور اپنی بیوی سے کہا تم روٹی پکاؤ اور ہمارے لئے آنا گوئدہ لو تمہیں اچھی روٹی پکانی آتی ہے پھر انہوں نے بھیڑ کا بچہ لے کر اس کو پکایا اور اس کا نصف حصہ بھون لیا جب کھانا تیار ہوا تو وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رکھا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے کچھ گوشت لے کر اس کے ساتھ روٹی رکھی اور فرمایا: اے ابویوب! یہ فاطمہ تک پہنچا دو کیوں کہ اس نے بھی کئی دن سے کھانا نہیں کھایا۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ وہ کھانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تک پہنچانے چلے گئے جب ان حضرات نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روٹی اور گوشت خشک تازہ اور تر کھجوریں پھر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے دریافت کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اس دن تم سے ضرور نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) تو یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائے گا۔ یہ بات آپ کے ساتھیوں کو گراں گزری تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں اس طرح کی نعمتیں نصیب ہوں تو تم اپنے ہاتھ آگے بڑھاؤ اور بسم اللہ پڑھ لو اور جب تم سیر ہو جاؤ تو یہ پڑھو۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جس نے ہمیں سیر کیا اور اس نے ہم پر نعمتیں کیں اور فضل کیا۔“

تو یہ ان کے لئے کفایت کر جائے گا۔

جب یہ حضرات اٹھنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کل ہمارے ہاں آنا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جب بھی کوئی اچھائی کی جاتی تھی تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ اس کا بدلہ دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں سنی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو یہ ہدایت کی ہے آپ کل ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اگلے دن حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی کنیز انہیں عطا کی آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابویوب اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو کیونکہ یہ جب تک ہمارے پاس رہی۔ ہم نے اس میں صرف بھلائی دیکھی ہے جب حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ اس کنیز کو نبی اکرم ﷺ کے پاس سے لے آئے تو انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں جو بھلائی کی تلقین کی ہے۔ اس کے حوالے سے مجھے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ملتی کہ میں اسے آزاد کر دوں تو حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو آزاد کر دیا۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ طَعَامِ طَعَمَهُ

اس بات کا تذکرہ بندہ کھانا کھالینے کے بعد فارغ ہو کر اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے؟

5217 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جَبْشِبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ

✽✽ حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ نے کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھی۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو وہ ایسی نہ ہو کہ کفایت نہ کرے اور نہ ہی اسے وداع کیا گیا ہو اور نہ ہی اس سے بے نیازی اختیار کی گئی ہو۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعَهُ
خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

خالد بن معدان نامی راوی نے یہ روایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5218 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا معاويةُ بْنُ صالحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: (متن حدیث): شَهَدْنَا طَعَامًا فِي مَنْزِلِ عَبْدِ الْأَعْلَى وَمَعَنَا أَبُو أَمَامَةَ، فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: مَا أَحَبُّ أَنْ أَكُونَ حَظِيًّا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ معاويةُ بْنُ صالحٍ، عَنْ عامرِ بْنِ جَشِيبٍ،

5217 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عامر بن جشيب، فقد روى له النسائي وأبو داود في "المزاسيل" وذكره المؤلف في "تقائه" وروى عنه جماعة، ونقل الحافظ في "التقريب" توثيقه عن الدارقطني وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/163 "عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 7471 "من طريقين عن معاوية بن صالح - وهو ابن حدير - به. وأخرجه أحمد، 5/2667 والنسائي في "الكبرى"، وفي "عمل اليوم والليلة"، 283 "وابن السني في "اليوم والليلة"، 469 "والطبراني 7472 من طرق عن السري بن نعم الجيزي، عن عامر بن جشيب، به. وأخرجه الدارمي، 2/95 والبخاري 5458 و5459 في الأَطْعَمَةِ: باب ما يقول إذا فرغ من طعامه، وأبو داود 3849 في الأَطْعَمَةِ: باب ما يقول الرجل إذا طعم، والترمذي 3456 في الدعوات: باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، وابن ماجه 3284 في الأَطْعَمَةِ: باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، والطبراني 7469 و7470 والحاكم، 4/136 والبيهقي، 7/286 والبغوي 2827 و2828 من طرق عن ثور بن يزيد، عن خالد بن معدان، به. وانظر ما بعده.

5218 - إسناده صحيح رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 5/261 عن عبد الرحمن بن مهدى، والحاكم 4/135-136 من طريق يحيى بن أبي طالب، عن زيد بن الحباب، كلاهما عن عامر بن جشيب، عن معاوية بن صالح، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

وَبِحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ
خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عبدالاعلیٰ کے گھر کھانے پر مدعو تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔
کھانے سے فارغ ہونے پر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے، میں خطبہ دینا شروع کر دوں، لیکن نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو، اسے وداع نہ کیا
گیا، اور اس سے بے نیازی نہ اختیار کی گئی ہو۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت معاویہ بن صالح نے عامر بن شیبہ کے حوالے سے اور یحییٰ بن سعد نے خالد
بن معدان کے حوالے سے سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔)

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بَعْدَ غَسْلِهِ يَدَهُ مِنَ الْغَمْرِ مِنْ طَعَامٍ أَكَلَهُ
اس بات کا تذکرہ آدمی کھانا کھانے کے بعد اپنے ہاتھ سے (چکنائی وغیرہ کی بو کو)

دھونے کے بعد اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے؟

5219 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ
بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): دَعَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا طَعِمَ وَغَسَلَ
يَدَهُ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَلَا يُطْعَمُ، مَنْ عَلَيْنَا فَهَذَا، وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا،
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ، وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَا مِنَ الْعُرَى، وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ
الْعَمَى، وَفَضَّلَ عَلَيَّ كَثِيرٌ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

⊗⊗ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی چلا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھالیا اور اپنے ہاتھ دھولے تو آپ نے یہ پڑھا۔
”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو کھلاتا ہے اسے کھلایا نہیں جاتا اس نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں ہدایت
نصیب کی اس نے ہمیں کھانے کے لئے دیا۔ ہمیں پلایا اور ہمیں اچھی طرح کی صورت حال میں مبتلا کیا۔ ہر طرح کی
حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جس نے کھانے میں سے کھلایا اور مشروب میں سے پلایا اور بے لباس جسم کو پہنایا اور

5219 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . بشر بن منصور . هو السليبي البصري . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 6/242"

من طريقين عن الحسن بن سفيان ، بهذا الإسناد ، وقال : غريب من حديث سهيل وزهير ، تفرد به بشر بن منصور . وأخرجه النسائي
في "عمل اليوم والليلة ، 301" وابن السني في "اليوم والليلة ، 486" والحاكم 1/546 من طرق عن عبد الأعلى ابن حماد . وصححه
الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي . وأخرجه الحاكم 1/546 من طريق أزهر بن مروان ، عن بشر بن منصور ، به .

گمراہی سے ہدایت نصیب کی۔ تاہم کو بصارت عطا کی اور اس نے اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر ہمیں
فضیلت عطا کی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّعَامِ أَنْ يَحْمَدَ اللَّهَ عَلَى
مَا سَوَّغَ الطَّعَامَ مِنَ الطَّرِيقِ، وَجَعَلَ لِنَفَاذِهِ مَخْرَجًا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اس بات پر کہ اس نے کھانا عطا کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا

5220- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

(متن حدیث): كَانَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا

تَوْصِيحُ مَصْنُوفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو عَقِيلٍ هَذَا هُوَ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ، مِنْ سَادَاتِ أَهْلِ فَلَسْطِينِ

ثِقَّةٌ وَاتَّقَانَا.

✽✽ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ کھا کر یا پی کر فارغ

ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور اس نے اسے خوشگوار کیا اور اس نے اس کے

لئے نکلنے کا راستہ بنایا۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو عقیل نامی راوی زہری بن معبد ہے یہ فلسطین کے سرداروں میں سے ہیں اور ثقہ اور

متقن ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْمُتَّصِفِينَ أَنَّ الْأَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ مِنَ الْإِسْرَافِ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو صوفیاء کے طبقے سے

5220- إسنادہ صحيح على شرط الصحيح. أبو عبد الرحمن الحبلي. اسمه عبد الله بن يزيد المعافري، وابن وهب: هو

عبد الله بن وهب بن مسلم. وأخرجه ابن السني في "اليوم والليلة" 471 "عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود 3851 في

الأطعمة: باب ما يقول الرجل إذا طعم، والنسائي في "اليوم والليلة" 285، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 3/93،

والطبراني 4082 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب "الشكر" 168، والطبراني، 4082، والبيهقي 2830

من طرق عن زهرة بن معبد، به.

تعلق رکھتا ہے (اور اس بات کا قائل ہے) دسترخوان پر کھانا اسراف ہے

5221- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ خَالَتَهُ أَهَدَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا، فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْأَضْبِ تَقْدَرًا، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُؤْكَلْ عَلَيْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی خالہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گھی، خیر اور گوہ پیش کی تو نبی اکرم ﷺ نے گھی اور خیر کو کھایا، لیکن آپ نے گوہ کو نہیں کھایا آپ نے اسے پسند نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر اسے نہ کھایا جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْأَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ مِنَ الْإِسْرَافِ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے:

دسترخوان پر کھانا اسراف ہے

5222- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5221- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، وشعبة: هو ابن الحجاج، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه أحمد، 1/255، والبخاري 2575، في الهبة: باب قبول الهدية، و 5402 في الأطعمة: باب الأقط، ومسلم 1947 في الصيد: باب إباحة الصيد، وأبو داود 3793 في الأطعمة: باب في أكل الضب، والنسائي 199-7/198 في الصيد: باب الضب، والطحاوي 4/202، وابن الجارود 894، والطبراني 12440، والبيهقي 2800 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/259، و 322، والبخاري 5389 في الأطعمة: باب الخبز المرقق، و 7358 في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، من طرق عن أبي بشر، به. وانظر 5223 و 5263 و 5267 والأقط: هو اللبن المجدد حتى يستحجر، ويبيض.

5222- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير سهل بن بكار فمن رجال البخاري، وهيب: هو ابن خالد بن عجلان الباهلي، وأيوب: هو ابن أبي تيممة السخيتاني، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 200 عن أبي يعلى، عن إبراهيم بن الحجاج، عن وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/394، و 397-398 والدارمي 2/103، والبخاري 4385 في المغازي: باب الأشعرين، و 5517 في اللبائح: باب لحم الدجاج، ومسلم 1649 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غير ما خبر أمناً، والنسائي 7/206 في الصيد: باب إباحة أكل لحوم الدجاج، والترمذي 1827 في الأطعمة: باب ما جاء في أكل الدجاج، وفي "الشمائل" 156، والبيهقي 5/333-334، والبيهقي 2807 من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، 1649، والترمذي 1826 من طريقين عن زهدم، به.

وَهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ زَهْدِمِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلَى أَبِي مُوسَى وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَجَاجَةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا، فَلَمَّا تَأْكُلُ مِنْهَا؟ فَقَالَ: أَكَلْتُهُ عَلَى

مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ زہدم جرمی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے سامنے مرغی رکھی ہوئی تھی اور وہ اسے کھا رہے تھے۔ ہم نے دریافت کیا آپ اسے کھا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے کھایا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُدْحِضُ قَوْلَ الْجَهْلِيَّةِ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ أَنَّ الْأَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَتْ سُنَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس جاہل صوفی کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جس کے نزدیک دسترخوان پر کھانا سنت نہیں ہے

5223 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي

بِشْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَهْدَتْ أُمُّ حَفِيدَةَ خَالَاتِي بِنْتُ الْحَارِثِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقْطًا

وَأَضْبًا، فَدَعَا بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَ كَهْنًا كَأَلْمُتَقَدِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كَانَ

حَرَامًا مَا أَكَلْتُ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمْرًا بِأَكْلِهِنَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ ام حفیدہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ پیش کئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منگوا یا تو آپ کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے انہیں ناپسند کرتے ہوئے خود اسے نہیں کھایا اگر یہ حرام ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور آپ اسے کھانے

کا حکم نہ دیتے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ رَجَاءَ الْبَرَكَاتِ فِي الْإِجْتِمَاعِ عَلَيْهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ لوگ مل کر کھانا کھائیں کیونکہ ان کے مل کر

5223 - [إسناده صحيح، المعلى بن مهدى ذكره المؤلف فى "تقاته، 9/182، فقال: "معلى بن مهدى بن رستم الموصلى أبو

يعلى بروى عن حماد بن زيد، وجعفر بن سليمان الضبعى، حدثنا عنه إبراهيم بن عبد العزيز العمري بالموصل وغيره، وقال أبو

حاتم فيما نقله عن ابنه: 8/335، شيخ، أدرکه ولم أسمع منه، يحدث أحياناً بالحدیث المنکر، ومن فوقه من رجال الشیخین. أبو

عوانة: هو الواصلح بن عبد الله الشكرى. وأخرجه الطبرانى 12441 من طریقین عن ابی عوانة، بهذا الإسناد، وقد تقدم

برقم 5221 من طریق آخر عن ابی بشر، وانظر 5263 و. 5267

کھانے میں برکت کی امید کی جاسکتی ہے

5224 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلْفِ الدُّورِيِّ، بِغَدَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيِّ، قَالَ:
(متن حدیث): قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ، قَالَ: تَجْتَمِعُونَ عَلَى طَعَامِكُمْ أَوْ تَتَفَرَّقُونَ؟
قَالُوا: نَتَفَرَّقُ، قَالَ: اجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، يُبَارِكْ لَكُمْ

❁❁ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم اکٹھے ہو کر کھانا کھاتے ہو یا الگ الگ طور پر؟ انہوں نے عرض کی: ہم الگ الگ کھاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مل کر بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اس میں تمہارے لئے برکت رکھی جائے گی۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَكْلِ الْمَرْءِ بِشِمَالِهِ وَمَشْيِهِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی بائیں ہاتھ کے ذریعے کچھ کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے

5225 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ

وَاحِدَةٍ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءَ أَوْ يَخْتَبِيَ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ كَأَشْفَا عَنْ فَرْجِهِ

❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے، کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے یا اشتمال صماء کے طور پر

لباس پہنے یا ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح لپیٹ لے کہ اس کی شرم گاہ سے پردہ ہٹا رہے۔

5224 - حسن بشواہدہ، وإسناده ضعيف، الوليد بن مسلم مدلس وقد عنعن، ووحشي بن حرب وأبوہ حرب لم يوثقهما إلا

المؤلف، وحرب لم يرويه إلا ابنه، ومع ذلك فقد حسنه الحافظ العراقي في "تخريج الإحياء" 2/5، وأخرجه ابن ماجه 3286 في الأطعمة: باب الاجتماع على الطعام، عن داود بن رشيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 3/501، وأبو داود 3764 في الأطعمة: باب في الاجتماع على الطعام، وابن ماجه، 3286، والحاكم 2/103 من طرق عن الوليد بن مسلم، به.

5225 - إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وقد عنعن. وهو في "الموطأ" 2/922 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم: باب النهي عن الأكل بالشمال. ومن طريق مالك أخرجه مسلم، 2099، والترمذي في "الشمائل" 78، "والبيهقي، 2/224، وأخرجه ابن أبي شيبه 8/294 مختصراً، من طريق عبد الملك بن سلمان، عن أبي الزبير، به.

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمُخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کھانے اور پینے میں شیطان کے برخلاف کرے

5226 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ

بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَصْحَابُ الزُّهْرِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوا فِي هَذَا الْخَبَرِ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ وَخَالَفَهُمْ مَعْمَرٌ، فَقَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، فَقِيلَ لِمَعْمَرٍ: خَالَفْتَ النَّاسَ، فَقَالَ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يَسْمَعُ مِنْ جَمَاعَةٍ فَيَحْدِثُ مَرَّةً عَنْ هَذَا وَمَرَّةً عَنْ هَذَا

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص کچھ کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں

ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زہری کے تمام شاگردوں نے اس روایت کی سند میں یہ بات نقل کی ہے زہری نے یہ

روایت نے ابو بکر بن عبید اللہ سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ عمر نے ان کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔ وہ یہ

کہتے ہیں: یہ زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے تو معمر سے یہ

بات کہی گئی آپ دوسرے لوگوں کے برخلاف نقل کرتے ہیں تو انہوں نے کہا: زہری نے کئی افراد سے یہ حدیث سنی ہے تو بعض

اوقات وہ کسی ایک کے حوالے سے نقل کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات دوسرے کے حوالے سے نقل کر دیتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَجْعَلُ الْمَرْءَ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ لَهُ مِنْ أَسْبَابِهِ

اس بات کی صفت کا تذکرہ آدمی اپنے کاموں میں کون سے کام دائیں ہاتھ سے

5226--حدیث حسن صحیح، عن أبي السري -محمد بن المتوكل-متابع، رومن فوفه ثقات من رجال الشيخين .وهو في

"مصنف عبد الرزاق، 19541" وقال في آخره: قال سفیان بن عیینة لمعمر: فإن الزهري حدثني به عن أبي بكر بن عبید اللہ عن ابن

عمر، فقال له معمر: فإن الزهري كان يذكر هذا الحديث عن النفر جميعا. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه النسائي في "الكبرى"

كما في "التحفة، 5/400" والبيهقي، 7/277 قال البيهقي بعد أن أورد قول عبد الرزاق: هذا محتمل، فقد رواه عمر بن محمد بن

القاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، عن سالم، عن أبيه. قلت: وسترده هذه الرواية عند المصنف برقم 5229 وأخرجه

الترمذي 1800 في الأطعمة: باب ما جاء في النهي عن الأكل والشرب بالشمال، والنسائي في "الكبرى" من طريقين عن معمر، به.

کرے اور کون سے کام بائیں ہاتھ سے کرے

5227- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنِ زُرَّارَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

أَبِي زَائِنَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ خَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِمِيِّ، حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لَطَعَامِهِ، وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ

أَبُو أَيُّوبَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ الْإِفْرِيقِيُّ

❀❀ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو کھانے کے لئے مخصوص رکھا تھا اور بائیں

ہاتھ کو دیگر کاموں کے لئے رکھا ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابویوب نامی راوی کا نام عبداللہ بن علی افریقی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ إِعْطَاءِ الْمَرْءِ بِشِمَالِهِ شَيْئًا مِنَ الْأَشْيَاءِ، وَكَذَلِكَ الْأَخْذُ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی بائیں کے ذریعے کوئی چیز پکڑائے یا اس کے ذریعے کچھ پکڑے

5228- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ،

عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ شَيْئًا أَوْ يَأْخُذَ بِهَا،

5227- إسنادہ حسن، عاصم - وهو ابن أبي النجود - صدوق صاحب أوام، أخرجه في "الصحيحين" مقرونا ابن أبي

زائدة: هو يحيى بن زكريا. وهو في "مسند أبي يعلى" 2/326 "وأخرجه أحمد، 6/287 والطبراني 23/347 من طريق الحسين بن

علي الجعفي، عن زائدة، عن عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى، 2/327 والطبراني 23/346 من طريقين عن أبي زائدة، عن

أبي أيوب عن عاصم، عن المسيب بن رافع، ومعبد بن الحارث، كلاهما عن حارث بن وهب به. وأخرجه أحمد 6/287 عن حماد

بن سلمة، عن عاصم، عن سواء الخزاعي، عن حفصة، قال الهيثمي في "المجمع" 5/26 "ونسبه لأحمد: رجاله ثقات.

5228- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر ابی الطاهر - وهو أحمد بن عمرو بن السرح - فمن

رجال مسلم. هشام بن أبي عبد الله: الدستوائي. وأخرج القسم الأخير منه، وهو النهي عن التنفس في الإناء إذا شرب: ابن أبي

شيبه، 218-8/217 والبخاري 153 في الوضوء: باب النهي عن الاستنجاء باليمين، ومسلم 26764 في الطهارة: باب النهي عن

الاستنجاء باليمين، والترمذي 1889 في الأشربة: باب ما جاء في التنفس في الإناء، والنسائي 1/43 في الطهارة: باب النهي عن

الاستنجاء باليمين، والبخاري 3034 من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا عبد الرزاق، 19584 وأحمد

5/311، و383 والبخاري 154 في الوضوء: باب لا يمس ذكره بيمينه، و5630 في الأشربة: باب النهي عن التنفس في الإناء،

ومسلم 267 في الطهارة: باب النهي عن الاستنجاء باليمين، و267121 ص 1602 في الأشربة: باب كراهة التنفس في نفس الإناء،

والنسائي 44-1/43 والبيهقي 284-5/283 من طرق عم يحيى بن أبي كثير، به. وسألت برقم 5328.

وَنَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي إِنْوَالِهِ إِذَا شَرِبَ

عبداللہ بن ابوقتاہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی بائیں ہاتھ کے ذریعے کوئی چیز دے یا کوئی چیز پکڑے اور آپ نے پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے بھی منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5229 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِهَا وَيَشْرَبُ بِهَا وَزَادَ فِيهِ

نَافِعٌ: وَلَا يَأْخُذَنَّ بِهَا، وَلَا يُعْطِينَ بِهَا

⊗⊗ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے اور اس کے ذریعے نہ پئے کیونکہ شیطان اس کے ذریعے کھاتا ہے اور اس کے ذریعے پیتا ہے۔“

نافع نے اپنی روایت میں یہ زائد الفاظ نقل کئے ہیں۔

”اس کے ذریعے نہ پکڑے اور اس کے ذریعے نہ دے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ طَيِّبِ الْغَدَاءِ فِي أَسْبَابِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے معمول میں پاکیزہ چیز کو (کھائے)

5230 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَتْمَلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

5229 - إسناده على شرط الشيخين، شجاع بن الوليد، هو ابن قيس الكوني، وثقة ابن معين، والعجلي، وابن نمير، وابن

حبان، وقال أبو حاتم لين الحديث، شيخ ليس بالمتنفلا يحتج بهدينه، إلا أن له عن محمد بن عمرو بن علقمة أحاديث صحاحا،

وسئل أبو زرعة عنه، فقال: لا بأس به. قال الحافظ في "مقدمة الفتح" ص: 409 ليس له عند البخاري سوى حديث واحد في

المحصر، وقد توبع شيخه فيه - وهو عمر بن محمد بن زبدي العمري - عن نافع، عن ابن عمر، وروى له الباقون. وباقى رجال السنن

لغات. إسحاق إبراهيم: هو ابن راوية، وعمر ابن محمد: هو زيد بن عبد الله بن عمر بن الخطاب. وانظر 5226 وأخرجه

مسلم 2020106 في الأشرطة: باب آداب الطعام والشراب وأحكامها، من طريقين عن عبد الله بن وهب، حدثني عمر بن محمد،

حدثني القاسم بن عبد الله بن عبد الله بن عمر، حدثه عن سالم، عن أبيه... فذكره.

5230 - إسناده ضعيف. مؤمل بن إسماعيل ساء الحفظ، ووكيح بن عُدس لم يوثقه غير المؤلف. وقد تقدم برقم 247

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَةِ، إِنْ أَكَلَتْ أَكَلَتْ طَيِّبًا وَإِنْ وَضَعَتْ وَضَعَتْ طَيِّبًا
 ﴿﴾ حضرت ابو زرین عقیلی رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے اگر وہ کھاتا ہے تو پاکیزہ چیز کھاتا ہے اور اگر رکھتا ہے تو پاکیزہ چیز رکھتا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقُرْآنِ فِي الْأَكْلِ إِذَا كَانَ الْمَأْكُولُ فِيهِ قَلَّةٌ وَحَاجَتُهُمْ إِلَيْهِ شَدِيدَةً
 اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھاتے ہوئے دو کھجوریں (یا اور کوئی چیز) ایک ساتھ کھائی جائے

جب کہ جو چیز کھائی جا رہی ہے اس کی تعداد کم ہو اور لوگوں کو اس کی شدید ضرورت بھی ہو
 5231 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ

شُعْبَةَ، قَالَ جَبَلَةُ بْنُ سُهَيْمٍ أَخْبَرَنِي قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا لِيَقُولُ: لَا تَقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقُرْآنِ

إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ

﴿﴾ جبہ بن سہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا: تم (دو

کھجوریں) ملا کر نہ کھاؤ کیوں کہ نبی اکرم ﷺ نے (دو کھجوریں) ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے البتہ اگر آدمی اپنے بھائی
 سے اجازت حاصل کر لے (تو حکم مختلف ہے)

5232 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ،

5231 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. والحوضي: اسمه حفص بن

عمر. وأخرجه البخاري 2455 في المظالم: باب إذا أذن إنسان لآخر شيئاً جاز، عن حفص بن عمر الحوضي، والدارمي، 2/103،

والبخاري 2490 في الشركة: باب القران في التمر بين الشركاء، عن أبي الوليد الطيالسي، كلاهما عن شعبة بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 2/44 و246 و74 و81 و103، وأبو داود الطيالسي، 1906، والبخاري 5446 في الأطعمة: باب القران في التمر،

ومسلم 2045 في الأشربة: باب نهى الأكل مع الجماعة عن قران تمرتين ونحوهما في لقمة إلا بإذن أصحابه، والنسائي في

"الكبرى" كما في "التحفة، 5/326" والبيهقي 7/281 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد، 2/60، والبخاري، 2489،

ومسلم، 2045، 151، والترمذي، 1814، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجه 3331 باب الأطعمة: باب انهى عن قران التمر،

والبخاري 2891 من طرق عن سفیان، عن جبلة بن سحيم، به. وأخرجه أحمد، 2/7، وابن أبي شيبة، 306-305/8، وأبو داود 3834 في

الأطعمة: باب الإقران في التمر عند الأكل، من طريق محمد بن فضيل، عن أبي إسحاق الشيباني، عن جبلة بن سحيم، به.

5232 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أيوب بن محمد الوزان، فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة،

عبد الله بن جعفر: هو ابن غيلان الرقي، وعبيد الله بن عمر: هو أبو الوليد الرقي، وزيد: هو ابن أبي أنيسة.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَا يَتَّقِرُنْ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَفْعَلَ فَلْيَسْتَأْذِنْهُمْ، فَإِنْ أَدْنُوا لَهُ فَلْيَفْعَلْ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص لوگوں کے ساتھ کھجوریں کھا رہا ہو وہ دو کھجوریں ایک ساتھ نہ کھائے اگر وہ ایسا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے ان سے اجازت لینی چاہئے اگر وہ اسے اجازت دے دیں تو ایسا کرے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5233 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ فِي أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَجْوَةٍ،

فَكَبْتُ بَيْنَنَا، فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ الثَّنَيْنِ مِنَ الْجُوعِ، وَجَعَلَ أَصْحَابُنَا إِذَا قَرَنَ أَحَدُهُمْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: إِنِّي قَدْ قَرَنْتُ

فَأَقْرَنُوا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اصحاب صفہ میں شامل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عجوہ کھجوریں بھیجیں وہ

ہمارے درمیان انڈیل دی گئی تو ہم بھوک کی شدت کی وجہ سے دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے لگے ہم میں سے کوئی ایک شخص جب دو کھجوریں ایک ساتھ کھاتا تو وہ اپنے ساتھی یہ کہہ دیتا کہ میں دو ایک ساتھ کھا رہا ہوں تو تم بھی دو دو ایک ساتھ کھاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْإِقْلَالَ فِي الْأَكْلِ مِنَ عِلْمَةِ الْمُؤْمِنِ

وَالْإِكْتَارَ فِيهِ مِنْ أَمَارَةِ اضْطِدَادِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کھانا مومن کی علامت ہے اور زیادہ کھانا

ان کے متضاد لوگوں (یعنی غیر مسلموں) کی نشانی ہے

5233 - إسناده ضعيف، عطاء بن السائب قد اختلط، وجرير - وهو ابن عبد الحميد - روى عنه بعد الاختلاط. وأورده

الحافظ في "الفتح 9/571" فقال: أخرجه إسحاق في "مسنده"، ومن طريقه ابن حبان... وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صلى

الله عليه وسلم" ص 205، ومن طريقه البهوي 2892 عن عبد الله بن محمد الرازي، عن أبي زرعة، عن يحيى بن عبد الحميد، عن

عبد السلام - هو ابن حرب - عن عطاء بن السائب، عن ابن جبير، عن أبي هريرة. وأخرج ابن أبي شيبة 8/306 عن ابن فضال، عن

عطاء بن السائب، عن أبي جحش، عن أبي هريرة، أنه أكل مع أصحابه تمرا، فقال: إني قد قرنت فارقنا. قوله "فكبت": معناه

القيت، ولفظ أبي الشيخ والبهوي "فكان يبتدئنا التمر."

5234 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَثْنُ حَدِيثٍ): الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ﴿﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

ذَكَرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

5235 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (مَثْنُ حَدِيثٍ): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حِلَابُهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَ حِلَابُهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَ حِلَابُهَا، حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حِلَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمِّمْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ﴿﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک کافر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان کے طور پر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

5234 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وبرد: هو ابن عبد الله بن أبي موسى الأشعري. وأخرجه مسلم 2062 في الأشربة: باب المؤمن يأكل في معى واحد، وابن ماجه 3258 في الأطعمة: باب المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة أمعاء، وأبو يعلى، و917 والطحاوي في "مشكل الآثار 2/408" من طريق محمد بن العلاء، بهذا الإسناد. وفي الباب عن جابر عند ابن أبي شيبة، و8/321 والدارمي، و2/99 وأحمد 3/257، و392 ومسلم. 2061 وعن ميمونة عند أحمد، و6/335 وابن أبي شيبة، و8/321 والطحاوي في "شرح المشكل 2/407" وعن جهجاه الغفاري عند ابن أبي شيبة، و8/321-322 وابن أبي يعلى، و916 والطبراني. 2152 وعن أبي سعيد عند الطحاوي، و2/407 وعن نضلة الغفاري عند البيهقي في "دلائل النبوة 6/116" إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح فمن رجال مسلم وروى له البخاري مقرونا وتعليقا. وقد تقدم برقم 161 و162.

5235 - حديث صحيح، صالح بن يحيى بن المقدم ذكره المؤلف في "الثقات 6/459" وكذا أبو ه. 5/525 وأخرجه البيهقي في "الآداب 701" من طريق محمد بن المتوكل بن أبي السري، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/509 عن عمرو بن عثمان، عن محمد بن حرب الأبرش، عن سليمان بن سليم، عن صالح بن يحيى المقدم، عن جده المقدم. وتقدم عند المؤلف برقم 674 من طريق حرمله بن يحيى، عن ابن وهب، عن معاوية بن صالح، عن يحيى بن جابر، عن المقدم وهذا

کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا تو اس نے وہ بھی پی لیا پھر ایک اور کا دوہ لیا گیا۔ اس نے وہ بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا تو اس نے اسے پی لیا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا تو وہ اسے مکمل طور پر نہیں پی سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بیشک مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔“

ذِكْرُ وَصْفِ أَكْلِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهِمْ اسْتِعْمَالُهُ

رَجَاءَ ثَوَابِ نَوَالِ الْخَيْرِ فِي الدَّارِ فِيهِ

مسلمانوں کے کھانے کی صفت کا تذکرہ جس پر عمل کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اس بات کی

امید کرتے ہوئے کہ ایسا کرنے سے انہیں دونوں جہانوں میں ثواب ملے گا

5236 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكِنَانِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَا مَلَآ آدَمَى وَعَاءَ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، حَسْبُكَ يَا ابْنَ آدَمَ لَقِيمَاتُ يَمْنَنَ صُلْبِكَ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَلَئِكَ طَعَامٌ، وَتِلْكَ شَرَابٌ، وَتِلْكَ نَفْسٌ

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”آدمی پیٹ سے زیادہ برے برتن کو نہیں بھرتا۔ اے ابن آدم تمہارے لئے چند لقمے کافی ہیں جو تمہاری پشت کو قائم رکھیں اگر بہت زیادہ ضروری ہو تو (معدے کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے، ایک تہائی حصہ پانی کے لئے اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے ہونا چاہئے۔“

ذِكْرُ الْخَيْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ الْإِقْلَالُ مِنْ غِذَائِهِ

وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ تھوڑی غذا

استعمال کرے بطور خاص اس وقت جب اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی موجود ہو

5237 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي السَّمَانِيَةَ

❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ قِلَّةَ الْأَكْلِ مِنْ شِعَارِ الْمُسْلِمِينَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے

تھوڑا کھانا مسلمانوں کا مخصوص علامتی نشان ہے

5238 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمُسْلِمُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

❁❁ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

5239 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فَيْلِ بْنِ الْبَالِيسِيِّ، بِأَنْطَاكِيَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: هَذَا الْخَبَرُ خَرَجَ عَلَى إِنْسَانٍ بَعِيْنِهِ

5237- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر ابی الزبیر فمن رجال مسلم. أبو عاصم: هو الضحاک

بنا مخلد النبیل. وأخرجه الدارمی 2/100 عن ابی عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 3/382 ومسلم 2059 فی الأشربة:

باب فضیلة المواسة فی الطعام القلیل، وابن ماجه 3254 فی الأطعمة: باب طعام الواحد یكفی الاثنین، من طریقین عن ابن جریر،

بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 3/301 ومسلم، 2059 والترمذی 1820 فی الأطعمة:

5238- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح، ثقة من رجال مسلم، ومن

قوله من رجال الشیخین. وأخرجه الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" 2/406 "عن یونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وعلقه

البخاری بأثر الحدیث 5394 لقال: وقال یحیی بن عبد الله بن بکیر: حدثنا مالک، عن نافع.. ووصله الإسماعیلی فی

"المستخرج" كما فی "الفتح" 9/573، "والمحافظ ابن حجر فی "تعلیق التعلیق" 4/486 "من طریق یحیی بن بکیر، عن مالک، به. =

5239- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وهو مکرر. 5234

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

شیخ فرماتے ہیں: یہ روایت انسانوں کی صورت حال کے بالکل عین مطابق ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مُجَانِبَةَ الْإِتِّكَاءِ عِنْدَ أَكْلِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے

وہ ٹیک لگا کر کھانے سے اجتناب کرے

5240 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جَحْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(مترن حدیث): أَمَا أَنَا فَلَا أَكُلُ مَتَكِنًا

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جہاں تک میری بات ہے تو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

ذِكْرُ ابَاحَةِ قَطْعِ الْمَرْءِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي تُؤْكَلُ ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے کھانے کی چیزوں کو کاٹ لینا مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات

اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5241 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ حَبِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(مترن حدیث): أَيْتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ مِنْ تَبُوكَ، فَذَعَا بِسَيِّئِينَ فَسَمَى وَقَطَعَ

5240 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . محمد بن کثیر : هو العبدی ، سفیان : هو الثوری . وأخرجه أبو داود 3769 فی

الأطعمة : باب ما جاء فی الأکل متکنا ، عن محمد بن کثیر ، بهذا الإسناد . وأخرجه الحمیدی ، 891 وأحمد 4/308 ، 309

والدارمی ، 2/106 والترمذی فی "الشمائل" 142 ، وأبو یعلی 888 ، و889 والطبرانی 22/343 ، و344 وأبو الشیخ فی "أخلاق

النبی" ص 196 والبیہقی 7/49 من طرق عن سفیان ، به . وأخرجه أحمد ، 309/4 وابن ابی شیبہ 8/314 والبخاری 5398

و5399 فی الأطعمة : باب الأکل متکنا ، والترمذی 1830 فی الأطعمة : باب ما جاء فی کراهیة الأکل متکنا ، وابن ماجہ 3262 فی

الأطعمة : باب الأکل متکنا ، وأبو یعلی ، 884 والطبرانی 22/254 و340 و341 و342 و343 و346 و347 و348 و349 ، و351

والبیہقی 7/49 وفی "الأداب" 671 ، والبیہقی 2838 من طرق عن علی بن الأقرم ، به .

5241 - إسنادہ حسن . عمرو بن منصور : هو الهمدانی ، وخت لقب لیحیی بن موسی ، وقیل : هو لقب لأبیه . وأخرجه أبو

داود 3819 فی الأطعمة : باب فی أکل الجبن ، ومن طریقہ البیہقی 10/6 عن یحیی بن موسی ، بهذا الإسناد .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جبکہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیچر پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری منگوائی اور اللہ کا نام لیا اور اسے کاٹ دیا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْجُبْنَ الَّذِي أَكَلَهُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ عَمَلِ الْمُسْلِمِينَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ پیچر جو نبی نے کھایا تھا وہ مسلمانوں کا بنایا ہوا تھا

5242 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو وَبْنَ نَفِيلٍ بِأَسْفَلِ بَلَدِ حَجَّ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيهَا طَعَامٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: إِنَّا لَا نَأْكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا نَأْكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: بلدح کے زیریں حصے میں آپ کی ملاقات حضرت زید بن عمرو بن نفیل سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے ایک دسترخوان رکھا جس میں کچھ کھانا موجود تھا۔ انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا: میں وہ گوشت نہیں کھاتا جسے تم لوگ (یعنی اہل مکہ) بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ ہم صرف وہی چیز کھاتے ہیں جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کھڑا ہو کر کچھ کھایا پی سکتا ہے

5243 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْبَرْزِيِّ يَزِيدِ بْنِ عَطَّارَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا نَشْرَبُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ قِيَامٌ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعَى

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے اور

5242 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. [إسحاق بن إبراهيم. هو راهويه. وأخرجه أحمد، 2/68-69 والنسائي في "فضائل الصحابة" 86 من طريق وهيب، والبخاري 5499 في الذبائح: باب ما ذبح على النصب والأصنام، من طريق عبد العزيز بن المختار، وابن سعد 3/380 من طريق زهير بن معاوية وهيب وعبد العزيز بن المختار، ثلاثتهم عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد، وبلفظ المصنف، وما بين حاصرتين منهم.

بھاگتے ہوئے کچھ کھالیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَهُوَ قَائِمٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کھڑا ہو کر کھا سکتا ہے

5244 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ، عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِقَدْرِ لَبْعَضِ أَهْلِهِ فِيهَا لَحْمٌ يُطْبَعُ، فَأَوَّلَهُ بَعْضُهُمْ مِنْهَا كَيْفًا، فَأَكَلَهَا وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

⊗⊗ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم ﷺ اپنی کسی اہلیہ محترمہ کے ہاں سے گرزے جہاں ہنڈیا میں گوشت پکا ہوا تھا۔ ان میں سے کسی نے اس گوشت میں سے دسی کا گوشت نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا تو نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر اسے کھالیا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِبْتِدَاءِ فِي الْأَكْلِ مِنَ الْجَوَانِبِ الطَّعَامِ إِذَا الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَهُ

کھانے کا آغاز کھانے کے اطراف کی طرف سے کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

کیونکہ اس کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے

5245 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ

5244- شرح بیبل بن سعد المدنی مولی الانصار لم یوثقه غیر المؤلف، وقد ضعه مالک والنسائی والدارقطنی وغیرهم، وقال الحافظ فی "التقریب": "صدوق اختلط بأخرة، وباقی رجاله ثقات. محمد بن سلمة: هو الباهلی الحرانی، وأبو عبد الرحیم: هو خالد بن یزید بن سمالک الأموری. وقد تقدم تخریجه برقم 1150.

5245- حدیث صحیح رجاله ثقات، خالد - هو ابن عبد الله الواسطی الطحان - رواه عن عطاء بن السائب بعد الاختلاط، لكن تابعه عليه شعبة عند الدرهمی وابن الجعد والبیهقی فی "الآداب" وسفیان عند الحمیدی، وأحمد والحاكم، وهما ممن رویا عن عطاء قبل الاختلاط. وأخرجه الحمیدی 529، وأحمد 1/270 و345 و364، والدارمی 2/100، وابن الجعد 860، والترمذی 1805 فی الأَطْعَمَةِ: باب ما جاء فی كراهية الأكل من وسط الطعام، وابن ماجه 3277 فی الأَطْعَمَةِ: باب النهی عن الأكل من ذروة الثريد، والحاكم 4/116، والبیهقی فی "الآداب" 632، والبیهقی 3772 من طریق عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد. قال الترمذی: حدیث حسن صحیح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبی. وقال أبو داود 3772 فی الأَطْعَمَةِ: باب ما جاء فی الأكل من أعلى الصحفة: حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا شعبة، عن عطاء بن السائب، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا أكل أحدكم طعاما، فلا يأكل من أعلى الصحفة، ولكن ليأكل من أسفلها، فإن البركة تنزل من أعلاها" قلت: وهذا إسناد صحیح.

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: دُعِينَا إِلَى طَعَامٍ وَمَعَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَرَازِدَانُ وَأَبُو الْبُخَيْرِيِّ وَمَقْسَمٌ، فَاتَيْنَا بِالطَّعَامِ، فَقَالَ: سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے اس لئے تم اس کے کناروں کی طرف سے کھایا کرو۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَجْمَعَ فِي أَكْلِهِ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ مِنَ الْمَأْكُولِ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ کھائی جانے والی

چیزوں میں سے دو چیزیں ایک ساتھ کھالے

5246 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ خربوزے اور کھجور کو ملا کر کھالیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَجْمَعُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ، أَرَادَتْ بِهِ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُهُمَا مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان:

”نبی اکرم ﷺ خربوزہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے“ اس کے ذریعے ان کی مراد

یہ ہے: نبی اکرم ﷺ یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ کھاتے تھے

5247 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، بِمَنْبِجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5246 - إسنادہ حسن، معاویہ بن ہشام - وان خرج له مسلم - وصفه الحافظ في "التقريب" بقوله: صدوق له أو هام، وباقي

رجاله ثقات من رجاله الشيخين غير عبدة بن عبد الله فمن رجال البخاري، وسفيان، وهو الثوري. وأخرجه الترمذی 1843 في

الأطعمة: باب ما جاء في أكل البطيخ بالرطب، وفي "الشمال 199"، ومن طريقه البغوي 2894 عن عبدة بن عبد الله الخزازي،

بهذا الإسناد. قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب. وأخرجه الحميدى 255 عن سفيان بن عيينة. وأخرجه أبو داود 3836 في

الأطعمة: باب في الجمع بين لونين في الأكل، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 203، والبيهقي 7/281، وأبو نعيم

في "الحلية 7/367" من طرق عن مكاهم بن عروة، به. زاد أبو داود "ويقول: نكسر حر هذا ببرد هذا، وبرد هذا بحر هذا" وأخرجه

الترمذی في "الشمال 201" من طريق يزيد بن رومان، عن عروة، به. وانظر ما بعده.

عَيْسَىٰ بْنِ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ *

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کھجور کے ہمراہ خر بوزہ کھا لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5248 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الطَّبِيخَ أَوْ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ،

الشُّكُّ مِنْ أَحْمَدَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھجور کے ہمراہ خر بوزہ کھا لیتے تھے (یہاں ایک لفظ

کے بارے میں راوی کو شک ہے)

یہ شک احمد بن حنبل کو ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِأَكْلِ اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ مِنْ يَدِي الْأَكْلِ لئَلَّا يَتْرُكَهَا لِلشَّيْطَانِ

جب کوئی لقمہ کھانے والے کے ہاتھ سے گر جائے، تو اسے کھانے کے حکم ہونے کا تذکرہ

تا کہ آدمی اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے

5249 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ، فَلْيَمِطِ الْأَذَى عَنْهَا وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَأَسَلْتُوَا

الصَّحْفَةَ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ تَكُونُ الْبَرَكَةُ

5249 - إسنادہ حسن، ہشام بن عمار وإن روی له البخاری، لا یرقی الی رتبة الصحیح، ومن فوقہ ثقات من رجال الشیخین .

عیسیٰ بن یونس: هو ابن إسحاق السیعی، وهو مکرر ما قبله.

5248 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وهو فی "مسند أحمد 3/142" و "143 وأخرجه الترمذی فی "الشمائل 200"

عن إبراهيم بن يعقوب، عن وهب بن جرير بهذا الإسناد. وعند أحمد والترمذی "كان يأكل الرطب بالخربز" قال الحافظ فی "الفتح"

9/573: الخبز هو بكسر الخاء المعجمة وسكون الراء وكسر الموحدة بعدها زاي: نوع من البطيخ الأصفر. وأخرج البخاری

5440 و 5447 و 5449، ومسلم 2043، وأبو داود 3835، والترمذی 1844 عن عبد الله بن جعفر قال: رأيت النبي صلى الله عليه

وسلم يأكل القضاء بالرطب.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو اسے اس سے گندگی صاف کر کے اسے کھا لینا چاہئے۔ اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہئے اور تم پیالے کو پونچھ لیا کرو کیونکہ یہ بات معلوم نہیں ہے تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِغَمْسِ الذُّبَابِ فِي الْمَرْقَةِ إِذَا وَقَعَ فِيهَا،

ثُمَّ الْإِخْرَاجِ وَالْإِنْتِفَاعِ بِتِلْكَ الْمَرْقَةِ

مکھی کو شوربے میں ڈبونے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب مکھی اس میں گر جائے اور پھر اسے نکالنے کا اور شوربے کو استعمال کرنے (کا حکم ہونے کا تذکرہ)

5250 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمَفْضَلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ، وَإِنَّهُ يَبْقَى بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ
توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُسَوِّغُ هَذِهِ اللَّفْظَةَ فِي الْإِتْقَاءِ أَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ فِي الْغَمْسِ وَالرَّفْعِ مَعًا، فَإِنَّ الْإِتْقَاءَ يَقَعُ عَلَى الْمَعْنَيْنِ جَمِيعًا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبودے کیونکہ اس کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے وہ اپنے اس پر کے ذریعے بچنے کی کوشش کرتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے تو آدمی تو اسے مکمل ڈبو کر پھر باہر نکالنا چاہئے۔“

5249 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه الدرامي، 2/96، وابن أبي شيبة، 8/294، وأحمد، 3/177، وعلي بن الجعد، 3476، ومسلم، 2034، في الأشربة: باب استحباب لعق الأصابع والقصة، والترمذي، 1803، في الأطعمة: باب ما جاء في اللقمة تسقط، وأبو داود، 3845، في الأطعمة: باب في اللقمة تسقط، ومن طريقه البيهقي، 7/278، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حديث حسن غريب صحيح. وأخرجه أحمد مختصراً، 3/100، من طريق حميد عن أنس.

5250 - إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عجلان، فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة. وقد

تقدم تخريجه برقم. 1247

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب یہ لفظ ڈبوں نے اور اٹھانے دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں کیونکہ لفظ انقاء ان دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ أَكْلُهُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ تین انگلیوں کے ذریعے کھائے

5251- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَعْنَى الْحَسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ، ثُمَّ يَلْعَقُهُنَّ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے اور انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لَعْقُ الْأُصْبُعِ عِنْدَ الْأَكْلِ ضِدًّا قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ تَقْدِيرًا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے یہ

بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے گندا سمجھتے ہوئے مکروہ قرار دیا ہے

5252- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5251- إسناده قوى، مالك بن سعيد: لا بأس به، روى له البخارى فى "صحيحه" متابعا، وحدثه عند أهل السنن، وبقى السند ثقات من رجال الصحيح. عبد الرحمن بن سعد: هو المدنى مولى الأسود، وابن كعب بن مالك: هو عبد الله أو عبد الرحمن كما جاء مصرحاً به عند مسلم والدارمى وغيرهما، وابن كعب هذان ثقتان روى لهما الشيخان. وجاء فى رواية لأحمد 6/386 والدارمى "2/97" أبى بن كعب بن مالك "بزيادة" أبى "وهو خطأ، والصواب حذفها، فليس لكعب بن مالك ولد يسمى "أبياً" وأخرجه أحمد 3/454، و6/386 والدارمى 2/97 ومسلم 2033 فى الأثرية: باب استحباب لعق الأصابع والقصة، وأبو داود 3848 فى الأطعمة: باب فى المنديل، والطبرانى 19/195، و196 والبيهقى 7/278، وفى "الأدب" 633، والبغوى 2874 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى فى "الشمائل" 143، والطبرانى 19/187، و188 من طرق عن هشام، عن ابن كعب بن مالك، ولم يذكر عبد الرحمن بن سعد. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/295، ومسلم 2032، والترمذى فى "الشمائل" 140، والطبرانى 19/182 من طريق عبد الرحمن بن مهدى، عن سفيان، عن سعد بن إبراهيم، عن ابن كعب بن مالك، به.

5252- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذى فى "الشمائل" 141، وعلى بن الجعد، و3475، وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى" ص 194، والبغوى 2873 من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد وانظر تخريج الحديث. 5249.

حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو آپ اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ بَلْعِقِ الْأَصَابِعِ لِلْأَكْلِ قَبْلَ مَسْحِهَا بِالْمُنْدِيلِ ضِدًّا قَوْلِ مَنْ تَقَدَّرَهُ
آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ کھانے کے بعد ہاتھوں کو رومال کے ذریعے پونچھنے سے

پہلے انگلیوں کو چاٹ لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے، جس نے اسے گنداقرا دیا ہے

5253- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْجَوَالِيقِيُّ، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِذَا طَعِمَ أَحَدُكُمْ فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ مِنْ يَدِهِ فَلْيَمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا، وَلْيَطْعَمْهَا وَلَا يَدْعُهَا

لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحَ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ يَدَهُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَذْرَى فِي آتِي طَعَامِهِ يُبَارِكُ لَهُ، وَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَرْصُدُ النَّاسَ أَوْ الْإِنْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عِنْدَ مَطْعَمِهِ أَوْ طَعَامِهِ، وَلَا يَرْفَعُ الصَّحْفَةَ حَتَّى يَلْعَقَهَا،
أَوْ يُلْعَقَهَا فَإِنَّ فِي الْآخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَكَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

”جب کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ اس کے ہاتھ سے گر جائے تو اس پر جو چیز لگی ہوئی ہو اسے صاف کر کے

آدمی کو اسے کھا لینا چاہئے اور اس لقمے کو شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہئے اور آدمی کو اپنے ہاتھ رومال سے اس وقت

تک نہیں پونچھنے چاہئے جب تک وہ اپنے ہاتھ کو چاٹ نہیں لیتا کیونکہ آدمی یہ بات نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے

کون سے حصے میں اس کے لئے برکت رکھی گئی ہے اور شیطان انسان کی گھات میں رہتا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے

بارے میں راوی کو شک ہے) ہر چیز کے حوالے سے رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے حوالے سے بھی رہتا ہے (یہاں

ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آدمی کو یہاں اس وقت تک نہیں اٹھانا چاہئے جب تک وہ اسے چاٹ نہیں

لیتا یا کسی دوسرے کو چاٹنے کے لئے نہیں دے دیتا کیونکہ کھانے کے آخری حصے میں برکت ہوتی ہے۔“

5253- حدیث صحیح، اسنادہ علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر ابی الزبیر فمن رجال مسلم، وقد تابعه أبو

سفيان طلحة بن نافع عند مسلم وغيره. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد البجلي. وأخرجه النسائي في الوليمة كما في "التحفة"

2/330 من طريق حجاج بن محمد، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً ومطولاً: أحمد

3/301 و3/337 و365-366 ومسلم 2033 في الأثرية: باب استحباب لعق الأصابع والقصة، من طريق سفيان،

والترمذی 1802 في الأَطْعَمَةِ: باب ما جاء في اللقمة تسقط، من طريق ابن لهيعة، كلاهما عن أبي الزبیر، به. وأخرجه كذلك أحمد

3/315، وابن أبي شيبة، 8/297، ومسلم، 2033 و135، وابن ماجه 3279 في الأَطْعَمَةِ: باب اللقمة إذا سقطت،

بَابُ مَا يَجُوزُ أَكْلُهُ وَمَا لَا يَجُوزُ

باب! کون سی چیز کھانا جائز ہے اور کون سی چیز کھانا جائز نہیں ہے

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ مِنَ الْمُتَّصِفَةِ

أَكَلَ الْعَسَلِ وَالْحَلْوَى مَخَافَةَ أَنْ لَا يَقُومَ بِشُكْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس کا تعلق صوفیاء سے ہے

اور جس نے شہد اور حلوے (یعنی میٹھی چیز) کو کھانا مکروہ قرار دیا ہے اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اس کا شکر ادا نہیں کر

سکے گا

5254 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ

هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ حلوے اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَكَلَ لُحُومِ الدَّجَاجِ ضِدًّا قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْرَافِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ مرغی کا گوشت کھا سکتا ہے یہ بات

اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ عمل اسراف ہے

5255 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زُهْدِمِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: أَيُّوبُ: وَأَنَا لِحَدِيثِ

الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِثِّي لِحَدِيثِ أَبِي قَلَابَةَ، قَالَ:

5254 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، أبو أسامة، هو حماد بن أسامة، وأخرجه أحمد، 6/59، والبخاری 5431 فی

الأطعمة: باب الحلواء والعسل، و 5599 فی الأشربة: باب الباذق وما نهى عن كل مسكر من الأشربة، و 5614: باب شراب

الحلواء والعسل، و 5682 فی الطب: باب الدواء بالعسل، و 6972 فی الحیل: باب ما یكروه من احتیال المرأة مع الزوج

والضرائر، ومسلم 147421 فی الطلاق: باب وجوب الكفارة علی من حزم امرأته، وأبو داود 3715 فی الأشربة: باب فی شراب

العسل، والترمذی 1831 فی الأطعمة: باب ما جاء فی حب النبی صلی الله علیه وسلم الحلواء والعسل، و فی "الشمائل 164"

وأبو الشیخ فی "أخلاق النبی" ص 203، والبیہقی 2865 من طرق عن حماد بن أسامة، بهذا الإسناد =.

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَدَعَا بِمَائِدَةٍ وَعَلَيْهَا لَحْمٌ دَجَاجٍ، وَقَالَ: رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے دسترخوان منگوا یا اس پر مرغی کا گوشت تھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الْمَرْءِ لُحُومِ الطَّيُورِ الَّتِي قَدْ اصْطِيدَتْ

آدمی کے لیے پرندوں کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ جنہیں شکار کیا گیا ہو

5256 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقَفِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَدَامَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَتَحْنُ حُرْمٌ، فَأَهْدَى لَنَا طَيْرٌ، وَطَلْحَةُ زَاقَهُ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ طَلْحَةُ وَآفَقَ مِنْ أَكْلِهِ، وَقَالَ: أَكَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔ ہم نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہمیں ایک پرندے (کا گوشت) تھنے کے طور پر دیا گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھا لیا اور کچھ نے پرہیز کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم بیدار ہوئے تو انہوں نے ان لوگوں کا ساتھ دیا جنہوں نے اس کا گوشت کھا لیا تھا۔ انہوں نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اس (پرندے کا گوشت) کھا یا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَأْكُلَ الْجَرَادَ إِذَا لَمْ يَتَقَدَّرْهُ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ مٹی کھا سکتا ہے جب کہ وہ اسے گندانہ سمجھے

5255 - إسنادہ صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني. هو سليمان بن داود العتكي، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وقد تقدم برقم. 5222 وأخرجه مسلم 16499 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 4/406، والبخاري 3113 في الجهاد: باب ومن الدليل على أن الخمس لوائب المسلمين ما سأل هوازن النبي صلى الله عليه وسلم. . . . ومن طريقتين، عن حماد بن زيد، به. وأخرجه البخاري 6649 في الأيمان والنذور: باب لا تحلفوا بأيمانكم 7555، في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ)، ومسلم 1649 من طريقتين عن أيوب، عن أبي قلابة والقاسم، به. وأخرجه أحمد 4/401، والدارمي 406، والبخاري 5518 في الذبائح: باب لحم الدجاج، و 6721 في الأيمان والنذور: باب الكفارة قبل الحنث وبعده، ومسلم، 1649 والنسائي 7/106 في الصيد: باب إباحة أكل لحوم الدجاج، من طريقتين عن أيوب، عن القاسم، به.

5256 - إسنادہ صحيح على شرط مسلم ورجالہ ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن التميمي فمن رجال مسلم. وقد تقدم

تخریجہ برقم. 3973

5257 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتَّ غَزَوَاتٍ - شَكَّ شُعْبَةُ - لَكُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ

✽✽ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چھ ایسے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہڈی کھاتے رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ كُلِّ مَنْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ مَا اصْطِيدَ مِنْهُ مِمَّا لَا يَعِيشُ إِلَّا فِيهِ مَيْتَةٌ حَلَالٌ أَكَلُهُ وَإِنْ بَايَنَتْ خِلْفَهَا خِلْقَةَ الْحَوْتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ چیز جسے سمندر مردار کی شکل میں باہر پھینک دے یا جسے سمندر میں سے شکار کیا جاتا ہے وہ مردار ہوتی ہے، لیکن اس چیز کی گزر بسر سمندر میں ہی ہوتی ہے، تو اسے کھانا حلال ہوتا ہے اگرچہ اس کی ظاہری جسامت مچھلی سے کچھ مختلف ہو

5258 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ

(متن حدیث): سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَتَوَضَّأْنَا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحَلُّ مَيْتَتُهُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم

5257 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو يعفور: هم العبدى، وأسمه وقدان، قيل: واخرجه البيهقي 257-256/9 من طريقين عن أبي بكر الإسماعيلي، عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. واخرجه الطيالسي، 818/1 واحمد، 4/357 والبخاري 5495 في الصيد: باب أكل الجراد، ومسلم 1952 في الصيد: باب إباحة الجراد، وأبو داود 3812 في الأطعمة: باب في أكل الجراد، والترمذي 1822 في الأطعمة: باب ما جاء في أكل الجراد، والنسائي 7/210 في الصيد: باب الجراد، والبيهقي 9/257 من طريقين عن شعبة، به. واخرجه الحميدي، 713 وعبد الرزاق، 8762 وابن أبي شيبة 8/325 واحمد 4/353 و380 والدرامي، 2/91 ومسلم 1952 والترمذي 1821، و1822 والنسائي، 7/210 وابن الجارود، 880 والبيهقي، 9/257 والبغوي 2802 من طرق عن سفيان بن عيينة، به.

5258 - إسناده صحيح رجاله ثقات، وقد تقدم تخريجه برقم 1244

سمندری سفر کرتے ہیں۔ ہم اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس کے ذریعے وضو کریں تو خود پیاسے رہ جائیں کیا ہم سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کر لیا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

5259 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): **بَعَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ مِائَةِ رَاكِبٍ، وَامِيرُنَا أَبُو عُيَيْبَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نَرَضُ عَيْرًا الْقُرَيْشِيَّ، فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ، حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ، قَالَ: فَسُمِّيَ ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبْطِ، ثُمَّ أَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ حَتَّى قَابَتْ أَجْسَامُنَا وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ، فَأَخَذَ أَبُو عُيَيْبَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ، وَنَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ جَمَلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلِ رَجُلٍ، فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ: سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: أَعْطَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، فَلَمَّا نَفَدَ، وَجَدْنَا فَقْدَهُ، فَجَعَلَ يَجِيءُ الرَّجُلُ بِالشَّيْءِ، قَالَ: وَأَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا حَبًّا مِنْ وَدَكِهِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْنَا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ**

✽✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم تین سواروں کو (ایک مہم پر) روانہ کیا ہمارے امیر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے ہم قریش کے قافلے کی گھات میں تھے ہم نے پندرہ دن تک ساحل پر قیام کیا۔ ہمیں شدید بھوک لاحق ہوگئی یہاں تک کہ ہم پتے کھانے لگے۔ اسی وجہ سے اس لشکر کا نام چٹوں والا لشکر رکھا گیا تھا پھر سمندر نے ایک بڑے سے جانور کو باہر پھینک دیا جس کا نام عنبر تھا۔ ہم نے پندرہ دن تک اس کا گوشت کھایا یہاں تک کہ ہمارے جسم مضبوط ہو گئے۔ ہم نے اس کی چربی کو تیل کے طور پر استعمال کیا پھر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کو لیا۔ انہوں نے لشکر میں موجود سب سے اونچے اونٹ اور سب سے لمبے آدی کا انتخاب کیا۔ اسے اس اونٹ پر سوار کیا تو وہ آدی اس پسلی کے نتیجے سے گزر گیا۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک تھیلا دیا تھا۔ جس میں کھجوریں موجود تھیں جب وہ ختم ہوگئی تو ہمیں ان کی غیر موجودگی محسوس ہوئی پھر کوئی آدی کوئی چیز لے آیا کرتا تھا۔ اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ہم نے اس (سمندری جانور) کی آنکھوں سے اتنی اتنی چربی نکالی جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ (گوشت) ہے۔

5259 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفیان: هو ابن عيينة. وهو في "مسند أبي يعلى 1955" و. 1956 وأخرجه عبد الرزاق، 8667، والحميدي، 1242، وأحمد، 308-309، والدارمي، 92-91/2، والبخاري، 4361 في المغازي: باب غزوة سيف البحر، ومسلم، 193518 في الصيد: باب إباحة ميتات البحر، والنسائي، 208-207/7 في الصيد: باب ميتة البحر، والبيهقي، 251/9 من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 311/3، والبخاري، 5493 في الصيد: باب قول الله تعالى (أَجَلٌ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ)، والبيهقي، 251/9، والبقوي، 2804 من طريقين عن عمرو بن دينار، به. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِمَّا حَمَلَهُ
أَهْلُ ذَلِكَ الْجَيْشِ مِنَ الْعَنْبَرِ الَّذِي قَدَفَهُ الْبَحْرُ لَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اس جانور کا گوشت کھایا تھا جسے اس لشکر
والے لوگ اٹھا کر لائے تھے جو عنبر کا گوشت تھا جسے سمندر نے باہر پھینکا تھا

5260 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو حَلَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ

بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أبا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَتَلَقَى عِيرًا
لِقُرَيْشٍ، وَرَوَدَنَا جَرَابَ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُطْعِمُنَا تَمْرَةً تَمْرَةً، قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ
تَضْعَعُونَ بِهَا؟ قَالَ: نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَيُكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: وَكُنَّا
نَضْرِبُ بِعَصِيصِنَا الْخَبْطَ ثُمَّ نَبَلُّهُ بِالْمَاءِ فَأَكُلُهُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَرَفَعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَيْسِ
الصَّخْصِمِ، فَاتَيْنَاهُ فَإِذَا هُوَ ذَابَةٌ تَدْعَى الْعَنْبَرَ، فَقَالَ: أَبُو عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَقَدْ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا، قَالَ: فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَحْنُ ثَلَاثَ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا،
وَلَقَدْ رَأَيْنَا نَعْتَرَفَ مِنْ وَقَبِ عَيْنَيْهِ بِالْقَلَالِ، وَنَقَطَعَ مِنْهُ الْفَدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ أَحَدَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ
ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقَبِ عَيْنِهِ، وَأَخَذَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا، ثُمَّ أَرَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مِنَّا فَمَرَّ
تَحْتَهَا، قَالَ: وَتَرَوُدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَاقِقِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا
ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ، فَهَلْ مِنْ لَحْمِهِ مَعَكُمْ شَيْءٌ تَطْعُمُونَا؟ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ مِنْهُ فَأَكَلَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا۔ آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح
رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہمارا ارادہ قریش کے قافلے کو روکنے کا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے زادراہ کے طور پر کھجوروں کا ایک تھیلا ہمیں
دے دیا۔ ہمیں اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے ایک ایک کھجور ہمیں کھانے کے لئے دیا کرتے
تھے۔

5260 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر ابی الزبیر، فمن رجال مسلم، وقد صرح بالتحديث
فی روایة عند أحمد. وأخرجه أحمد، 312-311/3 ومسلم 193517 فی الصيد: باب إباحة ميتات البحر، وأبو داود 3840 فی
الأطعمة: باب فی دواب البحر، والبيهقي 9/251 من طرق عن أبي الزبیر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي، 1744 وعبد
الرازق، 8668 وابن أبي شيبة، 381/5 وأحمد 303/3، و311 والنسائي 208/7 و209-208 فی الصيد: باب ميتة البحر، وأبو
يعلى 1920، وابن الجارود 878 من طرق عن أبي الزبیر، به. والشاقق جمع وشيقة: وهو لحم يغلى فی ماء وملح، ثم
يخرج فيصير فی "الجبجة" - وهو البعير يقور - ثم يجعل ذلك اللحم فيه، فيكون زادًا لهم فی أسفارهم.

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا آپ لوگ اس کا کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم اسے یوں چوستے تھے جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے پھر اس کے بعد ہم پانی پی لیا کرتے تھے تو وہ ہمارے لئے پورے دن کے لئے کافی ہوتی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اپنے عصا کے ذریعے پتے اتارا کرتے تھے۔ انہیں پانی میں بھگویا کرتے تھے اور پھر انہیں کھالیا کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ چلتے رہے یہاں تک کہ ساحل سمندر پر ہمارے سامنے بڑی چٹان جیسی کوئی چیز آگئی، ہم اس کے پاس آئے تو وہ ایک جانور تھا جسے عبر کہا جاتا تھا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مردار ہے پھر انہوں نے فرمایا: جی نہیں، ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے لوگ ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں ہیں تم لوگ اضطراری حالت میں ہو تو تم لوگ اسے کھاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک ماہ وہاں مقیم رہے۔ ہم تین سو افراد تھے یہاں تک کہ ہم (اسے کھا کر) موٹے تازے ہو گئے۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کے کئی ٹکٹے نکالے تھے اور ہم نے اس سے خشک گوشت کاٹ لیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ اس کی آنکھ کے سوراخ میں بیٹھ گئے پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ایک ہلی کو لے کر کھڑا کیا اور سب سے اونچے اونٹ پر آدمی کو سوار کیا تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے اس کے گوشت کو زواراہ کے طور پر ساتھ رکھ لیا جب ہم مدینہ منورہ آئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کوئی چیز ہے جو تم ہمیں بھی کھلاؤ؟ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس کا گوشت بھجویا تو آپ نے اسے کھالیا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ مَا قَدَفَهُ الْبَحْرُ مِمَّا لَا يَعِيشُ إِلَّا فِيهِ
حُوتٌ كُلُّهُ وَإِنْ كَانَتْ خَلْقَهَا مُتَبَايِنَةً لِخَلْقَةِ الْحُوتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، ایسا جانور جو سمندر میں ہی رہتا ہو اور اسے سمندر باہر پھینک دے وہ تمام جانور چھلی شمار ہوں گے اگرچہ ان کی ظاہری ہیئت چھلی سے مختلف ہو

5261 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا إِلَى أَرْضِ جُهَيْنَةَ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمَ رَجُلًا، فَلَمَّا نَفِدَتْ أَرْوَادُهُمْ أَمَرَ أَمِيرُهُمْ بِمَا بَقِيَ مِنْ أَرْوَادِهِمْ فَجُمِعَتْ، فَجَعَلَ يَقْوِتُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً تَمْرَةً، قَالَ:

5261 - إسنادہ صحیح علی شرط الصحیح. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وداود بن قيس: هو الفراء الدباغ. وأخرجه مسلم 1935 في الصيد: باب إباحة ميتات البحر، عن حجاج بن الشاعر، عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 1935 عن محمد بن رافع، عن أبي المنذر - وهو إسماعيل بن عمر - عن داود بن قيس، به.

قُلْتُ: يَا أبا عَبْدِ اللَّهِ، مَا كَانَتْ تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ؟ قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّهَا فُقِدَتْ، فَوَجَدْنَا فَقَدَهَا، كَانَ أَحَدُنَا يَصْعُهَا بَيْنَ أَسْنَانِهِ وَحَنِيكِهِ فَيَمُصُّهَا، وَنُصِيبُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ وَنَبَاتِ الْأَرْضِ مَعَ ذَلِكَ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَأَخْرَجَ اللَّهُ لَنَا حُوتًا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا وَقَدَدْنَا، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَرْتَحِلَ أَمَرَ أَمِيرُنَا بِضُلُوعِهِ فَكَتَبَ طَرَفَاهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ أَمَرَ بِعَيْرٍ فَرُحِلَ، فَمَرَّ تَحْتَهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جہینہ کی سرزمین کی طرف ایک مہم روانہ کی۔ آپ نے ایک شخص کو ان لوگوں کا امیر مقرر کیا جب ان لوگوں کا زادراہ ختم ہو گیا تو ان کے امیر نے حکم دیا کہ باقی بچ جانے والے زادراہ کو جمع کیا جائے۔ وہ جمع کر دیا گیا، تو امیر ہمیں روزانہ ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا ایک کھجور سے آپ کا کیا بنتا تھا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم جب وہ بھی ختم ہوگئی تو ہمیں اس کے ختم ہونے کا شدید احساس ہوا۔ ہم میں سے کوئی ایک شخص اسے اپنے دانتوں کے درمیان رکھ کر چوس لیا کرتا تھا ہمیں درختوں کے پتے ملتے اور زمین کے نباتات اس کے ساتھ مل جاتے تھے یہاں تک کہ ہم سمندر کے ساحل تک آئے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک مچھلی کو نکالا جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اسے کھایا اور اس کی چربی استعمال کی جب ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہمارے امیر نے حکم دیا کہ اس کی ایک پہلی کوزمین پر کھڑا کیا جائے پھر ان کے حکم کے تحت ایک اونٹ پر سامان رکھا گیا تو وہ اونٹ اس کے نیچے سے گزر گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْعَرَبِ كَانَتْ تُسَمَّى مَا قَدَفَهُ الْبَحْرُ حُوتًا

وَأَنَّ لَمْ يَكُنْ يُشْبِهُ خِلْقَتَهُ خِلْقَةَ الْحُوتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سمندر جس چیز کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے عرب اسے حوت کہتے ہیں اگرچہ وہ ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے مچھلی سے مشابہت نہیں رکھتی

5262 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

أَبِي نُعَيْمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، وَأَمَرَ عَلَيْنَا أبا عُبَيْدَةَ بْنَ

5262 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/930 في صفة النبي صلى الله عليه وسلم: باب جامع ما

جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2483 في الشركة: باب الشركة في الطعام والنهد والعروض، و 4360

في المغازي: باب غزوة سيف البحر، ومسلم 193521 في الصيد: باب إباحة ميتات البحر، والبيهقي 9/252، والبغوي 2806

وأخرجه مختصراً ومطولاً عبد الرزاق 8666، والبخاري 2983 في الجهاد: باب حمل الزاد على الرقاب، ومسلم 193520

والترمذي 2475 في صفة القيامة: باب رقم 34، والنسائي 7/207، في الصيد: باب ميتة البحر، والبيهقي 9/252، والبغوي 2805

من طريقين عن وهب بن كيسان، به. والترمذي: حديث صحيح.

الْبَحْرَاحِ، وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ، وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بَعْضَ الطَّرِيقِ فَبَيْنَ الرَّادِ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ كُلُّهُ فَكَانَ مِرْوَدَ تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُونَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا، حَتَّى فَبَيْنَ وَلَمْ يُصَبْنَا إِلَّا تَمْرَةً تَمْرَةً، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةً، قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدَهَا حَيْثُ فَبَيْنَتْ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهَى إِلَى الْبَحْرِ، فَأَذَا حَوْثٌ مِثْلَ الظَّرْبِ، فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ أَحَدَى عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا وَلَمْ تُصِبْهُمَا

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ساحل کی سمت ایک مہم روانہ کی۔ آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہم تین سو افراد تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے راستے میں ہمارا زاد سفر ختم ہو گیا، تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کے تمام زاد راہ کے بارے میں حکم دیا ان سب کو جمع کیا گیا، تو وہ ایک کھجوروں کا تھیلا بنا، تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے روزانہ تھوڑی تھوڑی سی کھجوریں ہمیں دیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو گئیں، تو ہمیں ایک کھجور ملا کرتی تھی۔

(راوی کہتے ہیں): ایک کھجور سے۔ آپ کا کیا بنتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: جب وہ بھی ختم ہو گئی، تو پھر ہمیں اس کی غیر موجودگی محسوس ہوئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ سمندر تک پہنچ گئے، تو وہاں چھوٹے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی تھی اس لشکر نے گیارہ دن تک اس کا گوشت کھایا، پھر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کیا گیا پھر ایک اونٹ تیار کیا گیا، تو وہ اونٹ ان پسلیوں کے نیچے سے گزر گیا۔ اس نے انہیں چھوئے نہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَكْلَ الضَّبَابِ مَا لَمْ يَتَقَدَّرْهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ گوہ کھا سکتا ہے جب کہ وہ اسے ناپسند نہ کرتا ہو

5263 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5263 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/968 6 في الاستئذان: باب ما جاء في أكل الضب. لكن

هو عنده: عن عبد الله بن عباس، عن خالد بن الوليد... قال الحافظ في "الفتح" 9/663: "هذا الحديث مما اختلف فيه على الزهري: هل هو من مسند ابن عباس، أو من مسند خالد؟ وكذا اختلف فيه على مالك، فقال الأكثر: عن ابن عباس عن خالد... وذكر روايات، ثم قال: والجمع بين هذه الروايات أن ابن عباس كان حاضراً للقصة في بيت خالته ميمونة كما صرح به في إحدى الروايات، وكأنه استثبت خالد بن الوليد في شيء منه، لكونه باشر السؤال عن حكم الضب وباشراً أكله أيضاً فكان ابن عباس ربما رواه عنه، ويؤيد ذلك أن محمد بن المنكدر حدث به عن وعنده خالد بن الوليد بلخيم ضب... الحديث أخرجه مسلم 1945 والطبراني في "الكبير" 3822 والحديث أخرجه الشافعي 2/174 ومسلم 1945 في الصيد: باب إباحة الضب، والبيهقي 9/323 والبلغوي 2799 من طريق مالك، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5537 في الذبائح: باب الضب، وأبو داود 3794 في الأطعمة: باب في أكل الضب، والطبراني 3816 والبيهقي 9/323 من طريق مالك عن الزهري، عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف، عن ابن عباس، عن خالد بن الوليد. وأخرجه الدارمي 2/93 والبخاري 5391 في الأطعمة: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يأكل حتى يسمي له فيعلم ما هو، و: 5400 باب الشواء، ومسلم 1946 والنسائي 198-197/7 و198 في الصيد: باب الضب، والطبراني 3815 و3817 و3821 من طرق عن الزهري، به.

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَأَتَيْتِي بِصَبِّ مَحْنُودٍ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بَارِضٍ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: فَأَجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیت حارث کے پاس آئے (جو میری اور حضرت خالد رضی اللہ عنہما کی خالہ بھی تھیں) بھنی ہوئی گوہ لائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا، تو گھر میں موجود خواتین میں سے کسی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات تو بتا دو کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ حرام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں، لیکن یہ میرے علاقے کی خوراک نہیں ہے۔ اس لئے میں اس سے بچتا ہوں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے کھا لیا، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَكْلَ الصَّبَابِ إِذَا لَمْ يَتَّقِدْرَهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ گوہ کھا سکتا ہے جب کہ وہ اسے ناپسند نہ کرتا ہو

5264 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيَّ، سَمِعَ الشَّعْبِيَّ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ، فَأَتَيْتِي بِلَحْمِ صَبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَحْمٌ صَبِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ، وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کچھ اصحاب بھی تھے جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ گوہ کا گوشت پیش کیا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے عرض کی: یہ گوہ کا گوشت ہے، تو

5264 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 1944 في الصيد: باب إباحة الصب، عن عبيد الله بن معاذ،

بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/137، والبخاري 7267 خبر الواحد: باب خير المرأة الواحدة، ومسلم 1944 والطحاوي

4/200، البيهقي 9/323 من طرق عن شعبة، به.

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھا لو یہ حلال ہے، لیکن یہ میری خوراک نہیں ہے۔

5265 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ

بِأَكِلِهِ وَلَا مُحَرَّمِهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے

ارشاد فرمایا: میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

5266 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَزَلْنَا أَرْضًا كَثِيرَةَ الضَّبَابِ وَنَحْنُ مُرْمَلُونَ،

فَأَصَبْنَاهَا، فَكَانَتِ الْقُدُورُ تُغَلِي بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذَا؟ فَقُلْنَا: ضِبَابًا أَصَبْنَاهَا، فَقَالَ:

إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِيخَتْ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَكُونَ هَذِهِ فَأَمَرْنَا فَاكْفَأْنَا وَإِنَّا لَجِياعٌ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْأَمْرُ بِإِكْفَاءِ الْقُدُورِ الَّتِي فِيهَا الضَّبَابُ أَمْرٌ قَصِدَ بِهِ الرَّجُلُ عَنِ أَكْلِ

الضَّبَابِ، وَالْعِلَّةُ الْمُضْمَرَةُ هِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعَافُهَا لَا أَنْ أَكَلَهَا مُحَرَّمٌ

✽✽ حضرت عبدالرحمن بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شرکت کی، ہم

نے ایک ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا جہاں گوہ بہت زیادہ تھیں، ہم لوگ ضرورت مند تھے، ہم نے انہیں پکڑا تو ہنڈیا میں وہ پکنے لگی

5265 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى المقابري فمن رجال مسلم. وأخرجه

مسلم 1943 في الصيد: باب إباحة الضب، عن يحيى بن أيوب المقابري، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 1943 من طرق عن

إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه مالك 2/968 في الاستئذان: باب ما جاء في أكل الضب، والطيالسي 1877، وأحمد 2/62، و74،

والدارمي 2/92، والبخاري 5536 في الصيد: باب الضب، والترمذي 1790 في الأطعمة: باب ما جاء في أكل الضب، والنسائي

7/197 في الصيد: باب الضب، وابن ماجه 3242 في الصيد: باب الضب، والطحاوي 4/200، والبيهقي 9/322-323،

والبغوي 2797 و2798 من طرق عن عبد الله بن دينار، به. قال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه الشافعي 2/174، وعبد

الرازق 8672، وأحمد 2/33، ومسلم 194340، و41، والنسائي 7/197، والطحاوي 4/200، والبيهقي 9/322،

والبغوي 2796 و2898 من طرق عن نافع، عن ابن عمر.

5266 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن صحابه لم يخرج له، وحديثه عند أصحاب السنن. وهو

في "مسند أبي يعلى 931" ومن طريقه أخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة 3/436" وأخرجه أحمد 4/196، وابن أبي شيبه 8/266

عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/196، والطحاوي في "معاني الآثار 4/197"، وفي "مشكل الآثار 4/278" والبزار 1217 من طرق عن الأعمش، به. وذكره الهيثمي في "المجمع 37-4/36" وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" وأبو يعلى والبزار، ورجال الجميع رجال الصحيح.

نبی اکرم ﷺ نے یہ دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ گوہ ہے جو ہم نے پکڑی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبی اسرائیل کے ایک گروہ کو مسخ کر دیا گیا تھا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے؟ شاید یہ وہی نہ ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا، تو ہم نے ہنڈیاؤں کو اُلٹ دیا، حالانکہ ہم بھوکے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان ہنڈیاؤں کو اُلٹانے کا حکم دینا جن میں گوہ پک رہی تھی۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جس کے ذریعے گوہ کھانے کی ممانعت مقصود ہے اور اس میں علت یہ ہے نبی اکرم ﷺ اس سے بچتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے اسے کھانا حرام دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي هِيَ مُضْمَرَةٌ فِي نَفْسِ الْحِطَابِ

اس علت کا تذکرہ جو روایت کے الفاظ میں پوشیدہ ہے

5267 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَإِذَا بَصَبٌ مَخْنُودٌ، فَاهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَقَالَتِ النِّسْوَةُ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَأَخْبَرُوهُ، فَرَفَعَ يَدَهُ، قَالَ: قُلْتُ: أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَأْرِضُ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے گھر میں داخل ہوئے تو وہاں گوہ بھنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا، تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود خواتین نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو یہ تو بتا دو کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں، لیکن یہ میرے علاقے کی خوراک نہیں ہے اس لئے میں اس سے پرہیز کرتا ہوں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا (اور کھانا شروع کیا) جب کہ نبی اکرم ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ أَكْلَ لُحُومِ الْخَيْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے

5268 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُهُ أَنْ يَكُونَ عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ، لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ عَنْ جَابِرٍ، لِأَنَّ حَمَادَ

بْنَ زَيْدٍ، رَوَاهُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا وَسَمِعَ مُحَمَّدَ

بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ نے ہمیں گدھوں کا

گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بات کا امکان موجود ہے عمرو بن دینار نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہ سنی ہو

کیونکہ حماد بن زید نے یہ روایت عمرو کے حوالے سے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے تو اس بات کا

احتمال موجود ہے عمرو نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہو اور یہ روایت امام باقر کے حوالے سے حضرت جابر سے سنی ہو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِأَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

گھوڑے کا گوشت کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ: یہ بات اس شخص کے موقف

کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5269 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَائِيُّ،

بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الطَّفَاوِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُحُومِ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْأَهْلِيَّةِ

5268 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الترمذی 1793 فی الأَطْعِمَةِ باب ما جاء فی أكل لحوم الخيل، عن

نصر بن علی، بهذا الإسناد (2) وأخرجه الحمیدی، 1254 والشافعی، 2/172، وابن أبي شیبة، 8/256، وعبد الرزاق، 8734،

والترمذی، 1793، والطحاوی، 4/204، من طریق سفیان بن عیینة، به. وأخرجه الدارقطنی، 4/289، و289-290 من طریقین عن

عمرو بن دینار، به. وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح، ورواه حماد بن زید، عن عمرو بن دینار، عن محمد بن علی، عن

جابر، ورواية ابن عیینة أصح، وسمعت محمداً یعنی البخاری "يقول: سفیان بن عیینة أحفظ من حماد بن زید. وانظر. 5272.

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی) اور آپ نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الْمَرْءِ لَحُومِ الْخَيْلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ
آدمی کے لیے گھوڑے کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات
اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5270 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطَّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: (متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَكْلِ لَحُومِ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لَحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے اور آپ نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَكْلَ لَحُومِ الْخَيْلِ
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ گھوڑے کا گوشت کھانے

5271 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَعِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ أَنَّهَا قَالَتْ:

5269 - إسناده قوى، الطفاوى _ واسمه محمد بن عبد الرحمن _ إن روى له البخارى، لا يرتقى إلى درجة الصحة، وبألى رجاله ثقات رجال الصحيح، وأبو الزبير صرح بالتحديث عند غير المؤلف. أيوب: وهو ابن أبي تيممة السخيتاني. وأخرجه عبد الرازق، 8737 وابن أبي شيبة، 8/256، مسلم 1941 فى الصيد: باب فى أكل لحوم الخيل، وابن ماجه 3191 فى الذبائح: باب لحوم الخيل، من طريق ابن جريج، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ... وأخرجه النسائي 7/201 من طريق الحسين بن واقد، عن أبي الزبير، به.

5270 - حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله.

5271 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفیان: هو الثوري. وأخرجه عبد الرازق، 8731 والشافعي 2/172، البخارى 5519 فى الصيد: باب النحر والذبح، والدارقطنى، 4/290، والبيهقى 9/327 من طريق سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرازق، 8731، والدارمى، 2/87، وأحمد 6/345، و353، وابن أبي شيبة، 8/255-256، ومسلم 1942 فى الصيد: باب فى أكل لحوم الخيل، وابن ماجه 3190 فى الذبائح: باب لحوم الخيل، والطحاوى، 4/211، وابن الجارود، 886، والدارقطنى، 4/290، والبيهقى 9/327 من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه الدارقطنى 4/290 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن أسماء.

(متن حدیث): نَحَرْنَا قَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم نے گھوڑا قربان کیا اور اس کا (گوشت) کھا

لیا۔

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْبِغَالِ
خچر کا گوشت کھانے کی ممانعت کا تذکرہ

5272 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): أَنَّهُمْ ذَبَحُوا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ، فَتَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْخَيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر ان لوگوں نے گھوڑے خچر اور گدھے ذبح کئے تو نبی

اکرم ﷺ نے خچروں اور گدھوں سے منع کر دیا البتہ آپ نے گھوڑوں سے منع نہیں کیا۔

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کا تذکرہ

5273 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ يَزِيدَ السِّيَّارِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

5272 - حدیث صحیح، غسان بن الربیع ذکرہ المؤلف فی "الفتاویٰ"، 9/2، "وروی عن أحمد بن حنبل ویحییٰ بن معین وأبو

یعلیٰ وعملق، وقال اللہمی: وكان صالحاً ورعاً، وليس بحجة في الحديث، واختلف فيه قول الدارقطني فيما نقله الخطيب

فی "تاریخہ" 12/329، فضعفه مرة، وقال مرة: صالح، وقد توابع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح، وقد صرح أبو الزبير

بالتحديث عن عبد الرزاق وغيره. وأخرجه أحمد، 3/356، وأبو داود 3789، في الأطعمة: في أكل لحوم الخيل، والدارقطني

4/289، والبيهقي 9/327، من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، 4/235، ووافقه اللہمی. وأخرجه عبد

الرازق، 8733، والنسائي، 7/201، في الصيد والذباح: باب الإذن في أكل لحوم الخيل، والطحاوي، 4/211، والدارقطني

4/288، والبيهقي، 9/327، والبهقي، 2811، من طريقين عن عطاء عن جابر بنحوه.

5273 - إسناده صحيح، عمر بن يزيد من رجال أبي داود، روى عنه جماعة، وذكره المؤلف في "الفتاویٰ" 8/446، وقال:

مستقيم الحديث، وقال الدارقطني: لا بأس به، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. محمد بن علي: هو ابن الحسين بن علي بن

أبي طالب أبو جعفر الباقر. أخرجه أحمد، 3/361، والدارقطني، 2/87، والبخاري، 4/219، في المغازي: باب غزوة خيبر، و 5520، في

الذباح: باب لحوم الخيل، و 5524، باب لحوم الحمير الإيسية، ومسلم، 1941، في الصيد: باب في أكل لحوم الخيل، وأبو

داود، 3788، في الأطعمة: باب في أكل لحوم الخيل، والنسائي، 7/201، في الصيد: باب الإذن في أكل لحوم الخيل، والطحاوي،

4/204، وابن الجارود، 885، والبيهقي، 9/326-327، والبهقي، 2810، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنِ لُحُومِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ

الْخَيْلِ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا البتہ آپ نے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی تھی۔

ذَكَرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَهْلِيَّةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا ہے

5274 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ

الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ بیشک اللہ اور اس کا رسول تم لوگوں کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا مُبْتَاجِينَ إِلَى أَكْلِ لُحُومِ الْأَهْلِيَّةِ

لَمَّا نَهَاَهُمُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ لوگ اس وقت پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کے محتاج تھے

جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں کھانے سے منع کر دیا تھا

5275 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَكَانَ النَّاسُ

5274 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" 8719. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد

3/164 وابن ماجه 3196 في الذبائح: باب لحوم الحمر الأهلية. وأخرجه الحميدي 1200 وأحمد 3/111 والدارمي 2/86،
والبخاري 2991 في الجهاد: باب التكبير عند الحرب، و 4/199 في المغازي: باب غزوة خيبر، و 5528 في الذبائح: باب لحوم
الحمر الإنسية، ومسلم 1940 في الصيد: باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، والنسائي 7/204 في الصيد: باب تحريم أكل
لحوم الأهلية، والبيهقي 9/331 من طريقين عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 3/121 وابن أبي شيبة 8/262، ومسلم 194035
والطحاوي 4/206 من طريقين عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، به.

اِحْتَا جُوا إِلَيْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا حالانکہ لوگوں کو اس کی (شدید ترین) ضرورت تھی۔

5276 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ يَزِيدِ

بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَيُّ عَامِرٍ لَوْ مَتَّعْتَنَا مِنْ هَنَاتِكَ، فَنَزَلَ يَحْدُو لَهُمْ، فَذَكَرَ اللَّهُ، وَذَكَرَ شِعْرًا لَمْ أَحْفَظْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ مَتَّعْتَنَا بِهِ، فَلَمَّا أَصَابُوا الْقَوْمَ قَاتَلُوهُمْ وَأُصِيبَ عَامِرٌ، فَلَمَّا أَمَسُوا أَوْ قَدُوا نَارًا كَثِيرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذِهِ النَّارُ؟ عَلَى آتِي شَيْءٍ تَوْقُدُ؟ قَالُوا: عَلَى الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ، فَقَالَ: أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ: فَذَلِكَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا أَمْرٌ حَتْمٌ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسِّرُوهَا: أَمْرٌ تَشْدِيدٌ وَتَغْلِيظٌ دُونَ الْحُكْمِ، أَلَا تَرَى الرَّجُلَ مِمَّنْ أَمَرَهُمْ بِكَسْرِهَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: فَذَلِكَ

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اے عامر! اگر آپ اپنے نغمے کے ذریعے ہمیں لطف اٹھانے کا موقع دیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ لوگوں کو حدی سنانے کے لئے سواری سے نیچے اتر آئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا پھر ایک شعر ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا جانور کو لے کر چلنے والا یہ شخص کون ہے لوگوں نے بتایا یہ عامر بن اکوع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5275 - إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن أبي عمر : اسمه محمد بن يحيى . وأخرجه مسلم 56125 ص 1538 في

الصيّد : باب تحريم أكل لحم الحمرة الإنسية ، من طريق محمد بن يحيى بن أبي عمر ، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 56125 من طريق ابن جريج ، أخبرني نافع ، به .

5276 - إسناده صحيح على شرط البخاري ، رجاله رجال الشيخين غير مسدد ، فمن رجال البخاري . وأخرجه

البخاري 6331 في الدعوات : باب قول الله تعالى (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) ، عن مسدد بن مسرهد ، بهذا الإسناد . وأخرجه مختصرا ومطولا : أحمد ، 48-47/4 ، البخاري 2477 في المظالم : باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تحرق الزقاق ، و 4196 في

المغازي : باب غزوة خيبر ، و 5497 في الصيّد : باب آنية المجوس والميتة ، و 6148 في الأدب : باب ما يجوز من الشعر والرجز ، و 6891 في الديّات : باب إذا قتل نفسه خطأ فلا دية له ، ومسلم 1802 في الجهاد : باب غزوة خيبر ، وابن ماجه 3195 في

الديباج : باب لحوم الحمرة الوحشية ، والطبراني 6294 ، و 6301 والبيهقي 9/330 ، والبغوي 3805 من طرق عن يزيد بن أبي عبيد ،

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ہمیں اس سے (لطف اندوز ہونے کا موقع دیں تو عنایت ہوگی)

جب ان لوگوں نے دشمنوں پر حملہ کیا، اور ان کے ساتھ لڑائی کی، تو حضرت عامر بن شیبانؓ ہو گئے جب شام کا وقت ہوا، تو انہوں نے ڈھیر ساری آگ جلائی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ آگ کس وجہ سے ہے اور یہ کیا چیز پکائی جا رہی ہے۔ لوگوں نے بتایا گدھے کا گوشت پکایا جا رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہنڈیوں میں موجود چیزوں کو انڈیل دو اور انہیں توڑ دو ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم ایسا نہ کریں کہ ان میں موجود چیز کو انڈیل کر ان کو دھولیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا کرو۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اس میں جو کچھ موجود ہے اسے بہادو“ یہ ایک لازمی حکم ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”تم اسے توڑ دو“ یہ شدت اور سختی ظاہر کرنے کا حکم ہے۔ لازمی حکم نہیں ہے۔ کیا آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی کہ جسے نبی اکرم ﷺ نے ہنڈیا توڑنے کا حکم دیا تھا۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم اس موجود چیز کو بہا کر انہیں دھونہ لیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی کرو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمُجَانِبَةِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عِنْدَ الْأَكْلِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ آدمی کھانا کھاتے ہوئے

پالتو گدھوں کے گوشت سے اجتناب کرے

5277- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ

بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَصَابُوا حُمْرًا فَلَذَبَحُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْفَيْتُوا الْقُدُورَ

✪ ✪ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے انہیں کچھ گدھے ملے انہوں نے

انہیں ذبح کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہنڈیاؤں کو الٹ دو۔

5277- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك. وأخرجه أحمد، 4/291،

والبخاری 5525 فی الذبائح: باب لحوم الحمر الإنسية، والبيهقي 9/329 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد

4/291، و356، و4221، و4223، و4225 فی المغازی: باب غزوة عيبر، ومسلم 193828 فی الصيد والذبائح: باب

تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، والطحاوي 4/205 من طرق عن شعبة، عن عدی بن ثابت، وعن البراء بن عازب، وروى عبد الله بن

أوفى. وأخرجه أحمد، 4/291، ومسلم، 193829، والطحاوي، 4/205، والبيهقي 9/329 من طريق أبي إسحاق، عن البراء نحوه.

وأخرج عبد الرزاق، 8724، والبخاری، 4226، ومسلم، 193831، والنسائي 7/230 فی الصيد: باب تحريم أكل لحوم الحمر

الأهلية، وابن ماجه 3194 فی الذبائح: باب الحمر الوحشية، والبيهقي

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَكْلِ ذِي الْأَنْيَابِ مِنَ السَّبَاعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نوکیلے دانتوں والے درندوں (کا گوشت) کھایا جائے

5278 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلِ

بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْخَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ

✪✪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر نوکیلے دانت والے درندے (کا گوشت کھانا) حرام ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبَاحَ أَكْلَ بَعْضِ ذِي الْأَنْيَابِ مِنَ السَّبَاعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جس نے نوکیلے دانتوں والے بعض جانوروں کا گوشت کھانے کو مباح قرار دیا ہے

5279 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

5278 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "الموطأ" 2/496 "في الصيد: باب تحريم أكل كل ذي ناب وذي مخلب.

ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "الرسالة" لفقرة، 562 ومسلم 1933 في الصيد: باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع، والنسائي 7/200 في الصيد: باب تحريم أكل السباع، وابن ماجه 3233 في الصيد: باب أكل كل ذي ناب من السباع، والبيهقي 9/315، والبخاري 2794 وأخرجه الترمذي 1499 في الصيد: باب ما جاء في كراهية كل ذي ناب وذي مخلب، عن قتبية، عن عبد العزيز بن محمد، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم كل ذي ناب من السباع. قال الترمذي: حديث حسن.

5279 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/496 "في الصيد: باب تحريم أكل كل ذي ناب من

السباع. ومن طريق مالك أخرجه الدارمي 2/84-85 والبخاري 5530 في الصيد: باب أكل كل ذي ناب من السباع، ومسلم 1932 في الصيد: باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع، وأبو داود 3802 في الأطعمة: باب النهي عن أكل السباع، والترمذي 1477 في الصيد: باب ما جاء في كراهية كل ذي ناب وذي مخلب، والطبراني 22/549 والبخاري 2793 وأخرجه عبد الرازق، وأحمد، 8704 و194/4 والدارمي 2/85 والبخاري 5780 و5781 في الطب: باب ألبان الأذن، ومسلم، 1932 والترمذي 1477 والنسائي 7/200-201 في الصيد: باب تحريم أكل السباع، وابن ماجه 3232 في الصيد: باب أكل كل ذي ناب من السباع، والطبراني 22/548 و550 و551 و552 و553 و554 و555 و557 و558 و559 و560 و561 و562 و563 و564 و565 و566 والبيهقي 9/315 و9/316-315 من طرق عن الأزهرى، به. وأخرجه الطيالسي، 1016 وأحمد 4/193 و194-194 و195-194 والطبراني 22/556 من طرق عن أبي إدريس الخولاني، به.

❀❀ حضرت ابو ثعلبہ حشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ ذِي مِخْلَبٍ وَنَابٍ مِنَ الطَّيْرِ وَالسَّبَاعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نوکیلے پنچوں والے پرندوں یا نوکیلے

دانتوں والے درندوں (کا گوشت کھایا جائے)

5280 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ الطَّيْرِ وَكُلِّ ذِي

مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

(توضیح مصنف): النَّيْلِيُّ قَرْيَةٌ بِوَأَسْطَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے اور نوکیلے پنچوں

والے پرندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیل، واسط میں ایک بستی ہے۔)



5280 - إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج النيلي ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير ميمون

بن مهران فمن رجال مسلم. أبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه أحمد 1/244 و302، و327 والدارمي 2/85،

والطيالسي، و2745 ومسلم 1934 في الصيد: باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع، والطبراني، و12995 والبيهقي 9/315 من

طرق عن أبي عوانة ووضاح المشكوي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، و1/302 ومسلم، و1934 والبيهقي 9/315 من طريقين عن

الحكم بن عتيبة، عن أبي بشر بن أبي وحشية. به. وأخرجه أحمد، و1/289 ومسلم، و1934 والطبراني، و12994 والبخاري 2795 من

طريقين عن الحكم بن عتيبة، عن ميمون بن مهران. به.

بَابُ الصِّيَافَةِ

باب! مہمان نوازی کا بیان

5281 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ،

أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى رَاعِي إِبِلٍ فَلْيُنَادِ: يَا رَاعِي الْإِبِلِ ثَلَاثًا، فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا فَلْيَحْلُبْ

وَلْيُشْرَبْ، وَلَا يَحْمَلَنَّ، وَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى حَائِطٍ فَلْيُنَادِ، ثَلَاثًا: يَا أَصْحَابَ الْحَائِطِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا فَلْيَأْكُلْ

وَلَا يَحْمَلَنَّ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَصَدَقَةٌ

تَوْضِيحُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَضْمِرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ عِلَّةَ الْأَمْرِ، وَهِيَ اضْطِرَارُ الْمَرْءِ وَحَاجَتُهُ إِلَيْهِ دُونَ

تَلْفِ النَّفْسِ دُونَ الْقُدْرَةِ وَالسَّعَةِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص اونٹوں کے چرواہے (یعنی چرنے والے اونٹوں) کے پاس آئے تو بلند آواز میں تین مرتبہ پکارے: اے

اونٹوں کے چرواہے! اگر وہ اسے جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کا دودھ دودھ کر پی لے اور جب کوئی شخص کسی باغ کے پاس

آئے تو تین مرتبہ بلند آواز میں پکارے: اے باغ والو! اگر وہ اس کا جواب دیں تو ٹھیک ہے ورنہ وہ (اس باغ میں سے کھجوریں)

کھالے لیکن وہ اٹھا کے ہرگز نہ لے جائے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے جو اس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہوتا ہے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت میں اس حکم کی علت پوشیدہ ہے اور وہ آدمی کا اضطراری حالت میں مبتلا ہونا اور

5281 - حدیث صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح إلا أن سعیداً الجریري قد اختلط بآخره، ویزید بن ہارون روی عنہ بعد

الاختلاط، لكن أخرج له مسلم في "صحیحہ، 1161200" من طریق یزید بن ہارون، عن الجریري، وقد تابع یزید حماد بن

سلمة عند أحمد 3/807 وهو ممن روی عنہ قبل الاختلاط وهو في "مسند أبي يعلى 1244" و. وأخرجه أحمد 3/21 عن یزید

بن ہارون. بهذا الإسناد. أخرج القسم الأول منه ابن ماجة 2300 في التجارات: باب من مر على ماشية قوم أو حائط هل يصيب

منه؟ والحاكم، 4/132 والبيهقي 9/359 من طرق عن یزید بن ہارون، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم وأقره الذهبي.

وأخرجه أحمد، 86-85/3 والطحاوي 4/240 من طریق علی بن عاصم، عن الجریري، به. وأخرج القسم الأخير منه البزار

في "مسنده 1932" من طریق حماد بن سلمة، عن الجریري... وأخرجه أيضاً 1931 من طریقین عن حماد بن سلمة، عن قتادة،

عن أبي نضرة، عن أبي سعيد.

ان چیزوں کا حاجت مند ہونا ہے تاکہ اس کی جان ضائع نہ ہو اگر آدمی کے پاس قدرت اور گنجائش ہو (تو پھر وہ مالکان کی اجازت کے بغیر ان چیزوں کو حاصل نہیں کر سکتا)۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ لَيْسَ بِإِبَاحَةٍ عَلَى الْعُمُومِ،
بَلْ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ مُضْطَرًّا يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ التَّلَفَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حکم عمومی طور پر مباح قرار دینے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس صورت میں ہے جب آدمی انتہائی مجبور ہو اور اسے اپنی جان کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو

5282 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَخْتَلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ إِلَّا يَأْذِنَهُ، أَيَحِبُّ أَحَدَكُمْ أَنْ تُؤْتِيَ مَشْرَبْتَهُ فَتُكْسَرَ خِرَازِنَتُهُ فَيَسْتَلَّ طَعَامَهُ، إِنَّمَا ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ وَأَطْعَمَتُهُمْ، فَلَا يَخْتَلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ إِلَّا يَأْذِنَهُ

✪✪ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ لے لے کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرے گا کہ اس کے گودام کے پاس کوئی آئے اس کا خزانہ توڑ کر اس کا اناج منقل کر لے؟ لوگوں کے جانوروں کے تھن اور ان کی خوراک (ایک ہی طرح قابل احترام ہے) تو کوئی شخص کسی دوسرے کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ لے۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْحَالِبِ إِذَا حَلَبَ أَنْ يَتْرَكَ دَاعِيَ اللَّبَنِ

دودھ دوہنے والے کے لیے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ دودھ دوہ رہا ہو

تو دودھ کے داعی (یعنی جانور کے بچے) کے لیے بھی اسے چھوڑ دے

5283 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،

قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ ضَرَّارِ بْنِ الْأَزْوَرِ، قَالَ:

5282 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم 5171 من غير هذا الطريق: وهو في "الموطأ 2/971" في

الاستئذان: باب ماجاء في أمر الغنم. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2435 في اللقطة: باب لا تحتلب ماشية أحد بغير إذنه،

مسلم 1726 في اللقطة: باب تحريم حلب الماشية بغير إذن مالِكها، وأبو داود 2623 في الجهاد: باب فيمن قال: لا يحلب،

والطحاوي في "شرح معاني الآثار"، 4/241، وفي "شرح مشكل الآثار"، 4/41، والبيهقي، 9/358، والبخاري، 2168.

بَعَثَنِي أَهْلِي بَلْفُوحٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاتَيْتُهُ بِهَا، فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْلِبَهَا فَحَلَبْتُهَا، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُ دَاعِيَ اللَّبَنِ

✽✽ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے اہل خانہ نے ایک حاملہ اونٹنی کے ہمراہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اسے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں۔ میں نے اس کا دودھ دوہ لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: دودھ کے داعی کے لئے (تھوڑا سا دودھ) چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ حَدِّ الضِّيَافَةِ الَّتِي يَجِبُ عَلَى الضَّيْفِ أَنْ لَا يَتَعَدَّاهُ حَذَرَ دُخُولِهِ فِي الْمَتَصَدِّقِينَ عَلَيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو مہمان نوازی کی حد کے بارے میں ہے جو مہمان پر لازم ہوتی ہے وہ اس سے آگے نہ بڑھے اس بات سے بچتے ہوئے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہیں صدقہ دیا گیا ہو

5284 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا

5283- يعقوب بن يحيى ذكره المؤلف في "الفتاوى" 5/553 "فقال: يروى عن ضرار بن الأزور، روى عنه الأعمش وقد اختلف على الأعمش فيه، وقال الذهبي في "الميزان" 4/449 "لا يعرف، تفرد عنه الأعمش، ثم أخرج حديثه هذا بإسناده، وقال بإثره: غريب فرد، والأعمش فمدلس، وما ذكر سماعا، ولا يعقوب ذكر سماعه من ضرار، ولا أعرف لضرار سواه. وضرار بن الأزور، قال البخاري وأبو حاتم والمؤلف: له صحبة، كان فارسا شجاعا شاعرا، شهد قتال مسيلمة باليمامة، فأبلى فيه بلاء عظيما حتى قطعت ساقاه جميعا، فجعل يحيى على ركبته ويقا، وتطوه الخيل حتى غلبه الموت، قاله الواقدي، وقيل: قتل بأجنادين من الشام، قتله موسى بن عقبة، وقيل: شهد فتح دمشق، ثم نزل حران، وقيل: توفي بالكوفة زمن عمر بن الخطاب، ويقال: توفي بدمشق، ودفن بظاهر الباب الشرقي، وانظر "أسد الغابة" 3/52-53، و"الإصابة" 201-200/2 والحديث عند وكيع في "الزهد" 495، ومن طريقه أخرجه أحمد، 4/339 والطبراني، 8128 وأخرجه أحمد 4/76 و322، و339 والدارمي، 2/88، والبخاري في "التاريخ الكبير" 339-338/4، و339 وهناد في "الزهد" 795، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/654، والطبراني، 8129، والحاكم، 3/237، والبيهقي، 8/16، وابن الأثير في "أسد الغابة" 3/53، والذهبي في "الميزان" 4/449، "من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. قال الحاكم: صحيح الإسناد، ولا يحفظ لضرار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير هذا. وأخرجه أحمد 4/311، و339، والبخاري في "التاريخ الكبير" 4/339، والطبراني، 8127، والحاكم 3/620.

5284 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. عبد الرحمن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة المدني. وأخرجه أحمد 2/288، و354، وأبو داود 3749 في الأَطْعِمَةِ: باب ما جاء في الضيافة، والبيهقي 9/197 من طريقين عن أبي هريرة، به، وله شاهد من حديث ابن عمر عند البزار، 1929، وآخر من حديث ابن عباس عند الطبراني في "الأوسط"، قال الهيثمي: 8/176، فيه رشدين بن كريب وهو ضعيف. وثالث من حديث زيد بن خالد عند الطبراني 5186، و5187، والبزار 1925، قال الهيثمي: ورجال الصحيح. ورابع من حديث ابن مسعود عند البزار، 1928، وقال الهيثمي: رجاله ثقات. وخامس عن أبي سعيد الخدري، وقد تقدم ضمن حديث مطول. 5281.

ابْنُ عَلِيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا وَرَاءَهَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے جو اس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہوگی۔“

ذِكْرُ الْأَسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ لِتَقْدِيمِ مَا حَضَرَ لِلضِّيَافِ وَإِنْ لَمْ يُشْبِعْهُمْ فِي الظَّاهِرِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جو کچھ موجود ہو وہ مہمان کے

سامنے پیش کر دے اگرچہ بظاہر وہ انہیں سیر نہ کر سکتا ہو

5285 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدِ الْقَيْسِيِّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مَبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، وَثَابِتُ الْبَنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ، رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاوِيًا، فَأَتَى أُمَّ سَلِيمٍ، فَقَالَ: هَلْ

عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا نَحْوُ مِدٍّ مِنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ، قَالَ: فَأَعْجِنِيهِ وَأَصْلِحِيهِ، عَسَى أَنْ نَدْعُو النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْكُلُ عِنْدَنَا، قَالَ: فَعَجِنْتُهُ وَخَبَرْتُهُ، فَجَاءَ قُرْصًا، فَقَالَ: اذْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَاسٌ، قَالَ مَبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ: أَحْسِبُهُ بَضْعَةً وَتَمَانِينَ،

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَبُو طَلْحَةَ يَدْعُوكَ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: آجِبُوا أَبَا طَلْحَةَ فَجِئْتُ مُسْرِعًا حَتَّى أَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ

قَدْ جَاءَ وَأَصْحَابُهُ، قَالَ بَكْرُ: فَقَفَدَنِي قَفْدًا، فَقَالَ ثَابِتٌ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَعْلَمَ بِمَا فِي بَيْتِي مِنِّي، وَقَالَ جَمِيعًا عَنْ مَكِّيٍّ: فَاسْتَقْبَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا

قُرْصٌ، رَأَيْتُكَ طَاوِيًا، فَأَمَرْتُ أُمَّ سَلِيمٍ، فَجَعَلْتُ ذَلِكَ قُرْصًا، قَالَ: فَذَعَا بِالْقُرْصِ، وَذَعَا بِجَفْنَةٍ فَوَضَعَهُ فِيهَا،

وَقَالَ: هَلْ مِنْ سَمْنٍ؟ قَالَ: أَبُو طَلْحَةَ: وَكَانَ فِي الْعُكَّةِ شَيْءٌ، فَجَاءَ بِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبُو طَلْحَةَ يَعْصِرَانِهَا حَتَّى خَرَجَ شَيْءٌ، فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ سَبَابَتَهُ، ثُمَّ مَسَحَ الْقُرْصَ

فَسَانَفَخَ، وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ فَانْتَفَخَ الْقُرْصُ، فَلَمْ يَزَلْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَالْقُرْصُ يَنْتَفِخُ حَتَّى رَأَيْتُ الْقُرْصَ فِي الْجَفْنَةِ

يَتَمَيِّعُ، فَقَالَ: اذْعُ عَشْرَةً مِنْ أَصْحَابِي فِدَعَوْتُ لَهُ عَشْرَةً، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي

5285- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير مبارك بن فضالة فقد روى له البخاري تعليقا وأصحاب السنن وهو

صدوق، وقد صرح بالتحديث، فانفتت شبهة تدليسه، وأبو طلحة: هو زيد بن سهل الأنصاري زوج أم سليم والدة أنس. وهو

في "مسند أبي يعلى" ورقة، 195/1 وأخرجه الفيديابي في "دلائل النبوة" 11 عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد، وأورده الحافظ ابن

كثير في "شيمائل الرسول" ص 200-199 عن أبي يعلى.

وَسَطِ الْقُرْصِ، وَقَالَ: كُلُّوا بِسْمِ اللَّهِ فَكَلُّوا حَوَالِي الْقُرْصِ حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَشْرَةَ فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو عَشْرَةَ عَشْرَةَ، يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْقُرْصِ حَتَّى أَكَلَ مِنْهُ بَضْعَةً وَتَمَانُونَ مِنْ حَوَالِي الْقُرْصِ حَتَّى شَبِعُوا، وَإِنَّ وَسَطَ الْقُرْصِ حَيْثُ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ كَمَا هُوَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کے عالم میں دیکھا تو وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس تو صرف جو کے آنے کا ایک مد ہے حضرت ابو طلحہ نے کہا: تم اسے گوندھ لو اور اسے تیار کر لو، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرتے ہیں تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کھانا کھائیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے آٹا گوندھ لیا اور روٹی پکائی پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ روٹیوں کے پاس آئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے ہاں بلا لاؤ راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ہمراہ کچھ لوگ بھی تھے۔ یہاں مبارک بن فضالہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: میرا خیال ہے وہ 80 سے زیادہ لوگ تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا ابو طلحہ کی دعوت کو قبول کرو (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں تیزی سے چلتا ہوا آیا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تشریف لارہے ہیں۔

یہاں بکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میں تیزی سے چلتا ہوا آیا اور ثابت نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں جو کچھ میرے گھر میں ہے پھر اس کے بعد دونوں راویوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس تو صرف ایک تھاں (جتنا) کھانا ہے میں نے آپ کو بھوکا دیکھا تھا، تو میں نے ام سلمہ سے کہا اس نے یہ کھانا تیار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تھاں منگوا لیا اور آپ نے ایک پیالہ منگوا کر وہ روٹی اس میں رکھی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس گھی ہے حضرت ابو طلحہ نے عرض کی: ایک کپی میں تھوڑا سا ہے وہ اسے لے کر آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اسے نچوڑنے لگے یہاں تک کہ تھوڑا سا گھی نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے لگایا اور اسے روٹی پر لگا دیا، تو وہ پھول گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھا، تو روٹی اور پھول گئی۔ اس کے بعد مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ روٹی پھوٹی ہوئی اس پوری پرات کے اوپر غالب آگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحاب میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ میں نے دس آدمیوں کو بلوایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک روٹی کے درمیان میں رکھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے کھانا شروع کرو۔ انہوں نے اطراف سے روٹی کھانا شروع کی یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس دس آدمیوں کو بلا کر لاؤ اس کے بعد حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ دس دس کر کے آدمیوں کو بلاتے رہے یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے وہ روٹی 80 سے زیادہ افراد نے روٹی کے اطراف میں سے کھالیا، یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے اور روٹی کا درمیان کا وہ حصہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا ہوا تھا۔ وہ اسی طرح تھا

جیسے پہلے تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِثَارُ الْأَضْيَافِ عَلَى إِشْبَاعِ
عِيَالِهِ إِذَا عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ لَا يَضُرُّهُمْ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ مہمانوں کے لیے ایثار کرتے ہوئے اپنے گھر والوں کو بھوکا رکھے جبکہ اسے اس بات کا علم ہو کہ یہ چیز انہیں نقصان نہیں پہنچائے گی

5286- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ

فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلْ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا، مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلْ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَنْ يُضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَحِيلِهِ، فَقَالَ لِأَمْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوْثٌ صَيَّيْنِي، قَالَ: فَعَلِّمِيهِمْ بِشَيْءٍ، فَاذًا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَضَيْتُنِي السِّرَاجَ وَارِيَهُ أَنَا نَأْكُلُ، فَاذًا أَهْوَى لِيَأْكُلَ قَوْمِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تَطْفِئِيهِ، قَالَ: فَفَعَلُوا وَآكَلَ الضَّيْفُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا اللَّيْلَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں ضرورت مند ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا تو اس خاتون نے عرض کی۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے پاس صرف پانی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا۔ انہوں نے بھی یہ جواب دیا یہاں تک کہ تمام ازواج نے اسی طرح کا جواب دیا: تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا آج رات کون اسے مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے تو ایک انصاری کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں بناؤں گا وہ اسے ساتھ لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں

5286- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وهو

فی "مسند أبي يعلى" ورقة 285/1. وأخرجه مسلم 2054 في الأشربة: بلب إكرام الضيف وفضل إثارة، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 3798 في مناقب الأنصار: (وَيُسَوِّرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ)، و 4889 في تفسير سورة الحشر: باب (وَيُسَوِّرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ)، والواحدى فى "أسباب المنزول" ص 281، والبيهقى "السنن" 4/185، وفى "الأسماء والصفات" 2/217 "من طرق عن فضيل بن غزوان، به. وأخرجه بنحوه أبو يعلى ورقة 286 من طريقين عن يزيد بن كيسان، عن أبي حازم، به.

صرف بچوں کی خوراک ہے۔ اس انصاری نے کہا: تم انہیں کسی چیز کے ذریعے بہلا دینا جب ہمارا مہمان آندر آئے تو تم چراغ روشن کرنا اور یوں ظاہر کرنا جیسے ہم کھانا کھانے لگے ہیں جب وہ کھانے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو تم چراغ کی طرف جا کر اسے بجھا دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں تو وہ سب لوگ بیٹھ گئے اور کھانا صرف مہمان نے کھایا۔ اگلے دن صبح وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو گزشتہ رات تم دونوں (میاں بیوی) کا کیا ہوا طرز عمل بہت پسند آیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَثْوَى الضَّيْفُ عِنْدَ مَنْ يُضَيِّفُهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مہمان میزبان کے ہاں اتنا طویل قیام کرے کہ

اسے حرج میں مبتلا کر دے

5287 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَنْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوَى عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ (توضیح مصنف): أَبُو شُرَيْحٍ الْكَنْبِيُّ اسْمُهُ حُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ جِلَّةِ الصَّحَابَةِ، عِدَادُهُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ، مَاتَ سَنَةَ ثَمَانَ وَسِتِّينَ

✽ حضرت ابو شریح کنہی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے جو شخص اللہ تعالیٰ

5287 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/929 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم : باب جامع ما جاء في الطعام والشراب . ومن طريق مالك أخرجه أحمد ، 6/385 والبخاري 6135 في الأدب : باب إكرام الضيف وعلمته ، وفي "الأدب المفرد" 743 ، وأبو داود 3748 في الأَطْعِمَةِ : باب ما جاء في الضيافة ، والنسائي في "الكبرى" "كما في "التحفة" 9/224 ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 4/22 ، "والطبراني في "الكبير" 22/475 . " وأخرجه أيضا من طريق مالك الحاكم 4/164 ، وحزم بأن الشيخين لم يخرجاه ! وقال : والذي عندي أن الشيخين رضي الله عنهما أهملتا حديث أبي شريح ! الرواية عبد الرحمن بن إسحاق عن سعيد المقبري ، عن أبي هريرة رضي الله عنه ، ثم ذكره الحديث المتقدم برقم 506 و 516 . وأخرجه أحمد 4/31 ، والبخاري 6/385-386 ، في الأدب : باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ، و 6476 في الرقاق : باب حفظ اللسان ، وفي "الأدب المفرد" 741 ، "ومسلم 4814 ص 1352 في اللقطة : باب الضيافة وغاية الضيافة إلى كم هي ، وابن ماجة 3675 في الأدب : باب حق الضيف ، والنسائي في "الكبرى" ، والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/22 ، "والبيهقي 9/196-197 والطبراني 22/476 و 477 ، ومن طرق عن سعيد المقبري ، به . وأخرجه أحمد 4/31 ، و 6/384 ، "ومسلم 48 في الإيمان : باب الحث على إكرام الجار والضيف ، والبخاري في "الأدب" 102 ، "والطحاوي في "المشكل" 4/21 ، "والبيهقي 5/86 من طريقين عن نافع بن جبير بن مطعم ، عن أبي شريح ، بنحوه .

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہئے ورنہ خاموش رہنا چاہئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے۔ اہتمام کے ساتھ اس کی دعوت ایک دن اور ایک رات ہوگی عام مہمان نوازی تین دن ہوگی اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ شمار ہوگا۔ البتہ مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ اتنے دن وہاں قیام کرے کہ میزبان کو حرج میں مبتلا کر دے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو شریح کعمی کا نام خولید بن عمرو ہے یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ان کا انتقال 68 ہجری میں ہوا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ بَانَ لِلضَّيْفِ مُطَابَقَةَ حَقِّهِ عَمَّنْ يَنْزِلُ بِهِ إِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ مہمان کو اپنے حق کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے

اس شخص سے جس کے ہاں وہ پڑاؤ کرتا ہے اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرتا

5288 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ

بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَزَلَ بِقَوْمٍ لَا يُضَيِّفُونَا، فَكَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا، وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرو تو اگر وہ تمہارے لئے اس چیز کا حکم دیں جو مہمان کے لئے مناسب ہوتی ہے تو اسے قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو تم ان سے مہمان کا وہ حق حاصل کرو جو مہمان کے لئے ہونا چاہئے۔

5288 - إسناده صحيح على شرط الشيخان أبو الوليد هو الطيالسي هشام بن عبد الملك وليث: هو ابن سعد , وأبو الخير:

اسمہ مرتد بن عبد اللہ . وأخرجه احمد , 4/149 والبخاری 2461 في المظالم :باب قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه , 6137 في الأدب :باب إكرام الضيف وخدمة إياه نفسه , وفي الأدب , 745 ومسلم 1727 في اللقطة باب وابن ماجه 3676 في الأدب باب حق الضيف , والبيهقي 9/179 و 270-10 والبيهقي 3003 من طرق الليث بن سعد بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذی 1589 في السير :باب ما يحل أموال أهل الذمة , عن قتيبة , عن ابن لهيعة , عن يزيد بن أبي حبيب , عن أبي الخير , عن عقبه بن عامر , قال :قلت يا رسول إنا نمر بقوم فلا هم يضيّفوننا ولا يؤدون مالنا عليهم من حق ولا نحن نأخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن أبو إلا إن تأخفوا كرها فخذوا" وقال: هذا الحديث حسن , وقد رواه الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب أيضا .

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِاجَابَةِ الدَّعْوَةِ إِذَا دُعِيَ الْمَرْءُ إِلَيْهَا

جب آدمی کو دعوت دی جائے تو دعوت کو قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5289- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ

✪✪ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تمہیں دعوت دی جائے تو تم دعوت میں جاؤ۔“

5290- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَمْسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ،

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَمَرِيِّ، أَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): كَانَ إِذَا دُعِيَ ذَهَبَ إِلَى الدَّاعِي، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا دَعَا بِالْبُرْكَاتِ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَإِنْ كَانَ

مُفْطِرًا جَلَسَ فَأَكَلَ، قَالَ نَافِعٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ

فَأَجِيبُوا

✪✪ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب انہیں دعوت دی جاتی تھی تو وہ دعوت میں چلے

جاتے تھے۔ اگر انہوں نے روزہ رکھا ہوتا تھا تو برکت کی دعا کر کے واپس تشریف لے آتے تھے اور اگر روزہ نہیں ہوتا تھا تو وہاں

تشریف فرما ہوتے تھے اور کھانا کھا لیا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تمہاری پائے (کھانے) کی دعوت کی جائے تو تم اسے قبول کر لو۔“

5289- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أيوب: هو ابن أبي تميمة السخيتاني. وأخرجه احمد 2/68 و127 ومسلم

99 1429 في النكاح باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة من طريق حماد بن زيد بهذا الإسناد وانظر ما بعده والحديث 5270

5290- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير هارون بن سعيد الأيلي فمن رجال مسلم ابن

وهب: أبو عبد الله. وأخرج القسم الأول منه أبو عوانة في صحيحه فيما ذكره الحافظ في "الفتح 9/247" من طريق عمر بن محمد

العمري، بهذا الإسناد وأخرج القسم الثاني منه مسلم 104 1429 في النكاح باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة والبيهقي 7/262

من طريق حرملة بن يحيى عن ابن وهب بهذا الإسناد وأخرج البخاري 5179 والبيهقي 2/262 من طرق عن حجاج محمد قال:

قال ابن جريج: أخبرني موسى بن عقبه، عن نافع: قال سمعت عبد الله بن عمر يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "اجيبوا

هذه الدعوة إذا دعيت لها" قال: وكان عبد الله بن عمر يأتي الدعوة في العرس وغير العرس، ويأتيها وهو صائم. لفظ مسلم

وأخرجه احمد 101-2 عن عفان، عن وهيب، عن أيوب، عن نافع بنحوه وأخرج ابن أبي شيبة 3/64 عن مجاهد قال: كان ابن

عمر إذا دعى إلى طعام وهو صائم فأجاب، فإذا جازوا بالمائدة وعليها الطعام مديده ثم قال: خذوا باسم الله، فإذا أمرى القوم كف

يده.

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِاجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَقَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الشَّيْءُ تَافِهًا

دعوت قبول کرنے اور تحفہ قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ خواہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہو

5291 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَبَّاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(مَنْ حَدِيثُ): لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبَلْتُهُ، وَلَوْ دُعِيْتُ إِلَيْهِ لَأَجَبْتُهُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر مجھے پایہ تحفے کے طور پر دیا جائے تو میں اسے قبول کر لوں گا اور اگر اس کے لئے میری دعوت کی جائے تو میں اسے قبول کر لوں گا۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ اجَابَةَ الدَّعْوَةِ وَإِنْ كَانَ الْمَدْعُوُّ إِلَيْهِ تَافِهًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی دعوت کو قبول نہ کرے اگرچہ جس چیز کی طرف

دعوت دی گئی ہے وہ کوئی معمولی سی چیز ہو

5292 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الصَّرِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(مَنْ حَدِيثُ): لَوْ دُعِيْتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ لَقَبَلْتُ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر مجھے پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے قبول کر لوں گا اور اگر وہ مجھے تحفے کے طور پر دیا جائے تو میں اسے قبول کر لوں گا۔“

5291 - إسناده صحيح على شرط البخارى رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن محمد لفقاه رواه له البخارى . أبو

حازم : هو سليمان الأشجعي . أسباط بن محمد بهذا الإسناد . وأخرجه احمد 2/424 و 479 و 481 و 512 والبخارى 2568 فى الهبة : باب القليل من الهبة ، و 5178 فى النكاح : باب من أحاب إلى كراع . والنسائى فى الوليمة كما فى التحفة 10/83 والبيهقى 6/169 من طرق عن الأعمش . به .

5292 - إسناده صحيح على شرط الشيخين وسمع يزيد بن زريع من سعيد بن أبي عروبة قبل الاختلاط . وأخرجه الترمذى

فى السنن 1338 فى الأحكام : باب ما جاء فى قبول الهدية وإجابة الدعوة وفى "الشمائل 330 " عن محمد بن عبد الله بن بزيع عن بشر بن المفضل عن سعيد بن أبي عروبة بهذا الإسناد . وقال حسن : صحيح وأخرجه البيهقى 6/169 من طريق سعيد بن بشر . عن قتادة . به .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِجَابَةِ الْمَرْءِ اِذَا دُعِيَ عَلَى الشَّيْءِ الطَّيْفِيفِ
 آدمی کے لیے دعوت قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب اسے
 کسی معمولی سی چیز کی دعوت دی جائے

5293 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا

قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ خَيْطًا بِالْمَدِينَةِ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُبْزِ شَعِيرٍ وَاهَالَةٍ سِنَخِيَةٍ،
 وَكَانَ فِيهَا قَرْعٌ، قَالَ أَنَسٌ: فَكُنْتُ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ، قَالَ: فَكُنْتُ أَقْدِمُهُ بَيْنَ
 يَدَيْهِ، فَلَمْ يَزَلِ الْقَرْعُ يُعْجِبُنِي مُنْذُ رَأَيْتُهُ يُعْجِبُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک درزی تھا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کی
 جس میں جو کی روٹی تھی اور بھنا ہوا گوشت تھی جس میں کدو ملے ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی
 اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کو کدو پسند آئے تو میں کدو نبی اکرم ﷺ کے آگے کرنے لگا جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو انہیں
 پسند کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد میں بھی ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِجَابَةِ إِلَى الْوَلَائِمِ إِذَا دُعِيَ الْمَرْءُ إِلَيْهَا

و ایسے کی دعوت قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی کو اس کی دعوت دی جائے

5293 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم 4539 من غير هذا الطريق وأخرجه احمد 3/180 و252

289 من طريق همام بن يحيى، بهذا الإسناد وأخرجه مختصراً احمد 211-210/3 و270 من طريق أبان، عن قتادة وفي لفظه
 عنده "يهودياً" بدل "خيطة".

5294 - إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ" 2/564 "في النكاح. باب جاء في الوليمة. ومن طريق مالك
 أخرجه البخاري 5173 في النكاح: باب حق إجابة الوليمة والدعوة، ومسلم 142996 في النكاح: باب الأمر بإجابة الداعي إلى
 دعوه، وأبو داود 3736 في الأطعمة: باب ما جاء في إجابة الدعوة، والبيهقي 2314 وأخرجه احمد 2/37 ومسلم 142997
 والترمذي 1098 في النكاح: باب ما جاء في إجابة الداعي، وأبو داود 3737 من طريقين عن نافع، به. قال الترمذي: حسن
 صحيح. زاد أبو داود "فإن كان مفطراً أكلها، وإن كان صائماً فليدع" إسناده صحيح، مسويد بن نصر ثقة روى له الترمذي
 والنسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الحميد بن المنذر بن الجارود فمن رجال ابن ماجه، وهو ثقة. ابن عون:
 هو عبد الله بن عون أربطان، وابن سيرين: هو انس بن سيرين. وأخرجه احمد 3/112 و129-128 وأبو عبيد في "غريب
 الحديث"، وابن ماجه 756 في المساجد والجماعات: باب المساجد في النور، من طرق عن عبد الله بن عون، بهذا
 الإسناد. ونسبه البيهقي في "مصباح الزجاجة" ورقة 51/2 إلى احمد وحسن إسناده، وقال: وله أصل في الصحيح من حديث
 إسحاق بن أبي طلحة عن أنس بن مالك.

5294 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسی شخص کو ویسے کی دعوت دی جائے تو اسے اس میں جانا چاہئے۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلتَّقِيِّ الْفَاضِلِ أَنْ يَأْكُلَ فِي بَيْتِ مَنْ هُوَ ذُوْنَهُ فِي التَّقَى وَالْفَضْلِ

متقی اور فاضل شخص کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس شخص کے

ہاں کھانا کھائے جو پرہیزگاری اور فضیلت میں اس سے کم درجے کا ہو

5295 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِسُنَّتِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرِ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُودِ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، وَقَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ

تَأْكُلَ فِي بَيْتِي، وَتُصَلِّيَ فِيهِ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا فِي الْبَيْتِ فَحُلٌّ مِنْ تِلْكَ الْفُحُولِ،

فَأَمَرَ بِجَانِبِ مَنْهُ فَكُنِسَ، ثُمَّ رَشَّ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ایک بچانے نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کر لیا۔ انہوں نے

گزارش کی کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں کھانا کھائیں اور وہاں نماز ادا کریں تو نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں آئے گھر

میں ایک نر جانور تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کے ایک طرف جھاڑو دی گئی پھر وہاں پانی چھڑکا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے

وہاں نماز ادا کی۔ ہم نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِلْمُضَيَّفِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّعَامِ

مہمان کا میزبان کے لیے دعا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب وہ کھانا کھا کر

فارغ ہوئیہ اس کے علاوہ ہے جو ہم نے پہلے بیان کیا ہے

5296 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَعْدٍ، فَقَالَ: أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ،

وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَآكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَنْبَرَاءُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں افطاری کی تو ارشاد فرمایا: تمہارے ہاں روزہ داروں نے افطاری کی ہے اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے رحمت کی اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الضَّيْفُ لِمَنْ آكَلَ مِنْ طَعَامِهِمْ

اس بات کا تذکرہ مہمان نے جن لوگوں کا کھانا کھایا ہو وہ انہیں کیا دعا دے

5297 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبِئِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ السَّلْمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ، فَأَتَاهُ بِطَعَامٍ وَحَيْسٍ وَسَوِيقٍ

وَتَمْرٍ، ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ فَنَازَلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ: وَكَانَ يَأْكُلُ التَّمْرَ وَيَضَعُ النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أَصْبَعِيهِ السَّبَابَةِ

وَالْوَسْطَى، ثُمَّ يَوْمِي بِهِ، ثُمَّ دَعَا لَهُمْ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہمراہ تشریف لائے۔ آپ نے

وہاں قیام کیا۔ آپ کی خدمت میں کھانا، حیس، ستواور کھجور پیش کئے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا، تو

آپ نے اپنے دائیں طرف والے شخص کی طرف بڑھادیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھاتے تھے اور گھسی کو اپنی

شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے درمیان رکھ دیتے تھے پھر آپ اسے پھینک دیتے تھے پھر آپ نے ان لوگوں کے لئے

دعائے رحمت کی اور یہ دعا کی۔

”اے اللہ! جو رزق تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت رکھ دے ان کی مغفرت کر اور ان پر رحم کر

دے۔“

5296 - صحیح بشاہدہ و هذا سند ضعيف، مصعب بن ثابت، هو ابن عبد الله بن الزبير، وضعفه أحمد وابن معين، وأبو

حاتم والنسائي وغيرهم، وذكره المؤلف في "الصفات" وقال: "قد أدخلته في "الضعفاء" وهو ممن استخبر الله تعالى فيه. سعيد بن

يحيى: هو اللخمي. وأخرجه ابن ماجه 1747 في الصيام باب: ثواب من فطر صائما عن هشام بن عمار في هذا الإسناد وضعف

البوهيري "مصباح الزجاجة" ووقه 114/2 إسناده بمصعب بن ثابت

5297 - إسناد صحيح على شرط مسلم رجاله الشيخين غير يزيد بن خمره فمن رجال مسلم وأخرجه أحمد 4/188

و189 و190 ومسلم 2042 في الأشربة: باب استحباب وضع النوى خارج التمرة وأبو داود 3729 وفي الأشربة: في النفخ في

الشرب والتنفس فيه والترمذی 3576 في الدعوات باب ما جاء في دعاء الضيف والنسائي في "اليوم والليلة" 292 و293 وأبو

الشيخ في "اخلاق النبي" ص 205 والبيهقي 7/274 من طريق عن شعبه وبهذا الإسناد قال الترمذی: حسن صحيح وأخرجه أحمد

4/187 و188 والنسائي في "اليوم والليلة" 294 "من طريق هشيم عن هاشم بن يوسف عن عبد الله بن بسر به

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حِينَ جَاءَ دَارَ بُسْرِ كَانَ رَاكِبًا بَعْلَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ حضرت بسر بن علیؓ کے ہاں آئے تھے

تو آپ ﷺ اپنے نچر پر سوار تھے

5298 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابِي وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، فَأَخَذَ يَلْجَأُهَا، فَقَالَ:

انزَلْ عِنْدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَنَزَلَ عِنْدَهُ، قَالَ: فَجَاءَ هُمْ بِحَيْسٍ فَأَكَلُوهُ، ثُمَّ جَاءَ هُمْ بِتَمْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَيَقُولُ بِالنَّبِيِّ هَكَذَا وَيَقْلِبُهُ، وَصَمَّ شُعْبَةُ أُصْبَعِيهِ، ثُمَّ جَاءُوهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ

نَاولَ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفُورْ لَهُمْ وَارْحَمَهُمْ

حضرت عبداللہ بن بسرؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس سے گزرے آپ اس

وقت سفید نچر پر سوار تھے۔ میرے والد نے اس کی لگام پکڑ لی، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے ہاں قیام

کریں، تو نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں ٹھہر گئے راوی بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حیس لے کر آئے ان لوگوں

نے اسے کھالیا پھر وہ کھجوریں لے کر آئے، تو نبی اکرم ﷺ کھجوریں کھانے لگے اور اس کی ٹھلیوں کو یوں الٹنے لگے۔ یہاں شعبہ

نامی راوی نے دو انگلیوں کو ملا کر یہ دکھایا، پھر ان کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا پھر آپ نے

اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف اسے بڑھا دیا پھر آپ نے دعا کی۔

”اے اللہ! جو رزق تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت رکھ دے ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر

دے۔“

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن خمیر نامی راوی منفرد ہے

5299 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا

5298 - إسناده صحيح على شرط مسلم وهو مكرر ما قبل ابن أبي عدى هو محمد بن إبراهيم. وأخرجه مسلم "2042" في

الأشربة: باب استحباب وضع النواه خارج الثمرة عن حمد بن بشار بهذا الإسناد.

عِيسَىٰ بْنِ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، وَسَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ أَبِي لَأَمْسِي: كَوُصْنَعَتِ طَعَامًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَنَعْتُ ثَرِيدَةً، وَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا يُقَلَّلُهَا، فَانْطَلَقَ أَبِي فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى ذُرْوَبِهَا، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَاخْذُوا مِنْ نَوَاحِيهَا، فَلَمَّا طَعَمُوا، دَعَا لَهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي رِزْقِهِمْ

✽✽ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میری والدہ سے کہا اگر تم نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کرو (تو یہ مناسب ہوگا) اس خاتون نے ٹرید تیار کیا۔ راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا: وہ تھوڑا سا تھا۔ میرے والد گئے اور نبی اکرم ﷺ کو بلا کر لائے نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک برتن کے اوپر رکھا پھر آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر اسے حاصل کرو لوگوں نے اطراف سے اسے حاصل کرنا شروع کیا جب ان لوگوں نے کھانا کھا لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اے اللہ! ان کی مغفرت کر دے ان پر رحم کر اور ان کے رزق میں برکت عطا کر۔“

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا دُعِيَ إِلَى دَعْوَةٍ وَجَاءَ مَعَهُ بَغِيرِهِ

أَنْ يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَ الْبَيْتِ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے جب اسے کسی دعوت پر بلایا جائے اور اس کے ساتھ

کوئی دوسرا شخص بھی آجائے تو وہ اس کے بارے میں صاحب خانہ سے اجازت لے

5300 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرٌ،

5299 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو مکرر ما قبلہ. عیسیٰ بن یونس: هو ابن ابی إسحاق السبعمی، وصفوان بن عمرو: هو ابن هرم السکسکی أبو عمرو الحمصی. وأخرجه الدارمی، 95-94/2 والنسائی فی الولیمة کما فی "التحفة 4/294" من طریقین عن عیسیٰ بن یونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/188 عن ابی المغیره، عن صفوان بن أمیه، عن صفوان بن عمرو، به.

5300 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. أبو خیمة: هو زهیر بن حرب، وجریر: هو ابن عبد الحمید، وأبو معاویة: هو محمد بن حازم الضریر. وأخرجه مسلم 2036 فی الأشربة: باب ما یفعل الضیف إذا تبعه غیر من دعاه صاحب الطعام، والبیہقی 7/265 من طریقین عن زهیر بن حرب، عن ابی معاویة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، 2036 والطبرانی فی "الکبیر 17/530" من طریقین عن جریر، عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم، 2036 والترمذی 1099 فی النکاح: باب ما جاء فی من یحییء إلى الولیمة من غیر دعوة، والطبرانی 17/531 من طرق عن ابی معاویة، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد، 4/120 والدارمی، 2/105-106 والبخاری 2081 فی البیوع: باب ما قبل فی اللحم والجزار، و 2456 فی المظالم: باب إذا أذن إنسان لآخر شینا جاز، و 5434 فی الأطعمة: باب الرجل یدعی إلى طعام لیقول: وهذا معی، و: 5461 باب الرجل یتکلف الطعام لإخوانه، ومسلم، 2036 والطبرانی 17/524 و 525 و 526 و 527 و 528، و 529 والبیہقی 7/264-265 من طرق عن الأعمش، به. وانظر. 5302

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ، فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ، فَقَالَ لِعُغْلَامِهِ: اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِحَمْسَةِ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةِ، قَالَ: فَصَنَعَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةِ وَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعْ قَالَ: بَلْ أَذْنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

❁❁ حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام ابوشعیب تھا۔ اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بنایا کرتا تھا۔ اس نے نبی اکرمؐ کو دیکھا تو اسے نبی اکرمؐ کے چہرے پر بھوک محسوس ہوئی۔ اس نے اپنے غلام سے کہا تم ہمارے پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کرو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں نبی اکرمؐ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے کھانا تیار کیا پھر نبی اکرمؐ پانچ آدمیوں سمیت تشریف لائے۔ ایک اور شخص بھی آپ کے پیچھے آ گیا جب نبی اکرمؐ دروازے پر پہنچے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا ہے اگر تم چاہو تو تم اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو یہ واپس چلا جائے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ إِذَا دُعِيَ إِلَى ضَيْافَةٍ أَنْ يَسْتَدْعِيَ مِنَ الْمُضِيفِ

ذَهَابَ غَيْرِهِ مَعَهُ إِذَا عَلِمَ عَدَمَ كَرَاهِيَةِ الْمُضِيفِ لِذَلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی دعوت میں بلایا جائے

تو وہ میزبان سے یہ گزارش کرے کہ وہ اپنے ساتھ کسی دوسرے کو بھی لے جائے جب کہ اسے اس بات کا پتہ ہو کہ

میزبان اس چیز کو ناپسند نہیں کرے گا

5301 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامِ الْجَمْعِيِّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَارِئِيًّا كَانَ جَارًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرْقَتُهُ أَطْيَبَ شَيْءٍ رِيحًا، فَصَنَعَ طَعَامًا، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ تَعَالَ، وَعَايِشَةُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلِيهِ مَعِيَ وَأَشَارَ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَهَلِيهِ مَعِيَ قَالَ: لَا، ثُمَّ

5301 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو يعلى 3354 عن عبد الرحمن بن سلام الجمعي، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 123/3، و272 ومسلم 2037 في الأشربة: باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه، والنسائي 6/158 والطلاق: باب الطلاق بالإشارة المفهومة، من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الدارمي 2/105 من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به.

أَشَارَ إِلَيْهِ الثَّالِثَةُ، فَقَالَ: وَهَذِهِ مَعِيَ وَأَشَارَ إِلَى عَائِشَةَ، قَالَ: نَعَمْ

✽✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک فارسی نبی اکرم ﷺ کا پڑوسی تھا۔ اس کا شور با انتہائی خوشبودار ہوتا تھا۔ اس نے کھانا تیار کیا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اشارہ کیا کہ آپ تشریف لے آئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ بھی میرے ساتھ آئے؟ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا تو اس نے جواب دیا: جی نہیں پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ساتھ ہے اس نے پھر عرض کی جی نہیں پھر اس نے تیسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ساتھ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا تو اس نے کہا: ٹھیک ہے (یعنی یہ بھی تشریف لے آئیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَعْمِلُ

هَذَا الْفِعْلَ بِعَائِشَةَ وَحَدَّهَا دُونَ غَيْرِهَا مِنْ أُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے یہ عمل صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے نہیں کیا کہ

آپ ﷺ نے اپنی امت میں سے کسی اور کے لیے یہ کیا ہی نہ ہو

5302- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ،

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَنَعَ رَجُلٌ طَعَامًا، فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْتَبِئِي أَنْتَ وَخَمْسَةٌ،

قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْهِ: أَتَأْذَنُ لِي فِي سَادِسٍ

✽✽✽ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کھانا تیار کیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوایا اور عرض کی

آپ سمیت پانچ آدمی میرے ہاں تشریف لے آئیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پیغام بھجوایا کیا تم میرے ساتھ چھپے آدمی کو بھی شریک ہونے کی اجازت دو گے۔

5302- إسنادہ صحيح على شرط الشيخين. بندار: هو لقب محمد بن بشار، وسليمان: هو امش، وابن عدي: هو محمد

بن إبراهيم. وقد تقدم مطولا برقم 5300 وأخرجه مسلم 2036 في الأضربة: باب ما يفعل الضيف إذا الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام، والنسائي في الوليمة كما في "التحفة 7/331" من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي عن أحمد بن عبد الله بن الحكم، عن عثمان بن عمر بن فارس، عن شعبة، عن الحكم، عن أبي وائل، به. وقال بإثره: هذا خطأ، والصواب الذي قبله.

ذِكْرُ تَخْيِيرِ الْمَدْعُوِّ إِلَى الدَّعْوَةِ بَعْدَ الإِجَابَةِ بَيْنَ الأَكْلِ وَالتَّرْكِ

دعوت میں بلائے جانے والے کو اس بات کے اختیار ہونے کا تذکرہ

وہ دعوت میں آنے کے بعد کھائے یا نہ کھائے

5303 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ

بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ، فَإِنْ شَاءَ أَكَلَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

✪ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کسی شخص کو دعوت میں بلایا جائے تو اسے دعوت کو قبول کرنا چاہئے اگر وہ چاہے تو کھائے اور اگر چاہے تو نہ کھائے۔“

ذِكْرُ البَيَانِ بَانَ الأَمْرِ بِإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ إِذَا دُعِيَ المَرْءُ إِلَيْهَا أَمْرٌ حَتْمٌ لَا نَدْبٍ

اس بات کے بیان کرنے کا تذکرہ دعوت کو قبول کرنے کا حکم لازمی طور پر نہیں ہے

بلکہ استجاب کے طور پر ہے جب آدمی کو اس میں بلایا گیا ہو

5304 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

5303 - إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وقد صرح هو وابن

جريرج بالتحديث عند الطحاوي، فانتفت شبهة تدليسها أبو عاصم هو الضحاك بن مخلد النبيل. وأخرجه مسلم 1430 في النكاح: باب الأمر بإجابة الداعي إلى الدعوة وابن ماجه 1751 في الصيام باب من دعى إلى طعام وهو صائم، والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/148 من طرق عن أبي عاصم بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 3/392 ومسلم 1430 وأبو داود 3740 في الأَطْعَمَةِ: باب ماجاء في إجابته الدعوة والطحاوي في "المشكل 4/148" والبخاري 2316 من طرق عن سفیان عن أبي الزبير، به.

5304 - حديث صحيح ابن أبي السري متابع ومن لوقه ثقات من رجال الشيخين وهو في مصنف عبد الرزاق 19662 ومن

طريق عبد الرزاق أخرجه احمد 2/267 ومسلم 1432109 في النكاح: باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة والبيهقي 7/263. وأخرجه مالك 2/546 في النكاح: باب ماجاء في الوليمة وسعيد بن منصور 24 والحميدي 1171 واحمد 2/241 والدرامي 2/105 والبخاري 5177 في النكاح: باب من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله ومسلم 1432 وأبو داود 3742 في الأَطْعَمَةِ:

باب ماجاء في الدعوة وابن ماجه 1931 في النكاح: باب إجابته الداعي والطحاوي في "مشكل الآثار 4/143" والبيهقي 7/261 والبخاري 2315 من طرق عن الزهري، عن الأعرج، به موقوفا.

(متن حدیث): شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكَ الْمَسَاكِينُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا قَصْرْتُ بِهِ، لِأَنَّ أَصْحَابَ الزُّهْرِيِّ كُتِبَتْ لَهُمْ كَذًا قَالُوا مَوْفُوقًا وَالْمُسْنَدُ هُوَ آخِرُ الْحَدِيثِ: وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے برا کھانا ویسے کا ہوتا ہے جس میں خوشحال لوگوں کو بلا لیا جاتا ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن قتیبہ نے ہمیں یہ بات بیان کی کہ یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ میں نے اس کو مختصر طور پر ذکر کر دیا ہے کیونکہ زہری کے تمام شاگردوں نے اس روایت کو اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ مسند روایت دوسری ہے۔ ”جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا۔“

ذِكْرُ خَيْرِ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا،

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5305 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكَبٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اللَّذْرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكَ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے برا کھانا ویسے کا کھانا ہے جس میں خوشحال لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَيْرِ الْمَفْسِرِ لِلْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ جو (مجل الفاظ) ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5305 - إسنادہ قوی، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر محمد بن عبد الرحمن الطفاوی فمن رجال البخاری، وفيه كلام ينزله عن ربه الصحة، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه احمد 2/405 عن النعمان بن راشد، عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2303 عن زعمة، عن الزهري، عن سعيد أو غيره، به. قال النووي في "شرح مسلم": 9/237 "معنى هذا الحديث: الإخبار بما يقع من الناس بعدة صلى الله عليه وسلم من مراعاة الأغنياء في الولائم ونحوها، وتخصيهم بالدعوة، وإيثارهم بطيب الطعام، ورفع مجالسهم وتقديمهم، وغير ذلك مما هو الغالب في الولائم، والله المستعان.

5306 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ تَوْصِيحُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يُرِيدُ بِهِ: فَلْيَدْعُ؛ لِأَنَّ الصَّلَاةَ دُعَاءٌ، قَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لَصَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة: 103) أَرَادَ بِهِ، وَادْعُ لَهُمْ فَأَمَّا الْمُجْمَلُ مِنَ الْأَخْبَارِ فَهُوَ الْخَبْرُ الَّذِي يَرَوِيهِ صَحَابِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَفْظَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ يَتَهَيَّأُ اسْتِعْمَالُهَا عَلَى عُمُومِ الْخُطَابِ.

وَالْمُفْتَسِّرُ هُوَ رِوَايَةُ صَحَابِيٍّ اخْتَرَهُ ذَلِكَ الْخَبَرُ بِعَيْنِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزِيَادَةِ بَيَانٍ لَيْسَ فِي خَبَرِ ذَلِكَ الصَّحَابِيِّ الْأَوَّلِ ذَلِكَ الْبَيَانُ حَتَّى لَا يَتَهَيَّأُ اسْتِعْمَالُ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي هِيَ مُسْتَقْبَلَةٌ بِنَفْسِهَا إِلَّا بِاسْتِعْمَالِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ الَّتِي هِيَ الْبَيَانُ لِتِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي لَيْسَتْ فِي خَبَرِ ذَلِكَ الصَّحَابِيِّ، قَدْ ذَكَرْنَا كُلَّ خَبَرٍ مُجْمَلٍ وَمُفْتَسِّرٍ لَهُ فِي السَّنَنِ فِي كِتَابِ: فُصُولِ السَّنَنِ، فَأَعْنَى ذَلِكَ عَنِ الْإِسْتِفْصَاءِ فِي هَذَا النَّوعِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ؛ لِأَنَّ فِيمَا أَوْمَأْنَا إِلَيْهِ مِنْهُ غَيْبَةٌ لَمَنْ وَقَفَهُ اللَّهُ وَتَدْبِيرَةٌ

❁❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب کسی شخص کو دعوت میں بلایا جائے تو اسے قبول کرنا چاہئے اور اگر وہ روزہ دار ہو تو دعائے رحمت کر دے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”اگر وہ روزہ دار ہو تو دعائے رحمت کر دے۔“ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: وہ دعا کر دے کیونکہ الصلوٰۃ کا مطلب دعا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے یہ فرمایا ہے۔

”تم ان کے اموال میں سے صدقہ وصول کر کے انہیں پاک کر دو اور ان کا تزکیہ اس کے ذریعے کر دو اور ان کے لئے دعائے رحمت کرو بیشک تمہاری دعا ان کے لئے سکون کا باعث ہے۔“

تو اس کے ذریعے مراد یہی ہے تم ان کے لئے دعا کر دو۔

جہاں تک مجمل روایت کا تعلق ہے تو یہ وہ روایت ہے جو ایک صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مستقل لفظ کے طور پر نقل کی ہے جس میں روایت کے الفاظ عمومی ہیں البتہ وضاحتی روایت وہ ہے جو دوسرے صحابی نے انہی الفاظ کے ساتھ

5306 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. هشام: أبو حسان. وأخرجه مسلم 1431 في النكاح: باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة، عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/279، 507، وأبو داود 2640 في الصوم: باب في الصائم يدعو إلى وليمه، والترمذي 780 في الصوم: باب ما جاء في إجابة الصائم الدعوة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/350، "الطحاوي في" مشكل الآثار 4/148، 149، والبيهقي، 7/263، والبقوي، 1816، والخطيب في "تاريخه" من طرق هشام، به.

نبی اکرم ﷺ سے اضافی بیان کے ہمراہ نقل کی ہے جو پہلے والے صحابی کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے یہاں تک کہ اس مجمل الفاظ والی روایت پر عمل کرنا اس وقت تک ممکن نہیں ہوگا جب تک ان اضافی الفاظ والی روایت پر عمل نہ کیا جائے جو ان الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جو اس صحابی کی روایت میں نہیں ہے ہم نے سنن میں مجمل اور مفصل دونوں روایتیں کتاب ”فصول سنن“ میں نقل کر دی ہیں۔ اس لئے اس نوعیت کی تمام روایات کو اس کتاب میں جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے جو اس شخص کے لئے کافی ہوگی۔ جسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور جو غور و فکر کرے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اجْتِمَاعِ الْاِخْوَانِ لِلطَّعَامِ فِي يَوْمِ بَعِيْنِهِ مِنَ الْجُمُعَةِ

ہفتے کے کسی بھی متعین دن میں کچھ بھائیوں کے کھانے کے لیے اکٹھے

ہونے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

5307 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ، وَكَانَتْ

فِيْنَا امْرَأَةً، فَكَانَتْ تَجْعَلُ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سَلْقًا، فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أَصُولَ السَّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي

قِدْرِ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ فَتَطْحَنُهَا فَيَكُونُ ذَلِكَ السَّلْقُ عُرَاقَةً قَالَ سَهْلٌ: فَكُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَيْهَا مِنْ

صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنَسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتَقْرُبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَتَلْعَقُهُ قَالَ: فَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذَلِكَ

❁❁ حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد

قیلولہ کیا کرتے تھے۔ ہمارے ایک خاتون تھی۔ وہ اپنی کھیت میں چقدر بویا کرتی تھی جب جمعہ کا دن آتا تھا تو وہ چقدر کی جڑیں

اتار لیتی تھی اسے ہنڈیا میں پکاتی تھی۔ اس میں مٹھی بھر جو ڈال کر انہیں بھون لیتی تھی تو اس کا سالن بن جایا کرتا تھا۔ حضرت اہل کہتے

ہیں: ہم جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اس خاتون کے پاس واپس جاتے تھے۔ اسے سلام کرتے تھے تو وہ کھانا ہمارے آگے کر دیتی تھی

تو ہم اسے کھایا کرتے تھے۔ اس کے اس کھانے کی وجہ سے ہم جمعہ کا دن (جلدی آنے کے) آرزو مند ہوتے تھے۔

5307 - إسناده صحيح على شرط البخارى، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن حماد الأملى فمن رجال البخارى.

ابن أبي مریم: هو سعيد بن الحكم بن محمد بن أبي مریم، وأبو غسان: هو محمد بن مطرف بن رواد اللبني، وأبو حازم: هو سلمه

بن دينار. وأخرجه البخارى 938 فى الجمعة: باب قال الله تعالى (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) ،

والطبرانى 5788 من طريق سعيد بن أبي مریم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 939 فى الجمعة، و 2349 فى الحرث والمزارعة:

باب ما جاء فى الفرس، و 5403 فى الأَطْعَمَةِ: باب السلق والشعير، فى الاستئذان: باب تسليم الرجال على النساء والنساء على

الرجال، والبيهقى 3/241 من طريقين عن أبي حازم، به. وأخرجه احمد 5/336 وابن أبي شيبه 2/106، والبخارى 941 فى

الجمعة: باب القائلة بعد الجمعة، ومسلم 859 فى الجمعة: باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس وأبو داود 1086 فى الجمعة:

باب وقت الجمعة، والترمذى 525 فى الصلاة: باب ما جاء فى القائلة يوم الجمعة، وابن ماجه 1099

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ عَقَى عَنْ وَلَدِهِ أَنْ يُخْلَقَ رَأْسَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بَعْدَ الْحَلْقِ

اس بات کے مستحب ہونے کا بیان کہ جو شخص اپنے بچے کا عقیقہ کرتا ہے

وہ اس دن سرمونڈنے کے بعد بچے کے سر پر خوشبو لگائے

5308- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ

ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(ممن حدیث): كَانُوا لِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا عَقُّوا عَنِ الصَّبِيِّ خَضُبُوا قُطْنَةً بِدَمِ الْعَقِيقَةِ، فَإِذَا حَلَقُوا رَأْسَ

الصَّبِيِّ وَضَعُوهَا عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوا مَكَانَ الدَّمِ خَلْقًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب لوگ بچے کا عقیقہ کرتے تھے تو عقیقہ

کے خون کے ہمراہ روئی کو لگایا کرتے تھے اور جب وہ بچے کا سرمونڈتے تھے تو روئی کو بچے کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: تم خون کی جگہ خلوک (مخصوص قسم کی خوشبو) لگایا کرو۔

ذِكْرُ عَقِيقَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِي ابْنَتِهِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَنْ أُمَّهُمَا وَعَنْ أَبِيهِمَا وَقَدْ فَعَلَ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے دونوں اوسوں کا عقیقہ کرنے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان دونوں (نواسوں) ان دونوں کی والدہ اور ان دونوں کے والد سے

راضی ہو اور اس نے ایسا کر لیا ہے (یعنی وہ ان سے راضی ہے)

5308- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن سعيد، فقد روى له النسائي، وهو ثقة. حجاج: هو ابن

محمد الأعمور، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري، وقد صرح ابن جريج بالتحديث فانضبت شبهة تدليس. وأخرجه أبو يعلى، 4521،

والبزار، 1239، والبيهقي، 9/303 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرج عبد الرزاق، 7963 عن ابن جريج قال: حدثت

حديثاً رفع إلى عائشة أنها قالت:.. فذكره.

5309 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنِ وَحُسَيْنِ بَكْبَشَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقے پر دودبے ذبح کئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ أَنَسٍ بِكَبْشَيْنِ أَرَادَ بِهِ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا*

اس بات کا تذکرہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ”دو دنبوں“ اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے:

(حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما) دونوں میں ہر ایک (کے عقیقے میں دودبے قربان کیے تھے)

5310 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ عَلْفٍ، حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ خُنَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَلِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْنَا أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقے میں قربان کی جائے گی)

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِي يُعَقَّقُ فِيهِ عَنِ الصَّبِيِّ

اس دن کا تذکرہ جس دن بچے کا عقیقہ کیا جائے گا

5309 - حدیث صحیح، إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ اعتمده البخاری وانقضى من حديثه، ووثقه ابن معين وابن وضاح والنسائي وأبو حاتم والدارقطني، ومن لوقه ثقات من رجال الشيخين، إلا أن رواية جرير بن حازم عن قتادة ضعفا. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار"، 1/456، وأبو يعلى، 2945، والبخاري، 1235، والبيهقي، 299/9 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. قال البزار: لا نعلم أحدا تابع جريرا عليه، وقال الهيثمي، 4/57، هو نسيه لأبي يعلى والبزار: رجاله ثقات.

5310 - إسناده صحيح، بكر بن خلف وفتحه أبو حاتم والمؤلف ومسلمة بن قاسم وابن خلفون، وقال ابن معين: صدوق، روى له أبو داود وابن ماجه وعلق له البخاری، ومن لوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد، 6/31، - والترمذی 1513 في الأضاحي: باب ما جاء في العقيقة، من طريق بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. قال الترمذی: حسن الصحيح. وأخرجه أحمد 158/6، وابن أبي شيبه، 8/239، وابن ماجه 3163 في الذبائح: باب العقيقة، من طريق عفان، عن حماد، عن ابن خنيم، به. وهذا سند صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الرزاق 7956، أخبرنا ابن جريح، أخبرنا يوسف ابن ماهك، عن حفصة بنت عبد الرحمن، قالت: كانت عمتي عائشة تقول: على الغلام شاتان، وعلى الجارية شاة.

5311- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، تَوْصِيحُ مَصْنُوفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: وَهُوَ الْيَالِقِيُّ شَيْخٌ ثِقَّةٌ مِصْرِيٌّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنِ وَحُسَيْنِ يَوْمَ السَّابِيعِ وَسَمَاهُمَا، وَأَمَرَ أَنْ يُمَاطَ عَنْ رَأْسِهِ الْأَذَى

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے ساتویں دن نبی اکرم ﷺ نے ان کا عقیقہ کیا تھا اور ان کا نام رکھا تھا۔ آپ نے یہ حکم دیا تھا کہ ان کے سر پر تکلیف دہ چیز (یعنی بالوں کو) صاف کر دیا جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَقِيقَةِ عَنِ الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ

لڑکے اور لڑکی کے عقیقے کے طریقے کا تذکرہ

5312- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرَيْبٍ، (متن حدیث): إِنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ قَالَ: عَنِ الْفَلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، لَا يَصُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا

5311- إسناده حسن، ومحمد بن عمرو الياقبي وثقه المؤلف هنا وفي "الثقات"، وله في "صحيح مسلم" حديث واحد متابعه، وقال ابن أبي حاتم: سألت أباي وأبا زرعة عنه فقالا: هو شيخ لابن وهب، وذكره الساجي في "الضعفاء" ونقل عن يحيى بن معين أنه قال: غيره أقوى منه، وقال الذهبي في "الميزان": "قد روى له مسلم، وما علمت أحد ضعفه، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق له أو هام، ثم هو تابع، وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي الربيع... وهو سليمان بن داود المهري... فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وأخرجه الحاكم، 4/237، والبيهقي 300 _ 9/299 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو يعلى 4521 عن إسحاق، عن عبد المجيد بن عبد العزيز بن أبي داود، عن ابن جريج، به.

5312- حديث صحيح، أبو يزيد الحمكي لم يرو عنه غير ابنه عبيد الله وذكره المؤلف "الثقات"، والصواب إسقاطه من السند كما سأتى، وباقى رجاله ثقات. أبو حيثمة: هو زهير بن حرب. وأخرجه الشافعي 414 و597، وأبو الطحاوي، الحميدي 345، وأحمد 6/381، وابن أبي شيبة 8/237، وأبو داود 2835 في الأضاحي: باب في العقيقة، وابن ماجه 3162 في الذبائح: باب العقيقة، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/457، والطبراني 25/406، والبيهقي 9/300، والبغوي 2818 من طريق سفیان، بهذا الإسناد. وقد حوّل سفیان في هذا، فرواه حماد بن يزيد وابن جريج عن عبيد الله بن أبي يزيد عن سباع، بإسقاط أبي يزيد: أخرجه أحمد 6/381، و422، والدارمي 2/81، وأبو داود 2836، والنسائي 7/165، وهو الصواب، قال الإمام أحمد بالثر أحاديث رواها عن عبيد الله بن أبي يزيد عن أبيه، عن سباع: سفیان بهم في هذه الأحاديث، عبيد الله سمعها من سباع بن ثابت، وقال أبو داود: حديث سفیان وهم، وفي "أطراف المزي": "قال أبو داود: هذا الحديث هو الصحيح، يعني بإسقاط والد عبيد الله، وحديث سفیان خطأ.

سیدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عقیقہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں خواہ وہ بکرا ہو یا بکری

-۹۰-

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الشَّائِنِينَ إِذَا عُقِّ بِهِمَا عَنِ الصَّبِيِّ يَجِبُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَيْنِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ جب دو بکریاں بچے کے عقیقے میں (ذبح کی جائیں)

تو یہ بات ضروری ہے وہ دونوں ایک جیسی ہوں

5313 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ بْنِ أَبِي حُسَيْمٍ، عَنْ أُمِّ بِنِي كُرَيْزٍ الْكَعْبِيِّيَّةِ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْعَقِيقَةِ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ فَقُلْتُ لَهُ، يَعْنِي عَطَاءٌ: مَا الْمِثْلَتَانِ؟ قَالَ: مِثْلَانِ ذُكْرَانُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ إِنَائِهِمَا
سیدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو عقیقہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے برابر کی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے یعنی عطا سے دریافت کیا برابر کی ہونے سے مراد کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے: وہ دونوں ایک جیسی ہوں تاہم وہ بکرے ہوں تو یہ میرے نزدیک بکریوں کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہوں گے۔



5313 - صحیح . حبیبہ بنت ميسرة ذكرها المؤلف في "الفتاوى" 4/194، والرواى عنها عطاء وهو ابن أبى رباح، وهو مولاها، وباقى السند رجاله ثقات، ويتقوى بالطريق الذى قبله. وهو فى "مصنف عبد الرزاق" 7953، "ومن طريقه أخرجه أحمد 6/422، والطبرانى فى "الكبرى" 25/400، والبيهقى 9/301، وأخرجه أحمد 6/422، والدارمى 2/81، من طريقين عن ابن جريج به. وأخرجه الحميدى 346، وأحمد 6/381، وابن أبى شيبه 8/238، وأبو داود 2834 فى الأضاحى: باب فى العقيقة، والنسائى 7/165 فى العقيقة: باب كم يعق عن الجارية، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 1/458، "والطبرانى 25/401، والبيهقى 9/301، من طريق سفیان، والطبرانى 25/402، من طريق إسحاق، و 25/403، من طريق قيس بن سعد، ثلاثهم عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 6/422، والطبرانى 25/399، و 404، من طرق عطاء، وعن أم كرز، لم يذكر حبیبة بنت ميسرة.

کتابُ الأَشْرِبَةِ

کتاب! مشروبات کے بارے میں روایات

بابُ آدابِ الشُّرْبِ

باب! پینے کے آداب

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ صِدْقٌ قَوْلٍ مَنْ كَرِهَهُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ

پیالے میں پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

یہ بات ان صوفیاء کے موقف کے خلاف ہے جنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5314 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
 (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ، فَرَدَّ الرَّجُلُ وَقَالَ: يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي فِي سَاعَةِ حَارَّةٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شِنَةِ فَاسْقِنَاهُ، وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ، فَقَالَ: عِنْدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاءٌ بَاتٌ، فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ، وَانْطَلِقْ بِهِمَا إِلَى عَرِيشَةٍ، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5314 - إسناده على شرط الصحيح. أبو الطاهر. هو أحمد بن عمرو بن السرح، وأبو يحيى: هو فليح بن سليمان الخزازي

ويقال: الأسلمي، احتج به البخاري وأصحاب السنن، وروى له مسلم حديثا واحدا وهو حديث الإفك، وضعفه ابن معين والنسائي وأبو داود، وقال الساجي: هو من أهل الصدق، وكان بهم، وقال الدارقطني: مختلف فيه، ولا بأس به، وقال ابن عدى: له أحاديث صالحة مستقيمة وغرائب، وهو عندى لا بأس به. وأخرجه أحمد 3/343 و3/344، و355 وابن أبي شيبة 229_228/8 والدارمي 2/120، والبخاري 5613 في الأشربة: باب شرب الماء باللبن، و5621 باب الكرع في الحوض، وأبو داود 3724 في الأشربة: باب في الكرع، وابن ماجه 3432 في الأشربة: باب الشرب في الأكف والكرع، والبيهقي 7/284 من طرق عن فليح بن سليمان، بهذا الإسناد. قوله "في شن": هو القرية العتيقة، والكرع: الشرب من النهر أو الساقية بالفم من غير إنباء ولا باليد. قاله ابن الأثير.

✽✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ ایک صاحب بھی تھے نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے ساتھی نے سلام کیا۔ اس شخص نے جواب دیا: اس شخص نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں گرمی شدید ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تمہارے پاس ایسا پانی ہو جو گزشتہ رات سے مشکیزے میں پڑا ہوا ہو تو وہ ہمیں پلاؤ ورنہ ہم (کھیت کو پانی دینے والا) پانی پی لیتے ہیں۔ وہ شخص اس وقت اپنے باغ کو سیراب کر رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے پاس ایسا پانی ہے جو رات سے پڑا ہوا ہے پھر وہ چھپر کے پاس گیا وہ ان دونوں کو لے کر اس کے نیچے آ گیا۔ اس نے ایک مشکیزے میں پانی انڈیلا پھر اپنی بکری کا دودھ دوہ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا پھر اس نے دوبارہ دوہ لیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تشریف لانے والے صاحب نے بھی اسے پی لیا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنِ الشَّرْبِ فِي التَّلْمِ الَّذِي يَكُونُ فِي الْأَقْدَاحِ وَالْأَوَانِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ایسے پیالے یا برتن میں پئے جو ٹوٹا ہوا ہو

5315 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ تَلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يَنْفَخَ فِي

الشَّرَابِ

✽✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے کنارے والے پیالے اور مشروب

میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ أَفْوَاهِ الْأَسْقِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پئے

5316 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْفَضِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَعْفَرِيُّ،

5315- حدیث حسن، قرۃ بن عبد الرحمن مختلف فیہ، ضعفہ احمد وابن معین و ابو حاتم و ابو زرعة و النسائی و ابو داود،

روثقه المؤلف، وقال ابن عدى: لا بأس به وروى له مسلم مقرونا بغيره، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أبو داود

3722 فى الأشربة: باب فى الشرب من تلمة القدح، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد وابنه عبد

الله 3/80 عن هارون، عن وهب، عن قرۃ، به. وللقسم الأول من الحديث شاهد من حديث سهل بن سعد عنه الطبرانى فى "الكبير"

5722. قال الهيمى فى "المجتمع: 5/78" فيه عبد المهيم بن عباس بن سهل، وهو ضعيف. وآخر من حديث أبى هريرة عند

الطبرانى فى "الأوسط". قال الهيمى: رجاله ثقات رجال الصحيح. وثالث من حديث ابن عباس وابن عمر، قالوا: يكروه أن يشرب

من تلمة القدح وأذن القدح. رواه الطبرانى 11055. قال الهيمى: رجاله رجال الصحيح. وأما النهى عن النفخ فى الشراب، فله

أكثر من شامخ، ومنها الحديث الأتى.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ فِي السَّقَاءِ وَأَنْ يَتَنَفَّسَ

فِي الْإِنَاءِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے، آدمی مشکیزے کو منہ لگا کر پئے یا برتن میں سانس لے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5317 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ: أَنْ يَشْرَبَ مِنْ أَقْوَاهِهَا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ شُرْبِ الْمَاءِ إِذَا كَانَ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پانی پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5316 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. خالد الحداء: هو خالد بن مهران. وأخرجه مقطعا ابن ماجة 3421 في

الأشربة: باب الشرب من في السقاء، و: 03428 باب التنفس في الإناء، عن أبي بشر بكر بن خلف، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرج القسم الأول منه أحمد 1/226 و241 و293 و321 و339 وابن أبي شيبة 208-207/8 والدارمي 119-118/2 والبخاري 5628 في الأشربة: باب الشرب من فم السقاء، وأبو داود 3819 في الشربة: باب الشرب من في السقاء، والطبراني 11819 و11820 و11821 والبغوي 3040 من طرق عن عكرمة، به. وأخرج القسم الثاني منه الحميدي 525، وأحمد 1/220 وابن أبي شيبة 8/217 و8/221 و220 وأبو داود 3728 في الأشربة: باب في السق في الشراب والتنفس فيه، والترمذي 1888 في الأشربة: باب ما جاء في كراهية النفخ في الشراب، والبيهقي 7/284 والبغوي 3035 من طريق سفيان بن عيينة، عن عبد الكريم الجزري، عن عكرمة، به. قال الترمذي: حسن صحيح.

5317 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. يونس: هو

ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم 2023 في الأشربة: باب في آداب الطعام والشراب وأحكامهما، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 3418 في الأشربة: باب اختنات الأسقية، من طريق أبي الطاهر بن السرح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 3/69 من طريق عبد الله بن عتاب، عن يونس، به. وأخرجه عبد الرزاق 19599، وأحمد 3/6 و93 والدارمي 119/2 والبخاري 5625 و5626 في الأشربة: باب اختنات الأسقية، ومسلم 2023، وأبو داود 3720 في الأشربة: باب في اختنات الأسقية، والترمذي 1890 في الأشربة: باب ما جاء في النهي عن اختنات الأسقية، والبيهقي 7/285، والبغوي 3041 من طريق عن الزهري، به.

5318 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ

بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَشَرِبَ مِنْ فَمِ قُرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ، فَقَامَتْ إِلَيْهِ
فَقَطَعَتْهُ فَأَمْسَكَتُهُ

❁❁ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر
کھڑے ہو کر پانی پیا پھر وہ خاتون اٹھ کر اس مشکیزے کے پاس گئیں۔ اس نے اس کے کنارے کو کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا۔
ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْفِعْلِ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَطْ
اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ فعل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی مرتبہ نہیں کیا

5319 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ،
وَعَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، وَمُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر آب زم زم پیا تھا۔

5320 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَزْرِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِزَمْزَمَ، فَاسْتَسْقَى فَاتَيْتُهُ بِالذَّلْوِ فَشَرِبَ، وَهُوَ

5318 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن يزيد بن جابر الأزدي الدمشقي، فمن رجال
مسلم. وأخرجه الحميدي، 354، وأحمد، 6/434، والترمذي 1892 في الأشرية: باب ما جاء في الرخصة في ذلك، وفي "الشمائل"
213، وابن ماجه 3423 في الأشرية: باب الشرب قائما، والطبراني، 25/8، والبعري 3042 من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد.
زاد ابن ماجه "تبغى بركة موضع في رسول الله صلى الله عليه وسلم"، وعند الطبراني "فقطعت القرية الشمس البركة بذلك."
5319 - إسناده صحيح على شرط الشيخين من طريق أحمد بن منيع وعمرو بن زرارہ، وعلى شرط البخاري من طريق زياد
بن أيوب. عاصم: هو ابن سليمان الأحول، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي. وقد تقدم الحديث برقم 3849. وأخرجه
الترمذي 1882 في الأشرية: باب ما جاء في الرخصة في الشرب قائما، وفي "الشمائل" 207، عن أحمد بن منيع، بهذا
الإسناد. وأخرجه أحمد، 1/214، ومسلم 2027119 في الأشرية: باب في الشرب من زمزم قائما، والنسائي 5/237 في الحج: باب
الشرب من ماء زمزم، من طريق هشيم، به. وانظر ما بعده.

5320 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2027 في الأشرية: باب في الشرب من ماء زمزم قائما، عن
محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 5/86 و7/282 من طريق إبراهيم بن مرزوق، عن وهب بن جرير، به. وأخرجه
أحمد 1/243، و249، ومسلم 2027، والبيهقي 5/86 من طرق عن شعبة، به.

قائم

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ زم زم کے پاس سے گزرے آپ نے پانی مانگا میں ڈول میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کھڑے ہو کر اسے پی لیا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِي يُبِيحُهُ الْفِعْلُ الَّذِي ذَكَرْنَا قَبْلُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جس کو وہ فعل مباح قرار دیتا ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5321- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ

قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا

✽✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ تَوَكُّرِ انْكَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَاعِلِ الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَا

نبی اکرم ﷺ کا اس فعل کو کرنے والے پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ جس فعل کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

5322- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي بِنِ

الْوَضَّاحِ اللَّؤْلُؤِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمِ الْكُوفِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ

قائم

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور

5321- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین. وهو فی "مسند ابی یعلیٰ" 286/ وأخرجه مسلم 2024 فی الأُشربة: باب

كراهية الشرب قائما، والبيهقي 7/281-282 من طريق هذ- بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/120-121

والطحاوي 4/272 من طرق عن همام بن يحيى، به. وأخرجه الطيالسي 2000 وأحمد 3/118 و182 و214، و247 وابن أبي

شيبه 8/206، و2024، وأبو داود 3717 في الأُشربة: باب الشرب قائما، والترمذي 1879 في الأُشربة: باب ما جاء في النهي

عن الشرب قائما، وابن ماجه 3424 في الأُشربة: باب الشرب قائما، والطحاوي 4/272، وأبو يعلى 2973 و3165 و3195

والبيهقي 7/281-282 من طرق عن قتادة، به.

5322- إسنادہ صحیح. هشام بن یونس روى له الترمذی، وسلم بن جنادة روى له الترمذی وابن ماجه، وكلاهما ثقة، ومن

فوقهما ثقات من رجال الشيخین. وقد تقدم الحديث برقم. 5243. وأخرجه الترمذی 1880 في الأُشربة: باب النهي عن الشرب

قائما، وابن ماجه 301 في الأُشربة: باب الأكل قائما، عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حسن صحيح. وأخرجه

ابن أبي شيبه 8/205-206، وعن أحمد 2/108 و2/120 عن حفص بن غياث، به. وانظر. 5325.

کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَشْرَبَ الْمَرْءُ وَهُوَ غَيْرُ قَاعِدٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی آدمی ایسی حالت میں ہے جب کہ وہ بیٹھا ہو یا نہ ہو
5323 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ

يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نَهِيَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5324 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الَّذِي يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ مَا فِي بَطْنِهِ لَأَسْتَقَاءَ،

أَخْبَرَنَا السَّامِيُّ فِي عَقِبِهِ قَالَ:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کھڑے ہو کر پینے والے شخص کو اگر پتہ چل جائے کہ اس میں کیا نقصان ہے تو وہ اسے بے کردے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ تَرْكِ الْإِنْكَارِ عَلَيَّ مُرْتَكِبٍ هَذَا الْفِعْلِ

اس فعل کے مرتکب پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ

5323 - إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین. وهو مكرر. 5321

5324 - حدیث صحیح، إسنادہ ضعیف لجهالة الراوی عن أبي هريرة، وهو عند أحمد في "المسند" 2/283 " وأخرجه عبد

الرازق 19588، ومن طريقه البيهقي 7/282 عن معمر، عن الزهري، عن أبي هريرة. . . فذكره. وهذا سند منقطع، فإن الزهري لم

يسمع من أبي هريرة. لكن أخرج البزار 2897 عن زهير بن محمد البغدادي، عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن حبيد الله

بن عبد الله بن عتبة، عن أبي هريرة. . .

5325 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَأْكُلُ وَنَسْخَرُ نَمْسِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ چلتے ہوئے کھا لیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس ممنوعہ فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ

5326 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ حُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّزَالُ بْنُ سَبْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيِّ الظُّهْرِ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الرَّحْبَةِ، قَالَ: فَدَعَا يَانَاءَ فِيهِ شَرَابٌ، فَآخَذَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذَرَعَانِيهِ وَرَأْسَهُ وَقَدَمَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَضَلَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْفُرُونَ أَنْ يَشْرَبُوا وَهُمْ قِيَامٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُعِدِّثْ

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر ہم کھلے میدان میں آگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا۔ انہوں نے اسے لیا کھلی کی تاک میں پانی ڈالا اپنے چہرے اور دونوں بازو اپنے سر اور دونوں پاؤں پر ہاتھ پھیرا پھر انہوں نے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پی لیا پھر انہوں نے یہ بات بتائی: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا: یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہوا ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ النَّفْعِ فِي الشَّرَابِ لِمَنْ أَرَادَ الشَّرْبَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ اس مشروب میں پھونک ماری جائے جسے پینے کا ارادہ ہو

5327 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي يَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5325 - إسنادہ صحیح، وهو مکرر. 5322

5326 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ رجال الشیخین غیر النزال بن سبرہ لمن رجال البخاری. حسین بن

علی: هو ابن الولید الجعفی، وزائدة: هو ابن قدامة الثقفی، ومنصور: هو ابن المعتمر. وقد تقدم الحديث برقم 1057 و 1058.

أَيُّوبُ بْنُ حَبِيبٍ، مَوْلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ قَالَ: أَبُو سَعِيدٍ: نَعَمْ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَابِنِ الْقَدْحَ عَنْ فَيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ: فَإِنِّي أَرَى الْقَدَاةَ فِيهِ، قَالَ: فَأَهْرِقْهَا

ابوثنیٰ جہنی بیان کرتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس موجود تھا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے۔ مروان نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن میں پھونک مارنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک ہی سانس کے ذریعے سیراب نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پیالے کو اپنے سے دور کرو پھر سانس لو اس نے عرض کی: میں اس میں کوئی گندگی پاتا ہوں (تو میں کیا کروں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے گرا دو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّنْفُسِ فِي الْإِنَاءِ عِنْدَ الشَّرْبِ لِلشَّرَابِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ پینے والا پیتے ہوئے برتن میں سانس لے

5328 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ،

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص کچھ پئے تو برتن میں سانس نہ لے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّنْفُسُ عِنْدَ شُرْبِهِ لِيَكُونَ فَرَقًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَهَائِمِ فِيهِ

5327 - إسنادہ صحیح . أبو المثنى روى عنه الثان، وروثقه ابن معين فى رواية إسحاق بن منصور ، وذكروه المؤلف

فى "الفتاى". وهو فى "الموطأ" 2/925 "فى صفة النبى صلى الله عليه وسلم :باب النهى عن الشراب فى أنية الفضة والنفخ فى الشراب. ومن طريق مالك أخرجه ابن أبى شعبة 8/220 وأحمد 3/26، و32، والدارمى ، 2/119، والترمذى 1887 فى الأشرية :باب ما جاء فى كراهية النفخ فى الشراب ، والبخوى . 3036 وصححه الحاكم 4/139 ووافقه الذهبى ، وقال الترمذى :حسن صحيح . وأخرجه الدارمى 2/122 من طريق مالك ، إلى قوله "نعم." وأخرجه أحمد 3/68-69 عن يونس وسريج ، عن فليح ، عن أيوب ، به . 5328 - إسنادہ صحیح علی شرط البخارى ، رجالہ رجال الشیخین غیر مسدد فمن رجال البخارى . هشام : هو الدستوائى .

وقد تقدم 5228 والنهى عن التنفس فى الشرب كانهى عن النفخ فى الطعام والشراب من أجل أنه قد يقع فيه شيء من الرقيق ويعتقد به ، إذ كان التقدر فى مثل ذلك عادة غالبية على طابع أكثر الناس .

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ پیتے ہوئے (درمیان میں) سانس لے تاکہ اس کے اور جانوروں کے پینے کے طریقے میں فرق ہو

5329 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَزْرَةَ

بِنِ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے تھے

5330 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِسُتْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَقَالَ: هُوَ أَهْنَأُ

وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کوئی چیز پیتے تھے تو تین مرتبہ سانس لیتے تھے آپ

یہ فرماتے تھے: یہ زیادہ آسان زیادہ سہولت والا زیادہ سیر کرنے والا (طریقہ ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَكْلِ الْمَرْءِ وَشُرْبِهِ بِشِمَالِهِ قَصْدًا لِمُخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ فِيهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی جان بوجھ کر بائیں ہاتھ کے ذریعے کچھ کھانے یا پینے 5329 - إسناده صحيح على

شرط الشيخين. ثمامة: هو ابن عبد الله بن أنس بن مالك. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 8/219 " وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق

النبي" ص 223 عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2028 في الأشرية: باب كراهة التنفس في الإناء، عن ابن أبي شيبة،

به. وأخرجه أحمد 3/119، ومسلم 2028، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/156، "وأبو الشيخ ص 223 من

طريق وكيع، به. وأخرجه أحمد 1/114، والبخاري 5631 في الأشرية: باب الشرب ينفسين أو ثلاثة، والترمذي 1884 في

الأشرية: باب ما جاء في التنفس في الإناء، وفي "الشمائل" 214، "وابن ماجة 3416 في الأشرية: باب الشرب بثلاثة أنفاس، وأبو

الشيخ ص 222، والبيهقي 7/284 من طرق عن عروة بن ثابت، به. وانظر ما بعده.

5330 - حديث صحيح، والحسين بن أبي زيد: هو أبو علي الدباج، ذكره المؤلف في "الثقات" 8/191 " وأرخ وفاته

سنة 254، وروى عنه جمع كما في "تاريخ بغداد" 8/110، "والحسن بن الحكم بن أبي عزة: هو ابن الطهمان النخاعي، وإن كان

فيه لين ما قد تويع، ومن فوقهما ثقات. وأخرجه الخطيب في "التاريخ" 8/110 " من طريقين عن الحسين بن أبي زيد، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 119-118/3 و185 و211، ومسلم 251، في الأشرية: باب كراهة التنفس في الإناء، وأبو داود 3727 في

الأشرية:

کیونکہ (ممانعت) اس میں شیطان کی مخالفت پائی جاتی ہے

5331- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ لِأَنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ

بِشِمَالِهِ فَقَالَ: ابْنُ عُيَيْنَةَ: يَا أَبَا عُرْوَةَ إِنَّ الزُّهْرِيَّ رَوَى هَذَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

فَقَالَ مَعْمَرٌ: إِنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ عَنِ النَّفْرِ، فَلَعَلَّ هَذَا مِنْهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کوئی شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے۔“

سفیان بن عیینہ نے کہا: اے ابو عمرو! زہری نے یہ روایت ابو بکر بن عبید اللہ کے حوالے سے نقل کی ہے، تو عمر نے کہا: زہری کئی آدمیوں کے حوالے سے روایت بیان کرتے ہیں، تو شاید یہ بھی ان روایات میں سے ایک ہو۔

ذِكْرُ ابِاحَةِ اسْتِعْدَابِ الْمَرْءِ الْمَاءِ لِيَشْرَبَهُ إِذَا كَانَ فِي مَوْضِعٍ فِيهِ الْمِيَاهُ غَيْرُ عَذْبَةٍ

آدمی کا پینے کے لیے میٹھا پانی طلب کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ وہ کسی ایسی جگہ

موجود ہو جہاں ایسے پانی پائے جاتے ہوں جو ٹھیکے نہ ہوں

5332- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَسْطَبَةَ، بِفَيْمِ الصَّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ

الْجَرَجَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَعْدَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السَّقِيَا

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کنویں والے گھروں سے میٹھا پانی منگوا یا جاتا تھا۔

5331- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، وهو ثقة روى له أبو داود والنسائي، أبو عروة:

كنية معمر، وقد تقدم برقم 5226

5332- إسناده قوى، محمد بن الصباح الجرجراني روى له أبو داود وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير

الدرارودي - وهو عبد العزيز بن محمد - فقد روى له البخارى مقرونا وتعليقا، وقد توبع. وأخرجه أحمد، 6/108 وأبو داود 3735

فى الأشرية: باب إيكاء الآنية، وعمر بن شبة فى "تاريخ المسجده"، 1/158، وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى" ص 227، وأبو نعیم

فى "أخبار أسبهان"، 2/125، "والحاكم"، 4/183، والبغوى 3049 من طرق عن الدرارودي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على

شرط مسلم وأقره الذهبى، وجود الحافظ إسناده فى "الفتح"، 10/74 "

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ فِي جَمَاعَةٍ وَأَرَادَ مُنَاوَلَتَهُمْ
أَنْ يَدَّ بِالَّذِي عَنْ يَمِينِهِ

جس شخص کے پاس مشروب لایا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ؛
جب وہ اسے پی لے اور اس کے آس پاس لوگ موجود ہوں اور وہ اس مشروب کو دوسروں کو دینا چاہتا ہو تو وہ اپنے
دائیں طرف موجود شخص سے آغاز کرے

5333- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ

ابن شہاب، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ
يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْإِيْمَنُ فَالْإِيْمَنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا آپ کے
دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پیا پھر آپ نے
(باقی رہ جانے والا دودھ) دریہاتی کو دیا اور ارشاد فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أُتِيَ بِالْمَاءِ لِيَشْرَبَهُ أَنْ يَنَاولَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ
وَإِنْ كَانَ عَنْ يَسَارِهِ الْأَفْضَلُ وَالْأَجَلُّ

جس شخص کے پاس پینے کے لیے پانی لایا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ؛
وہ (پینے کے بعد اس پانی کو) اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف بڑھائے اگرچہ اس کے بائیں طرف زیادہ
فضیلت والا اور زیادہ جلیل القدر شخص موجود ہو

5334- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ

بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

5333- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/926 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم: باب السنة في
الشراب ومناولته عن اليمين. ومن طريق مالك أخرجه أحمد، 3/113 والبخاري 5619 في الأشرية: باب اليمين فالأيمن، ومسلم
2029 في الأشرية: باب استحباب إدارة الماء باليمن، وأبو داود 3726 في الشربة: باب في الساقى متى يشرب، والترمذي 1893
في الأشرية: باب ما جاء في أن الأيمن أحق بالشراب، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص، 225 والبغوي 3051 وأخرجه كذلك
وباطول منه أحمد 3/110 و231 والبخاري 5612 في الأشرية: باب شرب الماء باليمن، ومسلم 2029125

5334- إسناده حسن من أجل هشام بن عمار، ومثته صحيح، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه ابن ماجه 3425 في الأشرية: باب

إذا شرب أعطى الأيمن فالأيمن، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ وَقَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْيَمَنُ فَأَلَا يَمَنُ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا یا گیا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پیا اور پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ إِذَا أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعِنْدَهُ
جَمَاعَةٌ أَرَادَ شَرْبَهُ وَسَقِيَهُمْ مِنْهُ

اس طریقے کا تذکرہ جس پر آدمی اس وقت عمل کرے گا جب اس کے پاس مشروب لایا جائے اور اس کے پاس کچھ لوگ موجود ہوں آدمی اس مشروب کو خود بھی پینا چاہتا ہو اور دوسروں کو بھی پلانا چاہتا ہو

5335- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ عَلَّامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْعَلَّامِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هُوَ لَا؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا أُؤْذِنُ بِنَصِيصِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

✽✽ حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد تھے۔ آپ نے لڑکے سے کہا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گے کہ یہ میں پہلے ان لوگوں کو دے دوں۔ اس نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی طرف سے آنے والے اپنے حصے میں کسی کے لئے ایسا نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

5335- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم بن دينار: اسمه سلمة. وهو في "الموطأ" 2/926-927 "ومن طريق مالك أخرجه أحمد 333/5، و338 والبخاري 5620 في الأشرية: باب هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب، ومسلم 2030 في الأشرية: باب استحباب إدارة الماء باليمين، والطبراني، و5769 والبيهقي، و7/286 والبغوي، و3054 وأخرجه الطبراني 5780 و5815 و5891 و5948 و5957 و5989 و6007 من طرق عن أبي حازم، به. وقوله "فعله في يده" أي: دفعه إليه، وأصل التل: الإلقاء والصراع، ومنه قوله تعالى: (وتله للجبین) أي: ألقاه وصرعه، وقوله صلى الله عليه وسلم في حديث أبي هريرة عند أحمد "2/502 أتيت بمفتاحي خزان الأرض فتللت في يدي."

ذِكْرُ خَيْرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ
لِخَيْرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الَّذِي ذَكَرْنَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5336 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا عَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ،

فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، وَقَالَ: الْإِيْمَنُ فَالْإِيْمَنُ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا

ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہوا دودھ پہلے دیہاتی کو دیا اور ارشاد فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا اللَّبَنِ كَانَ مَشُوبًا بِالْمَاءِ حَيْثُ
سَقَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دودھ میں پانی ملا یا گیا تھا

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دودھ پلایا گیا تھا

5337 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، وَعِدَّةٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ أَنَسِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ وَقَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ

يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْإِيْمَنُ فَالْإِيْمَنُ

5336 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری. عبد الرحمن بن ابراہیم من شیوخ البخاری، ومن فوقہ من رجال الشیخین.

وقد تقدم برقم 5333 و 5334 واخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 224 ومن طريق البغوي 3052 من طريق مسكين بن

بكير، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وفيه عنده

5337 - صحیح، وهو مکرر. 5337

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا الْفِعْلَانِ كَمَا فِي مَوْضِعَيْنِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ فِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أُنِيَ بِشَرَابٍ، وَعَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ، وَاسْتَأْذَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَقِيهِمْ دُونَهُ، وَفِي خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ شِيبَ بِالْمَاءِ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَلَمْ يَسْتَأْذَنَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَ فِي خَبَرِ سَهْلِ، فَذَلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلَى أَنَّهُمَا فِعْلَانِ مُتَبَايِنَانِ فِي مَوْضِعَيْنِ لَا فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا یا گیا تھا آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا پھر آپ نے دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دونوں فعل دو مختلف موقعوں کے ہیں اور اس بات کی دلیل کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے۔ آپ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا اور آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے اجازت لی کہ آپ اپنے بچے ہوئے حصے کو اس کی بجائے دوسرے کو دیں جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف دیہاتی تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے اجازت نہیں مانگی جس طرح اس روایت میں اجازت مانگنے کا ذکر ہے جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تو یہ چیز آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کرے گی کہ یہ دو مختلف فعل ہیں جو دو مختلف موقع پر پیش آئے تھے یہ ایک ہی موقع کا واقعہ نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْقَوْمِ إِذَا اجْتَمَعُوا عَلَى مَاءٍ وَارَادَ أَحَدُهُمْ

أَنْ يَسْقِيَهُمْ أَنْ يَبْدَأَ بِهِمْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ آخِرَهُمْ شُرْبًا

لوگوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ پانی پینے کے لیے اکٹھے ہوں اور ان میں سے کوئی

ایک شخص انہیں پانی پلانا چاہتا ہو تو وہ پہلے ان لوگوں کو پانی پلائے اور آخر میں خود پانی پئے

5338 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

5338 - إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامى، فقد روى له النسائي، وهو ثقة. وأخرجه أبو الشيخ في "الأمثال" 183 "عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 5/298، الدارمي 2/122 من طريقين عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد، 5/303، والترمذي 1894 في الأثرية: باب ساقى القوم آخرهم شربا، والنسائي في "الكبرى" كما في "النهضة" 9/245، وابن ماجه 3434 في الأثرية: باب ساقى القوم آخرهم شربا، وأبو الشيخ 184 من طرق عن حماد بن زيد، به. قال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة، 8/231-232، والدارمي، 2/122، ومسلم 681 في المساجد: باب قضاء الصلاة الفاتنة واستحباب تعجيلها، من طرق عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به. وأخرجه أحمد 299-298/5، و305، وأبو الشيخ 182، و186، و187 من طرق عن عبد الله بن رباح، به. وأخرجه الطبراني في "المعجم الصغير" 871 "من طريق قتيبة، عن حماد بن زيد، عن أيوب، عن عبد الله بن أبي قتادة، عن أبيه. وقال: لم يروه عن أيوب إلا حماد، تفرد به قتيبة.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَمَّادَانِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَى الْقَوْمَ إِخْرَهُمْ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لوگوں کو پلانے والا آخر میں (خود پیتا ہے)“

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنِ الشَّرْبِ فِي أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

لِمَنْ يَأْمَلُ الشَّرْبَ مِنْهُمَا فِي الْجَنَّةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیا جائے یہ حکم اس شخص کے لیے

ہے جو جنت میں ان دونوں (یعنی سونے اور چاندی کے برتن میں پینے) کا امیدوار ہو

5339 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَسْقَى حُدَيْفَةُ مِنْ دِهْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ، فَأَتَاهُ بِشْرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَحَدَفَهُ بِهَا، فَهَبْنَا

حُدَيْفَةَ أَنْ نَكَلِمَهُ، فَلَمَّا سَكَنَ الْغَضَبُ عَنْهُ، قَالَ: أَعْتَدِرُ إِلَيْكُمْ مِنْ هَذَا، إِنِّي كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي

فِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا حَظِييًّا، قَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ وَلَا

الذَّهَبِ، وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالذِّيَابِجَ، فَإِنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ

قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ حَدَّثَنَا بِهِ أَوْلَا ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُدَيْفَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ

يَزِيدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُدَيْفَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي قُرَّةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ

سُفْيَانُ: وَلَا أَظُنُّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى سَمِعَهُ إِلَّا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ؛ لِأَنَّهُ قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ

عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک کسان سے پانی مانگا تو وہ چاندی کے بے

ہوئے برتن میں پانی لے کر ان کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا۔ ہم نے ہیبت کی وجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس

بارے میں کوئی بات نہیں کی جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اس کا عذر بیان کرتا ہوں۔ میں اس

سے پہلے اسے یہ ہدایت کر چکا ہوں کہ اس طرح کے برتن میں مجھے پینے کے لئے نہ دے پھر انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ ہمارے

5339 - إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار الرمادي روى له أبو داود والترمذي وهو ضابط متقن صحب سفيان بن عيينة

سنين كثيرة وسمع أحاديثه مرارا، وقد تروى عليه، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الله بن عكيم -وله صحبة - فمن رجال

مسلم. أبو قرة: اسمه مسلم بن سالم. وأخرجه الحميدي، 440 مسلم 2067 في اللباس والزينة: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة، والخطيب في "تاريخه" 10/3 "من طريق سفيان، بهذا الإسناد.

درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: چاندی اور سونے کے برتنوں میں نہ پوچھو اور دیباچ نہ پہنو کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت ابن ابی شیبہ نے مجاہد کے حوالے سے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہمیں بیان کی تھی پھر میں نے انہیں یزید بن ابی زیاد کے حوالے سے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسے بیان کرتے ہوئے سنا پھر میں نے اسے ابوفہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عکیم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

سفیان یہ کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے ابن ابی لیلیٰ نے بھی یہ روایت عبداللہ بن عکیم سے سنی ہوگی کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔

5340 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعَاوِيَةُ بْنُ سُؤَيْدٍ بْنُ مَقْرَنٍ، قَالَ: (متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَمَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْمَيَائِرِ وَالْقَسِيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ

معاویہ بن سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے منع کیا ہے سونے کی انگوٹھیوں میاثر اور قسی (مخصوص قسم

5340- وأخرجه النسائي 199-198/8 في الزينة: باب النهي لبس الديباچ، وابن الجارود 865 عن ابن المقراء، عن سفیان، وحدثنا ابن أبي نجيح، عن مجاهد، عن أبي ليلة، ويزيد بن أبي زياد، عن ابن أبي ليلة، وأبو فروة، عن عبد الله بن عكيم، كلاهما ابن أبي ليلة وعبد الله بن عكيم عن حذيفة. . . وقال الحميدي بأثر الحديث: 440 قال سفیان، وحدثنا ابن أبي نجيح، عن مجاهد، عن عبد الرحمن بن أبي ليلة، قال: كنا مع حذيفة. فذكر مثله سواء. وأخرجه البخاري 5837 في اللباس: باب الفتراش الحرير، والبيهقي 1/28 من طريقين عن وهب بن جرير بن أبي حازم، عن أبيه، عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد، عن عبد الرحمن بن أبي ليلة، به. وأخرجه أحمد، و5/397 والدارمي، و2/121 والبخاري 5426 في الأطعمة: باب الأكل في إناء مفضض، و5633 في الأشربة: باب آنية الفضة، ومسلم، و2067 وابن ماجه 3414 في الأشربة: باب الشرب في آنية الفضة، والبخاري 3031 من طريق عن مجاهد، عن ابن أبي ليلة، به. إسناده صحيح على شرط البخاري، وعلى بن الجعد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 2066 في اللباس: باب تحريم استعمال أواني الذهب، من طريقين عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 284/4 و287 و299 وابن أبي شيبة، و8/210-21 والبخاري 1239 في الجنائز: باب الأمر بتبايع الجنائز، و5175 في النكاح: باب حق إجابة الوليمة، و5635 في الأشربة: باب آنية الفضة، و5650 في المرضى: باب وجوب عيادة المرضى، و5838 في اللباس: باب لبس القسي، و5849: باب المثيرة الحمراء، و6222 في الأدب: باب تشميت العاطس إذا حمد الله، ومسلم، و2066 والترمذي 2809 في الأدب: باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر، والنسائي 8/201 في الزينة: باب النهي عن الثياب القسية، والبيهقي، و1/27 والبخاري 1406 من رق عن أشعث بن سليم، به. قال الترمذي: حسن صحيح.

کے ریشمی کپڑے پر بیٹھے) دیبان، حریر اور استبرق (مخصوص قسم کے ریشمی کپڑے) پہننے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ إِجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلشَّارِبِ فِي أَوَانِي الْفِضَّةِ
إِذَا كَانَ عَالِمًا بِنَهْيِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چاندی کے برتن میں پینے والے کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

جبکہ وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو

5341- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ، فَإِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

❀❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔“

5342- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِنَّمَا

يُجْرَجُ فِي جَوْفِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

5341- إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر نوح بن حبیب، وهو ثقة روی له أبو داود والنسائی. وأخرجه

أحمد، 6/306 ومسلم 2065 فی اللباس: باب تحریم استعمال أواني الذهب والفضة فی الشرب، من طریق یحیی القطان، بهذا

الإسناد. وأخرجه ابن ابی شیبہ، 8/209 وعنه مسلم 2065 عن علی بن مسهر، عن عُبَيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، به. وأخرجه أحمد:

301-300/6 و302 و304 والطیالسی، 1601 والدارمی، 2/121 وابن الجعد، 3137 ومسلم، 2065 وابن ماجه 3413 فی

الأشریة: باب الشرب فی آئیة الفضة، والطبرانی، 23/633 و634 و635 من طرق عن نافع، به. ولفظ مسلم "إن الذی یأکل أو

یشرب فی آئیة الفضة والذهب"، وقال بعد إن رواه من طرق عن نافع: "ولیس فی حدیث أحد منهم ذکر الأكل والذهب إلا فی

حدیث ابن مسهر.

5342- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. وهو فی "الموطأ" 2/924-925 فی صفة النبی صلی الہ علیہ وسلم: باب

النہی عن الشرب فی آئیة الفضة والنفخ فی الشراب. ومن طریق مالک أخرجه علی بن الجعد، 3144 والبخاری 5634 فی الأشریة:

باب آئیة الفضة، ومسلم 2065 فی اللباس: باب تحریم استعمال أواني الذهب والفضة فی الشرب، والطبرانی، 23/927

والبیہقی، 1/27 والبغوی، 3030

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جو شخص سو نے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5343 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَإِلِ،

(متن حدیث): أَنَّ حَدِيثَةَ اسْتَسْقَى، فَاتَاهُ الْخَادِمُ بِقَدْحٍ مَفْضُضٍ فَرَدَّهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ.

❁❁ ابوالائل بیان کرتے ہیں: حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہا نے پانی مانگا خادم ان کے لئے ایسے پیالے میں پانی لے کر آیا جس پہ

چاندی کا کام ہوا تھا تو انہوں نے اسے واپس کر دیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ہے:

”یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں گے۔“



5343 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير الجراح بن مخلد، فقد روى له الترمذی وهو ثقة. أبو قتیبة: هو

سلم بن قتیبة، وأبو وائل: هو شقیق بن سلمة، وقد تقدم مطولا. 5339 وأخرجه أبو نعیم فی "الحلیة، 5/58" والخطیب فی "تاریخه"

422-11/421 من طریقین عن محمد بن طلحة بن س، عن الأعمش، بهذا الإسناد.

فصل فی الأشریة

فصل: مختلف طرح کے مشروبات

5344 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ السَّحْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنْبَةِ، أَبُو كَثِيرٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور“

ابو کثیر نامی راوی کا نام یزید بن عبد الرحمن بن اذینہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ هَذَيْنِ الْعَدَدَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ مِنَ النَّخْلَةِ وَالْعِنْبَةِ لَمْ يُرِدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَةَ مَا وَرَاءَهُمَا مِنْ سَائِرِ الْأَشْرِيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ دونوں عدد جو کھجور اور انگور کے بارے میں ذکر کیے گئے ہیں اس کے ذریعے

نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے: ان دونوں کے علاوہ دیگر مشروبات کو مباح قرار دے دیا جائے

5345 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

ابن شہاب، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنِ الْبِتْعِ، قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ

5344- حدیث صحیح، اسنادہ حسن علی شرط مسلم۔ عکرمہ بن عمار صدوق بغلط، وقد توبع وأخرجه أحمد، 2/526

وفی الأشریة: باب بیان أن جمع ما ینخذ مما یتخذ من النخل والعنب یرسمی خمرا، والترمذی 1875 فی الشریة: باب ما جاء فی الجوب التی یتخذ منها الخمر، وابن ماجه 3378 فی الأشریة: باب ما یکون منه الخمر، والطحاوی 4/211 من طرق عن عکرمہ بن عمار، بهذا الإسناد. قال الترمذی: حدیث حسن صحیح. وأخرجه أحمد 2/279 و408 و409 و474 و496 و518 و517 و518، وفی الأشریة 137 و155 و215 وعبد الرزاق 17053 وابن أبی شیبہ 8/109 و198513 و14 و15، والترمذی 1875 وأبو داود 3678 فی الأشریة: باب الخمر مما هی، والنسائی 8/294 فی الشریة: باب تأویل قول الله تعالی: (وَمِنَ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا رِزْقًا حَسَنًا)، والدارمی 2/113، والطحاوی 4/211، والبیہقی 8/289-290 من طرق عن أبی کثیر، به.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے بیع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا يَسْقَى مُدْمِنَ الْخَمْرِ

مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ (دنیا میں) باقاعدگی سے شراب پینے والے

لو نہر عوطہ میں سے پلائے گا، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5346- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سَلِيمَانَ،

أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى الْفَضِيلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَرِيْزٍ، أَنَّ أَبَا بَرْدَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ نَبِيِّ مُوسَى،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ

الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقُ بِالْسِّحْرِ، وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ سَقَاهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ قَيْلًا: وَمَا نَهْرُ

5345- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/845 "في الأشرية: باب تخريم الخمر. ومن طريق مالك

أخرجه أحمد، 6/190 وفي "الأشرية" 2، "والبخاری 5585 في الأشرية: باب الخمر من العسل وهو البتع، ومسلم 200167 في

الأشرية: باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام، وأبو داود 3682 في الأشرية: باب النهي عن المسكر،

والترمذی 1863 في الشربة: باب ما جاء كل مسكر خمر، والنسائي 8/298 في الشربة: باب تحريم كل شراب أسكر،

والدارمی 2/113 والدارقطنی 4/251 والطحاوی 4/216 والبيهقي 8/291 والبقوى 3008 وأخرجه أحمد 6/36 و96-

97 و226-225 وفي "الأشرية" 1، و42 والطيبالسي 1478 وعبد الرزاق 17002 والشافعي 2/92 وابن أبي شيبة

101-8/100 والبخاری 242 في الوضوء: باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر، و5586 في الأشرية، ومسلم 200169،

وأبو داود 3682 والنسائي 8/297 و298 في الأشرية: باب تحريم كل شراب أسكر، وابن ماجه 3386 في الأشرية: باب كل

مسكر حرام، وابن الجارود 855 والدارقطنی 4/251 والطحاوی 4/216 والبيهقي 9-8/219 و293 والبقوى 3009

من طرق عن الزهري، به. وسيرد عند المصنف برقم 5371 و5372 و5393.

5346- إسناده ضعيف، أبو حريز - واسمه عبد الله بن الحسين الأزدي - مختلف فيه، ضعفه أحمد ويحيى بن سعيد

والنسائي، وابن معين في رواية معاوية بن صالح، وقال أبو داود وسعيد بن أبي مريم: ليس حديثه بشيء، وقال أبو حاتم: حسن

الحديث، ليس بمنكر الحديث، يكتب حديثه، وقال الدارقطني: يعتبر به، وقال ابن عدى بعد أن أوزد له جملة أحاديث من طريق

معتمر عن فضيل عن أبي حريز: عامتها مما لا يتابع عليه، وللفضل بن ميسرة عن أبي حريز غير ما ذكرت أحاديث أيضا يروها عن

الفضيل معتمر. ثم ذكر له خمسة أحاديث مما أنكرت عليه، وقال: ولا يروى هذا من الحديث غير ما ذكرته، وعامة ما يرويه لا

يتابعه أحد عليه. ووثقه المؤلف، وأبو زرعة، وابن معين في رواية ابن أبي خيثمة، وقال الحافظ في "التقريب": "صديق يخطئه.

وأخرجه أحمد 4/399 عن علي بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/146 من طريق مسدد، عن معتمر بن سليمان، به،

وصححه ووافقه الذهبي!. وأورده الهشمي في "المجمع" 5/74 "وزاد نسبه إلى أبي يعلى والطبراني، ورجال أحمد وأبي يعلى

نقات!

الْفُوطَةُ؟ قَالَ: نَهْرٌ يَجْرِي مِنْ فُرُوجِ الْمُؤَمِّسَاتِ يُؤَذِي أَهْلَ النَّارِ رِيحُ فُرُوجِهِنَّ

❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ باقاعدگی سے شراب پینے والا، رشتہ داری کے حقوق پامال کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا، جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے مرجائے اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ میں سے پلائے گا عرض کی گئی: نہر غوطہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نہر ہے جس میں عذاب پانے والی عورتوں کی شرم گاہوں سے نکلنے والا مواد بہتا ہوگا اور ان کی شرم گاہوں کی بواہل جہنم کو بھی اذیت پہنچاتی ہوگی۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ مُدْمِنِ الْخَمْرِ قَدْ يَلْقَى اللَّهَ جَلًّا وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ بِائْتِمَارِ عَابِدِ الْوَتَنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص قیامت کے دن

جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ بتوں کی عبادت کرنے والے جتنا گناہ گار ہوگا

5347 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِرَاشِ بْنِ حَوْشِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشِبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ لَقِيَ اللَّهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَتَنِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُهُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى هَذَا الْخَبَرِ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ مُسْتَحِلًّا لَشْرِبِهِ

لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَتَنِ لَا اسْتَوَاهُمَا فِي حَالَةِ الْكُفْرِ

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے وہ بتوں کی عبادت گار کے طور پر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔“

5347- إسناده ضعيف، عبد الله بن خراش: هو الشيباني الحوשי، وضعفه أبو زرعة والبخاري والنسائي والدارقطني وأبو

حاتم والساجي، وقال ابن عدي: عامة ما يرويه غير محفوظ، ومع أن المؤلف ذكره في "الثقات"، 8/340-341، قال: ربما أخطأ، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه ابن عدي في "الكامل"، 4/1525، وابن الجوزي في "العلل المتناهية"، 1118، من طريق صدقة بن منصور، عن عبد الله بن عمرو، عن عبد الله بن خراش، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار، 2934، والطبراني، 12428، وأبو نعيم

في "الحلية"، 9/253، وابن الجوزي، 1119، من طريق ثوير بن أبي فاختة، وحكيم بن جبير، عن سعيد بن جبير، به. وثوير ضعيف، وكذا حكيم. وأخرجه أحمد، 1/272، عن أسود بن عامر، حدثنا الحسن بن صالح، عن محمد بن المنكدر، قال: حدثت عن ابن عباس أنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "مدمن الخمر إن مات لقي الله كعابد وثن" وهذا سند رجاله ثقات إلا أن

رواية عن ابن عباس مجهول. وأخرجه عبد الرزاق، 17070، وابن الجوزي في "العلل المتناهية"، 1116، عن ابن المنكدر، عن ابن عباس.

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں): اس بات کا احتمال موجود ہے اس روایت کا مطلب یہ ہو کہ جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے اور اس کے پینے کو حلال سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو وہ ایسی حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے جیسے وہ بتوں کا عبادت گزار ہو کیونکہ یہ دونوں صورتیں کفر کی حالت ہونے میں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ مَجَانِبَةِ الْخَمْرِ عَلَى الْأَحْوَالِ؛ لِأَنَّهَا رَأْسُ الْخَبَائِثِ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے ہر حال میں شراب سے اجتناب کرے

کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے

5348- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْعٍ، حَدَّثَنَا

الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطِيبًا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اجْتَنِبُوا أُمَّ الْخَبَائِثِ، فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ، فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ فَارْسَلَتْ إِلَيْهِ خَادِمًا، فَقَالَتْ: إِنَّا نَدْعُوكَ لِشَهَادَةٍ، فَدَخَلَ فَطَفِقَتْ كُلَّمَا يَدْخُلُ أَبَاً أَغْلَقَتْهُ دُونَهُ حَتَّى أَفْضَى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيئَةٍ جَالِسَةٍ، وَعِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةٌ فِيهَا خَمْرٌ، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نَدْعُكَ لِشَهَادَةٍ، وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقْتُلَ هَذَا الْغُلَامَ أَوْ تَقَعَ عَلَيَّ، أَوْ تَشْرَبَ كَأْسًا مِنْ هَذَا الْخَمْرِ، فَإِنْ أَبَيْتَ صِحْتُ بِكَ وَفَضَحْتُكَ قَالَ: فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: اسْقِنِي كَأْسًا مِنْ هَذَا الْخَمْرِ، فَسَقْتَهُ كَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ، فَقَالَ: زَيْدُنِي، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهَا، وَقَتَلَ النَّفْسَ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ وَإِذْمَانُ الْخَمْرِ فِي صَدْرِ رَجُلٍ أَبَدًا، كَيُوشِكَنَّ أَحَدُهُمَا يُخْرِجُ صَاحِبَهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سُرَيْجٍ هَذَا هُوَ مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَوَى عَنْهُ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَدِينِيُّ

عبد الرحمن بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تمام برائیوں کی جڑ سے اجتناب کرو کیونکہ تم سے پہلے زمانے میں

5348- إسنادہ ضعيف، والصبواب وقفه كما قال الدارقطني. عمر بن سعيد: هو ابن سريج، ويقال له: ابن سرجه، رتبة

الذهبي، وقال ابن عدی: أحاديثه عن الزهري ليست مستقيمة، وذكره المؤلف في "الثقات 7/175" وقال: يعتبر بحديثه من غير الضعفاء عنه. وأخرجه ابن أبي الدنيا في "دم المسكر"، ومن طريق ابن الجوزي في "العلل المتناهية 1122" وابن كثير في "تفسيره" 3/180 عن محمد بن عبد الله بن بزيق، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 17060 عن معمر، والنسائي 8/315-316 الأشرية: باب ذكر الآثار المتولدة عن شرب الخمر من ترك الصلوات،... والبيهقي 8/287-288 عن يونس، كلاهما عن الزهري، ربه موقوف على عثمان. وأخرج بنحوه البيهقي 8/288 من طريق يحيى بن جعد، عن عثمان موقوفًا.

ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ ایک عورت کو اس سے محبت ہو گئی۔ اس نے اپنے خادم کو اس کے پاس بھیجا اور بولی: ہم ایک گواہی کے سلسلے میں تمہیں بلا رہے ہیں وہ جیسے ہی اس کے گھر میں داخل ہوا اس پر یہ دروازے بند کر دیئے گئے یہاں تک کہ وہ شخص ایک عورت کے پاس پہنچ گیا جو انتہائی خوبصورت تھی اور بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے پاس ایک لڑکا بھی تھا اور ایک صراحی بھی تھی جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے کہا: ہم نے تمہیں کسی گواہی کے سلسلے میں نہیں بلایا بلکہ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے تاکہ تم یا تو اس لڑکے کو قتل کر دو یا میرے ساتھ زنا کر لو یا پھر اس شراب کا ایک پیالہ پی لو اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو میں بلند آواز میں چلاؤں گی اور تمہیں رسوا کر دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں جب اس شخص نے یہ دیکھا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چار نہیں ہے تو اس نے کہا: تم مجھے شراب کا پیالہ پلا دو۔ اس عورت نے اسے شراب کا پیالہ پلا دیا۔ اس نے کہا: تھوڑی سی اور دو اس کے بعد وہ مسلسل شراب پیتا رہا یہاں تک کہ اس نے اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر لیا اور اس لڑکے کو قتل بھی کر دیا۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) 'تو تم لوگ شراب سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ کی قسم کسی بھی شخص کے سینے میں ایمان اور شراب نوشی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو باہر نکال دیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر بن سعید سرتج نامی راوی اہل مدینہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں جس کے حوالے سے عبدالرحمن بن اسحاق مدنی نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس سبب کے بارے میں ہے جس کی وجہ سے

اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا حکم نازل کیا ہے

5349 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

وَكَيِّعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): فِي نَزْلِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ، شَرِبْتُ مَعَ قَوْمٍ، ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ، فَصَرَّيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ عَلَى

أَنْفِي بِلَحْيِي جَمَلٍ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ، قَالَ: وَأَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ

وَالرَّسُولِ) (الأنفال: 1)

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میرے بارے میں شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا میں کچھ لوگوں کے ساتھ شراب پی رہا تھا یہ شراب کو حرام قرار دیئے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ ان میں سے ایک آدمی نے میری ناک پر اونٹ کی ہڈی مار دی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے

شراب کی حرمت سے متعلق حکم نازل کر دیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر مجھے ایک تلوار ملی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

”لوگ تم سے مالِ نعمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ تم یہ فرما دو! انفال اللہ اور اس کے رسول کے لئے مخصوص ہے۔“

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ شَرَابِ الْخَمْرِ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ نُزُولِ تَحْرِيمِهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو مسلمان شراب کی حرمت کے

حکم نازل ہونے سے پہلے شراب پیتے رہے تھے

5350 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدًا، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

5349 - إسناده حسن، إسحاق بن إسماعيل وهو الطالقاني - روى له أبو داود، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير سماك - وهو ابن حرب - فإنه من رجال مسلم، ثم هو صدوق حسن الحديث. وأخرج القسم الأول من الحديث الطبري 12520 من طريق ابن أبي زائدة عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا 12518 و 12519 والبيهقي 8/285 من طرق عن سماك، به. وأخرجه الطبراني 331 من طريق سلمة بن الفضل، عن محمد بن إسحاق، عن أبي إسحاق الهمداني، عن مصعب بن سعد، عن سعد. وأخرج القسم الثاني الطبري 15658 و 15663 من طريقين عن إسرائيل، به. وأخرجه الطبري 15662، ومسلم 174833 و 34، في الجهاد والسير: باب الأنفال، والبيهقي 6/291 من طريقين عن سماك، به. وأخرجه أحمد 1/178، والترمذي 3079 في تفسير القرآن: باب ومن سورة الأنفال، وأبو داود 2740 في الجهاد: باب في النفل، والطبري 15656 و 15657 والحاكم 2/132 والبيهقي 6/291 من طريقين عن عاصم، عن مصعب، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/181 و 185 والطيالسي 208، ومسلم 174843 و 44، في فضائل الصحابة: باب فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، من طريقين عن سماك، به. وفيه أنه أنزلت في سعد أربع آيات. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 3/158 "وزاد نسبه لابن المنذر وابن أبي حاتم وأبي الشيخ وابن مردويه والنحاس في "ناسخه".

5350 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، ولكن جاء عند أبي يعلى بإثر الحديث: قال شعبة: قلت: أسمعته من البراء؟

قال: لا. محمد: هو ابن جعفر، وسماع شعبة من أبي إسحاق قديم. وأخرجه الترمذي 3051 في التفسير: باب ومن سورة المائدة، وأبو يعلى 1719 عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه الطبري 12529 عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الطيالسي 715، وأبو يعلى 1720 عن شعبة، به. وأخرجه الترمذي 3050، والطبري 12528 من طريقين عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، به. قال الترمذي: حسن صحيح. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 2/320 "وزاد نسبه إلى عبد بن حميد وابن المنذر وابن حاتم وأبي الشيخ وابن مردويه. وانظر الحديث الآتي.

(متن حدیث): مَاتَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُهَا، قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا؟ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (المائدة: 83)

✽✽ حضرت براء بن العازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ ایسی حالت میں فوت ہو گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرض کی۔ ہمارے ان ساتھیوں کا کیا بنے گا جو ایسی حالت میں فوت ہو گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی:

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ایسے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس چیز کے بارے میں جو وہ کھاتے پیتے رہے جبکہ انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور وہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے۔“

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَمْرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ أَنْ كَانَ مُبَاحًا لَهُمْ شُرْبُهُ

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے لیے شراب کو حرام قرار دینے کا تذکرہ

اگرچہ پہلے اس کا پینا ان لوگوں کے لیے مباح تھا

5351 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْجُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا

أَبُو إِسْحَاقَ السَّبْعِيُّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَاتَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا حُرِّمَتْ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا؟ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا) (المائدة: 83)

✽✽ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب ایسے عالم میں فوت ہوئے کہ وہ شراب

پیا کرتے تھے جب شراب کو حرام قرار دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب نے عرض کی: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا بنے گا جو ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی:

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان پر اس حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا جو وہ کھاتے پیتے

رہے۔“

5351 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، أبو الولید، هو هشام بن عبد الملك الطیالیسی، وأخرجه الواحدی فی "أسباب

النزول" ص 140 من طریق ابی عمر بن مطر، عن ابی خلیفة، بهذا الإسناد، وانظر الحدیث الذی قبله.

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا الْخَمْرَ بَعْدَ إِبَاحَتِهِ الَّتِي أَبَاحَهَا لَهُمْ
اللَّهُ تَعَالَى كَأَشْرَابٍ كَوَحْرٍ قَرَارٍ دِينِي كَمَا تَذَكَّرُهُ حَالًا نَكْرَهُ پَهْلِي اس نِي شَرَابِ كُو
مَسْلَمَانُونَ كِي لِي مَبَاحِ قَرَارٍ دِيَا تَهَا

5352 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِجَابٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ

التَّمِيمِيِّ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا أَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًا عَلَى عُمُومَتِي، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّهَا
حُرْمَتِ الْخَمْرِ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخِ لَهُمْ، فَقَالُوا: اكْفَأْهَا، فَكَفَأْتُهَا فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا هُوَ؟ قَالَ:
الْبُسْرُ وَالْتَّمْرُ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ: كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے محلے میں اپنے چچاؤں کو (شراب پلا رہا تھا) میں وہاں سب
سے کم سن تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ میں وہاں کھڑا ہوا ان لوگوں کو فسخ (نامی شراب)
پلا رہا تھا۔ ان حضرات نے کہا: اسے گرا دو میں نے اسے گرا دیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا وہ کس چیز کی شراب ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: خشک اور تازہ
کھجوروں سے بنی ہوئی۔

ابو بکر بن انس بیان کرتے ہیں: اس زمانے میں ان لوگوں کی شراب اسی چیز کی ہوتی تھی تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
ان کی اس بات کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِي نَزَلَ تَحْرِيمُهُ وَكَانَ الْقَوْمُ يَشْرَبُونَهَا
خَمْرُ كِي اس صِفْتِ كَمَا تَذَكَّرُهُ جَسِ كِي بَارِي مِي حَرْمَتِ كَا حَكْمِ نَازِلِ هُوَا تَهَا
اور اس وقت وہ لوگ اسے پیا کرتے تھے

5353 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

5352 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. حبان: هو ابن موسى المروزي، ووعبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد
في "المسند" 3/183، و"و" 189-190 وفي كتاب "الأشربة" 18، "والحميدى" 1210، و"البخارى" 5583 في الأشربة: باب نزول
تحريم الخمر وهي من البسر والتمر، و: 5622 باب خدمة الصغار الكبار، ومسلم 19805 و6 في الأشربة: باب تحريم الخمر، و
النسائي 8/287 في الأشربة: باب ذكر الشراب الذي أهرق بتهريم الخمر، والبيهقي 8/290 من طرق عن سليمان التيمي،
بهذا الإسناد. وقد تقدم من طريق أخرى عند المؤلف برقم 4925 و5362 و5363 و5364.

(متن حدیث): سَمِعْتُ عُمَرَ، عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعَنْبِ وَالْتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَمَا خَامَرَ الْعَقْلَ فَهُوَ خَمْرٌ، ثَلَاثٌ وَوَدِدْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا نَنْتَهِيَ إِلَيْهِ: الْجُدُّ، وَالْكَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنَ أَبْوَابِ الرِّبَا

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی انگور، شہد، گندم اور جو، جو بھی چیز عقل کو ڈھانپ لے وہ خمر ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بارے میں زیادہ واضح طور پر بتادیتے۔ (وراثت میں) دادا (کی وراثت کا مسئلہ) کلالہ کا مسئلہ اور سوڈی کچھ صورتیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِي حَرَّمَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا شُرْبَهَا وَبَيْعَهَا وَشِرَاءَهَا

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جس کے پینے یا فروخت کرنے اور اسے خریدنے کو

اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے

5354 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5353 - إسناده صحيح، مسلم بن جنادة روى له الترمذى وابن ماجه وهو ثقة، من فوفه ثقات من رجال الشيخين. ابن إدريس: وهو عبد الله بن إدريس الأودى، وأبو حيان: هو يحيى بن سعيد بن حيان. وأخرجه مسلم 33/3032 فى التفسير: باب نزول تحريم الخمر، والترمذى 1874 فى الأشرية: باب ما جاء فى الحبوب التى يتخذ منها الخمر، والنسائى 8/295 فى الأشرية: باب ذكر أنواع الأشرية التى كانت منها الخمر حين نزل تحريمها، وفى "الكبرى" كما فى "التحفة" 8/62، "والطحواى 4/213، 4/الدارقطنى 4/248 و252 من طرق عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وتابع أبى حيان ذكرى ابن أبى زائدة عن النسائى والدارقطنى. وأخرجه أحمد فى "الأشرية" 185، "وعبد الرزاق 17049، وابن أبى شيبه 8/106، والبخارى 5581 فى الأشرية: باب الخمر من العنب وغيره، و5588: باب ما جاء فى أن الخمر ما خامر العقل من الشراب، ومسلم 32/3032، و33، وأبو داود 3669 فى الأشرية: باب فى تحريم الخمر، والنسائى 8/295، وفى "الكبرى" كما فى "التحفة" 8/62، "وابن الجارود 852، والبيهقى 289، 8/288 والبغوى 3011 من طرق عن أبى حيان، به.

5354 - حديث صحيح، وإسناده حسن، هشام بن عمار وإن روى له البخارى لا يرقى حديثه إلى الصحيح، وقد توبع، ومن فوفه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد فى "المسند" 2/16، وفى "الأشرية" 195، "ومسلم 75/2003 فى الأشرية: باب بيان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام، وابن الجارود، وابن الدارقطنى، 4/294، والطيبرانى فى "الصغير" 143، "والبيهقى 8/293 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/29، وفى "الأشرية" 75، "و189، وابن أبى شيبه 8/101، 8/101، ومسلم 74، 2003، والطيبرانى 546، 922، والدارقطنى 4/248، 4/249، 250، والبيهقى 8/294، 296 من طرق عن نافع، به. وأخرجه أحمد فى "الأشرية" 74، "والنسائى 8/324 فى الأشرية: باب الأخبار التى اعتل بها من أباح شراب المسكر، وابن ماجه 3877 فى الأشرية: باب كل مسكر حرام، و3392: باب ما أسكر كثيره فقليله حرام، والبيهقى 8/296 من طريقين عن ابن عمر. وانظر 5366، 5368، 5369، 5375.

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَمْرٌ، وَكُلُّ حَمْرٍ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔“

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةٍ مِنْ شَرِبِ الْمُسْكِرِ إِلَى أَنْ يَصْحُوَ مِنْ سُكْرِهِ
نشے کے شکار شخص کی نماز کے قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ جب تک اس کا نشہ ختم ہوتا

5355 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، وَعِدَّةٌ قَالُوا:

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُمْ صَلَاةً، وَلَا يَرْفَعُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةً: الْعَبْدُ الْأَبْقَى حَتَّى يَرْجِعَ

إِلَى مَوْلَاهُ فَيَضَعُ يَدَهُ فِي آيِدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاحِطُ عَلَيْهَا رُؤُوسُهَا حَتَّى يَرْضَى، وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحُوَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی۔ وہ مفروز غلام جب تک وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا۔ وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو، جب تک اس کا شوہر راضی نہیں ہو جاتا اور نشے کا شکار شخص جب تک اس کا نشہ ختم نہیں ہوتا۔“

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ لَعْنِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ أَعَانَ فِي الْخَمْرِ لِتَشْرَبَ

جو شخص شراب پینے میں مدد کرتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق ہونے کا تذکرہ

5356 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ خَيْرِ الزَّبَادِيِّ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ سَعِيدِ التُّجَيْبِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاهُ جَبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْخَمْرَ

وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَشَارِبَهَا وَبَانِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُسْقَاهَا

5355 - إسناده ضعيف، هشام بن عمار كبر فصار يتلقن، وزهير بن محمد - وهو التميمي الخراساني - رواية أهل الشام عنه

غير مستقيمة، فضعف بسببها، وهذا منها. وأخرجه ابن خزيمة، 940 وابن عدى في "الكامل"، 3/1074، والبيهقي 1/389

طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. قال البيهقي: تفرد به زهير، وقال الذهبي في "المهذب": قلت: هذا من منا كبر زهير. وذكره

السيوطي في "الجامع الكبير" وزاد نسبه إلى البيهقي في "الشعب" والطبراني في "الأوسط."

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب پڑاسے نچوڑنے والے پڑاسے نچروانے والے پڑاسے اٹھانے والے پڑاسے اٹھا کر لے لئے اٹھا کر لے جائی جا رہی ہے اس پڑاسے پینے والے پڑاسے فروخت کرنے والے پڑاسے خریدنے والے پڑاسے پلانے والے پڑاسے وہ پلائی جا رہی ہے اس پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ بَعْدَ شُرْبِهِ،

وَأَنَّ كَانَ صَاحِبًا أَيَّامًا مَعْلُومَةً قَبْلَ أَنْ يَتُوبَ

شراب پینے والے کے شراب پینے کے بعد اس کی نماز قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ
اگر چہ توبہ کرنے سے پہلے وہ کئی دن تک چیخ و پکار کرتا رہے

5357- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَرِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ

5356-إسناده جيد، مالك بن خير الزبدي مصري يكنى أبا الخير روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات، 7/460" وقال الذهبي في "الميزان: 3/426" محله الصدق، وقال ابن قطان: هو ممن لم تثبت عدالته، يريد أنه ما نص أحد على أنه ثقة، قال الإمام الذهبي معقباً عليه: وفي رواية "الصحيحين" عدد كثير ما علمنا أن أحداً نص على توليقهم، والجمهور على أنه من كان من المشايخ قد روى عنه جماعة ولم يأت بما ينكر عليه أن حديثه صحيح، وشيخه مالك بن سعد، قال أبو زرعة: مصري لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات، 5/385" وأخرجه أحمد، 1/316 والطبراني 12976 من طريق المقرء، عن حيوة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/145 من طريق محمد بن عبد الله، عن ابن وهب، عن مالك بن خير الزبدي وقد تحرف في المطبوع إلى: بن حسين الزبدي، عن مالك بن سعد النخعي، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وله شاهد صحيح بطريقة من حديث ابن عمر عند أحمد 2/25، 71، والطائلسي 1957، وأبو داود، 3674، وابن ماجه، 3380، والطحاوي في "مشكل الآثار، 306_ 4/305" والحاكم، 145_ 4/144، والبيهقي، 8/287، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

5357-إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن الديلمي، وهو عبد الله بن فيروز الديلمي، فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو شامي ثقة من كبار التابعين. وأخرجه ابن ماجه 3377 في الأشرية: باب من شرب الخمر لم تقبل له صلاة، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص شراب پیے اور نشے میں آجائے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ (اسی دوران) مرجائے تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اگر وہ دوبارہ ایسا کرے اور شراب پی کر نشے میں آجائے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی عالم میں) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا (اگر پھر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا اور اگر پھر وہ ایسا کرے اور شراب پی کر نشے میں آجائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی عالم میں) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کو قبول کرے گا اور اگر وہ چوتھی مرتبہ ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے قیامت کے دن اسے ”طیۃ الخبال“ پلائے۔ لوگوں نے عرض کی: طیۃ الخبال سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم (کے خون اور پیپ وغیرہ) کا نمجوز۔“

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِي كَانَ النَّاسُ يَشْرَبُونَهَا قَبْلَ
تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَايَاهَا عَلَيْهِمْ

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جسے لوگ اس سے پہلے پیا کرتے تھے

جب اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کے لیے حرام قرار دیا

5358 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبُو جَابِرٍ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: (متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَتْ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَتْ، وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْعَنْبِ وَالْتَمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے منبر پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر یہ بات بیان کی: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو، ویسے خمر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

5358- حدیث صحیح، عیسیٰ بن عبد اللہ العسقلانی، قال الخطیب فی "تاریخہ: 11/165 "نزل بغداد وحدث بها عند أبيه وعن الوليد بن مسلم، وضمرة بن ربيعة، ورواد بن الجراح، وآدم بن أبي إياس، روى عنه محمد بن غالب التميمي، وأبو عمارة محمد بن أحمد بن المهدي، محمد بن منير بن صغير، ومحمد بن مخلد، وقال ابن عدی فی "الكامل: 5/1897 "ضعيف يسرق الحديث، ونقله عن الذهبي فی "الميزان، 3/317" وقال الحافظ فی "اللسان: 4/401" وقال الحاكم عن الدارقطني: ثقة، وذكره ابن حبان فی "الثقات"، وخرج حديثه فی "صحيحه". وقد تقدم عند المؤلف برقم، 5353 وانظر الحديث الآتي، وسياتي برقم

ذَكَرُ الْأَشْيَاءِ الَّتِي كَانُوا يَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْخَمْرَ قَبْلَ نَزْوِلِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ
ان اشیاء کا تذکرہ جن کے ذریعے لوگ شراب کی حرمت کا حکم نازل
ہونے سے پہلے خمر بنایا کرتے تھے

5359 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، وَابْنُ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي غَنْيَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ
عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عُمَرَ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَمَا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ
نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسِيَّةٍ: مِنَ الْعَنْبِ وَالْتَمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ
الْعَقْلَ، ثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ لَنَا فِيهِنَّ عَهْدًا
نَنْتَهِيَ إِلَيْهِ: الْكَلَالَةَ وَالْجَدَّةَ، وَأَبْوَابَ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے

سنا۔

”ابا بعداے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو ویسے
خمر ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم
سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کے بارے میں زیادہ وضاحت سے بتا دیتے کلالہ، (وراثت میں) دادا کا مسئلہ اور سود کی کچھ
صورتیں۔

ذَكَرُوا وَصَفُوا مَا يُعَاقِبُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا مَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ

ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَتُوبَ فِي جَهَنَّمَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا

اس سزا کی صفت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ جہنم میں اس شخص کو دے گا جو نشہ آور

چیز پئے گا اور توبہ کرنے سے پہلے مر جائے گا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5359 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن إدريس: هو عبد الله، ويحيى بن أبي غنية: هو يحيى بن عبد الملك بن

حميد بن أبي غنية. وأخرجه البخاري 4619 في التفسير: باب (أَمَّا الْخَمْرُ وَالْمَيْسُورُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رُخْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)

و 7337 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ..و مسلم 33 3032 في التفسير:

باب نزول تحريم الخمر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم 5353، و 5358 وسياقي برقم 5388.

5360 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْحَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے جو شخص نشہ آور چیز کو پیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ”طینہ الحبال“ پلائے۔“

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّتِي كَانَتْ الْأَنْصَارُ تَشْرِبُهَا،
قَبْلَ تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا أَيَّاهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ
خمر کی اس صفت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اسے مسلمانوں کے لیے حرام
قرار دینے سے پہلے انصار پیا کرتے تھے

5361 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَسُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ وَأَبِيُّ بَنُ كَعْبٍ، عِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ وَأَنَا
أَسْقِيهِمْ مِنْ شَرَابٍ حَتَّى كَادَ يَأْخُذُ فِيهِمْ، فَمَرَّ بِنَا مَارًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَنَادَى آلَ هَلْ شَعَرْتُمْ أَنَّ الْخَمْرَ قَدْ
حُرِّمَتْ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَظِرُوا أَنْ أَمْرُونِي أَنْ أَكْفَأَ مَا فِي أَنْبَتِكَ، فَفَعَلْتُ، فَمَا عَادُوا فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى لَقُوا
اللَّهَ، وَأَنَّهَا الْبُسْرُ وَالْتَّمْرُ، وَأَنَّهَا لَخَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ

5360- یعقوب بن محمد الزہری۔ وان كان كثير الروم _ قد تابعه قتيبة بن سعيد كما يأتي، وباقي رجاله على شرط الصحيح. وأخرجه البزار 2927 عن محمد بن معمر، عن يعقوب بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 3/361 ومسلم 2002 في الأشربة: باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام، النسائي و 8/327 في الأشربة: باب ذكر ما أهد الله عز وجل لشارب المسكر من الذل والهوان وأليم العذاب، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 2/334، "والبيهقي" 292_291/8 والبغوي 3015 عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، به.

5361- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه الطحاوي 4/213 من طريق علي بن معبد، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الأشربة" 136، "والطحاوي 4/213 من طريقين عن حميد، به. وقد تقدم برقم 5352.

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو سعید بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھے۔ میں ان حضرات کو شراب پلا رہا تھا۔ وہ حضرات اسے پی ہی رہے تھے اسی دوران وہاں سے ایک مسلمان گزرا اور اس نے اعلان کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم انہوں نے اس بات کا انتظار نہیں کیا (اور فوراً) مجھے یہ ہدایت کی کہ تم اپنے برتن میں موجود شراب کو اٹھیل دو تو میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک انہوں نے کبھی شراب نہیں پی۔ اس زمانے میں شراب تازہ اور خشک کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ ان دنوں ہماری شراب یہی تھی۔

5362 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعُجَابِ الْجَمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، عَنِ ابْنِ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيحٍ لَهُمْ وَكُنْتُ أَصْفَرُهُمْ سِنًا، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالُوا: يَا أَنَسُ اكْفَأْهَا، قَالَ: فَكَفَّاتَهَا قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقُلْتُ: مَا كَانَتْ؟ قَالَ: بُسْرًا وَرَطْبًا، قَالَ: وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ: كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچاؤں کو فصیح پلا رہا تھا کیونکہ میں عمر میں ان میں سب سے کم سن تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا: اے انس! اسے گرا دو تو میں نے اسے گرا دیا۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا وہ شراب کس چیز کی بنائی جاتی تھی۔ حضرت انس نے جواب دیا: خشک اور تازہ کھجوروں کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابو بکر بن انس نے یہ بات بیان کی ان دنوں شراب اسی چیز سے بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّتِي كَانَتْ الْأَنْصَارُ تَشْرَبُهَا قَبْلَ تَحْرِيمِهَا.

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جسے انصار اس کی حرمت (کا حکم نازل ہونے سے) پہلے پیا کرتے تھے

5363 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ

5362 - إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابن أبي عدي هو

محمد بن إبراهيم. وقد تقدم برقم. 5352.

5363 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه

الطحاوي 214 _ 4/213 من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5580 في الأشرية: باب الخمر

من العنب وغيره، والبخاري في "مسند ابن جعد 3317" من طريقين عن ثابت، به. وأخرجه البخاري: 5584 باب نزل تحريم

الخمر وهي من البسر والتمر، من طريق بكر بن عبد الله، عن أنس، به. مختصرا. وقد تقدم عند المؤلف برقم 5352 و 5362

5363.

بُنْ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا عُبَيْدَةَ وَكَعْبًا وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ نَبِيذَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ حَتَّى أَسْرَعَتْ فِيهِمْ، فَيَاذًا مُنَادٍ ينادي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حَرَمَتْ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَظَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا أَحَقًّا قَالَ أُمَّ بَاطِلًا، فَقَالُوا: اكْفَأْ يَا أَنَسُ، قَالَ: فَكَفَّاتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا رَجَعَتْ إِلَي رُئُوسِهِمْ حَتَّى لَقُوا اللَّهَ وَكَانَ خَمْرُهُمُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ، حضرت کعب رضی اللہ عنہ، حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کو خشک اور تازہ کھجور سے بنی ہوئی نبض پلا رہا تھا۔ اسی دوران ایک منادی نے یہ اعلان کیا خبردار شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم انہوں نے اس بات کا انتظار نہیں کیا کہ وہ پہلے اس بات کی تحقیق کر لیں کہ یہ بات درست ہے یا غلط ہے۔ ان لوگوں نے کہا: اے انس! اسے بہادو تو میں نے اسے بہادیا۔ اللہ کی قسم اس کے بعد یہ حضرات مرتے دم تک دوبارہ کبھی شراب کی طرف نہیں گئے۔ ان دنوں شراب خشک اور تازہ کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْأَنْصَارَ لَمَّا أُخْبِرُوا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ
كَسَرُوا الْجِرَارَ الَّتِي كَانَتْ خَمْرُهُمْ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب انصار کو شراب کی حرمت کے بارے میں بتایا گیا، تو انہوں نے اپنے وہ مٹکے توڑ دیئے جن میں ان کی شراب موجود تھی

5364- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ وَأَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ شَرَابًا مِنْ فُصِيخٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حَرَمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: فَمَنْ يَا أَنَسُ إِلَي هَذِهِ الْجِرَارِ فَكَسَرَهَا، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَي مَهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكْسَرَتْ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو فصیح نامی شراب پلا رہا تھا۔ اس دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے، تو حضرت ابو طلحہ نے فرمایا: اے انس تم اس مٹکے کے پاس جاؤ اور اسے توڑ دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اپنے بیٹے کے پاس آیا میں نے وہ اس مٹکے کے نیچے مارا اور اسے توڑ دیا۔

5364- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. وهو فی "الموطأ" 847 _ 2/846 "فی الأشریة: باب جامع تحريم الخمر. ومن طریق مالك أخرجه البخاری 5582 فی الأشریة: باب نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر، و 7253 فی أول كتاب أخبار الآحاد، ومسلم 9 1980 فی الأشریة: باب تحريم الخمر،، والبيهقي، 2/286، والبغوي، 2043.

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّبِيذَ إِذَا اشْتَدَّ كَانَ حَمْرًا
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب نبیذ میں
شدت آجائے تو وہ خمر بن جاتی ہے

5365 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَوْرِ الْأَخْضَرِ، وَالْجَوْرِ الْأَبْيَضِ، وَالْجَوْرِ الْأَحْمَرِ، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ، فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَابِ وَالْمُرْقَاتِ وَالْحَنْتَمِ، وَلَا
تَشْرَبُوا فِي الْجَوْرِ، وَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا: فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ؟ قَالَ: وَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ فَصَبُّوا
عَلَيْهَا الْمَاءَ قَالُوا: فَإِنِ اشْتَدَّ؟ قَالَ: فَأَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَيَّ، أَوْ حَرَّمَ الْحَمْرَ وَالْمَيْسِرَ
وَالْكُوبَةَ وَكُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ: مَا الْكُوبَةُ؟ قَالَ: الطَّبْلُ

❁❁ قیس بن حبتہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سبز گھڑے سفید گھڑے اور سرخ گھڑے
کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سب سے پہلے عبدالقیس قبیلے کے وفد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا تھا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ دباء، مزفت اور حنتم (نامی برتنوں) میں نہ پیو اور تم منگے میں نہ پیو تم مشکیزوں
میں پی لیا کرو۔ لوگوں نے عرض کی: اگر مشکیزے میں موجود (نبیذ میں) شدت آجائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مشکیزے میں
موجود مشروب میں شدت آجاتی ہے تو تم اس پر پانی ڈال لو۔ انہوں نے عرض کی: اگر پھر بھی شدت رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پھر تم اسے بہا دو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ
تعالیٰ نے شراب جو ہے اور کوبہ کو حرام قرار دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز بھی حرام ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے علی بن بذیمہ سے کہا کوبہ سے مراد کیا ہے انہوں نے کہا: ڈھول۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ نَبِيذَ الزَّبِيبِ، وَإِن كَانَ مَطْبُوحًا، حَمْرٌ لَا يَحِلُّ شُرْبُهُ

5365 - إسناده جيد. محمد بن عبد الأسدی۔ وإن كان كثير الخطأ في حديث سفيان. وقد توبع عليه، وهو في "مسند أبو

يعلى. 2729. "وأخرجه أحمد في "المسند، 1/274. وفي الأشربة 192 و 193، و 194، وأبو داود 3696 في الأشربة: باب في
الأوعية، والطحاوي 4/223، والبيهقي 10/221 من طرق عن محمد بن عبد الله الأسدي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني
12598، و 12599، والبيهقي 8/303 من طريق عثمان بن عمر الضبي، عن عبد الله بن رجاء، عن إسراييل، عن علي بن بديمة،
به. وأخرجه أحمد، 1/289، وفي "الأشربة، 14، "والبيهقي 10/221 من طرق عن عبيد الله بن عمرو، عن عبد الكريم، عن قيس

بن حبتہ، بہ.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، کشمکش کی نبیذ

اگرچہ پکالی گئی ہو پھر بھی وہ حرام ہے جس کو پینا جائز نہیں ہے

5366 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْحَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَمَاتٌ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يُتَبَّ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَفْظُ النَّخْبِ لِأَبِي كَامِلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں خمر پئے گا اور مر جائے گا جبکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہو اور اس نے اس سے توبہ نہ کی ہو تو وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ ابوکامل کے نقل کردہ ہیں۔)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ نَيْذِ الْحِنْطَةِ حَمْرٌ إِذَا اسْكَرَ كَثِيرُهُ شَارِبُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، گندم کی نبیذ خمر شمار ہوگی

جب اس کی زیادہ مقدار پینے والے کو نشہ کر دے

5367 - حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا

السَّمْعِ، حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5366- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، وأبو كامل الجحدري: فضيل بن حسين بن طلحة ثقة احتج به مسلم، وإبراهيم بن الحسن العلاف له ترجمة في "تعمير المنفعة" ص 15، وذكره المؤلف في "الثقات" ووثقه أبو زرععة. وأخرجه مسلم 73/2003 في الأشرية: باب بيان أن كل مسكر حرام وأن كل حرام حرام، عن أبي كامل وأبي الربيع، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الأشرية" 26، وأبو داود 3679 في الأشرية: باب النهي عن المسكر، والطحاوي 4/216، والدارقطني 2/248، والبيهقي 8/288، والبخاري 3013، عن أبي الربيع، عن حماد بن زيد، به. وأخرجه البيهقي 8/293، من طريق أبي كامل الجحدري، عن حماد بن زيد، به. وأخرجه أحمد في "الأشرية" 26، و102، والترمذي 1861 في الأشرية: باب ما جاء في شارب الخمر، والنسائي 8/296، و297 في الأشرية: باب إثبات اسم الخمر لكل مسكر من الأشرية، والطحاوي 4/216، والدارقطني 4/248، من طرق عن حماد بن زيد، به. بعضهم اختصره. وأخرجه ابن أبي شيبة 105_104/8، والنسائي 8/297، والطحاوي 4/216، من طريقين عن أيوب، به مختصراً. وأخرج الشطر الثاني منه: النسائي 8/318 في الأشرية: باب الرواية في المدمنين في الخمر، من طريقين عن حماد بن زيد، به.

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ وَالسُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا شَرَابًا نَصْنَعُهُ مِنَ الْقَمْحِ وَالشَّعِيرِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تَطْعَمُوهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ يَوْمَيْنِ ذَكَرُوا لَهُمَهَا لَهُ أَيضًا، فَقَالَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تَطْعَمُوهُ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْتَلِفُوا سَأَلُوهُ عَنْهُ، فَقَالَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوا: نَعَمْ؟ قَالَ: فَلَا تَطْعَمُوهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَلِيفُ الْأَوْسِ مِنْ جَلِيلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ

❁❁ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز سنتوں اور فرائض کی تعلیم دی۔ ان لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ہمارے ہاں ایک مشروب ہے جسے ہم گندم اور جو سے بناتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا غمیراء (کے بارے میں تم پوچھنا چاہتے ہو) ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ دو دن کے بعد پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غمیراء (کے بارے میں تم دریافت کرنا چاہتے ہو) انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ۔ جب ان لوگوں نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو انہوں نے پھر نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (غمیراء کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو) ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:): عمر بن حکم نامی راوی عمر بن حکم بن ثوبان ہیں جو اوس قبیلے کے حلیف ہیں اور اہل مدینہ کے جلیل القدر افراد میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ كُلِّ شَرَابٍ يُسَكَّرُ إِذَا أَكْثَرَ مِنْهُ فَهُوَ خَمْرٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ مشروب جو زیادہ مقدار میں پینے کی

وجہ سے نشہ کر دے وہ خمر شمار ہوگا

5368 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّلَقَانِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

5367- إسناده حسن، أبو السمح، واسمه دراج بن سمان السهمي مولا من المصري - صلوق، وباقى رجاله ثقات رجال

الصحيح غير يزيد بن موهب: وهو يزيد بن خالد بن موهب، فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه أحمد

6/472، وفى "الأشربة" 29، وأبو يعلى ورقة، 331/2 والطبراني 23/483 و495 من طريق ابن لهيعة، عن أبي السمح، بهذا

الإسناد. زاد فى آخره "قالوا: فإنهم لا يدعونها، قال: من لم يتركها فاضربوا عنقه"، وابن لهيعة سىء الحفظ.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الشَّرَابَ مِنْ آيِ شَيْءٍ اتَّخَذَ كَانَ خَمْرًا إِذَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے شراب جس بھی چیز کے ذریعے

بنائی جائے وہ اس وقت خمر شمار ہوگی جب اس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے

5369 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْأَشْرِيَةَ الَّتِي يُسْكِرُ كَثِيرُهَا حَرَامٌ شَرِبُ الْقَلِيلِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مشروبات جن کی زیادہ مقدار نشہ کر دے

ان کی تھوڑی مقدار کو پینا بھی حرام ہے

5370 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

5368 - إسناده حسن، ابن عجلان صدوق، وباقی رجالہ ثقات. وأخرجه أحمد، 2/137 والنسائي 8/297 في الأشرية:

باب إثبات اسم الخمر لكل مسكر من الأشرية، والدارقطني 4/249 من طرق عن عبد الله المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه

الطحاوي 4/216 من طريقين يحيى بن أيوب، عن ابن عجلان، به. وانظر 5354 و5366 و5369 و5375.

5369 - إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو

صدوق، وباقی رجالہ ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/31 عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/16 و29 و

105، وفي "الأشرية" 7 "و" 103 والنسائي 8/297 في الأشرية: باب تحريم كل شراب أسكر، و: 325 باب الأخبار التي اعتل

بها من أباح شراب المسكر، وابن ماجه 3390 في الأشرية: باب كل مسكر حرام، وابن الجارود، 859 والطحاوي 4/215 و

216 من طرق عن محمد بن عمرو، به.

أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَلِيلٍ مَّا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ

تھوڑے استعمال سے بھی منع کیا ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے۔
 (عمر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کے

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ نَبِيذَ الزَّبِيبِ مِنَ الْمَطْبُوحِ حَرَامٌ شُرْبُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کشمش کی پکی ہوئی نبیذ پینا حرام ہے

5371- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَيُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُولُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے بیع (نامی مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ کر دے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ كُلَّ نَبِيذٍ كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ

إِذَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ شُرْبُ قَلِيلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ نبیذ جو دو مختلف چیزوں سے بنائی گئی ہو یا جو اس کے علاوہ ہو جب

اس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے تو اس کی تھوڑی مقدار پینا بھی حرام ہے

5372- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

5370- حدیث حسن، أحمد بن حنبل ذکرہ المؤلف فی "الفتاویٰ 8/32" فقال: من أهل البصرة، حدثنا عنه ابن قحطبة

وغیره، وقد توبع، ومن فوقه رجال الصحیح. وأخرجه ابن ابی شیبہ 110 _ 8/109 عن زید بن الحباب، عن الضحاک بن عثمان،

بهذا الإسناد. وأخرجه النسائی 8/301 فی الأشربة: باب تحریم کل شراب أسکر کثیرہ، وابن جارود، وابن جریر، وابن عساکر، وابن

الدارقطنی، 4/251، والبیہقی 8/296، من طرق عن الضحاک بن عیاض، به. وفي الباب عن جابر وعائشة، وسیردان عند المصنف

برقم 5382 و 5383.

5371- إسناده صحیح علی شرط الشیخین. وأخرجه الطحاوی 4/216 عن یونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا

الإسناد. وأخرجه مسلم 68/2001 فی الأشربة: باب بیان أن کل مسکر خمر، وأن کل خمر حرام، عن حرملة، عن ابن وهب، عن

یونس، عن ابن شہاب، به. وقد تقدم عند المؤلف برقم 5345.

5372- إسناده صحیح علی شرطهما. وقد تقدم برقم 5345 و 5371.

(متن حدیث): سئل رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ
 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے بیع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا
 گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ السُّكْرِ الَّذِي إِذَا تَوَلَّدَ مِنَ الشَّرَابِ الْكَثِيرِ حَرْمٌ شَرْبٌ قَلِيلِهِ
 اس نشہ کا تذکرہ جو زیادہ شراب کے نتیجے میں ہوتا ہے، تو اسے تھوڑی مقدار

میں پینا بھی حرام قرار دیا گیا ہے

5373 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَكْحِيِّ، قَالَ:
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،
 (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُمَا: بَشِّرَا وَيَسِّرَا،
 وَعَلِمَا وَلَا تُنْقِرَا، وَتَطَاوَعَا فَلَمَّا وَلَّى مُعَاذٌ رَجَعَ أَبُو مُوسَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعِنَبِ
 يُطْبَخُ حَتَّى يَغْفَدَ، وَالْمِزْرُ يُضْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ
 فَهُوَ حَرَامٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: غَرِيبٌ غَرِيبٌ

سعد بن بردہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے انہیں اور حضرت
 معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا۔ آپ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا تم دونوں خوشخبری سناؤ اور آسانی فراہم کرنا تم دونوں تعلیم دینا
 اور تفرقہ کرنے کی کوشش نہ کرنا اور تم ایک دوسرے کے ساتھ رہنا جب حضرت معاذ مڑ کر چلے گئے تو حضرت ابو موسیٰ اشعری واپس
 آئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ وہاں انگور سے ایک شراب بنائی جاتی ہے جسے پکا لیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جاتی ہے

5373 - إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "صحيح مسلم" ص 70 1586 في الأشرية :باب بيان أن كل مسكر خمر
 وأن كل خمر حرام ، عن محمد بن عباد ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ، 4/417 ، البخاري 6124 في الأدب :باب قول النبي صلى
 الله عليه وسلم "يسروا ولا تعسروا" و 7172 في الأحكام :باب أمر الوالي إذا وجه أميرين إلى موضع أن يتطاعوا ولا يتعاصيا ، من
 طرق عن شعبة ، عن سعيد بن أبي بردة . وأخرج القسم الأول منه مسلم 1733 في الجهاد :باب في الأمر بالتيسير وترك التنفير ، عن
 محمد بن عباد ، به . وأخرجه كذلك الطيالسي ، 496 ، البخاري 3038 في الجهاد :باب ما يكره من التنازع والاختلاف في
 الحرب ، . . . ومسلم 1733 في الجهاد ، من طريقين عن سعيد ، به . وأخرج القسم الثاني أحمد ، 4/410 ، وفي "الأشرية" 8 ، و 224 ،
 والطيالسي ، 497 ، ومسلم ص 1586 في الأشرية ، والظحاوي ، 4/217 ، والبيهقي 8/291 من طرق عن شعبة ، عن سعيد ، به .
 وأخرجه أحمد ، 4/407 ، وفي "الأشرية" 238 ، وأبو داود 3684 في الأشرية :باب النهي عن المسكر ، وابن جارود 856 ،
 والبيهقي 8/291 من طريقين عن أبي بردة ، به . وأخرجه أحمد ، 4/402 ، والنسائي 8/299 في الأشرية :باب تفسير البيع والمرز ،
 من طريق أبي بكر بن أبي موسى ، عن أبيه .

اور مزر ہے جسے جو سے بنایا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو نماز سے نشہ کر دے وہ حرام ہے۔
(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب غریب (یعنی انتہائی زیادہ غریب) ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْأَشْرِيَةَ الَّتِي يُسْكِرُ كَثِيرَهَا حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ شُرْبُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ مشروبات جن کی زیادہ مقدار نشہ

کرتی ہے مومن پر اس کو پینا حرام ہے

5374 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَبَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبْرَقَانَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ حَرَامٌ

✽✽ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر حرام ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ كُلَّ شَرَابٍ حُكْمُهُ أَنْ يُسْكِرَ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ شُرْبُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ مشروب جس کا حکم یہ ہو کہ

وہ نشہ کرتا ہے اسے پینا مسلمانوں کے لیے حرام ہے

5375 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ، بِمَرْوٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى السُّلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا كُلَّ شَرَابٍ يُسْكِرُ عَنِ الصَّلَاةِ كَثِيرُهُ

5374 - سندہ حسن، سليمان بن عبد الله الزبرقان ذكره المؤلف في "النفقات، 6/382" وقال: روى عنه أهل الجزيرة خالد

بن حبان وغيره.

5375 - إسناده حسن. وانظر 5354 و 5366 و 5368 و 5369.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے مشروب کو
حرام قرار دیا ہے جس کی زیادہ مقدار نماز کے وقت نشہ کر دے

5376 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْتَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، أَمَرَنَا أَنْ يَنْزَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا قَرِيْبًا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَالَ لَنَا: يَسِّرًا وَلَا تَعْسِرًا، وَبَشِيرًا وَلَا تَنْفِرًا فَلَمَّا قُمْنَا قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ لِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا: الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ يُبْدُ حَتَّى يَشْتَدَ، وَالْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذَّرَّةُ يُبْدُ حَتَّى يَشْتَدَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أوتَى جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كُلُّ مُسْكِرٍ يُسْكِرُ عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ: وَآتَانِي مَعَادُ يَوْمًا وَعِنْدِي رَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، فَسَأَلَنِي مَا سَأَلْتُهُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقُلْتُ لِمَعَادٍ: اجْلِسْ فَقَالَ: مَا أَنَا بِالَّذِي اجْلِسُ حَتَّى أَعْرِضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ، فَإِنْ قَبِلَ وَالْأَضْرَابُ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ فَأَبَى أَنْ يُسَلِمَ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ، فَسَأَلَنِي مَعَادُ يَوْمًا: كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ فَقُلْتُ: أَقْرُؤُهُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى فِرَاشِي اتَّفَقُوهُ تَفَوُّقًا قَالَ: وَسَأَلْتُ مَعَادًا: كَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَقْرَأُ وَأَنَامُ ثُمَّ أَقُومُ فَاتَّقَوِي بِنَوْمِي عَلَى قَوْمِي، ثُمَّ أَحْتَسِبُ نَوْمِي بِمَا أَحْتَسِبُ بِهِ قَوْمِي

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن

5376-إسناده صحيح، محمد بن صباح: هو الجرجاني، صدوق روى له أبو داود وابن ماجه، ومن فوّه ثقات رجال الصحيح، محمد بن سلمة: هو محمد بن سلمة الباهلي مولا هم الحراني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن يزيد، ويقال: ابن يزيد الحراني. وأخرجه بأخصر مما هنا مسلم ص 71 1587 في الأشرية: باب بيان أن كل مسكر خمر حرام، والبيهقي 8/291 من طريق عبيد الله بن عمرو، عن زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً أيضاً البخاري 4344 و4345 في المغازي: باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع، من طريق شعبة، عن سعيد بن أبي بردة، به. وأخرجه البخاري 4341 و4342 من طريق عبد الملك، عن أبي بردة، به. وأخرجه أحمد 4/409 من طريق حميد بن هلال، عن أبي بردة، به. وقد تقدم برقم 5373. إسناده قوي، علي بن المنذر روى له الترمذي والنسائي وابن ماجه وهو ثقة، ومن فوّه من رجال الشيخين، إلا أن ابن فضيل فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه النسائي 8/300 في الأشرية: باب تفسير البتع والمزر، عن محمد بن آدم، عن ابن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة، 8/100 والبخاري 4343 في المغازي: باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع، النسائي 8/298 في الأشرية: باب تحريم كل شراب اسكر، والطحواي 4/220 من طريق عن أبي إسحاق، به. وأخرج قوله "كل مسكر حرام" النسائي، 8/298 وابن ماجه 3391 في الأشرية: باب كل مسكر حرام، من طريق شعبة، عن سعيد بن أبي بردة، عن أبيه، به. وأخرجه أحمد في "الأشرية" 11، والطيالسي، 498 والنسائي 8/298، و299 والطحواي 4/217 من طريق طلحة بن مصرف، عن أبي بردة، به. وانظر 5373 و5376.

بھیجا، تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے قریب رہے۔ آپ نے ہم سے فرمایا تم دونوں آسانی فراہم کرنا تنگی کا شکار نہ کرنا خوشخبری سنانا متفرق نہ کرنا جب ہم اٹھنے لگے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ہمیں دو طرح کے مشروبات کے بارے میں حکم بیان کر دیجئے جو ہم تیار کرتے ہیں۔ ایک بیع ہے جو شہد سے بنایا جاتا ہے۔ اس کی نبیذ تیار کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جاتی ہے اور مزر ہے جسے جو اور مکئی سے بنایا جاتا ہے اس کی نبیذ ہوتی ہے یہاں تک کہ اس میں شدت آجاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ کو کیونکہ جامع اور مانع کلمات عطا کئے گئے تھے اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر وہ چیز حرام ہے جو نشہ آور ہو جو نماز سے روک دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس وقت میرے پاس ایک شخص موجود تھا جو پہلے یہودی تھا، پھر اس نے اسلام قبول کیا پھر یہودی ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے اس معاملے کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک میں اسے اسلام کی پیشکش نہیں کرتا اگر یہ اسے قبول کر لے گا تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے اسلام کی پیشکش کی۔ اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا، تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن اڑا دی ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا تم قرآن کیسے پڑھتے ہو۔ میں نے جواب دیا: میں قیام کی حالت میں بیٹھ کر اور بستر پر لیٹ کر بھی اسے پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ کیسے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں اس کی تلاوت کرتا ہوں پھر سو جاتا ہوں پھر قیام کی حالت میں پڑھتا ہوں، تو میں اپنی نیند کے ذریعے اپنے قیام کے بارے میں قوت حاصل کرتا ہوں اور مجھے اپنی نیند سے بھی اسی ثواب کی امید ہے جو اپنے قیام کرنے کے حوالے سے ثواب کی امید ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمَصْرَحِ بِأَنَّ نَبِيذَ الْعَسَلِ وَالشَّعِيرِ إِذَا أَسْكَرَا كَانَا حَرَامًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

شہد اور جو کی نبیذ جب نشہ کر دے، تو وہ حرام ہوگی

5377 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِيهَا أَشْرَبَةٌ

لَبِيعَ وَالْمِزْرُ، قَالَ: وَمَا الْبَيْعُ؟ فَقُلْتُ: شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الشَّعِيرِ، فَقَالَ صَلَّى

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا، تو میں نے عرض کی: یا رسول

اللہ (ﷺ)! وہاں بیج اور مرنامی شراب استعمال ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: بیج کیا ہے میں نے عرض کی: یہ شراب ہے جو شہد سے بنائی جاتی ہے اور مرنامی شراب ہے جو بھوسے سے بنائی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ نَبِيذِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُنْبَدَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کشمش اور کھجوروں (کولما کر) ان کی نبیذ تیار کی جائے

5378 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ نَبِيذِ الْبُسْرِ وَالرُّطْبِ أَنْ يُنْبَدَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خشک اور تر کھجور (کولما کر) ان کی نبیذ تیار کی جائے

5379 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5378 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی نضرة - واسمہ المنذر بن مالک بن قطعة

العبدی - فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد في "المسند" 3/3، و"9، وفي "الأشربة" 50، و"مسلم" 198720 في الأشربة: باب كراهة

انتباز التمر والزبيب مخلوطین، والترمذی 1877 في الأشربة: باب ما جاء في خليط البسر والتمر، والنسائي في الولىمة كما

في "التحفة" 3/464، "وأبو يعلى 1177 من طرق عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/49 و71 و90،

ومسلم 198721 من طريقين عن أبي نضرة، به. وأخرجه أحمد 3/34 و90، وفي "الأشربة" 80، و"مسلم" 22 1987 و23،

والنسائي 8/289 في الشربة: باب خليط البلح والزهو، و: 290 باب خليط الزهو والبسر، و: 293 باب الترخص في انتباز التمر

وحده، و: 294 باب الرخصة في انتباز البسر وحده، وفي الولىمة كما في "التحفة" 3/430، "وأبو يعلى 1176 من طرق عن أبي

سعيد.

5379 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر محمد بن رمح فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن

ماجة 3395 في الأشربة: باب النهي عن الخليطين، عن محمد بن رمح بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 198617 و19 في الأشربة:

باب كراهة انتباز التمر والزبيب مخلوطین، وأبو داود 3703 في الأشربة: باب في الخليطين، والترمذی 1876 في الأشربة: باب

ما جاء في خليط البسر والتمر، والنسائي 8/290 في الأشربة: باب خليط البسر والرطب، والبيهقي 8/306 من طرق عن الليث

بن سعد، به. وأخرجه أحمد 3/294 و300 و302 و317 و363، و369 عبد الرزاق، و16966 والبخاری 5601 في الأشربة: باب

من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا، ومسلم 198616 و17، والنسائي 8/290، "وأبو يعلى 1768 و1872

و2238، و2325 والبيهقي 8/306 من طرق عن عطاء، به. أخرجه أحمد 3/389، في "الأشربة" 147، "وعبد

الرازق 16967 و16968، و16969 والطيالسي 1705، ومسلم 198619، والنسائي 8/291 في الأشربة: باب خليط التمر

والزبيب، وباب خليط البسر والزبيب، وابن ماجة 3395 من طرق عن جابر.

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَأَنْ يُنْبَذَ البُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے یا تازہ اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5380 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو

بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزُّهُوِّ، ثُمَّ يُشْرَبَ، وَإِنَّ ذَلِكَ

عَامَةٌ حُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرْمَتِ الْخَمْرِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، خشک کھجور کو تازہ کے ساتھ

ملا کر (نبیذ تیار کی جائے) اور پھر اسے پیا جائے کیونکہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو زیادہ تر شراب اسی طرح بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ انْتِبَازِ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ هَذَيْنِ الشَّيْئَيْنِ الْمَنْهِيَّ عَنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ

اس بات کا تذکرہ ان دونوں ممنوعہ چیزوں میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ تیار کرنا مباح ہے

5381 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ،

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَنْبَذُوا التَّمْرَ وَ الزَّبِيبَ جَمِيعًا، وَلَا البُسْرَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا، وَأَنْبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

5380 - إسناده صحيح على شرط مسلم، حرمله من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه

مسلم 1981 في الأشربة: باب تحريم الخمر وبيان أنها تكون من عصير العنب، ر. والبيهقي 8/308 من طريقين عن ابن وهب،

بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/134، و251، وأبو يعلى 2891، و3102، و3103 من طريقين عن قتادة، به. وأخرجه أحمد

3/140، و156-157، والنسائي 8/291-292 في الأشربة: باب ذكر العلة التي من أجلها نهى عن الخليطين وهي ليقوى أحدهما

على صاحبه، والبيهقي 8/307 من طرق عن أنس.

5381 - إسناده حسن على شرط مسلم. أبو كثير السحيمي، قيل: هو يزيد بن عبد الرحمن، وقيل: يزيد بن عبد الله بن

أذينة، أو ابن غفيلة. وأخرجه أحمد 2/526، ومسلم 1989 في الأشربة: باب كراهة انتباز التمر والزبيب مخلوطين، والنسائي

8/293 في الأشربة: باب انتباز الزبيب وحده، وابن ماجه 3396 في الأشربة: باب النهي عن الخليطين، من طرق عن عكرمة

بهذا الإسناد.

علی حدیث

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو تا زہ اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو۔ ان میں سے ہر ایک کی نبیذ علیحدہ تیار کرو۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبَاحَ شَرْبَ الْقَلِيلِ مِنَ الْمُسْكِرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ
 اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے

نشہ آور چیز کی تھوڑی مقدار کے پینے کو مباح قرار دیا ہے، جبکہ وہ نشہ پیدا نہ کرے

5382 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكِينِ الْحَالِظُ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَلِيلٌ مَا أَسْكِرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ

❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُسْكِرَ
 هُوَ الشَّرْبَةُ الْأَخِيرَةُ الَّتِي تُسْكِرُ دُونَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

نشہ آور سے مراد وہ آخری مشروب ہے، جو نشہ کرے اس کا ابتدائی حصہ (نشہ آور شمار نہیں ہوگا، جس کے نتیجے میں نشہ نہیں ہوتا)

5383 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

5382 - إسنادہ قوی، رزق اللہ بن موسیٰ: هو الناجی، ذکرہ المؤلف فی "الفتاویٰ"، ووثقہ ابن شامین والخطیب، و ذکرہ النسائی فی مشیختہ، قال: بصری صالح، ومن لوقہ ثقات، ومن رجال الشیخین. وأخرجه أحمد، 3/343، وفی "الأضریة"، 148، وأبو داود، 3681، وفی الأضریة: باب النهی عن المسکر، والترمذی، 1865، فی الأضریة: باب ما جاء ما أسکر کثیرہ لقلیلہ حرام، وابن ماجہ، 3393، فی الأضریة: باب ما أسکر کثیرہ لقلیلہ حرام، وابن الجارود، 860، والطحاوی، 4/217، والبیہقی، 8/296، من طرق عن داود بن بکر بن أبی الفرات، عن محمد بن المنکدر، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ الْفَرْقَ مِنْهُ، فَمِْلَاءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ
 توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو عُثْمَانَ هَذَا اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْأَنْصَارِيُّ
 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
 ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کا پیالہ نشہ کر دے اس کو مٹھی بھر پینا بھی حرام ہے۔
 (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو عثمان نامی راوی کا نام عمرو بن سالم انصاری ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْأَنْبِذَةِ الَّتِي يَحِلُّ شَرَابُهَا لِمَنْ أَرَادَهَا

نبیذوں کی اس صفت کا تذکرہ جنہیں پینا اس شخص کے لیے حلال ہے جو اس کا ارادہ کرتا ہے

5384 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقِيقَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفِ الرَّقِيقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الرَّقِيقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبِيدِ النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): آتَاهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهِ وَالتَّجَارَةِ فِيهِ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمْسَلِمُونَ أَنْتُمْ؟
 قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَلَا التَّجَارَةُ فِيهِ لِمُسْلِمٍ، وَأَمَّا مَثَلٌ مِنْ فَعَلٍ ذَلِكَ مِنْهُمْ مَثَلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَلَمْ يَأْكُلُوهَا فَبَاغَوْهَا، وَآكَلُوا أَنْمَانَهَا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الطَّلَاءِ، قَالَ ابْنُ

5383- إسنادہ صحیح، ابو عثمان: هو الأنصاری المدنی قاضی مرور، روی عنہ جمع، و ذکرہ المؤلف فی "الثقات"، و وثقہ أبو داود، و اثنی علیہ مہدی بن میمون راوی هذا الحدیث عنہ، و باقی رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر شیخان بن ابی شیبہ فمن رجال مسلم. و أخرجه أحمد 6/72، و 131، و فی الأشربة، 97، و أبو داود 3687 فی الأشربة: باب النهی عن المسکر، و الترمذی 1866 فی الأشربة: باب ما جاء ما أسکر کثیرہ فقلیلہ حرام، و ابن الجارود، و 861، و الطحاوی 4/216، و الدارقطنی 4/255، و البیہقی 8/269، من طرق عن مہدی بن میمون، بهذا الإسناد. و أخرجه أحمد 6/71، و فی الأشربة، 6، "و الدارقطنی 4/254، و 255، و البیہقی 8/296، من طریقین عن عثمان، بہ. و أخرجه الدارقطنی 4/255، من طریق عبید اللہ بن عمر، عن القاسم، بہ. و فیہ "فالأوقیة منه ح. م." و أخرجه الدارقطنی 4/255، و 256، من طرق عن عائشة بلفظ "فالحسوة منه حرام" و "فالجرة".

5384- إس. صحیح، حکیم بن سیف الرقی ذکرہ المؤلف فی "الثقات"، و روی عنہ جماعة، و قال أبو حاتم: شیخ صدوق، لا بأس بہ. یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ. و قد توابع، و من لوقہ ثقات من رجال الشیخین غیر یحیی بن عبید فمن رجال مسلم: و هو یحیی بن عبید أبو عمر البهرانی الکوفی، و البهرانی نسبة إلى بهراء، و هی قبيلة من قضاة. و أخرجه مسلم 200483 فی الأشربة: باب إباحتہ النبذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا، و البیہقی 8/294، و 300، من طریقین عن عبید اللہ، بهذا الإسناد. و أخرجه أحمد 1/224، و 232، و 233، و 240، و الطیالسی 2714، و 2715، و مسلم 200479، و 80، و 81، و 82، و أبو داود 3713 فی الأشربة: باب فی صفة النبذ، النسائی 8/333، فی الأشربة: باب ذکر ما یجوز شربہ من الأنبذة و ما لا یجوز، و فی "الکبری" کما فی "التحفة"، 5/268، "و ابن مساجة 3399 فی الأشربة: باب صفة النبذ و شربہ، و الطبرانی 12623، و 12624، و 12625، و 12626، و 12627، و 12628، و 12629، و 12630، و 12631، و البیہقی 8/294، و 300، من طرق عن یحیی بن عبید، بہ. و أخرجه النسائی 8/333، من طریق ابی عثمان، عن ابن عباس، بہ. و انظر. 5362.

عَبَّاسٍ: وَمَا طَلَاؤُكُمْ هَذَا الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ؟ قَالُوا: هَذَا الْعَبْبُ يُطْبَخُ ثُمَّ يُجْعَلُ فِي الدِّدَانِ، قَالَ: وَمَا الدِّدَانُ؟ قَالُوا: دِنَانٌ مُقْتَبِرَةٌ، قَالَ: أَيْسِكْرُ؟ قَالُوا: إِذَا أَكْثَرَ مِنْهُ اسْكُرَ، قَالَ: فَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيدِ، قَالَ: خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَجَعَ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَدِ انْتَبَذُوا نَبِيدًا فِي نَقِيرٍ وَحَنَاتِمَ وَدُبَّاءَ، فَأَمَرَ بِهَا فَأَهْرَيْقَتْ، وَأَمَرَ بِسِقَاءٍ فُجِعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ، فَكَانَ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَلَيْلَتُهُ الَّتِي يَسْتَقْبِلُ، وَمِنَ الْعَدِ حَتَّى يُمْسِيَ، فَإِذَا أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى، فَإِذَا أَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَأَقَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے شراب کی خرید و فروخت اور اس کی تجارت کرنے کے بارے میں دریافت کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم لوگ مسلمان ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے فروخت کرنا اور اس کی تجارت کرنا کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ مسلمانوں میں سے جو شخص ایسا کرے گا اس کی مثال بنی اسرائیل کی طرح ہوگی جن کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اسے کھایا تو نہیں، لیکن اسے فروخت کرنا شروع کر دیا اور اس کی قیمت کھانے لگے پھر ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے طلاء کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاء کیا چیز ہے؟ جس کے بارے میں تم لوگ دریافت کر رہے ہو؟ انہوں نے بتایا: یہ انگوڑو پکایا جاتا ہے پھر اسے مٹکے میں رکھ دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا دنان سے مراد کیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اس سے مراد مخصوص قسم کا مٹکا ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ مشروب نشہ کر دیتا ہے۔ لوگوں نے بتایا جب اسے زیادہ پی لیا جائے تو نشہ کر دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے پھر ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبید کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر گئے ہوئے تھے جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے نقیر، حنتم دباء (یعنی مخصوص قسم کے برتنوں) میں نبید تیار کی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے بہا دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشکیزے میں کشمش اور پانی ڈال کر (نبید تیار کی گئی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کے وقت نبید تیار کی گئی تو اس سے اگلے دن صبح آپ نے اسے پی لیا۔ اس کے بعد اگلی رات آئی اس کے بعد اگلے دن کی شام آئی جب شام آئی تو آپ نے اسے پی لیا اور پلایا بھی جب اس سے اگلے دن کی صبح آئی تو آپ نے اسے بہا دیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ لِشُرْبِ النَّبِيدِ مَا لَمْ يَمَازِجْهُ حَالَةَ السُّكْرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ نبید کو پی سکتا ہے

جبکہ اس کی حالت نشے کی حالت کی طرح نہ ہو

5385 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَسْطَامٍ، بِالْأَبْلَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): كُنَّا نَبْدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ، نَبْدُهُ غُدْوَةٌ، فَيَشْرَبُهُ عَشِيًّا، وَنَبْدُهُ عَشِيًّا فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے جس کے مزہ کو بند کر دیا جاتا تھا۔ ہم صبح کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ شام کے وقت اسے پی لیتے تھے اور اگر ہم شام کے وقت تیار کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اسے پی لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ النَّبِيذِ الَّذِي وَصَفْنَا كَانَ إِذَا أُتِيَ عَلَيْهِ نِهَآيَةً
مَعْلُومَةً أَهْرِيْقَ وَلَمْ يَشْرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے جب اس کی متعین مدت گزر جاتی تو پھر اس کو بہا دیا جاتا تھا (وہ متعین وقت گزرنے کے بعد) نبی اکرم ﷺ اس کو نہیں پیتے تھے (کیونکہ اس میں جوش آچکا ہوتا تھا)

5386 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفِ الرَّقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

اللَّهُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (متن حدیث): جَاءَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ، قَالَ: خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَدْ انْتَبَذُوا وَابْتَدَأُوا فِي حَنَاتِهِمْ وَدُبَائِهِ، فَأَمَرَ بِهَا فَأَهْرِيْقَتْ، ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ، فَكَانَ يُنْبَدُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَكَلْبَتَهُ الَّتِي تُسْتَقْبَلُ، وَمِنْ الْغَدِ حَتَّى يُمْسِيَ، فَإِذَا أَمْسَى شَرِبَ وَسَقَى، فَإِذَا أَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمَرَهُ فَأَهْرِيْقَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کچھ لوگ ان کے پاس آئے ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم ﷺ سفر پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے حناتم و دُبَاءِ نامی مخصوص قسم کے برتنوں میں نبیذ تیار کی۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے بہا دیا گیا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مشکیزے میں کشمش اور پانی ڈالا گیا اور نبی اکرم ﷺ

5385 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أم الحسن: واسمها خيرة، وهي مولاة أم سلمة، فمن رواة مسلم. وأخرجه مسلم 200585 في الأثرية: باب إباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا، والترمذی 1871 في الأثرية: باب ماجاء في الانتبذ في السقاء، وأبو داود 3711 في الأثرية: باب في صفة النبيذ، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 209، والبيهقي 299/8 البغوي 3021 و3024 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى، 4396 والبيهقي 1/12 من طريقين عن عبد الوهاب، به.

5386 - إسناده صحيح، وقد تقدم برقم. 5384

کے لئے رات کے وقت نبیذ تیار کی گئی اگلے دن کی صبح آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد اگلی رات آئی۔ اس کے بعد اگلے دن آیا یہاں تک کہ جب اس کی شام آئی تو آپ نے اسے پیا اور لوگوں کو بھی پلایا اس کے اگلے دن آپ کے حکم کے تحت صبح کے وقت اس نبیذ کو بہا دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا كَانَ يُنْبَذُ فِيهِ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس (برتن) کی صفت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تھی

5387 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْبَذُ لَهُ فِيهِ نَبَذَ لَهُ فِي تَوْرِ مِنْ

حِجَارَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب نبیذ تیار کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی تھی تو آپ کے لئے پتھر سے بنے ہوئے پیالے میں نبیذ تیار کر لی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذَا النَّبِيذَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْكِرٍ يُسْكِرُهُ كَثِيرُهُ الَّذِي هُوَ خَمْرٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ نبیذ نشہ آور نہیں ہوتی تھی کہ اس کی زیادہ

مقدار نشہ کر دے اور اسے خمر قرار دیا جائے

5388 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ، وَابْنُ أَدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي عَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

5387 - إسنادہ صحیح، یزید بن موهب - وهو یزید بن خالد بن یزید بن موهب - روی له أبو داود والنسائی وابن ماجه، ومن

فوقہ ثقات من رجال الشیخین غیر ابی الزبیر فمن رجال مسلم، وقد صرح ابن جریر وأبو الزبیر بالسماع عند عبد الرزاق وأحمد

والنسائی، فانفتحت شبهة تدلیسهما. وأخرجه النسائی 8/309 فی الأشریة: باب الإذن فی ما كان فی الأسقیة منها، عن سويد، عن

عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. زاد فی أوله "نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الجر والمزفت والدباء والنقیق". وأخرجه

عبد الرزاق 16935 عن ابن جریر، به. وأخرجه أحمد 3/304 و326 و379 و384، وفی "الأشریة" 37، وابن ابی شیبة، 8/140،

والطیالسی، 1751 والدرامی، 2/116 ومسلم 199961 و62 فی الأشریة: باب النهی عن الانتیاب فی المزفت والدباء والحتم

والنقیق، وابن ماجه 3400 فی الأشریة: باب صفة النبید وشربه، وأبو داود 3702 فی الأشریة: باب فی الأوعیة، وأبو یعلی، 1769،

وأبو الشیخ "أخلاق النبی" ص، 210، والبیهقی 8/309 من طرق عن ابی الزبیر، به. ولفظ الطیالسی "كان ینبذ له فی سقاء".

وسیرد الحدیث ایضاً برقم 5396، 5412، و5413.

5388 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وهو مکرر. 5359 وانظر 5353 و5358

(متن حدیث): سَمِعَ عُمَرَ عَلَى الْمُنْبَرِ، مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَمَا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْعَنْبِ وَالْتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا حَامَرَ الْعَقْلَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

”ابا بعد! اے لوگو جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو اور ویسے خمر ہر اس چیز کو کہتے ہیں: جو عقل کو ڈھانپ لے۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ شُرْبَ الشَّرَابِ إِذَا مَزَجَ بَعْضَهُمَا بِبَعْضٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ دو مشروبات پئے

جبکہ انہیں ایک دوسرے میں ملا دیا گیا ہو

5389 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سَلِيمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى جَانِبِهِ مَاءٍ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ:

أَعِنْدَكُمْ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ، وَالْأَكْرَعُ غَنَا فِي هَذَا فَأَتَى بِمَاءٍ وَحَلَبَ لَهُ عَلَيْهِ فَشَرِبَ،

ثُمَّ قَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: هُنَاكَ فُلَيْحٌ أَذْهَبَ فَاسْمَعُهُ مِنْهُ، فَلَقِيتُ فُلَيْحًا، فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ، كَمَا

حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِسْمَاعِيلُ هَذَا هُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، لَمْ نَذْكُرْهُ فِي كِتَابِنَا

هَذَا فِي هَذَا الْمَوْضِعِ اِحْتِجَاجًا مِثْلًا بِهِ، وَاعْتِمَادَنَا فِي هَذَا الْخَبَرِ عَلَى مَنْصُورِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ؛ لِأَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ

فُلَيْحٍ وَإِسْمَاعِيلَ، قَدْ ذَكَرْنَا السَّبَبَ فِي تَرْكِهِ فِي كِتَابِ الْمَجْرُوحِينَ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کو بلایا جس کے پہلو میں پانی کا

مشکیزہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس ایسا پانی ہے جو رات سے مشکیزے میں رہا ہو ورنہ ہم (اس بچے کو) دے

5389- حدیث حسن، رجالہ الصحیح، لکن فی فلیح بن سلیمان کلام ینزلہ عن رتبۃ الصحیح. و آخر جہ احمد

3/328 و 3/344 و 355 و البخاری 5613 فی الأشربة: باب شرب اللبن بالماء، و: 5621 باب الكرع فی الحوض، و أبو

داود 3724 فی الأشربة: باب فی الكرع، والدارمی، و 2/120 زاہو یعلی 2097 من طرق عن فلیح بن سلیمان، بهذا الإسناد. 2-

1/125 و نص کلامہ فیہ: کان إسماعیل بن عیاش من الحفاظ المتقین فی حدائثہ، فلما کبر تغیر حفظہ، فلما حفظ فی صباه

و حدائثہ أتى به علی جہتہ، وما حفظ علی الکبر من حدیث الغرباء خلط فیہ و أدخل الإسناد فی الإسناد، أنزق المتن بالمتن، و هو لا

یعلم، و من کان هذا نعتہ حتی صار الخطأ فی حدیثہ یکنز، و خرج عن الاحتجاج به فیما لم یخلط فیہ.

پانی میں سے) پی لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جس میں دودھ ملایا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔

منصور نامی راوی کہتے ہیں: اس کے بعد اسماعیل نامی راوی نے مجھ سے کہا فتح نامی راوی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تم جا کر ان سے یہ حدیث سن لو منصور کہتے ہیں تو میری ملاقات فتح سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہ حدیث اسی طرح سنائی جس طرح اسماعیل نے سنائی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسماعیل نامی راوی اسماعیل بن عیاش ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب میں صرف اس جگہ ذکر کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے استدلال کیا جائے ورنہ اس روایت میں ہمارا اعتماد منصور بن ابوزرعم نامی راوی پر ہے کیونکہ انہوں نے اس حدیث کو فتح اور اسماعیل دونوں سے سنا ہے اور ہم نے اسماعیل کو متروک قرار دینے کی وجہ کتاب البحر وین میں بیان کر دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ ابَا حَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرْبُ
فِي الظُّرُوفِ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ خَلَا الشَّيْءَ الَّذِي يُسَكِّرُ كَثِيرُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے مختلف طرح کے برتنوں میں پینے کو مباح قرار دیا ہے جبکہ وہ کوئی ایسی چیز نہ ہو جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے

5390 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ، عَنْ زُبَيْدِ الْإِيَامِيِّ، عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِنَارٍ، عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلَ بِنَا وَنَحْنُ قَرِيبٌ مِنَ الْفِ رَاكِبٍ، فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَعَيْنَاهُ تَدْرِفَانِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدَّاهُ بِالْأَبِ وَالْأُمِّ، وَقَالَ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي اسْتَأْذَنْتُ فِي الْإِسْتِغْفَارِ لِأُمَّتِي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي فَدَمَعَتْ عَيْنِي رَحْمَةً لَهَا مِنَ النَّارِ، وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوهَا، وَلِتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا، وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ بَعْدَ ثَلَاثِ فَكُلُوا وَأَمْسِكُوا مَا شِئْتُمْ، وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي آتِي وَعَاءٍ شِئْتُمْ، وَلَا تَشْرَبُوا مُسَكَّرًا

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے ہمارے

5390 - حدیث صحیح، عبد الرحمن بن عمرو البجلی ترجمہ المؤلف فی "ثقافته" 8/380 "فقال: عبد الرحمن بن عمرو بن البجلی من أهل حران، كنيته أبو عثمان، يروى عن زهير بن معاوية وموسى بن أعين، حدثنا عنه أبو عروة، مات بحران سنة ست وثلاثين ومائتين، ومن لوفه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد، 5/355 ومسلم 977 في الجنائز: باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه، والنسائي 8/311 في الأشربة: باب الإذن في شيء منها، والطحاوي 4/228 طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم، 3168 وسياقي برقم 5391 و5400.

ساتھ ایک جگہ پڑاؤ کیا، ہم ایک ہزار کے قریب سوار تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما آپ کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کیا۔ عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت مانگی۔ مجھے اجازت نہیں ملی تو ان کے ساتھ رحمت کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ان کے جہنم میں ہونے کی وجہ سے میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا۔ قبروں کی زیارت کرنے سے اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارت بھلائی میں اضافہ کرے گی۔ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب تم جب تک چاہو اسے روک کے رکھو میں نے تمہیں مخصوص قسم کے برتنوں میں مشروب پینے سے منع کیا تھا اب تم جس طرح کے برتن میں چاہو مشروب پیو۔ البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پینا۔

ذِكْرُ خَيْرِ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5391 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ فَوَقُّ ثَلَاثَ فَاْمِسْكُوا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ الْأَفِيِّ سِقَاءٍ فَاَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کرو اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا اب تمہیں جتنا مناسب لگے اسے اپنے پاس روک کے رکھو اور میں نے تمہیں صرف مشکیزے میں بنیذ پینے کی اجازت دی تھی اب تم ہر طرح کے مشکیزے میں پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز کو نہ پینا۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ نَبِيذِ سِقَايَةِ الْعَبَّاسِ

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُسْكِرًا

5391 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر ضرار بن مرہ، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/350، ومسلم 977 فی الجنائز: باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ عز وجل فی زیارة قبر أمہ، و 3/158463 فی الأضریة: باب النهی عن الانتہاد فی المزفت والدباء والحتم والنقیور، و بیان أنه منسوخ، وأنه الیوم حلال ما لم یصر مسکرا، والنسانی 8/310-311 فی الأضریة: باب الإذن فی شیء منها، من طرق عن محمد بن فضیل، بهذا الإسناد.

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سقایہ کی نبیذ پی سکتا ہے جبکہ وہ نشہ آور نہ ہو

5392 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوِاسِطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ،

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السَّقَايَةِ وَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيَدِيَهُمْ فِيهِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْتَقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا، فَقَالَ: اغْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلِ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنْ تَغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْجَبَلَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پانی پلانے والے کے پاس آئے آپ نے پانی طلب کیا، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحب زادے سے) فرمایا: اے فضل تم اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان کے پاس سے نبی اکرم ﷺ کے لئے کوئی مشروب لے کر آؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کچھ پینے کے لئے دو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں نے اپنے ہاتھ اس میں ڈالے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے کچھ پینے کے لئے دو پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا پھر آپ زم زم کے پاس تشریف لائے لوگ پانی حاصل کر رہے تھے اور وہاں کام کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کام کرتے رہو تم ایک نیک کام کر رہے ہو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ ہجوم زیادہ ہو جائے گا تو میں بھی نیچے اترتا یہاں تک کہ میں (پانی نکالنے والے ڈول کی) رسی کو یہاں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ نَبِيذِ السَّقَايَةِ الَّذِي يَحِلُّ شُرْبُهُ هُوَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ كَثِيرُهُ شَارِبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سقایہ کی وہ نبیذ جسے پینا حلال ہے یہ وہ مشروب ہے

5392 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. خالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: خالد بن مهران الحذاء. وأخرجه الطبراني 11963 عن الحسين بن إسحاق، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1635 في الحج: باب سقاية الحاج، والحاكم 1/475، والبيهقي 5/147 من طريقين عن خالد الواسطي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط البخاري، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/215 من طريق يزيد بن أبي زياد، عن عكرمة، عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت وهو على بعيره، واستلم الحجر بمحجن كان معه، قال: وأتى السقاية، فقال: "اسقوني" فقالوا: "إن هذه يخوضه الناس ولكننا نأتيك به من البيت"، فقال: "لا حاجة لي فيه، اسقوني مما يشرب منه الناس." وأخرجه أحمد 1/248 و372 من طريقين عن ابن عباس، بنحوه. وأخرج أحمد 1/320 و336 من طريق ابن جريج، عن حسين بن عبد الله بن عبيد الله بن عباس، وداود بن علي بن عبد الله بن عباس بمعناه.

جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ طاری نہیں کرتی

5393- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے بیع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا

گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے حرام ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ لَشُرْبِ الْأَشْرِيَةِ وَإِنْ كَانَ فِيهَا نَبِيذٌ

آدمی کے لیے مختلف طرح کے مشروبات پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگرچہ ان میں نبیذ ہو

5394- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ سَقَيْتُ بِقَدْحِي هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبْنَ وَالْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اس پیالے کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو دودھ اور پانی اور شہد اور

نبیذ پلائی ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ النَّبِيذِ الَّذِي كَانَ يُنْبَذُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبیذ کی اس صفت کا تذکرہ جو تیار کی جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اس کو پی لیتے تھے

5395- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرَفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا عَرَسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، ثُمَّ

صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، وَمَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَمْرَاتُهُ أُمَّ أُسَيْدٍ، وَبَلَّتْ تُمَيْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرِ مِنْ حِجَارَةٍ، فَلَمَّا فَرَّغَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ بِهِ، فَسَقَتْهُ تَخْصُصُهُ بِذَلِكَ

5393- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم عند المؤلف برقم 5345 و5371 و5372.

5394- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد، 3/247 ومسلم 2008 في الأشرية: باب إباحة النبيذ الذي لم

يشتمد ولم يصر مسكرا، والترمذي في "الشمائل" 197، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 211، وأبو يعلى 3503 و3513

و3788 و3868، والحاكم 105/1، وهو البيهقي 8/299، والبيهقي 3020، وأبو نعيم في "حلية الأولياء" 6/261 "من طرق عن

حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وقد قرن بعضهم مع ثابت حميدا. وأخرجه

البخاري 5638 في الأشرية: باب الشرب من قدح النبي صلى الله عليه وسلم وآنيته، والبيهقي 1/30

✪✪ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی دعوت کی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کروایا۔ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ ام اسید رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے سامنے کھانا پیش کیا انہوں نے پھر کے برتن میں رات سے ہی کچھ کھجوریں بھگوئی ہوئی تھیں؛ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کھانا کھا کر) فارغ ہوئے تو وہ خاتون اس مشروب کو لے کر آئی اور بطور خاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مشروب پلایا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ النَّبِيذِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ إِنَّمَا كَانَ
ذَلِكَ النَّبِيذِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ كَثِيرُهُ شَارِبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے یہ وہ نبیذ ہے جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ طاری نہیں کرتی

5396- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ التَّاجِرِ، بِمَرْوٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السُّجْعِيُّ سُلَيْمَانَ بْنَ مَعْبُدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَيَشْرَبُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَالثَّانِي وَالثَّلَاثِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

✪✪ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔ آپ پہلے دن دوسرے دن اور تیسرے دن دوپہر تک اسے پیتے تھے (اس کے بعد ضائع کر دیتے تھے کیونکہ اس میں جوش آجاتا تھا)

5395- إسناده صحيح على شرط البخاري، محمد بن يحيى: هو الذهلي من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. ابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم المصري، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج. وأخرجه البخاري 5182 في النكاح: باب قيام المرأة على الرجال في العرس وخدمتهم بالنفس، ومسلم 200687 في الأشرية: باب إباحة النبيذ الذي لم يشند ولم يصير مسكرا، والطبراني، 5794 والبيهقي 8/300 من طريق سعيد بن أبي مريم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 3/498، والبخاري 5176 في النكاح: باب حق إجابة الوليمة والدعوة، و: 5183 باب النقيع والشراب الذي لا يسكر في العرس، و: 5591 في الأشرية: باب الانتباز في الأوعية والتور، و: 5597 باب نقيع التمر ما لم يسكر، و: 6685 في الإيمان والنذور: باب إذا حلف أن لا يشرب نبیذا، وفي "الأدب المفرد" 746، "ومسلم، 200686 وابن ماجه 1912 في النكاح: باب الوليمة، والطبراني 5863 و5925 والبخاري 3019 من طرق عن أبي حازم، به.

5396- حديث صحيح، رجاله ثقات. أبو عمرو بن العلاء: اسمه زبان، أو العريان، أو يحيى، أو جزء، والأول أشهر، والثاني أصح عند الصولي: ثقة من علماء العربية. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 299، والبخاري 3023 من طريق محمد بن مرزوق، عن عبيد بن عقييل، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم، 5387، وانظر 5412 و5413.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ النَّبِيْدَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيْدًا يُسْكِرُ الْكَثِيْرُ مِنْهُ، إِذِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مِنَ الْأَشْرِيَةِ مَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبید جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یہ کوئی ایسی نبید نہیں تھی جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تمام ایسے مشروبات کو حرام قرار دیا ہے جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے

5397 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ
 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
 ”ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے وہ حرام ہے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بَانَ النَّبِيْدَ الَّذِي كَانَ يَشْرَبُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بِالَّذِي يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ شَارِبُهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے وہ نبید جسے نبی اکرم ﷺ پیا کرتے تھے وہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ کر دے

5398 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَجْبَرِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى،

5397 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات، ابو عمرو بن العلاء: اسامہ زبان، ابو العریان، ابو یحییٰ، او جزء، والاول اشهر، والثانی اصح عند الصولی: ثقہ من علماء العربیة. وأخرجه أبو الشیخ فی "أخلاق النبی" ص 209، والبغوی 3023 من طریق محمد بن مرزوق، عن عبید بن عقیل، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم 5387 وانظر 5412 و5413.

5398 - إسناده حسن، وهو حدیث صحیح، الفضیل: هو ابن مسرة، وأبو حریز: هو عبد الله بن حسین الأزدی قاضی سجستان، قال الحافظ فی "التقریب": صدوق یخضع، وعامر: هو الشعبي. وأخرجه أبو داود 3677 فی الأشریة: باب الخمر مما هی؟ والبیہقی 8/289 من طریق مالک بن عبد الواحد، عن معتمر بن سلیمان، بهذا الإسناد. وأخرجه الدر قطنی 4/252 من طریق أصرم بن حوشب، عن فضیل، به. وأخرجه الدر قطنی 4/253 من طریق عثمان بن مطر، عن أبي حریز، به. وأخرجه أحمد 4/267 و4/273 فی "الأشریة" 72، وابن أبي شیبة، 8/113، والترمذی 1872 فی الأشریة: باب ما جاء فی الحبوب التي یتخذ منها الخمر، وأبو داود، 3676 وابن ماجة 3379 فی الأشریة: باب ما یكون منه الخمر، والطحاوی، 4/213، والحاکم، 4/148، والدارقطنی، 4/253، والبیہقی 8/289 من طرق عن عامر الشعبي، به وصححه الحاکم ووافقه الذہبی. ولفظه "إن من العنب خمرا، وإن من التمر خمرا، وإن من العسل خمرا، وإن من البر خمرا، وإن من الشعیر خمرا."

قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَرِيْرٍ، أَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ
(متن حدیث): أَنَّ السُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ خَطَبَ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْخُمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالرَّيْبِ وَالْتَمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذَّرَّةِ، وَإِنِّي أَنهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات
ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک خمر، گور، کشمش، کھجور، گندم اور جو اور مکئی سے بنائی جاتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ شُرْبِ الْبَانَ الْجَلَالَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جلالہ (گندگی کھانے والے) جانوروں کا دودھ پیا جائے
5399 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَبَنِ الْجَلَالَةِ، وَعَنِ الْمُحْتَمَةِ، وَعَنِ الشُّرْبِ

مِنْ فِي السَّقَاءِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْجَلَالَةُ مَا كَانَ الْعَالِبُ عَلَى عَافِيهَا الْقَدَارَةَ، فَإِذَا كَانَ الْعَالِبُ عَلَى عَافِيهَا
الْأَشْيَاءِ الطَّاهِرَةِ الطَّيِّبَةِ لَمْ تَكُنْ بِجَلَالَةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جلالہ (گندگی کھانے والے) جانوروں کا دودھ
پینے اور بجمہ اور مشکیزے سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جس کی زیادہ تر خوراک گندگی ہو لیکن اگر اس کے چارے
میں زیادہ تر چیزیں پاک ہوں پھر وہ جلالہ شمار نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حنم (نامی برتن) میں پینے سے منع کیا گیا ہے

5399 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح. وأخرجه أحمد 1/241 و 339 والترمذی 1825 فی الأطعمة: باب
ما جاء فی أكل لحوم الجلالة والبانها، والحاكم، 2/34 والبيهقي 9/334 من طرق عن سعيد، بهذا الإسناد. وقال الترمذی:
حدیث حسن صحیح، وصححه الحاكم علی شرط البخاری ووافقه الذہبی. وأخرجه أحمد 1/226 و 293 و 321 و 339 وأبو
داود 3719 فی الأشریة: باب الشرب من فی السقاء، والترمذی، 1825 والنسائی 7/240 فی الضحایا: باب النهی عن لبن
الجلالة، وابن الجارود، 887 والطبرانی 11819 و 11820 و 1821 والبيهقي 5/254 و 9/333 من طرق عن قتادة، به. وعند
بعضهم "ركوب الجلالة" بدل "لبن الجلالة".

5400 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ أَبُو يَعْلَى، بِالْبَلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مَرَّةَ، عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِنَارٍ، عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِي أَنْ تُمَسَّكُوها فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَسَّكُوها مَا بَدَأَ لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا

✽✽ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کرو۔ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا اب جتنا تمہیں مناسب لگے تم اسے اپنے پاس رکھو اور میں نے تمہیں صرف مشکیزے میں نبید پینے کی اجازت دی تھی اب تم (جس برتن میں چاہو) پیو البتہ نشہ آور چیز نہ پینا۔“

5401 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَنِ النَّبِيدِ فِي الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُرْقَاتِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَزَادَةَ الْمَجْبُوبَةَ، وَقَالَ: أُنْبِذْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ وَأَشْرَبْهُ حُلُومًا طَيِّبًا فَقَالَ: رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْذَن لِي فِي مِثْلِ هَذِهِ، وَأَشَارَ النَّضْرُ بِكَفِّهِ، فَقَالَ: إِذَا تَجَعَلَهَا مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ النَّضْرُ بِبَاعِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُ السَّائِلِ: أُنْذَن لِي فِي مِثْلِ هَذَا أَرَادَ بِهِ إِبَاحَةَ الْيَسِيرِ فِي الْإِنْتِبَازِ فِي الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَمَا أَشْبَهَهَا، فَلَمْ يَأْذَن لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يَتَعَدَّى ذَلِكَ بَاعًا، فَيَرْتَفِي إِلَى الْمُسْكِرِ فَيَشْرَبَهُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عبد قیس قبیلے کے وفد کو دباء، حنتم، مزفت، نقیر اور مشکیزے میں نبید پینے سے منع کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اپنے مشکیزے میں نبید تیار کرو اور ان کا منہ بند کر دو اور اس وقت پیو

5400- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. ابن فضیل: هو محمد, وابن بریدة: هو عبد الله. وأخرجه مسلم 977 في الجنائز: باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه, و 3/158463 في الأثرية: باب النهي عن الانتباز في المزفت, . . . والبيهقي 8/298 عن محمد بن المثنى, بهذا الإسناد, وانظر 5390 و 5391.

5401- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین: هشام: هو ابن حسان الأزدي القردوسي. وأخرجه النسائي 8/309 في الأثرية: باب الإذن في الانتباز التي خصها بعض الروايات, والطحاوي 4/226 من طريقين عن هشام, بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/843-844 "في الأثرية: باب ما ينهى ابن بريد فيه, ومسلم 199332 في الأثرية: باب النهي عن الانتباز في المزفت, . . . والنسائي 8/305 في الشربة: باب النهي عن نبيد الدباء والمزفت, و 8/306-307 باب النهي عن نبيد الدباء والحنتم, والطحاوي 4/227 من طرق عن أبي هريرة. وسيأتي عند المؤلف برقم 5404 و 5405 و 5408 والمزادة المعجوبة: القرية التي قطع رأسها, وليس لها عزلاء في أسفلها يتنفس منها الشراب, فيصير شرابها مسكرا ولا يدرى به. وقوله "وأوكه": أي: شد فم السقاء بالوكاء وهو الخيط.

جب وہ بیٹھی اور پاکیزہ ہو۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اتنی سی کی اجازت دیں گے۔ یہاں نظر نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسے اتنا کر لو گے۔ یہاں نظر نامی راوی نے اپنی باشت کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)سائل کا یہ کہنا آپ مجھے اتنی کی اجازت دیجئے۔ اس کے ذریعے اس کی مراد یہ تھی کہ دباء اور حتم اور اس جیسے دیگر برتنوں میں تھوڑی سی نبیذ تیار کرنے کی اجازت دیجئے، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت نہیں دی کیونکہ یہ اندیشہ تھا کہ وہ اس میں اضافہ کر کے اسے ایک باشت جتنا اختیار کر لے گا اور پھر وہ نشہ آور چیز تک چلا جائے گا اور اسے پی لے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِنْتِبَاذِ فِي الْجِرَارِ الْخَضِرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جائے

5402 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، وَعَبْدُ

الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْخَضِرِ

✽✽ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هَذَا الزَّجْرَ زَجْرٌ تَحْرِيمٌ لَا زَجْرٌ تَأْدِيبٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ ممانعت حرام قرار دینے کے حوالے سے ہے

آداب سکھانے کے حوالے سے نہیں ہے

5403 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَمْرٍو إِذْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ، فَقَالَ: ذَلِكَ مِمَّا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو سَأَلَ عَنِ نَبِيذِ الْجَرِّ، فَقَالَ: ذَلِكَ مِمَّا

حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَقَ، فَقُلْتُ: وَمَا الْجَرُّ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَدْرٍ

5402 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. شيبان بن فروخ من رجال مسلم، وعبد الأعلى متابعه من رجالهما. أبو عوانة

هو الوضاح بن عبد الله البشكري، وسليمان الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان أبو إسحاق الشيباني. وأخرجه أحمد

353/4، و380، والشافعي 2/94، والطحاوي 4/226، وعبد الرزاق 814، وعبد الرزاق 16928، وابن أبي شيبة 8/124، والبخاري 5596 في الأشرطة:

باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الأوعية والظروف بعد النهي، والنسائي 8/304 في الشربة: باب الجر الأخضر،

والطحاوي 4/226، والبيهقي 8/309 من طرق عن سليمان الشيباني، بهذا الإسناد. زاد بعضهم "قلت: والأبيض؟ قال: لا أدري،"

وزاد آخرون "الجر الأخضر والأبيض والأحمر."

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ ایک شخص نے ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔
 راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے انہیں بتایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کہا ہے میں نے دریافت کیا گھڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر وہ چیز جو مٹی سے بنائی گئی ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِنْتِبَازِ فِي الْأَوَانِي الْمُرْفَتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مزفت (تارکول سے رنگے ہوئے مخصوص قسم کے)

برتنوں میں نبیذ تیار کی جائے

5404 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالذَّبَابِ وَالظَّرُوفِ الْمُرْفَتِ

5403 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وشيخان من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجالهما. وأخرجه النسائي 8/303 الأشرية: باب النهي عن نبیذ الدباء، والطحاوی 4/223 من طریق هشام الدستوائي، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/304: باب النهي عن نبیذ الجر، من طریق إسماعيل ابن علية، والطحاوی 4/223 من طریق وهيب، كلاهما عن أيوب، عن رجل، عن سعید بن جبیر، به. وأخرجه مسلم 199747 في الأشرية: باب النهي عن الانتباز في المزفت، وأبو داود 3691 في الأشرية: باب الأوعية، والطحاوی 4/223 والبيهقي 8/308 من طریق يعلى بن حكيم، عن سعید، به. وأخرجه مسلم 199746، وأبو داود 3690 والنسائي 8/308 في الأشرية: باب ذكر الدلالة على النهي للموصوف من الأوعية، وابن أبي شيبة 8/115 والبيهقي 8/308 من طریق منصور بن حبان، عن سعید بن جبیر قال: أشهد على ابن عمر وابن عباس أنهما شهدا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والحتم والمزفت والنقير. وأخرجه أحمد 2/35 وابن أبي شيبة 8/126، و141، ومسلم 199750 و54 و55 و56 و57 و58، و199860 ومالك في "الموطأ" 2/843 "في الأشرية: باب ما ينهى أن ينبذ فيه، والترمذي 1868 في الأشرية: باب ما جاء في كراهية أن ينبذ في الدباء والحتم والنقير، والنسائي 8/303 و305 في الأشرية: باب النهي عن نبیذ الدباء، و306: باب ذكر النهي عن نبیذ الدباء، . . . و308: باب تفسير الأوعية، وابن ماجه 3402 في الأشرية: باب النهي عن نبیذ الأوعية، من طرق عن ابن عمر.

5404 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري. وأخرجه الطحاوی 4/227 من طریق محمد بن عبد الله بن ميمون، عن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/120 والنسائي 8/306 في الأشرية: باب النهي عن نبیذ الدباء والحتم والمزفت، والطحاوی 4/226 من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه عبد الرزاق 16926، وأحمد 2/241، و279، ومسلم 1993 في الأشرية: باب النهي عن الانتباز في المزفت، . . . والطحاوی 4/226 والبيهقي 8/309 من طریق الزهري، عن أبي سلمة، به. وانظر. 5401.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھرے، دباہ اور مزفت والے برتنوں (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِنْتِزَادِ فِي النَّقِيرِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، نقیر اور مخصوص قسم کے مشکیزوں میں نبیذ تیار کی جائے

5405 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدِ الْعَابِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ لَوْ فِدَ عَبْدُ الْقَيْسِ: أَنَّهُ كُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالذَّبَائِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ، وَأَشْرَبَ فِي سِقَانِكَ وَأَوْكِهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس قبیلے کے وفد سے ارشاد فرمایا میں تمہیں نقیر، مقیر، حنم، دباہ اور مخصوص قسم کے مشکیزے سے منع کرتا ہوں تم اپنے مشکیزوں میں پیا کرو اور اس کا منہ بند کر دیا کرو۔

5406 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ اللَّيْثِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): أَشْهَدُ عَلَى عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ، وَعَنِ التَّخْتَمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ *

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الشُّرْبُ فِي الْبَحَائِمِ أَرَادَ بِهِ الْإِنْتِزَادَ فِيهَا

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے، سونے کی انگوٹھی اور حنم میں پینے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حنم میں پینے سے مراد اس میں نبیذ تیار کرنا ہے۔)

5405 - إسناده صحيح على شرط مسلم ، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن قيس فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم 199333 في الأشربة : باب النهي عن الانتزاد في المزفت والبيهقي 8/309 عن نصر بن علي ، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود 3693 في الأشربة : باب في الأوعية ، والدارقطني 4/258 من طريقين عن نوح بن قيس ، به .

5406 - حفص الليثي : هو حفص بن عبد الله الليثي ، ذكره المؤلف في "الثقات" 4/151 ، "ولم يرو عنه غير أبي التياح يزيد بن حميد ، وحسن الترمذي حديثه هذا ، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه الترمذي 1738 في اللباس : باب ما جاء في كراهية ستم الذهب ، والنسائي 8/170 في الزينة : باب حديث أبي هريرة والاختلاف على قتادة ، عن يوسف بن حماد المعنى ، عن عبد الوارث ، بهذا الإسناد . واقتصر الترمذي في روايته على التختم بالذهب فقط ، وقال : حديث عمران حديث حسن . وأخرجه الطيالسي 843 ، وأحمد 428 - 427/4 ، 443 ، وابن أبي شيبة 8/123 ، والطحاوي 4/226 من طريقين عن أبي التياح ، به .

ذَكَرُ وَصِفِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَتِ الَّذِي نَهَى عَنِ الْإِنْتِبَازِ فِيهَا

دباء، حنتم، نقیر، مرقف کی صفت کا تذکرہ جن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے

5407 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَتِ، فَأَمَّا الدُّبَاءُ، فَكَانَتْ تُخْرَطُ عُنَاقِيذُ الْعَنْبِ، فَتَجْعَلُهُ فِي الدُّبَاءِ، ثُمَّ نَدْفُهَا حَتَّى تَمُوتَ، وَأَمَّا الْحَنْتَمُ فَجِرَارٌ كُنَّا نُوْتِي فِيهَا بِالْخَمْرِ مِنَ الشَّامِ، وَأَمَّا النَّقِيرُ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ كَانُوا يَعْمِدُونَ إِلَى أُصُولِ النَّخْلَةِ فَيَنْقِرُونَهَا وَيَجْعَلُونَ فِيهَا الرُّطْبَ وَالْبَسْرَ فَيَذْفُونَهَا فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَمُوتَ، وَأَمَّا الْمُرْقَتُ فَهَذِهِ الرِّقَاقُ الَّتِي فِيهَا الرِّفْتُ

✽✽ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں دباء، حنتم، نقیر اور مرقف سے منع کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) جہاں تک دباء کا تعلق ہے تو انگریزی بیلوں کو توڑ کر ہم اسے دباء (نامی برتن میں) رکھ دیتے پھر اسے دفن کر دیتے یہاں تک کہ وہ مر جاتی ہے۔

جہاں تک حنتم کا تعلق ہے تو یہ ایک گھڑا ہے جس میں ہم شام سے شراب لاتے تھے۔ جہاں تک نقیر کا تعلق ہے تو اہل مدینہ یہ کرتے تھے کھجور کی جڑ لے کر اسے کھوکھلا کرتے تھے اس میں تازہ اور خشک کھجوریں ڈالتے تھے اسے زمین میں دفن کر دیتے تھے یہاں تک کہ وہ مر جاتی تھی۔

جہاں تک مرقف کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ برتن ہے جس میں زفت ہوتا ہے۔

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ الْإِنْتِبَازِ الَّذِي رُجِرَ عَنْهُ فِي هَذِهِ الْأَوَانِي لَيْسَ بِدَالٍ

عَلَى إِبَاحَةِ شُرْبِ مَا انْتَبَذَ فِي غَيْرِهَا إِذَا كَانَ مُسْكِرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جسے ان برتنوں میں تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے یہ اس بات پر

دلالت کرتی ہے جب وہ نشہ آور ہو تو ان کے علاوہ دیگر برتنوں میں تیار کی گئی نبیذ پینا مباح ہوگا

5408 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُرْقَتِ وَالْمَقْقِيرِ وَالْحَنْتَمَةِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ،

5407 - إسنادہ صحیح، وأخرجه الطبرانی، 882 ومن طريقه البيهقي 310-309/8 عن عيينة بن عبد الرحمن بن جوشن،

بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد 5/62" وقال: رواه الطبراني من طريقين رجال أحدهما ثقات.

وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزفت، مقیر، حنتم، دباء اور تقیر سے منع کیا ہے۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لَهُمُ الْإِنْتِبَازَ
فِي هَذِهِ الْأَوَانِي الَّتِي نَهَى عَنْهَا بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونُ مُسْكِرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے ان برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کو لوگوں کے لیے مباح قرار دیا تھا حالانکہ پہلے آپ ﷺ نے اس سے منع کیا تھا جبکہ وہ چیز نشہ آور نہ ہو

5409 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَمْسَنِ بْنِ قَتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْأَوْعِيَةِ، إِلَّا وَإِنْ وَعَاءٌ لَا يُعْرَمُ شَيْئًا، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں نے تمہیں مخصوص برتنوں کی نبیذ سے منع کیا تھا خبردار برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

5410 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5408 - إسناده حسن، محمد بن عمرو صدوق حسن الحديث، روى له البخارى مقرونا ومسلم متابعة، وباقى السند على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد فى "الأشربة" 197 عن يزيد، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة، 8/115 والنسائى 8/297 فى الأشربة: باب تحريم كل شراب أسكر، وابن ماجه 3401 فى الأشربة: باب النهى عن نبذ الأوعية، وابن الجارود، 858 والطحاوى 216 - 4/215 من طرق عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه أحمد فى "الأشربة" 116، و 196 وابن أبى شيبة 8/103 من طريقين عن محمد بن عمرو، به مختصرا بلفظ "كل مسكر حرام".

5409 - أيوب بن هانئ الكوفى مختلف فيه، ذكره المؤلف فى "النفقات" 6/55-56 "وقال أبو حاتم: شيخ صالح، وقال الدارقطنى: يعتبر به، وقال ابن معين: ضعيف، وقال ابن عدى: لا أعرفه، وباقى السند رجاله ثقات. وأخرجه ابن ماجه 3388 فى الأشربة: باب كل مسكر حرام، والطبرانى، 10304 والبيهقى 8/311 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وحسن إسناده البوصيرى فى "مصباح الزجاجه" ورقة، 210 وذكر له شاهد من حديث ابن عمر عند النسائى والترمذى. وأخرجه أحمد، 1/452 وفى "الأشربة" 12، وابن أبى شيبة، 7/161 وأبو يعلى ورقة، 2/249 والدارقطنى 4/259 من طريق حماد بن زيد.

5410 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح بالتحديث هو وابن جريج عند النسائى وغيره. وأخرجه عبد الرزاق، 16935 ومسلم، 199860 فى الأشربة: باب النهى عن الانتباز فى المزفت، . والنسائى، 8/309 فى الأشربة: باب الإذن فى الانتباز التى خصها بعض الروايات، والطحاوى 4/225 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فى "الأشربة" 36، وابن أبى شيبة، 8/116، ومسلم، 199859 والنسائى، 8/310،

أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:
(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَائِ وَالنَّقِيرِ
✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذب اور نقیر سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِنْتِبَازِ فِي الْجِرَارِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ گھڑوں میں نبیذ تیار کی جائے

5411- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
سَلِيمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِنْتِبَازِ، قَالَ:
(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ نَبِيذِ الْجَرِّ
✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَّبِعَ لَهُ فِي أَوَانِي الْحِجَارَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ اس کے لیے پتھر کے برتنوں میں نبیذ تیار کی جائے

5412- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو
بِئِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُبَدُّ لَهُ فِي تَوْرِ مِنْ حِجَارَةٍ
✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لئے نبیذ تیار کرنے کے لئے جب کوئی چیز نہیں ملتی
تھی تو آپ کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کر لی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْإِنْتِبَازَ فِي التَّوْرِ الَّذِي

وَصَفْنَاهُ إِنَّمَا كَانَ يُبَدُّ فِيهِ عِنْدَ عَدَمِ الْأَسْقِيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پیالہ جس میں نبیذ تیار کی گئی جس کی ہم نے صفت

5411- إسنادہ صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هشام بن عبد الملك، وسليمان التيمي: هو سليمان بن طرخان.
وأخرجه النسائي 8/303 في الأشرية: باب النهي عن نبذ الحجر مفردا، عن هارون بن يزيد بن أبي الزرقاء، قال: حدثني أبي، عن
شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 2/29 وابن شيبه 8/127 ومسلم، 199750 والترمذي 1867 في الأشرية: باب ما جاء في
نبذ الحجر، والنسائي 8/302 من طرق عن سليمان التيمي، به. وأخرجه أحمد، 2/35 ومسلم، 199751 و52، و53 والنسائي
305- 8/304 في الأشرية: باب النهي عن نبذ الدهاء، من طريقين عن طاووس، به. وانظر، 5403.
5412- إسنادہ صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 5387 و5396.

بیان کی ہے اس میں نبیؐ اس وقت تیار کی جاتی تھی جب مشکیزہ دستیاب نہیں ہوتا تھا
5413 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْأَصَمِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ،
 قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ
 (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَدُّ لَهُ فِي سِقَاءٍ، فَإِذَا لَمْ يُوَجِّدْ لَهُ سِقَاءً فَيَمِي تَوْرٍ مِنْ
 حِجَارَةٍ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لئے مشکیزے میں نبی تیار کی جاتی تھی جب مشکیزہ نہیں ملتا تھا،
 تو پتھر کے پیالے میں تیار کی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَّبِعَ لَهُ فِي السِّقَاءِ الْمَدْبُوعِ
 وَإِنْ كَانَتِ الشَّاةُ مَيْتَةً قَبْلَ ذَلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ اس کے لیے دباغت شدہ (کھال والے)
 مشکیزے میں نبی تیار کی جائے اگرچہ اس سے پہلے وہ کھال کسی مردار بکری کی ہو

5414 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
 هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 (متن حدیث): أَنَّ شَاةً لِسَوْدَةَ مَاتَتْ فَدَبَغْنَا جِلْدَهَا، فَكُنَّا نَتَّبِعُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَاةً بَالِيًا
 ✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی ہم نے اس کی جلد کی دباغت کی ہم
 اس میں نبی تیار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مشکیزہ پرانا ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لَهُمْ ذَلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے لیے یہ چیز مباح قرار دی ہے
5415 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو
 عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَتْ فَلَانَةٌ، تَعْنِي الشَّاةَ، قَالَ: فَهَلَّا

5413 - مؤمل بن اسماعیل سے الحفظ، لکنہ متابع کما تقدم، وبقافی رجالہ لغات. واخرجه احمد، 3/307 والشافعی

2/95 والبیہقی 3029 عن سفیان، بهذا الإسناد. وانظر 5387 و5396 و5412.

5414 - إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله لغات الشیخین غیر عکرمة، لإبانه من رجال البخاری. وقد تقدم

برقم 1281 و1282 و1283.

أَخَذْتُمْ مَسْكَهَا فَقَالَتْ: نَأْخُذُ مَسْكَ حَاةٍ قَدْ مَاتَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا قَالَ: (قُلْ لَا أَجْنُدُ فِيهِ مَا أَوْجَى إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا) (الأنعام: 145)، لَا بَأْسَ أَنْ تَذْبُقُوهُ تَنْتَفِعُونَ بِهِ قَالَتْ: فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ قَرْبَةً حَتَّى تَخْرُقَتْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں مر گئی ہے۔ ان کی مراد بکری تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کو حاصل کیوں نہیں کیا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا ہم ایسی بکری کی کھال حاصل کریں جو مر چکی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم یہ فرما دو جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے کے لئے حرام قرار دی گئی ہو، ماسوائے اس کے جو مردار ہو یا بہا ہوا خون ہو۔“

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم اس کی دباغت کر کے اس سے فائدہ حاصل کرو۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو ہم نے اس کو بھجوا دیا اور اس کی کھال کی دباغت کر لی گئی پھر ہم نے اس کے ذریعے مشکیزہ بنا لیا یہاں تک کہ اس میں سوراخ ہو گیا۔



کِتَابُ اللَّبَاسِ وَآدَابِهِ

کتاب لباس اور اس کے آداب کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ إِذَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ يُرَى آثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے نعمت عطا کی ہو

تو اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر نظر آنا چاہئے

5416 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَشِيفُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟

فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ أَبِي مَالٍ؟ قُلْتُ: مِنْ كُلِّ قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالرَّقِيقِ وَالنَّعَمِ، قَالَ: إِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا

فَلْيَسِّرْ عَلَيْكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا نَزَلَتْ بِهِ فَلَمْ يُكْرِمْنِي، وَلَمْ يَقْرِنِي، فَنَزَلَ بِي أَجْزِيهِ بِمَا

صَنَعَ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَقْرَبِهِ أَبُو الْأَخْوَصِ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، أَبُوهُ مِنَ الصَّحَابَةِ

❁❁ ابواحوص عوف بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری

حالت بکھری ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، نبی اکرم ﷺ نے

دریافت کیا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر طرح کا مال عطا کیا ہے۔ اونٹ بھی غلام بھی اور بکریاں بھی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کیا ہو تو اس کا نشان تم پر نظر آنا چاہئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں

نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس کے ہاں میں مہمان بننا ہوں۔ وہ میری

عزت افزائی نہیں کرتا۔ میری مہمان نوازی نہیں کرتا، پھر ایک مرتبہ وہ میرے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرتا ہے تو کیا میں اس کے

5416 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص فمن رجال مسلم، وأخرجه

الطيالسي 1303، و1304، ومن طريقه الطبراني 19/608 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، 3/473، وابن سعد، 6/28،

والحاكم 4/181 من طرق عن شعبة، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/473، و4/137، وأبو داود 4063

في اللباس: باب في غسل الثوب، والنسائي 8/180 و181 في الزينة: باب الجلاجل، و: 196 باب ذكر ما يستحب من لبس

الثياب وما يكره منها، والطبراني 19/607 و609 و610، و. و621، والبيهقي 10/10، والفوي 3118 من طرق عن أبي إسحاق،

به. وأخرجه أحمد، 137-136/4 والحميدي، 883، والطبراني 19/622 من طريق أبي الزعراء عمرو بن عمرو، عن عمه أبي

الأحوص، به. وقد تقدم برقم 3410 من غير هذا الطريق، وانظر ما بعده.

طرز عمل کا بدلہ دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو۔
ابو احوص عوف بن مالک بن نھلہ کے والد صحابی تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ إِظْهَارِ نِعْمَةِ اللَّهِ
جَلَّ وَعَلَا، وَانْتِفَاعِهِ بِهَا فِي دَارِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار کرے
اور دونوں جہانوں میں اس کے ذریعے نفع حاصل کرے (یعنی صرف آخرت میں ہی نہ کرے بلکہ دنیا میں بھی اس سے
نفع حاصل کرے)

5417 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدِ الْقَيْسِيِّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ،
(متن حدیث): أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَاهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ
فِي هَيْئَةِ أَغْرَابِيٍّ، فَقَالَ: مَا لَكَ مِنَ الْمَالِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِي اللَّهُ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَنْعَمَ عَلَى الْعَبْدِ
نِعْمَةً أَحَبَّ أَنْ تُرَى بِهِ

✪✪ ابو احوص اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں
بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والے دیہاتی کی شکل میں ملاحظہ کیا تو دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے۔ انہوں نے عرض کی:
ہر طرح کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا کرے تو وہ اس بات کو
پسند کرتا ہے وہ نعمت اس بندے پر نظر آئے۔

ذِكْرُ الْإِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ أَنْ تُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ
تِلْكَ النِّعْمَةُ فِي رَأْيِ الْعَيْنِ قَلِيلَةً؛ إِذِ الْقَلِيلُ مِنْ نِعْمِ اللَّهِ كَثِيرٌ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر اس پر دکھائی دینا چاہئے اگرچہ وہ
نعمت آنکھ کے دیکھنے کے اعتبار سے تھوڑی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تھوڑی نعمت بھی زیادہ ہوتی ہے

5418 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكِ،

5417 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطبراني 19/623 عن سليمان ابن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه
أحمد 3/473 عن بهز بن أسد، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الطبراني 19/624 من طريق يحيى بن سلمة بن كهيل، عن أبيه،
وعبد الملك بن عمير، به. وقد تقدم برقم 3410 و 5416.

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ، قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا نَازِلٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلُمَّ إِلَى الظِّلِّ، قَالَ: فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَابِرُ: فَقُمْتُ إِلَى غِرَارَةٍ لَنَا فَالْتَمَسْتُ فِيهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا جِرْوًا قَتَاءً فَكَسَرْتُهُ، ثُمَّ قَرَّبْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: خَرَجْنَا بِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: جَابِرُ: وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَنَا نُجَهِّزُهُ لِيَذْهَبَ يَرْعَى ظَهْرَنَا، قَالَ: فَجَهَّزْتُهُ ثُمَّ أَذْبَرَ يَذْهَبُ فِي الظَّهْرِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانٌ لَهُ قَدْ خَلَقَا، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَمَا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْرُ هَذَيْنِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُ ثَوْبَانِ فِي الْعِيَةِ كَسَوْتُهُمَا أَيَاهُمَا، قَالَ: فَادْعُهُ فَمُرَهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا قَالَ: فَدَعَوْتُهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا، ثُمَّ وَلَّى يَذْهَبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهُ ضَرَبَ اللَّهُ عُنُقَهُ، أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَكَذَا كَانَتْ نِيَّةُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبِدَايَةِ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ؛ لِأَنَّ جَابِرًا مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ، وَمَاتَ أَسْلَمُ مَوْلَى عُمَرَ فِي إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ بَعْضِ وَخْمْسِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانَ بْنُ الْحَكَمِ، وَكَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذْ ذَاكَ، فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، وَهُوَ كَبِيرٌ، وَمَاتَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ سَنَةَ سِتِّ وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً، وَقَدْ عُمِرَ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ انمار کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ایک مرتبہ ہم نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! سائے کی طرف آجائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (سواری سے) نیچے اتر آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اپنے توشہ دان کی طرف آیا میں نے اس میں تلاش کیا، تو مجھے اس میں گلزی ملی۔ میں نے اسے توڑا اور پھر اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ تمہیں کہاں سے ملی ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم اسے ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمارا ایک ساتھی تھا جسے ہم سامان تیار کر کے دے دیتے تھے اور وہ ہمارے سواری کے جانوروں کو چرنے کے لئے لے جایا کرتا تھا، حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا سامان تیار کیا پھر وہ اس کو اپنی پشت پر لاد کر چل پڑا۔ اس کے جسم پر دو چادریں تھیں جو پرانی ہو چکی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، تو دریافت کیا اس کے پاس ان دو چادروں کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس کے پاس سامان میں دو اور کپڑے ہیں جو میں نے اسے پہننے کے لئے دیئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے

بلاؤ اور اسے یہ ہدایت کر دو کہ وہ ان کپڑوں کو پہن لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے بلایا اس نے وہ دو کپڑے پہن لئے، پھر وہ جانے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی گردن پر مارے کیا یہ زیادہ بہتر نہیں ہے۔ اس شخص نے یہ بات سن لی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی راہ میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں پھر وہ شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغاز میں یہی نیت تھی۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال 79 ہجری میں ہوا تھا اور اسلم کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں 50 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔ مروان بن حکم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی جو اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر تھا تو یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی۔ انہوں نے حضرت جابر سے احادیث کا سماع کیا ہے وہ بڑی عمر کے آدمی تھے جب کہ زید بن اسلم کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔ ان کی عمر کافی زیادہ تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَثَرَ النِّعْمَةِ يَجِبُ أَنْ تَرَى عَلَى الْمُنْعِمِ عَلَيْهِ

فِي نَفْسِهِ وَمَوَاسِيَتِهِ عَمَّا فَضَّلَ إِخْوَانَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نعمت کے اثر کے لیے یہ بات ضروری ہے؛ جس شخص کو نعمت عطا کی گئی ہے اس کی ذات پر اس کا اثر نظر آئے اور اس کے پاس جو چیز اضافی ہو وہ اس کے حوالے سے اپنی بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ بھی اختیار کرے (یعنی ان کی مدد کرے)

5419 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، حَدَّثَنَا أَبُو

نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنْ لَا حَقَّ لَأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ

5418 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/910-911 في اللباس: باب ما جاء في لبس الثياب

للجمال بها. ومن طريقه أخرجه البزار، 2963 والحاكم، 183/4 وأخرجه البزار، 2964 من طريق مُحَمَّدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 5/134 "وقال: رواه البزار بأسانيد ورجال أحدهما رجال الصحيح.

5419 - إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الأشهب: هو جعفر بن حبان السعدي، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن

قطعة العبدى. وهو في "مسند أبي يعلى" 1064. "وأخرجه مسلم 1728 في اللقطة: باب استحباب المواساة بفضول المال، والبهقي

4/182، وأبو الهيثمي 2685 من طريق شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. أخرجه أحمد 3/34 ورواه داود 1663 في الزكاة: باب في

حقوق المال من طرق عن أبي الأشهب، به.

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی بوجھ ہو اس کو دیدئے جس کے پاس بوجھ نہ ہو اور جس شخص کے پاس اضافی زادراہ ہو وہ اس کو دیدئے جس کے پاس زادراہ نہ ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی مختلف اصناف کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کو بھی کوئی اضافی چیز رکھنے کا حق نہیں ہے۔

ذَكَرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ كِسْوَتِهِ ثَوْبًا اسْتَجَدَّهُ

اس بات کا تذکرہ آدمی جب نیا کپڑا پہنے تو کیا پڑھے

5420 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ،

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ كَسَوْتَنِي هَذَا

الْقَمِيصَ أَوِ الرِّدَاءَ أَوِ الْعِمَامَةَ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے تو آپ بسم اللہ پڑھتے تھے اور

یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو نے مجھے یہ قمیص یا چادر یا عمامہ پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے

اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا

ہوں۔“

ذَكَرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَتَدَّ بِحَمْدِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

عِنْدَ سُؤَالِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا مَا ذَكَرْنَا

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے جب وہ اپنے پروردگار سے وہ چیز مانگے

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے ذریعے کرے

5421 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

5420 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح. خالد: وهو ابن عبد الله بن عبد الرحمن الواسطي، وقد روى

البخاری 784 ومسلم 1853 للجريري من روايته. وهو في مسند أبي يعلى. 1079 وأخرجه أحمد 3/30، 50 وأبو داود 4020 في

أول كتاب اللباس، والترمذی 1767 في اللباس: باب ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 104 من

طريق عبد الله بن المبارك والترمذی في "الشمائل 59" من طريق ابن المبارك .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَاهُ بِاسْمِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ كَسَوْتَنِي هَذَا فَلَكَ الْحَمْدُ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

✽✽ حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے تو آپ اس کپڑے کا نام لے کر یہ دعا پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو نے مجھے یہ (چادر یا قمیص) پہنائی ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ لُبْسِهِ الشِّيَابَ أَنْ يَبْدَأَ بِالْمِيَامِنِ مِنْ بَدَنِهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے جب وہ کپڑا پہننے لگے تو وہ اپنے جسم کے دائیں طرف سے آغاز کرے

5422- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمِيَامِنِهِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تھے تو دائیں طرف سے آغاز کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِلُبْسِ الْبِيَاضِ مِنَ الشِّيَابِ إِذِ الْبَيْضُ مِنْهَا خَيْرُ الشِّيَابِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ سفید لباس پہنا جائے کیونکہ لباس میں سفید رنگ والا کپڑا بہتر کپڑا ہوتا ہے

5423- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّبِيعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ خُوَيْمٍ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبُسُؤُا مِنْ بِيَابِكُمْ الْبِيَاضُ وَكَفَّنُوا فِيهَا

5421- رجالہ ثقات رجال الصحیح، إلا إن عیسی بن یونس - وهو ابن أبی إسحاق السبعمی - روی عن الجریری بعد الاختلاط، كما تقدم فی الحدیث الذی قبله. وأخرجه أبو داود 4021 فی أول اللباس، عن مسدد، والنسائی فی "عمل الیوم والليلة" 309 عن عبد الله بن یوسف، كلاهما عن عیسی بن یونس بهذا الإسناد.

5422- إسناده صحیح علی شرط الشیخین وأخرجه الترمذی 1766 فی اللباس: باب ما جاء فی القمص، عن نصر بن

علی، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم. 1092

مَوْتَاكُمْ، فَأَنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَإِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمْ الْإِيْمَدَ، يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ ﴿٤٢٤﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنو اور سفید کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے سروں میں سب سے بہترین اٹم ہے وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو آگاتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ لُبْسِ الشِّيَابِ الَّتِي لَهَا أَعْلَامٌ إِذَا كَانَتْ يَسِيرَةً لَا تُلْهِيهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ایسے کپڑے پہن لے جس پر

نقش و نگار بنے ہوں جبکہ وہ (نقش و نگار) تھوڑے سے ہوں جو اسے غافل نہ کریں

5424 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَأَسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ،

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَلَمِ فِي إِضْبَعَيْنِ

﴿٤٢٤﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں جتنے نشان (یعنی کپڑے پر لٹھی پٹی)

لگانے کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْمَرْءِ الْعَمَائِمِ السُّودِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ

آدمی کے لیے سیاہ عمامہ پہننے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات ان صوفیاء کے

موقف کے برخلاف ہے جنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5423 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن خثيم - وهو عبد الله بن عثمان - فمن رجال

مسلم وهيب: وهو ابن خالد، وأخرجه أحمد 1/328 عن عفان، وعن وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه

أحمد 1/247 و274 و355، و363 وعبد الرزاق 6200، و6201 وأبو داود، و3878 في الطب: باب في الأمر بالكحل،

والترمذی 994 في الجنائز: باب ما يستحب من الأكفان، وابن ماجه 1472 في الجنائز: باب ما جاء فيما يستحب من الكفن،

و 3566 في اللباس: باب البياض من الثياب، وأبو القاسم، والطبرانی 12485 و12486 و12487 و12488 و12489 و12490

و12491 و12492 و12493 والحاكم، و1/354 والبيهقي 3/245، و5/33 والبيهقي 1477 من طرق عن ابن خثيم، به.

واختصره بعضهم وصححه الحاكم على شرط مسلم وواقعه الذهبي، وقال الترمذی: حديث حسن صحيح، وهو الذي يستحبه

أهل العلم، وأخرجه الطبرانی 12427 من طريق حكيم بن جبير، عن سعيد بن جبير، به. وسأيت الشطر الثاني منه برقم 6040

و. 6041.

5424 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم. خالد الأول:

هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء. وأخرجه أحمد 1/36 عن خلف بن الوليد، عن خالد الواسطي،

بهذا الإسناد وانظر 5441 و5454.

5425 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ، عَنْ حَمَادِ ابْنِ أُحْتِ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَعَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ایک ہی کپڑے کو اشتمال صماء یا احتباء کے طور پر اوڑھ لیا جائے

5426 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اشتمال صماء اور احتباء کے طور پر ایک کپڑا پہننے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اللَّذَيْنِ نَهَى عَنْهُمَا

ایک ہی کپڑے کو اشتمال صماء یا احتباء کے طور پر لپٹنے کے طریقے کا تذکرہ

ان دونوں سے منع کیا گیا ہے

5427 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: (متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَهُوَ أَنْ يَشْتِمَلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفِي الثَّوْبِ عَلَى عَاتِقِهِ وَيَبْدُو شِقَّهُ، وَالْآخَرُ أَنْ يَخْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ

5425- اسنادہ علی شرط مسلم. أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح. وقد تقدم برقم. 3722

5426- اسنادہ حسن. وقد تقدم برقم. 2290

5427- حدیث صحیح، ابن السری متابع، ومن فوقہ ثقات من رجال الشیخین. وهو فی "مصنف عبد الرزاق. 14987"

وقد تقدم برقم. 4976

يُقَضَى بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کا لباس پہننے سے منع کیا ہے۔ اشمالِ سماء سے اس سے مراد یہ ہے: آدمی ایک کپڑے کو اس طرح سے لپیٹ لے کہ اس کے دونوں کنارے اس کے کندھے پر ہوں اور اس کا پہلو ظاہر ہو رہا ہو اور دوسرا یہ ہے: آدمی ایک کپڑے کو احتیاب کے طور پر اس طرح لپیٹ لے کہ اس کپڑے کا کوئی بھی حصہ اس کی شرمگاہ پر نہ ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ لُبْسِ الْمَرْءِ ثِيَابِ الدِّيَبِاجِ مَعَ الْإِخْبَارِ بِإِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِشِمَنِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی دیباج (ریشم کی مخصوص قسم) کے کپڑے پہننے نیز اس کے ہمراہ

ایسی روایات منقول ہیں جو اس کی قیمت کے ذریعے نفع حاصل کرنے کو مباح قرار دیتے ہیں

5428 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ

عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءَ دِيَبَاجٍ أَهْدَى لَهُ، ثُمَّ نَزَعَهُ، فَأَرْسَلَ بِهِ

إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ نَزَعْتَهُ؟ فَقَالَ: جَاءَ نِيَّ جَبْرِيلُ فَهَانِي عَنْهُ قَالَ:

فَجَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَكْرَهُهُ وَتُعْطِيهِ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُعْطِكَ

لِتَلْبَسَهُ، وَإِنَّمَا أُعْطَيْتَكَ لِتَبِعَهُ فَبَاعَهُ بِالْقَمِيِّ دَرَاهِمٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ریشم کی بنی ہوئی قبایع تن کی جو آپ کو

تخنے کے طور پر پیش کی گئی تھی پھر آپ نے اسے اتار دیا۔ آپ نے وہ حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه کو بھجوادیا۔ عرض کی گئی یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اسے اتار کیوں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے اس سے منع کر

دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے خود اسے ناپسند کیا ہے اور پھر یہ مجھے عطا کر دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس

لئے عطا نہیں کی ہے تم اسے پہن لو یہ میں نے تمہیں اس لئے عطا کی ہے تم اسے فروخت کرو تو حضرت عمر رضي الله عنه نے دو ہزار درہم

کے عوض میں اسے فروخت کیا۔

5428 - إسناده صحيح على شرط مسلم , رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير , فمن رجال مسلم . وأخرجه

مسلم 2070 في اللباس والزينة : باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة , . . عن إسحاق بن إبراهيم , بهذا الإسناد . وتابع

إسحاق عليه عنده محمد بن عبد الله بن نمير ويحيى بن حبيب وحجاج بن الشاعر . وأخرجه النسائي 8/200 في الزينة : باب ذكر

نسخ ذلك , من طريق حجاج , عن ابن جريج , به .

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الرِّجَالِ وَهُوَ عَالِمٌ بِنَهْيِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ حُرْمَ لُبْسِهِ فِي الْآخِرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو مرد دنیا میں ریشم پہن لے اور وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو وہ آخرت میں اسے پہننے سے محروم رہے گا

5429- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، بِسَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ، قَالَ: مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم کے بارے میں یہ فرمایا ہے: ”جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔“

ذَكَرُ الْوَقْتِ الَّذِي أُبِيحَ هَذَا الْفِعْلُ الْمَرْجُورُ عَنْهُ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں اس ممنوعہ فعل (کے ارتکاب) کو مباح قرار دیا گیا ہے

5430- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

5429- إسنادہ صحیح علی شرطہما . محمد: هو ابن جعفر الملقب بفندير. وأخرجه أحمد 3/281 عن محمد بن جعفر , بهذا الإسناد . وأخرجه البخاری 5832 فی اللباس : باب فی لبس الحریر للرجال وقدر ما يجوز منه , وأبو يعلى 3930 والطحاوی 4/247 والبيهقي 2/422 من طرق عن شعبة , به. وأخرجه أحمد 3/101 وابن أبي شيبة 8/345 ومسلم 2073 فی اللباس : باب تحريم استعمال ائناء الذهب والفضة . . . وابن ماجه 3588 فی اللباس : باب كراهية لبس الحرير , والطحاوی 4/246-247 من طريقين عن عبد العزيز بن صهيب , به. وأخرجه الطحاوی 4/247 من طريق اسود , عن شعبة , عن حميد الطويل , عن أنس , وسياتي برقم 5435

5430- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 207625 فی اللباس والزينة : باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها , عن محمد بن المثني ومحمد بن بشار , بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/255 و 272 عن محمد بن جعفر , به. وأخرجه أحمد 3/180 و 272 والطحاوی 1972 والبخاری 2921 و 2922 فی الجهاد : باب الحرير فی الحرب , و 5839 فی اللباس : باب ما يرخص للرجال من الحرير للحكة , ومسلم 207625 وأبو يعلى 3148 و 3250 والبيهقي 3/268 من طرق عن شعبة , به. وأخرجه أحمد 3/215 وابن أبي شيبة 8/355 والبخاری 2919 مسلم 207624 وأبو داود 4056 فی اللباس : باب فی لبس الحرير لعذر , والنسائي 8/202 فی الزينة : باب الرخصة فی لبس الحرير , وابن ماجه 3592 فی اللباس : باب من رخص له فی لبس الحرير , والبيهقي 269- 268 والبخاری 3105 من طريق سعيد بن أبي عروبة , عن قتادة , به . وسياتي برقم 5431 و 5432

جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخِصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ مِنْ حَكْمَةٍ كَانَتْ بِيَهُمَا

⊗⊗ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت عطا کی تھی۔

ذِكْرُ ابَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِبَعْضِ النَّاسِ مِنْ أَجْلِ عِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ

بعض لوگوں کے لیے متعین علت کی وجہ سے ریشم پہننے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5431 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ بْنِ قَبِيذٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيْبُ بْنُ وَاصِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ مِنْ حَكْمَةٍ كَانَتْ بِيَهُمَا

⊗⊗ حضرت انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ انہیں خارش لاحق تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرَ كَانَا فِي غَزَاةٍ حَيْثُ

رُخِصَ لَهُمَا فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما ایک جنگ

میں شریک تھے جب ان دونوں کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی گئی

5432 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ:

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ

(متن حدیث): أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، شَكِيَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمَلُ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا، فَرَخِصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ، فَرَأَيْتُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَمِيصَ حَرِيرٍ

5431-المسبب بن واضح: هو التلمسي الحمصي، ذكره المؤلف في "التفقات 9/204" وقال: وكان يخطئه، وقال: أبو حاتم: صدوق يعطيه كثيرا، فإذا قيل له لم يقبل، وقال ابن عدى: كان النسائي حسن الرأي فيه، ويقول: الناس يؤذوننا فيه، ورساق له ابن عدى عدة أحاديث تستكر، ثم قال: أرجو أن باقى حديثه مستقيم، وهو ممن يكذب حديثه. قلت: وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وأخرجه أحمد، 3/273 وأبو يعلى 3249 عن حمجاج، بهذا الإسناد، وانظر الحديث السالف، و. 5432

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی یہ ایک جنگ کے دوران کی بات ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی تو میں نے ان دونوں صاحبان کو ریشمی قمیص پہننے ہوئے دیکھا۔

ذَكَرُ الْبَيَانَ بَانَ لُبْسَ الْحَرِيرِ لَيْسَ مِنْ لِبَاسِ الْمُتَّقِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ریشم پہننا پرہیزگار لوگوں کا لباس نہیں ہے

5433 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

الَلَيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُوجَ حَرِيرٍ فَلَبَسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ

انصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، وَقَالَ: لَا يَتَّبِعُنِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ

تَوْضِیحُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فَرُوجُ الْحَرِيرِ: هُوَ الثَّوْبُ الَّذِي يَكُونُ عَلَى دُرُوزِهِ حَزِيرٌ ذُونٌ أَنْ يَكُونَ

الْكُلُّ مِنَ الْحَرِيرِ، وَلَوْ كَانَ الْكُلُّ حَرِيرًا مَا لَبَسَهُ وَلَا صَلَّى فِيهِ، وَهَذَا مَعْنَى خَبَرِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ إِلَّا مَوْضِعَ

أَصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ أَوْ أَرْبَعِ

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی جبہ پیش کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے پہن لیا پھر آپ نے اس میں نماز ادا کی۔ آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے اسے ناپسند کرتے ہوئے سختی سے اتار دیا اور

فرمایا: یہ پرہیزگاروں کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فروج حریر سے مراد وہ کپڑا ہے جس کا تانا ریشم کا ہوتا ہے وہ سارے کا سارا ریشم نہیں

ہوتا اگر وہ سارے کا سارا ریشم کا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ اسے پہنتے اور نہ ہی اسے پہن کر نماز ادا کرتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا بھی یہی مطلب ہے، صرف دو یا تین یا چار انگلیوں جتنی (ریشم کی

پٹی لگانے) کی اجازت ہے۔

5434 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي

كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ،

عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

5432 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو يعلى 2880 عن هدية بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه

الطيالسي 1973 ورواه أحمد 3/122، 192، والبخاري 2920 في الجهاد: باب الحرير في الحرب، ومسلم 207626 في اللباس

والزينة: باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكمة أو نحوها، والترمذي 1722 في اللباس: باب ما جاء في الرخصة في لبس

الحرير في الحرب، وأبو يعلى 3251، والبيهقي 268 - 3/267، والبغوي 3106 من طرق عن همام، به.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ، وَقَالَ: هَذَا حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورًا أُمَّتِي

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: خَبَرُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى فِي هَذَا الْبَابِ مَعْلُومٌ لَا يَبْصَحُ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم لیا۔ آپ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لیا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سعید بن ابوہند نے ابوموسیٰ کے حوالے سے اس بارے میں جو روایت نقل کی ہے وہ معلول ہے اور مستند نہیں ہے۔)

ذِكْرُ نَفْيِ لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْآخِرَةِ عَنْ لَابِسِهِ فِي الدُّنْيَا غَيْرَ مَنْ وَصَفْنَا

آخرت میں اس شخص کے ریشم پہننے کی نفی کا تذکرہ جو دنیا میں اسے پہن لیتا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہو جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے (یعنی جس نے کسی عذر کی وجہ سے اسے پہنا ہو وہ اس میں شامل نہیں ہوگا)

5435 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: (متن حدیث): مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص دنیا میں ریشم پہن لے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔“

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا لُبْسَ الْحَرِيرِ فِي الْجَنَّةِ

عَلَى مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا مِنَ الرِّجَالِ اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے جنت میں ریشم کے پہننے کو حرام قرار دینے کا تذکرہ جس مرد نے دنیا میں اسے پہنا ہو

5436 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

5435 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، علی بن خشرم من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشیخین. وقد تقدم

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ أَبِي رُقَيْبَةَ، حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): أَيُّهَا النَّاسُ، أَمَا لَكُمْ فِي الْعَصَبِ وَالْكَتَّانِ مَا يُغْنِيكُمْ عَنِ الْحَرِيرِ، وَهَذَا رَجُلٌ يُخْبِرُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ يَا عُقْبَةُ، فَمَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ حَرَمَهُ أَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْأَخِرَةِ

❁❁ ہشام بن ابورقیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مسلم بن مخلد رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے لوگو! کیا تمہارے لئے عصب اور کتان میں وہ چیز نہیں ہے جو تمہیں ریشم سے بے نیاز کر دے ان صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے: اے عقبہ! آپ کھڑے ہو جائیں، تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (راوی کہتے ہیں:) میں سن رہا تھا انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص ریشم پہنے گا اس کے لئے یہ بات حرام قرار دی گئی ہے وہ آخرت میں اسے پہنے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ لَا يَبَسُ الْحَرِيرِ فِي الدُّنْيَا فِي كُلِّ وَقْتٍ
مُحَرَّمٌ لِبَسَهُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کسی بھی وقت میں دنیا میں ریشمی لباس پہننے والا شخص

جنت میں داخل ہونے کے بعد اسے پہننے سے محروم رہے گا

5437 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ

هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

5436 - إسنادہ قوی، ہشام بن ابی رقیبہ ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 5/501، وروی عنہ جمع، وبقای رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر مسلمة بن مخلد فمن رجال ابی داود، وهو صحابی صغیر، سكن مصر وولیها مرة، مات سنة 62ھ وأخرجه أحمد 4/156، وأبو یعلیٰ، 1751 والطحاوی، 4/247، والطبرانی 17/904 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانی 17/905 من طریقین عن ابن ثوبان، عن یزید بن ابی مریم، عن هشام بن ابی رقیبہ، به. وأورده الهیثمی فی "مجمع الزوائد" 1/144 و 5/142 ونسبه فی المكان الأول إلی أحمد والطبرانی فی "الکبیر" وأبی یعلیٰ، ووفی الثانی زاد نسبه إلی البزار، والطبرانی فی "الأوسط"، وقال: رجالهم ثقات.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَبَسَهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَلْبَسْهُ هُوَ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔ اگر چہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (دوسرے) اہل جنت اسے نہیں گئے، لیکن وہ نہیں پہن سکے گا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ لُبْسِ السِّيَرَاءِ مِنَ الْقَسِيِّ وَالْمِثْرَةِ

قسی اور میسرہ میں سے سیراء (مخصوص قسم کا کپڑا) پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

5438 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَالْقَسِيِّ وَالْمِثْرَةِ

✽✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی قسی اور میسرہ (مخصوص قسم کے

کپڑے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ لُبْسَ مَا وَصَفْنَا إِنَّمَا هُوَ لُبْسٌ مِنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس کو پہننا، جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے

یہ اس شخص کا لباس ہے، جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا

5437 - رجاله ثقات رجال الصحيح غير داود السراج ، فمن رجال النسائي ، ولم يوثقه غير المؤلف ، وما روى عنه غير قتادة ، وقال ابن المديني : مجهول لا أعرفه . وأخرجه الحاكم 4/191 من طريق إسحاق بن إبراهيم ، عن معاذ ، بهذا الإسناد ، وصححه ووافقه الذهبي . وأخرجه الطيالسي ، 2217 وأحمد ، 3/23 والطحاوي 4/246 عن هشام ، به . وأخرجه علي بن الجعد ، 1010 ومن طريقه البغوي 3101 عن شعبة عن قتادة ، به .

5438 - إسناده قوي ، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هبيرة بن يريم ، فقد روى له أصحاب السنن . وأخرجه أحمد 1/93-94 و 104 ، و 137 وعبد الله بن أحمد في "الزوائد" 1/133 ، وأبو داود 4051 في اللباس : باب من كرهه ، من طرق عن شعبة ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ، 1/127 ، والترمذي 2808 في الأدب : باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر للرجل والقسي ، والنسائي 8/165 و 8/166 في الزينة : باب خاتم الذهب ، و ابن ماجه 3654 في اللباس : باب الميائير الحمر ، والطحاوي 4/260 من طرق عن أبي إسحاق ، به . وأخرجه عبد الرزاق ، 2836 والنسائي 2/187 في التطبيق : باب النهي عن القراءة في الركوع ، و 8/166 و 8/167 و 168 في الزينة : باب خاتم الذهب ، و : 169 باب الاختلاف على يحيى بن أبي كثير فيه ، و 169 و 170 : باب حديث عبيدة ، والطحاوي ، 4/260 ، والبغوي 3130 من طرق عن علي ، به . قال الترمذي : حسن صحيح ، وانظر 5440 و 5502 .

5439 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَيْرَاءٍ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ، وَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ: عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتِنِيهَا، وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَّارٍ مَا قُلْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُهَا لِنَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک سیرانی حلہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور فود سے ملاقات کے دن اسے پہن لیا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) جب وہ فود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا، جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قسم کے حلے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی عطا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے مجھے پہننے کے لئے یہ دے دیا ہے حالانکہ آپ نے عطارد (نامی شخص) کے حلہ کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ تمہیں اس لئے نہیں دیا تاکہ تم اسے پہن لو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ مکہ میں موجود اپنے مشرک بھائی کو پہننے کے لئے دے دیا۔

5440 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

5439 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/917-918 "في اللباس: باب ما جاء في لبس الثياب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 886 في الجمعة: باب يلبس أحسن ما يجد 2612، في الهبة: باب هدية ما يكره لبسها، مسلم 20686 في اللباس والزينة: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء، وأبو داود 4040 في اللباس: باب ما جاء في لبس الحرير، والبيهقي 2/422، و9/129، والبقوي 3099، وأخرجه عبد الرزاق 19929، وأحمد 2/20، و146، والبخاري 5841 في اللباس: باب الحرير للنساء، ومسلم 6/2068، و7، وابن ماجه 3591 في اللباس: باب كراهية لبس الحرير، والبيهقي 2/422 و3/275 من طرق عن نافع، عن ابن عمر. وقد تقدم برقم 5113.

5440 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/80 "في الصلاة: باب العمل في القراءة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/126، ومسلم 480213 في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، و207829 في اللباس والزينة: باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصر، وأبو داود 4044 في اللباس: باب من كرهه، والترمذي 264 في الصلاة: باب ما جاء في النهي عن القراءة في الركوع والسجود، و1725 في اللباس: باب ما جاء في كراهية المعصر للرجال، والنسائي 2/189 في التطبيق: باب النهي عن القراءة في الركوع، والطحاوي 4/260، والبقوي 3094، وأخرجه أحمد 1/126، وأبو يعلى 413 و601 من طريقين عن أيوب، عن نافع، به. وإحدى طريقتي أبي يعلى "إبراهيم بن حنين عن علي."

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمَعْصَفِرِيِّ، وَعَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ،
وَعَنْ الْفِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ

✻✻ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیسی اور معصفر پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْوَقْتِ الَّذِي أُبِيحَ لُبْسُ الْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں ریشم پہننا مردوں کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے

5441 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، (متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ، فَقَالَ: نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ أَوْ أَرْبَعِ

✻✻ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔ البتہ دو انگلیوں یا تین انگلیوں یا چار انگلیوں (جتنی پٹی استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اسْبَالِ الْمَرْءِ اِزَارَهُ اِذَا لَبَسَ جِلًّا وَعَلَا لَا يَنْظُرُ اِلَى فَاعِلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے ازار (یعنی تہہ بند یا شلوار کو) لٹکا کر رکھے

کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا

5442 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ أَبُو الْمُطَرِّفِ، عَنْ شَرِيكِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

5441 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . وهو فی "صحیح مسلم 15 2069" فی اللباس والزینة : باب تحريم استعمال اناء الذهب والفضة . . . عن عبد الله بن عمر القواريري ، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم ، 206915، والترمذی 1721 فی اللباس : باب ما جاء فی الحریر والذهب ، والطحاوی ، 4/244، والبيهقي 3/269 من طرق عن معاذ بن هشام ، به . وأخرجه أحمد ، 1/51، مسلم ، 206915، والبيهقي 2/423 من طريقين عن سعيد ، عن قتادة ، به . وأخرجه الطحاوی 4/248 من طريق وبرة بن عبد الرحمن ، عن عامر الشعبي ، به . وقد تقدم برقم . 5424 وأخرجه أبو داود 4042 فی اللباس : باب ما جاء فی لبس الحریر ، وابن ماجه 3593 فی اللباس : باب الرخصة فی العلم فی الثوب ، والطحاوی 4/244 من طريقين عن أبي عثمان النهدي ، عن عمر . وأخرجه موقوفا علی عمر : ابن أبي شيبة ، 8/357، والنسائي فی "الكبرى" كما فی "التحفة 8/28" من طرق عن الشعبي . فی الأصل : محمد بن موسى ، وهو خطأ ، والتصحيح من "لغات المؤلف ، 9/161" و"الجرح والتعديل ، 8/161" وله ترجمة فی "تاريخ بغداد ، 13/41" كذا الأصل و"التقاسيم/ 2" لوحة : 103 سهيل ، وعند غير المؤلف : سهل .

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِمُحْجَزَةِ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي سُهَيْلٍ، فَقَالَ: يَا سُفْيَانُ لَا تُسْبِلْ إِزَارَكَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْمُسْبِلِينَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت سفیان بن ابوسہیل رضی اللہ عنہ کے پہلو کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے سفیان! اپنے تہنڈ کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والوں کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5443 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جَرَّ ثِيَابَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے پیرے کو لٹکانے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5444 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ

5442- حدیث حسن لغیرہ شریک - وهو ابن عبد الله القاضي - سىء الحفظ، وبألفي رجاله ثقات: محمد بن أبي الوزير: هو

محمد بن عمر بن مطرف. وأخرجه أحمد 4/246، و253، وابن ماجه 3574 في اللباس: باب موضع الإزار أين هو، والنسائي

في "الكبرى" كما في "التحفة"، 8/473، "والطبراني" 20/1024 من طرق عن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 20/1023

من طريقين عن شريك، عن

5443- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. أبو الولید: هشام بن عبد الملك، والحوضی: هو حفص بن عمر. وأخرجه

أحمد 2/44 و2/46 و81، و103، ومسلم 208543 في اللباس والزينة: باب تحريم جر الثوب خيلاء، من طرق عن شعبة، بهذا

الإسناد. وأخرجه أحمد، 2/131، وابن أبي شيبة، 8/387، ومسلم 208542 من طريقين عن جبلة بن سحيم، به. وأخرجه عبد

الرازق، 19980، ومالك، 2/914، في اللباس: باب ما جاء في إسبال الرجل ثوبه، وأحمد 2/33 و42 و46 و65 و69 = 131

الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شِقْيَى إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ اتَّعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلَاءَ

سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو (مخوں سے نیچے) لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔“

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرا تہبند ایک طرف سے لٹک جاتا ہے۔ مجھے اس کا بہت خیال رکھنا پڑے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمان آدمی کے ازار کا مقام کیا ہے

5445- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ

مُسْلِمِ بْنِ نَدِيرٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَصَلَةِ سَاقِي، فَقَالَ: هَاهُنَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، فَإِنْ

أَبَيْتَ فَهَاهُنَا، وَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میری پنڈلی کو درمیان سے پکڑ کر ارشاد فرمایا: یہ جگہ تہبند کے

5444- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخين. وأخرجه أحمد، 2/136 والنسائي 8/208 في الزينة: باب إقبال الإزار،

والبغوي 3077 من طريقين عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/67 و104، و136 والبخاري 3665 في فضائل

الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "لو كنت متخذًا خليلًا"، و5784 في اللباس: باب من جر إزاره من غير خيلاء،

و6062 في الأدب: باب من ألبس أخيه بما يعلم، وأبو داود 4085 في اللباس: باب ما جاء في إقبال الإزار، والبيهقي 2/243

من طرق عن موسى بن عقبة، به.

5445- إسنادہ قوی، مسلم بن نذیر روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو حاتم: لا بأس به، وباقي رجاله

ثقات. سفیان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 5/382، و401-400 وابن ماجه 3572 في اللباس: باب موضع الإزار أين هو، عن

سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/396، و398 وابن أبي شيبة، 8/390-391، والترمذی 1783 في اللباس: باب في مبلغ

الإزار، والنسائي 8/206-207 في الزينة: باب موضع الإزار، وابن ماجه، 3572، وعلي بن الجعد، و2652، والبغوي 3078 من طرق

عن أبي إسحاق، به. وانظر. 5448، 5446- إسنادہ صحیح. إبراهيم بن بشار روى له أبو داود والترمذی، وهو حافظ له أو هام،

وقد توبخ، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/6 وابن ماجه 3573 في اللباس: باب موضع الإزار أين هو،

والبيهقي 2/244 عن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي، و2228، وأحمد 3/5 و31-30 و44 و52، و97 وابن أبي شيبة

8/391، وأبو داود 4093 في اللباس: باب في قدر موضع الإزار، من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، به. وأخرجه ابن أبي شيبة

8/387-388 من طريق عطية، عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من جر إزاره من الخيلاء لم ينظر الله إليه

يوم القيامة". وانظر 5447 و5450.

لئے ہے اگر تم نہیں مانتے تو یہاں تک، لیکن ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

5446 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): **آتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي**

الْإِزَارِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ،

وَمَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فِي النَّارِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا

❁❁ علی بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں

نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہبند کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے جواب دیا:

جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ نصف پنڈلی

سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان میں جہاں بھی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جو اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایسے

شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ لَابِسَ الْإِزَارِ مِنْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ يُخَافُ عَلَيْهِ النَّارُ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ٹخنوں کے نیچے تہبند پہننے والے شخص کے بارے میں

جہنم کا اندیشہ ہے، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5447 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): **سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ: أَنَا أَخْبِرُكَ بِعِلْمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا أَسْفَلَ مِنْ

ذَلِكَ فِي النَّارِ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا

❁❁ علی بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں

دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں علم کی بات بتاتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

5447 - إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 3/6 وابن ماجه 3573 في اللباس: باب موضع الإزار أين هو، والبيهقي 2/244 عن سفیان، بهذا

الإسناد. وأخرجه الطيالسي، 2228، وأحمد 3/5 و30-31 و52 و44 و97، وابن أبي شيبة 8/391 وأبو داود 4093 في اللباس:

باب في قدر موضع الإزار، من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/387-388 من طريق عطية، عن أبي

سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من جر إزاره من الخيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة." وانظر 5447 و5450.

سنا ہے: مومن کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان میں جہاں بھی ہو اسے کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جو اس سے نیچے ہو گا وہ جہنم میں ہوگا۔

یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا، جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجِبُ أَنْ يَكُونَ مَبْلَغَ إِزَارِ الْمَرْءِ مِنْ بَدَنِهِ

اس مقام کی صفت کا تذکرہ آدمی کے جسم پر تہبند اس مقام تک ہونا

ضروری ہے (اس کے نیچے نہیں ہو سکتا)

5448 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضْلَةِ سَاقِهِ، فَقَالَ: هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، فَإِنْ أَيْتَ فَاسْفَلَ، فَإِنْ أَيْتَ

فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی (یا ان کی) پنڈلی کے نصف حصے پر رکھا اور ارشاد فرمایا: یہ تہبند کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے، تو نیچے کر لو اگر نہیں مانتے، تو ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔ (یعنی اسے ٹخنوں سے اونچا ہونا چاہئے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَّبَعِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّ خَبَرَ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ وَهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور

وہ اس بات کا قائل ہے) زید بن ابوانیسہ نامی راوی کی روایت میں وہم پایا جاتا ہے

5449 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَازِرٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ:

5448 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . وهو فی "الموطأ" 2/914-915 "فی اللباس: باب ما جاء فی إسهال الرجل

توبه. ومن طریق مالك أخرجه البيهقي 2/244، والبعثي (3080). وانظر الحديث السالف، وسأيتي برقم (5450).

5449 - إسنادہ قوی، محمد بن وهب بن ابی کریمہ روای له النسائی، وهو صدوق، ومن فوفه ثقات من رجال الصحيح. أبو

عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني، وقد تابع زيد بن أبي أنيسة سفیان الثوري، وهو ممن سمع من أبي إسحاق قديماً. وقد

تقدم برقم (5445).

(متن حدیث): أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي، فَقَالَ: هَاهُنَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَهَاهُنَا، وَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ أَبُو اسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَازِئِ بْنِ الْأَعْرَبِيِّ وَالْأَعْرَبِيِّ مُسْلِمِ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ إِلَّا أَنَّ خَبَرَ الْأَعْرَبِيِّ وَخَبَرَ مُسْلِمِ بْنِ نَازِئِ بْنِ الْأَعْرَبِيِّ أَشْهُرُ

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کو درمیان سے پکڑا اور ارشاد فرمایا: یہ جگہ تہبند کے لئے ہے اگر تم نہیں مانتے تو یہ ہے تاہم ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو اسحاق نے یہ روایت مسلم بن نذیر اور ابو مسلم سے سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں البتہ اغری نقل کردہ روایت زیادہ غریب ہے اور مسلم بن نذیر کی نقل کردہ روایت زیادہ مشہور ہے۔

5450 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ أَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: ذُكِرَ الْإِزَارُ، فَاتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ: أَجَلٌ بَعْلَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي النَّارِ، مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ

✽✽ علی بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تہبند کا معاملہ ذکر کیا گیا، تو میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا: آپ مجھے تہبند کے بارے میں بتائیں انہوں نے فرمایا: جی ہاں علم کی بات (میں تمہیں بتاتا ہوں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں کے درمیان جہاں بھی ہو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا، لیکن جو اس سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا اور جو شخص اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔“

ذِكْرُ الرَّجْوِيِّ عَنْ أَنْ تُسَبِّلَ الْمَرْأَةُ إِزَارَهَا أَكْثَرَ مِنْ ذِرَاعٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی عورت ایک ذراع سے زیادہ اپنے تہبند کو لٹکائے

5451 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ مَالِكِ، عَنِ

5450 - (إسناده قوي، وهو مكرر 554).

5451 - (إسناده صحيح. محمد بن هشام بن أبي خيرة روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح

وقد تقدم برقم (5446) و (5447).

أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ
(متن حدیث): أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ حِينَ ذُكِرَ الْإِزَارُ:
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُرْخِي شِبْرًا قَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ: إِذَا تَنَكَّشَفُ عَنْهَا، قَالَ: فَلِدَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ
❁❁ صفیہ بنت ابوعبید بیان کرتی ہیں: جب تہبند کا ذکر ہوا تو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی
خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! عورت کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکائے سیدہ ام سلمہ نے
عرض کی: اس صورت میں تو وہ بے پردہ ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ایک ذراع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنی)
لٹکائے اس سے زیادہ نہ لٹکائے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ مُطْلِقَ الْإِزَارِ فِي الْأَحْوَالِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ بعض اوقات میں اپنے بٹن کھلے رکھ سکتا ہے
5452- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ
بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:
(متن حدیث): أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَبَايَعَنَاهُ، وَإِنَّهُ لَمُطْلِقُ
الْإِزَارِ، فَأَذْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ، فَمَسَسْتُ الْحَاتَمَ، فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا أَبَاهُ قَطُّ فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ
إِلَّا تَنْطَلِقُ أَرْزُهُمَا لَا يُزْرَانِ أَبَدًا

❁❁ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں مزینہ قبیلے کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ کی دست اقدس پر بیعت کی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا گریبان کھلا ہوا تھا تو میں نے
اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا اور مہر نبوت کو چھویا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے معاویہ بن قرہ اور ان کے والد کو دیکھا کہ وہ گرمی اور سردی ہر موسم میں گریبان کھلا رکھتے تھے۔ وہ بٹن
کبھی بند نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرَحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5452- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "الموطأ" 2/915 في اللباس: باب ما جاء في إسهال المرأة ثوبها. ومن
طريق مالك أخرجه أبو داود (4117) في اللباس: باب في قدر الذليل، والبهوي (3082). وأخرجه أحمد 296-295/6 و309،
والنسائي 8/209 في اللباس: باب ذبول النساء، والطبراني (840/23) و(1007) و(1008) من طريقين عن نافع، به.
وأخرجه النسائي 8/209 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن نافع، عن أم سلمة، به. وأخرجه أحمد 293/6 و315، وابن أبي شيبة
8/408، وأبو داود (4118)، والنسائي 8/209، والطبراني (916/23) من طريق سليمان بن يسار، عن أم سلمة، به.

5453- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرِو يُصَلِّيَ مَحْلُولًا أَرْزَارَهُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ كَذَلِكَ

❁❁ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بن کھول کر نماز ادا کر رہے تھے۔

میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا

ہے۔

5454- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): آتَانَا كِتَابَ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ قُرَيْدٍ: أَمَا بَعْدُ، فَاتَزَرُّوْا وَارْتَدُّوْا وَانْتَعَلُوْا

وَارْمُوْا بِالْخِصَافِ وَأَقْطَعُوْا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَعَلَيْكُمْ بِلِبَاسِ أَبِيكُمْ إِسْمَاعِيلَ، وَإِيَّاكُمْ وَالنَّعْمَ وَرِزَى الْعَجَمِ،

وَعَلَيْكُمْ بِالشَّمْسِ فَإِنَّهَا حَمَامُ الْعَرَبِ، وَآخِشُوا شَنَاوًا وَآخِلُوا لِقَوًا وَارْمُوا الْأَعْرَاضَ، وَانزُوا نَزْوًا، وَالنَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا: أَضْبَعِيهِ وَالْوَسْطَى وَالسَّبَابِيَةَ قَالَ: فَمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي إِلَّا الْأَغْلَامَ

❁❁ ابو عثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب ہمارے پاس آیا، ہم اس وقت عتبہ بن قرقد کے ہمراہ آذربائیجان

میں موجود تھے (اس میں یہ تحریر تھا) اما بعد! مٹن بند رکھو جو تے پہن کے رکھو کم وزنی تیر چلاؤ اور شلواریوں کو (ٹخنوں سے کچھ اوپر)

کاٹ دو تم پر لازم ہے تم اپنے جدا مجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا سا لباس پہنو اور تم لوگ مہنگی اور فضول (آرائش و زیبائش والی

نعمتوں اور عجمیوں کے طور طریقوں سے بچو اور تم پر لازم ہے دھوپ میں بھی رہو کیونکہ یہ عربوں کا حمام ہے۔ کھر درے اور پرانے

کپڑے پہنو اور گھوڑے کی ننگی پیٹ پر سواری کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم پہننے سے منع کیا ہے البتہ اتنے کی اجازت ہے

یعنی دو انگلیوں کی درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی۔

5453- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عروة بن عبد الله بن قشير، فقد روى له أبو داود وابن ماجه، وهو

ثقة. وهو في "مسند علي بن الجعد (2775)". وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 103 عن أبي يعلى، بهذا الإسناد.

وأخرجه البغوي (3084) من طريق أبي القاسم عبد الله بن محمد البغوي، عن علي بن الجعد، به. وأخرجه أحمد 4/343 و 3/419

و 5/35، وابن أبي شيبة 386-385/8، والطيالسي (1072)، وأبو داود (4082) في اللباس: باب حل الأزرار، والترمذي في "الشمائل (57)"، وابن ماجه (3578)، في اللباس: باب حل الأزرار، والطبراني (41/19) من طرق عن زهير بن معاوية، به.

وأخرجه الطيالسي (1071)، وأحمد 4/343 و 3/35، وأبو الشيخ ص 103، والطبراني (49/19) و (50) و (64) من طرق

عن معاوية بن قرة، به. إسناده ضعيف، رجاله ثقات إلا أن زهيراً -وهو ابن محمد التميمي الخراساني- رواية أهل الشام عنه غير

مستقيمة لضعف بسببها. وأخرجه الحاكم 1/250، والبيهقي 2/240 من طريق أبي بكر محمد بن محمد بن رجاء، عن صفوان بن

صالح، بهذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي!

راوی کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اس سے مراد نشانی (یعنی پٹی کے طور پر ریشم استعمال کرنا ہے)
ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أَرَادَ الْإِنْتِعَالَ أَنْ يَبْدَأَ بِالْيَمْنِيِّ وَعِنْدَ النَّزْعِ بِالشِّمَالِ
 جو شخص جو تاپہننا چاہتا ہو اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ

وہ دایاں پاؤں پہلے پہنے اور بائیاں پہلے اتارے

5455- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ

فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيَمْنِيُّ أَوْلَهُمَا بِفِعْلٍ، وَآخِرُهُمَا بِنَزْعٍ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص جو تاپہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارنے تو پہلے دائیں پاؤں سے اتارے دایاں پاؤں پہننے میں پہلے ہونا چاہئے اور بائیاں اتارنے میں پہلے ہونا چاہئے۔“

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التِّيَامَنِ لِلْإِنْسَانِ فِي اسْبَابِهِ اقْتِدَاءً

بِالْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمی کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے تمام کاموں میں

دائیں طرف سے آغاز کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

5454- إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن خشرم فمن رجال مسلم. وعتبة بن فرقد

صحابي مشهور سمي أبوه باسم النجم، واسم جده يربوع بن حبيب بن مالك السلمي، ويقال: إن يربوع هو فرقد، وأنه لقب له،

وكان عتبة أميراً لعمر في فتح بلاد الجزيرة. والأعلام بفتح الهمزة، جمع علم: وهو ما يكون في الثياب من تطريف وتطريز

ونحوهما. وأخرجه أبو القاسم البغوي في "الجمعيات (1030)" عن علي بن الجعد، ومن طريقه الإسماعيلي كما في "الفتح"

10/298 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي أيضاً (1031)) عن علي بن الجعد، والبيهقي 10/14 عن آدم بن أبي إياس،

كلاهما عن شعبة، عن عاصم الأحول، عن أبي عثمان النهدي، به.

5455- إسنادہ صحيح على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وهو

في "الموطأ" 2/916 في اللباس: باب ما جاء في الانتعال. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/465، والبخاري (5856) في

اللباس: باب ينزع نعله اليسرى، وأبو داود (4139) في اللباس: باب في الانتعال، والترمذي (1779) في اللباس: باب ما جاء

بأبي رجل يبدأ إذا انتعل، وفي "الشمائل (79)"، والبيهقي 2/432، والبغوي (3155)). وأخرجه أحمد 2/245 عن سفیان، عن

أبي الزناد به. وانظر (5461)).

5456- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التِّيَامُنَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي التَّرْجُلِ وَالْإِنْتَعَالِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر معاملے میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کو پسند کرتے تھے یہاں تک کہ کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی (دائیں طرف سے آغاز کو پسند کرتے تھے)

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِدَوَامِ الْإِنْتَعَالِ لِلْمَرْءِ وَتَرْكِ الْحَفَاءِ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ وہ ہمیشہ جوتا پہن کر رکھے اور ننگے پاؤں نہ رہے

5457- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْجَوَالِقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ

صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوا مِنَ التِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اکثر جوتا پہن کے رکھا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہن رہتا ہے سوار کی طرح ہوتا ہے۔“

5456- إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبد اللہ بن رجاء فمن رجال البخاری. وأسم

أبی الشعثاء: سلیم بن اسود بن حنظلہ. وأخرجه أبو الشیخ فی "أخلاق النبی" ص 261 عن أبی خلیفہ، بهذا الإسناد. وأخرجه الطیالسی (1410)، وأحمد 6/94 و 130 و 147 و 187-188 و 202 و 210، والبخاری (168)، فی الوضوء: باب التیمن فی الوضوء والغسل، و (426)، فی الصلاة: باب التیمن فی دخول المسجد وغیره و (5380)، فی الأظمعة: باب التیمن فی الأكل وغیره، و (5854)، فی اللباس: باب یبدأ بالنعْل الیمنی، و (5926)، فی اللباس: باب الترجیل والتیمن فیہ، ومسلم (268)، (66) و (67)، فی الطهارة: باب التیمن فی الطهور وغیره، وأبو داود (4140)، فی اللباس: باب فی الانتعال، والترمذی فی "السنن" (608)، فی الصلاة: باب ما یتستحب من التیمن فی الطهارة، وفی "الشمائل" (80)، والنسائی 1/78 فی الطهارة: باب بأی الرجلین یبدأ بالغسل، وابن ماجه (401)، فی الطهارة: باب التیمن فی الوضوء، وأبو عوانة 1/222، وأبو الشیخ ص 261 من طرق عن أشعث بن أبی الشعثاء، به.

5457- حدیث صحیح، یحیی بن عثمان بن صالح صدوق روی له ابن ماجه، ومن فوقه علی شرط الصحیح إلا أن ابن جریر

وأبا الزبیر لم یصرحا بالتحذیر. وأخرجه أحمد 3/337 و 360، وأبو داود (4133)، فی اللباس: باب فی الانتعال، من طریقین عن أبی الزبیر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری فی "التاریخ الکبیر" 8/44 "من طریق مجاعة بن الزبیر، عن الحسن، عن جابر. وفی الباب عن عمران بن حصین، أخرجه الخطیب فی "تاریخه" 9/404-405، والعقلمی فی "الضعفاء" 4/255، وابن عدی فی "الکامل" و "الطبرانی" (375) (18/)، من طریق الحسن بن علی الحلوانی، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن مجاعة بن الزبیر، عن الحسن، عن عمران بن حصین...

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّمَا أَمْرٌ بِهِ فِي الْمَغَازِي وَحَاجَةِ النَّاسِ إِلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم ان لوگوں کو دیا گیا ہے جو غزوات میں شریک

ہوتے ہیں اور ویسے بھی لوگوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے

5458 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَقْبُلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةِ غَزَوَاتِهَا: اسْتَكْبِرُوا مِنَ النَّعَالِ فَإِنَّ

الرَّجُلَ لَا يَزَالُ زَائِلًا مَا انْتَعَلَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غزوے کے دوران میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اکثر جوتا پہن کے رکھا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہنے رکھتا ہے سواری کی طرح ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَصْدِ الْمَرْءِ الْمَشْيِ فِي الْخُفِّ الْوَاحِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص جان بوجھ کر ایک موزا پہن کر چلے

5459 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ، وَفِي الْخُفِّ الْوَاحِدِ، لِيَنْعَلَهُمَا

جَمِيعًا أَوْ لِيُخَفِّهَمَا جَمِيعًا

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اسے یا تو

دونوں پہننے چاہئیں یا دونوں کو اتار دینا چاہئے۔“

5458 - إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار روى له أبو داود والترمذى، وهو حافظ، ومن فرقه ثقات من رجال الشيخين.

وأخرجه عبد الرزاق (20216)، وأحمد (2/424)، و443 و477 و480 و528، وابن أبي شيبة (416-415 و8/416)، ومسلم (2098).

في اللباس: باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً، والنسائي (8/217) وفي الزينة: باب ذكر النهي عن المشي

في نعل واحدة، وابن ماجه (3617) في اللباس: باب المشي في النعل الواحدة، والبخاري (3158) من طرق عن أبي هريرة.

5459 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" (2/916) في اللباس: باب ما جاء في الانتعال. ومن طريق

مالك أخرجه البخاري (5855) في اللباس: باب لا يمشي في نعل واحدة، ومسلم (2097) (68) في اللباس: باب استحباب لبس

النعل في اليمنى أولاً، وأبو داود (4136) في اللباس: باب في الانتعال، والترمذى (1774) في اللباس: باب ما جاء في كراهية

المشي في النعل الواحدة، وفي "الشمائل" (77) ("، والبيهقي (2/432)، والبخاري (3157). وانظر ما سلف.

ذَكَرُ الرَّجْرِ عَنْ مَشْيِ الْمَرْءِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ إِذَا انْقَطَعَ بِشَعْرُهُ أَوْ عَامِدًا لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ایک جوتا پہن کر چلے اس وقت

جب اس کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ دوسرا جوتا نہ پہنے) یا وہ جان بوجھ کر ایسا کرے

5460 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمْسُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيَنْعَلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں جوتے پہن لے یا دونوں جوتے اتار دے۔“

5461 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَسَاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ

حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَرِيكَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ انْعَلَهُمَا جَمِيعًا، وَإِذَا لَبِسْتَ

فَابْدَأْ بِالْيَمْنَى، وَإِذَا خَلَعْتَ فَابْدَأْ بِالْيُسْرَى

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ انْعَلَهُمَا جَمِيعًا

أَمْرٌ نَذْبٌ وَإِرْشَادٌ، فَصَدَّ بِهِمَا الرَّجْرُ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ أَوْ خَفٍ وَاحِدَةٍ

5460 - حدیث صحیح، شریک و ان کان سبب الحفظ قد توبع، وباقی السنذ ثقات من رجال الشیخین، محمد بن زیاد: ہو

الجمیحی مولاہم ابو الحارث المدنی، و آخرجہ احمد 2/409 و 430 و 497 و 498، و ابن ابی شیبہ 415-414/8، و ابن ماجہ

(3616) فی اللباس، باب لبس النعال و خلعها، من طرق عن شعبہ، بهذا الإسناد، و آخرجہ احمد 2/233 و 283 و 430، و عبد

الرزاق (20215))، و مسلم (2097) (67) فی اللباس: باب استحباب لبس النعل فی الیمنی أولاً، من طریقین عن محمد بن زیاد،

به.

5461 - إسنادہ حسن، عبد الرحمن بن طرفہ روى عنه اثنان، و ذكره المؤلف فى "اللقات 5/92"، و وثقه المعجل، و باقى

السند رجاله ثقات رجال الشیخین، أبو الأشهب: هو جعفر بن حیان السعدی، و آخرجہ احمد 5/23، و ابن ابی شیبہ 8/499، و أبو

داود (4232) (و 4233) (و 4234) فی الخاتم: باب ما جاء فی ربط الأسنان بالذهب و الترمذی (1770) فی اللباس: باب ما

جاء فی شد الأسنان بالذهب و النسائی 8/164 فی الزیة: باب من أصیب أنفه هل یتخذ أنفاً من ذهب، و أبو یعلی (1501) و

(1502) (و الطحاوی 4/257 و 258، و الطبرانی 369) (17) (و 370)، و البیهقی 2/425 و 426 من طرق عن أبی الأشهب،

بهذا الإسناد، قال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب إنما نعرفه من حدیث عبد الرحمن بن طرفہ، و قد روى عن جماعة من السلف

أنهم شلدوا أسنانهم بالذهب، و فی هذا الحدیث حجة لهم، و قال یزید بن ہارون فی روایة أبی داود (4233): قلت لأبى الأشهب:

أدرك عبيد الرحمن بن طرفة جده عرفجة؟ قال: نعم، و آخرجہ احمد 5/23، و النسائی 8/163-164، و الطبرانی (371) (7) من

طریق سلم بن زبیر، عن عبد الرحمن بن طرفة، به.

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یا تو ان دونوں کو اتار دو یا ان دونوں کو پہن لو اور جب تم جو تاپہنؤ تو پہلے دائیں طرف والا پہنؤ اور جب اتارؤ تو پہلے بائیں طرف والا اتارو۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”تم ان دونوں کو اتار دو یا ان دونوں کو پہن لو۔“ یہ امر استحباب و ررہنمائی کے طور پر ہے اور اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ایک جو تاپا ایک موزہ پہن کر چلنے سے منع کیا جائے۔



کتاب الزینة والتطیب

کتاب زریب وزینت اور خوشبو لگانے کے بارے میں روایات

5462 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ، عَنْ عَرْفَةَ بْنِ أَسْعَدَ جَدِّهِ

(متن حدیث): أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرَقٍ فَاتَّقَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

✽✽✽ عرفہ بن اسعد اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جنگ کلاب کے دن ان کی ناک ضائع ہو گئی تو

انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس میں سے بو آنے لگی تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ التَّطْيِبِ لِلْمَرْءِ بِالْعُودِ النَّبِيِّ وَالْكَافُورِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ خالص عود اور کافور کو خوشبو کے طور پر لگائے

5463 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مَطْرَأَةٍ، وَبِكَافُورٍ يَطْرُحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ، ثُمَّ

5463 - أحمد بن سعيد روى له أبو داود وهو صدوق ومن فوقه ثقات على شرط مسلم، إلا أن مخرمة لم يسمع من أبيه، قاله

أحمد عن حماد بن خالد عن مخرمة نفسه، وكذا قال سعيد بن أبي مریم، عن موسى بن سلمة، عن مخرمة، وزاد: إنما هي كتب

كانت عندنا، وقال علي بن المدینی: لم أسمع أحداً من أهل المدينة يقول عن مخرمة: إنه قال في شيء من حديثه: سمعت أبي،

وقال المؤلف في "نقائه": 7/510 "يحتاج بروايته من غير روايته عن أبيه، لأنه لم يسمع من أبيه ما يروى عنه، قال أحمد بن حنبل

عن حماد بن خالد الخياط قال: أخرج إلي مخرمة بن بكير كتباً، فقال: هذه كتب أبي، لم أسمع من أبي شيئاً، ثم روى المؤلف عن

ابن أبي أويس، قال: رأيت في كتاب مالك بخطه، قلت لمخرمة بن بكير: ما حدثتني سمعته من أبيك؟ فحلف لسمعه من أبيه، وقال

أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "الجرح والتعديل" 8/364 "بعد أن أورد خبر ابن أبي أويس: إن كان سمعها من أبيه، فكل حديثه

عن أبيه إلا حديثاً يحدث به عن عامر بن عبد الله بن الزبير. وأخرجه مسلم (2254) في الألفاظ: باب استعمال المسك ..

والنسائي 8/156 في الزينة: باب البخور، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 6/85، "والبیهقی 3/244 والبغوی (3168) من

طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقی 3/244 من طريق أحمد بن عبد الرحمن الدمشقي، حدثنا الوليد بن مسلم، عن

ابن لهيعة، عن بكير به.

قَالَ: هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب انکھی سلگاتے تھے تو اولہ (مخصوص قسم کی لکڑی) ذریعے سلگاتے تھے اور کافور کو بھی اس کے ساتھ ملا دیتے تھے پھر یہ بتاتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح انکھی سلگاتے تھے

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الزَّعْفَرَانِ أَوْ طِيبٍ فِيهِ الزَّعْفَرَانُ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ زعفران استعمال کیا جائے یا ایسی خوشبو

استعمال کی جائے جس میں زعفران ملا ہو اوہو

5464 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إسمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّرَعْفْرِ

❁❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع کیا ہے (یا زعفرانی رنگ

پینے سے منع کیا ہے)

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُسْتَقْصَى لِلْفِطَةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی تفصیل بیان کرتی ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

5465 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ

5464 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري.

إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدي مولاہم أبو بشر البصري المعروف بابن علية، ورواية شعبة عنه من رواية الأكاہر عن الأصغر. وأخرجه الترمذی (2815)) في الأدب: باب ما جاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال، من طريق آدم بن أبي إياس، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعی 1/314 وأحمد 3/101، ومسلم 2/101)) في اللباس والزينة: باب نهى الرجل عن التزعفر، وأبو داود (4179)) في الرجل: باب الخلق للرجال، والنسائي 8/189 في الزينة: باب التزعفر، وأبو يعلى (3888))، والبيهقي 5/36، والبقوى (3160)) من طريق إسماعيل بن علية، به. وأخرجه الطيالسي (2063))، والبخاري (5846)) في اللباس: باب النهي عن التزعفر للرجال، والنسائي 8/189، وأبو يعلى (3925))، والبيهقي 5/36 من طريقين عن عبد العزيز بن صهيب، به. وقال الترمذی: معنى كراهية التزعفر للرجل أن يطيب به. وانظر "شرح السنة 81-12/79"، و"الفتح 10/317"

5465 - إسناده صحيح، إبراهيم بن محمد الشافعی: هو ابن عم الإمام، روى له النسائي وابن ماجه، وهو صدوق، ومن فوفه

ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 3/187، ومسلم 2/101)) في اللباس والزينة: باب نهى الرجل عن التزعفر، وأبو داود (4179)) في الرجل: باب الخلق للرجال، والترمذی (281)) في الأدب: باب ما جاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال، وأبو يعلى (3889)) و (3934)) من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے، آدمی زعفران لگائے (یا زعفرانی

رنگ پہنے)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَحْسِينُ ثِيَابِهِ وَعَمَلِهِ إِذَا قَصَدَ بِهِ غَيْرَ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے، وہ اچھا لباس پہنے اور

اچھا عمل کرے جبکہ اس کا مقصد دنیاوی (فائدے کا حصول یا بڑائی کا اظہار) نہ ہو

5466 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُتَمِّصِ، بِوَسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ

بْنُ الْكُرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ابَانَ بْنِ تَغْلِبٍ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ

ابِرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ قُوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، فَقَالَ: إِنَّ

اللَّهُ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَعَمَّصَ النَّاسَ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا ایمان ہوگا۔ ایسا شخص جنت میں داخل نہیں

ہوگا، جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آدمی اس

بات کو پسند کرتا ہے اس کے کپڑے اچھے ہونے چاہئیں۔ اس کا جوتا اچھا ہونا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے تکبر یہ ہے آدمی حق کو قبول نہ کرے اور لوگوں کو کم تر سمجھے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَحْسِينِ الْمَرْءِ ثِيَابَهُ وَرِيبَاسَهُ

إِذَا كَانَ مُتَعَرِّيًا عَنْ غَمَصِ النَّاسِ فِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کا اپنے کپڑے اور لباس کو عمدہ کرنا

جائز ہے جبکہ اس میں لوگوں کو حقیر سمجھنے کا جذبہ نہ ہو

5467 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَمِينَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5466 - إسنادہ صحیح، جابر بن الکردی روی له النسائی وهو صدوق، ومن لوفه ثقات من رجال الصحیح. وقد تقدم برقم

عَبْدُ الْوَهَّابِ النَّقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حُبِّبْتُ إِلَى الْجَمَالِ، فَمَا أَحَبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ فِيهِ بِشْرَاكِ، أَقِمِّنَ الْكِبْرَ هُوَ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا الْكِبْرُ مِنْ سِفَةِ الْحَقِّ وَغَمَصِ النَّاسِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے خوبصورتی متاثر کرتی ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے اس حوالے سے کوئی شخص ایک تھے جتنا مجھ سے آگے ہو تو کیا یہ چیز تکبر ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں تکبر یہ ہے آدمی حق کو قبول نہ کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَرْكُ كِسْوَةِ الْحَيْطَانِ بِالْأَشْيَاءِ

الَّتِي يُرِيدُ بِهَا التَّجَمُّلَ دُونَ الْإِرْتِفَاقِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ دیواروں پر ایسی چیزیں

نہ لگائے جن کا مقصد صرف زیب و زینت ہو کوئی اور سہولت حاصل کرنا مراد نہ ہو

5466- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ، مَوْلَى بَنِي النَّجَارِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ أَوْ تِمْنَالٌ فَقُلْتُ: أَنْطَلِقُ إِلَى عَائِشَةَ فَاسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَاتَيْتُهَا فَقُلْتُ: يَا أُمَّهُ، إِنَّ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تِمْنَالٌ أَوْ كَلْبٌ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ سَأَحَدْتُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ: خَرَجَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قَوْلَهُ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَرْتُهُ عَلَى الْمَعْرُضِ، فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَزَّكَ وَنَصَرَكَ وَآكْرَمَكَ، فَنَظَرَ إِلَيَّ الْبَيْتِ فَرَأَى فِيهِ النَّمَطَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، وَرَأَيْتُ

5467- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسماعيل بن أبي سميعة، فمن رجال

البخاري. وأخرجه أبو داود (4092) في اللباس: باب ما جاء في الكبر، عن محمد بن المشي، عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/181-182 من طريق أبي بحر عبد الرحمن بن عثمان البكرائي، عن هشام، به.

5468- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح فمن رجال مسلم. وأخرجه

مسلم (2106) (87) (2107) في اللباس: باب تحريم صورة الحيوان، وأبو داود (4154) في اللباس: باب في الصور، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 7/271-272 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به. وأخرجه أبو داود (4153)، وأبو يعلى (1/32)، والطحاوي 4/282 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. ولم يذكر في "مسند أبي يعلى": زيد بن خالد الجهني، وأخرجه أحمد 4/30 مختصراً كذلك. وانظر (5813)، و (5820)، و (5825)، و (5830).

الْكَرَاهَةَ لِي وَجِهَهُ، فَجَذَبَتْهُ حَتَّى مَتَّكَهُ أَوْ قَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقْنَا أَنْ نَكْسُوَ الطَّيِّبَ وَالْبَجَارَةَ قَالَتْ: لَقَطَعْتُهُ قَطْعَتَيْنِ وَحَسَوْتُهُمَا لَيْفًا، فَلَمْ يَعْزِمْ ذَلِكَ عَلَيَّ

﴿﴾ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتابیا تصویر موجود ہو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سوچا میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے اس بارے میں دریافت کروں گا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے امی جان ایک صاحب نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتاب موجود ہو۔“

کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں ذکر کرتے ہوئے سنا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جی نہیں، لیکن میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی غزوے میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ کے واپس آنے کا وقت ہوا تو میں نے ایک کپڑا لیا اور اسے پردے کے طور پر لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے دروازے پر آپ کا استقبال کیا۔ میں نے عرض کی: آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے آپ کو عزت عطا کی۔ آپ کی مدد کی اور آپ کی عزت افزائی کی۔

نبی اکرم ﷺ نے گھر کی طرف دیکھا تو آپ کو وہ پردہ نظر آیا آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے آپ کے چہرے پہ ناپسندیدگی کے آثار محسوس ہو گئے۔ میں نے وہ پردہ اتار کر اسے پھاڑ دیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے کاٹ دیا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق عطا کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم مٹی اور پتھروں کو لباس پہنائیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کپڑے کے دو حصے کئے اور ان میں پتے بھر دیئے۔ (یعنی ان کے ٹکے بنا لئے) تو نبی اکرم ﷺ نے اس حوالے سے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَغْيِيرَ شَيْبِهِ بِبَعْضِ مَا يُغَيِّرُهُ مِنَ الْأَشْيَاءِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ سفید بالوں کی رنگت کسی ایسی چیز کے ذریعے

تبدیل کر دے جس کے ذریعے ان کی رنگت کو تبدیل کیا جاتا ہے

5469 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَ أَسَنَ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ،

فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتْمِ حَتَّى قَنَّ لَوْنُهَا سَوَادًا، فَلَمَّا أَصْبَحَتْ غَدَوْتُ، فَقُلْتُ: قَنَّا لَوْنُهَا سَوَادًا، قَالَ: لَمْ أَقُلْ

سَوَادًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے آپ کے ساتھیوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ عمر رسیدہ تھے وہ مہندی اور کتم (نامی بوٹی) ملا کر خضاب لگاتے تھے یہاں تک کہ (ان کے بالوں کا رنگ) سیاہ ہو چکا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اگلی مرتبہ جب میں ان کے پاس گیا تو میں نے کہا: (روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان کا رنگ سیاہ ہونے کے قریب تھا تو) (راوی استاد) نے کہا: میں نے یہ نہیں کہا: سیاہ۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَخْضِيبِ اللَّحْيِ لِمَنْ تَعَرَّى عَنِ الْعِلَالِ فِيهِ

داڑھی کو خضاب لگانے کا حکم ہونے کا تذکرہ جو شخص اس بارے میں علتوں سے پاک ہو

5470 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ،

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک یہودی اور عیسائی (بالوں کو) رنگتے نہیں ہیں، تو تم لوگ ان کے برخلاف کرو۔“

5469 - إسناده صحيح على شرط الصحيح . أبو عبيد : هو المذحجي صاحب سليمان بن عبد الملك مختلف في اسمه،

علق له البخاری، واحتج به مسلم . وعلقه البخاری في "صحيحه (3920)" في مناقب الأنصار : باب هجرة النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابه إلى المدينة، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد، ولفظه "قدم النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المدينة، فكان أسن أصحابه أبو بكر فغلقها بالحناء والكتم حتى قتلونها." ووصله الإسماعلي كما في "تغليق التعليق 4/97" عن الحسن، هو ابن سفيان، وابن أبي حسان، قال: حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم، به. وأخرجه ابن سعد 3/191، والبخاری (3919)، وأبو نعيم في "الحلية 5/248" من طريق إبراهيم بن أبي عيلة عن عقبة بن وساج، عن أنس، قال: قدم النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وليس في أصحابه أشمط غير أبي بكر، فغلقها بالحناء والكتم.

5470 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد

2/401، والنسائي 18/37 في الزينة : باب الإذن بالخضاب، والبقوى (3174) من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (20175)، وأحمد 2/240، وابن أبي شيبة 8/431، والبخاری (3462) في أحاديث الأنبياء : باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و (5899) في اللباس : باب الخضاب، ومسلم (2103)، في اللباس والزينة : باب في مخالفة اليهود في الصبغ، وأبو داود (4203)، في الرجل : باب في الخضاب، والنسائي 8/137 في الزينة : باب الإذن بالخضاب، والبيهقي 7/309 من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه بنحوه الترمذي (1752) في اللباس : باب ما جاء في الخضاب، من طريق عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، به . وقال : حسن صحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/431، والبخاری (5899)، ومسلم (2103)، وأبو داود (4203)، والنسائي 8/137، والبيهقي 7/309 و 311 من طريقين عن أبي هريرة، به . وانظر (5473).

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِصَابِ الْمَرْءِ السَّوَادِ

آدمی کو سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت کا تذکرہ

5471- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أُنْسِي بَابِي فَحَافَةَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَثْفَامَةٌ بَيْضَاءُ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوا رَأْسَهُ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافة کو (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) لایا گیا۔ ان کے سر اور داڑھی (کے بال) کثفامہ پھول کی طرح سفید تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے سر (کے بالوں کی رنگت) تبدیل کرو و البتہ سیاہ رنگ استعمال کرنے سے بچنا۔

5472- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي فَحَافَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: لَوْ أَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ لِأَتَيْنَاهُ تَكْرِمَةً لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ: فَأَسْلَمَ

وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّفَامَةِ بَيْضَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوهُمَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوهُمَا لَفْظَةٌ أَمْرٍ بِشَيْءٍ،

وَالْمَأْمُورُ فِي وَصْفِهِ مُخَيَّرٌ أَنْ يُغَيَّرَهُمَا بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَشْيَاءِ، ثُمَّ اسْتَشْنَى السَّوَادَ مِنْ بَيْنِهَا، فَهِيَ عَنْهُ، وَيَقِي

سَائِرُ الْأَشْيَاءِ عَلَى حَالِهَا

5471- إسناده على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2102) (79) في اللباس: باب استحباب خضاب الشهب بصفرة أو

حمرة وتحريمه بالسواد، وأبو داود (4204) في الرجل: باب في الخضاب، والبيهقي 7/310 عن أبي الطاهر بن السرح، بهذا

الإسناد. وأخرجه أبو داود (4204) في الرجل: باب في الخضاب، والنسائي 8/138 في الزينة: باب النهي عن الخضاب بالسواد

والحاكم 3/244، والبيهقي 7/310 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه عبد الرزاق (20179)، وأحمد 3/316 و3/322 و3/338،

ومسلم (2102) (78)، وابن ماجه (3624) في اللباس: باب الخضاب بالسواد وأبو يعلى (1819)، والبخاري (3179) من

طرق عن أبي الزبير، به. وفيه عند الجميع عن أبي الزبير.

5472- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو يعلى (2831) عن الحسن بن أحمد بن أبي شعيب، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 3/160، والحاكم 3/244 من طريق محمد بن سلمة، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي

على شرط البخاري، والصواب أنه على شرط مسلم، فإن محمد بن سلمة لم يخرج له البخاري، وقد تحرف في المطبوع من "المستدرک" إلى محمد بن أبي سلمة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: اگر تم ان بزرگ کو گھر میں رہنے دیتے اور میں خود ان کے پاس چلا جاتا (تو یہ ٹھیک تھا)

(راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کے لئے یہ بات ارشاد فرمائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا ان کے سر اور داڑھی کے بال ٹنغا مہ پھول کی طرح سفید تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی رنگت تبدیل کر دو البتہ سیاہ رنگ استعمال کرنے سے بچنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”ان کی رنگت تبدیل کر دو“۔ یہ لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے لیکن اس کی صفت کے بارے میں جو حکم ہے اس میں اختیار دیا گیا ہے۔ آدمی جس چیز کے ذریعے چاہے تبدیل کر دے پھر اس میں سے سیاہ رنگ کا استثناء کر لیا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا تو باقی تمام چیزیں اپنی اصل حالت پر برقرار ہیں گی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَغْيِيرِ الشَّيْبِ إِذَا كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَا يُغَيِّرُونَهُ

سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

کیونکہ اہل کتاب اس کو تبدیل نہیں کرتے ہیں

5473 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سفید بالوں کی رنگت تبدیل کر دو اور یہودیوں و عیسائیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔ (کیونکہ وہ بالوں کو خضاب نہیں لگاتے)“

ذِكْرُ أَحْسَنِ مَا يُغَيَّرُ بِهِ الشَّيْبُ

اس سب سے بہترین چیز کا تذکرہ جس کے ذریعے سفید بالوں کی رنگت تبدیل کی جاتی ہے

5474 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوْنِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي

5473 - إسنادہ حسن، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر محمد بن عمرو، فقد روی له البخاری ومسلم متابعة، وهو صدوق . ابن إدريس : هو عبد الله الأودي. وأخرجه البغوی (3175) من طریق أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/261 عن ابن نمير، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه أيضاً 2/261 و 499 عن يزيد، عن محمد بن عمرو، به. وقد تقدم برقم (5470).

ذَرَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْوَحْنَاءُ وَالْكُتْمُ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس چیز کے ذریعے تم سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرتے ہو ان سب سے بہترین چیز مہندی اور کتم ہے۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقِصِّ الشَّوَارِبِ وَتَرْكِ اللَّحَى

موچھیں چھوٹی کروانے اور داڑھی چھوٹی نہ کروانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5475 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَسَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ

اللِّحَى

تَوْضِیحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا رَوَى مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ، وَاسْمُ

أَبِي بَكْرٍ: عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موچھیں چھوٹی رکھنے اور داڑھی بڑی رکھنے کا حکم دیا

ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام مالک نے ابو بکر بن نافع کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ کوئی اور حدیث نقل

نہیں کی اور ابو بکر بن نافع کا نام عمر ہے۔

5474 - إسنادہ صحیح، محمد بن عبد الملك روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين،

ومعمر بن راشد سمع من الجريري قبل الاختلاط. أبو الأسود: هو الدؤلي ظالم بن عمرو. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20174).

ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد (5/147 و5/150، وأبو داود (4205)) في الرجل: باب في الخضاب، والطبراني (1638).

وأخرجه أحمد (5/150 و5/154 و156 و169، والترمذي (1753)) في اللباس: باب ما جاء في الخضاب، والنسائي (8/139).

في الزينة: باب الخضاب بالحناء والكتم، وابن ماجه (3622)) في اللباس: باب الخضاب بالحناء، من طريق الأجلح، عن

عبد الله بن بريدة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه النسائي (8/139، والخطيب في "تاريخ بغداد" (8/35)

من طريقين عن أبي ذر.

5475 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. وهو في "الموطأ" (2/947) في الشعر: باب السنة في الشعر. ومن طريق مالك

أخرجه أحمد (2/156 و2/259) (53) في الطهارة: باب خصال الفطرة، وأبو داود (4199)) في الرجل: باب في أخذ

الشارب، والترمذي (2764)) في الأدب: باب ما جاء في إعفاء اللحية، وأبو عوانة (1/189، والبيهقي (1/151)، والبخاري (3193)).

وأخرجه أحمد (2/16، وابن أبي شيبة (8/564، والبخاري (5892)) في اللباس: باب تقليم الأظفار، و (5893)) : باب إعفاء

اللحى، ومسلم (2/259) (52) و (54)، والترمذي (2763)، والنسائي (1/16) في الصلاة: باب إعفاء الشارب وإعفاء اللحى،

و (8/181) في الزينة: باب إعفاء الشوارب إعفاء اللحية، وأبو عوانة (1/189، والبيهقي (1/17/49 و150، والبخاري (3194)) من طريقين عن نافع، به.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهَذَا الْأَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

5476 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ

الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ آعِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذِكْرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجُوسَ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ يُوفُونَ سِبَالَهُمْ، وَيَحْلِقُونَ

لِحَاهُمْ، فَخَالِفُوهُمْ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْزُ سِبَالَهُ، كَمَا تَجْزُ الشَّاةُ أَوِ الْبَعِيرُ

﷞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے مجوسیوں کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ لوگ موچھیں بڑی رکھتے ہیں اور داڑھیاں منڈوا دیتے ہیں، تو تم لوگ ان کے برخلاف کرو۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی موچھیں یوں صاف کروا دیتے تھے جس طرح بکری یا اونٹ کے بال صاف کئے جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ تَرْكِ قَصِّ الشَّوَارِبِ مُخَالَفَةً لِلْمُشْرِكِينَ فِيهِ

موچھیں چھوٹی نہ کروانے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ان کے بارے میں

مشرکین کے برخلاف کیا جائے گا

5477 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمِيْرٍ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدَةَ بْنَ حَمِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

5476 - إسناده حسن، معقل بن عبید اللہ، هو الجزری الحرانی، روی له مسلم، ووثقه أحمد، وقال النسائی: صالح، ولا بن

معین فیہ ثلاثة أقوال: ثقة، لا بأس به، ضعیف، وذكره المؤلف فی "فتاھ" وقال: كان یخطئ، ولم یفحص خطؤه فیستحق الترك،

وقال ابن عدی بعد أن سرد له جملة أحادیث: هو حسن الحدیث لم أجد فی حدیثه حديثاً منكراً. قلت: وباقی السند رجاله ثقات.

وأخرجه البیهقی 1/151 من طریق معقل بن عبید اللہ، بهذا الإسناد. وأخرخ ابن أبی شیبہ 8/566 عن وكیع، عن معقل، عن ميمون

قال: كان ابن عمر یعرض شاربه فیجزه كما تجز الغنم.

5477 - إسناده صحیح. وأخرجه الترمذی (2761) فی الأدب: باب ما جاء فی قص الشارب، والنسائی 1/15 فی

الطهارة: باب قص الشارب، والشهاب القضاعی فی "مسندہ" (358) من طریقین عن عبیدة بن حمید، بهذا الإسناد. قال

الترمذی: حدیث حسن صحیح. وأخرجه أحمد 4/366 و368، وابن أبی شیبہ 8/564، والنسائی 8/129-130 فی الزینة: باب

إحفاء الشارب، والطبرانی (5033) و(5034) و(5036)، والقضاعی (356) و(357) من طرق عن یوسف بن صهیب، به.

وأخرجه الطبرانی فی "الکبیر" (5035)، وفی "الصغیر" (278) من طریق الزبیر بن السراج، عن حبیب بن یسار، به. وأخرجه

الطحاوی فی "مشکل الآثار" 2/138 من طریق یوسف بن صهیب، عن حبیب بن یسار، عن أبی رملة واسمه عبد اللہ بن أبی أمامة،

عن زید بن أرقم... فهو من المزید فی متصل الأسانید.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا

✽✽ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص مونچھیں چھوٹی نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي هِيَ مِنَ الْفِطْرَةِ

ان اشیاء کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو فطرت کا حصہ ہیں

5478 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْفِطْرَةُ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا اور زیر ناف بال صاف کرنا فطرت کا حصہ ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ هَذَا الْعَدَدَ الْمَوْصُوفِ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرُدِّ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس روایت میں جو عدد نقل

کیا گیا ہے اس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

5479 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5478 - حدیث صحیح، ہشام بن عمار روی له البخاری متابعہ و تعلیقاً، ومن فوقه علی شرطهما. وأخرجه أحمد 2/118، (البخاری 5888)، فی اللباس: (باب قص الشارب، و 5890)، (باب تقليم الأظفار، والنسائي 1/15 فی الطهارة: (باب حلق العانة، والبيهقي 1/149 و 3/243-244 من طرق عن حنظلة بن أبي سفيان، بهذا الإسناد.

5479 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد ابن عبد الأعلى فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 1/14 فی الطهارة: (باب تقليم الأظفار، و 8/181 فی الزينة: (باب ذكر الفطرة، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/229 عن معتمر، به. وأخرجه أحمد 2/283 و 410 و 489، (الترمذي 2756)، (باب ما جاء في تقليم الأظفار، من طريقين عن معتمر، به. وأخرجه البخاری 5891)، (باب تقليم الأظفار، و 6297)، (باب الاستئذان: (باب الختان ونف الإبط وأبو عوانة 1/190 من طريق إبراهيم بن سعد، عن ابن شهاب، به.

(متن حدیث): خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْإِحْتَانُ
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 ”پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں مونچھیں چھوٹی کرنا بظلوں کے بال صاف کرنا ناخن تراشنا زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔“

5480 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْإِحْتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”فطرت پانچ چیزیں ہیں ختنہ کروانا زیر ناف بال صاف کرنا مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا بظلوں کے بال صاف کرنا۔“

5481 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَالْإِحْتَانُ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”فطرت پانچ چیزیں ہیں ناخن تراشنا مونچھیں چھوٹی کرنا زیر ناف بال صاف کرنا اور بظلوں کے بال صاف کرنا۔“

5480 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملة بن یحیی، فمن رجال مسلم. وهو فی صحیحہ (257) (50) فی الطہارۃ: باب خصال الفطرۃ، عن حرملة بن یحیی، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (257) (50)، والنسائی 1/13-14 فی الطہارۃ: باب ذکر الفطرۃ، وأبو عوانة 1/190، والبیہقی 3/244 و8/323 من طرق عن ابن وهب، به.
 5481 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. وأخرجه أحمد 2/239، والبخاری (5889) فی اللباس: باب قص الشارب، ومسلم (257) (49) فی الطہارۃ: باب خصال الفطرۃ وأبو داود (4198) فی الرجل: باب فی أخذ الشارب، والنسائی 1/15 فی الطہارۃ: باب تنف الإبط، وفی "الکبری" كما فی "التحفۃ 10/12"، وابن ماجه (292) فی الطہارۃ: باب الفطرۃ وأبو عوانة 1/190، والبیہقی 1/149، والبعوی (3195) من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری فی "الأدب المفرد" (1257)، والنسائی 8/128 فی الزینۃ: باب من السنن: الفطرۃ، من طریقین عن أبی ہریرۃ. ووقفه من قول أبی ہریرۃ مالک فی "الموطأ" 2/921 "فی صفة النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: باب ما جاء فی السنۃ فی الفطرۃ والنسائی 8/129 فی الزینۃ: باب من السنن، من طریقین عن سعید المقبری، عن أبی ہریرۃ.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اسْتِعْمَالَ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مِنَ الْفِطْرَةِ، لَا أَنَّهَا كُلُّهَا الْفِطْرَةُ نَفْسُهَا
اس بات کے بیان کا تذکرہ فطرت سے تعلق رکھنے والی ان اشیاء پر عمل کیا جائے گا اس سے یہ مراد
نہیں ہے یہ چیزیں اپنی ذات کے اعتبار سے فطرت کا حصہ ہیں

5482 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِثَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ
الْأَظْفَارِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”پانچ چیزیں فطرت ہیں ختنہ کرنا زیناف بال صاف کرنا بظلوں کے بال صاف کرنا مونچھیں چھوٹی کرنا ناخن تراشنا“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِحْسَانِ إِلَى الشَّعْرِ لِمُرْتَبِيهِ، وَتَنْظِيفِ الشِّيَابِ، إِذِ النَّظَافَةُ مِنَ الدِّينِ
بالوں والے شخص کو بال سنوارنے اور کپڑے صاف رکھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

کیونکہ صفائی دین (کے احکام) کا حصہ ہے

5483 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ،
قَالَ:

(متن حدیث): آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فِي مَنْزِلِنَا، فَرَأَى رَجُلًا شَعْنًا، فَقَالَ: أَمَا كَانَ
هَذَا يَجِدُ مَا يُسْكِنُ بِهِ شَعْرَهُ وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَبِسْحَةٌ، فَقَالَ: أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَا يَغْسِلُ بِهِ تَوْبَهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر ہم سے ملنے کے لئے آئے آپ نے ایک شخص کو
بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ دیکھا تو آپ نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعے یہ اپنے بالوں کو
سنوارے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی چیز

5482 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم (5479) و (5480) و (5481).

5483 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري.
وأخرجه أحمد (3/357)، وأبو داود (4062)، في اللباس: باب في غسل الثوب وفي الخلقان، والنسائي (8/183-184) في الزينة:
باب تسكين الشعر، وأبو يعلى (2026)، والحاكم (4/186)، وأبو نعيم (6/78) من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وصححه
الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

نہیں پاتا جس کے ذریعے اپنے کپڑوں کو دھو لے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّرَجُّلِ فِي كُلِّ يَوْمٍ لِمَنْ بِهِ الشَّعْرُ
جس شخص کے بال ہوں اسے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5484 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَبًّا

✽✽ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزانہ) کنگھی کرنے سے منع کیا ہے البتہ ایک

دن کے وقفے کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔

5485 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ

رُؤُوسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ
فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اپنے بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے

جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس چیز کے بارے میں اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند تھا جس کے بارے میں آپ پر کوئی حکم نازل ہوا ہو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

5484 - رجالہ ثقات رجال الشيخين غير سهل بن صالح - وهو ابن حكيم الأنطاكي - فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو

ثقة. هشام: هو ابن حسان، والحسن: هو ابن أبي الحسن البصري. وأخرجه أحمد 4/86، وأبو داود (4159)، في أول الترجل،
والترمذی (1756)، في اللباس: بما جاء في النهي عن الترجل إلا غبًّا، وفي "الشمائل (34)"، والبغوي (3165)، عن يحيى بن
سعید القطان، بهذا الإسناد. قال الترمذی: حديث حسن صحيح. وأخرجه الترمذی (1756)، والنسائي 8/132، في الزينة: باب
الرجل غبًّا، وأبو نعیم في "الحلیة 6/276" من طریقین عن هشام، به.

5485 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى (2554)". وقوله: "ففرق رسول الله صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" أي: بعد السدل، ولفظ البخاري وغيره: ثم فرق بعد. وأخرجه أحمد 2/320 عن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه
أحمد 2/287، والبخاري (3558)، في المناب: باب صفة النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و (3944)، في مناقب الأنصار: باب إتيان
اليهود النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حين قدم المدينة، ومسلم (2336)، في الفضائل: باب في سدل النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شعره
وفرقه، والترمذی في "الشمائل (29)"، والنسائي 8/184، في الزينة: باب فرق الشعر، من طرق عن يونس، به. وأخرجه أحمد
1/246 و261، والبخاري (5917)، في اللباس: باب الفرق، ومسلم (2336)، وأبو داود (4188)، في الترجل: باب ما جاء في
الفرق، وابن ماجه (3632)، في اللباس: باب اتخاذ الحمة والذوائب وأبو يعلى (2377)، من طرق عن الزهري، به.

مانگ نکالنا شروع کر دی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اِكْتِثَارِ الْمَرْءِ فِي الْحَلِيِّ وَالْحَرِيرِ عَلَى اَهْلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی بیوی کو زیادہ زیورات اور زیادہ ریشم پہنائے

5486 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا عُشَانَةَ الْمَعَاوِرِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحَلِيَّةَ وَالْحَرِيرَ، وَيَقُولُ: إِنْ كُنْتُمْ

تُحِبُّونَ حَلِيَّةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: أَبُو عُشَانَةَ اسْمُهُ حَتَّى بَنِي يَوْمِنَ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو زیورات اور ریشم استعمال کرنے

سے منع کیا تھا۔ آپ یہ فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور کو اور اس کے ریشم کو پسند کرتے ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

شیخ (یعنی امام ابن حبان) فرماتے ہیں ابو عشانہ نامی راوی کا جی بن یومین ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّخْتِمِ بِالذَّهَبِ إِذِ اسْتِعْمَالُهُ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سونے کی انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ اسے پہننا مردوں کے لیے حرام ہے

5487 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی (پہننے سے) منع کیا ہے۔“

5486 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي عشانة، فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه وهو ثقة .

وأخرجه النسائي 8/156 في الزينة: باب الكراهية للنساء في إظهار الحلبي والذهب، والطبراني (835) 17/، والحاكم 4/191

من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي ! وأخرجه أحمد 4/145 من طريق

رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به .

5487 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطيالسي (2452)، وأحمد 2/468، والبخاري (5864) في

اللباس: باب خواتيم الذهب، ومسلم (2089) في اللباس والزينة: باب تحريم الذهب على الرجال والنسائي 8/192 في الزينة:

باب النهي عن لبس خاتم الذهب، والطحاوي 4/261، والبيهقي 4/145، والبخاري (3129) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .

وقرن أحمد في روايته حجاجاً بشعبة، وأخرجه النسائي 8/170 في الزينة: باب حديث أبي هريرة والاختلاف على قتادة، و 8/192

من طريق عبد الملك بن عبيد، عن بشير بن نهيك، به .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَتَخْتَمَ الْمَرْءُ بِخَاتَمِ الْحَدِيدِ أَوْ الشَّبِيهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی لوہے یا اس جیسی کسی اور (دھات کی بنی ہوئی) انگوٹھی پہنے

5488 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ بْنِ ذَرِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو طَيِّبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: مَا لِي أَرَى

عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبِيهِ، فَقَالَ: مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَيْ شَيْءٍ اتَّخِذْهُ؟ قَالَ: مِنْ وَرْقٍ، وَلَا تَعْتَمَهُ مِثْقَالًا

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے

لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ اس شخص نے اسے اتار دیا

پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے شبہ کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے مجھے تم سے بتوں کی بو

آ رہی ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چاندی کی اور تم اس کی

ایک مثقال پوری نہ کرنا (یعنی اس سے کم وزن کی ہو)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَلْبَسَ الْمَرْءُ خَاتَمَ الذَّهَبِ، إِذْ لُبْسُهُ فِي الدُّنْيَا لِلنِّسَاءِ دُونَ الرِّجَالِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی سونے کی انگوٹھی پہنے کیونکہ دنیا میں اس کو پہننے کی اجازت

خواتین کے لیے ہے مردوں کے لیے نہیں ہے

5489 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

حَدَّثَهُ

5488 - إسناده ضيف، عبد الله بن مسلم أبو طيبة، قد انفرد به عن عبد الله بن بريدة وقال المؤلف في "تفاته: 7/49"

يخطء ويخالف، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به. وأخرجه الترمذی (1785) في اللباس: باب ما جاء في الخاتم الحديد،

وأبو داود (4223) في الخاتم: باب ما جاء في خاتم الحديد، والنسائي 8/172 في الزينة: باب مقدار ما يجعل في الخاتم من

الفضة، من طرق عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذی (1785) من طريق يحيى بن واضح، عن عبد الله بن مسلم،

به. وقال الترمذی: هذا حديث غريب.

5489 - حديث صحيح، إسناده قوي، بشر بن الوليد، هو أبو الوليد الكندي الفقيه، صاحب أبي يوسف القاضي، ومن

المقدمين عنده، سمع عبد الرحمن الغسيل، ومالك بن أنس، وغيرهما، وروى عنه أبو القاسم البغوي، وأبو يعلى، وحامد بن محمد

بن شعيب البلخي وغيرهم.

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَحَدَّثَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ لَكَ شَانًا، فَارْجِعْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِيَامَةَ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ أَذِنَ لَهُ، وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْرَضْتَ عَنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ جِنْتِي وَفِي يَدِكَ حِمْرَةٌ مِنْ نَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بِجَمْرٍ كَبِيرٍ، وَكَانَ قَدِ قَدِمَ بِحِلْيَتِي مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جِئْتَ بِهِ غَيْرَ مُعْنٍ عَنَّا شَيْئًا، إِلَّا مَا أَعْنَتْنَا عَنَّا حِجَارَةُ الْحَوْرَةِ، وَلَكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ الرَّجُلُ: اَعْذِرْنِي فِي أَصْحَابِكَ لَا يَطْنُونَ أَنْتَ سَخِطْتَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ، لَفَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَدْرَهُ، وَأَخْبَرَ أَنَّ الْإِدْيَ كَانَ مِنْهُ إِنَّمَا كَانَ لِخَاتِمِهِ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجران سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ آپ نے اس شخص سے کوئی سوال نہیں کیا۔ وہ شخص اپنی بیوی کے پاس واپس گیا۔ اسے اس بارے میں بتایا تو اس نے کہا: تمہارے ساتھ ضرور کوئی معاملہ ہے۔ تم واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ انگوٹھی اتار دو جب اس شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب بھی دیا۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پہلے آپ نے مجھ سے کیوں منہ پھیر لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میرے پاس آئے تھے تو تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو میں بہت سے انگارے لے کر آیا ہوں۔ وہ شخص بحرین سے کئی زیورات لے کر آیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کوئی ایسی چیز نہیں لے کر آئے جس کے بغیر ہمارا گزارنا نہ ہو سکتا ہو تا ہم یہ دنیاوی زندگی کا ساز و سامان ہے۔ اس شخص نے عرض کی: آپ میری معذرت قبول کریں۔ آپ کے اصحاب یہ نہ سمجھیں کہ آپ کسی حوالے سے مجھ پر ناراض ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے اس کی معذرت قبول کرنے کا اعلان کیا اور یہ بات بتائی کہ آپ کی ناراضگی صرف اس کی انگوٹھی کی وجہ سے تھی۔

ذِكْرُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْخَاتَمِ مِنَ الْوَرِقِ يُرِيدُ بِهِ لُبْسَهُ

آدمی کے لیے چاندی کی انگوٹھی کے پہننے کے جائز ہونے کا تذکرہ

5490 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ أَبْصَرَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، فَصَنَعَ

النَّاسَ خَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو چاندی کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگوٹھی اتار دی تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار دیں۔

ذِكْرُ اخْبَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَلْبَسُ
الْخَاتَمَ الذَّهَبَ الَّذِي رَمَى بِهِ

نبی اکرم ﷺ کا اس بات کی اطلاع دینے کا تذکرہ اب آپ وہ سونے کی انگوٹھی نہیں پہنیں گے جس کو آپ نے اتار دیا ہے

5491 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَآخَبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: (متن حدیث): اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَلَبَسَهُ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ، وَإِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے پہنا تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ انگوٹھی پہنی تھی۔ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے اسے اتار دیا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِهِ أَنَّهُ مُضَادٌّ
لِخَبَرِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ الَّذِي ذَكَرْنَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم (حدیث) کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ابراہیم بن سعد کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5491 - إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 8/165 في الزينة: باب خاتم الذهب، و: 192: باب صفة خاتم النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونقشه، عن علي بن حجر، عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 2/936 في صفة النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: باب ما جاء في لبس الخاتم، والبخاري (5867) في اللباس: باب رقم (47)، و: (7298) في الاحتصام: باب الاقتداء بأفعال النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريقين عن عبد الله بن دينار، به. وانظر (5494) و (3495) و (5499)، و (5500).

5492 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَا خَاتَمًا

مِنْ ذَهَبٍ فَاضْطَرَبَ النَّاسُ الْخَوَاتِيمَ، فَرَمَى بِهِ، وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک دن سونے کی انگوٹھی دیکھی تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے اتار دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اسے اب کبھی نہیں پہنوں گا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا رَمَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ ذَلِكَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی وہ انگوٹھی اتار دی تھی

5493 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوِلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ، وَقَالَ: شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مُنْذُ

الْيَوْمِ ثُمَّ رَمَى بِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اسے پہنا پھر آپ نے

ارشاد فرمایا: آج اس نے مجھے تمہاری طرف سے مشغول کر دیا۔ پھر آپ نے اسے اتار دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْفَاصِلِ لِهَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جو ان دونوں روایات کے درمیان فصل پیدا کرتی ہے

5492 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الحارث المخزومي فمن رجال

مسلم. وأخرجه أحمد 3/206 عن عبد الله بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/206، ومسلم (2093) (60) في اللباس والزينة: باب طرح الخواتيم، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 131 من طرق عن ابن جريج، به. وقد سلف برقم (5490).

وقوله "فاضطرب الناس الخواتيم" أي: أمروا أن يضرب لهم ويصاغ، وهو "الفعل" من الضرب الصياغة والطاء بدل من التاء.

5493 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. عثمان بن عمر: هو العبدى. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص

131، عن القاسم بن محمد، عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/194 في الزينة: باب طرح الخاتم وترك لبسه،

عن محمد بن علي بن حرب، عن عثمان بن عمر، به.

جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5494 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

شَجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَالْقَاهُ مِنْ يَدِهِ، وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ، فَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے اتار دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کا نمونہ ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ آپ نے اس میں لفظ ”محمد رسول اللہ“ نقش کروایا تھا۔ یہ انگوٹھی آپ کے دست اقدس میں رہی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ فِي يَدِ الْخَلِيفَةِ بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

خلیفہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی رہی تھی

5495 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيمَ، فَالْقَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ

5494 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر الولید بن شجاع، فمن رجال مسلم. وأخرجه

أحمد (2/18، والبخاری (5865)) فی اللباس: باب خواتیم الذهب، و (5866): باب خاتم الفضة، و (5873): باب نقش الخاتم، و مسلم (2091) (53) و (54) فی اللباس والزینة: باب تحريم خاتم الذهب علی الرجال، و باب لبس النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتماً من ورقٍ نقشه محمد رسول اللہ، و أبو داود (4218) فی الخاتم: باب ما جاء فی اتخاذ الخاتم، و النسائی (8/178) فی الزینة: باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء، من طرق عن عبید اللہ، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری (5876) فی اللباس: باب من جعل فص الخاتم فی بطن کفه و (6651) فی الأیمان والنذور: باب من حلف علی الشئ وإن لم یحلف، و مسلم (2091) (53) و (56) ، و أبو داود (4219) و (4220) ، و الترمذی (1741) فی اللباس: باب ما جاء فی لبس الخاتم فی الیمین، و فی "الشمائل"

(98) ، و النسائی (8/178) ، و 194: باب موضع الفص، و 195:

خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتَّى هَلَكَ مِنْهُ فِي بَنِي أَرَيْسٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کا ٹکینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتا دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا، پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ وہ آپ کے دست اقدس میں رہی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ ان سے بڑا ریس میں گر گئی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ نَقُشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی میں کیا نقش تھا

5496 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَرَعْرَةُ بْنُ الْبَرِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَزْرَةَ بْنَ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَقُشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَصْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ،

وَاللَّهُ سَطْرٌ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ لفظ محمد ایک سطر

میں تھا۔ لفظ رسول ایک سطر میں تھا اور لفظ اللہ ایک سطر میں تھا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَوَاتِيمِ بِمَا نَقَشَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاتَمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ انگوٹھی پر وہ چیز نقش کروائی جائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5495 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم (2091) (53) في اللباس والزينة : باب تحريم خاتم الذهب

على الرجال، والنسائي 8/192 في الزينة : باب صفة خاتم النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونقشه، و 195: باب طرح الخاتم وترك

لبسه، من طريقين عن محمد بن بشر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/22، وابن أبي شيبة 8/463، والترمذی في "الشمال" (89)،

والبيهقي 4/142، والبخاری (3134) من طريق عبد الله بن نمير، عن عبيد الله، به . وأخرجه الترمذی في "الشمال" (95)،

والبخاری (3133) من طريق أيوب، عن نافع، به.

5496 - حديث صحيح، إسناده حسن، والد أبي خليفة: اسمه الحجاب بن محمد بن صخر بن عبد الرحمن الجمحي، ذكره

المصنف في "نقته" 8/217، فقال: من أهل البصرة، يروى عن يزيد بن هارون والبصريين، حدثنا عنه ابنه الفضل بن الحجاب،

وعرعره بن البريد: قال يحيى في "تاريخه" ص: 399 نقه، وقال علي بن المديني في رواية محمد بن عثمان بن أبي شيبة: ص: 51:

كان عرعره ثقة ثباتاً، وقال في رواية عباس السندی: ضعيف، وذكره المؤلف في "النقات"، وقال أحمد في "العلل": 1/351: "كنا

بالبصرة وعرعره حي، فلم نقدركتبه عنه شيئاً، وقصر صاحب "تهذيب الكمال" فلم ينقل توثيق ابن معين ولا توثيق ابن المديني،

وتابعه مهذبته على ذلك، وباقي رجال السند ثقات. وقد تقدم من طريق آخر برقم (1415)، وسياقته برقم (6359).

نے اپنی انگوٹھی پر نقش کروائی تھی

5497 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي اصْطَنَعْتُ خَاتَمًا، فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشِهِ

✪✪ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے انگوٹھی بنوائی ہے۔ کوئی شخص

اس کے نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ أَنْ يَنْقُشُوا

نَقْشَ خَاتَمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو اس بات سے منع کرنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

انگوٹھی کے نقش کے مطابق نقش بنوائیں

5498 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اصْطَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا، وَقَالَ: إِنَّا صَنَعْنَا حِلْقًا وَنَقَشْنَا فِيهِ

نَقْشًا، فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ

✪✪ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی

5497 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. وهو فی "مسند ابی یعلیٰ (3943)". وأخرجه أحمد 3/290 عن عفان، عن

همام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/187، والبخاری (5874)، فی اللبس: باب الخاتم فی الخنصر، و (5877) فی اللباس: باب

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقش علی نقش خاتمہ، ومسلم (2092)، فی اللباس والزینة: باب لبس النبی صلی اللہ علیہ

وسلم خاتمًا من ورقٍ نقشه محمد رسول الله، والنسائی 8/176 فی الزینة: باب لبس خاتم الصفر، و: 193 باب موضع الخاتم،

وابو یعلیٰ (3896)، و (3936)، وأبو الشیخ فی "أخلاق النبی (131)"، والبیہقی 10/128 من طرق عن عبد العزیز بن

صہیب، بہ. وأخرجه عبد الرزاق (19465)، ومن طریقہ أحمد 3/161، والترمذی (1745)، فی اللباس: باب ما جاء فی لبس

الخاتم، وأبو الشیخ ص 131، والبیہقی 10/128، والبعوی (3137)، عن معمر، عن ثابت، عن أنس بنحوه. وقال الترمذی: هذا

حدیث صحیح حسن.

5498 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال

البخاری. وأخرجه ابن ابی شیبہ 8/456، ومسلم (2093)، فی اللباس والزینة: باب لبس النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتمًا من

ورقٍ نقشه محمد رسول الله، والنسائی 8/193 فی الزینة: باب صفة خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وابن ماجہ (3640)، فی

اللباس: باب نقش الخاتم، من طرق عن إسماعیل بن علیة، بهذا الإسناد.

بنوائی ہے اور اس میں ایک نقش بنوایا ہے کوئی شخص اس نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ تَخْتَمَ الْمَرْءِ فِي يَسَارِهِ مِنَ السَّنَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا سنت ہے

5499 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَفْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَيْسَهُ فِي يَمِينِهِ، وَجَعَلَ

فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، ثُمَّ رَمَى بِهِ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وِرْقٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے اپنے دائیں

ہاتھ میں پہنا۔ آپ اس کا ٹکینے والا رخ پھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ پھر آپ نے اسے اتار دیا اور آپ نے چاندی کی انگوٹھی

بنوائی۔

ذِكْرُ خَبْرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ

أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِيهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے علم حدیث میں مہارت نہ رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ

یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے جو ہم اس بارے میں پہلے ذکر کر چکے ہیں

5500 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُبَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ

5499 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر سہل بن عثمان العسکری، فمن رجال مسلم.

وأخرجه مسلم (2091) (53) فی اللباس والزینة: باب تحريم خاتم الذهب علی الرجال، والبیہقی 4/142 عن سہل بن عثمان،

بهذا الإسناد وانظر (5494) و (5495).

5500 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد اللہ الیشکری، وأبو بشر: هو جعفر بن یاس

بن أبی وحشیة. وأخرجه النسائی 8/179 فی الزینة: باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء، و: 195: باب طرح الخاتم وترك لبسه،

عن قتیبة بن سعید، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو الشیخ فی "أخلاق النبی" (ص 130، والبغوی 3135) من طریق أحمد بن عبدہ، عن

أبی عوانة، بہ.

كَفَّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ، وَلَا يَلْبَسُهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اس کا نمونہ ہتھیلی کی سمت میں رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اسے اتار دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کے ذریعے مہر لگاتے تھے۔ آپ اسے پہنتے نہیں تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ لِبُسِّهِ خَاتِمَهُ فِي يَمِينِهِ إِذَا أَمِنَ ثَلَبَ النَّاسِ آيَاهُ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے

جبکہ اسے اس حوالے سے امن ہو کہ لوگ اسے تکالیف پہنچائیں گے

5501 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتِمَهُ فِي يَمِينِهِ

✽✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ لُبْسِ الْمَرْءِ خَاتِمَهُ فِي السَّبَابَةِ أَوْ الْوَسْطَى

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی انگوٹھی شہادت والی انگلی میں یا درمیانی انگلی میں پہنے

5502 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ:

5501 - إسنادہ صحیح علی شرط الصحیح. وأخرجه أبو داود (4226) في الخاتم: باب ما جاء في التخنم في اليمين أو اليسار، والترمذی في "الشمائل (90)"، والنسائی 8/174 في الزينة: باب موضع الخاتم من اليد، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 126 من طريقين عن ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذی في "الشمائل (90)"، وأبو الشيخ ص 126 من طريق يحيى بن حسان، عن سليمان بن بلال، به.

5502 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عاصم بن كليب فمن رجال مسلم. بِنْدَارٌ: لقب محمد بن بشار، ومحمد: هو ابن جعفر، وأبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري، قيل: اسمه عامر، وقيل: الحارث. وأخرجه النسائی 8/194 في الزينة: باب موضع الخاتم، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/138 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 1/109 عن هاشم، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/134 و154، والنسائی 8/177 في الزينة: باب النهي عن الخاتم في السبابة، و194، و: 219-220 باب النهي عن الجلوس على الميائير مع الأرجوان، وابن ماجه (3648) في اللباس: باب التخنم في الإبهام، وأبو يعلى (281))، و(418))، و(419))، و(606)) من طرق عن عاصم، به. وبعضهم اختصره. وأخرجه أحمد 1/78 عن محمد بن فضيل، عن عاصم بن كليب، عن أبي بردة، عن أبي موسى، عن علي. وقد تقدم برقم (5438))، و(5440)).

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ:
(متن حدیث): نَهَانِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَيْسِيِّ وَالْمَيْثِرَةِ، وَعَنِ الْخَاتِمِ فِي السَّبَابَةِ
وَالْوَسْطَى

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے قیسی اور میثرہ (یعنی مخصوص قسم کے کپڑے استعمال کرنے) اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْوَشْمِ إِذِ الْفَاعِلُ وَالْمَفْعُولُ بِهِ ذَلِكَ مَلْعُونَانِ
(جسم کو) گدوانے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ایسا کرنے والا شخص اور

جس کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے وہ دونوں ملعون ہیں

5503 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ،
قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”نظر لگنا حق ہے اور نبی اکرم ﷺ نے (جسم کو) گودنے سے منع کیا ہے۔“

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْوَأْشِمَاتِ

نبی اکرم ﷺ کا جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5504 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ: لِعَنَتِ الْوَأْشِمَةُ
وَالْمُسْتَوْشِمَةُ، وَالنَّامِصَةُ وَالْمَتَمِصَّةُ، وَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ مَا تَقُولُ، قَالَ: بَلَى وَجَدْتُ،
وَلَكِنَّكَ لَا تَعْلَمِينَ، قَالَتْ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: أَمَا قَرَأْتِ (وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا)
(المشر: 7)، قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: هُوَ ذَاكَ، قَالَتْ: أَمَا إِنِّي لَأَرَى عَلَى أَهْلِكَ بَعْضَ ذَلِكَ، قَالَ: فَادْخُلِي فَاظْهَرِي،

5503 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . وهو فی "صحيفة همام (131)" ، بتحقيق الدكتور رفعت فوزي، و

مصنف عبد الرزاق (1978) (" . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/319، والبخاري 5740))، في الطب: باب العين حق، و

5944)) في اللباس: باب الواشمة، ومسلم (2187)) في السلام: باب الطب والمرضى والرقي، والبغوي (3190)).

فَدَخَلَتْ فَنَطَّرَتْ، فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ: هَلْ رَأَيْتِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ: أَمَا إِنَّكَ لَوِ
رَأَيْتِ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ مَا صَحِبْتَنِي

✽✽ علاقہ بیان کرتے ہیں: بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی وہ بولی مجھے یہ پتہ چلا ہے آپ یہ کہتے ہیں: کہ گودنے والی اور گدوانے والی بال نوچنے والی اور بال نچوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے حالانکہ میں نے پورا قرآن پڑھا ہے۔ مجھے اس میں وہ چیز نہیں ملی جو آپ بیان کرتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں وہ بات مل جانی تھی، لیکن تمہارے پاس علم نہیں ہے اس نے دریافت کیا: وہ کیا ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی۔

”رسول تمہیں جو (حکم) دیں اسے حاصل کر لو اور جس چیز سے وہ تمہیں منع کرتے ہیں باز آ جاؤ۔“

اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد یہی ہے اس عورت نے کہا: میرا یہ خیال ہے آپ کی ایک زوجہ محترمہ بھی اس طرح کا کوئی کام کرتی ہیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم گھر کے اندر جاؤ اور اسے دیکھ لو وہ عورت گھر کے اندر گئی۔ اس نے جائزہ لیا، تو اسے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ حضرت عبداللہ نے اس عورت سے دریافت کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس میں سے کوئی چیز دیکھ لیتی، تو وہ (یعنی ایسا کام کرنے والی بیوی) میرے ساتھ نہ رہتی۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی اور حسن کے لیے (دانتوں)

کو باریک کرنے والی عورتوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5505 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

5504 - إسنادہ صحیح، إبراہیم بن بشار الرمادی، حافظ روی له أبو داود و الترمذی و هو متابع، و من فوقه ثقات من رجال
الشیخین. منصور: هو ابن المعتمر، و ابراہیم: هو ابن یزید النخعی. و أخرجه أحمد 434-433/1 و 443، و الحمیدی (97)،
و الدارمی 2/279، و البخاری (4886)، و (4887) فی التفسیر: باب (وما آتاکم الرسول فخذوه)، و (5943) فی اللباس: باب
الموصول، و (5948): باب المستوشمة، و مسلم (2125) فی اللباس و الزینة: باب تحريم فعل الواصلة و المستوصلة ..
و النسائی 8/146 فی الزینة: باب المتمصتات، و ابن ماجه (1989) فی النکاح: باب الواصلة و الواشمة، و البغوی فی "شرح
السنة (3191)"، و فی "معالم التنزیل 4/318" من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. و أخرجه أحمد 1/465، و مسلم (2125)،
و الترمذی (2782) فی الأدب: باب ما جاء فی الواصلة و المستوصلة .. و النسائی 8/188 فی الزینة: باب لعن المتمصتات
و المتفلیجات، من طرق عن منصور، به. و أخرجه أحمد 1/454، و مسلم (2125)، و النسائی 8/188 من طریق الأعمش، عن
إبراہیم، به. و أخرجه أحمد 1/462 و 448، و النسائی 6/149 فی الطلاق: باب إحلال المطلقة ثلاثاً و ما فیہ من التغلیظ، و 8/146
فی الزینة: باب المستوصلة، و البیهقی 7/208 من طریقین عن عبد الله بن مسعود به.

إِبْرَاهِيمَ الْخَنْزَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: (مَنْ حَدِيثٌ): لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمَتَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ أَمْرًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ، كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَاتَتْهُ، فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنْكَ لَعَنْتِ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمَتَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، قَالَتِ الْمَرْأَةُ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لُوحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَالَ: (وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7)، قَالَ: قَالَتِ الْمَرْأَةُ: فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا الْأَنْ عَلَى أَمْرَاتِكَ، قَالَ: فَأَذْهَبِي، فَأَنْظِرِي قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلَى أَمْرَةٍ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا، فَقَالَ: أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نَجَامِعْهَا

علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت اور بال باریک کرنے والی عورت اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں خلا پیدا کرنے والی عورتوں جو اللہ کی تخلیق کو تبدیل کر دیتی ہیں ان پر لعنت کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اُمّ یعقوب کو ملی وہ قرآن کی عالمہ تھیں وہ حضرت عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے کہا: مجھے یہ پتہ چلا ہے آپ جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں اور بال کھینچنے والی عورتوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں خلا پیدا کرنے والی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور یہ حکم اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ وہ عورت بولی میں نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے۔ مجھے اس میں یہ حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر تم نے واقعی اسے پڑھا ہوتا تو تمہیں اس میں مل جاتا پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

”رسول تمہیں (جو حکم) دیں اسے حاصل کر لو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔“

وہ عورت بولی میں نے آپ کی ایک اہلیہ میں ان میں سے کچھ چیزیں دیکھی ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جاؤ اور جا کر جائزہ لے لو وہ عورت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئی اسے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی، پھر وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ اس نے بتایا میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی، تو حضرت عبداللہ نے فرمایا اگر ایسا ہوتا (یعنی میری بیوی نے اس طرح کا کام کیا ہوتا) تو میں اس کے ساتھ نہ رہتا۔

5505- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخين . جرير : هو ابن عبد الحميد . وأخرجه البخاري (5939) في اللباس : باب المتمصتات ، ومسلم (2125) في اللباس والزينة . باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة . . . والبيهقي 7/312 عن إسحاق بن إبراهيم ، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (5931) في اللباس : باب المتفلجات للحسن ، ومسلم (2125) ، وأبو داود (4169) في الترجل : باب صلة الشعر ، من طريقين عن جرير ، به .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقَزَعِ أَنْ يُعْمَلَ فِي رُئُوسِ الصَّبِيَّانِ وَالرِّجَالِ مَعًا
قَزَعِ كِي ممانعت کا تذکرہ وہ بچوں یا مردوں کے سر پر کیا جائے (یعنی سر کو مونڈ
دیا جائے اور اس کے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں)

5506 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَنْدِيُّ، بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ اللَّحْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ لَقُلْتُ: وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيُّ وَتَرَكَ هَاهُنَا شَعْرًا وَهَاهُنَا شَعْرًا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبِي رَأْسِهِ، فَقِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ: الْجَارِيَةُ وَالْعَلَامُ، فَقَالَ: لَا أَذْرِي، هَكَذَا قَالَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قزوع سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا قزوع سے مراد کیا ہے تو عبید اللہ نامی راوی نے بتایا: جب بچے کا سر مونڈ دیا جائے تو یہاں کچھ بال رہنے دیئے جائیں یہاں کچھ بال رہنے دیئے جائیں۔ عبید اللہ نامی راوی نے اپنی پیشانی اور سر کے ایک طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی۔ عبید اللہ سے دریافت کیا اس بارے میں لڑکی اور لڑکے دونوں کا حکم برابر ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ انہوں نے (یعنی میرے استاد نے) یہ روایت اسی طرح بیان کی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُحْلَقَ وَسَطُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ حَوْلَيْهِ عَلَيْهَا الشَّعْرُ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ بچے کے سر کو درمیان میں سے مونڈ دیا جائے

اور اس کے آس پاس کے بالوں کو چھوڑ دیا جائے

5507 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5506 - إسنادہ صحیح، علی بن زیاد اللحجی: ذکرہ المؤلف فی "الثقات 8/470"، فقال: من أهل المدينة، سمع ابن عيينة، وكان راویا لأبي قُرَّة حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندی، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين، وأبو قرة: هو موسى بن طارق روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين وأخرجه البخاري (5920) في اللباس: باب القزوع، عن محمد بن سلام، عن مخلد بن يزيد، عن ابن جريج، بهذا الإسناد وزاد فيه: قال عبید اللہ: وعادته فقال: أما القصة واللقفا للعلام، فلا بأس بهما، ولكن القزوع أن يُترك بناصيته شعرًا وليس في رأسه غيره وكذلك شق رأسه هذا وهذا.

(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں): اس سے مراد یہ ہے: سر مونڈ دیا جائے اور اس کے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْقَرْعِ مَبَاحُ اسْتِعْمَالِ ضِدِّيهِ الْحَلْقِ وَالْإِرْسَالِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ: اقزع کی متضاد دونوں صورتیں ہیں

یعنی سر مکمل مونڈ دینا یا بالوں کو مکمل طور پر چھوڑ دینا دونوں مباح ہیں

5508 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَى عَنِ

ذَلِكَ، وَقَالَ: أَحْلِفُوهُ كَلَّهُ أَوْ اتْرُكُوهُ كَلَّهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے کچھ بال مونڈ دیئے گئے

تھے اور کچھ چھوڑ دیئے گئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: تو اس کے پورے سر کو مونڈ دو یا پورے سر کو رہنے دو۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ تَسْتَوْصِلَ الْمَرْأَةُ بِشَعْرِهَا شَعْرَ غَيْرِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ: عورت اپنے بالوں میں نقلی بال لگالے

5509 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ

أَبِي سَفْيَانَ

5507 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم (2120)) في اللباس : باب كراهية القزع ، عن أمية بن بسطام ،

عن يزيد بن زريع ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد (2/39) ، وأبو القاسم البغوي في "الجمعيات (2777) " ، ومسلم (2120) ، وأبو

داود (4193) ، في الرجل : باب الذؤابة ، من طريقين عن عمر بن نافع ، به . وأخرجه أحمد (2/101) ، وأبو داود (4194) ، من طريقين

عن حماد بن سلمة ، عن أيوب ، عن نافع ، به . وأخرجه دون تفسير القزع أحمد (2/67) و82 و83 و118 ، والبخاري (5921) ، في

اللباس : باب القزع ، وابن ماجة (3638) ، في اللباس : باب النهي عن القزع ، والبيهقي (9/305) ، والبغوي في "شرح السنة " (3185)

من طرق عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ .

5508 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم : هو ابن راهويه . وهو في "مصنف عبد الرزاق " (19564) .

وأخرجه النسائي (8/130) في الزينة : باب الرخصة في حلق الرأس ، عن إسحاق بن إبراهيم ، بهذا الإسناد . وعن عبد

الرزاق أخرجه أحمد (2/88) ، وعنه أبو داود (4195) ، في الرجل : باب الذؤابة . وأخرجه مسلم (2120) ، والبغوي (3186) ، من

طرق عن عبد الرزاق . ولم يسق مسلم لفظه .

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ دینے (یعنی نقلی بال لگانے) سے منع کیا

ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الزُّورَ الَّذِي نَهَى عَنْهُ هُوَ أَنْ تَسْتَوْصِلَ الْمَرْأَةُ بِشَعْرِهَا شَعْرَ غَيْرِهَا
اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ دھوکہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے

وہ یہ ہے عورت اپنے بالوں میں نقلی بال لگالے

5510 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَفِي يَدِهِ قِصَّةٌ مِّنْ شَعْرِ يَقُولُ: مَا بَالَ نِسَاءٌ يَجْعَلْنَ فِي

رُؤُوسِهِنَّ مِثْلَ هَذَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمْرَةٍ تَجْعَلُ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا مِنْ

شَعْرِ غَيْرِهَا، إِلَّا كَانَ زُورًا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: الرَّوَايَةُ كُلُّهَا زُورٌ، وَالصَّوَابُ زُورٌ أَنْ تُضَمَّ الرَّأْيُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی ان کے ہاتھ میں نقلی بالوں کا گچھا تھا۔ آپ نے فرمایا خواتین کو کیا

ہے وہ اپنے سر میں یہ استعمال کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو بھی عورت اپنے سر میں دوسری کے بال استعمال کرتی ہے یہ چیز فریب ہوگی۔“

5509 - إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامی ثقة روى له النسائي، ومن فوفه من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة

فمن رجال مسلم. هشام بن أبي عبد الله: هو الدستوائي. وأخرجه الطبراني (725 / 19) عن عبد الله بن أحمد، وجعفر بن محمد

الفریابی، كلاهما عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/187 في الزينة: باب وصل الشعر بالخرق، من طريق

أسد بن موسى، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد (4/93، ومسلم (2127)) (124) في اللباس: باب تحريم فعل الواصلة

والمستوصلة، والنسائي 8/144 في الزينة: باب وصل الشعر بالخرق، والطبراني (726 / 19) من طرق عن هشام، به. وأخرجه

النسائي 8/187، والطبراني (727 / 19) من طريقين عن ابن المبارك، عن يعقوب بن القعقاع، عن قتادة، به.

5510 - حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم، محمد بن بكار - وهو ابن الريان الهاشمي - من رجال مسلم، ومن فوفه من

رجال الشيخين، وفليح بن سليمان وإن تكلم فيه، قد توبع. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 344/2. وأخرجه الطبراني (798 / 19)

عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن محمد بن بكار، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى ورقة 344/2، والطبراني (799 / 19)

من طريق محمد بن بكار، عن إسماعيل بن عياش، عن زيد بن أسلم، عن سعيد المقبري، به. وأخرجه النسائي 8/144-145 في

الزينة: باب وصل الشعر بالخرق، والطبراني (800 / 19) من طريقين عن ابن وهب، عن مخزومة بن بكير، عن أبيه، عن سعيد

المقبري، قال: رأيت معاوية بن أبي سفيان على المنبر.. وذكر الحديث. وانظر تحقيق مسألة وصل الشعر في "رسائل أبي علي

اليوسي" الرسالة الثانية والثلاثون 2/524-527

شیخ بیان کرتے ہیں: تمام روایات میں لفظ زور (یعنی دھوکہ) ہے، لیکن درست یہ ہے، یہ لفظ زور ہے جس میں زیر پیش پڑھی جائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْإِسْمِ سَمَاهُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ نام نبی اکرم ﷺ نے تجویز کیا ہے

5511- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ مَعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا، وَأَخْرَجَ كَبَّةً مِنْ شَعْرِ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا

الْيَهُودَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ، فَسَمَاهُ الزُّورُ

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے، ہمیں خطبہ دیا۔ انہوں نے نقلی بالوں کا گچھا

نالا اور بولے: میرا یہ خیال ہے یہ عمل صرف یہودی کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع ملی تھی، تو آپ نے اسے دھوکہ دہی کا نام دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ بِنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هَلَكْتَ لَمَّا اسْتَوْصَلْتَ نِسَاؤَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے تھے

جب ان کی عورتوں نے نقلی بال لگانا شروع کیے تھے

5512- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5511- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔ بندار: ہو لقب محمد بن بشار شیخ البخاری، و محمد: ہو ابن جعفر۔

و أخرجه مسلم (2127)، (123) فی اللباس: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، والنسائي 187-186/8 فی الزينة: باب الوصل فی الشعر، و ابو يعلى ورقة 346/1 عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. و أخرجه أحمد 4/91، و ابن أبي شيبة 8/490، و النسائي 187-186/8 من طريق غندر محمد بن جعفر، به. و أخرجه أحمد 4/101، و البخاری (3488) فی الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و (5938) فی اللباس: باب الوصل فی الشعر، و الطبرانی (828) (19) من طرق عن شعبة، به.

5512- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، و هو فی "الموطأ" 2/947 "فی الشعر: باب السنة فی الشعر. و من طریق

مالك أخرجه البخاری (3468) فی الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و (5932) فی اللباس: باب الوصل فی الشعر، و مسلم (2127) فی اللباس: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، و أبو داود (4167) فی الرجل: باب فی صلة الشعر، و الطبرانی (742) (19)، و البیهقی (2/426)، و البغوی (3192). و أخرجه الحمیدی (600)، و أحمد (4/87-88)، و مسلم (2127)، و الترمذی (2781) فی الأدب: باب ما جاء فی كراهية اتخاذ القصة، و النسائي 8/186 فی الزينة: باب الوصل فی الشعر، و الطبرانی (740) (19) و (741) و (743) و (744) و (746) و (747) من طرق عن الزهري، به. و قال الترمذی: حديث حسن صحيح.

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ،

(متن حدیث): اِنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ تَنَاولَ قُصَّةً مِنْ شَعْرِ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ: اِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو اِسْرَائِيْلَ حَيْثُ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ

✽✽ حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حج کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر سنا۔ انہوں نے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا لیا اور بولے: اے اہل مدینہ تمہارے عالم کہاں ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل (کو استعمال کرنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب ان کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ مَعًا
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی (دونوں طرح کی)

عورتوں پر ایک ساتھ لعنت ہونے کا تذکرہ

5513 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو بَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأْسِمَةَ

وَالْمُسْتَوْصِمَةَ

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقلی بال لگانے والی اور نقلی بال لگوانے والی جسم گودنے

والی اور جسم گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةِ عَلَى دَائِمِ الْأَوْقَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقلی بال لگوانے والی عورتوں پر تمام اوقات میں لعنت کرنے کا تذکرہ

5514 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ:

5513 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن سعيد : هو القطان . وأخرجه البخارى (5947) ، فى اللباس : باب

المستوشمة ، ومسلم (2124) ، فى اللباس : باب تحريم فعل الواصلة ، وأبو داود (4168) ، فى الرجل : باب صلة الشعر ، والترمذى

(2783) ، فى الأدب : باب ما جاء فى كراهية اتخاذ القصة ، من طرق عن يحيى ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/21 ، وابن أبى شيبه

8/487 ، والبخارى (5937) : ، باب وصل الشعر ، و (5940) ، باب الموصولة ، والترمذى (2783) ، ، والنسائى 8/145 فى الزينة :

باب المستوصلة ، و 8/188 باب لعن الواشمة والموشمة ، وابن ماجه (1987) ، فى النكاح : باب الواصلة والواشمة ، والبعوى

(3189) ، من طرق عن عبید اللہ ، بہ . وأخرجه البخارى (5942) ، ، ومسلم (2124) ، من طريقين عن صخر بن جويرية ، عن نافع ، بہ .

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ جَارِيَةَ زَوْجِهَا فَمَرَضَتْ، فَتَمَعَطَ شَعْرَهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصْلُوا فِي شَعْرِهَا، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأِصَلَةَ وَالْمُسْتَوِصَلَةَ وَالْمَوَاصِلَةَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی کی شادی ہو گئی۔ وہ بیمار ہو گئی۔ اس کے بال جھڑ گئے۔ اس کے خاندان والوں نے اس کے نقلی بال لگوانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نقلی بال لگانے والی اور نقلی بال لگوانے والی اور نقلی بال لگوانے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ تَسْتَوِصِلَ الْمَرْأَةُ بِشَعْرِهَا شَيْئًا يُشْبِهُ الشَّعْرَ يُرِيدُ بِهِ الزُّورَ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی عورت اپنے بالوں میں ایسی چیز لگائے

جو اس کے بالوں سے مشابہت رکھتی ہو اور وہ اس کے ذریعے دھوکہ دینے کا ارادہ کرے

5515 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:
(متن حدیث): زَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا

❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے عورت اپنے سر میں نقلی بال لگوائے۔

5514 - إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير أبي داود : وهو الطيالسي ، فمن رجال مسلم . عمرو بن مرة : هو الجعفي ، وصفية : هي بنت شيبة بن عثمان بن أبي طلحة . وهو في "مسند الطيالسي (1564) " . وأخرجه مسلم (2123) في اللباس : باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة ، عن محمد بن بشار بن دار ، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (2123) والبيهقي 2/426 من طريقين عن أبي داود الطيالسي ، به . وأخرجه أحمد 6/111 ، والبخاري (5934) في اللباس : باب وصل الشعر ، والنسائي 8/146 في الزينة : باب المتوصلة ، والطحاوي في "مشكل الآثار 2/41" من طرق عن شعبة ، به .

5515 - إسناده صحيح على شرط مسلم ، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير ، فمن رجال مسلم ، وقد صرح هو وابن جريج بالحديث ، فانتفت شبهة تدليسهما . وهو في "مسند أحمد 3/296" وأخرجه مسلم (2126) في اللباس : باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة ، والبيهقي 2/426 من طرق عن عبد الرزاق ، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار 2/42" من طريق ابن معين ، عن حجاج ، عن ابن جريج ، به . وأخرجه أحمد 3/387 من طريق ابن لهيعة ، عن أبي الزبير ، عن جابر .

ذِکْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْوَاصِلَاتِ

نبی اکرم ﷺ کا نقلی بال لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کا تذکرہ

5516 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): أَنَّ جَارِيَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ، فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصْلُوهَا،

فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی کی شادی ہوئی۔ وہ بیمار ہوئی تو اس کے

بال جھڑ گئے۔ ان لوگوں نے اسے نقلی بال لگانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی۔



5516 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو مكرر (5514) . وأخرجه ابن أبي شيبة (8/489، وعنه مسلم (2123))

فی اللباس : باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، عن يحيى بن أبي بكير، بهذا الإسناد.

بَابُ آدَابِ النَّوْمِ

باب! سونے کے آداب

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَرْكِ الْإِنْتِشَارِ لِلْمَرْءِ إِذَا هَدَاتِ الرَّجُلُ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ جب لوگ سو جائیں تو وہ گھر سے باہر نہ نکلیں

5517 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى عَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ

الْمُقَلِّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ كِلَابٍ أَوْ نَهَاقَ حُمْرٍ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَقْلَبُوا الْغُرُوجَ إِذَا هَدَاتِ الرَّجُلُ، فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا يَبُتُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلِهِ مَا شَاءَ، وَاجْفُوا الْأَبْوَابَ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا أُجِيفَ، وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَانْكُفُوا الْأَيْنَةَ، وَأَوْكُوا الْقَرْبَ

❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب تم رات کے وقت کتے کے بھونکنے یا گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ اس چیز کو دیکھتے ہیں جسے تم نہیں دیکھتے اور جب لوگ سو جائیں تو تم گھر سے باہر کم نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے تم دروازے بند کرو اور ان پر اللہ کا نام لے لو کیونکہ شیطان ایسا دروازہ نہیں کھولتا جسے بند کر دیا گیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تم گھڑوں کو ڈھانپ دیا کرو اور برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ بند کر لیا کرو۔“

5517 - إسنادہ قوي، محمد بن عثمان العقيلي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الفتاوى 9/98"، وقال الحافظ في "التقريب": "صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين غير ابن إسحاق، فقد روى له أهل السنن، وقرنه مسلم بغيره، وقد صرح بالتحديث في الإسناد الآتي، فافتت شبهة تدليسه. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى البصري السلمي، ومحمد بن إبراهيم: هو ابن الحارث التيمي. وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 3/306، والبخاري في "الأدب المفرد" (1234)، ("، وأبو داود (5103)) في

الأدب: باب ما جاء في الديك والبهائم، والحاكم 4/283-284، والبخاري (3060)) من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وأخرجه مختصراً أحمد 3/355-356، وأبو داود (5104)، والبخاري في "الأدب المفرد" (1233)، ("، و (1235)) من طريقين عن أبي داود، به. وانظر الأحاديث من (1272)) إلى (1277)).

5518- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَحْوَهُ ﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ بِأَمْرِ الشَّيْطَانِ أَيَّاهَا ذَلِكَ
اس بات کے بیان کا تذکرہ چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے کیونکہ شیطان
نے اس کو اس بات کا حکم دیا ہوتا ہے

5519- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَدَمَ الْجُرْجَانِيُّ غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَادِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (متن حدیث): جَاءَتْ فَارَةَ، فَأَخَذَتْ تَجْرُ الْفَيْتِيلَةَ، فَذَهَبَتْ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِيهَا قَالَ: فَجَاءَتْ بِهَا فَالْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا قَاعِدًا، فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِتُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَذُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا فَتُحْرِقُكُمْ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک چوہیا آئی۔ اس نے (چراغ کی) بتی کو کھینچنا شروع کیا۔ ایک کثیر اسے بھگانے کی کوشش کرنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو وہ چوہیا اس بتی کو لے کر آئی اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چٹائی پر رکھ دیا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اس کے ذریعے اس چٹائی کا ایک درہم جتنا حصہ جل گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دو کیونکہ شیطان اس طرح کے (جانوروں کی) رہنمائی اس طرح کے کاموں پر کرتا ہے تو وہ تمہیں جلا دیتے ہیں۔

5518- إسناده قوي رجاله رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، وهو مكرر ما قبله. القواريري: هو عبيد الله بن عمر. وهو في "مسند أبي يعلى (2327)". وأخرجه أبو يعلى أيضا (2221)) عن أبي خيشمة، عن يزيد بن زريع بهذا الإسناد.

5519- حديث صحيح لغيره، وإسناده ضعيف، أسباط: هو ابن نصر الهمداني، روى له البخاري تعليقا، واحتج به الباقون، وقد ضُتِفَ، وأنكر أبو زرعة على الإمام مسلم إخراج حديث أسباط، وقال الساجي: روى أحاديث لا يتابع عليها عن سماك بن حوب. قلت: رواية سماك عن عكرمة فيها اضطراب. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد (1222)"، وأبو داود (5247) في الأدب: باب في إطفاء النار بالليل، والحاكم 4/284-285 من طرق عن عمرو بن حماد بهذا الإسناد وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي! وفي الباب عن جابر رفعه "خمسروا الآنية، وأحيفوا الأبواب، واطفئوا المصابيح، فإن الفويسقة ربما جرت الفتيلة، فأحرقت أهل البيت" (أخرجه البخاري 6295))، ومسلم (2012)).

ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْعُدْوِ عَلَى النَّارِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

آگ پر لفظ ”دشمن“ کے اطلاق کا تذکرہ اس علت کی وجہ سے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5520 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ

أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ:

(متن حدیث): اخترق بئس بالمدینة علی اهلہ من اللیل، فلما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بشأنہم، قال صلی اللہ علیہ وسلم: إن ہذہ النار إنما ہی عدوکم، فإذا نمتُم فاطفئوها عنکم

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں رات کے وقت ایک گھر اپنے گھر والوں سمیت جل

گیا۔ جب ان کے معاملے کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ إِزَالَةِ الْعَمْرِ مِنْ يَدِهِ عِنْدَ إِرَادَتِهِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ رات کو

سوتے وقت اپنے ہاتھ سے بوکوز اٹل کر دے

5521 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ عَمْرٌ، فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

5520 - إسناده صحيح على شرط الشيخين أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة،

وبريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 340/2 وأخرجه مسلم (2016)

في الأثرية: باب الأمر بتغطية الإناء وإيكاء السقاء، عن أبي كريب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد وابنه عبد الله في "المسند"

4/399، والبخاري (6294) في الاستئذان: باب لا تترك النار في البيت عند النوم، ومسلم (2016)، وابن ماجه (3770) في

الأدب: باب إطفاء النار عند المبيت، من طرق عن أبي أسامة، به.

5521 - إسناده صحيح. خالد بن عبد الله: هو الواسطي. وأخرجه الدارمي 2/104 عن عمرو بن عون، عن خالد بن عبد

الله، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/263 و537، والبيهقي في "الجمعيات" (2768)، والبخاري في "الأدب المفرد"

(1220)، وأبو داود (3852) في الأظعمة: باب في غسل اليد من الطعام، وابن ماجه (3297) في الأظعمة: باب من بات وفي يده

ريح غمر، والبيهقي 7/276، والبيهقي (2878) من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. وقال الحافظ في "الفتح" 11/512:

وسنده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الترمذي (1860) في الأظعمة: باب ما جاء في كراهة البيوتة وفي يده ريح غمر،

والحاكم 4/137 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن محمد بن جعفر المدائني، عن منصور بن أبي الأسود عن الأعمش، عن

أبي صالح، به.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص سونے لگے اور اس کے ہاتھ میں کسی چیز کی بو ہو اور پھر اسے کوئی نقصان لاحق ہو تو وہ اسے اپنے آپ کو ملامت کرے۔“

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ إِذَا أَوَى إِلَى مَضْجَعِهِ يُرِيدُ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ آدمی جب اپنے بستر پر سونے کے لیے جائے تو کیا پڑھے

5522- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ الْبَلْخِيِّ قَالَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ

الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے تو آپ اپنا دایاں دست مبارک

اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ السُّدْحِصِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعَهُ

أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

5522- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم. أبو

الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي، وأبو إسحاق. هو السبيعي الهمداني، وأخرج البخاري ومسلم لأبي إسحاق من رواية أبي

الأحوص، انظر البخاري (7488))، ومسلماً (30)) (49). وأخرجه الطيالسي (709))، عن شعبة، وابن أبي شيبة (9/76 عن زكريا،

وأحمد (4/290 و4/298 و301، والبخاري في "الأدب المفرد (1215))، عن سفيان وإسرائيل، والنسائي في "عمل اليوم والليلة

(752))، (و753))، عن زهير وسفيان، كلهم عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه الحافظ في "الفتح (11/115))، وأخرجه

أحمد (4/300 و4/301، والترمذي في "الشمائل (252))، والنسائي (755))، والبخاري (1310))، من طرق عن إسرائيل، عن أبي

إسحاق السبيعي، عن عبد الله بن يزيد، عن البراء. وأخرجه الترمذي (3399))، في الدعوات: باب رقم (18))، من طريقين عن

إسحاق بن منصور السلولي، عن إبراهيم بن يوسف بن أبي إسحاق، عن أبيه، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري،

عن البراء. وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه النسائي (757))، من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أبي إسحاق

عن أبي عبيدة بن أبي موسى الأشعري، عن البراء. وأخرجه أحمد (4/281))، والترمذي في "الشمائل (252))، والنسائي (754))،

وأبو يعلى (1711))، من طرق عن أبي إسحاق، عن أبي عبيدة ورجل آخر عن البراء.

یہ روایت ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5523 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ إِذَا اضْطَجَعَ لَيْسَامَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَتْ عِبَادَكَ

✿✿ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب آپ سونے کے لئے لیٹتے تھے تو آپ اپنا دایاں دست مبارک اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا۔“

ذَكَرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ إِذَا أَتَى مَضْجَعَهُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ

اس بات کا تذکرہ آدمی جب اپنے بستر پر آئے، تو وہ تسبیح، تکبیر اور تحمید میں سے کیا پڑھے

5524 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، (متن حدیث): أَنَّ فَاطِمَةَ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ آثَرَ الرَّحَى، وَتَلْفَهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْلَمَ أَبِي بِسَبِي، فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَلَمْ تَلْقَهُ وَاقْبَيْتُ عَائِشَةَ، فَحَدَّثْتَهَا الْحَدِيثَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ، فَقَالَ: مَكَانُكُمَا وَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِي عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: أَدَلَّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي، تُكْبِرَانِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

✿✿ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر

5523- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. وهو مکرر ما قبله، وهو فی "مسند أبی یعلی (1682)".

5524- إسناد صحیح، الرمادی: هو إبراهيم بن بشار، روى له أبو داود والترمذی، وهو حافظ وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخین. الحكم: هو ابن عتيبة. وأخرجه أحمد (1/96، والبخاری (3113)) في فرض الخمس: باب الدليل على أن الخمس لسوانب رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمساكين، و (5361) في النفقات باب عمل المرأة في بيت زوجها، و (6318) في الدعوات: باب التكبير والتسبيح عند المنام، ومسلم (2727) في الذكر والدعاء: باب التسبيح أول النهار وعند النوم، وأبو داود (5062) في الأدب: باب في التسبيح عند النوم، والبخاری (1322) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه باطول معاهنا ابن المنى في "عمل اليوم والليلة (744)" من طريق زيد بن أبي أنيسة، عن الحكم بن عتيبة، به.

ہوئیں تاکہ چکی پینے کی وجہ سے ہونے والی مشقت کی شکایت آپ سے کریں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتہ چلا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی آئے ہیں، تو وہ نبی اکرم ﷺ سے خادم مانگنے کے لئے تشریف لائی تھیں۔ ان کی ملاقات نبی اکرم ﷺ سے نہیں ہوئی۔ ان کی ملاقات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساری بات بتادی۔ جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتادی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے ہم اٹھنے لگے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ پر رہو۔ آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں نے مجھ سے جو چیز مانگی ہے، کیا میں اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ تم 34 مرتبہ اللہ اکبر 33 مرتبہ سبحان اللہ اور 33 مرتبہ الحمد للہ اس وقت پڑھ لیا کرو جب تم اپنے بستر پر لیٹو، یہ تم دونوں کے لئے خادم (کے ملنے) سے زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص اپنے بستر پر آئے اسے سورۃ کافرون کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5525 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي، قَالَ: اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

✽✽ فرورہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں اس وقت پڑھ لیا کروں جب میں اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورہ کافرون پڑھ لیا کرو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ فعل کرنے کا حکم دیا گیا ہے

5526 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلِ، عَنْ أَبِيهِ،

5525 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات، ابو عبد الرحیم: اسمہ خالد بن یزید، ويقال: ابن أبي يزيد الحمراني. وقد تقدم برقم

(790)، وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي رَبِيبَةٍ لَنَا، فَتَكْفُلُهَا زَيْنَبُ؟ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكَتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِئْ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِنُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْأَمِي، قَالَ: اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ نَمَّ عَلَيَّ خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ ❀❀
 فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں ہماری سوتیلی صاحب زادی (کی تعلیم و تربیت) میں دلچسپی ہے تاکہ زینب اس کی کفالت کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے (اس بچی کے بارے میں) دریافت کیا تو انہوں نے عرض کی: میں اسے اس کی ماں کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا پھر تم کس کام سے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سورت الکافرون کی تلاوت کیا کرو اور ان اختتامی کلمات کے ہمراہ سو جایا کرو یہ سورت شرک سے بری ذمہ ہونے کا اظہار ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الرُّقَادِ، ثُمَّ أَدْرَكَتْهُ الْمَيِّتَةُ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ
 اس چیز کا تذکرہ جب آدمی سوتے وقت اسے پڑھ لے اور پھر اسی رات اسے

موت آجائے تو وہ فطرت پر مرے گا

5527- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

5526- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد أخرج البخاري ومسلم لزهير بن معاوية من روايته عن أبي إسحاق وهو في "مسند علي بن الجعد" رقم (2654)، ونوفل: هو ابن فروة الأشجعي، يكنى أبا فروة، وليس له في الكتب الستة غير هذا الحديث، وقد تقدم مع تحريجه برقم (791)، ونزید هنا: أخرجه الدارمي 2/459، وابن أبي شيبة 9/74 و10/249 عن أبي نعیم الفضل بن ذکین، حدثننا زهير، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (802)

5527- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو الطيالسي هشام ابن عبد الملك، ومحمد بن كثير: هو العبدی، وأبو إسحاق: هو عمرو ابن عبد الله السبيعي، وسماع شعبة منه قديم. وأخرجه الدارمي 2/288 عن أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/285 و300، والبخاري (6313) في الدعوات: باب ما يقول إذا نام، ومسلم (2711) في الذكر والدعاء: باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (775)، وأبو يعلى (1721) من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق (19829)، والطيالسي (708)، والحميدي (723)، وابن أبي شيبة 9/71 و10/245 و10/246، وأحمد 4/299 و302-301، والبخاري (7488) في التوحيد: باب قول الله تعالى (أنزله يعلمه الملائكة يشهدون)، ومسلم (2710) (58)، والترمذي (3394) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء إذا أوى إلى فراشه، والنسائي في "اليوم والليلة" (773) (774 و776 و777 و778 و779)، وابن ماجه (3876) في الدعاء: باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، وأبو يعلى (1668)، والبعوي (1317) من طرق عن أبي إسحاق، به. وأخرجه البخاري (6315) في الدعوات: باب النوم على الشق الأيمن، وفي "الأدب المفرد" (1211) (1213)، ومن طريقه البغوي (1316) من طريقين عن العلاء بن المسيب، عن أبيه، عن البراء بن عازب قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أوى إِلَى فِرَاشِهِ، قَالَ... وَذَكَرَهُ. وَانظُرْ (5536) و(5542).

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: أَوْصَى رَجُلًا أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسَلْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَالْحَاجَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَيَّ الْفِطْرَةَ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ بستر پر جائے۔ یہاں ابن کثیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ تلقین کی کہ وہ یہ پڑھے۔

”اے اللہ! میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں میں نے اپنا رخ تیری طرف کیا میں نے اپنی پشت کو تیرے سہارے کر دیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے بھی اور تیری (بے نیازی سے) ڈرتے ہوئے بھی تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔ تیرے مقابلے میں صرف تیری طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ میں تیری اس کتاب پہ ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کلمات کو پڑھنے والا شخص اگر اسی رات میں) فوت ہو جاتا ہے تو وہ فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرے گا۔“

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَ قَائِلِهِ إِذَا أَوْىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ

اس چیز کا تذکرہ جسے بستر پر جاتے وقت پڑھنے والے کے گناہوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کر دے گا

5528 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيُّ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَىٰ فِرَاشِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، غَفَرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ أَوْ خَطَايَاهُ - شَكَ مِسْعَرٌ - وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَبْدِ الْبَحْرِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی ذات عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی خطاؤں کی مغفرت کر دیتا ہے یہ شک مسر نامی راوی کو ہے (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں) ”خواہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔“

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الرَّقَادِ يَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنْ خَادِمٍ يَخْدُمُهُ

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی سوتے وقت پڑھ لے تو یہ اس کے لیے ایسے خادم سے

زیادہ بہتر ہے جو اس کی خدمت کرے

5529 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، (متن حدیث): أَنَّ فَاطِمَةَ، آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِينُهُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ أَعَلِّمُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذَلِكَ، إِذَا أَوَيْتِ إِلَى فِرَاشِكَ فَسَبِّحِي وَكَبِّرِي وَهَلِّلِي نَلَّاتًا وَنَلَّائِينَ، وَنَلَّاتًا وَنَلَّائِينَ، وَأَرْبَعًا وَنَلَّائِينَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَلَمْ أَدْعُهَا مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ

✪✪ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیا میں تمہیں اس چیز کی تعلیم نہ دوں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ تو 33.33 مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھ لیا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے میں نے اس عمل کو کبھی ترک نہیں کیا۔ لوگوں نے دریافت کیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جنگ صفین کی رات بھی (میں نے اس عمل کو ترک نہیں کیا)

5529 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم (5499) . وأخرجه الحميدي (43) ، وأحمد (1/80 ، والبخاري (5362) ، في النقاات : باب خادم المرأة ومسلم (2727) ، في الذكر والدعاء : باب التسيح اول النهار وعند النوم ، والنسائي في "اليوم والليلة (814) " ، وأبو يعلى (578) ، وابن السنن في "اليوم والليلة (745) " من طرق عن سفیان ، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (2727) ، من طريق عطاء ، عن مجاهد ، به . وأخرجه أحمد (1/144) ، والدارمي (2/289) ، والنسائي (815) ، وأبو يعلى (274) ، و (345) ، و (552) ، من طريق يزيد بن هارون ، عن العوام ابن حوشب ، عن ابن أبي ليلى ، به .

ذِكْرُ مَا يَهْلِلُ الْمَرْءَ بِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ جب آدمی رات کو بیدار ہو تو اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کیسے کرے

5530 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَوَّرَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے وہ غلبے والا ہے وہ آسمان وزمین اور اس کے درمیان موجود تمام چیزوں کا پروردگار ہے۔ وہ غالب ہے اور مغفرت کرنے والا ہے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يُعَقِّبَ التَّهْلِيلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

بِسُؤَالِ الْمَغْفِرَةِ وَالزِّيَادَةِ فِي الْعِلْمِ وَنَفْيِ الزَّبْحِ عَنِ الْخَلْدِ

اس بات کا تذکرہ ہم نے تہلیل کے جو کلمات ذکر کیے ہیں ان کے بعد آدمی کے لیے کیا کرنا مستحب ہے جس کا تعلق مغفرت طلب کرنے، علم میں اضافے کا سوال کرنے اور ہدایت حاصل ہونے کے بعد ٹیڑھے پن سے بچنے (کی دعا کرنے سے ہے)

5531 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ طَالِبِ الْبَعْدَادِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، سُبْحَانَكَ

5530 - إسنادہ صحیح، أحمد بن سيار روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي في النعوت كما في "التحفة 12/183"، وفي "اليوم والليلة (864)"، وابن السني (762))، والحاكم 1/540، والبيهقي في "الأسماء والصفات 1/42"

5531 - عبد الله بن الوليد: هو ابن قيس بن الأخرم التجيبى المصرى روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة"، هذا الحديث، وروى عنه جمع، وذكره المصنف في "الثقات"، وقال الدارقطني: لا يعتبر بحديثه، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة (865)"، وابن السني (761)) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (5061)) في الأدب: باب ما يقال عند النوم، والمزى في ترجمة عبد الله بن الوليد من "تهذيب الكمال"، من طريق سعيد بن أبي أيوب، به وصححه الحاكم 1/450، ووافقه الذهبي!

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ أَنْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے

تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اے اللہ تو پاک ہے میں اپنے ذنب کی مغفرت تجھ سے طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کر اور میرے دل کو تو نے ہدایت نصیب کی ہے اس کے بعد اسے ٹیڑھا نہ کرنا اور محض اپنے فضل کے تحت مجھے رحمت عطا کر بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔“

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَى مَا أَحْيَاهُ بَعْدَ إِمَاتَتِهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کو اپنے پروردگار کی کیسے حمد بیان کرنی چاہئے جب وہ اسے موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) عطا کرے

5532 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ

سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا، وَبِاسْمِكَ

أَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَآلَيْهِ النُّشُورُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بستر پر جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے زندہ ہوتا ہوں (یعنی بیدار ہوتا ہوں) اور تیرے نام سے

5532 - إسنادہ صحيح على شرط البخارى، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخارى. سفیان: هو

الثوري. وأخرجه أحمد 5/397 و 399 و 407. وابن أبي شيبة 9/71 و 10/247. والبخارى (6312) في الدعوات: باب ما يقول

إذا نام، و (6324): باب ما يقول إذا أصبح، وفي "الأدب المفرد (1205)"، وأبو داود (5049) في الأدب: باب ما يقال عند

النوم، والنسائي في "اليوم والليلة (747)" و (856) و (857)، وابن ماجه (3880) في الدعاء: باب ما يدعو إذا انتبه من

الليل، من طرق عن سفیان "بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (748) و (858) من طريق أبي خالد، عن سفیان، عن عبد الملك بن

عمير، عن الشعبي، عن ربیع بن حراش. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/247، والبخارى (6314) في الدعوات: باب وضع اليد اليمنى

تحت الخد والترمذی (3417) في الدعوات: باب ما يدعو به عند النوم، وفي "الشمائل (253)"، وأبو الشيخ في "أخلاق

النبي" ص 167، والبعقوى (1311) و (1312)، من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن ربیع، به. وانظر (5514). وأخرجه

النسائي (749) و (750) و (860)، من طريقين عن منصور، عن ربیع، به. وفي الباب عن أبي ذر عند البخارى (6325) و

(7395)، وعن البراء عند أحمد 4/302 و 294 ومسلم (2711)، وأبي الشيخ ص 166.

برکت حاصل کرتے ہوئے مرتبا ہوں (یعنی سوتا ہوں)۔“

جب نبی اکرم ﷺ بیدار ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

”ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے، جس نے ہمیں موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) دی اور

اسی کی طرف لوٹ کے جاتا ہے۔“

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ اسْتِيقَاضِهِ مِنَ النَّوْمِ

دَخَلَ الْجَنَّةَ بِقَوْلِهِ ذَلِكَ إِنْ أَدْرَكَتْهُ مَنِيَّتُهُ

اس چیز کا تذکرہ جب آدمی نیند سے بیدار ہونے پر اسے پڑھ لے تو وہ اسے

پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اگر اسے اسی دن موت آجائے

5533 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ آتَاهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ،

فَيَقُولُ الْمَلَكُ: اخْتِمَ بِخَيْرٍ، وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمَ بِشَرٍّ، فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ، ثُمَّ نَامَ بَاتَتْ الْمَلَائِكَةُ تَكْلُوهُ، فَإِنْ

اسْتَيْقَظَ، قَالَ الْمَلَكُ: افْتَحَ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: افْتَحَ بِشَرٍّ، فَإِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ نَفْسِي، وَلَمْ

يُؤْتِهَا فِي مَنْامِهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ وَقَعَ مِنْ سَرِيرِهِ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنے بستر پر جاتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں، فرشتہ یہ کہتا ہے: بھلائی

کے ذریعے (اپنے دن بھر کے کاموں کا) اختتام کرو۔ شیطان کہتا ہے: برائی کے ذریعے (اپنے دن بھر کے کاموں کا)

اختتام کرو۔“

5533 - إبراهيم بن الحجاج السامی، روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح، إلا أن فيه عننة أبي

الزبير. وهو فى "مسند أبى يعلى (1791)". وأخرجه عن أبى يعلى مختصراً ابن السنى فى "عمل اليوم والليلة (750)",

ونسبه المنذرى فى "الترغيب والترهيب 1/416" إلى أبى يعلى، وصحح إسناده. وذكره الهيثمى فى "المجمع"

10/120-121 ونسبه إلى أبى يعلى، وقال: رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامى، وهو ثقة. وأخرجه النسائي فى

"اليوم والليلة (854)" عن الحسن بن أحمد، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (853)، وأبو يعلى، وابن

السنى (12)، من طريق المغيرة بن مسلم، وأخرجه الحاكم 1/548 من طريق هشام الدستوائى، كلاهما عن أبى الزبير، به. قال

الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبى! وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد (1214)", والنسائي (855) من

طريقين عن حجاج الصوّاف، عن أبى الزبير، عن جابر

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اللہ کا ذکر کر کے سوتا ہے تو فرشتے رات بھر اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں جب وہ بیدار ہو جائے تو فرشتہ کہتا ہے بھلائی کے ذریعے (اپنے دن کے کاموں) کا آغاز کرو اور شیطان کہتا ہے: برائی کے ذریعے آغاز کرو اگر وہ شخص یہ پڑھ لے۔

”ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے میری جان مجھے واپس کر دی اور اسے سونے کے دوران ہی موت نہیں دی ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اس بات سے روکا ہوا ہے وہ برباد ہو جائیں۔ (یہ آیت کے آخر تک پڑھنا ہے) ہر طرح کی حمد اس کے لئے مخصوص ہے جس نے آسمان کو اس بات سے روکا ہوا ہے وہ زمین پر گر جائے البتہ اس کی اجازت سے ایسا ہو سکتا ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اس چار پائی سے گر کر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمَسْأَلَةِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا الْغُفْرَانَ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ
مَضْجَعَهُ إِنْ أَمْسَكَ نَفْسَهُ وَحَفِظَهَا إِنْ أَرْسَلَهَا

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اس شخص کے لیے جو اپنے بستر پر آتا ہے (ان الفاظ میں) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی جان کو روک لیا (تو اس کی مغفرت کر دے) اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرے

5534 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ ذَاخِلَةَ

إِرَارَهُ، فَلْيَنْفِضْ بِهَا فِرَاشَهُ، وَيُسَمِّيَ اللَّهَ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ

فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي

فَأَغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5534 - حدیث صحیح، أحمد بن أبان القرشي ذكره المؤلف في "الفتاوى" 8/32 فقال: من ولد خالد بن أسيد، من أهل

البصرة، يروي عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه ابن قحطبة وغيره، وقد تويع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري

في "الأدب المفرد" (1217) ("، ومسلم (2714)) في الذكر والدعاء: باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، من طريقين عن

أنس بن عياض، بهذا الإسناد. وعندهما "وليسم الله". وأخرجه البخاري (6320)، في الدعوات: باب رقم (13)، وفي "الأدب

المفرد" (1210) ("، ومسلم (2714))، وأبو داود (5050)، في الدعوات: باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة"

(791)، من طرق عن عبد الله بن عمر، به.

”جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو وہ اپنے تہبند کے اندرونی حصے کے ذریعے اسے جھاڑ لے اور بسم اللہ پڑھ لے کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بستر پر کیا چیز آئی تھی پھر جب وہ لیٹنے کا ارادہ کرنے تو دائیں پہلو پر لیٹے اور یہ پڑھے۔
”تو پاک ہے اے میرے پروردگار میں تیری مدد کے ذریعے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری مدد کے ذریعے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا (یعنی مجھے موت دے دی) تو اس کی مغفرت کرنا اگر تو نے اسے چھوڑ دیا (یعنی میں دوبارہ بیدار ہو گیا) تو اس چیز کے ہمراہ اس کی حفاظت کرنا جس کے ہمراہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْأَمْرَ إِنَّمَا أَمْرٌ لِمَنْ أَتَى مَضْجَعَهُ وَوَسَدَ يَمِينَهُ
اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم اس شخص کو دیا گیا ہے جو بستر پر (سونے کے لیے)

آتا ہے اور دائیں طرف کو تکیہ بناتا ہے

5535 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْبِرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ إِزَارَهُ، وَلْيَنْفُضْ بِهَا خَلْتَيْهَا فِرَاشَهُ، ثُمَّ لِيَتَوَسَّدَ يَمِينَهُ، وَيَقُولُ: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَضْعُ جَنبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، اللَّهُمَّ إِنْ أَمْسَكْتَهَا فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ سَعِيدَ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اپنے تہبند کا (ایک سرا) باہر نکال کر اس کے اندرونی حصے کے ذریعے اپنے بستر کو جھاڑ لے پھر وہ دائیں پہلو کے بل تکیے پر سر رکھے اور یہ پڑھے۔“

5535 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو مكرر ما قبله . وأخرجه أحمد 2/422 ، والنسائي في "اليوم واللييلة" (792) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 1/125-126 "من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (19830) ، وابن أبي شيبة 9/73 و10/248 ، والدارمي 2/288 ، وأحمد 2/283 و2/295 و432 ، والنسائي (793) ، من طرق عن عبيد الله بن عمر ، به . وأخرجه البخاري (7393) ، في التوحيد : باب السؤال بأسماء الله تعالى ، من طريق مالك ، والترمذي (3401) في الدعوات : باب رقم 20) ، من طريق ابن عجلان ، كلاهما عن سعيد المقبري ، به . قال الترمذي : حديث حسن . وأخرجه النسائي (794) ، من طريق ابن المبارك ، عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري ، عن أبي هريرة موقوفاً .

”اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری مدد سے ہی اسے اٹھاؤں گا: اے اللہ! اگر تو نے اسے روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی اس چیز کے ہمراہ حفاظت کرنا جس کے ذریعے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (سعید مقبری نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هَذَا الْأَمْرَ بِهَذَا الدَّعَاءِ إِنَّمَا أَمْرٌ لِأَخِيذٍ مَضْجَعُهُ

وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ لِلصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دعا کا حکم اس شخص کو ہے جو اپنے بستر پر آتا ہے

اور نماز کے لیے وضو کی طرح (وضو کرتا ہے)

5536 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ

مَنْصُورَ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ

اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسَلْتُمْ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتِ ظَهْرِي

إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي

أَرْسَلْتَ، وَاجْعَلْهُ آخِرَ مَا تَقُولُ، فَإِنَّ مِثَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قُلْتُ: أَسْتَذْكُرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ؟

فَقَالَ: وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

🌸🌸 حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بستر پر جانے لگو تو نماز کے

وضو کی طرح وضو کر لو پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ پھر یہ پڑھو۔

5536 - حدیث صحیح، ابن ابی السری - وهو محمد بن المتوکل - متابع، وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین. معمر: هو

ابن سلیمان. وقد تقدم برقم (5527) وسیاتی برقم (5542). وأخرجه البخاری (6311)، فی الدعوات: باب إذا بات طاهرًا، وأبو

داود (5046)، فی الأدب: باب ما یقال عند النوم، والنسائی فی "الیوم والليلة (782)"، (والبیہقی (1315)) من طریقین عن معتمر

بن سلیمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد (293-292/4، ومسلم (2710)) (56)، فی الذکر والدعاء: باب ما یقول عند النوم وأخذ

المضجع، أبو داود (5048)، من طرق عن منصور بن المعتمر، به. وأخرجه أحمد (290/296، ومسلم (2710))، وأبو داود

(5047)) (5048)، والنسائی (780)، (783)، (784)، (785)، من طرق عن سعد بن عبیدة، به. وأخرجه النسائی (781)

عن أبی بکر بن إسحاق، عن محمد بن سابق، عن إبراهيم بن طهمان، عن منصور بن المعتمر، عن الحكم بن عبیدة، عن سعد بن

عبیدة، عن البراء بن عازب قال... فذکره. وقال الحافظ فی "الفتح 11/109" بعد أن أورد کلام ابن ابی حاتم هذا: قلت: فهو

من المزید فی متصل للأسانید.

”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے سامنے جھکا دیا میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے رغبت رکھتے ہوئے اور ڈر رکھتے ہوئے اپنی پشت تیرے ساتھ لگا دی (یعنی تجھ پر آسرا کر لیا) تیرے مقابلے میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم ان کلمات کو اپنی آخری گفتگو بناؤ اگر تم (اسی رات میں) فوت ہو جاتے ہو تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پرفوت ہو گے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یاد کرتے ہوئے لفظ ”تیرے نبی پر ایمان لایا“ کی بجائے ”تیرے رسول پر ایمان لایا“ پڑھ دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یہ پڑھو) تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ قَضَاءَ دَيْنِهِ وَغِنَاهُ مِنَ الْفَقْرِ عِنْدَ مَنَامِهِ
بندے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ سوتے وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے:

وہ اس کا قرض ادا کر دے اور اسے غربت سے بے نیاز کر دے

5537 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ أَبُو صَالِحٍ، يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ:
اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، أَقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرَوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوصالح ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی شخص سونے لگے تو وہ اپنے دائیں پہلو کے بل (بستر پر) لیٹ جائے اور پھر یہ پڑھے۔

”اے اللہ! اے تمام آسمانوں کے پروردگار اور زمین کے پروردگار اور عظیم عرش کے پروردگار اے ہمارے پروردگار اور اے ہر چیز کے پروردگار! اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے! اے تورات انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے!

5537 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، سهل بن أبي صالح من رجال مسلم، وبأبي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم (2713) في الذكر والدعاء: باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة (790)"، وعنه ابن السني (720) عن إسحاق بن راهويه، عن جرير، به. وأخرجه مسلم (2713) (62)، والترمذي (3400) في الدعوات: باب رقم (19) من طريقين عن خالد الطحان

میں ہر اس چیز کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں؛ جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے، تو ہی سب کے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہے تو ایسا ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں ہے تو ہماری طرف سے قرض کو ادا کر دے اور ہمیں غربت سے محفوظ کر دے۔“

سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوصالح نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی

ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَحْمَدَ اللَّهَ جَلًّا وَعَزًّا عَلَى مَا كَفَّاهُ وَآوَاهُ عِنْدَ إِرَادَتِهِ النَّوْمَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ سونے کا ارادہ کرے، تو اس بات پر

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے جو اس نے بندے کی کفایت کی ہے اور اس بندے کو پناہ عطا کی ہے

5538 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا تَبَوَّأَ مَضْجَعَهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

كَفَّانِي وَآوَانِي وَسَقَانِي، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَالِكِ كُلِّ شَيْءٍ، وَإِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ، لَكَ كُلُّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بستر پر لیٹتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ”ہر طرح کی حمد

اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے؛ جس نے میری ضروریات کی کفایت کی مجھے پناہ دی اور مجھے سیراب کیا ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے؛ جس نے مجھ پر احسان کرتے ہوئے اپنا فضل کیا ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے؛ جس نے مجھے عطا کرتے ہوئے بہترین عطا کیا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہر حالت میں ہواے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار اے ہر چیز کے مالک اے ہر چیز کے معبود ہر چیز تیری ملکیت ہے میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يُسَمِّيَ اللَّهَ جَلًّا وَعَلَا عِنْدَ إِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے

5538 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن بريدة : هو عبد الله بن بريدة بن الحصيب . وأخرجه أحمد 2/117، وأبو

داود (5058) في الأدب : باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة (798)" ، وفي النعوت كما في "النعفة"

(5/443، وابن السني 728)، ، والبخاري (1319)، من طرق عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد.

محکم دلائل و براہین سے مزین الملتحق و المرفوع و المکتوب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے

5539- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

✽✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بستر پر جاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! میں تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور زندہ ہوں گا (یعنی بیدار ہوں گا)“
نبی اکرم ﷺ جب بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے، جس نے ہمیں موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) دی اور اسی کی بارگاہ میں دوبارہ زندہ ہونا ہے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَحْمَدَ اللَّهَ جَلًّا وَعَلَا عَلَى مَا أَطْعَمَهُ
وَسَقَاهُ وَكَفَاهُ عِنْدَ إِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت اللہ تعالیٰ کی

حمد بیان کرے اس بات پر کہ اس نے اس کو کھلایا ہے اسے پلایا ہے اور اس کی کفایت کی ہے

5540- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ

✽✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بستر پر جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے ہمیں کھلایا ہمیں پلایا اور ہماری کفایت کی تو کتنے ہی لوگ ایسے

5539- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین .یحیی بن سعید .هو القطان، وسفیان .هو الثوری .وهو مکرر (5532).

5540- إسنادہ صحیح، ابراہیم بن الحججاج السامی روی له النسائی، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحیح .
وأخرجه أحمد 3/153 و167 و253 ومسلم (2715)) فی الذکر والدعاء :باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع، وأبو داود (5053)) فی الأدب :باب ما یقال عند النوم، والترمذی (3396)) فی الدعوات :باب ما جاء فی الدعاء إذا أوی إلى فراشه، وفی "الشمائل (256)" والنسائی فی "عمل الیوم واللیلة (799)" من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد .وقال الترمذی .حسن صحیح غریب .

ہے جن کا کفایت کرنے والا کوئی نہیں ہے، جنہیں پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔“
ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ جَلًّا وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ عِنْدَ إِرَادَتِهِ النَّوْمَ
 اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت
 اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرے

5541 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:
 (متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَسَامَتَهَا وَمَحْيَاهَا، اللَّهُمَّ إِنْ تَوَفَّيْتَهَا فَاعْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِمَّنْ وَوَلَدَهُ: أَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: بَلْ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ كَانَ يَقُولُهُ، فَظَنْنَا أَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ بستر پر لیٹتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:
 ”اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا ہے تو ہی اسے موت دے گا اس کی موت اور زندگی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! اگر تو نے اسے موت دے دی تو اس کی مغفرت کرنا اور اگر اسے زندہ رکھا تو اس کی حفاظت کرنا اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: کیا حضرت عمران رضی اللہ عنہ کلمات کو پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا: جی نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر شخصیت ان کلمات کو پڑھتی تھیں:
 راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَفْوِيضُ النَّفْسِ إِلَى الْبَارِي جَلًّا وَعَلَا عِنْدَ إِرَادَتِهِ النَّوْمَ
 اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت
 اپنے آپ کو اپنے خالق کے سپرد کر دے

5542 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5541 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . أبو حیسمة : هو زھیر بن حرب ، وإسماعیل بن إبراھیم : هو ابن علیة ، وعبد اللہ بن الحارث : هو أبو الولید البصری . وأخرجه مسلم (2712) ، فی الذکر والدعاء : باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع ، والنسانی فی "عمل الیوم والليلة (796)" و (797) ، وابن السنی فی "عمل الیوم والليلة (726)" من طریقین عن خالد الحداء ، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ

⊗ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں جب آپ بستر پر لیٹتے تھے تو یہ پڑھتے

تھے۔

”اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ رغبت رکھتے ہوئے بھی اور ڈرتے ہوئے بھی تیرے مقابلے میں تیری ذات کے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور کوئی جائے نجات نہیں ہے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ قِرَاءَةُ سُورَةِ مَعْلُومَةٍ عِنْدَ إِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت کچھ متعین سورتوں کی تلاوت کر لے

5543 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ جَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، ثُمَّ قَرَأَ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَرَأْسَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ

قَالَ عَقِيلٌ: وَرَأَيْتُ ابْنَ شَهَابٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ

⊗ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے تو دونوں ہاتھ ملا کر ان پر پھونک مارتے

تھے پھر آپ سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ الناس کی تلاوت کرتے تھے پھر وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے اپنے سر اور اپنے پورے جسم پر پھیر لیتے تھے۔

عقیل بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب زہری کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5542 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن الحسن، فمن رجال مسلم. أبو الوليد:

هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وقد تقدم برقم (5527) و (5536). وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة (787)" من طريق

محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد.

5543 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري (5748) في الطب: باب النفث في الرقية من طريق سليمان

بن بلال، عن يونس بن يزيد، عن الزهري، بهذا الإسناد. وفيه: قال يونس: كنت أرى ابن شهاب يصنع ذلك إذا أتى إلى فراشه.

وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ اسْتِعْمَالُ هَذَا الْفِعْلِ بِهِ

اس تعداد کا تذکرہ جس تعداد کے مطابق اس فعل پر عمل کرنا مستحب ہے

5544 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قَتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ

عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، وَقَرَأَ فِيهِمَا بِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَسْمَعُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَقَعْلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بستر پر لیٹتے تھے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک مارتے تھے۔ ان میں سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھ کر دم کرتے تھے پھر آپ ان دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا تھا پھیر لیتے تھے۔ ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص بستر پر آتا ہے اسے سورہ کافرون کی تلاوت کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

5545 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، بِسَعْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ فَرُورَةَ بْنِ نُوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي، قَالَ: اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

❁❁ فرورہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں تعلیم دیجئے جسے میں اس وقت پڑھ لیا کروں جب میں اپنے بستر پر جاتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورہ کافرون پڑھ لیا کرو۔

5544 - إسنادہ صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوفه لقات من رجال الشيخين. وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أبو داود (5056) في الأدب: باب ما يقال عند النوم، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5017)، في فضائل القرآن: باب فضل المعوذات، وأبو داود (5056)، والترمذي (3402) في الدعوات: باب ما جاء فيمن يقرأ من القرآن عند المنام، والنسائي في "عمل اليوم والليلة (788)"، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "الصحفة 12/60"، أربعهم عن قتيبة بن سعيد، عن المفضل بن فضالة، به.

5545 - إسنادہ صحيح. وهو مكرر ما قبله، وقد تقدم برقم (791) و (5526).

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے

5546 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ قُرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي رَيْبِي لَنَا فَتَكْفَلُهَا زَيْنَبُ؟ قَالَ: ثُمَّ

جَاءَ، فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ

لِتَعْمَلِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْأَمِي، قَالَ: أَفَرَأَقُلُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتَمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

❁❁ فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں ہماری سوتیلی بیٹی میں

دچسپی ہے؟ زینب اس کا خیال رکھا جائے راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ

نے ان سے دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا میں اسے اس کی والدہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا پھر تم

کیوں آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں تعلیم دیں جسے میں رات کے

وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سورہ الکافرون پڑھ لیا کرو اور پھر اسے پڑھنے کے بعد سو جایا کرو یہ سورہ

شرک سے بری ذمہ ہونے کا اظہار ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤْمِنِ مُجَانَبَةَ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

اس بات کا تذکرہ مومن کے لیے یہ بات لازم ہے وہ عشاء کی نماز سے پہلے

سونے سے اجتناب کرے

5547 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتَنِي عَائِشَةَ وَأَنَا أَتَكَلَّمُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَقَالَتْ: يَا عُرْوَى الْآتُرِيحُ كَاتِبِكَ، فَإِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَنَامُ قَبْلِهَا وَلَا يَتَحَدَّثُ بَعْدَهَا *

❁❁ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے عشاء کی نماز کے بعد بات کرتے ہوئے

سنا تو انہوں نے فرمایا: اے عروہ کیا تم اپنے کاتب (یعنی نیکیاں لکھنے والے فرشتے) کو آرام نہیں کرنے دو گے؟ نبی اکرم ﷺ عشاء

کی نماز سے پہلے سوتے نہیں تھے اور اس کے بعد بات چیت نہیں کرتے تھے۔

5546 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرج مالك في "الموطأ" 2/987 "في الكلام: باب ما يكره من الكلام بغير

ذكر الله، أنه يبلغه أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن كثر ترسل إلى بعض أهلها بعد العتمة فتقول: ألا تريحون الكتاب؟

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالسَّمْرِ بَعْدَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ عشاء کی نماز سے پہلے سویا جائے یا اس کے بعد بات چیت کی جائے

5548 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

عَلِيَّةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرَزَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا، يَعْنِي عِشَاءَ

الْآخِرَةَ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (عشاء کی نماز) سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے سے منع کیا ہے۔ راوی کی مراد عشاء کی نماز تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ نَوْمِ الْإِنْسَانِ عَلَى بَطْنِهِ إِذِ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لَا يُحِبُّ تِلْكَ النَّوْمَةَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی پیٹ کے بل (الٹا ہو کر) سونے

کیونکہ اللہ تعالیٰ اس طرح کے سونے کو پسند نہیں کرتا

5549 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى بَطْنِهِ، فَعَمَزَهُ بِرِجْلِهِ،

وَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے پیٹ کے بل (الٹا)

5548 - إسناده صحيح على شرطهما. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو المنهال: هو سيار بن سلامة الرياحي، وأبو

برزة: اسمه نضلة بن عبید وهو في "مصنف ابن أبي شيبة 2/280"، وقد تحرف فيه "عوف" إلى "عون"، و"أبو برزة" إلى

أبو بردة. "وأخرجه أحمد 4/423، وعبد الرزاق (2131)، والبخاري (547) في مواقيت الصلاة: باب وقت العصر، و (599)

باب ما يكره من السمر بعد العشاء والنسائي 2/262 في المواقيت: باب كراهة النوم بعد صلاة المغرب، و 2/265 باب ما

يستحب من تأخير العشاء، وابن ماجه (701) في الصلاة: باب النهي عن النوم قبل صلاة العشاء، وعن الحديث بعدها والبيهقي

1/450 و 451 من طرق عن عوف الأعرابي، بهذا الإسناد وانظر الحديث (1504).

5549 - إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو: وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي، فقد أخرج له

البخاري مقروناً، ومسلم متابعه، وهو حسن الحديث. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي. وأخرجه الحاكم 4/271 من

طريق محمد بن عبد السلام، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم! وأقره الذهبي.

وأخرجه أحمد 2/287 و 304، والترمذي (2768) في الأدب: باب ما جاء في كراهية الاضطجاع على البطن، من طرق عن

محمد بن عمرو، به.

لیٹا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے اسے ٹھوکا دیا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کا ایسا طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا النَّائِمِينَ عَلَى بُطُونِهِمْ

اللہ تعالیٰ کا پیٹ کے بل سونے والوں کو ناپسند کرنے کا تذکرہ

5550 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ طِغْفَةَ الْغَفَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ: يَا فَلَانُ

انطَلِقْ مَعَ فَلَانٍ، وَيَا فَلَانُ انطَلِقْ مَعَ فَلَانٍ حَتَّى بَعَثَ خَمْسَةَ آتَا خَامِسَهُمْ، فَقَالَ: قَوْمُوا مَعِيَ فَفَعَلْنَا، فَدَخَلْنَا

عَلَى عَائِشَةَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَطَعِمِينَا فَقَرَّبَتْ جَشِيشَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ

أَطَعِمِينَا فَقَرَّبَتْ حَيْسًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعَيْسٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ

بِعَيْسٍ دُونَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ نَمْتُمْ عِنْدَنَا، وَإِنْ شِئْتُمْ آتَيْتُمُ الْمَسْجِدَ فَنَمْتُمْ فِيهِ قَالَ: فِيمَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَآتَانَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ، فَأَصَابَنِي نَائِمًا عَلَى بَطْنِي، فَرَكَصْتَنِي بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: مَا لَكَ

وَلِهَذِهِ النَّوْمَةِ، هَذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ، أَوْ يُغْضِبُهَا اللَّهُ

5550 - إسناده ضعيف لجهالة ابن قيس بن طغفة ويقال: ابن طخفة، لكنه يتقوى بما قبله، وقد سماه المؤلف في "تقائه"

5/59: عبد الله، وهو في عداد المجاهلين، وجاء في "التهذيب": 12/308 "ابن قيس بن طخفة، عن أبيه في النهي عن النوم على

البطن، وعنه يحيى بن أبي كثير، وفيه خلاف، وأخرجه النسائي في الوليمة من "الكبرى" كما في "التحفة" 4/210 "عن محمود

بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في الوليمة من "الكبرى" والحاكم 4/270-271 عن العباس بن

الوليد بن يزيد، عن أبيه، عن الْأَوْزَاعِيِّ، عن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عن محمد بن إبراهيم قال النسائي: حدثني ابن لعيش بن طخفة،

وقال الحاكم: عن قيس الغفاري، عن أبيه. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (1187) "من طريق موسى بن خلف، عن يَحْيَى

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عن أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عن ابن طخفة الغفاري، عن أبيه. وأخرجه أحمد 3/429 و5/426-427 والطبراني

(8227 و8228) من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 3/430 و5/427، والطبراني (7232) من طريق شيان، كلاهما عن

يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة عن يعيش بن طخفة بن قيس الغفاري، عن أبيه. وأخرجه الطبراني (8229) من طريق أبي إسماعيل

القناد، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن يعيش بن طهفة أو طخفة، عن أبيه. وأخرجه (8230) من طريق الأوزاعي، عن يحيى، عن أبي

سلمة، عن يعيش بن طهفة الغفاري، عن أبيه. وأخرجه (8231) من طريق يحيى بن عبد العزيز، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن يعيش

الغفاري، عن أبيه. وأخرجه أحمد 3/430 و5/426، والطبراني (8226) من طريق محمد بن عمرو بن طلحة، عن نعيم بن عبد الله

عن أبي طخفة الغفاري، عن أبيه. وأخرجه أحمد 5/426 من طريق ابن أبي ذئب، عن الحازم بن عبد الرحمن، عن ابن لعبد الله بن طهفة، عن أبيه. وأخرجه عبد

الرزاق (19802) عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن رجلاً من أهل الصفة.. وانظر "تحفة

الأشراف 4/209-210"، و"التاريخ الكبير" للبخاري 367-365/4 و"الإصابة" 2/227"

❁ حضرت قیس بن طغفہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت صفہ (کے چبوترے) پر موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: اے فلاں تم فلاں کے ہمراہ روانہ ہو جاؤ اے فلاں تم فلاں کے ہمراہ روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ افراد کو بھیجا جن میں میں بھی شامل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ چلو ہم نے ایسا ہی کیا ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! ہمیں کھانے کے لئے کچھ دو تو انہوں نے جشیہہ (مخصوص قسم کا کھانا) آگے کر دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! ہمیں (مزید کچھ) کھانے کے لئے دو تو انہوں نے حیس (مخصوص قسم کا کھانا) پیش کر دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! ہمیں پینے کے لئے دو تو انہوں نے عس (مخصوص قسم کا مشروب) پیش کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! ہمیں پینے کے لئے کچھ اور دو تو وہ مزید عس لے آئیں جو پہلے سے کچھ کم تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو تم ہمارے ہاں سو جاؤ اور اگر تم چاہو تو مسجد جا کر وہاں سو جاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں تو ہم لوگ مسجد میں سو گئے رات کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے مجھے پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا تو آپ نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے ٹھوکا دے کر ارشاد فرمایا کیا وجہ ہے تم اس طرح سو رہے ہو یہ سونے کا ایسا طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) جس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔

5551 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْتَلِقِ الْإِنْسَانُ عَلَى قَفَاهُ وَيَضَعُ أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هَذَا الْفِعْلُ الَّذِي زَجَرَ عَنْهُ هُوَ أَنْ يَسْتَلِقِيَ الْمَرْءُ عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَسْبِيلَ أَحَدِي

رِجْلَيْهِ وَيَضَعُهَا عَلَى الْأُخْرَى، وَذَلِكَ أَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا أَصْحَابَ مِيَازِرَ، وَإِذَا اسْتَعْمَلَ مَا وَصَفْتُ مِنْ عَلَيْهِ الْمِنْرُ

ذُونَ السَّرَاوِيلِ رِيْمًا تَكْشِفُ عَوْرَتَهُ، فَمِنْ أَجْلِهِ مَا نَهَى عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کوئی انسان اپنی گدی کے بل اس طرح نہ لیٹے کہ اس کا ایک پاؤں دوسرے پر ہو۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ فعل جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: آدمی گدی کے بل

5551 - حدیث صحیح . ہشام بن عمار قد تویع، ومن فوقہ ثقات من رجال الصحیح . و آخرجہ احمد 3/297-298

طریق حجاج وروح، و 3/322، و مسلم (2099) (73) فی اللباس و الزینة : باب فی منع الاستلقاء علی الظهر و وضع إحدى

الرجلین علی الأخری، من طریق محمد بن بکر، ثلاثهم عن ابن جریج، أخبرنی أبو الزبیر، أنه سمع جابر بن عبد الله يحدث . فذكر

حدیثاً أطول مما هنا، و فیہ : ولا تضع إحدى رجلیک علی الأخری إذا استلقیت . " و آخرجہ احمد 3/299-300، و مسلم (2099)

(74) ، و أبو داود (4865) فی الأدب : باب فی الرجل یضع إحدى رجلیہ علی الأخری، و الترمذی (2766) فی الأدب : باب ما

جاء فی الکراهیة فی ذلك، و الطحاوی فی " شرح معانی الآثار 4/277 "، و أبو یعلی (2031) من طرق عن أبي الزبیر، به . و انظر

الحدیث الآتی برقم (5553).

یوں لیئے کہ اس کا ایک پاؤں اوپر ہو اور اسے اس نے دوسرے پر رکھ لیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے وہ لوگ تہبند باندھا کرتے تھے اور جس شخص نے تہبند باندھا ہوا ہو شلوار نہ پہنی ہوئی ہو اگر وہ اس طریقے پر عمل کرے تو ایسا کرنے کے نتیجے میں اس کی شرم گاہ سے پردہ ہٹ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الَّذِي
يُضَادُّ فِي الظَّاهِرِ الخَبَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ
نبی اکرم ﷺ کا اس فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کے برخلاف ہے
جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5552 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ

ابنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ،

(متن حدیث): أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاحِدًا أَحَدَى رِجْلَيْهِ

عَلَى الْأُخْرَى

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هَذَا الْفِعْلُ الَّذِي اسْتَعْمَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَدُّ الرَّجْلَيْنِ جَمِيعًا،
وَوَضْعُ أَحَدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى دُونَ ذَلِكَ الْفِعْلِ الَّذِي نَهَى عَنْهُ، وَهُوَ ضِدُّ قَوْلٍ مَنْ جَهَلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ،
فَرَوَعَمَ أَنَّ أَخْبَارَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَضَّادٌ وَتَهَاتَرَ

✽✽✽ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیئے ہوئے دیکھا۔ آپ

نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ فعل جس پر نبی اکرم ﷺ نے عمل کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: آپ نے اپنے

5552 - إسنادہ صحیح علی شرطہما. عمّ عباد بن تميم: هو عبد الله بن زيد بن عاصم بن كعب الأنصاري المازني، كنيته

أبو محمد، صحابي شهير، وأمه أم عمارة نسيمة بنت كعب، شهد أحداً وغيرها، واختلّف في شهوده بداراً، وكان مسليمة الكذاب

قتل أخاه حبيب بن زيد، فلما غزا الناس اليمامة شارك عبد الله بن زيد وحشياً بن حرب في قتل مسليمة، واستشهد عبد الله بن زيد

بالحرة سنة ثلاث وستين وهو في "الموطأ" 1/172 "في قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد

4/38، والبخاري (475)، في الصلاة: باب الاستلقاء في المسجد ومد الرجل، ومسلم (2100) (75)، في اللباس والزينة: باب في

إباحة الاستلقاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، وأبو داود (4866)، في الأدب: باب في الرجل يضع إحدى رجله على

الأخرى، والنسائي 2/50 في المساجد: باب الاستلقاء في المسجد، والطحاوي 4/278، والبخاري (486). زاد البخاري وأبو

داود: وعن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب قال: كان عمر وعثمان يفعلان ذلك. وأخرجه عبد الرزاق (20221)، والحميدي

(414)، والدارمي 2/282، وأحمد 4/38 و39 و40، والبخاري (5969)، في الأدب: باب الاستلقاء ووضع الرجل على

الأخرى، و (6487)، في الاستئذان. باب الاستلقاء، ومسلم (2100) (76)، والترمذي (2765)، في الأدب

دونوں پاؤں سیدھے کئے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ وہ فعل نہیں ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے اور یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس گمان کا قائل ہے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول روایات میں تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْفِعْلَ الْمَجْزُورَ عَنْهُ إِنَّمَا أُرِيدَ بِذَلِكَ
رَفْعَ أَحَدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى لَا وَضْعَهَا عَلَيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ممنوعہ فعل اس کے ذریعے مراد یہ ہے:

ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے بلند کیا جائے اس پر رکھنا مراد نہیں ہے

5553 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِئَاءِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ، وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اشتمال صماء اور ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر پلینے سے منع کیا ہے اور (اس بات سے بھی منع کیا ہے) کہ آدمی ایک پاؤں دوسرے پر رکھے جب کہ وہ پشت کے بل چت لیٹا ہوا ہو۔

ذِكْرُ خَبْرٍ فِيهِ كَمَا لِلدَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا الْخَبَرَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے جو ہماری اس روایت کی بیان کردہ

تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو روایت ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5554 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ

مُحَمَّدَ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

5553 - إسنادہ صحیح یزید بن موهب: هو یزید بن خالد بن یزید بن موهب، وهو ثقة، روی له أبو داود والنسائی، وابن ماجه، وأبو الزبير - وهو محمد بن مسلم بن تدرس - ثقة، روی له البخاری مقروناً، واحتج به مسلم، وروایة أبی الزبير عن جابر فیما حدث به عنه الليث محموله على السماع. وأخرجه أحمد (3/349، ومسلم (2099)، (72) في اللباس: باب في منع الاستلقاء على الظهر ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، وأبو داود (4865)، في الأدب: باب في الرجل يضع إحدى رجله على الأخرى، والترمذی (2767)، في الأدب: باب ما جاء في الكراهية في ذلك، والنسائی (8/210) في الزينة: باب النهی عن الاحتباء في نوب واحد، والبيهقي (2/224) من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد ولم يذكر أبو داود في روايته: "نهی عن اشتمال الصماء والاحتباء في نوب واحد"، ولم يذكر النسائی في روايته: "وأن يرفع الرجل" ... وانظر (5551)).

دینار، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَسْتَلْفِيَ الرَّجُلُ وَيَتْنِي أَحَدِي رَجُلِيهِ عَلَى الْأُخْرَى

⊗⊗ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے آدمی کے اس طرح چت لینے سے منع کیا ہے اس نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا ہو۔



5554- إسناده حسن. محمد بن عيسى، وهارون بن محمد: من رجال السنن، وكلاهما صدوق ومن فوقهما ثقات على شرط الشيخين. أبو بكر بن حفص: اسمه عبد الله. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/277 "من طريق أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، عن روح بن القاسم، بهذا الإسناد، ولفظه: أنه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتْنِي الرَّجُلُ أَحَدِي رَجُلِيهِ عَلَى الْأُخْرَى.

کتاب الحظر والإباحة

کتاب! حظر و اباحت کے بارے میں روایت

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا خِصَالًا مَعْلُومَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کچھ متعین عادتیں

مسلمانوں کے لیے حرام قرار دی ہیں

5555- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ

وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ گاڑنے، دوسروں کا حق ادا نہ کرنے اور ان کا حق مارنے کو

تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے اور اس نے تین چیزوں کو تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ (فضول) بحث کرنا،

بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنا (یا ضرورت کے بغیر) مانگنا اور مال کو ضائع کرنا۔“

5555- إسناده صحيح على شرطهما . جرير : هو ابن عبد الحميد الضبي، ومنصور : هو ابن المعتمر، والشعبي : هو عامر

بن شراحيل. وأخرجه مسلم (593) (12/3/1341) في الأفضية : باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة ... عن إسحاق بن

إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2408) في الاستقراض : باب ما ينهى عن إضاعة المال، والنسائي في الرقائق كما في "

التحفة 8/497"، والطبراني (901) (20/3426)، والبعقوي (3426)، من طرق عن جرير، به. أخرجه أحمد 4/246، ومسلم 3/1341

(593) (12)، والطحاوي في "مشكل الآثار 4/233-234"، والطبراني (903) (20/20)، من طريق شيسان، عن منصور،

به. وأخرجه أحمد 4/250-251، والطبراني (897) (20/904)، من طرق عن الشعبي، به. وأخرجه أحمد 4/250،

والدارمي 2/310-311، والبخاري في "الصحيح (5975)" في الأدب : باب عقوق الوالدين من الكبائر، وفي "الأدب المفرد"

(460)، ومسلم (14) (3/1341)، والطحاوي في "المشكل 4/233"، والطبراني (909) (20/910)، (913) و (919) و (920)

و (920) و (930) و (942) و (943)، والبيهقي في "الآداب (105)" من طرق عن ورّاد، به. وبعضهم يزيد في الحديث على

بعض. وانظر الحديث (5719).

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ خِصَالٍ مَعْلُومَةٍ مِّنْ أَجْلِ عِلَلٍ مَّعْدُودَةٍ

کچھ متعین عادات سے ممانعت کا تذکرہ جو کچھ متعین علتوں کی وجہ سے ہے

5556 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامِ الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ،

عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ مَعَاوِيَةَ، كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَنْ اكْتُبَ إِلَيَّ بِحَدِيثِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا غُلَامَهُ وَرَأَدًا، فَقَالَ: اكْتُبْ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ وَاذِ النَّسَائِ، وَعُقُوقِ الْأَهْمَاتِ، وَعَنْ مَنَعِ وَهَاتِ، وَعَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَرِضَاعَةِ الْمَالِ سَمِعَ الشَّعْبِيُّ هَذَا عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةَ قَالَهُ الشَّيْخُ

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث تحریر کر کے بھیج دیں جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے نوجوان (سیکرٹری) وراذ کو بلایا اور بولے: تم یہ لکھو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے ماؤں کی نافرمانی کرنے دوسروں کا حق ادا نہ کرنے اور ان کا حق مارنے، فضول بحث تمحیص اور بکثرت سوالات (یعنی غیر ضروری سوالات یا ضرورت کے بغیر مانگنے) اور مال کو ضائع کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام شعبی نے یہ روایت وراذ کے حوالے سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ خِصَالٍ مَّنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَحَقَّ بُغْضَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاهُ

ان خصلتوں کا تذکرہ جو کسی شخص میں پائی جائیں تو وہ اپنے ساتھ نبی اکرم ﷺ

کی ناراضگی کا مستحق ہوگا

5557 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ أَسْوَأُكُمْ أَخْلَاقًا، الْمُتَشِدِّقُونَ الْمُتَفَهِّقُونَ الثَّرَاوُونَ .

✽✽ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”آخرت میں تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے

5557 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات علی شرط مسلم إلا أن مکحولاً - وهو الشامي - لم يسمع من أبي ثعلبة الخثمي .

المقدمي: هو محمد بن أبي بكر بن علي بن عطاء بن مقدم . وقد تقدم الحديث برقم (482) ، وذكر فيه شواهده التي يصح بها .

محکم دلائل و براہین سے مزین الفتویٰ و مقبولہ اکتلاب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے اور آخرت میں میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ برے ہوں گے وہ لوگ جو تکلف کے ساتھ خود کو فصیح ظاہر کرتے ہیں پھیلا کر گفتگو کرتے ہیں وہی تباہی بولتے ہیں۔“

ذِكْرُ وَصْفِ أَقْوَامٍ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ أَجْلِ أَعْمَالِهِ ارْتِكَابُهَا
کچھ لوگوں کی صفت کا تذکرہ جن کے کچھ اعمال کے ارتکاب کی وجہ سے

اللہ تعالیٰ انہیں ناپسند کرتا ہے

5558 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ: الْبَيْعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيرُ

الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”چار لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے قسمیں اٹھا کر (مال) فروخت کرنے والے کو، غریب متکبر کو، بوزھے زانی کو اور ظالم حکمران کو۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يَمْكُرَ الْمَرْءُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ أَوْ يُخَادِعَهُ فِي أَسْبَابِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ

کسی معاملے میں مکر کرے یا اس کو دھوکہ دے

5559 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبِي، عَنْ عَاصِمِ، عَنْ زُرَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5558 - إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج السامى: ثقة، روى له النسائى، ومن فوقه على شرطهما غير حماد بن سلمة،

فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائى 5/86 فى الزكاة: باب الفقير المختال، والقضاعى فى "مسند الشهاب" (324)، والخطيب

فى "تاريخه" 9/358 "من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

5559 - إسناده حسن. الهيثم بن جهم: روى عنه جمع وذكره المؤلف فى "الفتاوى" 9/235، وابن أبى حاتم فى "الجرح

والتعديل" 9/83 "وقال: سألت أبى عنه، فقال: لم أزل فى حديثه مكروهاً. عاصم: هو ابن بهدلة ابن أبى النجود وأخرجه الطبرانى

فى "الكبير" (10234)، وفى "الصغير" (838)، والقضاعى فى "الشهاب" (253)، وفى "الشهاب" (254)، وفى "أبو نعيم فى "

الحلية" 4/188-189 "من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وقال الهيثمى: 4/79 رجاله ثقات، وفى عاصم ابن بهدلة كلام

لسوء حفظه. وقال المنذرى فى "الترغيب" 2/572: "إسناده جيد.

(متن حدیث): مَنْ عَشَنَّا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ *

✽✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ہمیں دھوکہ دے (یا ملاوٹ کرے) وہ ہم میں سے نہیں ہے دھوکہ اور فریب جہنم میں ہوں گے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يُفْسِدَ الْمَرْءُ امْرَأَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَوْ يُحِبِّبَ عُبَيْدَهُ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیوی کو خراب کرے

یا اس کے غلام کو اس کے خلاف کرے

5560 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَزِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَبَّبَ عَبْدًا عَلَى آهْلِهِ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ أَفْسَدَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کسی بندے کو اس کی بیوی کے حوالے سے دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اکسائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْكَبَائِرِ السَّبْعِ إِذْ هُنَّ الْمَوْبِقَاتُ

سات کبیرہ گناہوں سے ممانعت کا تذکرہ کیونکہ یہ ہلاکت کا شکار کرنے والے ہیں

5561 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمَوْبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشُّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَآكُلُ الرِّبَا، وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْعَافِيَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

5560 - إسناده صحيح على شرط الصحيح، معاوية وعمار من رجال مسلم، وعكرمة - وهو مولى ابن عباس - روى له مسلم مقروناً واحتج به البخارى، وباقى السند على شرطهما. وأخرجه النسائي فى "سننه الكبرى" 3/ "الوجه" 220 فى عشرة النساء: باب من أفسد امرأة على زوجها، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، والحاكم 2/196، والبيهقى فى "سننه" 8/13، وفى "الأدب" (80) "من طريق أبى الجواب الأحوص بن جواب، والبخارى فى "التاريخ الكبير" 1/396، وأبو داود (2175) فى الطلاق: باب فىمن حَبَّبَ امرأة على زوجها، و(5170) فى الأدب: باب فىمن حَبَّبَ مملوكاً على مولاه.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جادو کرنا۔ ایسی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہو۔ البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے۔ سو دکھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے پیٹھ پھیر لینا، پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام عائد کرنا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا دُونَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس مذکورہ عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

5562 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ:

الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ لِعَامِرٍ: مَا

الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ: الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ صَبْرٍ، وَهُوَ فِيهَا كَاذِبٌ

5561 - إسنادہ صحیح . محمد بن إسماعیل الجعفی : هو أبو عبد الله البخاری، جیل الحفظ وإمام الدنيا فی فقه الحدیث،

ومن فوقه ثقات علی شرط الشیخین غیر عبد العزیز الأویسی فمن رجال البخاری . أبو الغیث : هو سالم أبو الغیث المدنی مولی عبد

الله بن مطیع بن الأسود . وهو فی "صحیح البخاری (2766)" فی الوصایا : باب قول الله تعالی (إن الذین یأکلون أموال النامی

ظُلْمًا...) ، و (5764) فی الطب : باب الشرك والسحر من المویقات، و (6857) فی الحدود : باب رمی المحصنات، وروایتہ فی

کتاب الطب مختصرة، و من طریقہ أخرجه البغوی (45) . وأخرجه البیهقی 8/249 من طریق الحسن بن علی بن زیاد، عن عبد

العزیز بن عبد الله الأویسی، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (89) فی الإیمان : باب بیان الكبائر وأکبرها، وأبو داود (2874) فی

الوصایا : باب ما جاء فی التشدید فی أکل مال الیتیم، والنسائی 6/257 فی الوصایا : باب اجتناب أکل مال الیتیم، و فی التفسیر كما

فی "التحفة 9/458"، وأبو عوانة فی "صحیحہ 55-54/1"، والطحاوی فی "مشکل الآثار 1/382" من طرق عن ابن وهب،

عن سلیمان بن بلال، به . وأخرجه أبو عوانة 1/55، والطحاوی 1/382 من طریقین عن سلیمان بن بلال، به .

5562 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشیخین غیر محمد بن عثمان بن کرامة العجلی، فمن

رجال البخاری . شیبان : هو ابن عبد الرحمن النحوی، و فراس : هو ابن یحیی الهمدانی الکوفی، وأخرجه البخاری (6920) فی

استیابة المرتدین : باب إثم من أشرك بالله وعقوبته فی الدنيا والآخرة عن محمد بن الحسن بن إبراهیم، والطبری فی "جامع البیان

(9223)" عن أبی هشام الرفاعی، و البیهقی 10/35 من طریق سعید بن مسعود، ثلاثهم عن عبید الله بن موسی، بهذا الإسناد .

وأخرجه البیهقی 10/35 من طریق محمد بن سابق، عن شیبان، به . وأخرجه بنحوه أحمد 2/201، و الدارمی 2/191، و البخاری

(6675) فی الأیمان والنذور : باب الیمین الغموس، و (6870) فی الدیات : باب قول الله تعالی (وَمَنْ أَحْيَاهَا ...) ، و الترمذی

(3021) فی تفسیر القرآن : باب ومن سورة النساء، و النسائی 7/89 فی تحريم الدم : باب ذکر الكبائر و 8/63 فی القسامة :

باب تأویل قول الله عز وجل (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَقَدْ آوَاهُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا) و فی التفسیر كما فی "التحفة 6/346"، و الطبری

فی "جامع البیان 9222)" ، و أبو نعیم فی "الحلیة 7/202"، و البغوی (44) من طرق عن شعبة، عن فراس، به .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون سا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا اس نے دریافت کیا پھر کون سا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر والدین کی نافرمانی کرنا اس نے دریافت کیا پھر کون سا ہے آپ نے فرمایا پھر جھوٹی قسم اٹھانا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عامر سے دریافت کیا یمنی غموس سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ کہ آدمی جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْيَمِينَ الْغُمُوسَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ مِنَ الْكِبَائِرِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ جھوٹی قسم جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے
وہ کبیرہ گناہوں سے تعلق رکھتی ہے

5563 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينُ الْغُمُوسُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْلِفُ الرَّجُلُ عَلَيَّ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا كَانَتْ كَيْفَةً فِي قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
﴿﴾ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کبیرہ گناہوں میں یہ شامل ہیں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا جھوٹی قسم اٹھانا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ آدمی مجھ کے پر جتنی کسی چیز کے بارے میں جو بھی قسم اٹھائے گا تو قیامت کے دن وہ قسم اس کے دل میں بوجھ (یاداغ) کی صورت میں ہوگی۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ یتیم کا مال کھایا جائے

5564 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

5564 - إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عبد الرحمن المقرئ: هو عبد الله بن يزيد، وأبو سالم الجشاني: هو سفيان بن هانء المصري بأخرجه ابن سعد 4/231، ويعقوب بن سفيان الفسوي في "تاريخه" 2/463 "وقد سقط منه اسم شيخه، وهو أبو عبد الرحمن المقرئ، (ومسلم 1826)) في الإمارة: باب كراهة الإمارة بغير ضرورة، وأبو داود (2868)) في الوصايا: باب ما جاء في الدخول في الوصايا، والنسائي 6/255 في الوصايا: باب النهي عن الولاية على مال اليتيم، والطحطاوي في "مشكل الآثار" (56)) بتحقيقه، والبيهقي 3/129 و6/283 عن طرق عن أبي عبد الرحمن المقرئ، بهذا الإسناد. قال النووي في "شرح مسلم" 12/210: هذا الحديث صحيح إسناده ومتناً.

المُقْبِرُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَتَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ، وَلَا تَتَأَمَّرَنَّ عَلَى الْيَتِيمِ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں میں تمہارے لئے بھی وہی بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ تم یتیم کے مال کے گمران ہرگز نہ بننا اور دو آدمیوں کے بھی امیر نہ بننا۔

5585 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أُخْرِجْ مَالَ الضَّعِيفِينَ: الْيَتِيمَ وَالْمَرْأَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر یہ ارشاد فرماتے تھے۔

”میں دو کمزوروں کو یعنی یتیم اور عورت کے مال کے بارے میں (تمہیں بچتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں)“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ وَصْفِ مَا يُعَذَّبُ بِهِ فِي الْقِيَامَةِ أَكْلَةُ أَمْوَالِ الْيَتَامَى

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ یتیموں کا مال کھانے والوں کو قیامت کے دن

کس نوعیت کا عذاب دیا جائے گا

5586 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ،

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ مِّنْ قُبُورِهِمْ تَأْجِحُ

5565 - إسنادہ حسن. ابن عجلان: اسمه محمد، وهو صدوق روى له البخارى تعليقا ومسلم فى الشواهد، وباقى السند

نقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم = .

5566 - إسنادہ ضعیف جداً. زياد بن المنذر: مجمع على ضعفه، ونسبه ابن معين إلى الكذب، وذكره المؤلف فى كتابه "

المجروحين 1/306"، وقال: كان رافضياً يضع الحديث فى مثالب أصحاب النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ويروى فى فضائل أهل

البيت أشياء ما لها أصول، لا تحل كتابة حديثه، ثم أعاد ذكره فى "النقات. 6/326-327" قال ابن حجر فى "التهذيب "

3/387 بعد أن ساق ترجمتى ابن حبان له: فهو هو، غفل عنه ابن حبان. ونافع بن الحارث: قال البخارى فيما نقله عنه ابن عدى فى

"الكامل 7/2515" والعقيلي فى "الضعفاء: 4/86" لم يصح حديثه، وذكره المؤلف فى "نقاته. 5/471" وهو فى "مسند

أبى يعلى" ورقة 348/2 وأورده الهيثمى فى "المجمع 7/2" وعزاه إلى أبى يعلى والطبرانى، وقال: وفيه زياد بن المنذر، وهو

كذاب. وذكره السيوطى فى "الدر المنثور 2/443"، وزاد نسبه إلى ابن أبى شيبه فى "مسنده" وابن أبى حاتم.

أَفَوَاهُهُمْ نَارًا فَقِيلَ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ اللَّهُ يَقُولُ (إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا) الْآيَةَ (النساء: 10).

✽ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن کچھ لوگوں کو ان کی قبروں سے زندہ کیا جائے گا۔ ان کے منہ سے آگ نکل رہی ہوگی۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ کون لوگ ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے غور نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک وہ لوگ جو تیسوں کا مال ظلم کے طور پر کھالیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ بِإِجَابِ النَّارِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا، لِمَنْ كَانَ غَدَاؤُهُ حَرَامًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، جہنم اس شخص کے لیے لازم ہو جائے گی،

جس کی غذا حرام ہو، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5567 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي جَمِيلَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبْتًا

عَلَى سُحْبِ النَّارِ أَوْلَى بِهِ، يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، النَّاسُ غَادِيَانِ: فَعَادٍ فِي فَكَائِكَ نَفْسِهِ فَمُعْتَقِفَهَا، وَغَادٍ مُوبِقَهَا، يَا

كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّوْمُ جَنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تَطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَذْهَبُ

الْجَلِيدُ عَلَى الصَّفَا

✽ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت اور خون جنت میں داخل نہیں ہوں گے جن کی نشوونما حرام پر ہوئی ہو آگ ان کے

زیادہ لائق ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح کی حالت میں نکلتے ہیں۔ ایک شخص اپنے آپ کو رہا کروا کے خود کو

آزاد کروا لیتا ہے اور ایک خود کو غلام بنا لیتا ہے۔“

اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے صدقہ برہان ہے روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو یوں ختم کر دیتا ہے جس

طرح کوئی قوت والا شخص صفا پر جاتا ہے۔

5567 - حدیث صحیح. عبد الملك بن أبي جميلة: ذكره المؤلف في "نقات 7/103"، وروى له الترمذی حديثاً واحداً

في القضاء، وشيخه فيه أبو بكر بن بشير، ذكره في "نقاته 5/586"، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 9/342" وقد تقدم

عند المؤلف من غير هذه الطريق. انظر الحديث (1724). واخرجه الطبرانی في "الكبير (361) 19/19" عن إبراهيم بن هاشم

البيهقي، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الْمَعَاصِي الَّتِي يَكْرَهُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

حقیر محسوس ہونے والے گناہوں سے ممانعت کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے

5568 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ بَانَكَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الطَّفِيلِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ أَيَّاكَ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ، فَإِنَّ لَهَا

مِنَ اللَّهِ طَالِبًا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! بظاہر چھوٹے نظر آنے

والے (گناہوں سے) بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے حوالے سے بھی باز پرس ہوگی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمُجَانِبَةِ الشُّبُهَاتِ سُرَّةً بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ الْوُقُوعِ

فِي الْحَرَامِ الْمَحْضِ نَعْوُذُ بِاللَّهِ مِنْهُ

مشتبہ چیزوں سے لاتعلق رہنے کا تذکرہ تاکہ یہ چیز آدمی اور (اس کے) حرام میں واقع

ہونے کے درمیان رکاوٹ بن جائے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5569 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قَتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عَيَّاشِ الْقُتَيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدِ الْعُكْلِيِّ، عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّعْمَانَ

بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

5568 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ رجال الشیخین غیر عوف بن الحارث فمن رجال البخاری. وخالد بن

مخلد قد توبع. وأخرجه ابن ماجه (4243)، فی الزهد: باب ذکر الذنوب، عن ابی بکر بن ابی شیبہ، عن خالد بن مخلد، بهذا

الإسناد. قال البوصیری فی "مصباح الزجاجة" ورقة 269. هذا إسناد صحیح رجالہ ثقات، رواه أبو بکر بن ابی شیبہ فی "مسندہ

"هكذا وأخرجه أحمد 6/70 عن منصور بن سلمة الخزاعي وأبى سعيد مولى بنى هاشم، و 151 عن أبى عامر العقدي، والقضاعي

فی "مسند الشہاب (955)" من طریق القعنبي، أربعتهم عن سعید بن مسلم، به.

5569 - إسنادہ حسن. عبد الله بن عيَّاش، وابن عجلان، وروى له أبو داود، والسنائي، وابن ماجه. المفضل بن فضالة: هو ابن عبيد بن ثمامة

القتباني المصري أبو معاوية القاضي. وأورده الهيثمي فی "المجمع 10/293" وعزاه إلى الطبراني، وقال: رجالہ رجال الصحیح

غير شيخ الطبراني المقدم بن داود، وقد وثق على ضعف فيه. قلت: إسناد المصنف هنا خلو منه. وانظر الحديث رقم (721) عند

المؤلف.

(متن حدیث): اجعلوا بینکم وبين الحرام ستره من الحلال، من فعل ذلك استبرأ لِعرضه ودينه، ومن ارتع فيه كان كالمترع إلى جنب الحمى يوشك أن يقع فيه، وإن لكل ملك حمى، وإن حمى الله في الأرض محارمة

• • حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔
”اپنے اور حرام کے درمیان حلال کے ذریعے رکاوٹ بنا لو جو شخص ایسا کر لے گا وہ اپنی عزت اور دین کو محفوظ کر لے گا اور جو شخص اس میں چرنے کی کوشش کرے گا تو وہ چراگاہ کے پہلو میں چرنے والا ہوگا اور اس بات کا احتمال موجود ہے وہ چراگاہ کے اندر داخل ہو جائے ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے۔ زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنِ اتِّبَاعِ الْمَرْءِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، إِذِ اسْتَعْمَلَهَا يَزْرَعُ فِي الْقَلْبِ الْأَمَانِيَّ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی (اجنبی عورت کی طرف) پہلی کے بعد دوسری بھی

نظر ڈالے کیونکہ اس پر عمل کرنا دل میں خواہشات پیدا کرتا ہے

5570 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ إِنَّ لَكَ كَنْزًا، وَإِنَّكَ ذُو قَوْلَيْهَا، فَلَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ

• • حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تمہارا ایک خزانہ ہے اور تم دو قرونوں والے ہو۔ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ اٹھاؤ کیونکہ تمہیں پہلی کا حق حاصل ہے، لیکن دوسری کا حق حاصل نہیں ہے۔

5570 - سلمة بن أبي الطفيل - أبوه هو الصحابي عامر بن وائلة - ذكره المؤلف في "الفتاوى 4/318"، والبخاري في "التاريخ الكبير 4/77" وابن أبي خاتم 4/166 ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وروى عنه محمد بن إبراهيم التيمي، وفطر بن خليفة وقول ابن خراش فيه: مجهول، رده الحافظ في "تجليل المنفعة" ص 160، وباقي السند على شرط الصحيح غير محمد بن إسحاق، فروى له البخاري تعليقا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، ولكن رواه بالعتبة، وهو مدلس. وقال الهيثمي في "المجمع": 8/63 "رواه أحمد، وفيه ابن إسحاق وهو مدلس، وبقية رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 1/159، والدارمي 2/298، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 3/14-15" وفي "شرح المشكل 2/350"، والحاكم 3/123 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وفي "المستدرک" قال: "عن سلمة بن أبي الطفيل أظنه عن أبيه". قلت: ويغلب على ظني أن الشك من الراوي عن حماد بن سلمة عنده، وهو سليمان بن حرب، فإن هذه الزيادة ليست عند أحد غيره. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي! وذكره البخاري في "تاريخه 4/77" عن حماد بن سلمة، به.

5571- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدِ الْأَزْرَقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرَةِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي تَوَضُّعَ مَصْنَفٍ. قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْأَمْرُ بِصَرْفِ الْبَصَرِ أَمْرٌ حَتْمٌ عَمَّا لَا يَحِلُّ، وَهُوَ مُقْرُونٌ بِالزَّجْرِ عَنْ حَيْدِهِ وَهُوَ النَّظَرُ إِلَى مَا حَرَّمَ

✪✪ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اپنی نگاہ کو پھیر لوں۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نظر کو پھیرنے کا حکم لازمی طور پر ہے جو اس چیز کے بارے میں ہے جو جائز نہیں ہے اور یہ اس کی متضاد سے ممانعت کے ہمراہ ملا ہوا ہے اور وہ چیز یہ ہے جسے حرام قرار دیا گیا ہو اس کی طرف (دیکھنا منع ہے)

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ رَأَى امْرَأَةً أَعْجَبَتْهُ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ حِينَئِذٍ
جو شخص کسی (اجنبی) عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ
وہ اس وقت اپنی بیوی کے پاس آ کر (اس کے ساتھ صحبت کر لے)

5572- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً، فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ، وَقَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ، أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ امْرَأَةً أَعْجَبَتْهُ فَلْيَاتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا

✪✪ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کو دیکھا (وہ آپ کو اچھی لگی) آپ سیدہ زینب (5571- إسنادہ صحیح، هشام بن خالد الأزرق: صدوق، روى له أبو داود، وابن ماجه، وشيخه فيه ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين غير عمرو بن سعيد - هو القرضي أبو سعيد البصري، فمن رجال مسلم. وأخرجه الدارمي 2/278، ومسلم 2/2159)، في الآداب: باب نظر الفجأة، وأبو داود (2148)، في النكاح: باب ما يؤمر به من غض البصر، والطبراني (2404)، والخطابي في "معالم السنن 3/222"، والحاكم 2/396، والبيهقي في "السنن 7/89-90"، وفي "الآداب (887)" من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد وقد أخرجه مسلم.

5572- إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير - وهو محمد بن مسلم بن مسلم بن تدرس - فقد روى له البخاري مسروناً واحتج به مسلم، وقد صرح بالسماع عند أحمد 3/348 من رواية ابن لهيعة عنه. وأخرجه الترمذی (1158) في الرضاع: باب ما جاء في الرجل يرى المرأة تعجبه، عن محمد بشار، بهذا الإسناد. وقال: حديث جابر حديث صحيح حسن غريب. وأخرجه بحه مسلم (1403)، في النكاح: باب ندب من رأى امرأة...، عن عمرو بن علي، عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى

نبیؐ کے ہاں تشریف لائے آپ نے اپنی خواہش کو پورا کیا پھر آپ (گھر سے باہر) تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عورت جب آتی ہے تو شیطان کی شکل میں آتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اسے اچھی لگی تو اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہئے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہوتا ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمُؤَافَقَةِ امْرَأَتِهِ لِمَنْ رَأَى امْرَأَةً أَعْجَبَتْهُ

جو شخص کسی اجنبی (عورت) کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے

5573 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمَصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ صَدَقَةَ الْجُبَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ الَّتِي تُعْجِبُهُ فَلْيَرْجِعْ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى يَقَعَ بِهِمْ، فَإِنَّ ذَلِكَ مَعَهُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص کسی ایسی عورت کو دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس جانا چاہئے اور اس کے ساتھ صحبت کرنی چاہئے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی (لطف اور قربت ہوگی)۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ نَظَرِ الرَّجُلِ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِلَى عَوْرَتِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مرد دوسرے مردوں کی شرم گاہ کی طرف دیکھے

اور خواتین دوسری عورتوں کی شرم گاہ کی طرف دیکھیں

5574 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا

5573 - رجاله ثقات، وهو بمعنى ما قبله.

5574 - إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي فديك: هو مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي فَدَيْكٍ، والضحاك بن

عثمان: هو ابن عبد الله بن خالد بن حزام الأسدي المدني القرشي، وثقة أحمد، وأبو داود، وعلي بن المديني، وابن معين، وابن سعد، وابن بكير، والمؤلف، واحتج به مسلم، وقال أبو زرعة: ليس بقوي، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وهو صدوق، وقال ابن نمير: لا بأس به جائز الحديث. وهو في "صحيح ابن خزيمة (72)". وفي المطبوع منه: "عورة" بدل "عرية". وأخرجه مسلم (338) في الحيض: باب تحريم النظر إلى العورات، والبيهقي 7/98 عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. وقد تابع محمد ابن رافع عليه هارون بن عبد الله عند مسلم. وأخرجه أحمد (3/63)، وأبو داود (4018)، في الحمام: باب ما جاء في العري، والنسائي في عشرة النساء كما في "التحفة (3/383)"، والطحاوي في "مشكل الآثار (4/268)"، وأبو عوانة (1/283)، والطبراني (5438)، وأبو يعلى (1136)) من طرق عن ابن أبي فديك، به:

الصَّحَّاحُ بْنُ عُمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ،
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ
الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ
❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے
کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ (برہنہ ہو کر) ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے
ساتھ (برہنہ ہو کر) ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ تَنْظُرَ الْمَرْأَةُ إِلَى الرَّجُلِ الَّذِي لَا يُبْصِرُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی عورت کسی ایسے مرد کی طرف دیکھے جو دیکھ نہ سکتا ہو

5575 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَبْهَانَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَنَا وَمَيْمُونَةُ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يَسْتَأْذِنُ، وَذَلِكَ

بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ الْحِجَابُ، فَقَالَ: فَمَا قُلْنَا: إِنَّهُ مَكْفُوفٌ وَلَا يُبْصِرُنَا، قَالَ: أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا لَا تَبْصُرَانِي؟

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا لَفُظَةٌ اسْتِجَابًا مَرَادَهَا الزَّجْرُ

عَنْ نَظَرِهِمَا إِلَى الرَّجُلِ الَّذِي كُفِّ، وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ النِّسَاءَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِنَّ النَّظْرُ إِلَى الرِّجَالِ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا

لَهُنَّ بِمَحْرَمٍ، سِوَاءٌ كَانُوا مَكْفُوفِينَ أَوْ بَصَرَاءَ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور میمونہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ اسی دوران ابن ام مکتوم

آئے۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں

5575 - إسنادہ ضعيف. نبهان مولى أم سلمة: لم يُوثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يرو عنه غير الزهري ومحمد بن عبد الرحمن،

وقال أحمد: نبهان روى حديثين عجيبين، يعني. هذا الحديث وحديث "إذا كان لإحداكن مكاتب فلنحتجب منه" ونقل صاحب

المبدع 7/11 "تضعيفه عن أحمد. وقال ابن عبد البر: نبهان مجهول لا يعرف إلا برواية الزهري عنه، وقال ابن حزم - فيما نقله

الذهبي عنه في "المغنى 2/694: "مجهول، وفي "التقريب": "مقبول، يعني حيث يتابع وإلا فهو لين الحديث، ومتن الحديث

معارض بأحاديث صحاح كما سيأتي. والحديث في "مسند أبي يعلى" ورقة 321/1 وأخرجه أحمد 6/296، وأبو داود

(4112)، في اللباس: باب في قوله عز وجل: (وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ)، والترمذى (2778)، في الأدب: باب ما جاء

في احتجاب النساء من الرجال، والطحاوى في "مشكل الآثار (289)" بتحقيقى، والبيهقى 7/91-92 من طرق عن ابن المبارك،

بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح! وأخرجه النسائى في عشرة النساء، كما في "النحفة 13/35"، والبيهقى في

"السنن 7/91"، وفي "الآداب (886)" من طريق نافع بن يزيد،

اٹھ جاؤ ہم نے عرض کی: یہ تو نابینا ہے یہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں نابینا ہو کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھو گی۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:)"کیا تم نابینا ہو"۔ یہاں پر لفظی طور پر خبر معلوم کی جا رہی ہے، لیکن اس کے ذریعے مراد اس بات کی ممانعت کرنا ہے وہ دونوں خواتین اس مرد کی طرف دیکھیں جو نابینا ہے اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے خواتین کے لئے بھی مردوں کی طرف دیکھنا حرام ہے البتہ محرم مردوں کا حکم مختلف ہے اور یہ حرمت برابر ہے خواہ وہ لوگ نابینا ہوں یا بینا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ وَلِزُومِ الْبَيُوتِ لِتَلَا يَقَعَ
بَصَرُهُنَّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ، وَإِنْ كَانَ الرِّجَالُ عُمِيَانًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ خواتین پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں اور اپنے گھروں میں رہیں تاکہ ان کی نگاہ کسی اجنبی مرد پر نہ پڑے اگرچہ وہ اجنبی مرد نابینا ہی کیوں نہ ہو

5576 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ نَبِيَّهَا، حَدَّثَهُ

(متن حدیث): أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِيمُونَةُ، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرَ بِالْحِجَابِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِجِبَا مِنْهُ فَقَالَتَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: الْيَسُّ هُوَ أَعْمَى فَمَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسْتُمَا تَبْصِرَانِي؟

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھیں ہوئی تھیں۔ اس دوران ابن ام مکتوم آگئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ نابینا نہیں ہے یہ تو ہمیں دیکھ بھی نہیں سکیں گے اور ہمیں پہچان بھی نہیں سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔

5577 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى عَنِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى فَرْجِ امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْهَا عَطَاءً،

5576 - إسناده ضعيف كسابقه وأخرجه النسائي في عشرة النساء، كما في "التحفة 13/35"، والطحاوي في "مشكل

الآثار (288)" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب بهذا الإسناد.

محکم دلائل و براہین سے مزین الملتویع و مستفید کتاب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْهَا عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَحَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ، تَخْتَلِفُ فِيهِ أَكْفُنَا وَأَشَارَتْ إِلَى إِنَاءٍ فِي الْبَيْتِ قَدَرِ سِتَّةِ أَقْسَاطٍ

✽✽ عتبہ بن ابولحکم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کی شرم گاہ کی طرف دیکھتا ہے تو سلیمان نے بتایا میں نے اس بارے میں عطا سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے بتایا میں نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں اور میرے محبوب ﷺ ایک ہی برتن کے ذریعے غسل کرتے تھے جس میں ہماری ہتھیلیاں آگے پیچھے داخل ہوتی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں موجود ایک برتن کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بتائی جس کی مقدار 6 قبط (جنسی تھی)

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل کی

5578- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: (متن حدیث): لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ، قَالَ: فَلَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ، وَقَعَدَ ثَلَاثَةً، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، فَرَجَعَ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَأَنْطَلَقُوا،

5577- إسحاق حسن. عتبہ بن ابی حکیم. وثقہ ابن معین فی روایۃ عباس الدوری والعلابی، وضعہ فی روایۃ ابن ابی خیشمہ، وقال أبو حاتم: صالح، وقال دحیم: لا أعلمہ بلا مستقیم الحدیث، وذكره أبو زرعة الدمشقي في نفرتات، وقال ابن عدی: أرجو أنه لا بأس به، وقال أبو القاسم الطبراني: من ثقات المسلمين، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: ضعيف، وقال مرة: ليس بالقوي، وقال ابن أبي حاتم: كان أحمد يورثه قليلاً، وقال محمد بن عوف الطائي: ضعيف. وسليمان بن موسى: هو الأموي مولاهم الدمشقي الأشدق وثقه دحيم وابن سعد وابن معين، وقال أبو حاتم: محلله الصدوق، وفي حديثه بعض الاضطراب، ولا أعلم أحدًا من أصحاب مكحول أفقه منه ولا أثبت منه، وقال البخاري: عنده مناكير، وقال النسائي: أحد الفقهاء وليس بالقوي في الحديث، وقال ابن عدی: وسليمان بن موسى فقيه راو، حدث عنه الثقات، وهو أحد علماء أهل الشام، وقد روى أحاديث ينفر دبعها لا يروها غيره، وهو عندی ثبت صدوق، وباقي رجاله ثقات. ولم أجد هذا الحديث عند غير المصنف. وانظر (الحيث رقم 1193)) و(1194)).

5578- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو مجلز: اسمه لاحق بن حميد، والعباس بن الوليد: هو النوسي. وأخرجه الواحدی فی "أسباب النزول" ص 242 من طريق عمران بن موسى بن مجاشع، عن عبد الأعلى بن حماد النوسي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4791)) في التفسير: باب (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ)، و(6239)) في الاستئذان: باب آية الحجاب، و(6271)) باب من قام من مجلسه أو بيته ولم يستأذن أصحابه أو تهيأ للقيام ليقوم الناس، و(مسلم 1428)) (92) في النكاح: باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "الصفحة 1/425"، والبيهقي 7/87 من طرق عن معتمر بن سليمان، به. وانظر الحديث رقم (4062)).

فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ، فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) (الأحزاب: 53) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا) (الأحزاب: 53)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو آپ نے لوگوں کی دعوت کی لوگوں نے کھانا کھا لیا، تو بیٹھ کر بات چیت کرنے لگے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یوں ظاہر کیا جسے آپ اٹھنے لگے ہیں، لیکن لوگ اس کے باوجود نہیں اٹھے جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے۔ حاضرین میں سے بھی کچھ لوگ کھڑے ہو گئے، لیکن تین آدمی پھر بھی بیٹھے رہے۔ نبی اکرم ﷺ (باہر سے ہو کر) واپس تشریف لائے، تو وہ لوگ پھر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ پھر واپس تشریف لے گئے، تو وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے۔ میں آیا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا: وہ لوگ چلے گئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ میں اندر داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لگا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے (اس موقع پر) یہ آیت نازل کی تھی۔

”اے ایمان والو! تم نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”بے شک یہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی ہے۔“

ذِكْرُ خَبَرِ ثَانَ يَصْرِيحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5579 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ بَشْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى

طَعَامٍ) (الأحزاب: 53) قَالَ: بَنَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ، فَصَنَعَ طَعَامًا، فَأَرْسَلَنِي، فَدَعَوْتُ

رَجَالًا فَأَكَلُوا، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَاتَى بَيْتَ عَائِشَةَ، ثُمَّ تَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَوَجَدَ فِي بَيْتِهَا رَجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَأَاهُمَا رَجَعَ وَلَمْ

يَكْلِمَهُمَا، فَقَامَا وَخَرَجَا، وَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

5579 - حدیث صحیح . شریک - وهو ابن عبد الله القاضي - وان كان سىء الحفظ، قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال

الشيخين. وأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة 1/103" عن محمد بن حاتم بن نعيم، عن سويد بن نصر

المروزي، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5170)) في النكاح: باب الوليمة ولو بشاة، من طريق زهير بن معاوية

الجعفي، والترمذي (3219)) في التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والطبري في "جامع البيان 22/38" من طريق إسماعيل بن

مسجد، كلاهما عن بيان بن بشر، به. ورواية البخاري مختصرة. وقال الترمذي: حديث حسن غريب من حديث بيان. وانظر ما

قبله، والحديث رقم (4062)).

إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرِينَ إِيَّاهُ) (الاحزاب: 53)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”تم لوگ نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں کھانے کی اجازت نہ دی جائے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ شادی کے بعد (ویسے کی دعوت میں) کھانا تیار کروایا۔ آپ نے مجھے بھیجا میں کچھ افراد کو بلا کر لے آیا۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر تشریف لے گئے۔ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس تشریف لائے میں بھی آپ کے پیچھے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر داخل ہوئے تو آپ کو گھر میں دو مرد ملے جب آپ نے ان دونوں کو دیکھا تو آپ واپس تشریف لے گئے آپ نے ان کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔ وہ دونوں اٹھے اور گھر سے باہر چلے گئے۔ اس موقع پر حجاب کے حکم سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

”اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں کھانے کے لئے اجازت نہ دی جائے اور تم برتن کی طرف دیکھ نہ رہے ہو۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوعٌ عَنْ مَسِّ امْرَأَةٍ لَا يَكُونُ لَهَا مَحْرَمًا فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کے لیے تمام احوال میں ایسی عورت کو چھونا ممنوع ہے جس کا وہ محرم نہ ہو

5580 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَيْسَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَافِحْ امْرَأَةً قَطُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی خاتون کے ساتھ مصافحہ نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ مَا وَصَفْنَا أَرَادَتْ بِهِ فِي الْبَيْعَةِ وَأَخَذِهِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہ قول جسے ہم نقل کر چکے ہیں اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: بیعت کرتے ہوئے اور خواتین سے بیعت لیتے ہوئے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوتے نہیں تھے)

5581 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا،

5580 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وانظر ما بعده.

وَمَا مَسَّتْ كَفَّهُ كَفَّ امْرَأَةً قَطُّ، وَمَا كَانَ يَقُولُ لَهِنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ إِلَّا قَدْ بَايَعْتُنَّ كَلَامًا

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ خواتین سے صرف اسی چیز کی (بیعت) لیتے تھے پھر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی نے کسی خاتون کی ہتھیلی کو نہیں چھوا۔ جب آپ ان خواتین سے بیعت لے لیتے تھے تو آپ ان سے یہ فرماتے تھے کہ میں نے کلام کے ذریعے تم سے بیعت لے لی ہے۔

5582- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَاسَ بْنِ الْمُشْتَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبَاشِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ، وَلَا الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد

5581- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (1866) (88)، في الإمارة: باب كيفية بيعة النساء، وابن ماجه (2875)) في الجهاد: باب بيعة النساء، والبيهقي 8/148 عن أبي الطاهر بن السرح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد بأطول مما هنا. وأخرجه النسائي في التفسير والسير كما في "التحفة" 12/105 عن يونس بن عيسى الأعلی، وعلقه البخاری (5288)) في الطلاق: باب إذا أسلمت المشركة أو النصرانية تحت الذمى أو الحربى، عن إبراهيم بن المنذر، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 6/114 و6/153 و270، والبخاری (2713)) في الشروط: باب ما يجوز من الشروط في الإسلام والأحكام والمبايعه، و (4891)) في التفسير: باب (إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات، و (5288)) في الطلاق، و (7214)) في الأحكام: باب بيعة النساء، ومسلم (1866) (89)، وأبو داود (412)) في الخراج والإمارة: باب ما جاء في البيعة، والترمذى (3306)) في تفسير القرآن: باب ومن سورة الممتحنة، من طرق عن الزهري، به.

5582- سماك- وإن كان في روايته عن عكرمة اضطراب -قد تويع، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 1/304 عن خلف بن الوليد، و 314 عن خلف بن الوليد وعبد الرزاق، والبخاري (2074)) من طريق عبيد الله، ثلاثهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (1094) " من طريق أسد بن موسى، والحاكم 4/288 من طريق أحمد بن عبد الجبار، كلاهما عن أبي معاوية الضرير، عن سليمان أبي إسحاق الشيباني، عن عكرمة، به. وقال الحاكم، هذا حديث صحيح على شرط البخاري فقد أجمعا على صحة هذا الحديث، ووافقه الذهبي! وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/102 " وقال: رواه أحمد والبخاري، والطبراني في "الصغير" وأحد إسناده أحمد رجاله رجال الصحيح، وكذا رجال البخاري. ويشهد له حديث أبي هريرة الآتي. 5583- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان -وهو الثوري- سمع من الجريري سعيد بن عباس قبل اختلاطه. وأخرجه أحمد 2/447 عن وكيع، عن سفيان، عن الجريري، عن أبي نضرة، عن الطفاوى، عن أبي هريرة، والطفواوى: شيخ لأبي نضرة لا يعرف. وأخرجه بنحوه في حديث مطول أبو داود (2174)) في النكاح: باب ما يكره من ذكر الرجل يكون من إصابته أهله، و (4019)) في الحمام: باب ما جاء في البعير، من طريقين عن الجريري، عن أبي نضرة عن رجل من الطفاوة، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لا يفضين رجل إلى رجل، ولا امرأة إلى امرأة، إلا ولدا أو والدًا ". وأخرجه بلفظ الباب دون قوله: " إلا الوالد الولد " أحمد 326-325، والطحاوى في "مشكل الآثار" 4/269 " من طريق أبي بكر بن عياش، عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه كذلك أحمد 2/497 عن هشام، عن المبارك، عن الحسن، عن أبي هريرة.

فرمائی ہے۔

”کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ اور کوئی عورت کسی کے ساتھ مباشرت نہ کرے۔“

ذِكْرُ بَعْضِ الرِّجَالِ الَّذِينَ اسْتَثْنَوْا مِنْ ذَلِكَ الْعُمُومِ وَأَبِيحَ
لَهُمْ اسْتِعْمَالُ ذَلِكَ الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ

باب! ان مردوں کا تذکرہ جن کا اس عمومی حکم میں استثناء کیا گیا ہے اور ان کے لیے

یہ ممنوعہ فعل مباح قرار دیا گیا ہے

5583 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْجُعَيْرِيِّ، عَنِ أَبِي نَضْرَةَ، (عَنِ الطَّفَاوِيِّ) * عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا الرَّجُلُ الرَّجُلَ إِلَّا الْوَالِدُ الْوَالِدَ

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ جسم نہ ملائے البتہ والد اپنی اولاد کا جسم
ساتھ لگا سکتا ہے۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْءِ وَحَدَهُ عَلَى مَنْ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ النِّسَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص اکیلا ایسی عورت کے پاس جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو

5584 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

الْقَطَّانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): جَاءَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى مَنْزِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَلْتَمِسُهُ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَجَعَ

5584 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی صالح، واسمہ میزان، فقد روی له الترمذی، وقال ابن معین:

ثقة مأمون، وذكره المؤلف في "الثقات" وروى عنه جمع سليمان التيمي: هو ابن طرخان أبو المعتمر. وأخرجه أحمد 4/205
عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي صالح قال: استأذن عمرو بن العاص... فذكره. وقال الهيثمي في "المجمع" 8/47 "بعد أن
عزاه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح إلا أن أبا صالح لم يسمع من فاطمة وقد سمع من عمرو. وأخرجه أحمد 4/196-197 عن
يحيى بن سعيد، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن عمرو بن العاص قال: نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ندخل على
المغيبات. وأورده السيوطي في "الجامع الصغير" عن عمرو بن العاص قال: نهى أن تكلم النساء إلا بإذن أزواجهن. وعزاه إلى
الطبراني في "الكبير". (وأخرج الترمذی 2779)) في الأدب: باب ما جاء في النهي عن الدخول على النساء إلا بإذن الأزواج، عن
سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، والبيهقي 91-7/90 من طريق الطيالسي،

فَوَجَدَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ كَلَّمَهَا فَطَمَئِنَّا لَهَا عَلَيَّ: مَا أَرَى حَاجَتَكَ إِلَّا إِلَى الْمَرْأَةِ، قَالَ: أَجَلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

(توضیح مصنف): أَبُو صَالِحٍ هَذَا اسْمُهُ مِيزَانٌ، مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ثِقَّةٌ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرُو بْنَ الْعَاصِ، وَرَوَى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ مَا رَوَى عَنْهُ غَيْرُ هَذَيْنِ، وَلَيْسَ هَذَا بِصَاحِبِ الْكَلْبِيِّ فَإِنَّهُ وَاهٍ ضَعِيفٌ *

ابوصالح بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کو تلاش کرتے ہوئے ان کے گھر آئے وہ انہیں نہیں مل سکے پھر وہ واپس چلے گئے پھر جب ان کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور وہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر) آئے تو انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بات چیت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میرا یہ خیال ہے آپ کو اس خاتون کے ساتھ کوئی کام تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے ہم کسی ایسی خاتون کے پاس جائیں جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوصالح نامی راوی کا نام میزان ہے یہ اہل بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع کیا ہے جب کہ ان کے حوالے سے سلمان تمیمی اور محمد بن جواد نے روایات نقل کی ہے۔ ان کے حوالے سے ان دو راویوں کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ یہ صاحب کلبی کے شاگرد نہیں ہے کیونکہ کلبی کا جوشاگرد ہے وہ ضعیف ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ دُخُولِ الْمَرْءِ عَلَى الْمُغِيبَةِ مِنْ أَجْلِ حَاجَةٍ
إِذَا كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ آخَرُ جَائِزٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا کسی کام کی وجہ سے کسی ایسی عورت کے ہاں جانا
جس کا شوہر موجود نہ ہو جبکہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی موجود ہو تو یہ جائز ہے

5585 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ حَدَّثَهُ:

5585 - إسناد صحیح علی شرط مسلم. عمرو بن الحارث وعبد الرحمن بن جبیر: هما المصريان. وأخرجه أحمد (2/171، وسلم (2173)) في السلام: باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، والنسائي في "السنن الكبرى/3" ورقة 220 في عشرة النساء: الدخول على المغيبة، والبيهقي 7/90 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/186 عن حسن، عن ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة، به. وأخرجه أحمد 2/213 من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائي في "الفضائل الصحابة" (284) من طريق شعيب بن الليث، كلاهما عن الليث، عن جعفر بن ربيعة، عن بكر بن سوادة به. ورواية أحمد مختصرة.

(متن حدیث): أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمَيْسٍ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَأَهُمْ فَرَأَهُمْ فَكَلِمَةً ذَلِكَ، وَذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّاهَا مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ، فَقَالَ: لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا عَلَى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ

✽ ✽ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے سیدہ اسماء ان کی اہلیہ تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب ان لوگوں کو دیکھا تو انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور ساتھ یہ بات بیان کی کہ میری رائے اچھی ہے، لیکن (مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس عورت کو اس سے بری کر دے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن کے بعد کوئی شخص کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو البتہ اس کے شوہر کے ساتھ جاسکتا ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ أَنْ يَخْلُوَ الْمَرْءُ بِامْرَأَةٍ اجْنَبِيَّةٍ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِمُغِيبَةٍ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہو
خواہ وہ ایسی عورت نہ ہو جس کا شوہر موجود نہیں ہے

5586 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَطَبْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بِالْحَابِيَةِ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي مِثْلِ مَقَامِي هَذَا، فَقَالَ: أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكُذِبَ حَتَّى يَخْلِفَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِينِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ عَلَيْهَا، وَيَشْهَدَ عَلَى الشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ عَلَيْهَا، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَنَالَ بِخُبْرَةِ الْحَنَةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أْبَعَدُ، أَلَا لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ بَيْنَهُمَا الشَّيْطَانَ، أَلَا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ تَسْوُؤُهُ سَيِّئُهُ، وَتَسْرُهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

✽ ✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”جابیہ“ کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے

ہوئے یہ بتایا: جس طرح میں (خطبہ دینے کے لئے) کھڑا ہوا ہوں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہوئے۔ آپ نے ارشاد

5586 - إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى (143) (" وقد تقدم برقم 4576) . وأخرجه النسائي في

"الكبرى 3/ "الوحدة 221 عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجه (2363) في

الأحكام : باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد عن عبد الله بن الجراح، عن جرير ببعضه . وقال البوصيري في "مصباح الزجاجه

"ورقة 150/1: هذا إسناد رجاله ثقات .

فرمایا: میرے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ بھی اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ آدمی قسم پر حلف اٹھالے گا۔ اس سے پہلے کہ اس سے حلف مانگا جائے اور گواہی پیش کر دے گا اس سے پہلے کہ اس سے گواہی طلب کی جائے تم میں سے جو شخص جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑ لے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے۔ خبردار! کوئی شخص کسی (اجنبی عورت) کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ خبردار! تم میں سے جس شخص کو برائی بڑی لگے اور اچھائی اچھی لگے وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يَبِيتَ الْمَرْءُ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِلَّا لِعَلَّتَيْنِ اثْنَتَيْنِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات بسر کرے
البتہ اگر دو علتیں ہوں تو حکم مختلف ہوگا

5587 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِلَّا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ فِي بَيْتٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَعْرَمٍ

✽ ✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی شخص کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ گھر میں نہ ہو ماسوائے اس کے کہ اس کا شوہر یا کوئی محرم بھی موجود ہو۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ وَلَا سِيمَا الْحَمُومِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی (مرد) خواتین کے پاس جائے
بطور خاص دیور (اپنی بھابھی کے پاس جائے)

5588 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَدْخُلُوا عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَمُومَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمُومُ الْمَوْتُ

5587 - رجالة نفقات رجال الشيخين غير ابى الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخارى مقرونا، وهو فى "مسند ابى يعلى (1848)"، وأخرجه من طريقه البيهقى (7/98 وأخرجه مسلم (2171)) فى السلام: باب تحريم الخلو بالاجبية والدخول عليها، عن زهير بن حرب أبى خزيمة، بهذا الإسناد. وقال فى روايته "امراة نيب." وأخرجه مسلم (2171))، والنسائى فى عشرة النساء، كما فى "التحفة 2/353"، والبيهقى (7/98 من طرق عن هشيم، به.

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”خواتین کے پاس نہ جاؤ ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! دیور کے بارے میں آپ کی کیا رائے
 ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیور موت ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْأَةَ زُجِرَتْ عَنْ أَنْ تَخْلُوَ بِغَيْرِ ذِي
 مَحْرَمٍ مِنَ الرِّجَالِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَعًا
 اس بات کا تذکرہ عورت کے لیے بھی یہ بات ممنوع قرار دی گئی ہے
 وہ سفر یا حضر میں کسی غیر محرم کے ساتھ تنہا ہو

5588 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مِقَاتِلِ الشَّيْخِ الْفَاضِلِ الصَّالِحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
 الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَعْبُدٍ، يَقُولُ:
 (متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
 يَخُطُبُ: لَا تُسَافِرْنَ امْرَأَةً إِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ إِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ
 ﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد
 فرماتے ہوئے سنا۔

”کوئی عورت محرم کے بغیر ہرگز سفر نہ کرے اور کوئی مرد (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ جائے البتہ اس عورت کا
 محرم ساتھ ہو تو (حکم مختلف ہے)“

5588 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. أبو الخير:
 اسمه مرثد بن عبد الله اليزني المصري. وأخرجه مسلم (2172)، في السلام: باب تحريم الخلو بالاجنبية والدخول عليها، عن أبي
 الطاهر، والطبراني (763) (17/ من طريق أحمد بن صالح، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1534/149،
 والدارمي (2/278، والبخاري (5232)، في النكاح: باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم، ومسلم (217) (20)، والترمذي
 (1171)، في الرضاع: باب ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات، والنسائي في عشرة النساء كما في "التحفة 7/320"
 والطبراني (762) (17/ (764) و (765)، والبيهقي (7/90)، والبخاري (2252)، من طرق عن يزيد بن أبي حبيب به. وقال
 الترمذي: حديث حسن صحيح. قال الإمام النووي في "شرح مسلم: 14/154: "اتفق أهل اللغة على أن الأحماء أقارب زوج
 المرأة كآبيه، وعمه، وأخيه، وابن أخيه، وابن عمه ونحوهم.

5589 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. سفیان:
 هو ابن عيينة. وأخرجه ابن خزيمة (2530)، عن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (468)، عن سفیان، به. وأخرجه
 الطيالسي (2732)، والبخاري (1862)، في جزاء الصيد: باب حج النساء، والنسائي في عشرة النساء، كما في "التحفة"
 5/258، وأبو يعلى (2516)، والطحاوي (2/112) من طرق عن عمرو بن دينار، به. وقد تقدم برقم (2731).

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَخْلُوَ بِاللَّيْلِ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا فِي بَيْتِ

عورت کے لیے یہ بات مباح قرار دیے جانے کا تذکرہ وہ رات کے وقت

اپنے کسی محرم کے ساتھ کسی گھر میں رہ سکتی ہے

5580 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَاسَ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ فِي بَيْتِهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی مرد کسی عورت کے ہاں اس کے گھر میں رات ہرگز بسر نہ کرے، ماسوائے اس صورت کے، کہ اس عورت کا شوہر

یا محرم عزیز (بھی گھر میں موجود ہو)“

ذَكَرُ الْخَبَرَ الدَّلِيلَ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ مَمْنُوعَةٌ مِنَ التَّزْوِينِ

لِلرِّجَالِ الَّذِينَ لَيْسُوا لَهَا بِمَحْرَمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، خاتون کے لیے یہ بات ممنوع ہے، وہ مردوں

کے لیے زیب و زینت اختیار کرے وہ مرد جو اس کے محرم نہیں ہیں

5591 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الدُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرِّثْيَانِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدُّنْيَا فَقَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَاتَّقَوْهَا،

5590 - رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير فمن رجال مسلم، وهو مدلس وقد عنعن، وقد تقدم هذا الحديث قبل

حديثين، وهو فى "مسند أبى يعلى (1859)" ، ومن طريقة أخرجه البيهقى. 7/98

5591 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطة وهو فى "صحيح ابن خزيمة

(1699)" . وأخرجه أحمد (3/46، وأبو يعلى (1293)) من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد وأخرجه بنحوه أحمد

(3/68، ومسلم (2252)) (19) فى الألفاظ: باب استعمال المسك وأنه أطيب الطيب، والنسائى (8/190) فى الزينة: باب ذكر

أطيب الطيب، وأبو يعلى (1232)) من طريق شعبة، عن خلود بن جعفر والمستمر، كلاهما عن أبى نضرة، به. وبعضهم يزيد فى

الحديث على بعض. وأخرج قوله: "أطيب الطيب المسك" فقط: أحمد (3/36 و62، وأبو داود (3158)) فى الجنائز: باب فى

المسك للميت، والنسائى (4/40) فى الجنائز: باب المسك، من طريق المستمر بن الريان، به. وأخرجه بنحوه أحمد (3/31 و47

و87-88، ومسلم (2252)) (18) ، والترمذى (991)) (992)) فى الجنائز: باب فى ما جاء فى المسك للميت، والنسائى (4/39

و8/151) فى الزينة: باب أطيب الطيب، من طريق خلود بن جعفر، عن أبى نضرة، به. وانظر (3221)).

وَاتَّقُوا النِّسَاءَ ثُمَّ ذَكَرَ نِسْوَةَ ثَلَاثَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، وَامْرَأَةً قَصِيرَةً لَا تُعْرَفُ، فَاتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَصَاعَتْ خَاتَمًا فَحَشَّتُهُ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ، فَإِذَا مَرَّتْ بِالْمَسْجِدِ أَوْ بِالْمَلَأِ قَالَتْ بِهِ، فَفَتَحَتْهُ فَفَاحَ رِيحُهُ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کا ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ تم لوگ اس سے بچنے کی کوشش کرو اور بطور خاص خواتین کے معاملے میں احتیاط کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی تین خواتین کا ذکر کیا جن میں سے دو طویل القامت تھیں اور ایک چھوٹے قد کی تھی جو نمایاں نہیں ہوتی تھی۔ اس نے لکڑی سے بنی ہوئی دو جوتیاں بنوائیں اور ایک انگوٹھی بنوائی جس میں عمدہ ترین خوشبو بھری جب وہ مسجد کے پاس سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) لوگوں کے گروہ کے پاس سے گزرتی تو اس نے اس انگوٹھی کو کھول دیا جس کے نتیجے میں اس کی خوشبو پھیل گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذِهِ الْمَرْأَةِ اتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ لِتَطَّوُلَ
بِهَاتَيْنِ الْمَرَاتَيْنِ الطَّوِيلَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس عورت نے لکڑی کے بنے ہوئے دو پاؤں بنوائے تھے

تا کہ ان کی وجہ سے دو لمبے قد کی عورتوں کے درمیان لمبی محسوس ہو

5592 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ، حَدَّثَنَا مُسْتَمِرُّ

بُنَ الرَّيَّانِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ قَصِيرَةً، فَاتَّخَذَتْ لَهَا نَعْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ فَكَانَتْ تَمْشِي

بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ تَطَّوُلُ بِهِمَا، وَاتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَّتْ تَحْتَهُ أَطْيَبَ الطِّيبِ الْمِسْكِ، فَكَانَتْ إِذَا مَرَّتْ بِالْمَسْجِدِ حَرَّكَتُهُ فَيَفُوحُ رِيحُهُ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی ایک عورت چھوٹے قد کی تھی۔ اس نے لکڑی سے بنے ہوئے جوتے بنوائے وہ

جب دو طویل عورتوں کے درمیان چلتی تھی تو اس وجہ سے لمبی محسوس ہوتی ہے اس نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس

کے تھکنے کے نیچے مشک کی بہترین خوشبو بھری۔ جب وہ کسی محفل کے پاس سے گزرتی تھی تو اس انگوٹھی کو حرکت دیتی تھی

جس کے نتیجے میں اس کی خوشبو پھیل جاتی تھی۔“

5592 - إسناده صحيح على شرط مسلم. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي. وانظر ما قبله. وأخرجه أحمد 3/40 عن

عثمان بن عمر، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ ابَاحَةِ تَقْبِيلِ الْمَرْءِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ عَلَى سُرَّتِهِ

آدمی کے اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کی ناف پر بوسہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5593 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَقَالَ: لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَرَى الْمَكَانَ الَّذِي رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ مِنْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ عَنْ سُرَّتِهِ، فَقَبَّلَهَا،

فَقَالَ: شَرِيكٌ: لَوْ كَانَتِ السُّرَّةُ مِنَ الْعَوْرَةِ مَا كَشَفَهَا

✽✽✽ عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا۔ انہوں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے وہ جگہ دکھائیں جہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی ناف سے کپڑے کو ہٹایا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا بوسہ دیا۔

شریک نامی راوی بیان کرتے ہیں: اگر ناف پر دے کا حصہ ہوتی تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اسے ظاہر نہ کرتے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُقَبِّلَ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو بوسہ دے

5594 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسِ التَّمِيمِيُّ

5593 - إسناده حسن، شريك - وإن كان سبىء الحفظ - قد توبع، وعمير بن إسحاق ذكره المؤلف في "ثقافته"، وقال

للنسائي: لا بأس به، واختلف فيه قول ابن معين، فوقفه في رواية عثمان الدارمي، وقال في رواية عباس: لا يساوي حديثه شيئاً، لكن يكتب حديثه، وباقى رجاله ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني (2765)) عن علي بن عبد العزيز حدثنا ابن الأصبهاني حدثنا شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/255 و 427 و 488 و 493، والطبراني (2580))، (2764))، والحاكم 3/168 و صححه ووافقه الذهبي.

5594 - حديث صحيح. ابن أبي السري - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوفه ثقات على شرطهما. وهو في "

مصنف عبد الرزاق (20589)". ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/269، ومسلم (2318)) في الفضائل: باب رحمته صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصبيان والعمال وتواضعه وفضل ذلك، والبيهقي في "السنن 7/100"، وفي "الأدب (14)". وأخرجه أحمد 2/228 عن هشيم، و241، والحميدي (1106))، عن سفيان، وأحمد 2/514 عن محمد بن أبي حفصة، والخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 401 من طريق سليمان بن كثير والبخاري في "الأدب المفرد (91)"، والبهقي (3446)) من طريق شعيب، خمستهم عن الزهري، بهذا الإسناد.

جَالِسٌ، فَقَالَ: الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا اس وقت اقرع بن حابس تمیمی بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ اقرع نے کہا: میرے تو دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْبَلَ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو بوسہ دے

5595 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذَّهَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرِّيَابِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): جَاءَ أَعرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَتَقْبَلُونَ الصَّبِيَانَ؟ فَمَا نَقَبْلُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا أَمَلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: کیا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کو الگ کر لیا ہے تو پھر میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ مَلَاعِبَةِ الْمَرْءِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ آدمی اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کے ساتھ کھیلے

5596 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْلَعُ لِسَانَهُ لِلْحُسَيْنِ، فَيَرَى الصَّبِيَّ حُمْرَةَ لِسَانِهِ، فَيَهْسُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ بَدْرٍ: أَلَا أَرَى تَصْنَعُ هَذَا بَهَذَا، وَاللَّهِ لَيَكُونُ لِي الْإِبْنُ قَدْ خَرَجَ وَجْهَهُ

5595 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي فمن رجال البخاري . سفیان: هو الثوري. وأخرجه البخاري (5998) في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانفته، وفي "الأدب المفرد (90)" ، والبيهقي في "الأدب (15)" عن محمد بن يوسف بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد (706/56، ومسلم (2317)) في الفضائل: باب رحمته صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصبيان والعمال وتواضعه وفضل ذلك، وابن ماجه (3665)) في الأدب: باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، وابن أبي داود في "مسند عائشة (13)" ، وهناد بن السري في "الزهد (1336)" ، والخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 401، والبيهقي (3447)) من طرق عن هشام بن عروة به.

وَمَا قَبْلَهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمَ لَا يُرْحَمَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی زبان باہر نکال کر دکھاتے تھے وہ بچہ جب آپ کی زبان کی سرخی دیکھتا تو خوش ہوتا، عیینہ بن حصن نے آپ کی خدمت میں عرض کی مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ آپ اس کے ساتھ یہ طرز عمل کر رہے ہوں گے۔ اللہ کی قسم! میرا بھی بیٹا ہے، لیکن میں نے اسے کبھی بوسہ نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ دُخُولِ النِّسَاءِ الْحَمَامَاتِ وَإِنْ كُنَّ ذَوَاتِ مَيَازِرٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خواتین حمام میں داخل ہوں، خواہ انہوں نے تہہ بند باندھے ہوئے ہوں

5597 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدِ الْخَطَمِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جِسْمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لِيَصُصْمَتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَامَ إِلَّا بِمَنْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لِيَصُصْمَتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَامَ قَالَ: فَتَمِيَتْ بِذَلِكَ إِلَى عَمْرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَنْ سَلَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ حَدِيثِهِ، فَإِنَّهُ رِضًا، فَسَأَلَهُ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَمْرٍو، فَمَنَعَ النِّسَاءَ عَنِ الْحَمَامِ

❁❁ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5596 - إسناده حسن. محمد بن عمرو حسن الحديث وله في الصحيحين مقرونا، وباقي رجاله ثقات على شرطهما غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ص 86 عن أبي يعلى وابن أبي عاصم قالا: حدثنا وهب بن بقية، بهذا الإسناد مختصراً. وأخرجه كذلك من طريق محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه هناد في "الزهدي" (1330)، ومن طريقه الخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 402 عن عبدة، عن مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عن أَبِي سَلَمَةَ، به مرسلًا. وقد تحرف "عبدة" في المطبوع من "الأسماء المبهمة" إلى: "عفرة". وأخرجه كذلك مرسلًا أبو عبيد في "غريب الحديث" 3/144، وأبو أحمد العسكري في "تصحيفات المحدثين" 1/383-384 من طريق يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، به.

5597 - حديث صحيح، إسناده ضعيف. عبد الله بن سويد الخطمي: لم يوثقه غير المؤلف كما تقدم، ومحمد بن ثابت بن شريحيل، قال الحافظ: مقبول، أي: حيث يتابع وهنا لم يتابع، ويعقوب بن إبراهيم: هو الأنصاري المصري لم يوثقه غير المؤلف 643-642/7 ولم يرو عنه غير يحيى بن أيوب، وأورده البخاري في "التاريخ الكبير" 8/395، وابن أبي حاتم، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وأخطأ الحاكم فظنه يعقوب بن إبراهيم أباً يوسف كبير القضاة. وأخرجه البيهقي 7/309 من طريق أحمد بن عبد الجبار الصوفي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (3873)، والحاكم 4/289 من طريق عبد الله بن صالح.

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرنی چاہئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہہ بند پہن کر حمام میں داخل ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہئے یا خاموش رہنا چاہئے اور تمہاری خواتین میں سے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں یہ بات لکھ کر انہیں بھجوائی تو انہوں نے ابوبکر بن محمد کو خط لکھا کہ محمد بن ثابت سے ان کی نقل کردہ احادیث کے بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ پسندیدہ راوی ہے۔ ابوبکر بن محمد نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا پھر انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو خط میں لکھا تو عمر بن عبدالعزیز نے خواتین کے حمام میں جانے پر پابندی عائد کر دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ لُزُومِ قَعْرِ بَيْتِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ عورت پر یہ بات لازم ہے وہ گھر کے اندرونی حصے میں رہے

5598 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَإِنَّهَا لَا تَكُونُ إِلَيَّ وَجْهَ اللَّهِ أَقْرَبَ

مِنْهَا فِي قَعْرِ بَيْتِهَا

✽✽ حضرت عبداللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے زیادہ مقرب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو۔“

5598- رجاله ثقات رجال الصحيح، لكنه منقطع بين قتادة وأبي الأحوص - عوف بن مالك بن نضلة - قاله أبو حاتم فيما نقله

عنه ابنه في "المراسيل 637" ، وابن خزيمة في ترجمة الباب رقم 175)) من "صحيحه" . وأخرجه ابن خزيمة (1686)) عن أحمد بن المقدم، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (1173)) في الرضاع :باب رقم 18)) من طريق همام، والطبراني (10115)) من طريق سويد بن أبي حاتم، وابن خزيمة (1687)) من طريق ابن بشير، ثلاثهم عن قتادة عن مروق عن أبي الأحوص، به. وقال الترمذي :حسن غريب، وهو كما قال، بل أعلى .وأخرجه أبو داود (570)) في الصلاة :باب التشديد في ذلك، وابن خزيمة (1690)) ، والبيهقي 3/131 من طريق همام، عن قتادة، عن موزقي، عن أبي الأحوص، عن عبد الله، عن النبي، قال : " صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاحها في حجرتها، وصلاحها في مخدعها أفضل من صلاحها في بيتها " وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطبراني (8914))، و(9480)) من طريق شعبه، عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص، عن عبد الله موقوفاً عليه قال : إن النساء عورة وإن المرأة لتخرج ... فذكره باطول منه . وقال الهيثمي :2/35 ورجالها ثقات.

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْأَةِ بِلُزُومٍ قَعْرِ بَيْتِهَا لِأَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا

عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ گھر کے اندرونی حصے میں رہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے

5599 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُورِقِ الْعِجَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِيَ فِي

قَعْرِ بَيْتِهَا

⊗ حضرت عبداللہ ﷺ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عورت پردے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے عورت اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو۔“

ذِكْرُ إِبَاحَةِ عِيَادَةِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا وَمَوَالِي أَبِيهَا إِذَا اسْتَأْذَنْتْ مِنْ زَوْجِهَا فِيهَا

عورت کا اپنے والد کی عیادت کرنے یا اپنے والد کے غلاموں کی عیادت کرنے کے مباح

ہونے کا تذکرہ جب کہ اس بارے میں اس نے اپنے شوہر سے اجازت لی ہو

5600 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ

سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

5599 - إسناده صحيح على شرط مسلم. عمرو بن عاصم. هو الكلابي البصري الحافظ، وهو في "صحيح ابن خزيمة"

(1685). وانظر ما قبله.

5600 - حديث صحيح بطرقه. أبو بكر بن إسحاق. هو ابن يسار المطلبي مولاهم، روى عن عبد الله بن عروة ومعاذ بن

عبد الله بن حبيب، ويزيد بن عمرو بن أمية الضمري، وعنه أخوه محمد، ويزيد بن أبي حبيب. وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير غسان بن الربيع، فوثقه المؤلف 9/2، وترجمه الخطيب في "تاريخ بغداد 12/329-330" وقال: كان نبيلاً فاضلاً ورعاً،

وقال الدارقطني: صالح، قلت: وهو متابع، وأخرجه أحمد 6/222-221، والنسائي في الطب والحج من "الكبرى" كما في "التحفة 12/12" من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن هشام في "السيرة 2/238" عن محمد بن إسحاق، حدثني

هشام بن عروة، وعمر بن عبد الله بن عروة، عن عروة بن الزبير، عن عائشة. وهذا سند قوى. وله طريق آخر على شرط الشيخين

رواه مالك في "الموطأ" وغيره، وقد تقدم عند المؤلف برقم (3724)، ويزيد هنا في تخريجه: أخرجه ابن أبي داود في "مسند

عائشة (25) (39) من طريقين عن هشام بن عروة عن عروة، عن عائشة.

عائشہ، اُنہا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اشْتَكَى، وَاشْتَكَى أَصْحَابُهُ، وَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَاسْتَأْذَنَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِيَادَتِهِمْ، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ: كُلُّ امْرِيٍّ مُصَبِّحٌ فِي أَهْلِهِ - وَالْمَوْتُ أَذْنِي مِنْ شِرَاكِ نَعْلِيهِ وَسَأَلْتُ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهِ - إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ قَوْقِهِ وَسَأَلْتُ بِلَالَ، فَقَالَ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيَتَنَّا لَيْلَةً - بِفَجِّ وَحَوْلِي إِذْ خِرُّ وَجَلِيلٍ
فَلَمَّا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِمْ، فَنظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبِ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ وَأَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمِدْيَافِهَا، وَأَنْقُلْ وَبَاءَهَا إِلَى مَهَبَّةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ بیمار ہو گئے۔ آپ کے اصحاب بھی بیمار ہو گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی عیادت کے لئے ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی۔ ان کو اجازت مل گئی تو انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ہر شخص اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے حالانکہ موت اس کے جوتے کے تھے سے بھی قریب ہوتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عامر بن فہیرہ سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے موت کا ذائقہ چکھنے سے پہلے ہی اس کو محسوس کر لیا ہے اور بزدل شخص طبعی موت مرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مزاج دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا۔
”ہائے افسوس کیا میں کسی ایسے راستے میں رات بسر کروں گا جب میرے ارد گرد اذخرا اور جلیل (مکہ کی مخصوص گھاس) ہوگی۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان حضرات کے جوابات کے بارے میں آپ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور یہ دعا کی۔

”اے اللہ تو مدینہ منورہ ہمارے نزدیک اسی طرح محبوب کر دے جس طرح تو نے ہمیں مکہ محبوب کیا تھا بلکہ اس سے زیادہ شدید محبوب کر دے اے اللہ! یہاں کے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور یہاں کی دباؤ کو مہیچہ کی طرف منتقل کر دے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) اس سے مراد مجھ ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ تَمْشِيَ الْمَرْأَةُ فِي حَاجَتِهَا فِي وَسْطِ الطَّرِيقِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ عورت کسی کام کے سلسلے میں راستے کے درمیان چلے

5601 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسْطُ الطَّرِيقِ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسْطُ الطَّرِيقِ لَفْظَةٌ إِخْبَارٌ مُرَادُهَا

الزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ مُضْمَرٍ فِيهِ، وَهُوَ مَمَاسَةٌ النِّسَاءِ الرِّجَالِ فِي الْمَشْيِ، إِذْ وَسْطُ الطَّرِيقِ الْغَالِبُ عَلَى الرِّجَالِ

سُلُوكُهُ، وَالْوَاجِبُ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ يَتَحَلَّلْنَ الْجَوَائِبَ حَذَرَ مَا يَتَوَقَّعُ مِنْ مَمَاسَتِهِمْ إِيَّاهُنَّ

✪ ✪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”خواتین کو راستے کے درمیان میں چلنے کا حق نہیں ہے۔“

شیخ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”خواتین کو راستے میں چلنے کا حق نہیں ہے۔“ اس سے مراد لفظی طور پر اطلاع

دینا ہے، لیکن اصل مراد اس چیز سے منع کرنا ہے جو اس میں پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ خواتین چلتے ہوئے مردوں کے ساتھ چلیں کیونکہ

عام طور پر راستے کے درمیان میں مرد ہی چلتے ہیں تو خواتین کے لئے یہ بات لازم ہے وہ راستے کے اطراف میں علیحدہ ہو کر چلیں

تاکہ وہ مردوں کے ساتھ لگنے سے بچ سکیں۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْأَةِ أَنْ يَحْجُمَهَا الرَّجُلُ عِنْدَ الضَّرُورَةِ،

إِذَا كَانَ الصَّلَاحُ فِيهِمَا مَوْجُودًا

عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کوئی مرد ضرورت کے وقت اسے چھپنے

لگا سکتا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی بہتری موجود ہو (یعنی خرابی کا اندیشہ نہ ہو)

5601 - حدیث حسن لغیرہ . مسلم بن خالد - وهو الزنجی - ساء الحفظ، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه ابن عدی فی

الکامل 4/1321 "عن علی بن سعید، عن الصلت بن مسعود بهذا الإسناد. وفي الباب عن عمرو بن حماس مرسلًا عند الدولابي

1/45 عن محمد بن عوف، عن الفريابي - وهو محمد بن يوسف - عن سفیان، عن ابن أبي ذئب، عن الحارث بن الحكم عنه قال:

قال النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ليس للنساء سراة الطريق." وأبو عمرو بن حماس هذا: قال الحافظ: مقبول من السادسة،

والحارث بن الحكم أورده ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 2/73" فلم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وهو مجهول، لم يرو عنه

غير ابن أبي ذئب، وقال البخاري في "التاريخ الكبير 2/267"، وابن حبان في "الثقات 6/172: "يعمد في أهل المدينة. وأخرجه

أبو داود (5272))، والبيهقي في "الآداب (971)" عن عبد الله بن مسلمة، عن عبد العزيز الدراوردي.

5602 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

جابر (متن حدیث): أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا، وَقَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ، أَوْ غَلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ

✻✻ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچنے لگوانے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بچنے لگا دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ یہ صاحب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا یہ کوئی ایسے لڑکے تھے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔



5602 - إسنادہ صحیح، روایة أبی الزبیر عن جابر محمولة علی السماع فیما رواه عنه الليث، وهذا منها. یزید ابن موهب: هو یزید بن خالد بن یزید بن موهب. وأخرجه أبو داود (4105)، فی اللباس: باب فی العبد ینظر إلی شعر مولاه، عن یزید ابن موهب بهذا الإسناد. وقبرن مع ابن موهب قتیبة بن سعید. وأخرجه أحمد (3/350)، ومسلم (2206)، فی السلام: باب لكل داء دواء واستحباب التداوی، وابن ماجه (3480)، فی الطب: باب الحجامة، زالبهقی (7/96) من طرق عن الليث، به.

فَصْلٌ فِي التَّعْذِيبِ

فصل: عذاب دینے کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ ضَرْبِ الْمُسْلِمِينَ كَافَّةً إِلَّا مَا يُبَيِّحُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمانوں کو مارا جائے البتہ جیسے کتاب و سنت نے
مباح قرار دیتے ہیں (اس کا حکم مختلف ہے)

5603 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَإِثْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): أَجْبُوا الدَّاعِيَ، وَلَا تَرُدُّوا الْهَدْيَةَ، وَلَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ
توضیح معنی: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عُمَرُ وَيَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِسِيِّ كُوفِيٌّ نَقَّاتٌ
✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”دعوت قبول کرو تجھے کو واپس نہ کرو اور مسلمانوں کی پٹائی نہ کرو۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عمر، یعلیٰ اور محمد نامی راوی یہ سب عبیدطنافسی کے بیٹے ہیں یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ ضَرْبِ الْمُسْلِمِ عَلَى وَجْهِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چہرے پر مارے

5603 - إسناده صحيح على شرطهما أبو وائل هو شقيق بن سلمة، وعبد الله هو ابن مسعود. وأخرجه البزار (1243))
عن يوسف، عن (تحرفت "عن" في المطبوع إلى "بن" محمد بن سابق، عن عمر بن عبید، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد
1/404-405، والبخاری في "الأدب المفرد" (157) "عن محمد بن سابق، والطحاوی في "المشکل" 4/148، والطبرانی
(1044))، والبزار 1/76 من طريق أبي غسان - وهو مالك بن إسماعيل - كلاهما عن إسرائيل، عن الأعمش، به. وأخرجه المؤلف
في "روضة العقلاء" ص 242 عن محمد بن صالح الطبري، عن عبد الله بن عمران الأصهباني، عن يحيى بن الضريس، عن مسلم
بن إبراهيم، عن سفیان الثوري عن الأعمش، به. وكذلك أخرجه أبو نعيم في "الحلية" 7/128 "عن محمد بن عيسى الأديب، عن
محمد بن إبراهيم بن زياد، عن عبد الله بن عمران، به، إلا أنه لم يذكر مسلم بن إبراهيم، وقال: غريب من حديث الثوري، تفرد به
يحيى بن الضريس.

5604 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمَصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص کسی کی پٹائی کرے تو (دوسرے شخص) کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔“

ذَكَرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5605 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي

الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُرِيدُ بِهِ صُورَةَ الْمَضْرُوبِ، لِأَنَّ الضَّارِبَ إِذَا ضَرَبَ وَجْهَ

أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ضَرَبَ وَجْهَهَا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص (کسی دوسرے کی) پٹائی کرے تو اس کے چہرے (پر مارنے سے) اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے۔“

5604- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان وأبو هريرة. روى لهما أصحاب السنن غير الترمذی، وكلاهما ثقة، وباقي السند ثقات

من رجال الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وانظر ما بعده.

5605- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار، فقد روى له أبو داود والترمذی، وهو حافظ.

سفيان بن عيينة. وأخرجه أحمد (2/244)، والحميدي (1121)، ومسلم (2612/112)، في البر والصلة: باب النهي عن

ضرب الوجه، والأعرج في "الشريعة" ص 314، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 290، وفي "السنن" 8/327 "من

طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد (2/449) من طريق محمد بن عجلان - ومسلم (2612/112) (عن عبد الله بن

مسلمة القنعبي، عن المغيرة الحزامي، كلاهما عن أبي الزناد به. ولم يقل فيه: فإن الله... وأخرجه أحمد (2/347) و (519 و 463)،

ومسلم (2612/114) (115 و 116)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 37، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص

290 من طريق قتادة عن أبي أيوب يحيى بن مالك المرادي، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد (2/313)، والبخاري (2559)، وابن

خزيمة (41-40، والبخاري (2573)) من طريق معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد (2/251 و 434)، والبخاري (2559)،

وابن خزيمة ص 36 و 37، والأعرج في "الشريعة" ص 315، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 291 من طريق سعيد

المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد (2/321 و 337) ومسلم (2612/113) (من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي

هريرة.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): اس کے ذریعے مراد یہ ہے: جس شخص کی پٹائی ہو رہی ہے اس کی شکل (حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہے) کیونکہ جب مارنے والا شخص اپنے مسلمان بھائی کے چہرے پہ مارتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس کی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے۔

ذِكْرُ الزُّجْرِ عَنِ تَعْدِيبِ شَيْءٍ مِّنْ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ بِحَرْقِ النَّارِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جان دار چیز کو آگ میں جلانے کا عذاب دیا جائے

5606 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ عَلِيًّا، أَيْسَى بِقَوْمٍ قَدِ ارْتَدَوْا عَنِ الْإِسْلَامِ، أَوْ قَالَ: زَنَادِقِيَّةٍ، مَعَهُمْ كُتُبٌ، فَأَمَرَ بَنَارَ فَأُجِجَتْ فَأُلْقِيَتْ فِيهَا بِكُتُبِهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَمَا أَنَا لَوْ كُنْتُ لَمْ أُحْرِقْهُمْ، لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَعْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

✪✪ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ لائے گئے جو اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زندیق ہو گئے تھے۔ ان کے ہمراہ ان کی تحریریں بھی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت آگ جلائی گئی اور انہیں ان کی تحریروں سمیت آگ میں ڈال دیا گیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں انہیں جلاتا نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے، لیکن میں انہیں قتل کروا دیتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

(جلانے سے منع کرنے کی روایت یہ ہے) ”تم لوگ اللہ کے عذاب کے مطابق عذاب نہ دو۔“ (اور ان کو قتل کروانے کی دلیل یہ حدیث ہے)

”جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے اسے قتل کر دو۔“

ذِكْرُ الزُّجْرِ عَنِ رَمِي الْمَرْءِ مِنَ فِيهِ الرُّوحُ بِالنَّبْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جان دار چیز کو تیر مار کر (نشانہ بازی کی جائے)

5607 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْعَائِدِيُّ، بِسَمْرَقَنْدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا

5606 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وأخرجه أحمد 1/282، والبخاري (6922)، في استنابة المرتدين : باب حكم المرتد والمردة واستنابتهم، وأبو يعلى (2532)، والدارقطني 3/113، والبيهقي 8/202 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، وبعضهم يزيد في الحديث على بعض، وانظر الحديث رقم (4476).

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ رَمَانَا بِالنَّبْلِ فَلَيْسَ مِنَّا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ہمیں تیر مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْفَرَضِ شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی ذی روح چیز کو (نشانہ بازی کا مقابلہ

کرتے ہوئے) نشانہ بنایا جائے

5608 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ عَرَضًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کسی بھی ذی روح چیز کو (نشانہ بازی کے لئے) نشانہ نہ بناؤ۔“

5607 - حدیث حسن لغیرہ۔ یحییٰ بن ابی سلیمان - وهو المدنی: - لیسن الحدیث، وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر

الدارمی فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/321، والبخاری فی "الأدب المفرد (1279)"، والطحاوی فی "شرح مشکل

الآثار 2/133" عن أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد المقرئ، بهذا الإسناد. لفظ أحمد والبخاری: "من رمانا بالليل فليس منا"

ورواية الطحاوی: "من رمى بالليل فليس منا"، وقال البخاری: فی إسنادہ نظر. وفي الباب عن ابن عباس عند الطحاوی فی

المشكل 2/133، والطبرانی (11553)، والقضاعي فی الشهاب (355)، ولفظه: "من رمانا بالليل فليس منا"، وسنده قوى.

وعن بريدة عند الزوار (3334)، ولفظه: "من رمانا بالليل فليس منا" وفيه لیس بن ابی سلیم، ضعف.

5608 - إسنادہ صحیح علی شرطہما. أبو الولید: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه أحمد 1/280 و 285 و 340 و 345،

ومسلم (1957)، فی الصيد والذباح: باب النهی عن صبر البهائم "والنسانی 7/238" فی الضحایا: باب النهی عن المجنمة،

وعلى بن الجعد (495)، والطبرانی (12262)، والبيهقي (9/70)، والبخاری (2784)، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه

أحمد 1/274 والنسانی 7/239 والطبرانی (12263)، من طریقین عن عدی بن ثابت، به. وعلقه البخاری بالحدیث (5515)

فی الذبائح والصيد: باب ما یکره من المذلة والمصورة والمجنمة، عن عدی، به. وأخرجه عبد الرزاق (8427)، وأحمد 1/216

و 273 و 297، والترمذی الأطعمنة: باب ما جاء فی کراهیة أكل المصورة، وابن ماجه (3187)، فی الذبائح: باب النهی عن صبر

البهائم وعن المذلة، والطبرانی (11717)، (11718)، (11719)، من طرق عن سماک بن حرب، عن عکرمه عن ابن عباس.

قال الترمذی: حدیث حسن صحیح، والعمل علیہ عند أهل العلم.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ صَبْرِ الدَّوَابِّ بِالْقَتْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جانور کو باندھ کر (نشانہ بازی میں) قتل کیا جائے

5609 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشْجَعِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَعْلَى، سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ، يَقُولُ: (متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانور کو باندھ کر (اس پر نشانہ بازی کرنے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ قَتْلِ الصَّبْرِ شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی ذی روح چیز کو باندھ کر (نشانہ بازی میں) قتل کیا جائے

5610 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشْجَعِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَعْلَى، أَنَّهُ قَالَ: (متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَأَتَيْتُ بَارَبَعَةَ أَعْلَاجَ مَعَ الْعَدُوِّ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا بِالنَّبْلِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ، فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ

عبید بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ وہاں دشمن کے ہمراہ چار اونٹ لائے گئے تو عبدالرحمن بن خالد کے حکم کے تحت انہیں باندھ کر نیزوں کے ذریعے قتل کر دیا گیا۔ اس بات

5609 - حدیث صحیح، محمد بن وہب بن ابی کریمہ، زوی لہ النسائی، وهو صدوق، ومن فوفه ثقات من رجال الصحيح غير عبید بن یعلیٰ الفلستانی، فقد روی له أبو داود، وثقه النسائی، وذكره المؤلف فی "ثقافته"، قال ابن المدینی فیما نقله عنه ابن حجر فی "التہذیب": "إسناده حسن إلا أن عبید بن یعلیٰ لم یسمع به فی شیء من الأحادیث، قال: ویقویہ رواية بکیر بن الأشج عنه، لأن بکیراً صاحب حدیث قال: ولا نحفظه عن أبی یوب إلا من هذه الطريق، وقد أسنده عبد الحمید بن جعفر، وجوده. وأخرجه أحمد 5/422، والدارمی 2/83، والطبرانی (4001)، والبیهقی 9/71 عن أبی عاصم، عن عبید الحمید بن جعفر، عن یزید بن أبی حبیب، عن بکیر بن الأشج عن أبیه، عن عبید بن یعلیٰ، به.

5610 - إسناده قوى كما قال الحافظ فی "الفتح، 9/560" وأخرجه أحمد 5/422 عن سريج، وسعيد بن منصور فی "سننه (2667)"، وعنه أبو داود (2687) فی الجهاد: باب فی قتل الأسیر بالنبل كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه الطبرانی (4002) من طریق أحمد بن صالح، عن ابن وهب به وقال فیہ: "بکیر عن أبیه." وأخرجه البیهقی 9/71 من طریق أبی زرعة الدمشقی، عن أحمد به خالد الوهبی، عن محمد بن إسحاق، عن بکیر، عن أبیه، عن عبید باطول مما هنا.

کی اطلاع حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر وہ کوئی مرغی بھی ہوتی تو میں اسے بھی باندھ کر (نشانہ بازی نہ کرتا) جب اس بات کی اطلاع عبدالرحمن بن خالد کو ملی تو انہوں نے چار غلام آزاد کئے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يُعَذَّبَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِعَذَابِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مطابق عذاب دے

5611 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي

كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الدَّوْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَقِيتُمْ حَبَّارَ بَنِ الْأَسْوَدِ وَنَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ

فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: لَا يُعَذَّبُ بِالنَّارِ إِلَّا اللَّهُ وَلَكِنْ إِذَا لَقِيتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

ﷺ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تمہارا احبار بن اسود اور نافع بن عبد قیس سے سامنا ہو تو ان دونوں کو آگ میں جلادینا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: آگ کے ذریعے عذاب صرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے۔ جب تمہارا ان دونوں سے سامنا ہو تو تم ان دونوں کو قتل کردینا۔“

ذِكْرُ تَعْدِيبِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ مَنْ عَذَّبَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن ان لوگوں کو عذاب دینے کا تذکرہ

5611 - حدیث صحیح. ابو إسحاق الدوسی: قال ابن أبي حاتم 9/333 عن أبيه هو معروف، وذكره المؤلف في "تفاته

5/578-579"، وبما في السند تفاته. وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة 2/312"، ومن طريقه أبو بكر الخطيب في "الأسماء

المبهمة في الأنباء المحكمة" ص 461 حدثني يزيد بن أبي حبيب المصري، عن بكير بن عبد الله بن الأشج، عن سليمان بن يسار،

عن أبي إسحاق الدوسی، عن أبي هريرة، فأدخل بين يزيد بن أبي حبيب والدوسی الثنين. وأخرجه الدارمی 2/222 من طريق ابن

إسحاق، إلا أنه سقط من سنده "سليمان بن يسار". وأخرجه أحمد 2/307 و338 و453، والبخاری 3016)) في الجهاد: باب لا

يعذب بعذاب الله، وأبو داود (2674)) في الجهاد: باب في كراهية حرق العدو بالنار، والنسائي في السير، كما في "التحفة"

10/106، والترمذی (1571)) في السير: باب رقم (20)) وعبد الله بن الجارود في "المنتقى (1057)"، والخطيب البغدادي

ص 461-460، وابن بشكوال في "غوامض الأسماء المبهمة 1/119" من طرق عن الليث، عن بكير بن الأشج، عن سليمان بن

يسار، عن أبي هريرة. بإبهام الرجلين اللذين أمر بإحراقهما.

جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے رہے ہوں گے

5612 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَلَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ، وَجَدَ عِيَاضَ بْنَ غَنَمٍ وَهُوَ عَلَى حِمَصٍ، شَمَسَ نَاسًا مِنَ

النَّبَطِ لَمَّا أَخَذَ الْجَزْيَةَ، فَقَالَ: هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ: مَا هَذَا يَا عِيَاضُ، فَأِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

❁❁ عروہ بیان کرتے ہیں: ہشام بن حکیم نے عیاض بن غنم کو پایا وہ حمص کے گورنر تھے۔ انہوں نے جزیہ کی وصولی کے

لئے کچھ لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا، تو ہشام بن حکیم نے کہا: اے عیاض! یہ کیا ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد

فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (قیامت کے دن) عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔“

ذَكَرُ خَيْرٍ أَوْ هُمْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ

هَذَا الْخَبَرَ مِنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ عروہ نے یہ روایت

ہشام بن حکیم بن حزام سے نہیں سنی ہے

5613 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ،

5612 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير كثير بن عبد، فقد روى له أبو داود والنسائي، وابن ماجه، وهو

ثقة، وصحاحي الحديث هشام أخرج له مسلم فقط. محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي الأبرش، والزيدي: هو محمد بن

الوليد. وأخرجه أحمد 3/404 من طريق شعيب، ومسلم (2613/119) (في البر والصلة، وأبو داود 3045)، في الخراج

والإمارة: باب في التشديد في جباية الجزية، والنسائي في السير، كما في "التحفة 9/71"، والبيهقي 9/205 من طريق ابن

وهب، عن يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد. إلا أن يونس في رواه أبهم اسم عامل حمص. وأخرجه أحمد 3/404

عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد.

5613 - إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/403 و468،

ومسلم (2613/118) (من طريق وكيع وأبي معاوية وجرير، كلهم عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. إلا أنه قال فيه: "هشام بن

حكيم بن حزام"، وعند أحمد في الرواية الأولى: "ابن حزام" فقط. وأخرجه أحمد 3/403 عن ابن نمير، ومسلم (2613)

(117 و118)، من طريق أبي أسامة ثلاثهم عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن هشام بن حكيم أنه مر بالشام على قوم من الأنباط ...

(متن حدیث): أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، مَرَّ بِعُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يُعَذِّبُ النَّاسَ فِي الْجِزْيَةِ فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: يَا عُمَيْرُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: أَذْهَبَ فَنَحَلْتُ سَيْلَهُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ: أَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ عُرْوَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، وَهُوَ يُعَاتِبُ عِيَّاضَ بْنَ عَنَمٍ عَلَى هَذَا الْفِعْلِ، وَسَمِعَهُ أَيْضًا مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَيْثُ عَاتَبَ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَلَى هَذَا الْفِعْلِ سَوَاءً، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ.

عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ، عمیر بن سعد کے پاس سے گزرے جو جزیہ کی وجہ سے لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کرنے کی سزا دے رہے تھے۔ حضرت حکیم بن حزام نے فرمایا: اے عمیر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں دوسرے لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔“

حضرت حکیم نے فرمایا تم جاؤ اور انہیں چھوڑ دو۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) عروہ نے یہ روایت ہشام بن حکیم سے سنی ہے جو عیاض بن غنم کو ایسا کرنے پر ڈانٹ رہے تھے اور انہوں نے یہ روایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ جنہوں نے عمیر بن سعد کو ایسا کرنے پر ڈانٹا تھا تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّلَالِ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجِبُ أَنْ يُعَذَّبَ مَخْلُوقٌ بِعَذَابِ اللَّهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ بات لازم نہیں ہے

مخلوق اللہ تعالیٰ کے عذاب کے طریقے کے مطابق عذاب دے

5614 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5614 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الألبلي. وأخرجه مسلم (2241/148) في السلام: باب النهي عن قتل النمل، عن حرملة بن يحيى، وأبي الطاهر بن السرح، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (5266) في الأدب: باب في قتل الذر، والنسائي (7/210-211) في الصيد: باب قتل النمل، وابن ماجه (3225)، في الصيد: باب ما يهوى عن قتلها، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/373، والبيهقي 5/213 من طرق ابن وهب، به. وأخرجه أحمد (2/402-403) من طريق عبد الله بن المبارك، والبخاري (3019) في الجهاد: باب رقم (153)، وابن ماجه بعد الحديث (3225) من طريق الليث، كلاهما عن يونس، به. وأخرجه أحمد (2/449)، والبخاري (3319) في بدء الخلق: باب إذا وقع اللبأ في شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم (2241/149)، وأبو داود (5265)، والنسائي في السير، كما في "الحففة" 10/201، والطحاوي 1/373 من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، فذكره. وقال فيه: "فأوحى الله إليه: فهلاً نملة واحدة". وأخرجه كذلك أحمد (2/313)، ومسلم (2241/150)، والبيهقي 5/214 والبخاري (3268) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة. وانظر الحديث الآتي برقم (5618).

أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَنَّ نَمْلَةَ قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَّمِ تُسَبِّحُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا تو ان کے حکم کے تحت چیونٹیوں کی بہتی کو آگ لگا دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی: چیونٹی نے تمہیں کاٹا تھا تو تم نے ایک پوری امت کو ہلاک کر دیا جو تسبیح بیان کرتی تھی۔“



بَابُ الْمُثَلَّةِ

باب! مثلہ کرنا

5615 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ تَنْتَجُ إِبِلَ قَوْمِكَ صَحَاخًا آذَانَهَا، فَتَعْمَدُ إِلَى الْمَوْسَى فَتَقْطَعُ آذَانَهَا، فَتَقُولُ: هَذِهِ بَحْرٌ، أَوْ تَشْقُ جُلُودَهَا، وَتَقُولُ: هَذِهِ صُرْمٌ، فَتَحْرِمُهَا عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلْ مَا آتَاكَ اللَّهُ لَكَ حِلٌّ، سَاعِدُ اللَّهِ أَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ، وَمَوْسَى اللَّهُ أَحَدٌ مِنْ مَوْسَاكَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَاعِدُ اللَّهِ أَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ مِنَ الْفَاطِ التَّعَارُفِ الَّتِي لَا يَتَهَيَّأُ مَعْرِفَةَ الْخَطَابِ فِي الْقَصْدِ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا بِهِ، وَقَوْلُهُ: فَكُلْ مَا آتَاكَ اللَّهُ لَكَ حِلٌّ لَفْظَةٌ أَمْرٌ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ سَبَبِ ذَلِكَ الشَّيْءِ، وَهُوَ اسْتِعْمَالُ الْقَوْمِ فِي الْإِبِلِ قَطْعَ الْأَذَانِ وَشَقَّ الْجُلُودِ وَتَحْرِيمَهَا عَلَيْهَا

❁❁ ابواحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا:

کیا ایسا ہے تمہاری قوم کے اونٹ صحیح و سالم کانوں والے بچے کو جہنم دیتے ہیں پھر کوئی شخص استر لے کر اس کا کان کاٹ دیتا ہے۔ اور کہتا ہے: یہ بحر (یعنی فلاں بت کے لئے مخصوص) ہے یا وہ اس کی کھال کو چیر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے یہ صرم (یعنی فلاں بت کے لئے مخصوص ہے) اور پھر وہ شخص اس اونٹ کو اپنے لئے اور اپنے گھروالوں کے لئے حرام قرار دے دیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جو بھی چیز عطا کرتا ہے وہ حلال ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے اور اللہ تعالیٰ کا استر تمہارے استر سے زیادہ تیز ہے۔

5615 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص - واسمه عوف بن مالك بن فضلة

الجشمي - فمن رجال مسلم، وصحابه الحديث مالك بن فضلة روى له أصحاب السنن والبخارى في "الفعال العباد". أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي وسماع شعبة منه قبل تفرقه. وأخرجه الحاكم 1/25، وعنه البيهقي في "الأسماء والصفات" ص 341-342 من طريق أبي المثنى ومحمد بن أيوب، كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد. وأخرجه أبو داود الطيالسي (1303)، وأحمد 3/473، والطبري في "جامع البيان" (12826)، والحاكم 4/181، والبيهقي ص 341 من طريق شعبة، به. وأخرجه بنحوه الطبري (12825)، من طريق إسماعيل بن أبي خالد، والبيهقي 10/10 من طريق معمر، كلاهما عن أبي إسحاق، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ”اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے۔“ یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق ہے کیونکہ سننے والے تک یہ مفہوم ان کے محاورے کے مطابق ہی منتقل کیا جاسکتا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے وہ تمہارے لئے حلال ہے۔“ یہاں پر لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے، لیکن اس کے ذریعے مراد اس چیز کے سبب سے منع کرنا ہے اور وہ لوگوں کا اونٹوں کے بارے میں یہ طرز عمل اختیار کرنا ہے وہ ان کے کان کاٹ دیتے ہیں اور ان کی کھال چیر دیتے ہیں پھر اسے اپنے لئے حرام قرار دے دیتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُثَلَّةِ بِشَيْءٍ فِيهِ الرُّوحُ

کسی بھی ذی روح چیز کا مثلہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5616 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: إِنَّ عَبْدًا لِي أَبَى، وَإِنِّي نَدَرْتُ أَنْ أَصْبِتَهُ لَأَقْطَعَنَّ يَدَهُ، قَالَ:

لَا تَقْطَعْ يَدَهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِينَا فَيَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثَلَّةِ

❀❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا میرا ایک غلام مفروز ہو گیا ہے۔ میں نے یہ نذر مانی ہے اگر وہ مجھ ل گیا تو اس کے ہاتھ ضرور کاٹوں گا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس کا ہاتھ نہ کاٹنا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے تو آپ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور مثلہ کرنے سے منع کیا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُمِثِلَ بِالشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بھی جانور کا مثلہ کرنے والے پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5617 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُنْهَالِ

5616 - (حدیث صحیح، وهو مکرر 4473))۔

5617 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجال ثقات رجال الشيخين غير المنهال بن عمرو، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/103 عن عفان، والنسائي 7/238 في الضحايا: باب النهي عن الممثلة، من طريق يحيى والبيهقي 9/87 من طريق آدم، ثلاثهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وفي رواية أحمد قصة. وأخرجه أحمد 2/43 و1/338، والحاكم 4/234 عن محمد بن جعفر غندر، والدارمي 2/83 عن أبي الوليد، كلاهما عن شعبة، عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبیر وأخرجه بنحوه عبد الرزاق (8428))، وأحمد 2/13 و60 من طرق عن الأعمش، عن المنهال، به. وأخرجه كذلك الطبراني (1872))، وأحمد 2/86 و141، والبخاري (5515))، ومسلم (1958))، في الصيد والنبات: باب النهي عن صبر البهائم، والنسائي 7/238 من طريق أبي بشر جعفر بن أبي وحشية، عن سعيد بن جبیر، فذكره. وأخرجه الطبراني في "الصغير (413)" من طريق داود بن أبي القصاب عن سعيد بن جبیر، به.

بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(مترن حدیث): لَعَنَ اللَّهُ مَنْ مَثَلَ بِالْحَيَوَانِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانور کا مثلہ کرے۔“



فصلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالذَّوَابِ

فصل: جانوروں سے متعلق (احکام)

ذَكَرُ إِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْإِرْتِدَافِ وَالتَّعْقِيبِ عَلَى الدَّابَّةِ الْوَاحِدَةِ
إِذَا عَلِمَ قَلَّةَ تَأْدِي الدَّابَّةِ بِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ایک جانور پر اپنے پیچھے کسی کو بٹھا سکتا ہے
جبکہ اسے پتا ہو کہ اس صورت میں جانور کو زیادہ تکلیف نہیں ہوگی

5618 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرُّومِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى
أَدْخَلْتَهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ

✽✽ ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بیان نقل کرتے ہیں) ایک دن میں نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ایک خچر پر سوار کروا کے لے جا رہا تھا یہاں تک کہ میں انہیں لے کر نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے اندر آیا۔ (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے) ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بیٹھے
ہوئے تھے۔ دوسرے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الذَّوَابِ كَرَأْسِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی جانوروں کو کرسی بنانے

5618 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْشَمَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدَّبُ، حَدَّثَنَا

5618 - إسنادہ حسن علی شرط مسلم، عکرمة بن عمار: صدوق إلا فی رواہ عن یحییٰ بن ابی کثیر، فہیہا اضطراب.

النضر بن محمد: هو الجرحی، وأخبرہ مسلم (2423)) فی فضائل الصحابة: باب فضائل الحسن والحسين، عن عبد الله بن
الرومي، بهذا الإسناد، وقرن به عباس بن عبد العظيم العنبري، وأخرجه الترمذی (2775)) فی الأدب: باب ما جاء فی ركوب ثلاثة
على دابة، والطبرانی (6247)) من طريق العباس بن عبد العظيم العنبري، عن النضر بن محمد، به. وقال الترمذی: حديث حسن
صحيح غريب من هذا الوجه، وفي "تحفة المزی" 4/39 "حسن غريب.

كَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ،
 (متن حدیث): وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: ارْكَبُوا هَذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُواهَا كِرَاسِيًا
 تَوْضِيحُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: لَمَعْنَاهُ أَنَّهُ لَا يَسِيرُ بِهَا وَلَا يَنْزِلُ عَنْهَا
 سهل بن معاذ اپنے والد جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

”ان جانوروں پر سلامتی کے ساتھ سواری کرو انہیں کرسی نہ بناؤ۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے انہیں اس طرح سے لے کر نہ چلو کہ تم ان سے نیچے اترو ہی نہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ ضَرْبِ الْمَرْءِ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ عَلَى وَجْهِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی چوپائے کے چہرے پر مارے

5620 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ كُوِيَ عَلَى وَجْهِهِ أَوْ وَسِمَ، فَلَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

فَعَلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا تَضْرِبُوهَا عَلَى وَجْهِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے پر

داغ لگایا گیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی جس نے ایسا کیا تھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم لوگ ان کے

چہروں پر نہ مارو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمَسِيءَ إِلَى ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ قَدْ يُتَوَقَّعُ

لَهُ دُخُولُ النَّارِ فِي الْقِيَامَةِ بِفِعْلِهِ ذَلِكَ

5619 - إسناده قوى، سهل بن معاذ: لا بأس به، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن صحابى الحديث وكذا ابنه سهل

روى لهما البخارى فى "الأدب المفرد" وأبو داود، والترمذى، وابن ماجه أبو عجمه: هو زهير بن حرب، وأخرجه أحمد 3/440،

4/234، والدارمى 2/286، والطبرانى (431) 20/، والحاكم 1/444 و2/100، والبيهقى 5/255 من طرق عن الليث بن سعد،

بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبى، وقالوا فيه ... "أو اجتذوها سالمة، ولا تتخذوها كراسى."

5620 - حديث صحيح، رجاله على شرط مسلم غير محمد بن وهب بن أبي كريمة، فقد روى له السامى، وهو لا بأس به

وانظر (5626)، و(5627)، و(5628)).

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جانوروں کے ساتھ براسلوک کرنے والے شخص کے اس فعل کی وجہ سے قیامت کے دن اس کے جہنم میں جانے کی توقع کی جاسکتی ہے

5621 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی۔ اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا وہ اسے کھانے کے لئے نہیں دیتی تھی اور اسے کھوتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی۔“

ذِكْرُ وَصْفِ عَذَابِ هَذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي رَبَطَتِ الْهِرَّةَ حَتَّى مَاتَتْ

اس عورت کے عذاب کی صفت کا تذکرہ جس نے بلی کو باندھ دیا تھا یہاں تک کہ بلی مر گئی

5622 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَقُمْنَا، فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا يُحَدِّثُنَا، فَقَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ، حَتَّى لَوْ شِئْتُ لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَوْلَا أَنِّي دَفَعْتُهَا عَنْكُمْ لَغَشِيْتِكُمْ، وَرَأَيْتُ فِيهَا ثَلَاثَةَ يُعَذَّبُونَ: امْرَأَةٌ جَمِيرِيَّةٌ سَوَاءٌ طَوِيلَةٌ، تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا، أَوْ ثَقَّتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، وَلَمْ تُطْعَمْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَهِيَ إِذَا أَقْبَلَتْ تَنْهَشُهَا وَإِذَا

5621 - حدیث صحیح، ابن ابی السری قد توبع، ومن فوقه ثقات علی شرط الشیخین. وأخرجه أحمد 2/269، ومسلم (2619)، فی التوبة: باب سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، وابن ماجه (4456)) فی الزهد: باب ذکر التوبة، من طریق عبد الرزاق بهذا الإسناد. وانظر حدیث ابی ہریرة باثر الحدیث رقم (546)) عند المؤلف.

5622 - حدیث صحیح، زید بن ابی انیسہ وان کان روی عن عطاء بن السائب بأخرة تابعه سفیان الثوری، وحماد، وشعبة، وقد سمعوا منه قبل الاختلاط. وقد تقدم برقم (2838). وزید هنا: أخرجه أحمد 2/188 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عطاء بن السائب، به. وأخرجه الترمذی فی "الشمائل (317)" من طریق جریر، عن عطاء به مختصراً. وفي الباب عن جابر عند مسلم (904/10)، فی الكسوف: باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار.

أَذْبَرَتْ تَنْهَشُهَا، وَرَأَيْتُ أَحَا بَيْتِي دَعْدَعَ صَاحِبِ السَّائِبِينَ يُدْفَعُ بِعَمُودَيْنِ فِي النَّارِ، وَالسَّائِبَانِ بَدَتَانِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَهُمَا، وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْمُحَجِّنِ مُتَكِنًا عَلَيَّ مُحَجِّنِهِ، وَكَانَ صَاحِبُ الْمُحَجِّنِ يَسْرِقُ مَنَاعَ الْجَاحِ بِمُحَجِّنِهِ، فَإِذَا خَفِيَ لَهُ ذَهَبَ بِهِ، وَإِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أَسْرِقْ، إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمُحَجِّنِي

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ آپ کھڑے ہوئے ہم بھی کھڑے ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی۔ اس کے بعد بات چیت کرنے کے لئے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشہ کو حاصل کر لیتا۔ میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا اگر میں اسے پرے نہ کرتا تو وہ تمہیں اپنی پلیٹ میں لے لیتی۔ میں نے اس میں تین لوگوں کو دیکھا، جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا۔ ایک یمن کی رہنے والی سیاہ قام لمبی عورت تھی جسے ایک لمبی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے اس لمبی کو باندھ دیا تھا۔ اسے چھوڑا نہیں تھا کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی۔ اس نے اس لمبی کو کچھ کھانے کے لئے نہیں دیا، یہاں تک کہ وہ لمبی مر گئی تو وہ لمبی اس کی طرف آتی تھی پھر وہ اس کے پیچھے کی طرف سے آتی تھی۔ اسے نوچتی تھی۔ (میں نے جہنم میں) بنو دعدع سے تعلق رکھنے والے اس شخص کو دیکھا جس کا دو اونٹنیوں کا معاملہ تھا جسے جہنم میں دو ستونوں کے درمیان باندھا ہوا تھا (راوی بیان کرتے ہیں) وہ دو اونٹنیاں نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں میں سے تھیں، جنہیں اس شخص نے چوری کر لیا تھا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) میں نے لاشی والے شخص کو دیکھا جو لاشی کے ذریعے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ یہ شخص اپنی لاشی کے ذریعے حاجیوں کا ساز و سامان چوری کیا کرتا تھا، جب اس کی چوری پوشیدہ رہتی تھی تو وہ سامان لے جایا کرتا تھا، جب پکڑی جاتی تھی تو یہ کہتا تھا: میں نے چوری نہیں کی۔ یہ چیز تو میری لاشی کے ساتھ لٹک گئی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسِمَ فِي جَاعِرَتِي ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی جانور کی پشت کے پیچھے کے حصے پر داغ لگا سکتا ہے

5623 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (متن حدیث): أَنَّ الْعَبَّاسَ، وَسَمَ بَعِيرًا أَوْ ذَابَّةً فِي وَجْهِهِ، فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ.

5623 - إسنادہ صحیح. محمد بن ثعلبہ بن سواء: صدوق روی له ابن مباحہ، وقد تروبع، ومن فوقه ثقات علی شرط الشیخین. عبید اللہ بن عبد اللہ: هو ابن عتبہ بن مسعود الہذلی. وأخرجه البیہقی 7/35-36 من طریق ابی عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن العلاف، عن محمد بن سواء، بهذا الإسناد. إلا أنه قال "عن سعید - هو ابن ابی عروبہ - بدل "شعبہ"، وكلاهما روی عنہ محمد بن سواء. وأخرجه عبد الرزاق (8449)، عن معمر، عن الزهری مرسلًا. وأخرجه بنحوه البیہقی 7/36 من طریق حماد بن زید، عن أيوب عن عكرمة، عن ابن عباس.

فَقَالَ عَبَّاسٌ: لَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي أَحْرِهِ، فَوَسَّمَهُ فِي جَاعِرَتَيْهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ یا کسی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ غصے میں آگئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اب میں ہمیشہ اس کے جسم کے پیچھے حصے پر داغ لگایا کروں گا تو پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے جاعرة (ران کا وہ حصہ جہاں تک جانور کی دم ہلانے تک پہنچتی ہے) پر داغ لگایا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5624 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ نَاعِمًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوُجْهِ فَانْكَرَ ذَلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ لَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ، فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُوِيَ الْجَاعِرَتَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا تو آپ نے اس کی تختی سے مذمت کی۔ ان صاحب نے عرض کی: اللہ کی قسم اب میں اس کے جسم کے اس حصے پر داغ لگاؤں گا جو چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو تو ان صاحب کے حکم کے تحت ان کے گدھے کے رانوں کے اس حصے پر داغ لگایا گیا (جہاں تک دم ہلانے تک پہنچتی ہے) تو وہ پہلا جانور تھا جس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ وَسْمِ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ فِي وُجُوهِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی بھی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے

5625 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ نَاعِمًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ:

5624 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2118) في اللباس والزينة: باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، والبيهقي 7/35 من طريق أحمد بن عيسى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

5625 - إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاى حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اِسْمَهُ اِلَّا اَقْصَى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ، فَاَمَرَ بِحِمَارِهِ فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كُوِيَ الْجَاعِرَتَيْنِ ❀❀
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا، تو آپ نے اس بات کا انکار کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم میں تو اس کے جسم کے اس حصے پر داغ لگاؤں گا جو چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے اس گدھے کے بارے میں حکم دیا، تو اس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا یہ وہ پہلا جانور تھا جس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَعَلٍ

هٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص پر لعنت کرنا جو ان دو افعال کا مرتکب ہوتا ہے

جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5626 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، صَاعِقَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَرَّ حِمَارٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِيْ وَجْهِهِ، تَفَوَّرَ مَنَحْرَاهُ مِنْ دَمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعْنُ اللّٰهِ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ نَهَى عَنِ الْكُفْيِ فِي الْوَجْهِ، وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک گدھا نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا اس کے تھنوں سے خون بہ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر داغ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع کیا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ وَسْمِ شَيْءٍ مِّنْ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ عَلَى وَجْهِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کسی بھی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے

5627 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ

سَلْمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ،

5626 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح وانظر ما بعده.

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى حِمَارًا قَدْ وُصِمَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَلَمْ أَنَّهُ عَنْ هَذَا؟

لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَهُ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے اس سے منع نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَيْسَمِ

شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ فِي وَجْهِهِ

نبی اکرم ﷺ کا جانور کے چہرے پر داغ لگانے والے شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5628 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ

بْنِ عَمِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حِمَارٍ قَدْ وُصِمَ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ

وَسَمَهُ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزرا ایک گدھے کے پاس سے ہوا جسے چہرے پر داغ لگایا گیا

تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے یہ داغ لگایا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسِمَ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی جانور کے چہرے

کے علاوہ کہیں داغ لگا سکتا ہے

5627 - إسناده قوى. غسان بن الربيع. وثقة المؤلف 9/2، وروى عنه جمع، وكان صالحاً ورعاً، واختلف فيه قول

المدارقطنى، فمرة قال: صالح، ومرة قال: ضعيف، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. وهو فى "مسند أبى يعلى (2099)".

وأخرجه عبد الرزاق (8451)، وأحمد (3/323)، وأبو داود (2564)، فى الجهاد: باب النهى عن الوسم فى الوجه والضرب فى

الوجه، وأبو يعلى (2148)، والبيهقى 7/35 من طريق سفیان الثورى، عن أبى الزبير، به. وأخرجه بنحوه 3/318 و378، ومسلم

(2114) فى اللباس: باب النهى عن ضرب الحيوان فى وجهه ووسمه فيه، والترمذى (1710)، فى الجهاد: باب ما جاء فى كراهية

الصحريش بين البهائم والضرب والوسم فى الوجه، وابن خزيمة (2551)، وأبو يعلى (2235)، والبيهقى 5/255 من طريق ابن

جريح، عن أبى الزبير، به. وأخرجه عبد الرزاق (8450)، ومن طريقه أحمد 3/296-297 عن مفضل، عن يحيى بن أبى كثير، عن

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُوتَابَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

5628 - إسناده على شرط مسلم، معقل: هو ابن عبد الله الجزرى. وأخرجه مسلم (2117)، فى اللباس: باب النهى عن

ضرب الحيوان فى وجهه ووسمه فيه، والبيهقى 7/35 عن سلمة بن شبيب بهذا الإسناد.

5628 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى قَتِيبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(مترن حدیث): آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُرِيدُ أَنْ يُحَنِّكَهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَرْبَدِ،

وَهُوَ يَسُمُّ غَنَمًا، قَالَ شُعْبَةُ: أَكْثَرَ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا

⊗⊗ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اپنے چھوٹے بھائی کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوا تاکہ آپ اسے گھسی دیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو باغ میں پایا آپ بکریوں کو داغ لگا رہے تھے۔

شعب نامی راوی کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہے: آپ ان کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔



5629 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/171 و254 و259، والبخاري (5542) في اللباس

والصيد: باب الأوسم والعلم في الصورة، ومسلم (2119) (110) (111) في اللباس: باب جواز رسم الحيوان، وأبو داود

(2563) في الجهاد: باب في رسم الغوَاب، والبيهقي (7/36 والبغوي (2791)) من طرق عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه عبد

الرزاق (8452)، وابن أبي شيبة (5/408، وابن ماجه (3565)) في اللباس: باب لبس الصوف، من طرق عن شعبة، به مختصراً

بالفظة: "رأيت رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُمُّ غَنَمًا فِي آذَانِهَا، وَرَأَيْتُهُ مَتَزَّرًا بِكِسَاءٍ". وقوله: "رأيت متزراً بكساء" ليس في

رواية ابن أبي شيبة. وانظر (4531) و(4532) و(4533).

بَابُ قَتْلِ الْحَيَوَانِ

جانور کو مار دینا

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ قَتَلَ الصَّرَّارَاتِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ جو ضرر پہنچانے والے جانور کو مار دیتا ہے
5630 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ أَبُو حَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَلَهُ سَبْعُ حَسَنَاتٍ، وَمَنْ قَتَلَ وَرَعَةً فَلَهُ حَسَنَةٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص سانپ کو مار دیتا ہے اسے سات نیکیاں ملیں گی اور جو شخص چھکلی کو مار دیتا ہے اسے ایک نیکی ملے گی۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے چھکلی کو مارنے کا حکم دیا گیا

5631 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

5630 - إسناده ضعيف لانقطاعه. المسيب بن رافع: لم يلق عبد الله بن مسعود ولم يسمع منه. الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه أحمد 1/420 عن أسباط بن محمد، بهذا الإسناد، وزاد فيه: "ومن ترك حية مخافة عاقبتها فليس منا." (وبهذه الزيادة أخرجه الطبراني 10492)) من طريق أبي كدينة - وهو يحيى بن المهلب - عن أبي إسحاق النسائي، به. والحديث في "مجمع الزوائد 4/45"، وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير"، ورجال أحمد رجال الصحيح، إلا أن المسيب بن رافع لم يسمع من ابن مسعود.

5631 - سائبة مولاة الفاكهه لم يرو عنها غير نافع مولى ابن عمر، ولم يوثقها غير المؤلف، ولم ترو غير هذا الحديث عن عائشة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 5/402، وعنه ابن ماجه 3231)) في الصيد: باب قتل الوزغ، عن يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وقد تحرفت "سائبة" في ابن أبي شيبة إلى "صادقة". وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 200/1: هذا إسناد صحيح إرواه أبو بكر بن أبي شيبة في "مسنده" هكذا وله شاهد في "الصحيحين" وغيرهما من حديث أم شريك، وفي مسلم من حديث سعد بن أبي وقاص وأبي هريرة. قلت: وحديث أم شريك سيرد عند المؤلف برقم 5634))، وحديث سعد برقم 5635))، وأخرجه عبد الرزاق 8400))، وابن أبي شيبة 5/402 من طريقين عن القاسم، عن عائشة أنها كانت تقتل الأوزاع.

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَائِبَةَ، مَوْلَاةٍ لِفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ،
(متن حدیث): اِنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمَحًا مَوْضُوعَةً، فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا
تَصْنَعِينَ بِهِذَا؟ قَالَتْ: نَقْتُلُ بِهِ الْأَوْزَاعَ، فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أُلْقِيَ فِي
النَّارِ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةٌ إِلَّا أَطْفَأَتِ النَّارَ عَنْهُ غَيْرَ الْوَزْعِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفَعُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ

❁❁ سائبہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے
گھر میں ایک نیزہ رکھا ہوا دیکھا۔ انہوں نے دریافت کیا: اے ام المؤمنین آپ اس کے ذریعے کیا کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
جواب دیا: ہم اس کے ذریعے چھپکلیاں مارتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو
آگ میں ڈالا گیا تو روئے زمین پر موجود ہر جانور نے اس آگ کو بجھانے کی کوشش کی صرف چھپکلی نے ایسا نہیں کیا یہ اس پر پھونک
مار رہی تھی۔ (تاکہ وہ آگ زیادہ بھڑکے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْفَوَاسِقِ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

حل اور حرم (دونوں جگہ) فاسق جانوروں کو مار دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5632- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْرَوَيْهِ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،
قَالَتْ:

(متن حدیث): أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقٍ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحِدَاةُ،
وَالغُرَابُ، وَالْفَارَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق جانوروں کو حل اور حرم (ہر جگہ) مار دینے کا حکم
دیا ہے۔ چیل، کوا، چوہا، بچھو اور پاگل کتا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُتَقَصِّي لِلْفِطْرَةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بَانَ

قَتْلَ الْغُرَابِ إِنَّمَا أُبِيحَ الْأَبْقَعُ مِنَ الْغُرَبَانِ دُونَ غَيْرِهِ

5632- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مصنف عبد الرزاق (8374)" ، وقد سقط منه "العقرب". وعن إسحاق

بن إبراهيم: أخرجه النسائي 5/210 في المناسك: باب قتل الحداة في الحرم، والدارمي. 37-36/2 ومن طريق عبد الرزاق أخرجه

أحمد 6/164، ومسلم (1198) 70، في الحج: باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم. وانظر حديث

ابن عمر المتقدم عند المؤلف في كتاب الحج برقم (3961) و(3962)

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ روایت کے مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے:

کوئے کو مارنے سے مراد ابقح کو ہے دوسرا کو امر انہیں ہے

5633 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْعُقُوبُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْفَرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْأَخْبَارِ هُوَ رِوَايَةُ صَحَابِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ الْعُدُولِ عَنْهُ بِلَفْظِهِ يَهْتَبُ اسْتِعْمَالُهَا فِي كُلِّ الْأَوْقَاتِ، وَالْمُتَّقِصِيُّ هُوَ رِوَايَةُ ذَلِكَ الْخَبِيرِ بِعَيْنِهِ، عَنْ ذَلِكَ الصَّحَابِيِّ نَفْسِهِ مِنْ طَرِيقِ آخَرَ بِزِيَادَةِ بَيَانٍ، يَجِبُ اسْتِعْمَالُ تِلْكَ الزِّيَادَةِ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا نَفَقَةٌ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي وَصَفْنَا فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ (قسم کے جانور) فاسق ہیں انہیں حل اور حرم (ہر جگہ) قتل کیا جاسکتا ہے۔ بھو، چیل، کوا، چوہا اور پاگل کتا۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روایت میں سے مختصر وہ روایت ہوتی ہے جو صحابی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دیتا ہے جو کسی عادل شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ان الفاظ میں نقل کی ہوتی ہے تو اس پر عمل ہر وقت میں کیا جائے گا اور متقصی وہ روایت ہوتی ہے جو اس نے بعینہ صحابی کے حوالے سے اس کی ذات کے حوالے سے نقل کی ہو جو دوسرے حوالے سے الفاظ کی اضافے کے ہمراہ منقول ہو اس اضافے پر عمل کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے جب اسے نقل کرنے میں کوئی ثقہ راوی منفرد ہو۔

5633- إسنادہ صحیح علی شرطہما. وأخرجه البيهقي 9/316 عن أبي عبد الله الحافظ عن أبي بكر بن عبد الله، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/259، والبخاري 3314)) في بدء الحلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، (ومسلم 1198)) 68)) في الحج: باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، والترمذي 837)) في الحج: باب ما يقتل المحرم من الدواب، من طرق عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 6/33 عن عبد الأعلى، عن معمر، به. وأخرجه البخاري 918)) في جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، (ومسلم 1198)) 71))، والبيهقي 5/209 من طريق يونس، وأحمد 6/87 من طريق شعيب، وأحمد أيضاً 6/59 عن يعقوب، عن ابن أخي ابن شهاب، ثلاثهم عن ابن شهاب الزهري، به. وفي رواية أحمد عن يعقوب قال: "الحية" بدل الفأرة ثم قال: وفي كتاب يعقوب في موضع آخر مكان الحية: "الفأرة". وأخرجه أحمد 261 و 6/122، (ومسلم 1198)) 68))، والنسائي 5/208 في الحج: باب ما يقتل في الحرم من الدواب، وأبو يعلى 4503))، والطحاوي 2/166، والدارقطني 2/231 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، به. وهو في "الموطأ" لمالك 1/357 في الحج: باب ما يقتل المحرم من الدواب، عن هشام بن عروة، عن عروة، مرسلًا. وأخرجه أبو داود الطيالسي 1521))، والطحاوي 2/166 والبيهقي 5/209 من طريق شعبة، عن قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن عائشة.

یہ اس طریقے کے مطابق ہوگا جس کا ذکر ہم نے کتاب کے آخر میں کیا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ كَرِهَ قَتْلَهَا
 چھپکلی کو مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ: یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے
 جو انہیں مارنے کو ممنوع قرار دیتا ہے

5634 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، أَخْبَرَهُ قَالَ: (مَنْ حَدِيثٌ): أَخْبَرْتَنِي أُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوَزْغِ، فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا

سیدہ ام شریک جو بنو عامر سے تعلق رکھتی ہیں وہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چھپکلی کو مارنے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ إِذْ هُنَّ مِنَ الْفَوَاسِقِ
 چھپکلی کو مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ فاسق جانوروں میں شامل ہے

5635 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

5634 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی الطاهر، واسمہ احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن السرح، فمن رجال مسلم . وهو في "صحیحه (2237)" (143)) عن ابی الطاهر، بهذا الإسناد . وقد صرح ابن جریر عندہ وعند غیرہ بالسماع من عبد الحمید . وأخرجه أحمد (6/421، والدارمی 2/89، والبخاری 3359)) فی أحادیث الأنبیاء : باب (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ، ومسلم (2237) (143)) ، والبیہقی (5/211 و9/316، والبغوی 3267)) من طرق عن ابن جریر، به . وأخرجه الطبرانی (251) (25/) عن ابی مسلم الکشی، عن ابی عاصم عن عبد الحمید بن جعفر، عن ابی إدريس، عن سعید ابن المسیب ... وأخرجه عبد الرزاق (8395)) ، وأحمد (6/462، والحمیدی 350)) ، وابن ابی شیبہ (5/401، والبخاری (3307)) فی بدء الخلق : باب غیر مال المسلم غنم یتبع بها شغف الجبال، ومسلم (2237) (142)) ، والنسائی (5/209) فی الحج : باب قتل الوزغ، وابن ماجه (3228)) فی الصيد : باب قتل الوزغ، والطبرانی (200) (20/) ، والبیہقی (5/211) من طریق سفیان بن عیینة، عن عبد الحمید بن جبیر، به .

5635 - حدیث صحیح . ابن ابی السری قد توابع، ومن فوقه ثقات علی شرط الشیخین . وهو فی "مسند عبد الرزاق" (8390) . ومن طریق عبد الرزاق أخرجه أحمد (1/176، ومسلم (2238) (144)) فی السلام : باب استحباب قتل الوزغ، وأبو داود (5262)) فی الأدب : باب فی قتل الأوزاع، والبیہقی (5/211) وأخرجه أبو یعلی (832)) عن وهب بن بقیة، عن خالد الواسطی، عن عبد الرحمن بن إسحاق، عن الزُّهْرِيِّ، به . وفي الباب عن ابی هريرة عند مسلم (2240)) .

(متن حدیث): أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ، وَسَمَّاهُ فُؤَيْسِقًا

✽✽ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے اسے چھوٹا فاسق (جانور) کا نام دیا ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْفِسْقِ عَلَى غَيْرِ أَوْلَادِ آدَمَ وَالشَّيَاطِينِ

اولاد آدم اور شیاطین کے علاوہ کے لیے لفظ فسق کے استعمال کے مباح ہونے کا تذکرہ

5636 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَيُونُسُ، وَعِنَ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَزْغُ فُؤَيْسِقٌ

(توضیح مصنف): وَهَذَا غَرِيبٌ قَالَهُ الشَّيْخُ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چھپکلی چھوٹا فاسق (جانور) ہے۔

یہ روایت غریب ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْمَرْءِ الْحَيَّةِ إِذَا رَأَاهَا فِي دَارِهِ بَعْدَ إِعْلَامِهِ بِأَنَّهَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَاءٌ

آدمی کو سانپ کو مار دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ اپنے گھر میں اسے دیکھے

اور اسے تین دن تک (جانے کے لیے کہے)

5637 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

صَيْفِيِّ، مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحٍ، عَنْ أَبِي السَّائِبِ، مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ، قَالَ: فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى

قَدَسِي صَلَاتَهُ، فَسَمِعْتُ تَحْرِيقًا تَحْتَ السَّرِيرِ فِي بَيْتِهِ، فَإِذَا حَيَّةٌ، فَقُمْتُ لِأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ اجْلِسْ، فَلَمَّا

5636- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر الحديث رقم (3963).

5637- إسناده صحيح على شرط مسلم. صيفي مولى ابن أفلح. هو صيفي بن زياد الأنصاري أبو زياد، ويقال: أبو سعيد

المدني. وهو في "الموطأ" 2/976-977. في الاستئذان: باب ما جاء في قتل الحيات وما يقال في ذلك. ومن طريق مالك أخرجه

مسلم (2236) (139) في السلام: باب قتل الحيات وغيرها، وأبو داود (5259) في الأدب: باب في قتل الحيات، والترمذي

بعد الحديث (1484) في الأحكام والفوائد: باب ما جاء في قتل الحيات، والنسائي في السير، كما في "النحفة" 3/488،

والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/94-95، "والهغوى" (3264). وأخرجه بنحوه مسلم (362) (140) من طريق أسماء بن عبيد

عن أبي السائب، به. وأخرجه مختصراً الترمذي (1484) من طريق عبيد الله بن عمر، عن صيفي، عن أبي سعيد. وانظر الحديث

انصرف، أشار الی بیۃ فی الدار، وقال: ترى هذا البیت؟ قال: فقلت: نعم، قال: انه كان فیہ فتی منا حدیث عهد بعمرس، فخرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق، فكان ذلك الفتی يستأذنه بانصاف النهار، ويرجع الی اہلہ، قال: فاستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال له: خذ سلاحک فایتی اخصی علیک فآخذ سلاحہ ثم ذهب، فاذا هو بامرأته بین الباین فہیاً لہا الریح لیطعنہا بہ واصلتہ الفیرۃ، فقالت: اکفف عنک رُمحک حتی ترى ما فی بیئتک، فدخل فاذا حیة عظیمة منطویة علی فراشہ، فآهوی الیہا فانظمتہا فیہ، ثم خرج بہ فرکزہ فی الدار، فاضطربت الحیة فی رأس الرُمح وخر الفتی صریعاً، فما یدری ایتہما کان أسرع موتاً الفتی أم الحیة، قال: فجننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فدكرنا ذلك له، وقلنا: ادع اللہ ان یحییہ، فقال: استغفروا لصاحبکم ثم قال: ان بالمدينة جننا قد اسلموا، فان رایتُم منها شیئاً فاذنوه ثلاثۃ ایام، فان بدا لکم بعد ذلك فاقتلوه، فانما هو شیطان

❁❁ ابوسائب بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ میں ان کی نماز ختم ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ میں نے ان کے گھر میں پلنگ کے نیچے کسی چیز کی حرکت کرنے کی آواز سنی تو وہ ایک سانپ تھا۔ میں اسے مارنے کے لئے اٹھنے لگا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے اشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر میں موجود کمرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تم اس کمرے کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: اس میں ہم میں سے ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ وہ نوجوان دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم اپنا ہتھیار ساتھ لے کر جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے۔ اس نے اپنا ہتھیار لیا اور چلا گیا۔ جب وہ گھر پہنچا تو اس کی بیوی دروازے سے باہر کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے وہ نیزہ اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ اسے غصہ آ گیا تھا۔ اس خاتون نے کہا: اپنے نیزے کو روک لو پہلے یہ دیکھ لو گھر کے اندر کیا ہے جب وہ گھر کے اندر داخل ہوا تو وہاں ایک بڑا سا سانپ موجود تھا جو فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ شخص اس سانپ کی طرف بڑھا۔ اس نے اس نیزے میں اس کو پرو دیا پھر وہ اسے لے کر باہر آیا اور اس نے صحن میں اسے گاڑ دیا۔ نیزے کے سرے پر موجود سانپ میں حرکت ہوئی۔ (اس نے نوجوان کو ڈس لیا) تو نوجوان تیزی سے نیچے گرا یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ دونوں میں سے کون پہلے مرا ہے وہ نوجوان یا وہ سانپ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ ہم نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس نوجوان کو زندہ کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ جنات رہتے ہیں جو مسلمان ہو چکے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو (سانپ کی شکل میں) دیکھو تو اسے تین دن تک آگاہ کرو اگر اس کے بعد وہ تمہارے سامنے آئے تو اسے مار دو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔

ذَكَرُوا وَصَفِ الْحَيَاتِ الَّتِي أُبِيحَ قَتْلُهَا لِلْمَرْءِ

سانپوں کی اس صفت کا تذکرہ جنہیں مارنا آدمی کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے

5638- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ،

فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَسَجِ، عَنْ سَالِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ: فَمَنْ وَجَدَ ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَمَنْ لَمْ يَقْتُلْهُمَا فَلَيْسَ مِنَّا

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سانپوں کو مار دو (بطور خاص) دودھاری دم کٹے ہوئے (کو ضرور مارو) کیونکہ یہ بیٹائی کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔“

ابن وہب کہتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث

منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہے۔

”جو شخص دودھاری یا دم کٹے ہوئے سانپ کو پائے اور اسے نہ مارے وہ ہم میں سے نہیں۔“

5638- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر، وهو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن

السرحد، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجه (3535) في الطب: باب قتل ذى الطفتين، عن أبي الطاهر بن السرح بهذا الإسناد.

وأخرجه مسلم (2233) (130) في السلام: باب قتل الحيات وغيرها، عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن يونس، به. ولم

يقبل في حديثه: "ذا الطفتين والأبتر"، وقال في أوله: "القتل الحيات والكلاب". وأخرجه أحمد 2/121 عن بشر بن شعيب بن

أبي حمزة، عن أبيه، عن الزهري، بلفظ المؤلف. وأخرجه الحميدي (620)، وأحمد 2/9، ومسلم (2233) (128)، وأبو داود

(5252) في الأدب: باب في قتل الحيات، والبهري (3262) عن سفیان بن عیینة، عن الزهري به. وزاد في آخره: وكان ابن عمر

يقتل كل حية وجدها، فرأه أبو لبابة أو زيد بن الخطاب، وهو بطارد حية، فقال: إنه قد نهى عن ذوات البيوت. زاد الحميدي: قال

سفیان: كان الزهري أبداً يقول فيه: زيد أو أبو لبابة. وأخرجه بهذه الزيادة في آخره: عبد الرزاق (19616)، وعنه أحمد 3/452،

ومسلم (332) (130)، والبهري (3263)، عن معمر، عن الزهري، به، إلا أن مسلماً لم يذكرها. وعلقه البخاري (3299) في بدء

الخلق: باب قول الله تعالى: (وَبَشِّرْ فِيهَا مَنْ كُفِيَ دَابَّيْ) عن عبد الرزاق. وأخرجه أيضاً البخاري (3297) و(3298) من طريق معمر،

ومسلم (2233) (128) من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، كلاهما عن الزهري، به. زاد الزبيدي في روايته: "قال الزهري: ونرى ذلك من سُمِّيَهُمَا. والله أعلم"، وعند البخاري: "أبو لبابة" وحده.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ قَتْلِ مَسْخِ الْجِنِّ مِنَ الْحَيَاتِ الَّتِي تَأْوِي الدُّورَ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ سانپوں میں سے مسخ شدہ جنات کو قتل کیا جائے
جو گھروں میں پناہ لیتے ہیں

5639 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

بْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ قَتْلِ الْحَيَاتِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے گھروں

س موجود سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُصْرِحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ أَنَّ مِنَ الْحَيَاتِ الَّتِي
تَكُونُ فِي الدُّورِ مِنْ مَسْخِ الْجِنِّ

اس روایت کا تذکرہ جو میرے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے
گھروں میں رہنے والے سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہیں

5640 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِمَسْكَرٍ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ

السَّجَّهَدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْحَيَاتُ مِنْ مَسْخِ الْجِنِّ كَمَا مُسَّخَتْ الْخَنَازِيرُ وَالْقِرَدَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5639 - صحيح، وهو موصول بالإسناد الذي قبله. وأخرجه الطبرانی (13161)) و (13205)) من طريقين عن أحمد بن

صالح، عن ابن وهب، به. وهذا إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن صالح، فمن رجال البخاري، وهو ثقة.

5640 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم (2233) (131) عن محمد بن ربح وقييبة بن سعيد، عن

الليث بن سعد، عن نافع أن أبا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لَيْثَ بْنِ سَعْدٍ، فَوَجَدَ الْفَلَمَةَ جَلْدَ جَانٍ، فَقَالَ عَبْدُ

اللَّهِ: التَّمَسُّوهُ فَانْقَلَبُوا، فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلُوهُ، لِإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ قَتْلِ الْجِنِّ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ. وَأَخْرَجَهُ

بِسُحُوهِ مِنْ طَرِيقٍ عَنْ نَافِعٍ فِي النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ الْجِنِّ: مَالِك (2/975) فِي الْإِسْتِزْدَانِ: بِبَابِ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَاتِ، وَأَحْمَد (3/452)

و (453)، وَابْنُ أَبِي عَسَاكِرٍ (3312)) وَ (3313)) فِي بَدَأِ الْخَلْقِ: بِبَابِ خَيْرِ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا ضَعْفَ الْجِبَالِ، وَ (4016)) وَ (4017))

فِي الْمَغَازِي: بِبَابِ رَقْمِ (12)، وَ (مُسْلِمٌ 2233))، وَ (أَبُو دَاوُدَ 5253)) فِي الْأَدَبِ: بِبَابِ قَتْلِ الْحَيَاتِ. وَأَخْرَجَهُ بِسُحُوهِ الْبُخَارِيُّ

(3310)) وَ (3311)) مِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ...

”سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہے جس طرح خنزیر بندر مسخ شدہ (مخلوق) ہیں۔“

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِي يُفَرِّقُ بِهَا بَيْنَ مَسْخِ الْجِنِّ وَبَيْنَ الْحَيَاتِ عِنْدَ قَتْلِهِنَّ

اس علامت کا تذکرہ جس کی بنیاد پر مسخ شدہ جن اور عام سانپوں کے درمیان

فرق کیا جائے گا جب جب انہیں مارا جائے

5641 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ

سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ هَوَامٌ مِنَ الْجِنِّ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ

شَيْئًا فَلْيُخْرِجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ رَأَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْيَقْتُلْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ شَيْطَانٌ

(توضیح مصنف): مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى هُوَ وَالِدُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى صَاحِبِ الشَّالِيعِيِّ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جنات سے تعلق رکھنے والے یہ جانور (یعنی سانپ) جب ان میں سے کوئی شخص اسے اپنے گھر میں دیکھے تو وہ تین

مرتبہ اسے تسمیہ کرے وہ اس کے بعد بھی اسے دیکھے تو اسے مار دے کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔“

محمد بن ابویحییٰ نامی راوی ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ کے والد ہیں جو امام شافعی کے شاگرد تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَاتِ الَّتِي كَيْسَتْ مِنْ مَسْخِ الْجَانِّ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے جو مسخ شدہ جن نہیں ہیں

5642 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

اللَيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ، وَالْأَبْتَرَ

5641- حدیث صحیح اسنادہ ضعیف. فضیل بن سلیمان ذکرہ المؤلف فی "الثقات"، وخالفه الأئمة لضعفه، لكن

الحدیث تقدم برقم (5637) من طریق آخر صحیح عن ابی سعید باطلون ممانا. وأخرجه أبو داود (5256) فی الأدب: باب فی

قتل الحيات، عن مسدد، عن يحيى، عن محمد بن أبي يحيى، قال: حدثني أبي أنه انطلق هو وصاحب له إلى أبي سعيد يعودانه،

فخرجنا من عنده، فلقينا صاحباً لنا وهو يزيد أن يدخل عليه، فإبلنا نحن فجلسنا في المسجد، فجاء فأخبرنا أنه سمع أبا سعيد يقول

... فذكره. وهذا إسناد ضعيف لجهالة الراوي عن أبي سعيد.

5642- إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر یزید بن موهب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن غیر الترمذی.

وأخرجه الترمذی (1483) فی الأحكام والفوائد: باب ما جاء فی قتل الحيات، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

وقال: (حسن صحیح. وانظر 5609).

فَانَهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ

❁❁ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”سانپوں کو مار دو بطور خاص دودھاری والے اور دم کئے ہوئے سانپ کو مار دو کیونکہ یہ پینائی کو برخصت کر دیتے ہیں اور
حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبَيُوتِ
مِنَ الْحَيَاتِ إِنَّمَا هُوَ مُسْتَثْنَى عَنْ جُمْلَةِ الْأَمْرِ بِقَتْلِهِنَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے
سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ان کو مار دینے کے جملہ حکم سے مستثنیٰ ہیں

5643 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا، أَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اقْتُلُوا الْحَيَاتِ،

وَاقْتُلُوا ذَا الطَّفِيِّينَ وَالْأَبْتَرِ، فَانَهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا كُنْتُ أَدْعُ حَيَّةً إِلَّا

قَتَلْتُهَا حَتَّى رَأَيْتُ أَبُوبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَرَيْدَ بْنَ الْخَطَّابِ وَأَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً مِنْ حَيَاتِ الْبَيُوتِ، فَنَهَيْتَنِي عَنْ

قَتْلِهَا، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبَيُوتِ

❁❁ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا:

”سانپوں کو مار دو (بطور خاص) دودھاری اور دم کئے سانپ کو مار دو کیونکہ یہ نگاہ کو اچک لیتے ہیں اور حمل کو ضائع
کر دیتے ہیں۔“

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے جو بھی سانپ نظر آتا تھا، میں اسے مار دیتا تھا، یہاں تک کہ ایک
مرتبہ حضرت ابولبابہ بن عبد المذکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا، میں اس وقت گھر میں نکل آنے
والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا، انہوں نے مجھے اسے مارنے سے منع کر دیا۔ میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں
مارنے کا حکم دیا ہے۔ ان دونوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا
ہے۔

5643 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . صالح : هو ابن كيسان . وأخرجه مسلم (2233) (130) في السلام : باب

قتل الحيات وغيرها، عن حسن الحلواني، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وانظر (5638).

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ تَرْكِ الْمَرْءِ قَتْلَ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ مِنَ الْحَيَّاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی سانپوں میں سے دودھاری سانپوں کو مارنا ترک کر دے

5644 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعُجَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا سَأَلْتُمَاهُنَّ مِنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ - يَعْنِي الْحَيَّاتِ - وَمَنْ

تَرَكَ قَتْلَ شَيْءٍ مِنْهُنَّ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب سے ہم نے ان سے لڑائی شروع کی ہے ہم نے انہیں سالم نہیں رہنے دیا۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی سانپوں کے

بارے میں آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی) اور جو شخص خوف کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک کو مارنے کو ترک کرتا ہے

وہ ہم میں سے نہیں۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ قَتْلَ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ مِنَ الْحَيَّاتِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ سانپوں میں سے دودھاری

اور دم کٹے سانپ کو مار سکتا ہے

5645 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ الْبَلْخِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ وَكَانَ

عَبْدُ اللَّهِ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى أَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ يَطَارِدُ حَيَّةً، فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

✽✽ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سانپوں کو اور دودھاری سانپ کو دم کٹے ہوئے سانپ کو مار دو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو رخت کر دیتے ہیں اور حمل کو

ضائع کر دیتے ہیں۔“

5644 - (إسناده حسن. وأخرجه الحميدي 1156)، وأحمد 2/247 عن سفیان، بهذا الإسناد. ولم يقل أحمد في روايته:

"وَمَنْ تَرَكَ قَتْلَ شَيْءٍ مِنْهُنَّ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا". وأخرجه أحمد 2/432 عن يحيى، و 520 عن صفوان، وأبو داود (5248)، عن

إسحاق بن إسماعيل، عن سفیان، ثلاثهم عن ابن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة. وله شاهد من حديث ابن عباس عند أحمد

1/230، وأبي داود (5250)، وإسناده صحيح.

5645 - (إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه عند الحديث رقم 5638).

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار دیتے تھے یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک سانپ کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں (کو مارنے سے) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعَةٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطُّيُورِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ چار قسم کے جانوروں اور پرندوں کو قتل کیا جائے

5646 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ بْنُ ذَرِيحٍ، بِعُكْبَرَاءَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنْزِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعَةٍ: الْهُدُودِ، وَالصُّرَدِ، وَالنَّمَلَةِ،

وَالنَّحْلَةَ

✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے ہد، صرد، چیونٹی اور شہد کی مکھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ لَا حَرَجَ عَلَى قَاتِلِ النَّمَلَةِ إِذَا قَرَصَتْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ چیونٹی جب آدمی کو کاٹ لے تو اسے مارنے والے شخص کو گناہ نہیں ہوگا

5647 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ

الْحَسَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَ نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَقَالَ تَحْتَهَا، فَلَدَغَتْهُ نَمَلَةٌ فَأَمَرَ بَيْتَهُنَّ، فَتُحْرَقَ عَلَى

5646 - حدیث صحیح . جبان بن علی العنزى - وإن كان ضعيفاً - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيعين. وأخرجه عبد

الرزاق (8415))، ومن طريقة أحمد 1/332، والدارمی 89-88/2، وأبو داود (5267))، في الأدب: باب في قتل الذر، وابن ماجه

(3224))، في الصيد: باب ما ينهى عن قتله، والبيهقي 9/317 عن معمر، عن الزهري، عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة، عن ابن

عباس. وأخرجه البيهقي 9/317 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به. وأخرج أيضاً 9/317 من طريق ابن وهب ويحيى بن

سعيد، عن ابن جريج قال: حدثت عن الزهري، به. قال يحيى: ورأيت في كتاب سفيان، عن ابن جريج، عن ابن أبي ليبد، عن

الزهري، يعني هذا الحديث.

5647 - الإسناد الأول فيه انقطاع، والإسناد الثاني متصل صحيح، رجاله رجال الشيعين غير أشعث، فقد روى له أصحاب

السنن، وعلق له البخاري، وهو ثقة. وأخرجه بالإسنادين النسائي 7/211 عن إسحاق بن إبراهيم، به. وأخرجه أيضاً 7/211 عن

إسحاق بن إبراهيم، عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، عن الحسن، عن أبي هريرة نحوه ولم يرفعه. وتقدم الحديث من طريق

آخر برقم (5614)). وقوله: "فقال تحتها" من القيلولة، وهي النوم في القائلة: نصف النهار.

مَنْ فِيهَا، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: هَلَا نَمَلَّةٌ وَاحِدَةٌ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: وَقَالَ الْأَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ فَإِنَّهُمْ يُسَيِّحُونَ
حسن بھری بیان کرتے ہیں: ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا۔ اس درخت کے نیچے ایک چیونٹی نے
انہیں کاٹ لیا، تو ان کے حکم کے تحت چیونٹیوں کے بلوں کو آگ لگا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کیا (تمہیں کاٹنے والی)
صرف ایک چیونٹی نہیں تھی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ
ہیں ”یہ چیونٹیاں تسبیح کیا کرتی تھیں۔“

ذِكْرُ أَمْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتوں کو مار دینے کا حکم دینے کا تذکرہ

5648 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَا: أَخْبَرَنَا
أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،
(متن حدیث): عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا
ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أَمَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا تھا

5649 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأَمْوِيُّ
5648 - إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ 2/969" في الاستئذان: باب ما جاء في أمر الكلاب. ومن طريق
مالك أخرجه أحمد 2/113، والدارمي 2/90، والبخاري (3323)، في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم
فليغمسه، ومسلم (1570) (43) في المساقاة: باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه وبيان تحريم اقتنائها إلا لصيد أو زرع أو
ماشية ونحو ذلك، والنسائي 7/184 في الصيد والذباح: باب الأمر بقتل الكلاب، وابن ماجه (3202) في الصيد: باب قتل
الكلاب إلا كلب صيد أو زرع، والبيهقي 6/8، والبقوي (2778) زاد أحمد في روايته: "وقال: من اقتنى كلباً إلا كلب ماشية أو
ضارية نقص من عمله كل يوم ليراطان" وزاد النسائي في روايته: "غير ما استثنى منها". وأخرجه عبد الرزاق (19610)، وابن
أبي شيبة 406/5 و405، وأحمد 2/22-23 و101 و117 و116، ومسلم (1570) (44) و (45)، والبيهقي 6/8، والبقوي
(2779) من طرق عن نافع به، وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. وأخرجه مسلم (1571)، والترمذي (1488) في الأحكام
والفوائد: باب ما جاء من أمسك كلباً ما ينقص من أجره، والنسائي 7/184-185، والبيهقي 6/9 من طريق حماد بن زيد.

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ:

(مثن حدیث): أَخْبَرْتَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، قَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَكْرَثَ هَيْتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَانِي أَمَا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَتْ: فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرُّوْ كَلْبٍ تَحْتَ بَسَاطِ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ، فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جَبْرِيلُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي اللَّيْلَةَ، قَالَ: أَجَلٌ، وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ، فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: ایک دن نبی اکرم ﷺ صبح اٹھے تو پریشان تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آج آپ کے چہرے کی رنگت تبدیل محسوس ہو رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ گزشتہ رات مجھ سے ملنے کے لئے آئیں گے، لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اللہ کی قسم وہ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ دن اسی عالم میں (یعنی پریشانی کے عالم میں) گزار دیا پھر آپ کے ذہن میں کتے کے اس بچے کا خیال آیا جو ہمارے بستر کے نیچے تھا۔ آپ کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اس پر پانی چھڑکا شام کے وقت حضرت جبرائیل آئے وہ آپ سے ملنے کے لئے آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا تم نے تو مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات تم مجھ سے ملنے کے لئے آؤ گے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، لیکن ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتابیا تصویر

5649- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري. ابن السباق: هو عبيد. واخرجه الطبراني (31/ 24) من طريق أبي يعلى الفوري، عن أبي صفوان، بهذا الإسناد مختصراً بلفظ: أن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمر بقتل الكلاب. واخرجه بطوله مسلم (2105) في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان... وأبو داود (4157) في اللباس: باب في الصور، والبيهقي (1/242 و 243 من طريق ابن وهب، والطبراني (1047/ 23) من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن يونس، به. واخرجه أحمد (6/330)، وأبو يعلى ورقة (329/1) من طريق محمد بن أبي حفصة، والنسائي (7/186) في الصيد: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب، من طريق شعيب بن أبي حمزة، والطبراني (1046/ 23) من طريق عمارة بن أبي حفصة، وأبو يعلى ورقة (330-29)، والطبراني (1048/ 23) (32/ 24) من طريق سليمان بن كثير أربعتهم عن الزهري، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض. واخرجه بنحوه النسائي (7/184) باب الأمر بقتل الكلاب، عن كثير بن عبيد، عن محمد بن حرب عن الزبيدي، عن الزهري، عن ابن السباق قال: أخبرتني ميمونة أن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال له جبريل عليه السلام: لکننا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورة، فأصبح رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيرِ.

موجود ہو۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا، یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ (کے محافظ) کتے کو بھی مارنے کا حکم دیا۔ البتہ بڑے باغ (کے محافظ) کتے کو آپ نے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ نَقْصِ الْأَجْرِ عَنْ مُقْتَنِي الْكِلَابِ إِلَّا أَجْنَاسًا مَعْلُومَةً مِنْهَا
کتوں کو پالنے والے شخص کے اجر میں کمی ہونے کا تذکرہ البتہ اس میں سے
کچھ متعین قسم کے کتوں کا حکم مختلف ہے

5650 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا حَرْثٍ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کوئی ایسا کتا پالتا ہے جو شکار کرنے کے لئے یا دوسرے جانور کی حفاظت کے لئے ہو تو اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ هَذَا الْأَمْرِ زَجَرَ عَنْ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا جِنْسًا مِنْهَا
اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دینے کے بعد کتوں کو
مار دینے سے منع کر دیا تھا البتہ ایک جنس کا حکم مختلف ہے

5651 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَقْدُمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِالْكَلْبِ فَتَقْتُلُهُ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ

5650 - إسناده قوى. عسان بن الربيع، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "فتاوه 9/2"، ومن فوقه ثقات على شرطهما غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/56، والنسائي 7/188-189 فى الصيد: باب الرخصة فى إمساك الكلب للحرثة، من طريق عوف الأعرابي، وأحمد 5/57 من طريق قتادة، كلاهما عن الحسن، بهذا الإسناد. وانظر (5655) و (5657). وله شاهد من حديث أبى هريرة سياتى بعد حديث، وآخره بعده من حديث ابن عمر.

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کتوں کو مار دینے کا حکم دیا یہاں تک کہ اگر کوئی عورت دیہات سے کتا ساتھ لے آتی، تو اسے بھی مار دیا جاتا، پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کتوں کو مارنے سے منع کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم دو نقطوں والے سیاہ رنگ کے کتے کو ضرور مارنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ذَكَرُ وَصِفِ عُقُوبَةَ مُمَسِّكِ الْكَلْبِ لِغَيْرِ النَّفْعِ

کسی فائدے کے بغیر کتے کو پالنے والے شخص کو ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ

5652 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٍ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کتا پالتا ہے اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے البتہ کھیت یا جانوروں (کی حفاظت کے لئے پالے جانے والے کتے کی اجازت ہے)۔“

5651 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير محمد بن مسلم بن تدرس، فقد روى

له البخاري مقروناً واحتج به مسلم. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه أبو داود (2846) في الصيد: باب في اتخاذ الكلب للصيد وغيره، عن يحيى بن خلف، عن أبي عاصم، بهذا الإسناد. إلى قوله: "عليكم بالأسود". وأخرجه أحمد 3/333، ومسلم (1572)، في المساقاة: باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه، والبيهقي 6/10 من طريق روح بن عباد، عن ابن جريج، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 5/406، والبيهقي 6/10 من طريقين عن أبي الزبير، عن جابر قال: أمرنا رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتل الكلاب، فقتلناها حتى إن كانت الأعرابية تجيء معها كلبها فنقتله، ثم قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لولا أن الكلاب أمة من الأمم أكره أن أفتيها، لأمرت بقتلها، ولكن أقتلها منها كل أسود بهيم ذي عينين بيضاوين."

5652 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم (1575) (59) في المساقاة: باب الأمر بقتل الكلاب، عن

إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه (3204) في الصيد: باب النهي عن اقتناء الكلب إلا كلب صيد أو حرث أو ماشية، والبيهقي 6/10 من طريقين عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 2/425 و473، والبخاري (2322)، في الحرث والمزارعة: باب اقتناء الكلب للحرث، و (3324)، في بدء الخلق: باب إذا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَقْمِسْهُ، ومسلم (1575) (59) ، والبيهقي 6/10 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه أحمد 2/267، ومسلم (1575) (58) ، وأبو داود (2844)، في الصيد: باب في اتخاذ الكلب للصيد وغيره والترمذي (1490)، في الأحكام والعقائد: باب ما جاء من أمسك كلباً ما ينقص من أجره، والنسائي 7/189 في الصيد: باب الرخصة في إمساك الكلب للحرث، والبيهقي 1/251، والبخاري (2777)، من طريق الزهري، عن أبي سلمة، به. وأخرجه أحمد 2/345، وابن أبي شيبة 5/409، ومسلم (1575) (57) ، والنسائي 8/189، والبيهقي 1/251 و6/10 من طرق عن أبي هريرة به. ولفظه عند بعضهم: "من اقتنى كلباً ليس بـكلب صيد ولا ماشية ولا أرض فإنه ينقص من أجره قيراطان كل يوم."

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ هَذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِي هَذَا الْخَبَرِ
قَدْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ مُمَسِّكِ الْكَلْبِ أَكْثَرَ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس روایت میں مذکور عدد سے زیادہ بھی
اس شخص کے اجر میں کمی ہو سکتی ہے جو کتا پالتا ہے

5653 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ ضَارِيَةً أَوْ مَاشِيَةً فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلِّ يَوْمٍ) ۞ ۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کتا پالتا ہے جو کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو وہ اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔"

ذِكْرُ مَا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ بِأَمْسَاكِهِ الْكَلْبَ عَبَثًا
اس بات کا تذکرہ کسی وجہ کے بغیر کتے کو پالنے والے مسلمان کے اجر میں کتنی کمی ہوتی ہے

5654 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا) ۞ ۞ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

5653 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، ورجاله ثقات رجال الشیخین غیر مسدد، فمن رجال البخاری. وأخرجه أحمد 2/4 و 55 و 101 و 113 و 147، وابن أبي شيبة 5/409، ومالك 2/969 في الاستئذان: باب ما جاء في أمر الكلاب، والبخاری (5482) في الذبائح والصيد: باب من اقتنى كلبًا ليس بكلب صيد أو ماشية، ومسلم (1574) (50) في المساقاة: باب الأمر بقتل الكلاب، والترمذی (1487) في الأحكام والفوائد: باب ما جاء من أمسك كلبًا ما ينقص من أجره والنسائي 7/188 في الصيد: باب الرخصة في إمساك الكلب للصيد، والبيهقي 6/9، والبعثی (2775) من طرق عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/27 و 37 و 47 و 60 و 71 و 79 و 147 و 156، وابن أبي شيبة 5/408، والبخاری (5480) (5481) (5482)، ومسلم (1574) (51) (52) (53) (54) (55) (56)، والترمذی (1488)، والنسائي 7/187، و 188 و 189 باب الرخصة في إمساك الكلب للحراث، والبيهقي 6/9 من طرق عن عبد الله بن عمر، به. 5654 - إسنادہ صحیح علی شرطهما، وهو مکرر (5652).

”جو شخص کوئی ایسا کتابالتا ہے جو کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اسْتِثْنَاءِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبِ الْحَرِثِ

وَالْمَاشِيَةِ مِنْ بَيْنِ عُمُومِ الْأَمْسَاكِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے کتے کو پالنے کی (ممانعت) کے عمومی حکم میں سے کھیت اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کا استثناء کیا ہے اور اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے

5655 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى،

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ

مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو لوگ بھی ایسا کتابالتے ہیں جو شکار کرنے کے لئے یا کھیت کی حفاظت کے لئے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا أَرَادَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجْرَهُ عَنْ قَتْلِ الْكِلَابِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مارنے کی ممانعت کے ذریعے کیا مراد لیا تھا

5656 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْجَمْعِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ:

5655 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، وقد تقدم برقم (5650). وانظر (5656) و (5657). عبد الأعلى:

هو عبد الأعلى بن عبد الأعلى السامي البصري.

5656 - سعيد بن عبيد: فكره المؤلف في "الثقات 8/260"، وأخرج حديثه هذا عن أبي خليفة، به. وأبو سفيان بن العلاء

ذكرة البخاري في "تاريخه 9/39"، وعنه ابن أبي حاتم 381-382/9/381 فقال: قال يحيى: كنت أشتهى أن أسمع من أبي سفيان

حديث الحسن بن عبد الله بن مغفل، كان يقول فيه: حدثني ابن مغفل. كان شعبة يروى عنه، وروى عنه وكيع. وباقي سنده ثقات.

وأخرجه أحمد 5/54 عن وكيع، عن أبي سفيان بن العلاء، بهذا الإسناد. قلت: وأخرج أحمد 5/56 عن عبد الصمد، حدثنا الحكم

بن عطية قال: سألت الحسن بن عبد الله بن مغفل عن الرجل يتخذ الكلب في داره، قال: حدثني عبيد الله بن مغفل أن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال: "من اتخذ كلباً نقص من أجره كل يوم قيراط". وانظر (5650) و (5656) و (5657).

كُنَّا فِي جَنَازَةِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ، وَمَعَنَا شُعْبَةُ، فَلَمَّا دُفِنَ، قَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى قَبْرِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَنْ حَدَّثَكَ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغْفَلِ، وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَدَّثَنِي فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، وَأَوْمَأَ إِلَى مَسْجِدِ الْجَامِعِ. تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: اسْمُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدٌ وَقَبُّهُ سَلْسٌ، وَكَانَ لِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ فِي الدُّنْيَا حَدِيثٌ مُسْنَدٌ غَيْرَ هَذَا، وَهُوَ أَخُو أَبِي عَمْرٍو بْنِ الْعَلَاءِ، وَأَبُو عَمْرٍو بْنُ الْعَلَاءِ اسْمُهُ زَيْبَانٌ، وَهُمْ أَرْبَعَةٌ: أَبُو مُعَاذٍ وَعَمْرٌو

سید بن عبید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ابوسفیان بن علاء کے جنازے میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ شعبہ بھی تھے جب ابوسفیان کو دفن کر دیا گیا تو شعبہ نے کہا: ان صاحب نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے ابوسفیان کی قبر کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا: یہ کہتے ہیں: میں نے حسن سے کہا آپ کو کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "اگر کتے ایک باقاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے، تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا۔"

تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے انہوں نے اس مسجد میں مجھے یہ حدیث بیان کی تھی حسن نے جامع مسجد کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی تھی۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ابوسفیان نامی راوی کا نام سعد ہے ان کا لقب "سلس" ہے۔ ابوسفیان بن علاء کے حوالے سے دنیا میں اس کے علاوہ اور کوئی مسند حدیث موجود نہیں ہے۔ یہ ابو عمرو بن علاء کے بھائی تھے اور عمرو بن علاء کا نام زبایان تھا۔ یہ چار بھائی تھے۔ (ان کے علاوہ دو بھائیوں کے نام) ابو معاذ اور عمر ہیں۔

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ كُلِّهَا

نبی اکرم ﷺ کا تمام کتوں کو مار دینے کا حکم دینے کا ارادہ کرنے کا تذکرہ

5657 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُهَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،

5657 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر مسدد، فمن رجال البخاری، وقد تقدم في التعليق السابق أن الحسن سمع هذا الحديث من عبد الله بن مغفل. وأخرجه أبو داود (2845) في الصيد: باب في اتخاذ الكلب للصيد وغيره، عن مسدد بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/185 في الصيد: باب صفة الكلاب التي أمر بقتلها، عن عمران بن موسى، عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 5/56-57/4/85، (والترمذی 1486)، في الأحكام والفوائد: باب ما جاء في قتل الكلاب، وابن ماجه (3205)، في الصيد: باب النهي عن اقتناء الكلب إلا كلب صيد أو حرث أو ماشية، من طريقه عن يونس، به. وفي لفظ بعضهم: "قيراطان". وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح. وأخرجه أحمد 5/54 و5/56 و5/57، (والترمذی 1486)، (والترمذی 1489)، في الأحكام والفوائد: باب ما جاء من أمسك كلباً ما ينقص من أجره، والنسائي 7/188 في الصيد: باب الرخصة في إمساك الكلب للحرث، والدارمی 2/90، والطحاوی 4/54، (والبغوی 2776)، (والترمذی 2780)، من طرق عن الحسن، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبُهَيْمَ قَالَ: وَإِيْمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ حَرْبٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ: وَكُنَّا نَوْمُرُ أَنْ نُصَلِّيَ فِي مَرَابِضِ الْعَنَمِ، وَلَا نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، فَإِنَّهَا خَلَقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اگر ایک کتے باقاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا البتہ تم ان میں سے سیاہ فام کتے کو مار دیا کرو۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کوئی ایسا کتا پالتے ہیں جو کھیت کی حفاظت یا شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر سکتے ہیں البتہ ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کریں کیونکہ وہ شیاطین سے پیدا کئے گئے ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدِ الْبُهَيْمِ مِنَ الْكِلَابِ
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالے سیاہ کتے کو مار دینے کا حکم دیا

5658 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، وَلَكِنْ أَقْتُلُوا الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبُهَيْمَ فَإِنَّهُ

شَيْطَانٌ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اگر کتے ایک باقاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا البتہ تم ان میں سے سیاہ فام کتے کو مار دو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِصَاحِبِ الْحَرْثِ اقْتِنَاءَ الْكِلَابِ لِيَنْتَفِعَ بِهَا
کھیت والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کتا پال سکتا ہے

5658 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات، وقد تقدم تخريجه برقم (5651)).

تاکہ وہ اس کے ذریعے نفع حاصل کر لے

5859 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِحِرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِي، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ، (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الْحَرَبِ ❀ ❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت (کی حفاظت کے لئے) کتا پالنے کی اجازت دی ہے۔



5659 - إسنادہ قوی، عم أحمد بن خالد: هو الوليد بن عبد الملك بن عبد الله الحراني وذكره المؤلف في "الثقات" 9/227 فقال: يروي عن ابن عيينة، وعيسى بن يونس، وأهل الجزيرة. وحدثنا عنه ابن أخيه أحمد بن خالد بن عبد الملك، أبو بدر بحران وغيره من شيوخنا: مستقيم الحديث إذا روى عن "الثقات"، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر (5650)، (5655)، (5656)، و(5657)).

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَالتَّشَاجُرِ وَالتَّهَاجُرِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

باب! مسلمانوں کے آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھنے، ایک دوسرے سے حسد کرنے ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے اور ایک دوسرے سے مخالفت رکھنے اور ایک دوسرے سے لاتعلق رہنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمان ایک دوسرے سے بغض رکھیں

یا حسد کریں یا ایک دوسرے سے پیٹھ پھیریں

5660- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَحَاسِدُوا، وَلَا تَدَابُرُوا، وَكُونُوا عِبَادًا لِلَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو آپس میں حسد نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کے رہو کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔“

5660- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/907 في حسن الخلق :باب ما جاء في الهجرة، ومن طريقه أخرجه البغوي (6076)، في الأدب :باب الهجرة، وفي "الأدب المفرد" (398) ، (مسلم 2559) (23) ، في البر والصلة والآداب :باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابير، وأبو داود (4910) في الأدب :باب فيمن يهجر أخاه المسلم، وأبو نعيم في "الحلية" 3/374 ، (البغوي 3522) . وأخرجه أحمد 3/110 و 165 و 199 و 255 ، والحميدي (1183) ، والطحاوي (2091) ، وعبد الرزاق (2022) ، والبخاري (6065) في الأدب :باب ما ينهى عن التحاسد والتدابير ومسلم (2559) (23) ، (الترمذي 1935) في البر والصلة :باب ما جاء في الحسد، وأبو يعلى (3549) و (3550) و (3551) و (3612) ، وأبو نعيم 3/374 ، والبيهقي في "السنن" 7/303 و "10/232" وفي "الأدب" (300) " من طرق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 3/209 و 277 و 283 ، (مسلم 2559) (24) ، وأبو يعلى (3261) و (3771) من طريقين عن أنس.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُشَاحِنَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِذِ الْغُفْرَانُ يَكُونُ عَنِ الْمُشَاحِنِ بَعِيدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف ہو

کیونکہ آپس میں اختلاف رکھنے والوں سے مغفرت دور ہوتی ہے

5661 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُهَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمٍ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ

بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى

يَصْطَلِحَا

🌸🌸 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دی جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کی مغفرت کر دیتا ہے

جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو صرف اس آدمی کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی

ہو۔ یہ حکم دیا جاتا ہے ان دونوں کا جائزہ لیتے رہو جب تک یہ صلح نہیں کرتے۔ (ان کی مغفرت نہیں ہوگی) ان دونوں کا

جائزہ لیتے رہو جب تک یہ صلح نہیں کرتے۔ (ان کی مغفرت نہیں ہوگی)۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْهَجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمان آپس میں تین دن سے زیادہ لا تعلق اختیار کریں

5662 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ لِأُمَّهَا،

(متن حدیث): أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ: وَاللَّهِ لَسْتَهُنَّ

عَائِشَةَ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذَلِكَ: إِنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ نَدْرًا أَنْ لَا أَكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا،

فَأَسْتَشْفَعُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ طَالَتْ هَجْرَتُهَا لَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللَّهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ أَحَدًا وَلَا أَحْتَفِي فِي

5661 - إسنادہ صحیح علی شرط الصحیح. وأخرجه الطيالسی (2403) من طریق وهب، وأبو القاسم البغوی فی "

الجمعیات (3061) " من طریق ابی غسان محمد بن مطرف، كلاهما عن سهیل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو محمد البغوی (3524)

عن علی بن الجعد، عن ابی غسان محمد بن مطرف، عن داود بن فرہج، عن ابی ہریرة، به. وقد تقدم برقم (3644)، وسیاتی

برقم (5663)، و (5666)، و (5667)، و (5668).

5662 - حدیث صحیح. ابن ابی السری متابِع ومن لوفقه ثقات من رجال الشیخین. وهو فی "المصنف" برقم (15851)

ومن طریقہ أخرجه أحمد. 4/327 وأخرجه البخاری (6073) فی الأدب: باب الهجرة، من طریق شعيب، عن الزهري، به.

نَذَرِي الَّذِي نَذَرْتُ أَبَدًا، فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسُورَ بِنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ
بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَقَالَ لَهُمَا: نَشَدْتُكُمَا بِاللَّهِ إِلَّا أَدَخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهَا
أَنْ تَنْذِرَ فِي قَطِيعَتِي، فَأَقْبَلَ الْمِسُورُ بِنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بَعْبِدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَدْ اشْتَمَلَا
عَلَيْهِ بِرُذَيْبِهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِيهِ نَدْخُلُ يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلَا، فَقَالَا: كُنْتُمَا؟ قَالَتْ: نَعِمِ ادْخُلُوا كُلَّكُمُ، وَلَا تَعْلَمُ عَائِشَةُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ
الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا افْتَحَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ وَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَأَعْتَقَهَا وَطَفِقَ يَنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ
الْمِسُورُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يَنَاشِدَانِ عَائِشَةَ، وَيَقُولَانِ لَهَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَمَّا
عَمَلْتُمَا، وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَلَمَّا اكْتَفَرَا عَلَى عَائِشَةَ التَّدْكِيرَةَ، طَفِقَتْ تَدْكُرُهُمْ
وَتَبْكِي، وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ اعْتَقَتْ عَنْ نَذْرِهَا ذَلِكَ
أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَمَا اعْتَقَتْ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً تَبْكِي حَتَّى تَبَلَّ دُمُوعُهَا حِمَارَهَا.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عَائِشَةُ هِيَ خَالَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ لِأَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اسْمَاءُ بِنْتُ
أَبِي بَكْرٍ أُخْتُ عَائِشَةَ

عوف بن حارث جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریبی عزیز ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی کہ
ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کچھ فروخت کرنے پر یا عطیے کے طور پر کوئی چیز دینے پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ اللہ کی
قسم یا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایسا کرنے سے باز آجائیں گی یا میں انہیں تصرف کرنے سے روک دوں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک جب یہ بات پہنچی تو انہوں نے کہا: اللہ کے نام پر مجھ پر یہ نذر لازم ہے اب میں عبداللہ بن زبیر کے
ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گی جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان سے لاتعلقی زیادہ ہوگئی تو عبداللہ بن زبیر نے ان کی خدمت میں سفارش
پیش کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم میں اس کے بارے میں کسی کی سفارش کو قبول نہیں کروں گی اور میں نے جو نذر مانی ہے
کبھی اس کی خلاف ورزی نہیں کروں گی۔ جب زیادہ عرصہ گزر گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت مسور
بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود سے بات کی۔ یہ دونوں صاحبان بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
نے ان دونوں سے کہا: میں آپ دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے جائیں
کیونکہ ان کے لئے ایسی نذر ماننا جائز نہیں ہے جس میں وہ مجھ سے تعلق توڑ لیں، تو مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود عبداللہ بن
زبیر رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر گئے۔ ان دونوں نے اپنی چادریں ان پر ڈال دیں اور ان دونوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی
اجازت مانگی۔ ان دونوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل ہوا ہے ام المؤمنین! کیا ہم اندر آجائیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
تم دونوں آ جاؤ۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم سب آجائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں تم سب آ جاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس
بات کا پتہ نہیں تھا کہ ان دونوں کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ہے۔ جب یہ حضرات اندر داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہما نے پردہ ہٹایا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ان کو گلے لگا لیا وہ روتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو واسطے دینے لگے۔ حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمن نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو واسطہ دیا اور ان دونوں نے ان سے کہا: آپ نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔ کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لا تعلق رہنا جائز نہیں ہے جب ان دونوں صاحبان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو زیادہ واعظ و نصیحت کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یاد کروانا شروع کیا اور ونا شروع کر دیا اور یہ کہا میں نے نذر مانی ہے نذر کا معاملہ شدید ہوتا ہے۔

لیکن وہ دونوں صاحبان ان کے ساتھ مسلسل بات کرتے رہے یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بات چیت کرنا شروع کر دی۔

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی نذر کے عوض میں چالیس غلام آزاد کئے۔ چالیس غلام آزاد کرنے کے بعد بھی وہ روتی رہتی تھیں یہاں تک کہ ان کی چادر ان کے آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يَهْجُرَ الْمَرْءُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ لا تعلق رہے

5663 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِنْسَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا الْمُنْتَهَا جَرِينَ، يَقُولُ: رُدُّوا هَذَيْنِ حَتَّى يَضْطَلِحَا

✪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو، ماسوائے ان دو افراد کے جو ایک دوسرے سے لا تعلق ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کے معاملے کو یوں ہی رہنے دو جب تک یہ آپس میں صلح نہیں کرتے۔“

ذَكَرَ نَفِي دُخُولِ الْجَنَّةِ عَمَّنْ مَاتَ وَهُوَ مُهَاجِرٌ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَوْقَ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ
ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ جو ایسی حالت میں مرتا ہے

جو اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ لاطلاق ہو

5664- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
يَزِيدَ الرَّشَكِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ، وَإِنَّمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا كَانَا عَلَى
صِرَامِهِمَا، وَإِنْ أَوْلَهُمَا فَيُنَايَكُونُ سَبْقُهُ بِالْقِيَاءِ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ
الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخِرِ الشَّيْطَانُ، وَإِنْ مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ
توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ يُرِيدُ بِهِ
إِنْ لَمْ يَتَفَضَّلِ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِمَا بِالْعَفْوِ عَنْ إِثْمِ صِرَامِهِمَا ذَلِكَ

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاطلاق رہے وہ جب تک اپنی ناراضگی پر ثابت رہتے ہیں۔ اس وقت تک حق سے منہ موڑے رہتے ہیں اور جو شخص ان میں سے (ناراضگی ختم کرنے میں) پہل کرتا ہے تو اس کا پہل کرنا اس کا کفارہ بن جاتا ہے۔ وہ دوسرے شخص کو سلام کرے اور دوسرا شخص اس کے سلام کو قبول نہ کرے تو فرشتے اسے سلام کا جواب دیتے ہیں اور دوسرے شخص کو شیطان سلام کا جواب دیتا ہے اگر وہ دونوں اپنی ناراضگی پر مسلسل ہریں تو وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: اگر اللہ تعالیٰ ان کی اس ناراضگی پر اپنے فضل کے تحت معافی نہ فرمائے۔ (تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے)

ذَكَرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي لَيْلَةِ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لِمَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا مَنْ
أَشْرَكَ بِهِ أَوْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ

5664- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین غیر صحابہ، فمن رجال مسلم، أبو عامر العقدي، هو عبد الملك بن عمرو،
ویزید الرشك، هو یزید بن ابی یزید الضبی، وأخرجه أحمد 4/20، والطبرانی 454/22) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.
وأخرجه البخاری فی "الأدب المفرد 402" (و 407)، والطبرانی 455/2) من طریق عبد الوارث، عن یزید الرشك، به.
وأوردته الهیثمی فی "المجمع 8/66"، ونسبه لأحمد وأبی یعلی، وقال: رجال أحمد رجال الصحیح.

نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق میں سے جس کی وہ چاہے مغفرت کرنے کا تذکرہ
 ماسوائے اس شخص کے جو کسی کو اس کا شریک ٹھہراتا ہو یا جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ کوئی ناچاقی ہو
5665 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَاوِيَةَ الْعَبِيدِيُّ بِصَيْدَا، وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَغَيْرُهُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ
 بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيدٍ عُبَيْدُ بْنُ حَمَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ،
 عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَايْمَرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 (متن حدیث): يَطْلُعُ اللَّهُ إِلَى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِلْمُشْرِكِ أَوْ

مُشَاحِنٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور شرک کرنے والے اور قطع تعلق کرنے والے
 کے علاوہ ساری مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے۔“

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا غَيْرِ الْمُشَاحِنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ

وَخَمِيسٍ عِنْدَ عَرُضِ أَعْمَالِهِمْ عَلَى بَارِيهِمْ جَلَّ وَعَلَا فِيهِمَا

ہر پیر اور جمعرات کے دن جب لوگوں کے اعمال نامے خالق کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو
 مسلمانوں سے لا تعلق اختیار کرنے والے شخص کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا سب کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ
5666 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكِ،
 عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5665- حدیث صحیح بشواہدہ، رجالہ ثقات إلا أن فيه انقطاعاً، مكحول لم يلق مالك بن يخامر. وأخرجه ابن أبي عاصم
 في "السنن" (512)، والطبرانی في "الكبير" (215) / 20، "عن هشام بن خالد، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع"
 8/65 وقال: رواه الطبرانی في "الكبير" و"الأوسط"، ورجلها ثقات. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 5/191 "من طريق أزهر
 بن السمريان، عن عتبة بن حماد، به. وفي الباب عن أبي موسى الأشعري عند ابن ماجه (1390)، وابن أبي عاصم (510)،
 واللالكائي (763). وعن أبي هريرة عند البزار (2046). وعن أبي ثعلبة عند ابن أبي عاصم (511)، واللالكائي (760). وعن أبي
 بكر عند البزار (2045)، وابن خزيمة في "الوحيد" ص 90، وابن أبي عاصم (509)، واللالكائي في "السنن" (750). وعن
 عوف بن مالك عند البزار (2048). وعن عبد الله بن عمرو عند أحمد. 2/176 وعن عائشة عند الترمذی (739)، وأحمد
 6/238، وابن ماجه (1389)، واللالكائي (764). وهذه الشواهد وإن كان في كل واحد منهما مقال تفوی حدیث الباب.
 5666- إسناده صحیح علی شرط مسلم. وأخرجه البخاری في "الأدب المفرد" (برقم 411)، والبيهقي في "الأدب"
 (304)، والبيهقي (3523) من طريق مالك، بهذا الإسناد وقد تقدم برقم (3644) و(5661) و(5663)، وسيأتي (5667) و
 (5668).

(متن حدیث): تَفْتَحُ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَا حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَا حَتَّى يَصْطَلِحَا حَتَّى يَصْطَلِحَا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بندے کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو، ماسوائے اس شخص کے جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو تو یہ کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کا معاملہ مؤخر کر دو جب تک یہ صلح نہیں کرتے ان دونوں کا معاملہ مؤخر کر دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے۔“

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ غَيْرِ الْمُشَاحِنِ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ

ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کا لائق کا اختیار کرنے والے کے علاوہ

تمام گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ

5667- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ: يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيَقَالُ: اتْرُكُوا هَذَا حَتَّى يَفِيئَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هَذَا فِي الْمَوْطَأِ مَوْقُوفٌ مَا رَفَعَهُ عَنْ مَالِكِ إِلَّا ابْنُ وَهْبٍ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر ہفتے میں دو مرتبہ لوگوں کے اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ پیر کے دن اور جمعرات کے دن، تو ہر مومن شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ماسوائے اس بندے کے جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو تو یہ حکم دیا جاتا ہے: ان دونوں کے معاملے کو یوں ہی رہنے دو جب تک یہ دونوں رجوع نہیں کر لیتے۔ (یعنی صلح نہیں کر لیتے)۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ”موطا“ میں موقوف روایت کے طور پر منقول ہے امام مالک کے حوالے سے

5667- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . وقد تقدم برقم (3644) و (5661) و (5663) و (5666)، وسیاتی برقم (5668) 2/909 . فی حسن الخلق :باب ما جاء فی المهاجرة، قال ابن عبد البر فیما نقله عنه الزرقانی فی "شرح الموطأ" 267-4/266 كذا وقفه يحيى وجمهور الرواة، ومثله لا يقال بالرأى، فهو توقيف بلا شك، وقد رواه ابن وهب عن مالك، وهو من أجل أصحابه، فصرح برفعه.

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف ابن وہب نے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا ذُنُوبَ غَيْرِ الْمُشَاحِنِ مِنْ عِبَادِهِ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ
ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کا تعلق اختیار کرنے والے کے علاوہ

اپنے تمام بندوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ

5668- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا،
إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا
✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر ایسے مسلمان بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا، ہو ماسوائے اس شخص کے، جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو تو یہ حکم ہوتا ہے ان دونوں کے معاملے کو مؤخر کر دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ خَيْرَ الْمُتَهَاجِرِينَ مَنْ كَانَ بَادِئًا بِالسَّلَامِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ تعلق اختیار کرنے والے دو افراد میں سے زیادہ

بہتر وہ ہے جو ان میں سے سلام میں پہل کرتا ہے

5669- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سَنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا،

5668- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (5666)). إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ"

907-2/906 في حسن الخلق: باب ما جاء في المهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد (5/422، والبخاري (6077)) في الأدب:

باب الهجرة، ومسلم (2560)) في البر والصلة: باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي، وأبو داود (4911)) في الأدب: باب

فيمن يهجر أخاه المسلم، والبيهقي (3521))، والطبراني (3950)). وأخرجه أحمد (5/416 و421 و422، والطيالسي (592))،

والبخاري (6237)) في الاستئذان باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، ومسلم (2560))، والترمذي (1932)) في البر والصلة:

باب ما جاء في كراهية الهجر للمسلم، والبيهقي (10/63، والطبراني (3949))، و(3951)) ... (3960)) من طرق عن الزهري به.

5669- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

وَحَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

❁❁ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لا تعلق رہے۔ جب یہ دونوں ملیں تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے۔ ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ مِنَ الْمُتَهَاجِرِينَ كَانَ خَيْرَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ لا تعلق اختیار کرنے والوں میں جو شخص سلام میں سے

پہل کرے وہ ان دونوں میں بہتر شمار ہوتا ہے

5670 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا السَّامِيُّ، وَعَمْرُ بْنُ سَعِيدٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِأَمْرٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا،

وَحَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

❁❁ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لا تعلق رہے۔ یوں کہ جب وہ دونوں ملیں تو یہ بھی منہ پھیر لے وہ بھی منہ پھیر لے ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا۔“

بَابُ التَّوَاضُّعِ وَالْكَبْرِ وَالْعُجْبِ

باب تواضع، تکبر، خود پسندی کے بارے میں احکام

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوَاضُّعِ

وَتَرْكِ التَّكْبُرِ وَالتَّعْظِيمِ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ تواضع کو باقاعدگی سے اختیار کرے،

تکبر کو ترک کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے سامنے خود کو عظیم سمجھنے سے باز رہے

5671 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَلْمَانَ الْأَعْرِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي

وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَارَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَدَفْتُهُ فِي النَّارِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

”کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا زار ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں میرا مقابلہ

کرنے کی کوشش کرے گا۔ میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ سَلْمَانُ الْأَعْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں سلمان اغرنامی راوی منفرد ہے

5672 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ، بِالْأَبْلَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

5671 - رجاله ثقات إلا أن ابن فضيل - وهو محمد - روى عن عطاء بن السائب بعد الاختلاط. وأخرجه ابن ماجه (4175)،

في الزهد: باب البراءة من الكبر والتواضع، من طريق عبد الرحمن المحاربي، عن عطاء، بهذا الإسناد. قال البوصيري في "الزوائد

1: 264/1 "هذا إسناد رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب اختلط بأخرة ولم يعرف حال عبد الرحمن بن محمد المحاربي هل روى

عنه قبل الاختلاط أو بعده. وذكر له حديث أبي هريرة المتقدم شاهداً له.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا:

(متن حدیث): الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظْمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَارَ عَيْنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ أَدْخَلْتُهُ فِي النَّارِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں داخل کر دوں گا۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَوَاضَعَ فِي جُلُوسِهِ

بِتَرْكِ الْأَسْبَابِ الَّتِي تُوَدَّى إِلَى التَّكْبِيرِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے: وہ بیٹھنے کے دوران تواضع

اختیار کرے اور ان طریقوں کو ترک کر دے جو تکبر کی طرف لے کر جاتے ہیں

5673 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْفِزُ عَلَيَّ رُكْبَتِي وَلَا يَتَكَبَّرُ

﴿﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھتے تھے آپ وہ ٹیک نہیں لگایا کرتے

تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِهِ فِي جُلُوسِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص بیٹھتے ہوئے اپنی پیٹھ کے پیچھے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے

5674 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ:

5672 - معاذ بن محمد وأبو وجده ذكرهم المؤلف في "النفقات 9/177" و "5/4227/378"، وفي "التهديب"

9/463: مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ أَبِي، وَعَنْ ابْنِهِ مُعَاذِ، قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ: لَا نَعْرِفُ مُحَمَّدًا وَلَا أَبَاهُ،

وهو إسناده مجهول. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 191 من طريق إبراهيم بن سعيد الجوهري، بهذا الإسناد =

5674 - المغيرة بن عبد الرحمن الحرثاني: روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوفقه ثقات من رجال الشيخين غير الشريد، فمن

رجال مسلم، لكن ابن جرير مدلس، وقد عنعن. وأخرجه أحمد 4/388، وأبو داود 4848))، في الأدب: باب في الجلسة

المكروهة، والحاكم 4/269، والطبراني (7242))، والبيهقي 3/236 من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد، وصححه

الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني (7243)) من طريق مندل، عن ابن جرير، به.

حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ قَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَأَتَكَّأْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقَعُدْ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَرَأَى ظَهْرَهُ

✽✽ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اپنا پایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھ کر اس کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح بیٹھے ہوئے ہو؟ جس طرح وہ لوگ بیٹھے ہیں جن پر غضب نازل کیا گیا۔

ابن جریر نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: انہوں نے اپنی ہتھیلیاں اپنی پشت کے پیچھے زمین پر رکھی ہوئی تھیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ لَا يَأْتِفَ مِنَ الْعَمَلِ الْمُسْتَحْقَرِ فِي بَيْتِهِ
بِنَفْسِهِ وَإِنْ كَانَ عَظِيمًا فِي أَعْيُنِ الْبَشَرِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے: وہ اپنے گھر میں معمولی سے کام کرنے میں کوئی الجھن محسوس نہ کرے اگرچہ لوگوں کی نظر میں وہ کوئی بڑا آدمی ہو

5675 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ

صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

5675- إسناده قوى على شرط مسلم. وأخرجه أبو نعيم في "حلية الأولياء 8/331" من طريق أحمد بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد (541)"، والترمذي في "الشمائل (335)"، والبيهقي (3676) من طريق عبد الله بن صالح، وأخرجه أبو يعلى (4873) من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن معاوية بن صالح، به. وقد سقط من المطبوع من "شرح السنة" من السند: "معاوية بن صالح". تنبيه: ذكرت في "شرح السنة" عن سند الترمذي فيه عبد الله بن صالح كاتب الليث سبب الحفظ وقد تبين من هذا التخریج أنه قد تابعه عليه ابن وهب والليث بن سعد. وأخرجه أحمد 6/206، والبخاري (676) في الأذان: باب من كان في حاجة أهله فأقيمت الصلاة فخرج، و (5363) في النفقات: باب خدمة الرجل في أهله، و (6039) في الأدب: باب كيف يكون الرجل في أهله، والترمذي (3489) في صفة القيامة: باب رقم (45)، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 20، والبيهقي (3678) من طرق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن الأسود قال: سألت عائشة: ما كان النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع في بيته؟ قالت: كان يكون في مهنة أهله فإذا حضرت الصلاة خرج إلى الصلاة. وأخرجه أبو الشيخ ص 21 من طريق عقيل بن خالد، عن الزهري قال: سئلت رضى الله عنها: كيف كان خلق رسول الله في بيته؟ فقالت: كأحدكم يرفع شيئاً ويضعه، وكان أحب العمل إليه الخياطة. وهذا منقطع بين الزهري وعائشة. وأخرجه أبو يعلى (847) من طريق ابن جرير، عن مجاهد، عن عائشة. وانظر (5676) و (5677).

(متن حدیث): اِنَّهَا سُبِلَتْ: مَا كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ اِلَّا بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، كَانَ يَغْلِي تُوْبَهُ، وَيَحْلِبُ شَاتَهُ، وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے دریافت کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: آپ ایک عام انسان کی طرح اپنے کپڑے دھو لیتے تھے اپنی بکری کا دودھ دودھ لیتے تھے اور اپنے کام خود کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5676 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَسْطَامٍ، بِالْأَبْلَةِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَيُّ شَيْءٍ كَانَ يَضَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ؟ قَالَتْ: مَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ، يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَحِيطُ تُوْبَهُ، وَيَرْقَعُ ذَلْوَهُ

عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے ام المؤمنین جب نبی اکرم ﷺ آپ کے ہاں موجود ہوتے تھے تو آپ ﷺ کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: وہی کچھ جو تم میں سے کوئی بھی شخص کام کاج کرتا ہے۔ آپ ﷺ اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے۔ اپنے کپڑے کو سی لیتے تھے اور اپنے ڈول کو مرمت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانِبَةِ التَّرَفِّعِ بِنَفْسِهِ فِي بَيْتِهِ عَنْ خِدْمَتِهِ،

وَإِنْ كَانَ لَهُ مَنْ يَكْفِيهِ ذَلِكَ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ اپنے گھر میں اپنے ذاتی کاموں کے سلسلے میں خود کو بلند ثابت کرنے سے اجتناب کرنے، اگرچہ اس کے پاس ایسا شخص موجود ہو

جو اس کی جگہ یہ کام کر سکتا ہو

5677 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اِنَّهَا سُبِلَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَحِيطُ تُوْبَهُ،

5676 - إسناده صحيح . حسين بن مهدي . روى له الترمذی وابن ماجه ، وهو صدوق ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .

وهو في "المصنف" (برقم 20492)) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد . 6/167

وَيَخِصِفُ نَعْلَهُ، وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرِّجَالُ فِي بُيُوتِهِمْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے دریافت کیا گیا نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: آپ اپنے کپڑے سی لیتے تھے اپنے جوتے کو گانٹھ لیتے تھے اور وہ سارے کام کر لیتے تھے جو مرد گھروں میں کر لیتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ وَضْعِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ تَكَبَّرَ عَلَى عِبَادِهِ، وَرَفَعَهُ مَنْ تَوَاضَعَ لَهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو شخص اللہ کے بندوں کے سامنے خود کو بڑا ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے

پست کر دیتا ہے اور جو ان کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سر بلندی عطا کرتا ہے

5678- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ دَرَجَةٌ يَرْفَعُهُ اللَّهُ دَرَجَةً، حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ، وَمَنْ يَتَكَبَّرَ عَلَى

اللَّهِ دَرَجَةٌ يَضَعُهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَعْمَلُ فِي صَخْرَةٍ صَمَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ بَابٌ وَلَا كُوَّةٌ، لَخَرَجَ مَا غَيَّبَهُ لِلنَّاسِ كَانِنًا مَا كَانَ

تَوْضِيعُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ دَرَجَةٌ يُرِيدُ بِهِ مَنْ تَوَاضَعَ لِلْمَخْلُوقِينَ فِي اللَّهِ، فَأَضْمَرَ الْخَلْقَ فِيهِ، وَقَوْلُهُ: وَمَنْ يَتَكَبَّرُ أَرَادَ بِهِ عَلَى خَلْقِ اللَّهِ فَأَضْمَرَ الْخَلْقَ فِيهِ إِذِ الْمُتَكَبِّرُ عَلَى اللَّهِ كَافِرٌ بِهِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجے کی تواضع اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے یہاں تک کہ اسے

5677- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "مسند أبى يعلى" (برقم 4876)). وأخرجه أحمد 6/260

والبخارى فى "الأدب المفرد" (539) "، وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى" ص 21 من طرق عن مهدى بن ميمون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/167، وعبد الرزاق (20492))، والبخارى فى "الأدب المفرد" (540) "، وأبو يعلى (4653)) من طرق عن هشام بن عروة، به . وأخرجه أبو الشيخ ص 20 من طريق حماد بن أسامة، عن هشام بن عروة، عن رجل، عن عائشة، به . وانظر (5675) و (5676)).

5678- إسناده ضعيف، دراج - وهو ابن سمعان أبو السمح - ضعيف فى حديثه عن أبى الهيثم . وأخرجه ابن ماجه (4176)

فى الزهد: باب البراءة من الكبر والتواضع، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . قال البرصيرى فى "الزوائد" 1/264 "هذا إسناد ضعيف، دراج بن سمعان أبو السمح المصرى وإن وقفه ابن معين، وأخرج له ابن حبان فى "صحيحه"، فقد قال أبو داود وغيره: حديثه مستقيم إلا ما كان عن أبى الهيثم . وقال ابن عدى: عامة أحاديث دراج مما لا يتابع عليه . قلت: وانظر الحديث (3248)).

اعلیٰ علیین میں شامل کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایک درجے کا تکبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ نیچے کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اسفل سافلین میں شامل کر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایسی سالم چٹان کے اندر کوئی عمل کرے جس کا کوئی دروازہ اور کوئی کھڑکی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو بھی ظاہر کر دے گا جسے آدمی نے لوگوں سے چھپایا ہوا تھا خواہ وہ کوئی بھی چیز ہو۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تو اضع اختیار کرتا ہے۔“ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مخلوق کے ساتھ تو اضع اختیار کرتا ہے تو اس میں لفظ مخلوق محذوف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”جو شخص تکبر کرتا ہے“ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ تکبر کا معاملہ کرتا ہے یہاں پر بھی لفظ مخلوق محذوف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف تکبر کرنے والا شخص تو کافر ہو جائے گا۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ النَّارِ لِلْمُسْتَكْبِرِ الْجَوَّازِ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلِ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ
متکبر شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت اسے معاف نہ کیا

5679 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ، كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَىٰ اللَّهِ لِآبَرَةٍ، وَأَهْلِ النَّارِ

كُلِّ مُسْتَكْبِرٍ جَوَّازٍ

حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”کیا میں اہل جنت کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ ہر کمزور اور غریب شخص (یعنی ہے) اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دے اور ہر متکبر اور سخت مزاج شخص جہنمی ہے۔“

5680 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

5679 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. معبد بن خالد: هو الجدلي من جديلة قيس الكوفي. وأخرجه الطيالسي (1238)، والبخاري (6657)، في الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَأَلْسُمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ) ، ومسلم (2853)، (46) في الجنة وصفة نعيمها وأهلها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة...، وأبو يعلى (1477)، والبيهقي 10/194 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/306، والبخاري (4918)، في التفسير: باب (عَلَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ رَأَيْم) ، و (6071) في الأدب: باب الكبير، ومسلم (2853)، (47) ، ، والترمذي (2605) في صفة جهنم: باب رقم (13) ، وابن ماجه (4116) في الزهد: باب من لا يُؤْتِيَهُ لَهُ، والبيهقي (3593) من طريق سفیان، عن معبد بن خالد، به.

الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِي هَذَا الْحَبْرِ مَعْنِيَانِ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا وَهُوَ الَّذِي نَوَّعْنَا لَهُ النَّوْعَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ أَرَادَ بِهِ جَنَّةَ عَالِيَةِ يَدْخُلُهَا غَيْرُ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَقَوْلُهُ: وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ أَرَادَ بِهِ نَارًا سَافِلَةً يَدْخُلُهَا غَيْرُ الْمُسْلِمِينَ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَصْلًا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ، أَرَادَ بِالْكِبَرِ الشِّرْكَ، إِذِ الْمُشْرِكُ لَا يَدْخُلُ جَنَّةَ مِنَ الْجَنَّتَانِ أَصْلًا، وَقَوْلُهُ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ أَرَادَ بِهِ عَلَى سَبِيلِ الْخُلُودِ، حَتَّى يَصِحَّ الْمَعْنِيَانِ مَعًا

✽ ✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہوگا۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں اس میں سے ایک وہ ہے جسے ہم نے ایک نوع میں بیان کیا ہے پھر جنت میں ایسا شخص داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں رائی کے وزن کے جتنا تکبر ہو اس کے ذریعے جنت کا بلند درجہ مراد ہے جہاں وہ لوگ داخل ہوں گے جو تکبر نہیں کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو اس کے ذریعے جہنم کا وہ نیچے والا حصہ مراد ہے جہاں وہ لوگ داخل ہوں گے جو مسلمان نہیں ہوں گے۔

اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے: جنت میں سرے سے کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا اور یہاں تکبر سے مراد شرک ہے کیونکہ مشرک شخص سرے سے جنت میں کبھی بھی داخل نہیں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: ہمیشہ کے لئے ایسا نہیں ہوگا اس طرح سے دونوں مفہوم درست ہو جائیں گے۔

5680- إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج السامى: روى له النسائى، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عبد

العزيز بن مسلم: هو القسملى المروزي. وقد تقدم برقم (224)).

ذِكْرُ نَفِي نَظَرِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا إِلَى مَنْ جَرَّ ثِيَابَهُ خِيَلَاءَ
اللَّهِ تَعَالَى كَمَا اسْتَحْضَرَ نَظَرَ رَحْمَتِ اللَّهِ فِي نَفْيِ كَرِهَاتِهِ

جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکا تا ہے

5681 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنْ أَلْدَى يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکا تا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا هَا
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جو چند ایسی چیزوں کے بارے میں ہے
جو اس کے علاوہ ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

5682 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الرَّكِيُّ بْنُ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ جَرَّ الْأَزَارِ، وَالتَّبْرُجَ بِالزَّيْنَةِ لِغَيْرِ أَهْلِهَا، وَعَزَلَ الْمَاءِ عَنْ مَحِلِّهِ، وَضَرْبَ الْكُمَابِ، وَالصُّفْرَةَ، وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَعَقْدَ الثَّمَانِمِ، وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمَعْرُودَاتِ

5681 - إسناده صحيح على شرط مسلم. المقابري - وهو يحيى بن أيوب - من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيعة. وقد تقدم برقم (5443) و (5444).

5682 - عبد الرحمن بن حرملة: قال ابن المديني: لا أعلم روى عنه شيء إلا من هذا الطريق، ولا نعرفه في أصحاب عبد الله، وقال البخاري 5/270 لم يصح حديثه، وقال ابن أبي حاتم 5/222-223 سألت أبي عنه، فقال: ليس بحديثه بأس، إنما روى حديثاً واحداً، ما يمكن أن يعتبر به، ولم أسمع أحداً ينكره أو يظن عليه، وأدخله البخاري في كتاب "الضعفاء"، وقال أبي: يحول منه. وذكره المؤلف في "الفتاوى 5/95"، وبأبي رجالة ثقات. وأخرجه أبو داود (4222) في الخاتم: باب ما جاء في خاتم الذهب، والنسائي 8/140 في الزينة: باب الخضاب بالصفرة، من طريقين عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/380 و 397، والبيهقي 7/232 و 9/350 من طريقين عن الركين بن الربيع، به. وانظر ما بعده. وضرب الكماب: هي فصوص الرد.

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند لکانے کو اور (خواتین کے) اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے زینت ظاہر کرنے کو اور عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے پانسہ کھینے پیتل (کی انگوٹھی پہننے یا زرد رنگ استعمال کرنے) اور بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کو اور تعویذ لکانے کو اور دم کرنے کو ناپسند کرتے تھے البتہ معوذات (یعنی معوذتین یا پناہ والی دعاؤں) کا حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا

قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں معتمر بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے

5683 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذَّهَلِيُّ،

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَشُعْبَةُ، عَنِ الرَّكِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ عَشْرًا: تَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَخَاتَمَ الذَّهَبِ، وَالضَّرْبَ بِالْكَعَابِ، وَالرُّقْمَى إِلَّا بِالْمَعْوِذَاتِ، وَالتَّمَائِمِ، وَجَرَّ الْأَزَارِ، وَالصَّفْرَةَ، وَالتَّبْرُجَ بِالزَّرِينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَعَزَلَ الْمَاءِ عَنْ مَحَلِّهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ سفید رنگ (کے بالوں کی رنگت) تبدیل کرنے، سونے کی انگوٹھی پہننے، پانسہ کھینے، دم کرنے، تعویذ لکانے، تہبند لکانے، زرد (رنگ)، نا جائز طور پر زینت ظاہر کرنے اور پانی (یعنی مادہ تولید) کو اس کے مخصوص مقام سے الگ کرنے (ان سب کاموں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اعْجَابِ الْمَرْءِ بِمَا أُوتِيَ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ وَتَبَخُّرِهِ فِي شَيْءٍ مِّنْهَا

اس بات کا تذکرہ آدمی کا اس چیز پر خود پسندی میں مبتلا ہونا جس کا تعلق

اس فانی دنیا سے ہے اور ان میں سے کسی چیز کی وجہ سے خود پر فخر کرنا منع ہے

5684 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ،

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

(متن حدیث): أَنَّ قَسِيًّا مِنْ قُرَيْشٍ أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنَّكَ تُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَلْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ فِي حُلَّتِي هَذِهِ؟ فَقَالَ: لَوْلَا مَا أَخَذَ اللَّهُ عَلَيَّ فِي الْكِتَابِ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ، سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخَّرُ إِذْ أَعَجَبَتْهُ جَمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ، فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✽✽ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے اس حلہ کے بارے میں کوئی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا اگر وہ حکم نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بیان کیا ہے تو میں تم لوگوں کو کوئی حدیث بیان نہ کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تکبر کے ساتھ چل رہا تھا اس کے بالوں اور چادروں نے اسے خود پسندی کا شکار کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک اس میں دھنستا رہے گا۔“



5684- إسنادہ علی شرط مسلم . أبو رافع : هو نافع بن رافع الصائغ المدني نزيل البصرة . وأخرجه أحمد 2/413 ، ومسلم (2088) 50) في اللباس والزينة : باب تحريم التبختر في المشي مع إعجابه بشباهه ، من طريق عفان ، عن حماد بن سلمة ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/315 و 390 و 56 و 492 و 531 ، وهو في "صحيفة همام" (برقم 65) ، والبخاري (5789) في اللباس : باب من جرّ ثوبه من الخيلاء ، ومسلم (2088) 49) ، والبغوي (3355) من طرق عن أبي هريرة ، به .

بَابُ الْإِسْتِمَاعِ الْمَكْرُوهِ وَسُوءِ الظَّنِّ وَالْغَضَبِ وَالْفَحْشِ

باب: ناپسندیدہ بات کو سننے، براگمان رکھنے، غصہ کرنے اور فحش گفتگو کرنے (کے بارے میں احکام)

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مَا اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَكْرَهُونَ مِنْهُ ذَلِكَ

اس شخص کی سزا کی صفت کا تذکرہ جو کچھ لوگوں کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرتا ہے

حالانکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں

5885 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِسُنَّتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ

الصَّوَّافِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا الرُّوحَ، وَمَنْ تَحَلَّمَ

حُلْمًا كَاذِبًا كُتِفَ أَنْ يُعْقَدَ بَيْنَ شِعْرَتَيْهِ وَيُعَذَّبَ عَلَى ذَلِكَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى قَوْمٍ لَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صَبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص تصویر بنائے گا اسے یہ عذاب دیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا اور

جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا وہ جو کہ دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اسے یہ

عذاب دیا جائے گا اور جو شخص چھپ کر کسی کی باتیں سنے گا جب کہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن

اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔“

ذِكْرُ صَبِّ الْأَنْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي آذَانِ الْمُسْتَمِعِينَ إِلَى حَدِيثِ أَقْوَامٍ يَكْرَهُونَ ذَلِكَ

قیامت کے دن ایسے شخص کے کانوں میں سیسہ اٹھیلے جانے کا تذکرہ

5885 - إسنادہ صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة، فمن رجال البخاري. أيوب: هو ابن

أبي تميمة كيسان السخيتاني. وأخرجه الحميدي (531)، وأحمد (1/216 و359)، والبخاري (7042)، في التعبير: باب من كذب

في حلمه، والطبراني (11855) و(11960)، والبيهقي في "السنن" (7/269)، وفي "الأداب" (988)، والبعثي (3818)، من

طرق عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد (1/246)، والطبراني (11831)، و(11923)، من طرق عن عكرمة، به. وانظر ما

بعده، وسياتي برقم (5848).

جو لوگوں کی بات چھپ کر سنتا ہے جسے وہ لوگ پسند نہیں کرتے

5686 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذَابِ اللَّهِ، حَتَّى يَنْفَخَ فِيهَا وَكَيْسَ بِنَافِخٍ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَقْرُونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كَلْفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَكَيْسَ بِفَاعِلٍ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا یہاں تک کہ اسے اس تصویر میں روح پھونکنی پڑے گی اور وہ نہیں پھونک سکے گا جو شخص لوگوں کی بات سنے گا حالانکہ وہ لوگ اسے بات نہ سنانا چاہتے ہوں۔ اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگوائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ سُوءِ الظَّنِّ بِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں میں سے کسی کے بارے میں بھی براگمان رکھنے کی ممانعت کا تذکرہ

5687 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5686- إسنادہ صحیح علی شرط البخاری. وقوله: "بين شعيرتين" تحريف في الأصل إلى "شعيرتين"، والتصحيح من التقاسيم 12 "لوحة. 237 وأخرجه أبو داود (5024)، في الأدب: باب ما جاء في الرؤيا، والترمذی (1751)، في اللباس: باب ما جاء في المصورين، والنسائي 8/215 في الزينة. باب ذكر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة، من طرق عن حماد، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حديث حسن صحيح وانظر الحديث الذي قبله، وسيأتي برقم (5848).

5687- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. أبو الزناد. هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وهو في "الموطأ" 2/907-908 "في حسن الخلق: باب ما جاء في المهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/465 و517، البخاری (6066)، في الأدب: باب (يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن) ، ومسلم (2563) (28) في البر والصلة: باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها، وأبو داود (4917)، في الأدب: باب في الظن، والبغوي (3533)، والبيهقي 6/85 و8/333 و10/231 وأخرجه أحمد 2/245 عن سفیان، عن أبي الزناد، به. وأخرجه البخاری (5143)، في النكاح: باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع، والبيهقي 7/180 من طريق جعفر بن ربيعة، عن الأعرج، به. وأخرجه همام في "صحيفته" (رقم 6)، ت رفعت فوزی عبد المطلب وأحمد 2/312 و342 و470 و482 و492 و504 و539، وعبد الرزاق (20228)، والبخاری (6064)، في الأدب: باب ما ينهى عن التحاسد والتدابير، و (6724)، في الفرائض: باب تعليم الفرائض، ومسلم (2563) (29) ، والبغوي (3534)، من طرق عن أبي هريرة، به. وأخرج الشطر الثاني أحمد 2/277 و287 و288 و360 و389 و393 و394 و446 و465 و469 و480 و501 و512، ومسلم (2563) (30)، و (31)، و (2564) (32) ، و (33) و (34)، باب تحريم ظلم المسلم، من طرق عن أبي هريرة. وطوله بعضهم.

مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادًا لِلَّهِ اخْوَانًا ﴿۱۰﴾ ﴿۱۱﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔ ایک دوسرے کے پوشیدہ معاملات جاننے کی کوشش نہ کرو۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے دوری اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْجُلُوسِ لِمَنْ غَضِبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَالْإِضْطِجَاعِ إِذَا كَانَ جَالِسًا
جو شخص غصے میں آجائے، تو اگر وہ کھڑا ہوا ہو تو اسے بیٹھنے اور اگر بیٹھا ہوا ہو

تولیت جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5688 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو معاويةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَةَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَالْأُضْطِجَاعِ ﴿۱۰﴾ ﴿۱۱﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسی شخص کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہئے اگر اس کا غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے لیٹ جانا چاہئے۔“

5688 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح إلا ان فیہ انقطاعاً، لأن ابا حرب لا يعرف له سماع من ابي ذر، قال في "التهذيب" 12/69: "ابو حرب بن ابي الأسود الدؤلي البصري روى عن ابيه و ابي ذر، والصحیح عن ابيه، قلت: لكن وصله أحمد 5/152 عن ابي معاوية، عن داود بن ابي هندة، عن ابي حرب بن ابي الأسود، عن ابي الأسود، عن ابي ذر. وهذا سند صحیح على شرط مسلم. ابو معاوية: هو محمد بن عازم. وأخرجه ابو داود (4783)) في الأدب: باب ما يقال عند الغضب، والبغوى (3584)) عن أحمد بن حنبل، عن ابي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (4783)) عن وهب بن بقية، عن خالد، عن داود، عن بكر أن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أبا ذر، بهذا الحديث. وهذا مرسل. قال الإمام الخطابي: القائم: متهم، وللحركة والبطش، والقاعد: دونه في هذا المعنى، والمضطجع ممنوع منهما، فيشبه أن يكون النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إنما أمره بالعمود لئلا تبدوا منه في حال قيامه وقعوده باذرة يندم عليها فيما بعد.

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ ذَمِّ النَّفْسِ عَنِ الْخُرُوجِ إِلَى مَا لَا يُرِضِي اللَّهَ جَلًّا وَعَلَا بِالْغَضَبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ لازم ہے: وہ اپنے آپ کو غضب کے عالم میں ایسی چیز کی طرف جانے سے روکے، جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی (یعنی اسے ناپسند ہوتی ہے)

5689 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ وَهُوَ جَارِيَةٌ بِنُ قَدَامَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْ لِي قَوْلًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ، وَأَقِيلَ لِعَلِّي لَا أُغْفَلُهُ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَعَادَ لَهُ مَرَارًا، كُلَّ ذَلِكَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَغْضَبْ

✪✪✪ اخف بن قیس اپنے چچا حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بیان کیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے اور مختصر بات بتائیے گا تاکہ میں اس سے غفلت کا شکار نہ ہو جاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا۔ انہوں نے کئی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ انہیں یہی جواب دیتے رہے: تم غصہ نہ کرنا۔

5690 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُشْتَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ جَارِيَةَ بِنُ قَدَامَةَ، (متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِسَيِّبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لِي قَوْلًا وَأَقِيلُ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَاَعَادَ عَلَيْهِ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبْ أَرَادَ بِهِ أَنْ لَا تَعْمَلَ

5689 - إسناده صحيح على شرط مسلم غير صحابه جارية بن قدامة، فقد روى له النسائي في "مسند على". وأخرجه الطبراني (2096)) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 372/534، وابن أبي شيبة 8/532-533، والطبراني (2093)) و(2094)) و(2103)) و(2106))، والحاكم 3/615 من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أحمد 5/370، والطبراني (2100)) و(2107)) من طرق عن ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن عروة، به. وأخرجه الطبراني (2101)) من طريق محمد بن كريب، عن أبيه، عن الأخنف بن قيس، عن عمه جارية. وأخرجه أبو يعلى في "مسنده 315/2" من طريق أبي معاوية، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الأخنف بن قيس، عن جارية بن قدامة، عن عم أبيه. وأخرجه الطبراني (2104)) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الأخنف بن قيس، عن عم له من بني تميم، عن جارية. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/533، والطبراني (2105)) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الأخنف، عن جارية، عن ابن عم له من بني تميم. وأخرجه الطبراني (2097)) من طريق علي بن مسهر، عن هشام، عن أبيه، عن الأخنف، عن جارية، عن عمه أبي النسي ...

عَمَلًا بَعْدَ الْغَضَبِ مِمَّا نَهَيْتَكَ عَنْهُ، لَا أَنَّهُ نَهَاهُ عَنِ الْغَضَبِ، إِذِ الْغَضَبُ شَيْءٌ جَبِلَةٌ لِي الْإِنْسَانِ، وَمُحَالٌ أَنْ يُنْهَى الْمَرْءُ عَنْ جَبِلَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا، بَلْ وَقَعَ النَّهْيُ فِي هَذَا الْخَبَرِ عَمَّا يَتَوَلَّدُ مِنَ الْغَضَبِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کوئی بات ارشاد فرمائیں اور مختصر بات عنایت کیجئے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم غصہ نہ کرنا ان صاحب نے دوبارہ آپ سے یہی سوال کیا تو آپ نے یہی فرمایا تم غصہ نہ کرنا۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”تم غصہ نہ کرنا“ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: غصے میں آنے کے بعد تم کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے میں نے منع کیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے غصہ کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ غصہ انسان کی فطرت میں شامل ہے اور یہ بات ناممکن ہے آدمی کو اس کی فطرت میں شامل موجود کسی چیز سے منع کیا جائے بلکہ یہ ممانعت اس چیز کے بارے میں ہے جو غصے کے نتیجے میں سامنے آتی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ مُجَانِبَةِ الْخُرُوجِ

إِلَى مَا لَا يُرِضِي اللَّهَ جَلًّا وَعَلَا عِنْدَ الْإِحْتِدَادِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ غصے کے عالم میں

اس چیز کی طرف جانے سے بچے جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی ہے

5691 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَوَّانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ حَدَّثَنِي) مَا تَقُولُونَ فِي الصَّرَعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ، قَالَ: الصَّرَعَةُ الَّتِي يُمْسِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

✽✽ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم پچھاڑ دینا کسے کہتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ کہ آدمی دوسروں کو پچھاڑ دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پچھڑنا (یا طاقت) یہ ہے آدمی غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔

5690 - ہو مکرر ما قبلہ. وأخرجه أحمد (5/343، 484، والطبرانی (2095))، والخطيب في "تاريخه 3/108" عن

يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد

5691 - إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن خلاد ومحمد بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيعين. وأخرجه ابن أبي شيبة (8/532، ومن طريقه أبو داود (4779)) في الأدب: باب من كظم غيظًا، عن أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2950)).

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِعَاذَةِ بِاللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لِمَنْ اعْتَرَاهُ الْغَضَبُ
جس شخص کو غصہ آجائے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

وہ مرد و شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے

5692 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ

الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدْ أَحْمَرَّ وَجْهَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا عَلِمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کی بحث ہو گئی۔ ہم اس وقت نبی

اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے غصے کے عالم میں اپنے ساتھی کو برا کہنا شروع کیا۔ اس شخص کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسے کلمے کے بارے میں پتہ ہے اگر یہ اسے پڑھے تو اسے جو غصہ آ رہا ہے وہ ختم ہو جائے گا وہ کلمہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا: کیا تم نے سنا نہیں نبی اکرم ﷺ نے کیا کہا ہے تو اس نے کہا: میں پاگل نہیں ہوں۔ (یعنی میں نے سن لیا ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْفَحْشِ وَالْبَدَائِ لِلْمَرْءِ فِي أَسْبَابِهِ

آدمی کے لیے اپنے معمولات میں فحش گفتگو اور بدزبانی پر عمل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5693 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو

بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5692 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وأخرجه البخاری (6115) فی الأدب: باب الحذر من الغضب، والبقوی

(1333) عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد (6/394)، وابن أبي شيبة (8/533)، والبخاری (3282) فی بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (6048) فی الأدب: باب ما ينهى عن السباب واللعن، ومسلم (2610) (109) (و (110) فی البر والصلة والآداب: باب فضل من يملك نفسه عند الغضب، وأبو داود (4781) فی الأدب: باب ما يقال عند الغضب، والحاكم (2/441)، والطبرانی (6488) و (6489) من طرق عن الأعمش، به.

5693 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر یعلی بن مملک، فقد روی له البخاری فی "الأدب المفرد"، وأبو

داود والترمذی والترمذی، وذكره المؤلف فی "الفتاوى" 5/556 "وله طريق آخر صحيح تقدم عند المؤلف برقم (481)).

(متن حدیث): إِنَّ أَثْقَلَ مَا وَضَعَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ

الْبِدِيءَ

✽ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال میں لکھی جانے والی سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔“

ذِكْرُ بُغْضِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کا فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرنے کا تذکرہ

5694 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ

بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ مَرَوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: تَصَلَّى إِلَى قَبْرِهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُهُ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا قَبِيحًا، ثُمَّ أَذْبَرَ، فَانصَرَفَ أُسَامَةُ، فَقَالَ: يَا مَرَوَانَ إِنَّكَ آذَيْتَنِي، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَأَنَّكَ فَاحِشٌ مُتَفَحِّشٌ

✽ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ مروان بن حکم آیا تو اس نے دریافت کیا کہ آپ قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے ہیں تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ مروان نے انہیں بری بات کہی پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی اور بولے: تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

5694 - إسنادہ حسن، رجال ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، فقد روى له البخاري تعليقاً، ومسلم متابعا،

وأصحاب السنن، وهو صدوق، وأخرجه الطبراني في "الكبير" (405) "من طريق علي بن المديني، عن وهب بن جرير، لهذا الإسناد. ولفظه: رأيت أسامة بن زيد عند حجرة عائشة يدعو، فجاء مروان فأسمعه كلاماً، فقال أسامة: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبِدِيءَ". وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/64 "وقال: رجاله ثقات. وأخرج المرفوع منه الطبراني في "الكبير" (399) " (404)، وفي "الأوسط" (330) "، والخطيب في "تاريخ بغداد" 13/188 من طريقين عن عثمان بن حكيم، عن محمد بن الفلاح مولى أبي أيوب، عن أسامة. وأخرجه أحمد 5/202 عن حسين بن محمد، عن أبي معشر، عن سليم مولى ليث، عن أسامة. أبو معشر ضعيف، وسليم مولى ليث لا يعرف. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/64 "وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" "بأسانيد، وأحد أسانيد الطبراني رجاله ثقات.

”بے شک اللہ تعالیٰ فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔“
اور تم فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُتَفَحِّشِ الَّذِي يُبْغِضُهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا

بدزبانی کرنے والے شخص کی صفت کا تذکرہ جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

5695 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو

بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلِكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَقْلَ مَا وُضِعَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ

الْبِدِيءُ*

❁❁ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال میں رکھی جانے والی سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ اتَّقَى فُحْشَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہوتے ہیں

جن کی بدزبانی سے بچنے کی کوشش کی جائے

5696 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا اسْتَاذَنَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَهُ، قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: بِنْسِ الرَّجُلِ، أَوْ بِنْسِ ابْنِ الْعِشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَرَجَ، كَلَّمْتُهُ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ بِنْسِ الرَّجُلِ، أَوْ بِنْسِ ابْنِ الْعِشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَتَّقَى النَّاسَ فُحْشَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی جب

5695 - صحیح، وهو مکرر (5693)).

5696 - حدیث صحیح. هشام بن عمار: روى له البخارى تعليقا ومتابعة، وهو صدوق، ومن لوقه من رجال الشيخين غير

عبد الرحمن بن حرملة، فمن رجال مسلم. وقد تقدم برقم (4538)).

نبی اکرم ﷺ نے اس کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ برا شخص ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اپنے خاندان کا برافرود ہے جب وہ شخص اندر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ خوش اخلاقی کی جب وہ چلا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ ﷺ نے تو یہ کہا تھا یہ برا شخص ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اپنے خاندان کا برافرود ہے، لیکن جب وہ اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہوتا ہے جس کی بدزبانی سے لوگ بچنے کی کوشش کریں۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا الْمُتَخَاصِمِ فِي ذَاتِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو ناپسند کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جھگڑا کرتا ہے

5697 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جَرِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدَّ الْخَصِمَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑا لہو۔“



5697- إسناده صحيح. يونس بن سعيد بن مسلم: روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. حجاج بن محمد: هو المصيصي الأعمور، وابن أبي ملكية: هو عبد الله بن عبد الله بن أبي ملكية التيمي المدني. وأخرجه البيهقي 10/108 من طريق محمد بن إسحاق، عن حجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/55 و63 و205، والبخاري (2457)، في المظالم: باب قول الله تعالى: (وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ)، و(4523)، في تفسير سورة البقرة: باب (وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ)، و(7188)، في الأحكام: باب الألد الخصم، ومسلم (2668)، في العلم: باب في الألد الخصم، والترمذي (2976)، في تفسير القرآن: باب ومن سورة البقرة والنسائي 8/247-248، في آداب القضاة: باب الألد الخصم، والبيهقي 10/108، والبعثي (2499)، من طرق عن ابن جريح، به.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَمَا لَا يُكْرَهُ

باب! کون سی قسم کا کلام ناپسندیدہ ہے اور کون سی قسم کا ناپسندیدہ نہیں ہے
ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمَّتِهِ قَلَّةٌ حِفْظُهُمُ السِّنْتَهُمْ
نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے حوالے سے اس اندیشے کا شکار ہو
ناکہ وہ اپنی زبانوں کی حفاظت کم کریں گے

5698 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ،

(متن حدیث): أَنَّ جَدَّهُ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَكْثَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟
قَالَ: هَذَا، وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ

⊗⊗ حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے کسی
ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور
پھر (اس پر) استقامت اختیار کرو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس
بات کا اندیشہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ لِسَانَ الْمَرْءِ مِنْ أَخْوَفِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ آدمی کی زبان ایک ایسی چیز ہے

جس کے بارے میں اس کے حوالے سے اندیشہ ہے

5698 - حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن أبي السويد، فقد ذكره المؤلف في "الفتاوى 5/363"،

وقال: يروى عن جده سفیان بن عبد الله الثقفي، روى عن الزهري. وأخرجه أحمد 3/413 و384.4.385، والدارمي 2/296،

والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 4/20"، والطبراني "6398"، وابن أبي الدنيا في "الصمت 1"، والخطيب في

"تاريخه 2/370" و9/234 و454 من طريق شعبة وهشيم، عن يعقوب بن عطاء، عن عبد الله بن سفیان =

5699 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَاعِزٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيِّ، قَالَ: (متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ: قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَآخِذْ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ: هَذَا تَوْضِيحُ مَصْنُوعٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْمَعْنَى فِي أَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانَهُ بِيَدِهِ وَقَالَ: هَذَا، وَقَدْ أَمَكَّنَهُ أَنْ يَقُولَ: اللِّسَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْخُذَ لِسَانَهُ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَالِمًا بِالْعِلْمِ الَّذِي كَانَ يَعْلَمُ النَّاسَ، فَارَادَ أَنْ يَسْبِقَ نَفْسَهُ إِلَى الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ الَّذِي اسْتَعْلِمَ، فَعَلِمَ بِأَنَّهُ أَخْبَرَ السَّائِلَ بِأَنَّ أَخَوْفَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ أَنْ يُورِدَ صَاحِبَهُ الْمَوَارِدَ، وَأَمْرَهُ أَنْ يَقْبِضَ عَلَيْهِ، وَلَا يُطْلِقَهُ، فَعَمِلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ يَعْلَمُهُ أَوَّلًا، حَتَّى يُفْضَلَ مَوَاضِعَ الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيمِ

✽✽ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر استقامت اختیار کرو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز کا اندیشہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور پھر ارشاد فرمایا: اس کا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی زبان پکڑنا اور یہ فرمانا: ”یہ“۔ اس کا مطلب یہ ہے، نبی اکرم ﷺ لفظ ”زبان“ ارشاد فرمانا چاہ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو اس چیز کے بارے میں علم تھا جس کی آپ ﷺ نے لوگوں کو تعلیم دینی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس علم کے بارے میں عمل کرنے کے حوالے سے پہلے اپنی ذات سے آغاز کیا جس کے بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے سوال کرنے والے کو یہ بات بتائی کہ آپ ﷺ کو اس شخص کے حوالے سے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے، زبان والا شخص مشکل میں پھنس سکتا ہے اور آپ ﷺ نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھے اسے کھلانا چھوڑے، تو نبی اکرم ﷺ نے جس چیز کی تعلیم دینی تھی آپ ﷺ نے پہلے اس پر خود عمل کیا تاکہ آپ ﷺ علم اور تعلیم کے مقامات کو تفصیل سے بیان کر دیں۔

5699- حدیث صحیح، عبد الرحمن بن ماعز و یقال: ماعز بن عبد الرحمن، و یقال: محمد بن عبد الرحمن بن ماعز، کما سیاتی برقم "5700" و "5702" ذکرہ المؤلف فی "الفتاویٰ 5/109" وری عنہ جمع، أخرج له الترمذی والنسائی، وباقی رجالہ ثقات رجال الصحیح. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد، و3/413 والترمذی "2410" فی الزهد: باب ماجاء فی حفظ اللسان، وابن أبي الدنيا فی "الصمت" "6" "من طرق عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح. وأخرجه الدارمی 2/298 عن أبي نعیم، عن إبراهيم بن إسماعیل بن =

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ لِسَانَ الْمَرْءِ مِنْ أَخْوَفِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ عَصَمَنَا اللَّهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ شَرِّهِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کی زبان ایسی چیز ہے جس کے بارے میں سب سے زیادہ

اندیشہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو اس کے شر سے محفوظ رکھے

5700- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبَانَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَاعِزٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ: قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قَالَ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَشَدُّ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی

ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ اور پھر

استقامت اختیار کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے میں سب سے

زیادہ اندیشہ کس بات کا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس کا۔

ذِكْرُ إِيْجَابِ دُخُولِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ عَمَّا لَا يَحِلُّ

ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جو اپنی زبان کی

ان چیزوں کے حوالے سے حفاظت کرتا ہے جو جائز نہیں ہیں

5701- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِسُتِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَتَوَكَّلْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ اتَّوَكَّلْ لَهُ الْجَنَّةَ

حضرت سہل سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص مجھے دو چیزوں کے درمیان (موجود زبان) کے بارے میں ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

5700- اسناد صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم، ابو

حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه الترمذی "2408" فی الزهد: باب ما جاء فی حفظ اللسان عن محمد بن عیج الأعلى، بهذا

الإسناد. وقال: حسن صحیح غریب. وأخرجه أحمد 5/333، والبخاری "6474" فی الرقاق: باب حفظ اللسان، و "6807" فی

الحدود: باب فضل من ترك الفواحش، والطبرانی "5960"، وابن أبی الدنیاء فی "الصمت" 3، والبیہقی فی

"السنن" 8/166، و فی "الأداب" 393، والبقوی "4122" من طرق عن عمر بن علی، به.

5701- حدیث صحیح، وهو مکرر "5699" و "5700" الزبیدی: هو محمد بن الولید

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حِفْظِ لِسَانِهِ،
لَأَنَّ تَعَاهُدَ اللِّسَانِ أَوَّلُ مَطِيَّةِ الْعِبَادِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے
- کیونکہ زبان کی حفاظت کرنا عبادت گزار لوگوں کا پہلا کام ہے

5702 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلْبِيِّ، بِحِمصَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَاعِزِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَامِرِيِّ، (متن حدیث): أَنَّ سَفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيَّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ آغْتَصِمُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَقِمَّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ،

(توضیح مصنف): ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَاعِزُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَهُوَ مُتَقِنٌ

❁❁ حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جسے میں مضبوطی سے ٹھام لوں، تو نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تم یہ کہو کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ دلنشینہ کس بات کا ہے، تو نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی زبان پکڑی اور پھر فرمایا: اس کا۔

ماعز نامی راوی کا نام ماعز بن عبد الرحمن ہے یہ بات زبیدی نے بیان کی ہے اور یہ راوی متقن ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ مَنْ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ فَمِهِ، وَفَرَجِهِ رُجِي لَهُ دُخُولُ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص اپنے منہ اور شرمگاہ کے حوالے سے محفوظ

ہو گیا اس کے جنت میں داخلے کی امید کی جاسکتی ہے

5703 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): مَنْ وَقَى شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

5702 - إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير ابن عجلان - واسمه محمد - فقد روى له مسلم متابعه، وهو صدوق، وأبو أخالد الأحمر - وهو سليمان بن حبان - وثقه غير واحد من الأئمة، وقال ابن معين: صدوق، وليس بحجة، وذكر له ابن عدي عدة أحاديث أخطأ فيها، فمثلها يكون حسن الحديث.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 ”جس شخص کو دو چیزوں کے درمیان (موجود زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان (موجود شرم گاہ) کے شر سے بچا لیا گیا وہ
 جنت میں داخل ہوگا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْبَدَاءِ فِي اسْبَابِهِ، إِذِ الْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ
 اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے معمولات میں بدزبانی پر عمل پیرا ہو

کیونکہ بدزبانی جفا کا حصہ ہے

5704 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ بْنِ ذُرَيْحٍ، بِعُكْبَرَا قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى
 الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ، وَالْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْحَنَةِ

﴿﴾ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بدزبانی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں لے جاتی ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ قَالَ هُجْرًا فِي كَلَامِهِ

جو شخص کلام کے دوران کوئی بری بات کہہ دیتا ہے اسے صدقہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5705 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ
 الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرَكَ،

فَلْيَصِدَّقْ بِشَيْءٍ

5705 - حدیث صحیح، ابن ابی السری - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في
 "مصنف عبد الرزاق." 15931 "ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/309، ومسلم "1647" في الإيمان: باب "من حلف
 باللات والعزى، فليقل: لا إله إلا الله"، وأبو داود "3247" في الإيمان والنذور: باب الحلف بالأنداد. وأخرجه البخاري "6107"
 في تفسير سورة النجم، و "6650" في الإيمان: باب لا يحلف باللات والعزى ولا بالطواغيت، ومن طريقه البغوي "2433" عن
 هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6107" في الأدب: باب من لم ير إكفار من قال ذلك متاولاً أو جاهلاً،
 و "6301" في الاستئذان: باب كل لهو باطل إذا شغله عن طاعة الله، ومسلم "1647"، والترمذي "1545" في النور والإيمان:
 باب رقم "17"، والنسائي 7/7 في الإيمان: باب الحلف باللات ÷ وابن ماجه "2096" في الكفارات: باب النهي أن يحلف بغير
 الله، والبيهقي 148-149-149 من طريق الزهري، به

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 ”جو شخص ”لات“ اور ”عزى“ کی قسم اٹھاتا ہے اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہتا ہے:
 آؤ تاکہ میں تمہارے ساتھ جاؤں اسے کوئی چیز صدقہ کرنی چاہئے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَرْءَ يَهْوَى فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا
 بِالشَّيْءِ الْيَسِيرِ الَّذِي يَقُولُهُ، وَكَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ رِضًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ بعض اوقات آدمی کوئی معمولی سی بات کہہ دینے کی وجہ سے جہنم میں گرتا
 چلا جاتا ہے جس بات میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچا کر رکھے

5706 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ بَحْرِ
 الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ
 عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
 (متن حدیث): إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوَى بِهَا فِي النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيْفًا
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”آدمی کوئی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا، لیکن وہ اس بات کی وجہ سے ستر برس تک جہنم میں گرتا رہے
 گا۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ

بِهِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے
 اس روایت کو محمد بن ابراہیم تمیمی سے نقل کرنے میں ابن اسحاق نامی راوی منفرد ہے (روایت کے متن میں راوی کا نام
 ابن ہادی ہے جب کہ باب میں یہ نام مختلف ہے)

5707 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُبَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
 بَكْرُ بْنُ مَضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

5706 - حدیث صحیح، محمد بن عثمان بن بحر العقیلی صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشیخین غیر محمد بن

اسحاق، فقد علق له البخاری، وروی له مذكر البیان بان المرء يهوى في النار نعوذ بالله

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
 ”آدمی (بعض اوقات) کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی میں گرے گا جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْقَائِلِ مَا وَصَفْنَا قَدْ يَهُوِي فِي النَّارِ
بِهِ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس چیز کا ہم نے ذکر کیا ہے اسے کہنے والا شخص

بعض اوقات جہنم میں اتنی گہرائی میں جائے گا جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے

5708 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ فِيهَا، يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بعض اوقات بندہ کوئی بات کہتا ہے جسے وہ بڑی بات نہیں سمجھتا، لیکن وہ اس کی وجہ سے جہنم میں اتنی گہرائی میں گرے گا جو اس سے زیادہ ہوگی جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفِي جَوَازِ التَّنَابُزِ بِالْأَلْقَابِ

دوسروں کو برے القاب دینے کے جائز ہونے کی نفی کی اطلاع کا تذکرہ

5709 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

5707 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ابن الہادی: وهو یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہادی البلیسی. وأخرجه مسلم

"49" "2988" فی الزهد: باب التکلم بالکلمۃ یہوی بہا فی النار، عن قتیبۃ بن سعید، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری "6477" فی

الرقاق: باب حفظ اللسان، ومسلم "50" "2988" من طریقین عن ابن الہادی، بہ. وأخرجه أحمد 2/378-379 عن قتیبۃ، عن بکر

بن مضر، عن یزید ابن الہاج، عن محمد بن إبراهیم، عن أبی سلمۃ، عن أبی ہریرۃ. وانظر الحدیث السابق والحدیث الآتی.

5708 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملة بن یحیی، فمن رجال مسلم. ابن وهب:

هو عبد الله بن وهب بن مسلم، وحيوة: هو ابن شريح النجيبى المصرى.

داؤد بن ابی ہند، عن الشعبي، عن الضحاك بن ابی جبیرة، قال:

(متن حدیث): كَانَتْ لَهُمُ الْقَابُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِلَقْبِهِ، فِقِيلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يَكْرَهُهُ، فَانزَلَ اللَّهُ: (وَلَا تَنَابَرُوا بِالْألقَابِ بِئْسَ الإِسْمُ الفُسُوقُ بَعْدَ الإِيمَانِ) (الجمرات: 11)، قَالَ: وَكَانَتِ الأَنْصَارُ يَتَصَدَّقُونَ وَيُعْطُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ، حَتَّى أَصَابَتْهُمُ سَنَةٌ، فَامْسَكُوا، فَانزَلَ اللَّهُ: (وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) (البقرة: 185)

✻✻ حضرت ضحاك بن ابوجبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ان لوگوں کے القاب ہوتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اس کے لقب کے ساتھ بلایا۔ نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ شخص اسے ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو (کسی کے ایمان لانے کے بعد اسے فاسق کہنا برائنام ہے)۔“

راوی بیان کرتے ہیں: انصار کا یہ معمول تھا کہ جو اللہ کا منظور ہوتا وہ صدقہ کیا کرتے تھے اور عطیات دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک مرتبہ انہیں قحط سالی لاحق ہوئی تو انہوں نے ایسا کرنا ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔
”اور تم لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ لے جاؤ اور اچھائی کرو بیشک اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ: قَبِّحَ اللَّهُ وَجْهَكَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے
5710 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْجُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: قَبِّحَ اللَّهُ وَجْهَكَ، وَوَجْهَ مَنْ أَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى

5709 - إسناده صحيح على مسلم غير صحابه، فقد روى له أصحاب السنن وقد سماه المصنف هنا وفي "الفتاوى"

3/199: الضحاك بن ابی جبیرة، وقال: له صحبة، قلت: واختلف فيه على الشعبي، فقال حماد بن سلمة: عن داود بن ابی ہند، عن الشعبي، عن الضحاك بن ابی جبیرة... وری بشر بن المفضل، وإسماعیل بن علیة، عن داود بن ابی ہند، عن الشعبي، عن ابی جبیرة بن الضحاك. قال الحافظ في "الإصابة: 2/197" وهو مقلوب، والصواب أبو جبیرة بی الضحاك. وأخرجه أحمد 5/380 عن حفص بن غياث، عن جراح بن ابی ہنج، عن الشعبي، عن ابی جبیرة، به. وأورده السيوطي في "الجر المنثور 7/563"، وزاد نسبه إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، والبغوي في "معجمه"، والشيرازي في "الألقاب"، وابن مردويه، والبيهقي في "الشعب". وأخرج القسم الفاسي منه الطبراني "970"/22 عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن هذبة، به. وأورده السيوطي في "الدر المنثور 1/500" وزاد نسبه إلى عند بن حميد، والبغوي في "معجمه" وقال الهيثمي في "المجمع 6/317" رواه الطبراني في "الكبير" والأوسط، ورجالهما رجال الصحيح.

صُورَتِهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُرِيدُ بِهِ عَلَى صُورَةِ الَّذِي قِيلَ لَهُ: كَبَحَ اللَّهُ وَجْهَكَ مِنْ وِلْدِهِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْحَطَّابَ لِبَنِي آدَمَ دُونَ غَيْرِهِمْ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَوَجْهٌ مِّنْ أَشْبَهَ وَجْهَكَ، لِأَنَّ وَجْهَ آدَمَ فِي الصُّورَةِ تُشْبِهُ صُورَةَ وِلْدِهِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی شخص یہ بات ہرگز نہ کہے اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرنے اور اس چہرے کو قبیح کرے جو تمہارے چہرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد اس آدمی کی صورت ہے جس سے یہ کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے جو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے اور اس بات کی دلیل کہ یہاں خطاب اولاد آدم کو ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”اور اس چہرے کو جو تمہارے چہرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے“ اس کی وجہ یہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کا چہرہ ان کی اولاد کی شکل و صورت سے مشابہت رکھتا ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ قَوْلَ الْمَرْءِ: لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ،
مِمَّا قَدْ يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةَ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی کا یہ کہنا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے“ ان کلمات میں شامل ہے جن کے حوالے سے اس آدمی کو سزا ملنے کا خوف ہے۔

5711 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

5710 - إسناده حسن من أجل ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة وهو صدوق، وقد توبع سفيان، هو ابن عيينة، وسعيد هو ابن أبي عروبة. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" 172" و"173"، والحميدي "1120" والآجری فی "الشریعة" ص 314 من طريق سفيان، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 2/251 و434، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 36 و37، والنخعي في "تاريخه" 2/220-221 والبيهقي في "الأسماء والصفات" 2/17 من طريقين عن ابن عجلان. وأخرجه الآجری ص 314 عن إبراهيم بن الهيثم الناقد، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الطُّطَيْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفِيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وقد تقدم حديث أبي هريرة: إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُخْتَبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَايَ صُورَتَهُ "برقم 5605"

5711 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صالح بن حاتم بن وردان، فمن رجال مسلم. أبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب. وهو في "مسند أبي يعلى" 1529" وأخرجه الطبراني "1679" عن عبدان بن أحمد، عن صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2621" في البر والصلة: باب النهي عن تقنيط الإنسان من رحمة الله تعالى، والطبراني "1679" من طريقين عن معتمر بن سليمان، به.

قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ، فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَخْطَطُ عَمَلَكَ

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا“ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے فلاں کی مغفرت کر دی اور تمہارے عمل کو ضائع کر دیا۔“

ذِكْرُ وَصْفِ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا قَالَ

ان دو آدمیوں کی صفت کا تذکرہ جن میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے یہ بات کہی

5712 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا

ضَمُضَمُ بْنُ جَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ مُصَفَّرٍ رَأْسَهُ، بَرَّاقِ الشَّيْبَاءِ، مَعَهُ رَجُلٌ أَدْعَجٌ، جَمِيلُ الرَّوْحَةِ، شَابٌّ، فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا يَمَامِيُّ تَعَالَى، لَا تَقُولَنَّ لِرَجُلٍ أَبَدًا: لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ، وَاللَّهِ لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَبَدًا، قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ: أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: إِنَّ هَذِهِ لَكَلِمَةٌ يَقُولُهَا أَحَدُنَا لِبَعْضِ أَهْلِهِ أَوْ لِحَادِمِهِ إِذَا غَضِبَ عَلَيْهَا، قَالَ: فَلَا تَقُلْهَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَانَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاحِشَيْنِ، أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، وَالْآخَرُ مُذْنِبٌ، فَأَبْصَرَ الْمُجْتَهِدُ الْمُذْنِبَ عَلَى ذَنْبٍ، فَقَالَ لَهُ: أَقْصِرْ، فَقَالَ لَهُ: خَلَيْتِي وَرَبِّي، قَالَ: وَكَانَ يُعِيدُ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: خَلَيْتِي وَرَبِّي، حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ، فَاسْتَعْظَمَهُ، فَقَالَ: وَيَحَكَ أَقْصِرْ قَالَ: خَلَيْتِي وَرَبِّي، أَيْعَنْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا، أَوْ قَالَ: لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَبَدًا، فَبِعَيْتِ الْبَيْهَمَا مَلَكٌ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ جَلًّا وَعَعْلًا، فَقَالَ رَبُّنَا لِلْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ عَالِمًا؟ أَمْ كُنْتَ قَادِرًا عَلَيَّ مَا فِي يَدِي؟ أَمْ تَحْظُرُ رَحْمَتِي عَلَى عَبْدِي؟ أَذْهَبَ إِلَيَّ الْجَنَّةِ يُرِيدُ الْمُذْنِبُ وَقَالَ لِلْآخَرِ: أَذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ، فَوَالِدِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلِّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْ بَقِيَتْ دُنْيَاهُ وَأَخْرَجَتْهُ

5712 - إسنادہ حسن، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر ضمضم بن جوس، فقد روى له الأربعة وهو ثقة، وعكرمة وإن كان

من رجال مسلم فيه كلام ينزله عن رتبة الصحیح. أبو الوليد الطيالسی: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه أحمد 363/2 و363/3، وأبو داود 4901 "في الأدب: باب في النهي عن البغي، والمزى في "تهذيب الكمال" في ترجمة ضمضم بن جوس، من طرق عن عكرمة بن عمار، بهذا الإسناد.

حضرت ضمیم بن جوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک عمر رسیدہ شخص تھا جس کے بالوں کا رنگ زرد تھا، اس کے دانت انتہائی چمکدار تھے اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا جو بہت خوب صورت اور جوان تھا بوڑھے شخص نے کہا: اے یمامی تم آگے آؤ تم کسی بھی شخص کو یہ کہی نہ کہنا ”اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے“ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا، میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے انہوں نے جواب دیا: میں ابو ہریرہ ہوں میں نے کہا: اس طرح کا کلمہ تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا خادم کے لیے استعمال کرتا ہے جب وہ اس پر غصے کا اظہار کرتا ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم یہ نہ کہنا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”نبی اسرائیل میں دو آدمی تھے جو ایک دوسرے کے بھائی بنے ہوئے تھے ان میں سے ایک شخص عبادت میں اہتمام کرتا تھا اور دوسرا گنہگار تھا عبادت گزار شخص نے گناہ کرنے والے شخص کو دیکھا تو اس سے کہا تم اس میں کمی کر دو تو دوسرے شخص نے کہا: تم یہ معاملہ میرے اور میرے پروردگار کے درمیان رہنے دو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس شخص نے اپنی بات اس کے سامنے دہرائی تو اس شخص نے آگے سے یہی جواب دیا: تم مجھے اور میرے پروردگار کو چھوڑ دو یہاں تک کہ عبادت گزار نے ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو اسے اس کا گناہ بڑا لگا اس نے کہا: تمہارا ستیاناں ہو تم گناہ کرنے سے باز آ جاؤ۔ دوسرے شخص نے کہا: تم مجھے اور میرے پروردگار کو چھوڑ دو کیا تمہیں مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے تو عبادت گزار نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کبھی نہیں کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر ان دونوں کی طرف فرشتے کو بھیجا گیا اس نے ان دونوں کی ارواح کو قبض کر لیا وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اکٹھے ہوئے تو پروردگار نے عبادت گزار سے دریافت کیا: کیا تم عالم ہو یا تم اس بات پر قدرت رکھتے ہو کہ جو کچھ میرے اختیار میں ہے یا تم میری رحمت کو میرے بندے پر ہونے سے روکتے ہو تم جنت کی طرف جاؤ۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی اللہ تعالیٰ نے گنہگار شخص سے یہ فرمایا) اور دوسرے سے فرمایا اسے جہنم کی طرف لے جاؤ

(نبی اکرم ﷺ یا شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے ایک ایسی بات کہی ہے جس نے اس کی دنیا اور آخرت کو برباد کر دیا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِضَافَةِ الْأُمُورِ إِلَى الْبَارِي
جَلَّ وَعَلَا، دُونَ التَّشْكِي مِنْ دَهْرِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ امور کی نسبت اللہ تعالیٰ

کی طرف کرے اور اس بارے میں زمانے سے شکایت نہ کرے

5713 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: وَأَخِيَّةَ الدَّهْرِ، لِإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کوئی بھی شخص یہ نہ کہے: زمانے کا ستیاناس ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے (کو چلانے والا) ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ
اس کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:
”اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے“

5714 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ فُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ اللَّهُ: يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان زمانے کو برا کہتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں رات اور دن میرے دست قدرت میں ہیں۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَصْرَحُ بِأَنَّ الدَّهْرَ يُنْسَبُ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى حَسَبِ الْخَلْقِ،
ذُوْنَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْ صِفَاتِهِ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالَى عَنْهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے زمانے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق ہونے کے حوالے سے کی جاتی ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے زمانہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں شامل ہے ہمارا پروردگار اس سے بلند و برتر ہے (کہ اس کی کسی مخلوق کو اس کی صفات میں شامل کیا جائے)

5715 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

5714 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملة فمن رجال مسلم ابن وهب: هو عبد الله

بن وهب، ويونس: هو ابن يزيد الأبله. وأخرجه مسلم "1" "2246" عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1" "2246"، والطبري 25/152، والبيهقي 3/365 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه البخاري "6181" في الأدب: باب لا نسبو الدهر، والبيهقي 3/365 من طريق الليث، عن يونس، به. والبهقي "3388" من طريق بن سيرين، عن أبي هريرة. أخرجه أحمد 2/318 والبيهقي في "الأسماء والصفات 1/247" عن عبد الرزاق بن همام، عن أبي هريرة.

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَمَا نَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا يُهْلِكُنَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، هُوَ الَّذِي يُهْلِكُنَا، وَيُمِيتُنَا، وَيُحْيِينَا، قَالَ اللَّهُ: (مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا) الْآيَةَ (العالية: 24)

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: يُؤَذِّنُنِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بَيَان كَرْتِے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ کہا کرتے تھے ہمیں رات اور دن نے برباد کر دیا انہوں نے ہی ہمیں برباد کیا ہے انہوں نے ہی ہمیں موت دی ہے انہوں نے ہی ہمیں زندہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”یہ نہیں ہے مگر ہماری دنیاوی زندگی۔“

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ زمانے کو برا کہتا ہے کیونکہ میں زمانہ ہوں معاملہ میرے دست قدرت میں ہے میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں جب میں چاہوں گا انہیں روک لوں گا۔“

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ تَحْفِظِ اللِّسَانِ عَنْ مَا يَضْحَكُ بِهِ جُلَسَاؤُهُ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زبان کی ان باتوں کے حوالے سے حفاظت کرے جس کی وجہ سے اس کے ہم نشین ہنس پڑتے ہیں

5716 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْعَتَكِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَضْحَكُ بِهَا جُلَسَاءُهُ، يَهْوَى بِهَا مِنْ أَعْدَاءِ مِنَ الثُّرَيَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص کوئی بات کہتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ساتھیوں کو ہنسا دیتا ہے، لیکن وہ اس کی وجہ سے (جہنم میں) اس سے زیادہ گہرائی میں جائے گا جتنا ثریا (ستارا اونچا ہے)“

ذِكْرُ الرَّجْوِ عَنْ أَنْ يَقُولَ الْمَرْءُ بِلِسَانِهِ مَا عَلَيْهِ دُونَ الَّذِي يَكُونُ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی زبان کے ذریعے کوئی ایسی بات کہے

جس کا وبال اس پر ہو وہ کوئی ایسی بات نہ کہے جس کا اسے فائدہ ہو

5717 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمِ الْبَزَّازِ الْبَغْدَادِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(مثن حدیث): أَيَمُّنُ امْرِئٌ، وَأَشَامُهُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ

قَالَ وَهْبٌ: - يَعْنِي لِسَانَهُ -

✽ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”آدمی کی خوش بختی اور اس کی بد بختی اس کے دونوں جہڑوں کے درمیان ہے۔“

وہب نامی راوی کہتے ہیں: یعنی اس کی زبان میں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ تَشْقِيقِ الْكَلَامِ فِي الْأَلْفَاظِ، إِذَا قَصِدَ بِهِ غَيْرُ الدِّينِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ الفاظ میں کلام کو بنا کر کیا جائے

جب کہ اس کے ذریعے مراد دینی فائدے کے علاوہ ہو

5718 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

(مثن حدیث): قَامَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيبَيْنِ، فَتَكَلَّمَا، ثُمَّ قَعَدَا، فَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ خَطِيبُ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمَ، فَعَجِبُوا مِنْ كَلَامِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا بِقَوْلِكُمْ، فَإِنَّمَا تَشْقِيقُ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّ مِنَ الْبَيَانَ سِحْرًا

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرق کی طرف سے آنے والے دو آدمی خطبہ دینے کے لیے کھڑے

ہوئے ان دونوں نے بات چیت کی پھر وہ دونوں بیٹھ گئے پھر حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے وہ کھڑے

ہوئے انہوں نے بات چیت کی لوگوں کو ان کا کلام پسند آیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اے لوگو! عام محاورے کے مطابق بات چیت کیا کرو کیونکہ کلام کو زیادہ بنانا سنوارنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور

5717 - إسناده صحيح على شرط الشيخين خيمته: هو ابن عبد الرحمن. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 198/17 "من

طريقين عن محمد بن المثني، بهذا الإسناد. وذكره الهيمى في "المجمع" 10/300، فقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

5718 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عامر العقدي: عبد الملك بن عمرو القيسي البصري. وأخرجه أحمد

2/94، والبخاري في "الأدب المفرد" 875 "عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وأخرج البخاري في الأدب المفرد: 876"

باب كثرة الكلام، من طريق حميد أنه سمع أنسا يقول: خطب رجل عند عمر، فآثر الكلام، فقال عمر إن كثرة الكلام في الخطب

من شقائق الشيطان. وهو في كتاب "الصمت" 152 "لابن أبي الدنيا. وانظر الحديث رقم. "5795" والشقائق جمع شقيقة:

وهي الجلدة الحمراء التي يخرجها الحمل من جوفه، فينفخ فيها فتظهر من شدقه.

بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ مُجَانِبَةِ الْكَلَامِ الْكَثِيرِ، وَتَضْيِيعِ الْمَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ زیادہ

بات چیت کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے اجتناب کرے

5719- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: (متن حدیث): كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةَ: أَنْ أَكْتُبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ قَالَ ابْنُ عَلِيَّةَ: إِضَاعَةُ الْمَالِ: انْفَاقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ

❁ امام شعیبی بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری نے مجھے یہ بات بتائی: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ لکھوایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے فضول بحث کرنا، مال کو ضائع کرنا اور بکثرت سوال کرنا (یا مانگنا)“

ابن علیہ کہتے ہیں: مال کو ضائع کرنے سے مراد یہ ہے: اسے ناحق طور پر خرچ کیا جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ رَاعَى أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الشَّعْبِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں شعیبی نامی راوی منفرد ہے

5720- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، بِنَسَاءَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ

5719- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن عليّة: هو إسماعيل بن إبراهيم، وخالد: هو ابن مهران، وابن أشوع: هو سعيد بن عمرو، وكاتب المغيرة: اسمه وراذ. وأخرجه أحمد 4/249، والبخاري "1477" في الزكاة: باب قول الله تعالى (ولا يسألون الناس إلحافاً)، ومسلم "13/134/3" في الأفضية: باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة، والطبراني "900"/20 من طريق ابن عليّة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث "5555" و"5556"

5720- حديث صحيح، إسناده حسن على شرط مسلم، عبد الرحمن بن إسحاق وهو ابن عبد الله بن الحارث المدني - فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. نصر بن علي: هو ابن نصر الجهضمي. وقد تقدم برقم "3379"

بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ كَمِيزَةٌ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةُ الْمَالِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فضول بحث کرنے، بکثرت سوال کرنے (یا مانگنے) اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَسْتَعْمِلَ الْمَرْءُ فِي أَسْبَابِهِ اللَّوَّ،

ذُونَ الْإِنْقِيَادِ بِحُكْمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِيهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے معاملات میں ”اگر“

کہنے سے بچے اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کرے

5721- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَكُلُّ عَلَى خَيْرٍ، آخِرُ مَنْ عَلَى مَا

يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْبُرُ، فَإِنَّ غَلَبَكَ شَيْءٌ، فَقُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ، وَإِيَّاكَ وَاللَّوَّ، فَإِنَّ اللَّوَّ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انیس نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہوتا ہے ویسے دونوں بھلائی پر ہوتے ہیں تم اس چیز کا

لاج کرو جو تمہیں فائدہ دے گی اور تم عاجز نہ آ جاؤ اگر کوئی چیز تم پر غالب آ جائے تو تم یہ کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ

تقدیر تھی جو اس کو منظور تھا (وہی ہوا) اور تم ”اگر“ کہنے سے بچو! (یعنی یہ کہنا کہ اگر یہ ہو جاتا تو وہ ہو جاتا) کیونکہ ”اگر“

شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے۔“

5721- إسنادہ حسن - ابن عجلان - هو محمد - روى له مسلم متابعه وهو صدوق، وقد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال

الشيخين. وأخرجه ابن ماجه "4168" فى الزهد: باب التوكل واليقين، والطحاوى وأخرجه أحمد 2/366 و370، والنسائى فى

"عمل اليوم والليلة" 623 "و" 624، والطحاوى "260" و" 261" من طريق محمد بن عجلان، عن ربيعة بن عثمان، عن الأعرج،

عن أبي هريرة. وأخرجه ابو نعيم فى "الحلية" 10/296، "والخطيب فى "تاريخه" 12/223 "من طريق بن عيينة عن أبيه، عن أبي

هريرة.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ خَبَرَ ابْنِ عَجَلَانَ مُنْقَطِعٌ، لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْأَعْرَجِ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے ابن
عجلان کی نقل کردہ روایت منقطع ہے انہوں نے یہ روایت اعرج سے نہیں سنی ہے

5722 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْفَارِسِيُّ، بِدَارِا، مِنْ دِيَارِ رِبْعَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ
الطَّلَاطِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَلِي كُلِّ الْخَيْرِ، فَاحْرُضْ
عَلَى مَا تَنْتَفِعُ بِهِ، وَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ وَلَا تَعِجْزْ، فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ: قُلْ:
قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ اللَّوَّ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَجَلَانَ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنَ الْأَعْرَجِ، وَسَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ
بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، فَسَمَرَةٌ كَانَتْ يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْأَعْرَجِ مُفْرَدًا، وَتَارَةً يَرَوِيهِ عَنْ رَجُلٍ، عَنِ
الْأَعْرَجِ مُفْرَدًا

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”طاقت ورمون اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے ویسے دونوں ہی بھلائی پر
ہوتے ہیں تم اس چیز کا لالچ کرو جس کے ذریعے تم نفع حاصل کرو اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو اور تم
عاجز نہ آ جاؤ اگر تمہیں کوئی نقصان لاحق ہو تو یہ نہ کہو کہ اگر میں نے اس اس طرح کر دیا ہوتا (تو یوں ہو جاتا) بلکہ یہ کہو
کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر (کے مطابق تھا) جو اس نے چاہا ویسا ہی کیا کیونکہ لفظ ”اگر“ شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا
ہے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے، ابن عجلان نے یہ روایت اعرج سے سنی ہو اور انہوں نے یہ
روایت محمد بن یحییٰ کے حوالے سے اعرج سے سنی ہو تو ایک مرتبہ انہوں نے یہ روایت کے حوالے سے نقل کر دی اور ایک مرتبہ یہ
روایت ایک شخص کے حوالے سے نقل کر دی۔

5722 - إسناده حسن على شرط مسلم، ربعية بن عثمان وإن روى له مسلم فيه كلام يحطه عن رتبة الصحيح. ابن إدريس:

هو عبد الله. وأخرجه مسلم "2664" في القدر: باب في الأمر بالقوة وترك العجز، وابن ماجه "79" في المقدمة: باب في القدر:
وابن أبي عاصم في "السنة" 356، والطحاوي في "مشكل الآثار" 262، والبيهقي في "السنن" 10/89، وفي "الأسماء
والصفات" 1/263، والمزني في "تهذيب الكمال" 9/135 "من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِمَا حَرَتْ: زَرَعْتُ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی جو کھیتی باڑی کرتا ہے اس کے لیے

یہ لفظ استعمال کرنے "میں نے زراعت کی"

5723- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حَمْسِينَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَثْنٌ حَدِيثٌ): لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: زَرَعْتُ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: حَرَّوْتُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ) (الواقعة: 64)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: "میں نے زراعت کی بلکہ وہ یہ کہے میں نے کھیتی باڑی کی۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

"تمہاری کیا رائے ہے کیا تم نے اس میں کھیتی باڑی کی ہے کیا تم زراعت کرتے ہو یا ہم زراعت کرنے والے ہیں۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَقُولَ الْمَرْءُ: حَبَّثْتُ نَفْسِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی یہ کہے "میرا نفس خبیث ہو گیا ہے"

5724- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذَّهَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

5723- إسناده صحيح، مسلم بن أبي مسلم الرجمي ذكره المؤلف في "الفتاوى 9/158"، ووثقه الخطيب في ووثقه الخطيب في تاريخ "بغداد 13/100"، ومخلد بن الحسين: روى له النسائي ومسلم في مقدمة "صحيحه"، وهو ثقة، ومن فوقهما من رجال الشيخين وأخرجه الطبري في "جامع البيان 27/138" وأبو نعيم في "حلية الأولياء 8/267" من طريق مسلم بن أبي مسلم "تحرف في المطبوع من "الحلية" إلى: مسلم بن أبي سليم "بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع 120/4" وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" والبخاري، وفيه مسلم بن أبي مسلم الجرمي ولم أجد من ترجمه وبقية رجاله ثقات.

5724- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري. سفیان: هو الثوري. وأخرجه البخاري "6179" في "الأدب" باب لا يقل: خبثت نفسي، وفي "الأدب المفرد" "809"، ومن طريقه البغوي "3390" عن محمد بن يوسف الفريابي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2250" في الألفاظ: باب كراهة قول الإنسان: خبثت نفسي، وأحمد 51/209 و6/231 و281 و209 و4979" في "الإدب" باب لا يقال: خبثت نفسي، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "1049"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "342" بتحقيقنا، والطبراني في "الأوسط" "2633" من طرق عن هشام بن عروة، به ولفظ أي داود: "جاشب" بدل "خبثت". وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "1050" "والطبراني في "الأوسط" "1334" من طريق الزهري، وأحمد 66/6 من طريق أبي الأسود، كلاهما عن عروة، به.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبَثَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسْتُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ وہ یہ کہے: یہ تھکاوٹ کا شکار ہو گیا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يَقُولَ الْمَرْءُ فِي أُمُورِهِ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے کاموں میں یہ کہے:

”جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور جو حضرت محمد ﷺ نے چاہا“

5725 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بَسْتَرَقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ

بَحْرِ بْنِ الْبَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَى رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ أَنَّهُ لَقِيَ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ،

فَاعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَقَوْمٌ، لَوْلَا أَنْكُمْ تَقُولُونَ: عَزِيرُ ابْنِ اللَّهِ، فَقَالُوا: وَأَنْتُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا أَنْكُمْ تَقُولُونَ:

مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَلَقِيَ قَوْمًا مِنَ النَّصَارَى، فَاعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا أَنْكُمْ

تَقُولُونَ: الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ، فَقَالُوا: وَأَنْتُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا أَنْكُمْ تَقُولُونَ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَصَّ

ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ أَسْمَعُهَا مِنْكُمْ فَتَزُدُونِي، فَلَا

تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ

ان کی ملاقات کچھ یہودیوں سے ہوئی انہیں ان کی ہیئت پسند آئی تو انہوں نے کہا: تم لوگ بالکل ٹھیک قوم ہو اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ

حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں ان یہودیوں نے کہا: تم لوگ بھی ٹھیک قوم ہو اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ جو اللہ نے چاہا اور جو

5725 - حدیث صحیح، الحسن بن علی بن بحر بن البری، ذکرہ المؤلف فی "لغاتہ 8/468"، "والزمزی فی "تہذیب

الکمال" وابن ماکولا فی "الإكمال 1/400" فیمن روی عن ابیہ علی بن بحر، وقد تابعہ أبو أمیة الطرسوسی - واسمہ محمد بن

إبراهیم بن مسلم الخزاعی - عند الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار 237" بتحقیقنا وهو حافظ صدوق، وقوله "ابن البری" کذا

الأصل، وهو كذلك فی "الإكمال" قال ابن ناصر الدین فی "توضیح المشتبه": "وغير الأمير یقولہ بالتکثیر "بری" وهو الأشهر،

وباقی رجالہ ثقات، إلا أن عبد الملك بن عمیر قد تغیر حفظه، وقد اختلف علیہ فیہ، فرواه معمر عنه هکذا، ورواه سفیان بن عیینة

عنه، عن حذیفة، أخرجه أحمد 5/393، وابن ماجه "2118"، والنسائی فی "عمل الیوم واللیلة" 984" "وراه شعبه عنه، عن ربیع،

عن الطفیل بن سخیرة أخی عائشة. أخرجه الدارمی 2/259، وتابعه أبو عوانة ن عبد الملك به عند ابن ماجه "2118"، وتابعه أيضاً

حماد بن سلمة عنه به، عند أحمد 5/72، فتافق هؤلاء یرجع أنه عن ربیع، عن الطفیل، ولیس عن حذیفة وانظر "الفتح 11/549"

حضرت محمد ﷺ نے چاہا پھر ان کی ملاقات کچھ عیسائیوں سے ہوئی انہیں ان کی ہیت پسند آئی تو انہوں نے کہا تم لوگ بالکل ٹھیک ہو اگر تم لوگ یہ نہ کہو کہ حضرت مسیح اللہ کے بیٹے ہیں تو ان عیسائیوں نے بھی کہا تم لوگ بھی بالکل ٹھیک ہو اگر تم لوگ یہ نہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور جو حضرت محمد ﷺ نے چاہا۔

اگلے دن صبح انہوں نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں پہلے بھی یہ الفاظ تمہاری زبانی سنتا تھا اور تم اس کے ذریعے مجھے اذیت پہنچاتے تھے اب تم یہ نہ کہنا: جو اللہ نے چاہا اور جو حضرت محمد ﷺ نے چاہا۔

ذِكْرُ الْإِبْخَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُسْتَبِينَ اللَّذِينَ يَكْذِبَانِ فِي سَبَابِهِمَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو گالیاں دینے والے ان دو افراد کی

صفت کے بارے میں ہے جو آپس میں بات چیت میں غلط بیانی کرتے ہیں

5726 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمٍ بْنِ خَالِدِ الْبَيْرْتِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِي يَسْتَمْنِي وَهُوَ ذُوْنِي، أَفَأَتَقِمُّ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْتَبَانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذِبَانِ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میری قوم سے تعلق رکھنے والا

ایک شخص مجھے برا کہتا ہے وہ مجھ سے کم مرتبے کا مالک ہے کیا میں اس سے انتقام لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے

کو گالی دینے والے دونوں افراد ذو شیطان ہوتے ہیں وہ دونوں جھگڑا کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

5727 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ يَسْتَمْنِي مِنْ قَوْمِي وَهُوَ ذُوْنِي، أَعْلَى مِنْ بَاسِي أَنْ أَتَصْبِرَ

مِنْهُ؟ قَالَ: الْمُسْتَبَانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذِبَانِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَطْلَقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الشَّيْطَانِ عَلَى الْمُسْتَبِّ عَلَى سَبِيلِ

الْمُجَاوَرَةِ، إِذِ الشَّيْطَانُ ذَلَّةٌ عَلَى ذَلِكَ الْفِعْلِ، حَتَّى تَهَاتَرَ وَتَكَاذَبَ، لَا أَنَّ الْمُسْتَبِينَ يَكُونَانِ شَيْطَانَيْنِ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میری قوم کا ایک شخص مجھے برا

کہتا ہے وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں اس سے کوئی انتقام لوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

5726 - إسنادہ صحیح علی شرط الصحیح. ابن ابی عروبة: هو سعید، ومطرف: هو ابن عبد الله بن القيسير. وأخرج

أحمد 4/162، والطبرانی "1001/17 من طریق يحيى بن سعيد القحطاني، بهذا الإسناد.

ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد دونوں شیطان ہوتے ہیں جو دونوں بات کو بڑھاتے ہیں اور غلط بیانی کرتے ہیں۔
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنے والے شخص کے لیے لفظ شیطان مجاورت کے طور پر استعمال کیا ہے کیونکہ شیطان اس شخص کی رہنمائی اس فعل کی طرف کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بات بڑھاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے برا کہنے والے دونوں افراد واقعی شیطان بن جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ مُجَابَوَةِ أَخِيهِ عِنْدَ سَبَابٍ يَكُونُ بَيْنَهُمَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے جب (اس کے اپنے بھائی کے ساتھ لڑائی کے دوران نوبت گالی گلوچ تک آئے) تو وہ اپنے بھائی کو گالی دینے سے بچے
5728 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): الْمُسْتَبَانُ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِئِ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَتَّعِدِ الْمَظْلُومُ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک دوسرے کو برا کہنے والے دونوں افراد جو بھی کہتے ہیں: اس کا وبال ان دونوں میں سے آغاز کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک مظلوم زیادتی کا مرتکب نہ ہو۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمُسْتَبِينَ مَا قَالَا كَانَ عَلَى الْبَادِئِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ آپس میں گالی گلوچ کرنے والوں کے

گناہ کا وبال اس شخص پر ہوتا ہے جو اس کا آغاز کرتا ہے

5729 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5728 - إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قنعب. وأخرجه أبو داود "4894" في الأدب: باب المستبان، عن القعنبي، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1981" في البر والصلة: باب ما جاء في الشتم، عن قتيبة، عن عبد العزيز بن محمد، به. وقال حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/35 و 488 و 517 من طريقين عن العلاء، به.

5729 - إسناده صحيح على شرط مسلم. موسى بن إسماعيل: هو المبقرى أبو سلمة التبوذكي. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" 423، ومسلم "2587" في البر: باب النهي عن السباب، والبيهقي 10/235، والبقوي "3553" من طرق عن إسماعيل بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): إِنَّ الْمُسْتَبِينَ مَا قَالَا، فَهُوَ عَلَى الْبَادِءِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد جو بھی ایک دوسرے کو برا کہتے ہیں: اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ سَبِّ الْمَحْدُودِينَ إِذَا حُدًّا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جس پر حد جاری کی گئی ہو اسے گالی دی جائے

5730 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُرُوزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

صَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ، فَقَالَ: اضْرِبُوهُ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا الشَّيْطَانَ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شرابی کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

لوگ اس کی پٹائی کرو تو ہم سے کسی شخص نے اسے ہاتھ کے ذریعے مارا کسی نے اسے جوتے کے ذریعے مارا حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح نہ کہو تم اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ سَبِّ الْمَرْءِ الدِّيَكَةِ، لِأَنَّهَا تَحْتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی مرغ کو گالی دے کیونکہ وہ مسلمانوں کو نماز کی ترغیب دیتا ہے

5731 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5730 - إسناده صحيح، إسحاق بن إبراهيم المرزوي - وهو ابن أبي إسرائيل بن كامجرا - روى له أبو داود والنسائي وهو ثقة،

ومن لوقه ثقات من رجال الشيخين يزيد بن عبد الله - هو ابن أسامة بن الهاد، ومحمد بن إبراهيم - هو ابن الحارث التيمي. وأخرجه

أحمد 3002/299، والبخاري "6777" في الحدود: باب الضرب بالجرید والنعال، و: "6781" باب ما يكره من لعن شارب

الخمير، وأبو داود "4477" في الحدود: باب الحد في الخمر، والنسائي في "الكبرى" كما في "الصحفة"

10/474، والبيهقي 8/312، والبخاري "2607" من طرق عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد. وأخرجه مطولاً أبو داود "4478"،

والبيهقي 8/312 من طرق عن يزيد بن عبد الله، به.

(متن حدیث): لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ، فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ

✽✽ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ الرِّيَّاحِ، إِذِ الرِّيَّاحُ رُبَّمَا آتَتْ بِالرَّحْمَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ”ہوا“ کو برا کہا جائے کیونکہ یہ بعض اوقات رحمت لے کر آتی ہے

5732 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَابِتُ الزُّرْقِيُّ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ الرِّيحَ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ

خَيْرِهَا، وَاسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے جو رحمت کو لے کر آتی ہے اور عذاب کو بھی لے کر آتی ہے تو تم اسے برا

نہ کہو تم اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

5731 - إسنادہ صحيح على شرط الشيخين. أبو خيشمة: هو زهير بن حرب، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن

مسعود. وأخرجه أحمد 5/192-193 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي "957"، وأحمد 5/192. والنسائي في

"اليوم واللييلة" 945"، والطيبراني "5209"، وأبو القاسم البغوي في "الجمديات" 2999"، وأبو محمد البغوي في "شرح

السنة" 3270" من طرق عن عبد العزيز بن عبد الله، به. وأخرجه عبد الرزاق "20498"، والحميدي "814"، وأحمد 4/115،

وأبو داود "5101" في الأدب: باب ما جاء في الديك والبهايم، والطيبراني "5208" و"5210" و"5212"، والبغوي "3269" من

طرق عن صالح بن كيسان، به. وأخرجه الطبراني "5211" من طريق عبد العزيز بن رفيع، عن عبيد الله بن عبد الله، به. وأخرجه

النسائي في "اليوم واللييلة" 946" من طريق زهير بن محمد، عن صالح بن كيسان، عن عبيد الله بن عبد الله مرسلًا.

5732 - إسنادہ صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ثابت بن قيس الزرقى، وهو ثقة روى له أصحاب السنن. وأخرجه

أحمد 2/250 و409 و437، والبخارى في "الأدب المفرد" 720"، ولبن ماجه "3727" في الأجب: باب النهى عن سب الريح،

والنسائي في "عمل اليوم واللييلة" 932"، والحاكم 4/285، والبيهقي 3/361 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. ووضحه

الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "2004"، وأحمد 2/267-268 و518، وأبو داود "5097" في الأدب: باب ما

يقول إذا هاجت الريح، والنسائي في "اليوم واللييلة" 931"، والبيهقي 3/361، والبغوي "1153" من طرق عن الزهري، به

وأخرجه النسائي "929" من طريق سعيد بن المسيب، و"930" من طريق عمرو بن سليم الزرقى، كلاهما عن أبي هريرة.

بَابُ الْكُذِبِ

باب! جھوٹ کا بیان

5733- حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أُمِّهِ أَمِّ كَلْثُومَ بِنْتِ عُقْبَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُضْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ لَيْسِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا

❁❁ سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو (غلط بیانی کر کے) لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے وہ شخص بھلائی پھیلاتا چاہتا ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بھلائی کی بات کہتا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ تَعَوُّدِ الْمَرْءِ الْكُذِبَ فِي كَلَامِهِ، إِذِ الْكُذِبُ مِنَ الْفُجُورِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے کلام میں جھوٹ کو شامل کرے کیونکہ جھوٹ گناہ ہے

5734- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّلَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطِ بْنِ

5733- إسناده صحيح، على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير شعيب بن الليث، ويحيى بن أيوب - وهو الغافقي - فمن رجال مسلم ويحيى هذا قد توبع. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 4/86، والطبراني "188"/25 من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1656" و"عبد الرزاق" 20196، وأحمد 403/6 و404، والبخاري "2692" في الصلح: باب ليس الكاذب الذي يصلح بين الناس، وفي "الأدب المفرد" 385، ومسلم "2605" في البر والصلة: باب تحريم الكذب وبيان المباح منه، وأبو داود "4920" و"4921" في الأدب: في إصلاح ذات البين، والترمذي "1938" في البر والصلة: باب ما جاء في إصلاح ذات البين، والطحاوي 4/86-87، والطبراني في "الصغير" 282، وفي "الكبير" "183"/25 و"184" و"185" و"186" و"189" و"... و"190" و"201"، والبيهقي في "السنن" 10/197 و"197-198"، وفي "الأدب" 131، والبيهقي "3539" من طرق عن الزهري، به. وعند بعضهم زيادة، وهي: "وقالت أم كلثوم: ولم أسمع به يرخص في شيء مما يقوله الناس إلا في ثلاث: الحرب، والإصلاح بين الناس، وحديث الرجل امرأته، وحديث المرأة زوجها". وأخرجه الطبراني "202"/25 من طريق فضيل بن سليمان، عن حميد، به. وأخرجه أيضا "202"/25 من طريق سعيد بن إبراهيم، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن. عن أم كلثوم.

إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ، وَهُمَا فِي النَّارِ

✽ ✽ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم پر سچائی کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ گناہوں کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْكُذِبِ يُسْوَدُ وَجْهَ صَاحِبِهِ فِي الدَّارَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جھوٹ اپنے بولنے والے کے چہرے کو دونوں جہان میں سیاہ کر دیتا ہے

5735 - (متن حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْبِيرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّا الْكُذِبَ يُسْوَدُ الْوَجْهَ، وَالنَّمِيمَةَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

✽ ✽ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”خبردار بے شک جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلی کرنا قبر کے عذاب کا باعث ہے۔“

5734 - إسناده صحيح، إسحاق بن إسماعيل الطالقاني روى له أبو داود، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير أوسط بن إسماعيل، فقد روى له النسائي وابن ماجه وهو ثقة. وأخرجه أحمد 1/7 عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي ص 3، والحميدي "7"، وأحمد 1/3 و5 البخاري في "الأدب المفرد" 724"، وابن ماجه "3849" في الدعاء بالمغو والعافية، والمروزي في "مسند أبي بكر" 93" و"93" و"95"، وأبو يعلى "121" من طرق عن شعبة، به وقد تحرف يزيد بن خمير في "الأدب المفرد" إلى سويد بن حجير. وأخرج أحمد 1/8 والنسائي في "عمل اليوم والليلة" 883" من طريق معاوية بن صالح، عن سليم، به. وأخرجه أحمد 1/9، والمروزي "6"، والنسائي "885"، وأبو يعلى "8" من طريق عمر بن الخطاب، عن أبي بكر. وأخرجه أحمد 1/8 و11 من طريق أبي عبيدة، عن أبي بكر.

5735 - إسناده ضعيف جداً، زياد بن المنذر - وهو أبو الجارود الظفي - اتفقوا على ضعفه، كذبه يحيى بن معين، وقد التمس أمره على المؤلف، فذكره في "الثقات" 6/326 - "327"، وفي "المجروحين" 1/306، "طبعاً منه أنهما اتان، مع أنه هو هو كما ن عليه الحافظ في "التهذيب"، ونافع بن الحارث ذكره المؤلف في "الثقات" 5/471، وقال البخاري: لم يصح حديثه، وهو كوا والحديث في "مسند أبي يعلى" ورقة 347/2 وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/91 وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه زياد المنذر وهو كذاب.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْكُذِبِ كَانَ مِنْ أَبْغَضِ الْأَخْلَاقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جھوٹ اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ ترین عادت تھی

5736 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوِيَه،

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا كَانَ خُلُقَ أَبِغَضِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكُذِبِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ

يَكْذِبُ عِنْدَهُ الْكُذْبَةَ فَمَا تَزَالَ فِي نَفْسِهِ، حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کوئی بھی برائی نبی اکرم ﷺ کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھی

بعض اوقات کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی غلط بیانی کرتا تو یہ بات مسلسل آپ کے ذہن میں رہتی جب تک آپ کو اس بات کا پتہ نہیں چل جاتا کہ اس نے بعد میں نئے سرے سے توبہ کر لی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى إِبَاحَةِ قَوْلِ الْمَرْءِ الْكُذِبِ

فِي الْمَعَارِضِ يُرِيدُ بِهِ صِيَانَةَ دِينِهِ وَدُنْيَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، بعض صورتوں میں جھوٹ بولنا آدمی

کے لیے مباح ہوتا ہے جب وہ اس کے ذریعے اپنے دین یا دنیا کو بچانا چاہتا ہو

5737 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثًا، اثْنَتَيْنِ فِي ذَاتِ اللَّهِ: قَوْلُهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) (الصفات: 89)،

وَقَوْلُهُ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) (الانبیاء: 63)، قَالَ: وَمَرَّ عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ سَارَةٌ، فَقِيلَ لَهُ إِنَّ

رَجُلًا هَاهُنَا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَاتَّاهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: هَذِهِ أُخْتِي، قَالَ:

5736 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الملك بن زنجويه، فقد روى له أصحاب السنن،

وهو ثقة. أيوب: هو ابن أبي تميمه السخيتاني، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله بن عبد الله. وهو في "مصنف عبد الرزاق"

"20195" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/152، والترمذي "1973" في البر والصلة: باب ما جاء في الصدق والكذب،

والبيهقي 10/196، والبقوى "3576" وعند عبد الرزاق وأحمد: عن ابن أبي مليكة أو غيره. "وأخرجه البيهقي 10/196 من

طريق محمد بن مسلم، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/98 من طريق ابن وهب، عن محمد بن مسلم، عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن عائشة. وصححه ووافقه الذهبي...

فَاتَاهَا، فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هَذَا قَدْ سَأَلَنِي عَنْكَ، وَإِنِّي أَنْبَأْتُهُ أَنَّكَ أُخْتِي، وَأَنَّكَ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَلَا تُكْذِبِينِي، قَالَ: فَلَمَّا رَأَاهَا ذَهَبَ لِيَابَتَيْهَا، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأَخَذَ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي، وَلَكَ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ، فَدَعَتْ لَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَابَتَيْهَا، فَدَعَتْ فَأَخَذَ أَخَذَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي، وَلَكَ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ، فَدَعَتْ لَهُ، فَذَهَبَ لِيَابَتَيْهَا، فَدَعَتْ فَأَخَذَ أَخَذَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَيَيْنِ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي، وَلَكَ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ، فَدَعَتْ لَهُ، فَأَرْسَلَ، فَقَالَ لِأَذْنَى حَجَّتِهِ عِنْدَهُ: إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِأَنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ، وَأَخَذَ مَهَا هَاجِرَ، فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: مَهَيْمٌ، قَالَتْ: كَفَى اللَّهَ كَيْدَ الْكَافِرِ الْفَاجِرِ، وَأَخَذَ مَهَا هَاجِرَ، قَالَ: فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: تِلْكَ أُمَّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ: وَمَدَّ النَّصْرُ صَوْتَهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ وَلَدِ هَاجِرٍ يُقَالُ لَهُ: وَلَدٌ مَاءِ السَّمَاءِ، لِأَنَّ إِسْمَاعِيلَ مِنْ هَاجِرَ، وَقَدْ رُبِّيَ بِمَاءِ ذِمَّزَمَ، وَهُوَ مَاءُ السَّمَاءِ الَّذِي أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ إِسْمَاعِيلَ، حَيْثُ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ هَاجِرُ، فَأَوْلَادُهَا أَوْلَادُ مَاءِ السَّمَاءِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی غلط بیانی نہیں کی صرف تین مرتبہ انہوں نے (ذو معنی کی) دومرتبہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جب انہوں نے یہ کہا۔ ”میں بیمار ہوں“ اور یہ کہا ”بلکہ ان میں سے بڑے نے ایسا کیا ہے“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک مرتبہ ان کا گزر ایک ظالم حکمران کے پاس سے ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کی اہلیہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اس بادشاہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے جس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت خاتون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلوایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے پاس گئے اس نے ان سے سوالات کئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتایا: یہ میری (دینی) بہن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ اس حکمران نے مجھ سے تمہارے بارے میں دریافت کیا تھا تو میں نے اسے بتایا: تم میری بہن ہو تو تم اللہ کی کتاب میں میری بہن ہو اس لیے تم مجھے جھوٹا قرار نہ دینا۔

5737- إسنادہ صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو ابن سيرين. وأخرجه أبو داود "2212" في الطلاق: باب في الحل يقول لامراته: يا اختي، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 10/357" من طريقين عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3357" و"3358" في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا)، و"5084" في النكاح: باب اتخاذ السرى، ومسلم "2371" في الفضائل: باب من فضائل إبراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 7/366 من طريق أبيوب، عن محمد بن سيرين، به وأخرجه أحمد 2/403-404 والبخاري "2217" في البيوع: باب شراء المملوك من الحربى وهبته وعققه، و"2635" في الهبة: باب إذا قال: أخذتكم هذه الجارية على ما يعترف الناس فهو جائز، و"6950" في الإكراه: باب إذا استكرهت المرأة على الزنى فلا حد عليها، والترمذى "3166" في التفسير: باب ومن سورة الأنبياء، من طرق عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة مطولاً ومختصراً. وأخرجه البيهقي 7/366 من طريق أبيوب، عن ابن سيرين، عن أبى هريرة، موقوفاً.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں جب اس حکمران نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو وہ ان کے پاس آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے لیے دعائے ضرر کی تو وہ گرفت میں آ گیا اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے میرے اوپر یہ بات لازم ہے میں دوبارہ یہ غلطی نہیں کروں گا پھر سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے حق میں دعا کی وہ دوبارہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے قریب آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر بد دعا کی تو اس پر دوبارہ گرفت ہوئی جو پہلی سے زیادہ سخت تھی اس نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے مجھ پر یہ بات لازم ہے میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر اس کے لیے دعا کی وہ پھر آگے آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر دعائے ضرر کی تو اس کو دوبارہ گرفت میں لیا گیا جو پہلی دونوں مرتبہ کی گرفت سے زیادہ سخت تھی تو اس نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے مجھ پر یہ بات لازم ہے میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے حق میں دعا کی تو اس کی طبیعت ٹھیک ہو گئی اس نے اپنے پاس موجود اپنے وزیر سے یہ کہا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لے کر آئے تم میرے پاس شیطان کو لے کر آئے ہو پھر اس نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو خادمہ کے طور پر سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا دے دیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خاتون کو دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آئی ہے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے بتایا اللہ تعالیٰ نے کافر گنہگار شخص کے فریب کا توڑ کیا اور حاجرہ رضی اللہ عنہا کو خادمہ کے طور پر دے دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو ساتھ یہ بھی کہتے تھے: اے آسمانی پانی سے سیراب ہونے والے لوگو وہ تمہاری والدہ ہیں۔

نصر نامی راوی یہ الفاظ بلند آواز میں بیان کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے لیے آسمانی پانی سے سیراب ہونے والے کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے تھے اور ان کی نشوونما آب زم زم کے ذریعے ہوئی تھی اور یہ آسمانی پانی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عزت افزائی کی تھی اس وقت جب ان کی والدہ سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جنم دیا تھا تو ان کی اولاد وہ اولاد ہے جس نے آسمانی پانی کے ذریعے (نشوونما پائی تھی)

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُتَشَبِّعَةِ مِنْ زَوْجِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا

اس عورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اپنے شوہر کی طرف سے خود کو

ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کرتی ہے جو شوہر نے اس کو نہیں دی

5738 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَاسَ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزَامٍ،

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ

جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ زَوْجِي، مَا لَمْ يُعْطِنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ

کَلَابِيسِ ثَوْبِي زُورٍ

❁❁ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں خود کو اپنے شوہر کے حوالے سے ایسی بات کے حوالے سے سیر ظاہر کروں جو اس نے مجھے نہیں دی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز نہیں دی گئی اس کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ نَفِي جَوَازِ تَشْبِيعِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ ضَرَّتِهَا بِمَا لَمْ يُعْطِهَا زَوْجُهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کسی عورت کے لیے اپنی سوکن کے سامنے خود کو

ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کرنا جائز نہیں ہے جو اس کے شوہر نے اسے نہ دی ہو

5739 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحَطْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

الطَّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً،

فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ اسْتَكْشَرْتُ مِنْ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَتَشَبِعُ

بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِيسِ ثَوْبِي زُورٍ

❁❁ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں اپنے شوہر کے حوالے سے ایسی چیز کا اظہار کروں جو اس

نے مجھے نہیں دی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز نہیں دی گئی اس کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا شخص جھوٹ کے دو

کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

5738 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيشمة : هو زهير بن حرب . وأخرجه أحمد 6/346 ، ومسلم "2130" في

اللباس والزينة : باب النهي عن التزوير في اللباس ، من طريق أبي معاوية محمد بن حازم ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/346 و

353 ، والبخاري "5219" في النكاح : باب المتشيع بما لم يمل وما ينهي من إفتخار الضرة ، ومسلم "2130" ، وأبو داود "4997"

في الأدب : باب في المتشيع بما لم يعط ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/255 ، والطبراني "322"/24 و "323" و

"324" و "0325" و "326" و "327" و "328" ، والحميدي "319" ، والبيهقي في "السنن" 7/307 ، وفي "الأدب" "522" ،

والبغوي "2331" من طرق عن هشام بن عروة ، به .

5739 - إسناده صحيح على شرط البخاري . الطفاوي : هو محمد بن عبد الرحمن ، قد توبع . وهو مكرر ما قبله .

بَابُ اللَّعْنِ

باب لعنت کرنا

5740 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَامْرَأَةٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهَا، فَضَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُدُوا مَتَاعَكُمْ عَنْهَا، وَأَرْسِلُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ: فَفَعَلُوا، فَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرَقَاءً.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَمُّ أَبِي قَلَابَةَ هَذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدِ الْجَرْمِيِّ كُنِيَّتُهُ أَبُو الْمَهْلَبِ، وَهِيَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي كُنْيَتِهِ، فَقَالَ: أَبُو الْمُهَاجِرِ، إِذِ الْجَوَادُ يَعْتُرُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ایک خاتون اپنی اونٹنی پر سوار تھی اس خاتون نے اس اونٹنی کو جھڑکتے ہوئے اس پر لعنت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنا سامان اس اونٹنی سے اتار لو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایسا ہی کیا اس اونٹنی کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی تھی۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو قلابہ نامی راوی کے چچا عمرو بن معاویہ بن زید جرمی ہیں جن کی کنیت ابو مہلب ہے امام اوزاعی کو ان کی کنیت کے بارے میں وہم ہوا تو انہوں نے یہ کہا کہ ان کی کنیت ابو مہاجر ہے اس کی وجہ یہ ہے سوار کو بھی کبھی کبھی ٹھوکر لگ جاتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ بن ابوکثیر نامی راوی منفرد ہے

5740 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري، وعم أبي قلابة، فمن رجال مسلم. أبو قلابة: هو عبيد الله بن زيد الجرهمي. وانظر ما بعده. 2 وقيل: عبد الرحمن بن معاوية، وقيل: عبد الرحمن بن عمرو، وقيل: معاوية، وقيل: النضر.

5741 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُبَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ سَمِعَ لَعْنَةً، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟

فَقِيلَ: هَذِهِ فُلَانَةٌ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَمُّوا عَنْهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ، قَالَ:

فَوَضِعَ عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرَقَاءً

✽✽ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کسی کے لعنت کرنے کی آواز سنی تو دریافت کیا یہ کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا یہ فلاں خاتون ہے جس نے اپنی سواری پر لعنت کی

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سواری کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو اس سواری پر سے

سامان اتار لیا گیا۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس اونٹنی کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهَذَا الْأَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

5742 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَسَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرِو الْجُهَيْنِيَّ،

وَكَانَ النَّاصِحَ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخُمْسَةَ، وَالسَّبْعَةَ وَالسَّنَةَ وَالسَّبْعَةَ، فِدْنَا عَقْبَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاصِحٍ لَهُ، فَأَنَاخَهُ

فَرَكِبَهُ، ثُمَّ بَعَثَهُ، فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضُ التَّلَدُّنِ، فَقَالَ: شَأْ لَعْنَتِكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرُهُ؟ قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: انزِلْ عَنْهُ، فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ، لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ، وَلَا

تَدْعُوا عَلَيَّ أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَمْوَالِكُمْ، لَا تَوَافِقُوا مِنَ السَّاعَةِ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ

5741 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات، رجال الشیخین غیر ابی المہلب فمن رجال مسلم. وأخرجه

الدارمی 2/286، وأبو داود "2561" فی الجہاد: باب النهی عن لعن البہیمۃ، عن سلیمان بن حرب، عن حماد بن زید، بهذا

الإسناد. وأخرجه أحمد 4/429 و431، ومسلم "2595" فی البر والصلة: باب النهی عن لعن الدواب وغیرها، والبیہقی 5/254

من طرق عن ایوب، بہ. وأخرجه النسائی فی "الکبری" "کما فی" "التحفۃ" 8/202 "من طریق عمران بن حدیر، عن ابی قلابۃ، بہ.

5742 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر یعقوب بن مجاہد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم

"3009" فی الزہد: باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی یسر، عن ہارون بن معروف ومحمد بن عبادة، کلہما عن حاتم بن

إسماعیل، بهذا الإسناد.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے آپ ﷺ مجدی بن عمرو جینی کی تلاش میں تھے ہمارا یہ حال تھا کہ ہم پانچ یا چھ یا سات افراد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جن کا نام عقبہ تھا وہ اپنے اونٹ کے پاس آئے انہوں نے اسے بٹھایا تاکہ اس پر سوار ہوں پھر انہوں نے اسے کھڑا کیا تو اس اونٹ نے کچھ شوخی دکھائی تو ان صاحب نے کہا: اٹھو اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا شخص کون ہے۔ ان صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس سے نیچے اتر جاؤ تم ہمارے ساتھ کسی لعنت یافتہ کو نہ رکھو تم لوگ اپنے خلاف بددعا نہ کیا کرو اپنی اولاد کے خلاف بددعا نہ کیا کرو اپنے اموال کے خلاف بددعا نہ کیا کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ کسی ایسی گھڑی میں ہو جائے جس میں وہ تمہارے لیے مستجاب ہو جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا خَبَرَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ
بِأَنَّ لَعْنَةَ هَذِهِ اللَّاعِنَةِ قَدْ اسْتَجِيبَ لَهَا فِي نَاقَتِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری بیان کردہ اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلالت کرتی ہے جو ہم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی تاویل کی ہے لعنت کرنے والی اس عورت کی لعنت اس کی اونٹنی کے بارے میں مستجاب ہو گئی تھی

5743 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَرَزَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ جَارِيَةً، بَيْنَا هِيَ عَلَى بَعِيرٍ أَوْ رَاحِلَةٍ عَلَيْهَا مَنَاعُ الْقَوْمِ بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَصَاحِقَ بِهَا الْجَبَلُ،

وَأَتَى عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَبْصَرَتْهُ جَعَلَتْ تَقُولُ: حَلْ، اللَّهُمَّ الْعَنْهُ، اللَّهُمَّ الْعَنْهُ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصْحَبْنَا رَاحِلَةً عَلَيْهَا لَعْنَةُ مَنْ اللَّهُ

تَوْضِیحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمْرُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْبِيبِ الرَّاحِلَةِ الَّتِي

لُعِنَتْ أَمْرٌ أُضْمِرَ فِيهِ سَبَبُهُ، وَهُوَ حَقِيقَةُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِلْأَعْنِ، فَمَتَى عَلِمَ اسْتِجَابَةَ الدُّعَاءِ مِنْ لَاعِنٍ مَا رَاحِلَةً

لَهُ، أَمْرَاهُ بِتَسْبِيبِهَا، وَلَا سَبِيلَ إِلَى عِلْمِ هَذَا لَا نَقْطَاعَ الْوَحْيِ، فَلَا يَجُوزُ اسْتِعْمَالُ هَذَا الْفِعْلِ لِأَحَدٍ أَبَدًا

حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک کنیز ایک اونٹ پر سوار تھی جس پر لوگوں کا سامان رکھا ہوا تھا وہ

دو پہاڑوں کے درمیان میں سے گزر رہی تھی پہاڑ کا راستہ تنگ تھا نبی اکرم ﷺ اس پہاڑ پر تشریف لائے جب اس لڑکی نے

5743 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. سليمان: هو بن طرخان التميمي، وأبو عثمان: هو عبد الرحمن بن مَلْ.

وأخرجه أحمد 4/423، والبيهقي 5/254 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/421 و423، ومسلم "2596"

في البر والصلة: باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، من طرق عن سليمان التميمي، به.

نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو یہ کہنے لگی اٹھو اے اللہ اس پر لعنت کر، اے اللہ اس پر لعنت کر۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ کوئی ایسی سواری نہیں رہے گی جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہوئی ہو۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا اس سواری کو چھوڑ دینے کا حکم دینا جس پر لعنت کی گئی تھی اس میں یہ حکم پوشیدہ ہے جو اس کا سبب ہے اور وہ یہ کہ لعنت کرنے والے کی دعا مستجاب نہ ہو جائے تو جب لعنت کرنے والے کی دعا کے مستجاب ہونے کے بارے میں علم ہو جائے تو پھر ہم اسے یہ حکم دیں گے کہ وہ اس سواری کو چھوڑ دے، لیکن وحی کے منقطع ہونے کی وجہ سے اس کا علم حاصل کرنے کا امکان نہیں رہا اس لیے اب کسی کے لیے اس فعل پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِلنِّسَاءِ عَنِ الْكُثَارِ اللَّعْنِ، وَكَفَّارِ الْعَشِيرِ

خواتین کے لیے بکثرت لعنت کرنے اور شوہر کی ناشکری کرنے کی ممانعت کرنے کا تذکرہ

5744 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهَلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى، أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَامَ، فَوَعَّظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، تَصَدَّقُوا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي أَرَأَيْتُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ، فَقُلْنَ: وَلِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، فَقُلْنَ لَهُ: مَا نَقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ نَقْصَانُ عَقْلِهَا، أَوْ لَيْسَتْ إِذَا حَاضَتْ الْمَرْأَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ نَقْصَانُ دِينِهَا ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ زَيْنَبُ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قِيلَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: نَعَمْ، ائْتِنَا لَهَا، فَأُذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّكَ أَمَرْتَنَا الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ

5744 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري.

ابن أبي مريم: هو سعيد. وأخرجه البخاري "304" في الحيض: باب ترك الحائض الصوم، و"1462" في الزكاة: باب الزكاة على الأقارب، و"1951" في الصوم: باب الحائض تترك الصوم والصلاة، و"2658" في الشهادات: باب شهادة النساء، ومسلم "80" في الإيمان: باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات وبيان وإطلاق لفظ الكفر على غير الكفر بالله ككفر النعمة والحقوق، والبيهقي 4/235-236، والبخاري "19" من طريق سعيد بن أبي مريم، بهذا الإسناد، مطولاً ومختصراً. وأخرجه مختصراً مسلم "889" في العيدين، والنسائي 3/187 في العيدين: باب استقبال الإمام الناس بوجهه في الخطبة، وابن ماجه "1288" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة في العيدين، من طريق داود بن قيس، عن عياض بن عبد الله، به.

عِنْدِي حُلِيِّ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ، فَرَعِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقَتْ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ.

رَوْحُكَ وَوَلَدُكَ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقَتْ بِهِ عَلَيْهِمْ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے موقع پر عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے نماز ختم کی پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو صدقہ کرو پھر آپ ﷺ وہاں سے مڑے اور خواتین کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: اے خواتین کے گروہ تم لوگ صدقہ کرو کیونکہ میں نے دیکھا ہے جہنم میں اکثریت تم خواتین کی ہے ان خواتین نے دریافت کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس کی وجہ کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ لعنت کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو اے خواتین کے گروہ میں نے ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہونے کے باوجود سمجھ دار اور تجربہ کار آدمی کی عقل کو رخصت کر دیتی ہے ان خواتین نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی گواہی کا نصف نہیں ہوتی۔ ان خواتین نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ان کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو وہ نماز اور روزہ ترک نہیں کر دیتی ان خواتین نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ان کے دین کی کمی ہے پھر نبی اکرم ﷺ وہاں سے مڑے اور آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ (ﷺ)! سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اندر آنا چاہ رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون سی زینب۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اس خاتون کو اندر آنے دو اس خاتون کو اندر آنے کی اجازت دی گئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے آج ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا میرے پاس کچھ زیورات ہیں میں نے انہیں صدقہ کرنے کا ارادہ کیا: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ خیال ہے وہ اور ان کی اولاد اس بات کے زیادہ حقدار ہیں میں یہ زیورات ان پر صدقہ کروں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے تمہارا شوہر اور تمہاری اولاد اس بات کے زیادہ حق دار ہیں تم ان پر صدقہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمَرْءِ الرِّيَّاحِ، لِأَنَّهَا مَأْمُورَةٌ، تَأْتِي بِالْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَعًا

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ آدمی ”ہوا“ پر لعنت کرے کیونکہ وہ حکم کی

پابند ہوتی ہے وہ بھلائی اور برائی دونوں چیزیں لاتی ہے

5745 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،
 (متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا، لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
 تَلْعَنُ الرِّيحَ، فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَلْعَنُ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بَاهِلٌ إِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی تو نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ حکم کی پابند ہے جب بھی کوئی شخص کسی ایسی چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی اہل
 نہ ہو تو وہ لعنت اس کرنے والے کی طرف واپس آجاتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يَلْعَنَ الْمَرْءُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ دُونَ أَنْ يَأْتِيَ

بِمَعْصِيَةٍ تَسْتَوْجِبُ مِنْهُ أَيَّاهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے مسلمان بھائی پر لعنت کرے، ما سوائے اس کے، اس
 دوسرے شخص نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہو جس کی وجہ سے اس پر لعنت کرنا لازم ہو جائے
 5746 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ،
 قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ يُرْسِلُ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَ: وَرَبَّمَا بَاتَتْ عِنْدَهُ، قَالَ: فَدَعَا عَبْدُ الْمَلِكِ
 خَادِمًا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنَّهُ، فَقَالَتْ: لَا تَلْعَنُهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ، وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿﴾ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ

5745- أبو قدامة هو - فيما أرجح - عبید اللہ بن سعید بن یحییٰ بن برد الشکری مولاہم، خرج حدیثہ الشیخان، وهو متفق
 علی إمامتہ وحفظہ وإتقانہ، قال المؤلف فی "نقائہ: 8/406" حدیثا عنہ شیوخنا ابن خزیمہ ومحمد بن إسحاق الثقفی وغیرہما.
 ومن فوقہ ثقات من رجال الشیخین ایضاً. أبو العالیة: هو رفیع بن مهران الریاحی. وأخرجه أبو داود "4908" فی الأدب: باب فی
 اللعنة، والترمذی "1978" فی البر والصلة: باب ما جاء فی اللعنة، والطبرانی "12757" من طریق زید بن أوزم، عن بشر بن عمر،
 بهذا الإسناد. وقال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب. وأخرجه أبو داود "4908" عن مسلم بن إبراهیم، عن أبان بن یزید، به.

5746- إسناده قوى، مخلص بن مالك: هو بن شيبان القرشي، روى له النسائي في "مسند علي"، قال أبو حاتم: شيخ، وقال
 أبو زرعة لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشیخین. وأخرجه مسلم "85" "2598"
 فی البر والصلة: باب النهی عن لعن الدواب وغیرہا، عن سويد بن سعید، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد. وأخرجه
 أحمد 6/448، وعبد الزاق "19530"، والبخاری فی "الأدب المفرد" "316"، ومسلم "85" "2598" و"86"، وأبو داود
 "4907" فی الأدب: باب ما جاء فی اللعن، والحاكم 1/48، والبيهقي 10/193، والبقوى "3556" من طرق عن زید بن أسلم، به.
 وأخرجه مسلم "86" "2598"، وأبو داود "4907"، والحاكم 1/48 من طریق هشام بن سعد، عن أبي حازم، عن أم الدرداء، به.

خاتون بعض اوقات ان کے ہاں قیام بھی کر لیتی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبد الملک نے اپنے خادم کو بلوایا اسے آنے میں دیر ہو گئی تو عبد الملک نے کہا: اے اللہ اس پر لعنت کر دے۔ اس خاتون نے کہا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو شہید ہوں گے اور نہ شفیع ہوں گے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لِمَرْءٍ تَرَكَ اللَّعْنِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فِي قُنُوتِهِ، إِذَا كَانَ مِمَّنْ يَقَعْلُ ذَلِكَ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ دعائے قنوت میں

منافقین پر لعنت کو ترک کر دے حالانکہ آدمی پہلے ایسا کرتا رہا ہو

5747- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ:

رَبَّنَا وَلكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا، وَفُلَانًا، وَدَعَا عَلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فَأَنْزَلَ

اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَأِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128)

✪✪ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی نماز میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد

یہ کہتے ہوئے سنا۔

”اے ہمارے پروردگار حمد تیرے لیے مخصوص ہے“ یہ دوسری رکعت کی بات ہے پھر آپ ﷺ نے یہ کہا۔

”اے اللہ فلاں پر لعنت کر اور فلاں پر لعنت کر۔ نبی اکرم ﷺ نے منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے

ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ

ظالم ہیں۔“

5747- حدیث صحیح، ابن ابی السری - هو محمد بن المتوکل العسقلانی وقد توبع ومن فوقه علی شرط الشيخین .

وأخرجه أحمد 2/147، والنسائی 2/203 فی الصلاة: باب لعن المنافقین فی القنوت، من طریق عبد الرزاق، بهذا الإسناد .

وأخرجه أحمد 2/147، والبخاری 4069 فی المغازی: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ، و "4559" فی تفسیر آل عمران:

باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ، "7342" فی الإعتصام: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ، والبيهقي 2/198 و207، والبخاری فی

"تفسیر" 1/350 ، من طریق ابن المبارك، عن معمر، به. وأخرجه أحمد 2/93، والطبری "7819" من طریق عمر بن حمزة، عن

سالم، به. وأخرجه البخاری "4070" من طریق حنظلة بن أبي سفیان، عن سالم مرسلًا. وأخرجه أحمد 2/104 و118، والترمذی

"3005" فی التفسیر: باب ومن سورة آل عمران، والطبری "7818" من طریق نافع، عن ابن عمر.

ذَكَرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَرْءَ بِالْمَعْصِيَةِ لَا يَجِبُ أَنْ يُلْعَنَ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

معصیت کی وجہ سے آدمی پر لعنت کرنا لازم نہیں ہوتا

5748 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَطَابِهِ هَذَا بَيْضَةَ الْحَدِيدِ أَوْ

بَيْضَةَ النَّعَامَةِ الَّتِي قِيمَتُهَا تَبْلُغُ رُبْعَ دِينَارٍ فَصَاعِدًا، وَكَذَلِكَ الْحَبْلُ، أَرَادَ بِهِ الْجِبَالَ الْكِبَارَ الَّتِي تَكُونُ لِلْبَابِ

الْعَمِيقَةِ الْقَعْرِ، أَوْ لِلْمَرَائِبِ الْعَمَالَةِ فِي الْبَحْرِ، وَذَلِكَ أَنَّ أَهْلَ الْحِجَازِ الْعَالِبَ عَلَيْهِمُ الْأَبَارُ الْعَمِيقَةُ الْقَعْرِ،

وَعَلَيْهَا بَكَرَاتٌ لَهُمْ بِجِبَالِ الدَّلَاءِ تَدَوَّرُ، فَتُتْرَكُ بِاللَّيْلِ عَلَى حَالِهَا، وَهَكَذَا جِبَالُ الْمَرَائِبِ، لِأَنَّ الْمَرْكَبَ إِذْ

أَرَسَى رُبَّمَا طَرِحَتْ الْمَرَائِبَ بِحَالِهَا بَرًّا، فَتَمُرُّ بِهِ السَّابِلَةُ، فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا

الْحَطَّابِ مَسَّ شَيْءٍ مِنْهَا عَلَى سَبِيلِ الْإِسْتِحْلَالِ دُونَ الْإِنْتِفَاعِ بِهَا

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ چوری پر لعنت کرے جو ایک انڈہ (یا ڈھال) چوری کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے

وہ ایک رسی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے نبی اکرم ﷺ نے اس فرمان میں لفظ ”انڈہ“ کے ذریعے

لوہے کا ٹکڑا امرادلیا ہو یا شتر مرغ کا انڈا امرادلیا ہو جس کی قیمت ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے برابر ہوتی ہے اسی طرح رسی

کے ذریعے وہ رسی لی ہو جو بڑی ہوتی ہے جو گہرے کنوؤں میں استعمال ہوتی ہے یا سمندر میں کشتیوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوتی

ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل حجاز کے ہاں زیادہ تر کنوئیں گہرے ہوتے ہیں وہاں ڈولوں کے ساتھ جو رسیاں ہوتی ہیں وہ گھومتی رہتی

ہیں انہیں رات کے وقت اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے اسی طرح سواروں (یا کشتیوں) کی رسیوں کا عالم ہے کیونکہ جب سواری

کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو بعض اوقات اس کی رسیاں خشکی پر اسی عالم میں رہ جاتی ہیں جس پر نمی والی ہوا گزرتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے

5748- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجالة ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري.

واخرجه البخاري "6799" في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا)، عن موسى بن إسماعيل، عن

عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وخرجه أحمد 2/253، والبخاري "6783" في الحدود: باب لعن السارق إذا لم يسم، ومسلم

"1687" في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، والنسائي 8/65 في السارق: باب تعظيم السرقة، وابن ماجه "2583" في

الحدود: باب حد السارق، والبيهقي 8/258، والبعوي "2597" و"2598" من طرق عن الأعمش، به.

ان الفاظ کے ذریعے ایسی کسی بھی چیز کو چھونے سے منع کیا ہے جب کہ آدمی اسے ذاتی ملکیت میں لے اس سے یہ مراد نہیں ہے اس سے نفع حاصل کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى مَعَ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ أَقْوَامًا مِنْ أَجْلِ أَعْمَالٍ ارْتَكَبُوهَا
نبی اکرم ﷺ کا دیگر انبیاء کے ہمراہ کچھ ایسے لوگوں پر لعنت کرنا جو ان لوگوں کے کیے ہوئے
کچھ اعمال کی وجہ سے ہو

5749 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِتَّةٌ لَعْنَتُهُمْ، وَلَعْنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابِتٍ:

الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ لِيُذِلَّ بِذَلِكَ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَلِيُعِزَّ بِهِ مَنْ

أَذَلَّ اللَّهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَنَتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: چھ لوگوں پر میں نے لعنت کی ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ

نے بھی لعنت کی ہے اور ہر اس نبی نے لعنت کی ہے جس کی دعا مستجاب ہوتی ہے ایک اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا شخص، اللہ

کی تقدیر کو جھٹلانے والا شخص، ظلم کے طور پر مسلط کیے جانے والا حکمران تاکہ وہ حکومت کے ذریعے اس شخص کو ذلیل کرے جسے اللہ

تعالیٰ نے عزت عطا کی ہے اور اس شخص کو عزت دے جسے اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دینے والا

شخص اور میری عمرت کے بارے میں اس چیز کو حلال قرار دینے والے شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور میری سنت کو

چھوڑنے والا شخص۔

ذِكْرُ لَعْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُورَاتِ، وَالْمُخَنِّشِينَ مَعًا

نبی اکرم ﷺ کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ

مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5749 - إسناده ضعيف، عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ مختلف فيه، رواه عنه غير واحد مرسلًا. فقد أخرجه الترمذی

"2154" في القدر: باب رقم "17"، عن قتيبة، بهذا الإسناد. وقال: هكذا روى عبد الرحمن بن أبي الموال هذا الحديث عن عُيَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ورواه سفیان الثوري وحفص بن غياث وغير

واحد عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مرسلًا، وهذا أصح. وأخرجه ابن

أبي عاصم في "السنة" "44" و"337"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/366، والحاكم 2/525 من طرق عن عبد الرحمن بن أبي الموال، به.

5750 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَّافُ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُذَكَّرَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ

مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، أَوِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

نبی اکرم ﷺ کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ

مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کا تذکرہ

5751 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ

الرَّجُلِ

5750 - حدیث صحیح، محمد بن عبد الرحمن العلاف: ذكره المؤلف في "الثقات 9/98" وقال: من أهل البصرة، يروي عن محمد بن سواء وأبي عاصم، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وقد توبع، وباقي رجاله رجال الصحيح. سعيد: هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أحمد 1/339، والطبرانی 2679، والبخاری 5885 في اللباس: باب المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرجال، وأبو داود 4098 في اللباس: باب لباس النساء، والترمذی 2784 في الأدب: باب ما جاء في المتشبهات بالرجال من النساء، وابن ماجه 1904 في النكاح: باب في المخنثين، والطبرانی 11823 من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20433 وأحمد، 1/225 و227 و237 و254 و330 و365، والدارمی 2/278-279، والبخاری 5886 في اللباس: باب إخراج المتشبهين بالنساء من البيوت، و 6834 في المحاربين: باب نفى أهل المعاصي والمخنثين، وأبو داود 4930 في الأدب: باب في الحكم في المخنثين، والترمذی 2785، والنسائي في الكبرى "كما في" التحفة 5/173، وأبو يعلى 2433، والطبرانی 11647 و"11618" و"11683" و"11847" و"11848" و"11987" و"11988" و"116989"، والبيهقي 8/224 من طرق عن عكرمة، به. وأخرجه الطبرانی 12148 من طريق مقسم، عن ابن عباس.

5751 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم. أبو خيصة: هو زهير بن حرب، وأبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو القيسي. وأخرجه أبو داود 4098 في اللباس: باب لباس النساء، عن أبي خيصة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/325 عن أبي عامر العقدي، به وأخرجه الحاكم 4/194 من طريق زهير بن محمد، عن سهيل بن أبي صالح، به. وصححه على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/287 و289 عن أيوب بن النجار، عن طيب بن محمد، عن عطاء بن أبي هريرة.

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا سالباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا سالباس پہنتی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور خواتین پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5752- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ، بِوَاسِطِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ وَسَأَلَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ

الرَّجُلِ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو عورت کا سالباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا سالباس پہنتی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ وَصْفِ النِّسَاءِ اللَّائِي يَسْتَحِقْنَ اللَّعْنَ بِأَفْعَالِهِنَّ

ان خواتین کی صفت کی اطلاع کا تذکرہ جو اپنے افعال کی وجہ سے لعنت کی مستحق بنتی ہیں

5753- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ، سَمِعْتُ عَيْسَى بْنَ هِلَالِ الصَّدْفِيِّ، وَآبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُلَيْيَ يَقُولَانِ: سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): نَسِيكُونَ فِي آخِرِ أُمَّتِي رَجَالَ يَرْكَبُونَ عَلَى سُرُوحِ كَأَشْبَاهِ الرِّجَالِ، يَنْزِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ

النِّسَاءِ، نَسَاؤُهُمْ كَأَنِّيَاتِ عَارِيَاتٍ، عَلَى رُؤُوسِهِنَّ كَأَنِّيَمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ الْعَوْنُ فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ، لَوْ كَانَ وِرَاءَ كُمْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّمِ خَدَمَهُنَّ نَسَاؤُكُمْ، كَمَا خَدَمَكُمْ نِسَاءُ الْأُمَّمِ قَبْلَكُمْ

5752- إسنادہ صحیح، جابر بن کردی: روی له النسائی، وهو صدوق، وهو مکرر ما قبله.

5753- إسنادہ، عبد الله بن عیاش بن عباس ضعفه أبو داود والنسائی، وقال أبو حاتم: ليس بالمتین، صدوق یکتب حدیثه،

وهو قریب من ابن لهیعة، وقال ابن یونس: منکر الحدیث، وروایة مسلم له فی الشواهد، وباقی رجاله ثقات رجال الصحیح غیر عیسی بن هلال، فقد روی له أبو داود والترمذی والنسائی، وهو صدوق أبو عبد الرحمن الخلیلی: هو عبد الله بن یزید المعافری. وأخرجه أحمد 2/223، والطبرانی مختصراً فی "الصغیر" 1125 "من طریق عبد الله بن المقرة، بهذا الإسناد. وأورده الهیثمی فی "المجمع 5/137" وقال: رواه أحمد والطبرانی فی الثلاثة، ورجال أحمد رجال الصحیح.

✪ ✪ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو مردوں کی طرح زین پر سوار ہوں گے وہ مردوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوں گے وہ مسجدوں کے دروازوں پر پڑاؤ کریں گے ان کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی ان کے سروں پر سختی اونٹوں کی طرح کی کوہان (نما بالوں کے جوڑے) ہوں گے تم لوگ ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ لعنت یافتہ ہوں گی اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو ان کی خواتین ان کی خدمت کرتیں جس طرح تم سے پہلے کی امتوں کی خواتین تمہاری خدمت کرتی رہی ہیں۔



”شیخ شعیب ارناؤط نے اس حدیث کے حاشیے میں یہ بات بیان کی ہے: شیخ احمد شاہ کہتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ کچھ مشکل ہیں، کیونکہ مردوں کو مردوں سے تشبیہ دینا بعید ازہم ہے۔ حاکم کی روایت میں تشبیہ کے الفاظ نہیں ہیں اور اس کا مفہوم واضح ہے۔“

بَابُ ذِي الْوَجْهَيْنِ

دو غلے شخص کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْءُ فِي الْأَسْبَابِ أَقْوَامًا بِضِدِّ مَا يَأْتِي غَيْرَهُمْ فِيهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے معمولات میں کچھ لوگوں کے پاس جائے

اور اس کے برعکس ہو کر جائے جس طرح سے وہ اس بارے میں دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے (یعنی دو غلے پن کا

مظاہرہ کرے)

5754 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَيْثُ بْنُ سَعْدٍ،

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

سب سے برا شخص وہ ہے جو دو غلا ہو جو اس کے پاس یہ رخ لے کر آئے اور اس کے پاس وہ رخ لے کر جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ

ذُو الْوَجْهَيْنِ أَرَادَ بِهِ مِنْ شَرِّ النَّاسِ

”بے شک لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہے جو دو غلہ ہو“

اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: ایسا شخص برے لوگوں میں سے ایک ہے

5755 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5754 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. أبو الولید: هو: هاشم بن عبد الملك الطیلمسی. وأخرجه أحمد 2/307 و455،

والبخاری "7179" فی الأحكام: باب ما یکره من ثناء السلطان وإذا خرج قال غیر ذلك، ومسلم ص "99" 2011 فی البر

والصلة: باب ذم ذی الوجھین، من طرق عن اللیث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/336 و445، والبخاری "6058" فی

الأدب: باب ما قبل فی ذی الوجھین، والترمذی "2025" فی البر والصلة: باب ما جاء فی ذی الوجھین، وابن أبی الدنیا فی

"الصمت" 275"، والبیہقی 10/246، والبقوی "3567" من طریق أبی صالح، عن أبی ہریرة.

أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بَوَّجِهِ، وَهَوْلَاءَ بَوَّجِهِ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”برے ترین افراد میں سے ایک شخص دوغلا ہے، جو اس کے پاس یہ چہرہ لے کر آتا ہے اور اس کے پاس وہ چہرہ لے کر جاتا ہے۔“

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ ذِي الْوَجْهَيْنِ فِي النَّارِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا

دوغلے شخص کو جہنم میں دی جانے والی سزا کا تذکرہ: ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5756 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿﴾ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص دنیا میں دوغلا ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں ہوں گی۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ بَأَنَّ ذَا الْوَجْهَيْنِ مِنَ النَّاسِ يَكُونُ مِنْ شَرَارِ النَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگوں میں سے دوغلے شخص قیامت کے دن بدترین افراد میں سے ہوگا

5757 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

5755 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . وهو فی "الموطأ" 2/991 "فی الکلام" :باب ما جاء فی إضاعة المال وذی

الوجهین . ومن طریق مالک أخرجه أحمد 2/465 و517، ومسلم ص "98" 2011، والبیہقی "3566" وأخرجه أحمد 2/245، وأبو داود "4872" فی الأدب :باب فی ذی الوجهین، وابن أبی الدنیا "276" من طریق سفیان، عن أبی الزناد، به وانظر الحدیث "5754" و"5757"

5756 - إسنادہ حسن، شریک - وهو ابن عبد الله النخعی القاضی - حدیثہ حسن فی الشواهد، وهذا منها، وباقی رجالہ ثقات .

ونقل فی "التہذیب" فی ترجمة نعیم بن حنظلة عن علی ابن المدینی أنه قال فی الحدیث :إسنادہ حسن، ولا یحفظ عن عمار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلا من هذا طریق، وحسنہ الحافظ العراقی أيضاً فی "تخریج الإحیاء" 3/158 "والحدیث فی" مسند أبی یعلی "1620"، وهو فی "مصنف أبی شیبہ" أيضاً 8/558 وأخرجه أبو داود "4873" فی الأدب :باب فی ذی الوجهین، عن أبی بکر بن أبی شیبہ، بهذا الإسناد . وأخرجه الطیالسی "644"، والدارمی 2/321، والبخاری فی "الأدب المفرد" "1310"، وأبو یعلی "1637"، وابن أبی الدنیا فی "الصمت" "274"، والبیہقی 10/246 من طریق عن شریک، به . وأخرجه البیہقی فی "الجمعیات" "2412"، ومن طریقہ أبو محمد البیہقی فی "شرح السنة" "3568" عن علی بن الجعد، عن شریک، به . موقوفاً وله شاهد من حدیث أنس یصح به، عند أبی یعلی "2771"

وَهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَيُخَيَّرُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُقُوهَا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ، وَتَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهِينِ، الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بَوَجْهِهِ، وَهَوْلَاءَ بَوَجْهِهِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگوں کو معدنیات کی شکل میں پاؤ گے ان میں سے زمانہ جاہلیت میں جو لوگ اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی احکام کی) سمجھ بوجھ حاصل کر لیں اور اس معاملے کے بارے میں تم لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اس سے پہلے کہ وہ اس میں مبتلا ہو جائے اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ برادر و غلط شخص کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس اس چہرے کے ساتھ جاتا ہے۔“



5757- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الکلبیین غیر حرملة، فمن رجال مسلم. ابن وهب: هو عبد الله. وأخرجه مسلم "2526" في فضائل الصحابة: باب خيار الناس، و "100" "2526" ص 2011 في البر والصلة: باب ذم ذي الوجهن وتحريم فعله، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/524 525 عن وهب بن جوير، عن أبيه، عن يونس، به. وأخرجه البخاري "3493" و "3494" في المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى)، ومسلم "2526" و "100" "2526" ص 2011 من طريق أبي زرعة، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "3459"، و "3587" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم "2526" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، مختصراً. وأخرج الجملة الأولى منه البخاري "3353" في الأنبياء: باب قول الله تعالى (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا)، و: "3374" باب (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ)، و: "3383" باب قول الله تعالى: (لَقَدْ كَانَ لِيُوسُفُ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِلنَّاسِينَ)، و "4689"، في التفسير: باب (لَقَدْ كَانَ لِيُوسُفُ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِلنَّاسِينَ)، من طريق عبيد الله، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي هريرة. وزاد البخاري في "3353" بعد سعيد بن أبي سعيد: عن أبيه. وانظر الحديث رقم "5754" و "5755"

بَابُ الْغَيْبَةِ

باب! غیبت کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْفَصْلِ بَيْنَ الْغَيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ غیبت اور بہتان کے درمیان میں کیا فرق ہے

5758 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَتَدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَنْ تَذْكُرَ أَخَاكَ بِمَا فِيهِ، قَالَ: أَرَأَيْتَ

إِنْ كَانَ فِي أَحْيَى مَا ذَكَرْتُمْ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا ذَكَرْتَ فَقَدْ اغْتَيْبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا ذَكَرْتَ فَقَدْ بَهْتَيْتَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: یہ کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس میں موجود خامی کے ہمراہ کرو (لوگوں نے) عرض کی: اس بارے میں اس کی آپ کی

کیا رائے ہے اگر وہ چیز واقعی میرے بھائی میں موجود ہو جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر وہ چیز واقعی اس میں موجود ہو جس کا تم نے ذکر کیا ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور تم نے جس کا ذکر کیا ہے اگر وہ

اس میں موجود نہ ہو تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ صِيَانَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

بِتَحْفِظِ لِسَانِهِ عَنِ الْوَقِيعَةِ فِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زبان کو اپنے مسلمان بھائی کے

بارے میں استعمال کرنے سے حفاظت کر کے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو محفوظ رکھے

5758 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر العلاء وأبیہ فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/230

و 458 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوی "3561" من طریق عثمان بن عمر، عن شعبة، به، مختصراً. وأخرجه

أحمد 2/384 و 386، والدارمی 2/297، وأبو داود "4874" فی الأدب: باب فی الغیبة، والترمذی "1934" فی البر والصلة:

باب ما جاء فی الغیبة، من طریقین عن العلاء، به. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح =.

5759 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ:

ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْفُرُهُ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: فَإِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت سے مراد کیا ہے لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا اس چیز کے ہمراہ ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ سائل نے عرض کیا: آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میرے بھائی میں وہ چیز واقعی موجود ہو جو میں نے بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز موجود ہو جو تم نے بیان کی ہے تو یوں تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفِي جَوَازِ ذِكْرِ تَبَعِ الْمَرْءِ عُيُوبَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے عیوب کی جستجو کرنا جائز نہیں ہے

5760 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّكَ إِنْ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ، أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ

قَالَ: يَقُولُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا

✽ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

5759 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو مکرر ما قبله، وأخرجه مسلم "2589" فی البر والصلة: باب تحریم الغیبة،

والبغوی "3560"، والبیہقی فی السنن 10/247، "ومن الآداب" 154 "من طرق عن إسماعیل بن جعفر، بهذا الإسناد.

5760 - إسنادہ صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر راشد بن سعد، فقد روی له أصحاب السنن، وهو ثقة إسحاق بن

منصور: هو ابن بهرام الکوسج، ومحمد بن یوسف: هو الفریابی. وأخرجه أبو داود "4888" فی الأدب: باب النهی عن التجسس،

والطبرانی "890"/19، والبیہقی 8/333، وأبو نعیم فی "الحلیة" 6/118 "من طرق عن محمد بن یوسف الفریابی، بهذا الإسناد.

وأخرجه البخاری فی "الأدب المفرد" 248، "والطبرانی "859"/19 من طریق عبد الرحمن بن جمیر بن نفیر، عن أبیه، عن

معاویة. وأخرجه الطبرانی "702"/19 من طریق بشر بن جبلة، عن أبی عبد الرحمن، عن أبی الدرداء، عن معاویة. وبشر بن جبلة

هذا مجهول.

”اگر تم لوگوں کے پوشیدہ معاملات کی جاسوسی کرتے رہو گے تو تم انہیں خراب کر دو گے یا تم انہیں خرابی کے قریب پہنچا دو گے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو یہ بات سنی ہے تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں فائدہ پہنچایا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَفْقُدِ عُيُوبِ نَفْسِهِ دُونَ طَلَبِ مَعَايِبِ النَّاسِ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی ذات کے
عیوب کی جستجو کرے لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرے

5761 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ عَيْبِ أَخِيهِ، وَنَسِيَ الْجِدْعَ فِي عَيْنِهِ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے کسی ایک کو اپنے بھائی کے آنکھ میں موجود تکان نظر آجاتا ہے، لیکن وہ اپنی آنکھ میں موجود بھڑکا بچہ بھول جاتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمُزْدَرِيَّ غَيْرَهُ مِنَ النَّاسِ كَانَ هُوَ الْهَالِكَ دُونَهُمْ
اس بات کے بیان کا تذکرہ دوسرے کو ہلاکت کا شکار قرار دینے والا شخص

ان کی بجائے بذات خود ہلاکت کا شکار ہوتا ہے

5762 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ الطَّائِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5761 - رجاله ثقات رجال الصحيح غير كثير بن عبيد، فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة. وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" 610 "من طريق علي بن الحسين، عن أبي عروبة الحسين بن محمد الحرائي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن صاعد في زوائد علي "الزهد" لابن المبارك "212"، وأبو الشيخ في "الأمثال" 217"، وأبو نعيم في "الحلية" 4/99 "من طرق عن محمد بن حمير، به.

5762 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل، فمن رجال مسلم. وهو في "الموطأ" 2/984 في الكلام: باب ما يكره من الكلام ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/517، ومسلم "2623" في البر والصلة: باب النهي عن قول "هلك الناس"، وأبو داود "4983" في الأدب: باب لا يقال: "خبثت نفسي"، والبيهقي "3564" وأخرجه أحمد 2/272، ومسلم "2623"، وأبو داود "4983"، والبيهقي "3565" من طرق عن سهيل، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلُكُمْ

✪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے ہیں تو وہ شخص خود ان سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہوگا۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ طَلَبِ عَشْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْيِيرِهِمْ

مسلمانوں کی کوتاہیوں کو تلاش کرنے اور انہیں عار دلانے کی ممانعت کا تذکرہ

5763 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيُّ، بِبَغْدَادَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُولِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمِنْبَرَ، فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ يَلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوا عَشْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُ عَوْرَةَ الْمُسْلِمِ يَطْلُبُ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَطْلُبِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ، وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ: مَا أَعْظَمَكَ، وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ، وَلَلْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكَ

✪ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں اعلان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان کے ذریعے مسلمان ہو گئے ہیں، لیکن ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا تم لوگ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ تم انہیں عار نہ دلاؤ تم ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص مسلمان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی تحقیق کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے پوشیدہ معاملات کی تحقیق کرے گا اسے رسوائی کا شکار کر دے گا خواہ وہ شخص اپنے گھر کے اندر موجود رہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن بیت اللہ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا تمہاری عظمت کتنی زیادہ ہے تمہاری حرمت کتنی عظیم ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومن حرمت کے اعتبار سے تم سے زیادہ عظیم ہے۔

5763 - إسنادہ قوى، أوفى بن دلهم، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الترمذی "2032" في البر والصلة: باب ما جاء في تعظيم المؤمن، والبقوى "3526" من طريقين عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي برة عند أحمد 4/420-421 و424، وأبي داود "4880"، ابن أبي الدنيا في "الصمت" "167"، والبيهقي 10/247، وسنده حسن في الشواهد. وعن ابن عباس عند الطبراني "11444"، ورجالہ ثقات كما قال الهيثمي في "المجمع" 8/94 وعن بريدة بن الحصيب عنده أيضاً "1155" وفيه مجهول. وعن ثوبان عند أحمد 5/279 وعن البراء عند أبي يعلى "1675" وابن أبي الدنيا في "الصمت" "167" ورجالہ ثقات كما قال الهيثمي. 8/93

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْوَقِيعَةِ
فِي الْمُسْلِمِينَ، وَإِنْ كَانَ تَشْمِيرُهُ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيرًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ مسلمانوں کو
زبانی طور پر ایذا پہنچانے سے بچے اگرچہ وہ شخص بہت زیادہ عبادات کرتا ہو

5764 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقَفِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مَوْلَى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَلَانَةَ ذَكَرَ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا
قَالَ: فِي النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَلَانَةَ ذَكَرَ مِنْ قَلَّةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا، وَأَنَّهَا تَصَدَّقَتْ بِأَنْوَارٍ أَقْطِ، غَيْرَ
أَنَّهَا لَا تُؤْذِي جِبْرَانَهَا، قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں عورت اس طرح کی
ہے اس نے اس عورت کی بکثرت نفل نمازوں کا ذکر کیا اور یہ کہا کہ وہ اپنی زبان کے ذریعے (دوسروں) کو اذیت پہنچاتی ہے۔ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں عورت ایسی ہے پھر اس نے اس عورت
کی نمازوں اور روزوں کی قلت کا ذکر کیا اور یہ بتایا: وہ پتھر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتی۔ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔



5764 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه أحمد 2/440، ولبزار "1902" من
طريق الأعمش، بهذا الإسناد. وأوردته الهيثمي في "المجمع 8/168" - 169 وعزاه إليهما، وقال: رجاله ثقات. قوله: "أنوار أقط" -
الأنوار جمع نور: هي القطعة من الألف، والأقط بفتح الهمزة وكسر القاف، وقد تسكن القاف للتخفيف مع فتح الهمزة وكسرها -
لبن جامد مستحجر، قال الأزهرى: يتخذ من اللبن المخيض، يطبخ ثم يترك حتى يمتلئ.

بَابُ النَّمِيمَةِ

چغعل خوری کا بیان

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ النَّمَامِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں میں سے چغعل خور شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ

5765- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى السُّلْطَانِ، فَكُنَّا جُلُوسًا مَعَ حَدِيقَةَ، فَمَرَّ ذَلِكَ الرَّجُلُ،

قِيلَ: هُوَ هَذَا، فَقَالَ حَدِيقَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

❁❁❁ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک شخص حاکم وقت کے پاس لوگوں کی باتیں پہنچایا کرتا تھا ایک مرتبہ ہم

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران وہ شخص وہاں سے گزرا تو یہ بتایا گیا کہ یہ تو ایسا شخص ہے تو حضرت

حدیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو

گا۔



5765- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير : هو ابن عبد الحميد الضبي، ومنصور : هو ابن المعتمر، وإبراهيم : هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه مسلم "169" "105" في الإيمان : باب بيان غلظ تحريم النميمة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً "169" "105" عن علي بن حجر السعدي، عن جرير، به وأخرجه أحمد 5/397 و404، والبخاري "6056" في الأرب : باب ما يكره من النميمة، وفي "الأدب المفرد" "322" ،، والترمذي "3569" في البر والصلة : باب ما جاء في النمام، والبيهقي 10/247، والبخاري "3569"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "876" "من طريق سفيان بن عيينة والثوري، كلاهما عن منصور، به. وأخرجه أحمد 5/382 و389 و402، ومسلم "170" "105" وأبو داود "4871" في الأدب : باب في القنات، وابن أبي الدنيا في "الصمت" "354" "والبيهقي في "السنن" 8/166،، وفي "الأدب" "137" ،، والبخاري "3570" من طريق الأعمش، وأحمد 5/392، والبطراني في "الكبير" "3021" "من طريق الحكم بن عيينة، وفي "الصغير" "له" "561" من طريق إبراهيم بن المهاجر، ثلاثهم عن إبراهيم النخعي، به. وأخرجه المصنف في "روضة العقلاء" "ص 176، وأحمد 5/391 و396 و406، ومسلم "168" "105"، وابن أبي الدنيا "252" من طريق واصل الأحدب، عن أبي وال، عن حديفة.

بَابُ الْمَدْحِ

باب! تعریف کرنا

5766 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمٍ بْنِ خَالِدِ الْبُرَيْثِيِّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا أَنْتُمْ قَالُوا: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فَلَانًا، وَاللَّهُ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ كَذًّا وَكَذًّا

✽✽ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا استیذان ہوتا ہے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے یہ بات آپ ﷺ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنی ہو تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ فلاں شخص کے بارے میں میں یہ گمان کرتا ہوں ویسے اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہے (اور یہ الفاظ بھی اس وقت استعمال کرنے چاہئیں) جب آدمی کو یہ بات پتہ ہو کہ وہ شخص ایسا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5767 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

5766 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري وأخرجه أحمد 5/46، ومسلم "65" "3000" في الزهد: باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط وخيف منه فتنة على الممدوح، والبيهقي 10/242 من طريق يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/46 و47، والبخاري "2662" في الشهادات: باب إذا زكى رجل رجلاً كفاه، و"6162" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل ويحك وأبو داود "4805" في الأدب.

5767 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم، أبو عمران: هو عبد الملك بن حبيب الأزدي. وأخرجه أحمد 5/157 و168، ومسلم "2642"، في البر والصلة: باب أني علي الصالح فلهي بشرى ولا تضره، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/157 و168، ومسلم "2642"، وأبو القاسم البغوي في "الجمعديات" "1197"، وابن ماجه "4225" في الزهد: باب الشناء الحسن، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "4139" و"4140" من طريق شعبة، به.

خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فَلَانًا، وَلَا أَرْجِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا

❁❁ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ہمتیاناس ہونے نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے یہ بات آپ ﷺ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنی ہو تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ فلاں شخص کے بارے میں میں میں یہ گمان کرتا ہوں ویسے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کو پاک قرار نہیں دیتا۔

ذِكْرُ الْخَيْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَدْحَ النَّاسِ الْمَرْءَ

عَلَى الطَّاعَةِ، وَسُرُورَهُ بِهِ ضَرْبٌ مِنَ الرِّيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

لوگوں کا کسی آدمی کی نیکی کی وجہ سے اس کی تعریف کرنا اور اس شخص کا اس وجہ سے خوش ہونا یا یہ کاری کی ایک قسم ہے

5768 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ يَحْمَدُهُ النَّاسُ؟ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى

الْمُؤْمِنِ

❁❁ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آدمی کوئی نیک کام کرتا ہے جس

کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو جلدی ملنے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَرْكِ الْإِغْتِرَارِ عِنْدَ الْمَدْحِ إِذَا مَدِحَ الْمَرْءُ بِهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کسی شخص کی تعریف کی جائے

5768 - إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم، أبو

عمران: هو عبد الملك بن حبيب الأزدي. وأخرجه أحمد 5/157 و168، ومسلم "2642"، في البر والصلة: باب أثنى على

الصالح فبهى بشرى ولا تضروه، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/157 و168، ومسلم "2642"، وأبو

القاسم البغوي في "الجمعيات" "1197"، وابن ماجه "4225" في الزهد: باب الشناء الحسن، وأبو محمد البغوي في "شرح

السنة "4139" و"4140" من طريق شعبة، به.

تو وہ اس تعریف کے بعد خود پسندی کا شکار ہونے کو ترک کرے

5769 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اخْتُوا فِي أَلْوَاهِ الْمَدَائِحِينَ التَّرَابِ ❀ ❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”(کسی کی) تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈال دو۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَرْكِ اغْتِرَارِ الْمَرْءِ بِمَا يُمَدِّحُ بِهِ
اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی کی تعریف کی جائے
تو وہ اس وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچے

5770 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، (متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مَدَّحَ رَجُلًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَرْفَعُ التَّرَابَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَائِحِينَ فَاخْتُوا فِي وُجُوهِهِمُ التَّرَابَ ❀ ❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف مٹی پھینکنا شروع کی اور بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

5769 - إسنادہ صحیح، عبد الله بن أحمد بن ذكوان روى له أبو داود وابن ماجه، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 6/127 "من طريق عبد الله بن زيد بن أسلم، كلاهما عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد، وانظر الحديث الآتى. وفي الباب عن المقداد بن الأسود عند أحمد 6/5، والبخارى في "الأدب المفرد" 339، "، ومسلم "3002"، وأبو داود "4804"، والترمذى "2393"، وابن ماجه "3742"، والطبرانى "565"/20 و"566" و"570" و"574" و"576" و"577" و"578" و"579" و"580" و"581" و"582"، وأبو نعيم في "الحلية" 4/377، "، والبيهقى في "السنن" 10/242، "، وفي "الأدب" 512، "، والبيهقى "3573" وعن أبي هريرة عند الترمذى "2394" وعن عبد الرحمن بن أذهر عند البزار "2023" وعن أنس عند البزار. "2024" وانظر "المجمع" 8/117 - 118.

5770 - إسنادہ صحیح، إبراهيم بن الحجاج روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/94، والبخارى في "الأدب المفرد" 340، "، والطبرانى، "13589"، والخطيب 11/107 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وذكره الهيثمى في "المجمع" 8/117 "ونسبه لأحمد والطبرانى في معجمه "الكبير" و"الأوسط"، وقال: رجاله رجال الصحيح.

”جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈال دو۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَمْدَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَيْرِ

إِذَا أَرَادَ بِذَلِكَ انْتِفَاعَ النَّاسِ بِهِ، وَأَمِنَ الْعُجْبَ عَلَى نَفْسِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی بھلائی کے حوالے سے اپنی ذات کی تعریف کرے جب کہ اس کا ارادہ یہ ہو کہ لوگ اس سے نفع حاصل کریں اور ایسا شخص خود پسندی سے محفوظ ہو

5771- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُولُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَمَارَةَ، وَلَيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُولَ، وَلَكِنْ عَجَلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازُنٌ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ أَخَذَ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا اے ابوعمارہ آپ غزوہ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی البتہ لوگوں میں سے کچھ جلد باز لوگ جب ہوازن قبیلے کے تیروں کے نشانے پر آئے تو (وہ پیچھے ہٹ گئے) اس وقت حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میں نبی ہوں یہ بات جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ أَنْ يَمْدَحَ نَفْسَهُ بِبَعْضِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا أَرَادَ

بِذَلِكَ قَصْدَ الْخَيْرِ بِالْمُسْتَمِعِينَ لَهُ دُونَ إِعْطَاءِ النَّفْسِ شَهْوَاتِهَا مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ کے ذریعے اپنی ذات کی تعریف کرے جب کہ اس کے بارے میں اس کا ارادہ سننے والوں کے حق میں بھلائی کا ہو یہ مراد نہ ہو کہ وہ نفسانی خواہش کو پورا کرے

5772- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5771- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم "4770"

5772- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وقد تقدم تخريجه برقم "4820"

أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ حُنَيْنٍ، عَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمْرَةَ، وَخُطِفَ رِذَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُونِي رِذَائِي، لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعْمًا لَقَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي كَذَابًا، وَلَا جَبَانًا

✽✽ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے یہ حنین سے واپسی کی بات ہے اسی دوران دیہاتیوں نے نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا وہ آپ ﷺ سے چیزیں مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ ﷺ کو درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی چادر بھی کھینچ لی گئی۔ نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے آپ ﷺ نے فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان ٹہنیوں کی تعداد میں نعمتیں ہوں، تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا تم مجھے غلط بیانی کرنے والا یا بزدل نہیں پاؤ گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ قَبُولِ الْعُذْرِ،

وَالْقِيَامِ عِنْدَ الْمَدْحِ بِحَيْثُ يُوجِبُ الْحَقُّ ذَلِكَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ عذر کو قبول کرے

اور تعریف کے وقت کھڑا ہو اس حیثیت کے ساتھ کہ حق اس کو لازم کرتا ہو

5773 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ، فَبَلَغَ

ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهِ أَغْيَرُ

5773 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله الشكوى. وأخرجه مسلم "1499" في

اللعان، عن عبيد الله بن عمرو القواريري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/248، والبخاري "6846" في الحدود: باب من رأى مع

امرأته رجلاً فقتله، و "7416" في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لا شخص أغير من الله"، ومسلم "1499"،

والطبراني "921"/20، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 2/12 "من طرق عن أبي عوانة، به. وأخرجه الدارمي 2/149، ومسلم

"1499"، والطبراني "922"/20 من طريق زائدة وعبيد الله بن عمرو الرقي، عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه الطبراني

"5394" من طريق عبد الرحمن بن عمرو بن شرحبيل بن سعيد بن سعد بن عبادَةَ، عن أبيه، عن جده، قال: قال سعد بن عبادَةَ ...

وأخرجه مالك في "الموطأ" 4/737، و "823"، وأحمد 2/465، ومسلم "1498" وأبو داود "4532" و "4533" من طريق سهيب

بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال قال سعد بن عبادَةَ: يارسول الله..

مِنِّي، وَمَنْ أَجَلَ غَيْرَةَ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُدُوِّ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجَلَ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجَلَ ذَلِكَ وَعَدَّ اللَّهُ الْجَنَّةَ

✽✽ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو پاؤں تو اس سے درگزر رکے بغیر تلوار کے ذریعے قتل کر دوں گا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کے مزاج کی تیزی پر حیرانگی نہیں ہوئی اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام قرار دیا ہے اور عذر پیش کرنا کسی کے نزدیک بھی اتنا محبوب نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے اسی وجہ سے اس نے رسولوں کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے نزدیک اپنی تعریف اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ ہو اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے (اپنی تعریف بیان کرنے والے کے لیے) جنت کا وعدہ کیا ہے۔



بَابُ التَّفَاخُرِ

ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنا

ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْفَخْرِ عَلَى أَهْلِ الْوَبْرِ مَعَ إِطْلَاقِ السَّكِينَةِ عَلَى أَهْلِ الْغَنَمِ

خانہ بدوشوں کے لیے لفظ فخر استعمال کرنے کا تذکرہ اور بکریاں

پالنے والے کے لیے لفظ سکینت کا استعمال کرنا

5774- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْإِيمَانُ يَمَانُ يَمَانٍ، وَالْكَفْرُ قِبَلُ الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي

الْفَسَادَيْنِ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبْرِ، يَأْتِي الْمَسِيحُ، حَتَّى إِذَا جَاوَزَ أَحَدًا صَرَفَتْ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلِ الشَّامِ، وَهَذَا لَكَ يَهْلِكُ

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایمان یمانی ہے اور کفر مشرق کی سمت سے ہوگا بکریاں پالنے والوں میں

سکینت ہوتی ہے جب کہ گھوڑے پالنے والے دیہاتیوں میں فخر (یعنی تکبر) اور ریا کاری پائی جاتی ہے دجال اس طرف سے آئے گا یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ عبور کر لے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے وہاں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ افْتِخَارِ الْمَرْءِ بِأَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنْ كَانُوا لَهُ أَقْرَبَ الْقَرَابَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اہل جاہلیت پر فخر کا اظہار کرے

خواہ وہ اہل جاہلیت اس کے انتہائی قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں

5774- إسناده صحيح على شرط مسلم، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب وأخرج له الترمذی "2243" في الفتن:

باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، عن قتيبة، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد، وقال هذا حديث حسن صحيح.

وأخرجه دون قوله: "يأتي المسيح" ... أحمد 2/372 و 408.407 و 457 و 484، ومسلم "86" "52" في الإيمان: باب تفاضل

أهل الإيمان فيه. وبن أبي منه في "الإيمان" 428 "من طرق عن العلاء، به. وأخرجه أحمد 2/502، والبخاري "3499" في

المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى)، ومسلم "87" "52" و"88"، والترمذی "3935" في

المناقب: باب في فضل اليمن.

5775- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَفْتَخِرُوا بِآبَائِكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَا يُدْهَدُهُ الْجُعَلُ بِمَنْخَرِيهِ خَيْرٌ مِّنْ آبَائِكُمُ الَّذِينَ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ❀ ❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”زمانہ جاہلیت کے اپنے آباؤ اجداد پر فخر کا اظہار نہ کرو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آدمی کے نتھنوں میں مٹی بھر جانا اس سے زیادہ بہتر ہے تم اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کا اظہار کرو جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ افْتِخَارَ الْمَرْءِ بِالْكَرْمِ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ بِالِدِينِ لَا بِالْدُنْيَا
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی کا بزرگی پر فخر کرنا
دینی اعتبار سے ہونا چاہئے دنیاوی حوالے سے نہیں ہونا چاہئے

5776- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرِ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): الْكُرَيْمُ ابْنُ الْكُرَيْمِ ابْنُ الْكُرَيْمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❀ ❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”وہ معزز شخص جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے تھے اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے۔“

5775- إسنادہ صحيح على شرط الصحيح. هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وأيوب: هو ابن ميممة السخستاني. وهو في "مسند الطيالسي" 2682"، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/301 وأخرجه الطبراني في "الكبرى" 11862" "من طريق حجاج بن نصير، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً "11861" من طريق الحسن بن أبي جعفر، عن أيوب، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/85 "وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و"الأوسط"، ورجال أحمد رجال الصحيح 5776- إسنادہ حسن، محمد بن عمرو - وهو ابن غلقمة الليثي - روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله على شرط "الصحيح أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري. وأخرجه أحمد 2/416 عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/332، والترمذي "3116" في تفسير سورة يوسف، من طرق عن محمد بن عمرو، به. وأخرج أحمد 2/431، والبخاري "3353" في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) ، و: "3374" باب قول الله تعالى: (لَقَدْ كَانَ لِيُوسُفَ وَأَخُوهُ آيَاتٍ لِلنَّاسِ لِيَذَكِّرَ الْبَاطِلِينَ) ، و: "3490" في المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ

بَابُ الشِّعْرِ وَالسَّجْعِ

باب! شعر اور سجع (کے احکام)

5777- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْعِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُهَدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا، حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا

✻✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے وہ شعر سے بھر جائے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ عُمُومَ هَذَا الْخَطَابِ فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ
أُرِيدَ بِهِ بَعْضُ ذَلِكَ الْعُمُومِ لَا الْكُلِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت میں

الفاظ کے عموم سے مراد اس عموم کا کچھ حصہ ہے سارا عموم مراد نہیں ہے

5778- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَيْسَى بْنِ الشَّكِينِ، بَيْلِدِ الْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: (متن حدیث): إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

5777- إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر مسدد بن مسرہد، فمن رجال البخاری. أبو معاویة: وهو محمد بن خازم. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/719-720، ومسلم "2257" في الشعر، وابن أبي ماجه "3759" في الأدب: باب ما يكره من الشعر، والمقدسي في "أحاديث الشعر" "32" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/719-720، وأحمد 2/288 و355 و391 و478 و480، والبخاری "6155" في الأدب: باب ما يكره أن يكون الغالب في الإنسان الشعر حتى يصد عنه ذكر الله والعلم والقرآن، وفي "الأدب المفرد" "860"، ومسلم "2257"، والترمذی "2851" في الأدب: باب ما جاء: "لأن يمتلأ جوف أحدكم قيحاً خير من أن يمتلأ شعراً"، وابن ماجه "3759"، والبيهقي 10/244، والبقولي "3413"، والمقدسي في "أحاديث الشعر" "32" من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أبو القاسم البغوي في الجعديات "3106"، والطحاوي 4/295، وأحمد 2/331، وابن عدی في "الكامل" 5/1894 "و" 6/2132 من طرق عن أبي صالح، به وأخرجه ابن عدی 6/2091 من طريق الحسن، عن أبي هريرة. وسياق الحديث برقم "5749"

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کچھ شعر حکمت ہوتے ہیں۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يَغْلِبَ عَلَى الْمَرْءِ الشَّعْرُ حَتَّى يَقْطَعَهُ عَنِ الْفَرَائِضِ وَبَعْضِ النَّوَافِلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی پر شاعری اتنی غالب آجائے کہ

وہ اسے فرائض اور بعض نوافل سے بھی روک دے

5779 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ

شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذُكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِأَنَّ يَمْتَلِءَ جَوْفَ أَحَدِكُمْ قَيْحًا، حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے مکمل طور پر بھر جانا اس کے حق میں اس سے زیادہ بہتر ہے وہ شیر سے بھر جائے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْأَشْعَارَ بِكُلِّيَّتِهَا لَا يَجِبُ أَنْ يُشْتَغَلَ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ہر قسم کے

اشعار کے بارے میں یہ بات ضروری ہے ان میں مشغول نہ ہو جائے

5778 - حدیث صحیح، سماک فی روایتہ عن عکرمۃ اضطراب، وباقی رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر علی بن حرب

الطائنی، فقد روی له النسائی وهو صدوق. ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس بن يزيد بن عبد الرحمن الأودی. وأخرجه أحمد

1/296 و272 و303 و309 و313 و327 و332، وابن أبي شيبة 8/691-692، والترمذی "2845" فی الأدب: باب ما جاء إن

من الشعر حکمة، وابن ماجه "3756" فی الأدب: باب الشعر، وأبو داود "5011" فی الأدب: باب ما جاء فی الشعر، وأبو يعلى

"2332" و"2581"، والطبرانی "11758" و"11759" و"11760" و"11761" و"11762" و"11763"، والطحاوی 4/299،

وأبو الشيخ فی "الأمثال" "6" و"7"، وأبو نعیم فی "أخبار أصبهان" 1/355، والبيهقی 10/237، والمقدسی فی "أحاديث الشعر"

"13" من طرق عن سماک، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي بن كعب عند بن أبي شيبة 8/691، وأحمد 5/125، وابنه فی زوائد

"المسند" 5/126، والشافعی 2/188، والدارمی 2/296-297، وعبد الرزاق "20499"، والطيالسی "556" و"557"،

والبخاری فی "صحیحہ" "6145"، وفي "الأدب المفرد" "858" و"864"، وأبي داود "5010"، وابن ماجه "3755"، والبيهقی

10/237، والمقدسی "12"

5779 - إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین. سليمان: هو ابن مهران الأعمش وأخرجه أحمد 2/480 عن محمد بن جعفر،

بهذا الإسناد. وأخرجه أبو القاسم البغوی فی "الجمعیات" "759"، وأبو داود "5009" فی الأدب: باب ما جاء فی الشعر،

والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 4/295، وأبو نعیم فی "الحلیة" 5/60، والبغوی فی "شرح السنة" "3412"، وفي "تفسیرہ"

3/403 من طرق عن شعبة، به. وانظر الحدیث. "5777"

5780 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّرِفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ أَبُو الطَّيِّبِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَيْنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے خوب

صورت کلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُنْشِدَ الْأَشْعَارَ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهَا خَنَاءٌ، وَلَا فُحْشٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اشعار موزوں کر سکتا ہے

جب کہ ان میں کوئی گنگناہٹ اور فحاشی نہ ہو

5781 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَلَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ

الشِّعْرَ وَيَتَدَاكِرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ، وَرَبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو مرتبہ سے زیادہ مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوں

5780 - رجال الصحيح، إلا أن في رواية سماك عن عكرمة اصطراباً. ابن الشوارب: هو محمد بن عبد الملك بن أبي

الشوارب الأموي، وأبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله الشكري. وأخرجه الطيالسي "2670"، وأحمد 1/303 و309 و327،

وأبو داود "5011" في الأدب: باب ما جاء في الشعر، والترمذي "2845" في الأدب: باب ما جاء في الشعر، والترمذي "2845" في الأدب: باب ما جاء في الشعر، والترمذي "2845"

في الأدب: باب ما جاء إن من الشعر حكمة، وأبو يعلى "2332" و"2581" والطبراني "11785"، وأبو الشيخ في "الأمثال" "6" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث "5778"

5781 - حديث صحيح، شريك وإن كان ساء الحفظ، متابع، وباقي رجاله من رجال الصحيح. وأخرجه الترمذي "2850"

في الأدب: باب ما جاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل" "246"، ومن طريقه أخرجه البغوي "3411" عن علي بن حجر، بهذا

الإسناد. وأخرجه الطيالسي "771"، وابن أبي شيبة 8/712-713، وأحمد 5/105، والطبراني "1948" و"1950" و"1953"،

والبيهقي 10/240، والمقدسي في "أحاديث الشعر" "17" من طريق شريك، به. وأخرجه الطيالسي "771"، ومسلم "670" "286" "670" في المساجد: باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح وفضل المسجد، و"2322" في الفضائل: باب تبسمه

صلى الله عليه وسلم وحسن عشرته، وأبو داود "1294" في الصلاة: باب صلاة الضحى، والنسائي 3/80-81 في السهو: باب

قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، وفي "عمل اليوم والليلة" "170"، وأبو القاسم البغوي في "الجمعيات" "2159" و"2755"،

والطبراني "1933" و"1990" و"1999"، والبيهقي 10/240، والمقدسي في "أحاديث الشعر" "18" من طرق عن سماك بن حرب، به.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ایک دوسرے کو شعر سنایا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا تذکرہ کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ خاموش بیٹھے رہتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ ان کے ساتھ مسکرا دیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اباحَةِ انْشَادِ الْمَرْءِ الشِّعْرَ الَّذِي لَا يَكُونُ فِيهِ هِجَاءٌ مُسْلِمٍ، وَلَا مَا لَا يُوجِبُهُ الدِّينُ
آدمی کے لیے ایسے شعر موزوں کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس میں کسی مسلمان

کی ہجو بیان نہ کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہو جسے دین نے لازم قرار نہ دیا ہو

5782 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْجَبَابِ الْجَمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، عَنْ

سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةِ بْنِ أَبِي

الصَّلْتِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِيَ، فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: هِيَ، ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ: هِيَ وَأَنْشَدَهُ حَتَّى
أَتَمَمْتُ مِائَةَ بَيْتٍ.

✽ عمرو بن شریدا اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں امیہ بن ابوصلت کا کوئی شعر یاد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے آپ ﷺ کو ایک شعر سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ میں نے آپ ﷺ کو پھر سنایا۔ نبی اکرم ﷺ مسلسل مجھے یہی فرماتے رہے: اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک سو اشعار سنائے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ انْشَادِ الْمَرْءِ الْأَشْعَارَ الَّتِي تُؤَدِّي إِلَى سُلُوكِ الْآخِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی ایسے اشعار موزوں کر سکتا ہے

جو آخرت کے راستے کی طرف لے جائیں

5783 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

5782 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. سفیان. هو ابن عيينة. أخرجه الحميدى "809"، وابن أبي شيبة 8/692، وأحمد 4/390، مسلم "2255" فى الشعر، والنسائى فى "اليوم" 998"، والطبرانى "7238"، والبيهقى 10/226-227، والمقدسى فى "أحاديث الشعر" 14" من طريق سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه: الطبرانى "7238" من طريق روح بن القاسم، عن إبراهيم، به. وأخرجه الطيالسى "1271"، وابن أبي شيبة 8/692، وأحمد 4/388 و389 والبخارى فى "الأدب المفرد" 869"، ومسلم "2255"، والترمذى فى "الشمائل" 248"، وابن أبي ماجه "3758" فى الأدب: باب الشعر، والطحاوى 4/300، والطبرانى "7237"، والبيهقى 10/227، والبعزى "3400"، والمقدسى "15" من طريق عبد الله بن عبد الرحمن الطائفى، عن عمرو بن الشريد، به.

السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةً لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بھی عرب نے جو سب سے بہترین شعر کہا ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے۔

”خبردار! اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْعَرُ كَلِمَةٍ أَرَادَ بِهِ أَشْعَرَ بَيْتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمان ”سب سے زیادہ

شعر والا کلمہ“ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: سب سے بہترین مصرعہ

5784- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

الْمَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَشْعَرُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الْعَرَبُ كَلِمَةً لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

وَكَأَدَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ

5783- حدیث صحیح، شریک و ابن کان سہ الحفظ، قد توابع، وباقی رجالہ من رجال الشیخین . وأخرجه مسلم "2256"

"2" فی الشعر، والترمذی "2849" فی الأدب: باب ما جاء فی إنشاد الشعر، وفی "الشمائل" "247" عن علی بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/391 و444 و480-481، ومسلم "2" "2256" من طریق شریک بن عبد اللہ النخعی، به. وأخرجه أحمد 2/248، والبخاری "6489" فی الرقاق: باب الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك، مسلم "2256"، وابن ماجه "3757" فی الأدب: باب الشعر، والبیقی 10/237، وأبو یعیم فی "الحلیة" 7/201، "والمقدسی فی "أحادیث الشعر" "1" من طرق عن عبد الملك بن عمیر، به، وأخرجه ابن شیبہ 8/694-695، وأبو نعیم فی "أخبار أصبهان" 1/269 - "270 من طریق زائدة بن قدامة، عن عبد الملك بن عمیر، عن موسى بن طلحة، عن أبي هريرة.

5784- إسناده صحیح علی الشرط الشیخین . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، والملائی: هو أبو نعیم الفضل بن

دکین، وسفیان: هو الثوری. وأخرجه أحمد 2/393، وابن أبي شیبہ 8/695، والبخاری "3841" فی مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلیة، من طریق أبي نعیم الملائی، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/470، والبخاری "6147" فی الأدب: باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما یکره منه، ومسلم "3" "2256" فی الشعر، والترمذی فی "الشمائل" "242"، والبغوی "3399" من طریق عبد الرحمن بن مهدی، عن سفیان الثوری، به. وانظر ما قبله.

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
سب سے بہترین شعر جو کسی عرب نے کہا ہے وہ لبید کا یہ کلمہ ہے۔
”خبردار اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا) امیہ بن ابوصلت مسلمان ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَجَاءِ الْمَرْءِ الْقَبِيلَةَ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرْيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا کسی کے قبیلے کے جو بیان کرنا سب سے بڑا جھوٹ ہے

5785 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ عُبيدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً اثْنَانِ: شَاعِرٌ يَهْجُو الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا، وَرَجُلٌ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑے جھوٹے دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ شاعر جو کسی قبیلے کی ہجو کرتا ہے اور ایک وہ شخص جو اپنے باپ سے (اپنے نسب کی) نفی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ وَقِيعَةَ الْمُسْلِمِ فِي الْمَشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ دَارِ الْحَرْبِ مِنَ الْإِيمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مسلمان کا دارالحرب سے تعلق رکھنے والے مشرکین کی

زبانی طور پر (برائی بیان کرنا) ایمان کا حصہ ہے

5786 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، (متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ أَنْزَلَ فِي الشُّعْرِ مَا قَدْ أَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَجَاهِدُ بَسْفِهِ وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ نَضْحَ النَّبْلِ

✽✽ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شعر کے بارے میں جو حکم

5785 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير : هو ابن عبد الحميد، وعمرو بن مرة : هو ابن قتادة الليثي . وأخرجه ابن ماجة "3761" في الأدب : باب ما كره من الشعر، والبيهقي 10/241 من طريق شيبان بن عبد الرحمن النحوي، عن الأعمش، بهذا الإسناد . وقال البصري في "مصباح الزجاج" ورقة 233/2 هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات .

5786 - حديث صحيح، ابن أبي السرى - وهو محمد بن المتوكل - وإن كانت له أوهام، قد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" 20500 " ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/387، والطبراني "151"/19، والبيهقي 10/239، والبغوي في "شرح السنة" 3409 "، وفي التفسير 3/403 " وقد تقدم برقم . "4687" والنضح : هو الرومي .

نازل ہونا تھا وہ تو ہو گیا ہے (اب آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن شخص اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ (ان کی جھوکر کے) گویا انہیں نیزے مارتے ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ إِبَاحَةِ هِجَاءِ الْمُسْلِمِ الْمُشْرِكِينَ إِذَا لَمْ يَطْمَعِ فِي إِسْلَامِهِمْ أَوْ طَمِعَ فِيهِ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمان کے لیے مشرکین کی جہو بیان کرنا مباح ہے

جب کہ اسے ان کے اسلام قبول کرنے کی امید نہ ہو، خواہ اس کی امید ہو

5787 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ

سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ يَنْسِيَنِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ: لَا سَلْتُكَ مِنْهُمْ كَسَلِ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی جھوکر کے

اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا بنے گا حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو ان میں سے یوں

نکالوں گا جس طرح آٹے میں سے بال نکالا جاتا ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَحْرِيطِ الْمُشْرِكِينَ بِالشَّعْرِ الَّذِي يَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْشَادُهُ

مشرکین کو شعر کے ذریعے برا بیچتے کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

جو شعر موزوں کرنا ان پر گراں گزرتا ہو

5788 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، أَخُو مُحَمَّدٍ قَالَ:

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّبْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

5787 - إسنادہ صحیح، ہارون بن اسحاق روی له أصحاب السنن، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاری

"3531" فی المناقب: باب من أحب أن لا يسب نسبه، و "4145" فی المغازی: باب حدیث الإفك، و "6150" فی الأدب: باب

هجاء المشركين، و فی "الأدب المفرد" 862، "، و مسلم "2489" فی فضائل الصحابة: باب فضائل حسان بن ثابت، و الطحاوی

4/297، و الحاكم 3/487-488 من طرق عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد

5788 - حدیث صحیح، عبد الله بن أبي بکر المقدمی، وإن كان ضعيفاً قد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الصحيح. وهو

فی "مسند أبي يعلى" "4494"، و أخرجه الترمذی "2847" فی الأدب: باب ما جاء فی إنشاد الشعر، و فی "الشمائل" "245"،

و النسائی 5/202 فی مناسك الحج: باب إنشاد

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ قَامَ أَهْلُ مَكَّةَ سِمَاطِينَ ، قَالَ : وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ يَمْشِي وَيَقُولُ :

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ
صَرَبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ

يَا رَبِّ إِنِّي مُؤْمِنٌ بِقِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : يَا ابْنَ رَوَاحَةَ ، أَتَقُولُ الشُّعْرَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَهْ ، يَا عُمَرُ ، لَهَذَا أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقِعِ النَّبْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو اہل مکہ دونوں اطراف میں کھڑے ہو گئے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

”اے کافروں کی اولاد تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن کے حکم کے مطابق تمہیں ماریں گے ایسی ضرب لگائیں گے جو سر کو تن سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی اے میرے پروردگار بے شک میں تیرے فرمان پر ایمان رکھتا ہوں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابن رواحہ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر کہہ رہے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اسے کرنے دو یہ اشعار ان (کفار) کے لیے نیزے لگنے سے زیادہ سخت (تکلیف دہ) ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْجَعَ فِي كَلَامِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے کلام کو مسجع کرے

5789 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :

5789 - إسناده صحيح على البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير على بن الجعد، فمن رجال البخارى، وهو فى "مسند على بن الجعد" 1507" ، ومن طريقه أخرجه أبو محمد البغوى فى "شرح السنة. 3969" ، وأخرجه أحمد 3/170، والبخارى "2961" فى الجهاد :باب البيعة فى الحرب أن لا يفروا، و "3791" فى مناقب الأنصار :باب دعاء النبى صلى الله عليه وسلم : "أصلح الأنصار والمهاجرة" ، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/187 و 205 و 216، والبخارى "2834" فى الجهاد :باب التحريض على القتال، و "4099" فى المغازى :باب غزوة الخندق، و "7021" فى الأحكام :باب كيف يبائع الإمام الناس، من طرق عن حميد، به . وأخرجه البخارى "2835" فى الجهاد :باب حفر الخندق، و "4100" ، والبيهقى 9/39 من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/172، والبخارى "3759" ، و "6413" فى الرقاق :باب ما جاء فى الرقاق، ومسلم "127" "1805" من طريق معاوية بن قرة، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/172، ومسلم "128" "1805" ، والترمذى "3857" فى المناقب :باب فى مناقب أبى موسى الأشعرى، من طريق قتادة، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/252 و 288، ومسلم "130" "1805" من طريق ثابت، عن أنس .

(متن حدیث): قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ:

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

⊗⊗ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ خندق کے موقع پر انصار نے یہ اشعار پڑھے۔

”ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کی بیعت کی ہے کہ جب تک ہم زندہ رہے جہاد کرتے رہیں گے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں جواب دیتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

”زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے (اے اللہ) تو انصار و مہاجرین کی عزت افزائی کر۔“



بَابُ الْمِزَاحِ وَالضَّحِكِ

باب! مزاح کرنے اور ہنسنے (کے بارے میں احکام)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَمْزَحَ مَعَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِمَا لَا يُحَرِّمُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ
أَدْمَى كَ لِيَهِيَ بَات مَبَاح هَيْ وَه اِپْنِي مَسْلَمَان بَهَائِي كِي سَا تَه اِي سَا مَدَا ق ك ر سَكْتَا هَيْ
جسے قرآن و سنت نے حرام قرار نہ دیا ہو

5790 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَائِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،
(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يُقَالُ لَهُ زَاهِرٌ بْنُ حَرَامٍ، كَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْهَدِيَّةَ، فَيَجْهَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنَّ زَاهِرًا بَادِيْنَا، وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ، قَالَ: فَآتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ
مِنْ خَلْفِهِ وَالرَّجُلُ لَا يَبْصُرُهُ، فَقَالَ: أَرَسَلْنِي مَنْ هَذَا؟ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَعَلَ يُلْزِقُ ظَهْرَهُ بِصَدْرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْعَبْدَ؟ فَقَالَ زَاهِرٌ:
تَجِدْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ كَاسِدًا، قَالَ: لِكَيْتَكَ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتُ بِكَاسِدٍ، أَوْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنْتَ
عِنْدَ اللَّهِ غَالٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دیہات سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جسے زاہر بن حرام کہا جاتا تھا وہ
نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا کرتا تھا پھر جب وہ واپس جانے لگتا تھا تو نبی اکرم ﷺ بھی اسے ساز و سامان دیا کرتے
تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔

داوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت (بازار میں کھڑا) اپنا سامان فروخت

5790 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" 19688 " ومن طريق عبد الرزاق أخرجه
أحمد 3/161 ، الترمذی فی "الشمائل" 239 " ، وأبو يعلى 3456 " ، والبخاري ، 2735 " ، والبيهقي 10/2486/169 ، رواه
أحمد وأبو يعلى والبخاري ، ورجال أحمد رجال الصحيح ، وصححه الحافظ في "الإصابة" 1/533 " وأخرجه البزار "2734" ،
والطبراني "5310" من طريقين عن شاذ بن فياض

کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے پیچھے سے اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لے لیا وہ شخص آپ ﷺ کو نہیں دیکھ سکا اس نے کہا: آپ مجھے چھوڑ دیں کون ہے؟ جب اس نے مڑ کر دیکھا اور اسے پتہ چلا کہ یہ نبی اکرم ﷺ ہیں تو اس نے اپنی پشت نبی اکرم ﷺ کے سینے کے ساتھ لگا دی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس غلام کو کون خریدے گا زاہر نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے بہت کم قیمت پائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم کم قیمت نہیں ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم قیمتی ہو۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْمِزَاحِ لِمَنْ وَثِقَ بِدِينِهِ، وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُ قَوْلِهِ بِشَعًا فِي الدِّكْرِ
جو شخص اپنے دین کے بارے میں پر اعتماد ہو اس کے لیے مزاح کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

اگرچہ بظاہر اس کا قول بات چیت میں مناسب نہ ہو

5791 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:
(متن حدیث): رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً تَيْمَمَةٌ عِنْدَ أُمِّ سَلِيمٍ وَهِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ شَبَّتِ، لَا أَشَبَّ اللَّهُ قَرْنَكَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ: لَقَدْ دَعَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ يَتِيمَتِي أَنْ لَا يُشَبَّ اللَّهُ قَرْنَهَا، فَوَاللَّهِ لَا تَشَبُّ أَبَدًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ سَلِيمٍ، أَوْ مَا عَلِمْتِ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَ رَبِّي عَهْدًا: أَيُّمَا أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي دَعَوْتُ عَلَيْهِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا، أَوْ قُرْبَةً يَقْرُبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک یتیم لڑکی دیکھی سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے سفید بال آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری چٹیا کو سفید نہ کرے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے میری یتیم بچی کے لیے یہ دعا کی ہے اللہ تعالیٰ اس کی چٹیا کو سفید نہ کرے۔ اللہ کی قسم! یہ تو کبھی سفید نہیں ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! کیا تم یہ بات

5791- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بكر بن خلاد - وهو محمد بن خلاد - فمن رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي "2071"، وأحمد 3/210 و268، والدارمي 2/304، والبخاري "4621" في تفسير سورة المائدة: باب قوله تعالى (لا تسألوا عن أشياء إن تبد لكم تسؤكم)، و"6486" في الرقائق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو تعلمون ما أعلم" ...، ومسلم "134" "2359" في الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه، والقضاعي في "مسند الشهاب" "1430" و"1431" من طرق عن شعبة، عن موسى بن أنس، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/194 و268، والدارمي 2/304، وابن ماجه "4191" في الزهد: باب الحزن والبكاء، من طريق همام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/12 و6 و154 و217 و245 و290، ومسلم "426" في الصلاة: باب تحريم سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما، من طريق المختار بن لفل، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/180 من طريق أبي طلحة الأسدي، عن أنس.

نہیں جانتی کہ میں نے اپنے پروردگار سے یہ عہد لیا ہے میں اپنی امت کے جس بھی فرد کے لیے دعائے ضرر کروں اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو اس کے حق میں طہارت کے حصول کا ذریعہ اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کے حصول کا ذریعہ بنا دے گا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقِلَّةِ الضَّحِكِ، وَكَثْرَةِ البُكَاءِ

کم ہنسنے اور زیادہ رونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5792 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمُوسَى بْنِ أَنَسٍ، وَعَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعَلَّمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ افْرَاطِ الْمَرْءِ فِي الضَّحِكِ إِذْ كَثُرَتْهُ لَا تَحْمَدُ عَاقِبَتُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی ہنسنے میں افراط سے کام لے

کیونکہ اس کی کثرت کا انجام قابل تعریف نہیں ہے

5793 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعَلَّمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ

كَثِيرًا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الضَّحِكِ الْمَرْءِ عِنْدَ خُرُوجِ الصَّوْتِ مِنْ أَحْيِهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی آواز نکلنے کے وقت ہنس پڑے

5793 - إسنادہ صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد، فقد روى له النسائي، وهو ثقة. عقيل: هو ابن

خالد بن عقيل. وقد تقدم تخريجه برقم "358" "113" و. "662"

5794 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، (متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ النَّاقَةَ، وَمَنْ عَقَرَهَا، فَقَالَ: (إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا) (الشمس: 12) انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيزٌ مَنِيْعٌ فِي رَهْطِهِ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ، فَقَالَ: أَلَا لِمَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، وَلَعَلَّهُ يَصْاْجِعُهَا فِي الْخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي الضَّحِكِ مِنَ الضَّرْطَةِ، فَقَالَ: أَلَا لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟

✪✪ حضرت عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ نے (حضرت یونس علیہ السلام کی) اونٹنی اور اس کے پاؤں کاٹنے والے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”جب ان میں سے بد بخت ترین شخص اٹھا۔“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اس اونٹنی کے لیے وہ شخص اٹھا جو اپنے قبیلے میں ابو زعمہ کی طرح نمایاں طاقت ور اور بہتر حیثیت رکھتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے خواتین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خبردار کوئی شخص اپنی بیوی کی پٹائی اس طرح کیوں کرتا ہے جس طرح غلام کو مارا جاتا ہے جب کہ اسی دن کے آخری حصے میں اس نے اسی عورت کے ساتھ ہی لیٹنا ہوتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے حوالے سے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا خبردار کوئی شخص ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔



5794 - إسنادہ حسن، يعقوب بن حميد صدوق ربما وهم وقد تويع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . ابن أبي حازم : هو عبد العزيز . وأخرجه أحمد 4/17، والدارمي 2/147، والبخاري "3377" في الأنبياء : باب قول الله تعالى : (وَأَلَى تَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا) ، و "4942" في تفسير سورة الشمس، و "5204" في المكاح : باب ما يكره من ضربت النساء ، و "6042" في الأدب : باب قول الله تعالى : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ) ، ومسلم "2855" في الجنة وصفة نعيمها : باب النار يدخلها الجبارون، والترمذی "3343" في التفسير : باب ومن سورة الشمس، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/335، وابن ماجه "1983" في النكاح : باب ضرب النساء والطيراني في "جامع البيان" من طرق عن هشام، بهذا الإسناد، مطولا ومختصراً، وانظر الحديث رقم "4190"

فصل فصل:

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُومُ الْبَيَانِ فِي كَلَامِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے اپنے کلام میں واضح گفتگو کو اختیار کرے

5795 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لِسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرق کی طرف سے دو آدمی آئے ان دونوں نے خطبہ دیا ان دونوں کا

بیان لوگوں کو بہت پسند آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ بیان جادو ہوتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بعض بیان

جادو ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْبَيَانِ فِي الْكَلَامِ الَّذِي هُوَ مَحْمُودٌ

کلام میں بیان کی اس صفت کا تذکرہ جو قابل تعریف ہوتی ہے

5796 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ بْنِ يُونُسَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): الْبَيَانُ مِنَ اللَّهِ، وَالْعَيْ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَيْسَ الْبَيَانُ كَثْرَةَ الْكَلَامِ، وَلَكِنَّ الْبَيَانَ الْفُضْلُ فِي

5795 - إسناد الحديث صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/986 في الكلام: باب ما يكره من الكلام بغير

ذكر الله. ومن طريقه أخرجه أحمد 2/16 و62، والبخاری "5767" في الطب: باب إن من البيان سحراً، وأبو داود "5007" في

الأدب: باب ما جاء في المتمدق في الكلام، والبيهقي "3393" وأخرجه أحمد 2/59، والبخاری "5146" في النكاح: باب

الخطبة، والترمذی "2028" في البر والصلة: باب ما جاء إن من البيان سحراً، من طريقين عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد. وانظر

الحديث رقم "5718"

الْحَقِّ، وَكَيْسَ الْعَيْ قَلَّةُ الْكَلَامِ، وَلَكِنْ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور عیبی شیطان کی طرف سے ہے بیان سے مراد بکثرت کلام کرنا نہیں ہے بلکہ بیان سے مراد حق کے درمیان فصل پیدا کرنا ہے اور عیبی سے مراد کم گفتگو کرنا نہیں ہے بلکہ حق کے معاملے میں بے وقوفی کا مظاہرہ کرنا ہے۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ لِلْمَثِيلِ لِلْأَشْيَاءِ بِالْأَشْيَاءِ فِي كَلَامِهِ

آدمی کے لیے اپنے کلام کے دوران کچھ چیزوں کو دوسری چیزوں سے

تشبیہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5797 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَزَةَ الزُّبَيْرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا النَّاسُ كَأَبْلِ الْإِمْنَةِ، وَلَا يَكَاذُ أَنْ يُوجَدَ فِيهَا رَاحِلَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لوگوں کی مثال ایک سو ایسے اونٹوں کی مانند ہے جن میں سے سواری کے لیے کوئی نہیں ملتا۔“

5796 - إسناده ضعيف جداً، عنه بن السكن قال فيه الدارقطني: متروك الحديث، وقال مرة: منكر الحديث، وقال

القراب: روى عن الأوزاعي أحاديث لم يتابع عليها، وقال البيهقي: وإياه منسوب إلى الوضع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/508، وقال يخطئ ويخالف، وباقي رجاله ثقات. إسماعيل بن عبيد الله: هو ابن أبي المهاجر المخزومي. وذكره الديلمي في "مسند الفردوس" 5215، وقال المناوي في "فيض القدير" 5/356، "ورواه عنه" أي عن أبي هريرة "أيضاً أبو نعيم، وعنه ومن طريقه أورده الديلمي، ثم إن فيه رشد بن سعد، عن عبد الرحمن بن زياد بن أنعم، وقد مر غير مرة أنهما ضعيفان.

5797 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن حمزة، فمن رجال البخاري، ونقل

مغلطاي عن الباجي أن البخاري روى له مقروناً! وأخرجه أحمد 2/122 من طريقين عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/121، والبخاري في "شرح مشكل الآثار" 2/200 "من طريق جرير، والطبراني "13105" من طريق ابن أبي عتيق، ثلاثهم عن الزهري، به. ولفظ مسلم: "تجدون الناس كإبل مئة، لا يجد فيها راحلته." وأخرجه الطبراني "13240" من طريق يزيد بن أبي حبيب، عن سالم، به، ولفظه: "إنما الناس كإبل مئة، يلتمس الرواحل في الناس، فلا يوجد إلا واحدة" وأخرجه أحمد 2/70 و139، وابن ماجه "3990" في الفتن: باب من ترجى له السلامة من الفتن، وأبو الشيخ في "الأمثال" 133 "و" 134، والقضاعي في "مسند الشهاب" 197 "من طريق زيد بن أسلم، عن ابن عمر، به. وأخرجه أحمد 2/109 وأبو الشيخ "139"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/201 "من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر. وسيأتي عند المصنف برقم "6139" من طريق آخر عن الزهري.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالِ الْكِنَايَاتِ فِي الْأَلْفَاظِ

عَلَى سَبِيلِ التَّشْبِيهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ فِي الْحَقِيقَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ الفاظ میں کنایات کو تشبیہ

کے طور پر استعمال کر سکتا ہے اگرچہ وہ اشیاء حقیقت میں ایسی نہ ہوں

5798 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

وَكَيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَعٌ، فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ

لَهُ: مَنْدُوبٌ، فَرَكِبَهُ، فَوَجَّعَ، وَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَعٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں خوف پھیل گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطالبہ رضی اللہ عنہ

کا گھوڑا عارضی استعمال کے لیے لیا جس کا نام مندوب تھا نبی اکرم ﷺ اس پر سوار ہوئے (اور مدینہ منورہ کا چکر لگا کر) واپس

تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں خطرے کی کوئی چیز نظر نہیں آئی، ہم نے (اس گھوڑے کو تیز رفتاری میں) سمندر کی

طرح پایا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى إِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْكِنَايَاتِ فِي كَلَامِهِ،

وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِقَاصِدٍ لِحَقَائِقِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے آدمی کلام میں کنایات

استعمال کر سکتا ہے اگرچہ وہ ان کے حقائق کا قصد نہ کر رہا ہو

5798 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطيالسي "1979"، وأحمد 3/171 و274 و291، والبخاري

"2627" في الهبة: باب من استعار من الناس الفرس، و "2857" في الجهاد: باب اسم الفرس الحمار، و: "2862" باب

الركوب على الدابة الصعبة والفحولة من الخيل، و: "2968" باب مبادرة الإمام عند الفزع، و "6212" في الأدب: باب المعارض

مندوحة عن الكذب، ومسلم "49" و "2307" في الفضائل: باب في شجاعة النبي صلى الله عليه وسلم وتقديمه للحرب، وأبو داود

"4988" في الأدب: باب ما روى في الترخيص في ذلك، والترمذي "1685" في الجهاد: باب ما جاء في الخروج عند الفزع،

والبيهقي "2160" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2867" في الجهاد:

باب الفرس القطوف، من طريق سعيد، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/185، والبخاري "2820" في الجهاد: باب من طلب الولد

للجهاد، و: "2908" باب الحمائل وتعليق السيف بالنعق، و: "3040" باب إذا فزعوا بالليل، و "6033" في الأدب: باب حسن

الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ومسلم "48" و "2307" من طريق حماد بن زيد عن ثابت، عن أنس. وأخرجه البخاري

"2969" في الجهاد: باب السرعة والركض في الفزع، والبيهقي 10/200 من طريق محمد بن سيرين، عن أنس.

5799 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمَصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ

عُبَيْدِ الْمَذْحِجِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي قُعَيْبٍ، بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا آذُنَ لَهُ حَتَّى

اسْتَأْذَنَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي قُعَيْبٍ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذُنَ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذِنَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْذِنِي لِعَمَلِكَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ الَّذِي

أَرْضَعَنِي، إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ عَمَلُكَ، انْذِنِي لَهُ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ قَالَ عُرْوَةُ:

فَلِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرَمُوا مِنَ الرَّضَاعِ مَا تَحْرِمُونَ مِنَ النَّسَبِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابو قعیس کے بھائی الفلح نے حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد ایک مرتبہ اندر

آنے کی اجازت مانگی تو میں نے کہا: اللہ کی قسم میں اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک ان کے بارے میں نبی

اکرم ﷺ سے اجازت نہیں لیتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ ﷺ! ابو قعیس کے بھائی الفلح نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اس وقت تک اجازت

دینے سے انکار کر دیا جب تک میں آپ سے اجازت نہیں لیتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت

کیوں نہیں دی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا مجھے اس کی

بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے تم نے اسے اجازت دے دینی تھی تمہارے ہاتھ خاک آلود

ہوں۔

عروہ بیان کرتی ہیں: اسی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی تھیں: رضاعت کی وجہ سے تم لوگ ان چیزوں کو بھی حرام سمجھو

جنہیں نسب کی وجہ سے حرام قرار دیتے ہو۔

5799 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر کثیر بن عبید المذحجی، فقد روی له أصحاب السنن، وهو ثقة،

محمد بن حرب: هو الخولانی، والزبیدی: هو محمد بن الولید بن عامر. وأخرجه أحمد 6/33 و271، والبخاری "4796" فی

تفسیر سورة الأحزاب: باب (إِنْ تَبَدُّوا شَيْئًا أَوْ تَخَفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) ، و "5103" فی النکاح: باب لب الفحل،

و: "511" باب لا تنکح المرأة علی عمته، و "6156" فی الأدب: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "تربت یمینک"، و مسلم

"3" "1445" و"4" و"6" فی الرضاع: باب یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة، و ابن ماجه "1948" فی النکاح: باب لب

الفحل، و البیہقی 7/425 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/38 و177 و194 و201، و الدارمی 2/156،

ومالك فی "الموطأ" 2/601 "فی الرضاع: باب رضاعة الصغیر، و البخاری "2644" فی الشهادات: باب الشهادة علی الأنساب،

و "5239" فی النکاح: باب ما یحل من الدخول والنظر إلی النساء فی الرضاع، و مسلم "7" "1445" و"8" و"9" و"10"،

و الترمذی "1148" فی الرضاع: باب ما جاء فی لب الفحل، و أبو داود "2057" فی النکاح: باب فی لب الفحل، و النسائی 6/99

فی النکاح: باب ما یحرم من الرضاع، و ابن ماجه "1949"، و البیہقی 7/452، و البغوی "2280" من طرق عن عروہ، به. وأخرجه أحمد 6/217 من طریق القاسم بن محمد، عن عائشة. وانظر "4219" و"4220"

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ الْكِنَايَةِ فِي كَلَامِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ سَخَطُ اللَّهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کلام میں کنایہ استعمال کر سکتا ہے

جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو

5800 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ،

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِقٌ يَسُوقُ، فَاتَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ

✽✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے ہمراہ تھیں ایک شخص

ان کے اونٹ لے کر جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ اس کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلنا تم ششے لے کر جا رہے

ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ أَنْجَشَةَ السَّائِقَ كَانَ هُوَ الَّذِي يَحْدُو بِهِنَّ فِي السَّيْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اونٹوں کو لے جانے والا شخص انجشہ چلتے ہوئے

ساتھ میں حدی بھی پڑھ رہا تھا

5801 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ

يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ: - يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ -

✽✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک حدی خواں تھا جس کا نام انجشہ تھا اس کی آواز

خوبصورت تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلنا تم شیشوں کو توڑ نہ دینا۔

5800 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. ابن عدي: هو

محمد بن إبراهيم بن أبي عدي، وسليمان: هو ابن طرخان. وأخرجه أحمد 3/117، ومسلم "72" "3323" في الفضائل: باب

رحمة النبي صلى الله عليه وسلم للنساء، من طريقين عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/107 من طريق حميد،

عن أنس، وانظر ما بعده.

5801 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "6211" في الأدب: باب المعارض مندوحة عن الكذب،

ومسلم "73" "2323"، والبيهقي 10/227 من طرق عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "73" "2323"، والبيهقي

"3577" من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به.

قنادہ کہتے ہیں: اس سے مراد کزور خواتین تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ أَنْجَشَةَ كَانَ يَسُوقُ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ السَّفَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انجشہ نامی وہ صاحب اس سفر میں نبی اکرم ﷺ

کی ازواج (کی ساریوں) کو لے کر چل رہے تھے

5802 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَلَبِيُّ، بِدَمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عُبَيْدُ بْنُ

هَشَامِ الْحَلَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، وَكَانَ سَائِقُ يَسُوقُ

بِهِنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُؤَيْدًا سَوِّفَكَ بِالْقَوَارِيرِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے ہمراہ سفر کر رہی تھیں

ایک شخص ان کے اونٹوں کو ہانک کر لے جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آرام سے چلو تم شیشے لے کر جا رہے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ أَنْجَشَةَ كَانَ غُلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انجشہ نامی وہ صاحب نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے

5803 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ، وَأَيُّوبَ، وَعَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَسِيرٍ لَهُ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدٌ يُقَالُ لَهُ:

أَنْجَشَةُ، وَهُوَ يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجَشَةُ، رُؤَيْدًا سَوِّفَكَ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي النِّسَاءَ -

5802 - إسنادہ قوی، عبید بن ہشام روی لہ ابو داؤد، وهو صدوق تغير فی آخر عمره فتلقن، إلا أنه قد توبع عليه، وبألی

رجالہ ثقات رجال الشیخین. وانظر. "5800"

5803 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر محمد بن عبید بن حساب، فمن رجال مسلم.

وأخرجه أحمد 3/227، والبخاری "6161" فی الأدب: باب ما جاء فی قول الرجل: بولك، و: "6210" باب المعارض مندوحة

عن الكذب، ومسلم "70" "2323"، والبیہقی 10/227 من طرق عن حماد بن زید، بهذا الإسناد. وأخرجه الطیالسی "2048"،

وأحمد 3/254 و285، والبخاری "6209"، والبیہقی 10/227، والبیہقی "3578" و"3579" من طریق ثابت، به.

وأخرجه مسلم "2323" من طرق عن حماد بن زید، عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 3/186، والبخاری "6149" فی الأدب: باب ما

يجوز من الشعر ولرجز والحداء، و: "6202" باب من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا، ومسلم "71" "2323" من طریقین عن

أيوب، به.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سفر کر رہے تھے آپ ﷺ کے ہمراہ ایک سیاہ فام غلام تھا جس کا نام انجھ تھا وہ حدی پڑھتا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے انجھ آرام سے تم شیشوں کو لے کر جا رہے ہو نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ خواتین کو لے کر جا رہے ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ التَّكْرَارِ فِي الْكَلَامِ إِذَا قَصَدَ بِذَلِكَ التَّأَكِيدَ
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کلام میں تکرار کر سکتا ہے

جب کہ اس کے ذریعے اس کا ارادہ تاکید کرنے کا ہو

5804- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

وَكَانَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يُصَلِّي قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو (اس دوران نماز ادا کرنا) چاہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) عبداللہ بن بریدہ نامی راوی مغرب سے پہلے بھی دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا ذِكْرُنَا أَنَّ الْعَرَبَ إِذَا أَرَادَتْ

وَصَفَ شَيْئَيْنِ، وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا تَبَايُنٌ تَصْفُهُمَا بِلَفْظٍ أَحَدِهِمَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

عرب جب دو چیزوں کا وصف بیان کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اگرچہ ان کے درمیان کوئی تباہی ہو پھر بھی وہ ان دونوں کی صفت کسی ایک لفظ کے ذریعے بیان کر دیتے ہیں

5805- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

5804- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك. وهو مكرر "1560" و"1561"

5805- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داود بن فراهيج، وهو مخالف فيه، ويرجح أن يكون حسن

الحديث، وقد ترويع وهو مكرر. "683"

(متن حدیث): مَا كَانَ لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ إِلَّا الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرُ،

وَالْمَاءُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک صرف دو سیاہ چیزیں ہوتی

تھیں کھجور اور پانی۔



بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ

گھر کے (اندر آنے کے لیے) اجازت مانگنا

5806 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَارِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا مُوسَى، اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَرَجَعَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: مَا رَدَّكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ: لِتَجِئَنِي عَلَى هَذَا بَيْتِي، وَالْأُخْرَى، قَالَ حَمَّادُ: تَوَعَّدَهُ قَالَ: فَأَنْصَرَفَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاتَى مَجْلِسَ الْأَنْصَارِ فَقَصَّ عَلَيْهِمُ الْقِصَّةَ: مَا قَالَ لِعُمَرَ، وَمَا قَالَ لَهُ عُمَرُ، فَقَالُوا: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرْنَا، فَقَامَ مَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَشَهِدَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّا لَا نَنْهَمُكَ، وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْأَمْرُ بِالرُّجُوعِ لِلْمُسْتَأْذِنِ إِذَا كَانَ الشَّرْطُ مُوجِبًا، وَهُوَ عَدَمُ الْإِذْنِ وَاجِبٌ، وَمَتَى وَجِدَ الشَّرْطُ وَهُوَ الْإِذْنُ بَطُلَ الْأَمْرُ بِالرُّجُوعِ

✽✽ عبد اللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے لیے تین مرتبہ اجازت مانگی جب انہیں اجازت نہیں ملی تو وہ واپس چلے گئے اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے دریافت کیا آپ واپس کیوں چلے گئے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو اسے واپس چلے جانا چاہئے۔“

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو آپ اس پر کوئی گواہ لے آئیں ورنہ پھر (یہاں حماد نامی راوی نے یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سزا دیئے کا کہا)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس آئے اور مسجد میں آگئے وہ انصار کی محفل کے پاس تشریف لائے اور انہیں سارا واقعہ بیان کیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہوں نے بیان کیا اور جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تو ان لوگوں نے کہا: آپ کے ساتھ وہ شخص اٹھ کر جائے گا جو ہم میں کم سن ہو تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے اور انہوں نے اس

بات کی گواہی دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے آپ پر کوئی الزام عائد نہیں کیا تھا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول حدیث کا معاملہ اہم ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اجازت لینے والے کے لیے واپس جانے کا حکم ہونا اس صورت میں ہے جب شرط موجود ہو اور وہ یہ کہ اجازت کا نہ ہونا واجب ہو، لیکن جب شرط پائی جائے گی اور وہ اجازت دینا ہے، تو پھر واپس جانے کا حکم کا عدم تصور ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ بَعْضِ السَّنَنِ قَدْ تَخْفَى عَلَى الْعَالِمِ،

وَقَدْ يَحْفَظُهَا مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي الْعِلْمِ وَالِدِّينِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، بعض سنتیں عالم سے مخفی رہتی ہیں اور انہیں

وہ شخص یاد رکھے ہوتا ہے جو علم اور دین میں اس سے کم تر مرتبے کا ہو

5807 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا مُوسَى، اسْتَأْذَنَ عَلِيَّ عَمْرًا ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَانَهُ كَانَ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ أَبُو

مُوسَى، فَفَرَّغَ عُمَرُ، فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذِنُوا لَهُ، قِيلَ: إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ، فَدَعَا بِهِ فَقَالَ:

كُنَّا نَوْمَرُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: لَتَأْتِيَنِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَاَنْطَلِقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ

عَلَى ذَلِكَ إِلَّا أَصْغَرْنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَاَنْطَلِقَ بِأَبِي سَعِيدٍ، فَشَهِدَ لَهُ، فَقَالَ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَلَكِنْ سَلِمَ مَا شِئْتَ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے

لیے تین مرتبہ اجازت مانگی انہیں اجازت نہیں ملی حضرت عمر رضی اللہ عنہ شاید اس وقت مصروف تھے، تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ واپس

چلے گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی تم لوگ اسے

اندر آنے کے لیے کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا وہ تو واپس چلے گئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا (اور دریافت کیا) تو

5807 - إسنادہ صحيح على شرط الشيخين . محمد بن معمر . هو القيسي . وأخرجه أبو داود "5182" في الأدب : باب

كم مرة يسلم الرجل في الاستئذان، عن يحيى بن حبيب، عن روح بن عباد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/400، والبخاري

"2063" في البيوع : باب الخروج في التجارة، و "7353" في الاعتصام : باب الحجعة على من قال : إن أحكام النبي صلى الله عليه

وسلم، ظاهرة، وفي "الأدب المفرد" 1065" ، "ومسلم" 36" "2153" من طرق عن ابن جريج، به . وأخرجه أحمد 4/398،

ومسلم "2154"، وأبو داود "5181" و "5183" من طريق أبي بردة، عن أبي موسى . وأخرجه مالك 2/964 في الاستئذان : باب

الاستئذان، ومن طريقه أبو داود "5184"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس پر کوئی ثبوت لے کر آئیں، تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ انصار کی محفل میں تشریف لے گئے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو ان لوگوں نے کہا: آپ کے حق میں اس بارے میں گواہی وہ شخص دے گا جو ہم میں سب سے کم سن ہے اور وہ ابو سعید خدری ہے تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر گئے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کی گواہی دی (کہ ایسا ہی ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم مجھ سے مخفی رہا بازار میں خرید و فروخت نے مجھے اس سے غافل کر دیا تاہم تم جو چاہو تسلیم کرو (یا تم جیسے چاہو سلام کرو)۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُسْتَاذِنِ عِنْدَ اسْتِئْذَانِهِ: أَنَا، دُونَ السَّلَامِ عَلَى الْقَوْمِ
اس بات کی ممانعت کہ (گھر کے اندر) آنے کے لیے اجازت لینے والا شخص

اجازت لیتے ہوئے یہ کہے: میں ہوں اور وہ حاضرین کو سلام نہ کرے

5808 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

(سنن حدیث): آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ:

أَنَا أَنَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ تَكْرَهُهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا

آپ ﷺ نے دریافت کیا کون ہے میں نے عرض کی: میں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا میں ہوں، میں ہوں گویا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَنْظُرَ الْمَرْءُ فِي دَارِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر کے اندر

5808 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد : هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه البيهقي في "السنن

8/340 وفي الأدب "276" من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "6250" في الإستئذان : باب إذا قال :

من ذَا؟ فقال : أنا، وفي "الأدب المفرد" "1086" "عن أبي الوليد، به . وأخرجه الطيالسي "1710"، وأبو القاسم البغوي في "مسند

على بن الجعد "1732" و"1734"، وأحمد 3/320 و363، ومسلم "2155" في الأدب : باب كراهة قول المستأذن : أنا إذا

قيل : من هذا؟ وأبو داود "5187" في الأدب : باب الرجل يستأذن بالصدق، والترمذي "2711" في الإستئذان : باب ما جاء في

التسليم قبل الإستئذان، والنسائي في "اليوم والليلة" "328" ، وابن ماجه "3709" في الأدب : باب الإستئذان، والبيهقي 8/340،

والبغوي في "شرح السنة" "3323" و"3324" من طرق عن شعبة، به .

اس کی اجازت کے بغیر دیکھیے

5809 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، بَيْتَ الْمُقَدِّسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: (متن حدیث): أَطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ حُجْرٍ لِّى حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيدِهِ مَدْرَى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ: لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْنْتُ بِهِ فِى عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْأَذُنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک کنگھی تھی جس کے ذریعے آپ ﷺ اپنے سر کو کھجا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو ارشاد فرمایا اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ تم اس طرح جھانک رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھ میں چھبودیتا اجازت لینے کا حکم اس لیے دیا گیا تاکہ (گھر والوں پر) نگاہ نہ پڑے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَصْفِ الْإِسْتِذَانِ

إِذَا أَرَادَ ذَلِكَ عَلَى أَقْوَامٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے جب وہ کسی کے گھر جائے

تو اس مخصوص طریقے کے مطابق اجازت لے (جس کا ذکر حدیث میں ہے)

5810 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرًا، حَدَّثَهُ، أَنَّ بَسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ:

5809 - إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخارى. الوليد: هو ابن مسلم القرشى. وأخرجه الدارمى 2/199، والطبرانى فى "الكبير" 5661 "عن محمد بن يوسف القرهباي، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وسياقى برقم "6001"

5810 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. بكير: هو ابن عبد الله بن الأشجع وأخرجه مسلم "34" "2153" فى الآب: باب ما الاستئذان، عن أبي الطاهر، والبيهقى فى "الأدب" "275" "عن بحر بن نصر، كلاهما بن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/963 "فى الاستئذان: باب الاستئذان، عن الثقة عنده، عن بكير بن عبد الله بن الأشج، به. وأخرج أحمد 3/6، والبخارى "6245" فى الاستئذان: باب التسليم والاستئذان ثلاثا، ومسلم "33" "2153"، وأبو داود "5180" فى الأدب: كم مرة يسلم الرجل فى الاستئذان، والبيهقى 8/339 من طريق يزيد بن خصيفة، عن بسر بن سعيد، به. وأخرجه الطيالسى "2164"، وعبد الرزاق "19423"، وأحمد 3/19 و4/393 و394 و403 و410 و418، والدارمى 2/274، ومسلم "35" "2153"، والترمذى "2690" فى الاستئذان: باب ما جاء فى الاستئذان ثلاثة، وابن ماجه "3706" فى الأدب: باب فى الاستئذان، والبقوى "3318" من طرق عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدرى.

(متن حدیث): كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ بَعْضًا حَتَّى وَقَفَ، فَقَالَ: أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ، وَإِلَّا فَارْجِعْ؟ قَالَ أَبِي: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَرَجَعْتُ، ثُمَّ جِئْتُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُهُ أَمْسَ، فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ، فَلَوْ اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَأَوْجَعَنَّ ظَهْرَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنِي بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا، قَالَ: فَقَالَ أَبِي: وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحَدٌ ثَنَا سِنًا، فَمَ يَا أَبَا سَعِيدٍ، فَقُمْتُ حَتَّى آتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی محفل میں موجود تھے اسی دوران حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عصا ہاتھ میں لے کر تشریف لے آئے اور پھر گئے انہوں نے کہا: میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، تین مرتبہ اجازت مانگی جائے، اگر تمہیں اجازت مل جاتی ہے، تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہوا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے لیے گزشتہ شام تین مرتبہ اجازت مانگی مجھے اجازت نہیں ملی، تو میں واپس آ گیا پھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں ان کے پاس آیا تو میں نے نہیں بتایا: گزشتہ شام میں آپ کے پاس آیا تھا میں نے تین مرتبہ سلام کیا پھر میں واپس چلا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے آپ کی آواز سن لی تھی، لیکن ہم اس وقت کچھ مصروف تھے اگر آپ اجازت لیتے رہتے، یہاں تک کہ آپ کو اجازت مل جاتی (تو یہ مناسب ہوتا)، تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دوسری طرح اجازت لی جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم یا تو آپ اس بارے میں اپنے ساتھ کوئی گواہ لے کر آئیں ورنہ ہم آپ کی پشت پر سزا عائد کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ کے ہمراہ وہ شخص اٹھ کر جائے گا، جو ہم میں سب سے کم سن ہو۔ اے ابوسعید تم اٹھو۔ راوی کہتے ہیں: تو میں کھڑا ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ دُخُولَ بَيْتِ الدَّاعِي بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِذَا كَانَ مَعَهُ رَسُولُهُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، جس شخص نے اسے بلایا ہے اس کے گھر میں

اجازت لیے بغیر بھی داخل ہو سکتا ہے جب کہ اس کا پیغام رساں اس کے ساتھ ہو

5811- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص کا دوسرے شخص کی طرف پیغام رساں کو بھیجنا اس کی طرف سے اجازت (شمار ہوگا)۔“



5811- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي 8/340 من طريق يوسف بن يعقوب، عن سليمان بن حرب، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" 1076"، وأبو داود "5189 في الأدب: باب في الرجل يدعى أيكون ذلك إذنه؟ والبيهقي 8/340 من طريق موسى بن اسماعيل، عن حبيب وهشام، عن محمد بن سيرين، بهوعلقه البخاري في "صحيحه"، 11/31 عن سعيد عن قتادة، عن أبي رافع، عن أبي هريرة، ووصله أحمد 2/533، والبخاري في "الأدب المفرد" 1075"، وأبو داود "5190"، والبيهقي 8/340 من طريقين عن سعيد به، ولفظه "إذا دعى أحدكم فجاهد مع الرسول، فهو إذنه" وأخرج ابن أبي شيبة 8/646 عن أبي بكر بن عياش، والبخاري في "الأدب المفرد" 1074"، عن شعبة، كلاهما عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله قال: إذا دعى الرجل، فقد أذن له. وهذا سند صحيح موقوف.

بَابُ الْأَسْمَاءِ وَالْكَنَى

باب! نام اور کنیت (کے بارے میں احکام)

5812 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَتِيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِأَسْمِي، وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي

✪ ✪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے نام کے مطابق نام رکھو لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5813 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حُمَيْدِ

5812 - إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو يونس - وقد تحرف في الأصل إلى أبي أويس - اسمه سليم بن جبير الدوسي

المصري مولى أبي هريرة . وأخرج عبد الرزاق "19866"، وابن أبي شيبة 8/671 وأحمد، 2/248 و260 و270 و392 و491

و499، والدارمي 2/291-292، والبخاري "3539" في المناقب: باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، "6188" في الأدب:

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي"، ومسلم "2134" في الآداب: باب النهي عن التكني بأبي

القاسم، وأبو داود "4965" في الأدب: باب الرجل يتكنى بأبي القاسم، وابن ماجه، "3735" في الأدب: باب الجمع بين اسم

النبي صلى الله عليه وكنيته، وأبو نعيم في "الحليتي" 8/295، "و" تاريخ أصبهان 2/143، "و" البيهقي في "السنن" 9/308، "و" في

"الآداب" 613، "و" البغوي "3363" من طرق عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة، وأخرجه الطيالسي "2419"، والبخاري

"110" في العلم: باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم، و"6197" في الأدب: باب من سمى باسم الأنبياء،

والبيهقي 9/307 من طريق أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، وأخرجه أحمد 2/312 و455 و457 و461 من طريق أبي

زرعة، عن أبي هريرة.

5813 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير النفيلى - وهو عبد الله بن محمد بن علي - فمن

رجال البخاري، وأخرجه البخاري "2121" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، عن مالك بن إسماعيل، عن زهير، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 3/114 و121 و189، وأبو القاسم البغوي في "الجمديات" 1511، "و" ابن أبي شيبة 8/671، والبخاري "2120"،

و"3537" في المناقب: باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، وفي "الأدب المفرد" 837 "و" "845"، ومسلم "2131" في

الآداب: باب ما جاء في أسماء النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى "3787" و"3811"، والبيهقي 9/308 و309، والبغوي

"3364" من طرق عن حميد، به.

الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَائِمًا بِالْبَيْعِ، فَنَادَى رَجُلٌ آخَرُ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَاتَّفَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَمْ آغْنِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا دَعَوْتُ فَلَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنِّي

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بیع میں کھڑے ہوئے تھے ایک شخص نے بلند آواز میں دوسرے کو مخاطب کیا: اے ابو القاسم! نبی اکرم ﷺ متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے آپ ﷺ کو نہیں بلایا میں نے فلاں شخص کو بلایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے نام کے مطابق نام رکھ لو! لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْقَصْدِ فِي هَذَا الرَّجْرِ إِنَّمَا هُوَ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت سے مقصود یہ ہے ان دونوں کو جمع کیا جائے

5814 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنِّي

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْفِعْلِ إِنَّمَا رُجِرَ عَنْهُ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا

فِي إِنْسَانٍ، لَا انْفِرَادِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے جب ان دونوں کو کسی ایک شخص

میں جمع کر دیا گیا ہو ان میں سے ہر ایک کو انفرادی طور پر اختیار کرنا ممنوع نہیں ہے

5815 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْمُسْتَطَاطِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ،

5814 - إسنادہ حسن، ابن عجلان - وهو محمد - روى له مسلم متابعة وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير

عجلان والدم محمد، فمن رجال مسلم وأخرجه أحمد 2/433 عن يحيى القطان، والبخاري في "الأدب المفرد" 844، والترمذي

"2841" في الأدب: باب ما جاء في كراهية الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته، من طريق الليث، كلاهما عن ابن

عجلان، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

5815 - إسنادہ حسن، وهو مكرر ما قبله.

قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ اسْمَهُ وَكُنْيَتَهُ، فَيَسْمَى مُحَمَّدًا أبا الْقَاسِمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کو جمع کرے اور اس کا نام ابو القاسم محمد رکھا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَصْرَحُ بِأَنَّ هَذَا الزَّجْرَ وَقَعَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا
فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ لَا انْفِرَادٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے یہ ممانعت اس صورت سے تعلق رکھتی ہے جب ان دونوں کو کسی ایک شخص میں جمع کر دیا گیا ہو ایسا نہیں ہے جب ان دونوں میں سے کوئی ایک انفرادی طور پر ہو (تو وہ بھی ممنوع ہوگی)

5816 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنَيْتُمْ فَلَا تَسْمُوا بِبِي، وَإِذَا سَمَيْتُمْ بِبِي، فَلَا

تَكْنُوا بِبِي*

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تم کنیت اختیار کرو تو میرے نام کے مطابق نام نہ رکھو اور جب تم میرے نام کے مطابق نام رکھو تو میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔“

5816 - حدیث صحیح، إسناده على شرط مسلم، وأخرجه الترمذی "2842" في الأدب: باب ما جاء في كراهة الجمع

بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته، عن الحسين بن حرث، بهذا الإسناد وقال: حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه أحمد 3/313، والبيهقي 9/309 من طرق عن هشام، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الطيالسي "1730"، وعبد الرزاق "19866"، وأحمد 3/298 و3/301 و3/303 و3/313 و3/370 و3/385، وابن أبي شيبة 8/671، والبخاري "3538" في المناقب: باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، و"6187" في الأدب: باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي"، و"6196" باب من سمى بأسماء النبي صلى الله عليه وسلم، وفي "الأدب المفرد" "842"، و"مسلم" "13" و"2133" و"4" و"5" و"6" و"7" في الأدب: باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وأبو داود "4965" في الأدب: باب في الرجل يكتنى بأبي القاسم، وأبو يعلى "1915" و"1923"، والحاكم 4/277، والبيهقي 9/308 من طريق سالم بن أبي الجعد، عن جابر، ولفظه: "تسموا باسمي ولا تكنوا بكنتي، فإنما أنا قاسم أقسم بينكم" وأخرجه أحمد 3/313، وابن أبي شيبة 8/671، وابن ماجه "3736" في الأدب: باب الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم، وكنيته، وأبو يعلى "1923" و"2302" من طريق عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر باللفظ السابق.

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَالِثٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5817 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبِزْرِيُّ، بِوَأَسْطَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي تَمِيمُ بْنُ الْمُتَّصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرُقِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: (متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، اللَّهُ يُعْطِي، وَأَنَا أَقْسِمُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْمُقْبِرِيِّ وَأَبِيهِ، وَهَمَّا ثِقَاتَانِ، وَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابن عجلان نے مکبری کے حوالے سے اور ان کے والد دونوں سے سنی ہے یہ دونوں راوی ثقہ ہیں اور اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔)

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُحْسِنَ أَسْمَىٰ أَوْلَادِهِ لِنِدَاءِ الْمَلَائِكَةِ فِي الْقِيَامَةِ أَيَّاهُمْ بِهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنی اولاد کے اچھے نام رکھے

کیونکہ قیامت کے دن فرشتے ان کو انہی ناموں سے پکاریں گے

5818 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكْرِيَّا، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَحَسِّنُوا أَسْمَاءَكُمْ

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5817- إسنادہ حسن وقد تقدم برقم "5814" و. "5815" إسحاق الأزرق: هو ابن يوسف بن مرداس.

5818- رجاله ثقات غير داود بن عمرو.. وهو الأودي.. وقد تحرف في "التقريب" إلى الأزدي وهو صدوق، إلا أن عبد الله بن أبي زكريا لم يدرك أبا الدرداء كما نص عليه الحافظان ابن حجر والمنذرى وغيرهما، فهو منقطع. وأخرجه أحمد 5/194، والدارمي 2/292، وأبو داود "4948" في الأدب: باب في تغيير الأسماء، والبيهقي 9/306، والبخاري "3360" من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد.

”قیامت کے دن تم لوگوں کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادا کے ناموں سے بلایا جائے گا تو تم لوگ اپنے نام اچھے رکھو۔“

5819 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: أَنْتِ جَمِيلَةٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کا نام عاصیہ سے تبدیل کر دیا تھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ

يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، عبید اللہ

بن عمر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ بن القطان نامی راوی مفرد ہے

5820 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ سَلْمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَاصِيَةَ: أَنْتِ جَمِيلَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اسْتِعْمَالَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْفِعْلَ لَمْ

5819 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "المسند" 2/18 "ومن طريق أحمد أخرجه مسلم "14" "2139" في

الأدب: باب كراهية التسمية بالأسماء القبيحة، وأبو داود "4952" في الأدب: باب تغيير الاسم القبيح، والبيهقي 9/307

وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" 820"، "ومسلم "14" "2139"، وأبو داود "4952"، والترمذي "2840" في الأدب:

باب ما جاء في تغيير الأسماء، من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد، وانظر ما بعده.

5820 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج - هو السامى - فقد روى له النسائي، هو ثقة.

وأخرجه الدارمي 2/292-293، وابن أبي شيبة 8/66، ومسلم "15" "2139" وابن ماجه "3733" في الأدب: باب تغيير

الأسماء، من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسأيتي برقم "5826" و"6114" فما بعده. 5821 - إسناده صحيح

على شرط الشيخين. عدة: هو ابن سليمان الكلابي. وأخرجه أبو يعلى "4556" عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد.

وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/51 "وقال: رواه أبو يعلى والطبراني في "الأوسط"، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وأخرجه

الطبراني في "الصغير" "349" "من طريق شريك، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها قالت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ اسْمًا قَبِيحًا غَيَّرَهُ، فَمَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا: عَفْرَةَ، فَسَمَاهَا حَضْرَةَ. قال الهيثمي في "المجمع" 8/51: "رواه

الطبراني في "الصغير" ورجالهم رجال الصحيح!

يَكُنْ تَطْيُرًا بِعَاصِيَةٍ، وَلَكِنْ تَفَاوُلًا بِجَمِيلَةٍ، وَكَذَلِكَ مَا يُشْبِهُ هَذَا الْجِنْسَ مِنَ الْأَسْمَاءِ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الطَّيْرِ فِي غَيْرِ خَبَرٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ (نامی خاتون) سے فرمایا: تم جلیلہ ہو۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل پر عمل کرنا اس لیے نہیں تھا کہ آپ لفظ عاصیہ کے ذریعے بدشگونی مراد لے رہے تھے بلکہ آپ لفظ جلیلہ کے ذریعے فال حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس نوعیت کے دیگر ناموں کا بھی یہی حکم ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدشگونی سے منع کیا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں مذکور ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِاسْتِعْمَالِ هَذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اس فعل پر

عمل کیا جائے گا؛ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5821- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَرْضٍ تَسْمَى غَدْرَةَ، فَسَمَّاها خَضْرَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک سرزمین کے پاس سے ہوا جس کا نام "غدرہ" تھا

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "خضرة" (یعنی سرسبز و شاداب) رکھ دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصْرِحُ بِإِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ هَذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

ہم نے جو فعل ذکر کیا ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے

5822- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5822- حدیث صحیح، ابن ابی السری قد توبع، ومن فوقه رجال ثقات رجال الشیخین. وهو فی "المصنف" 19851 "،

وقد سقط من المطبوع منه "الجده" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/433، والبخاری "6190" فی الأدب: باب اسم

الحزن، و فی "الأدب المفرد" 841 "، وأبو داود "4956" فی الأدب: باب فی تغییر الاسم القبیح، والطبرانی "819"/20،

والبيهقي 9/307، والبقري. "3372" وأخرجه البخاری "6193" فی الأدب: باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، و فی "الأدب

المفرد" 841 " من طريق عبد الحميد بن جبير بن شبيرة، عن سعيد بن المسيب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانی "3600" من

طريق قتادة، عن سعيد بن المسيب أن جده أتى النبي صلى الله عليه وسلم... ووصله فی "818"/20 من هذا الطريق والحزونة:

ضد السهولة، وهو ما حشن وغلظ من الأرض..

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِيهِ،
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَدِّهِ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حَزْنٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ، قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّيْتَهُ أَبِي قَالَ سَعِيدٌ: فَمَا زِلْتِ فِينَا حُزُونًَا بَعْدُ

✽✽ سعید بن مسیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے دادا سے دریافت کیا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے عرض کی: حزن (یعنی پریشانی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم سہل (یعنی آسانی) ہو انہوں نے عرض کی: میں وہ نام تبدیل نہیں کرنا چاہتا جو میرے والد نے میرا نام رکھا ہے۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں: اس کے بعد وہ ہمیشہ غمگین ہی رہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلَى إِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ مَا وَصَفْنَا

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

ہم نے جو صفت بیان کی اس پر عمل کرنا مباح ہے

5823 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا

عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: يَا شِهَابُ، قَالَ: أَنْتَ هِشَامٌ

✽✽ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے شہاب! تو

آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہشام ہو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا كَانَ يُغَيِّرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْمَاءَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ان اسماء کو تبدیل

کر دیا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

5824 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ:

5823 - إسنادہ حسن، عمران - وهو ابن دوار - القطان صدوق، وباقي رجاله على شرط الصحيح. وأبو داود: هو سليمان

بن داود الطيالسي، وهو في "مسند" 1501" "وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" 825"، "والحاكم 4/276-277 من طريق

عمرو بن مَرْزُوقٍ، عن عمران القطان، بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافق الذهبي. وأخرج الحاكم 4/277، والطبراني

"442/22، من حديث هشام بن عامر رضى الله عنه قال: "أَبَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " مَا اسْمُكَ؟ "، قلت: شهاب،

قال: " بل أنت هشام"

(متن حدیث): آتیت عائشة، فقلت: یا أمّاه، حدّثیني بشیء سمعته من رسول الله صلّى الله علیه وسلّم، فقالت: قال رسول الله صلّى الله علیه وسلّم: الطير يجری بقدر، وكان يعجبه الفأل الحسن ❁❁ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے امی جان آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بدشگونی تقدیر کے مطابق ہوتی ہے۔
تاہم نبی اکرم ﷺ کو اچھی فال پسند تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس علت کی صراحت کرتی ہے: جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں
5825 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَيُعْجِبُهُ الْأِسْمُ الْحَسَنُ ❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اچھا شگون لیا کرتے تھے آپ ﷺ کو اچھا نام رکھنا پسند تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَصْدِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لَمْ يَكُنِ التَّطْيِيرُ بِتِلْكَ الْأَسْمَاءِ

5824 - إسناده حسن، حسان بن إبراهيم روى له الشيخان متابعه، وهو صدوق يخطيء، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير يوسف بن أبي بردة فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 6/129، والحاكم 1/32 من طريق عفان، البزار مختصراً "2161" من طريق حميد بن مسعدة، كلاهما عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد. قال الحاكم: قد احتج الشيخان برواة هذا الحديث عن آخرهم! غير يوسف بن أبي بردة، والذي عندي أنهما لم يهملاه بجرح ولا بضعف، بل لقله حديثه فإنه عزيز الحديث جداً.

5825 - إسناده صحيح إن سلم من الانقطاع بين جرير وبين عبد الملك، رجاله ثقات. وعبد الملك بن سعيد بن جرير روى له البخاري تعليقاً، وهو ثقة، وهو عند غير المؤلف بزيادة ليث بن أبي سليم بين جرير وبين عبد الملك. فقد أخرجه أحمد 1/257، والطيالسي "2690" من طريق جرير بن عبد الحميد، عن ليث بن أبي سليم، عن عبد الملك، بهذا الإسناد. قال الطيالسي بعد عبد الملك: أظنه ابن أبي بشير! قلت: وليث ضعيف. وأخرجه أحمد 1/303-304، وأبو القاسم البغوي في "الجمعيات" "3116" و"3117"، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "3254" "من طريقين عن ليث، عن عكرمة، به. قلت: ليث يروى عن عكرمة بغير واسطة، ولكنه روى هذا الحديث كما سبق عن عبد الملك بن سعيد، عن عكرمة، وقد حذف هنا عبد الملك، فأما أنه أرسل الحديث مرة ووصله أخرى، وإما أنه سمعه من عكرمة ومن عبد الملك عن عكرمة. كما قال أحمد شاكر رحمه الله. وأخرجه الطبراني "11294" من طريق سفيان بن سلمة، عن ليث، عن عبد الملك، عن عطاء، عن ابن عباس

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا اسماء کو تبدیل کرنے کا مقصد

یہ تھا کہ ان اسماء سے بدشگونی حاصل نہ کی جائے

5826 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(مترن حدیث): لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ، وَأَحِبُّ الْفَالِ الصَّالِحِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بیاری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے تاہم میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِأَنَّ اسْتِعْمَالَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا وَصَفْنَاهُ كَانَ عَلَى سَبِيلِ التَّفَاوُلِ لَا التَّطْيِيرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے اس چیز پر عمل کیا

تھا جس کا ہم نے ذکر کیا یہ اچھی فال حاصل کرنے کے طور پر تھا بری فال کے طور پر نہیں تھا

5827 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(مترن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَطْيَرُ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ أَنَّهُ كَانَ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ

أَرْضًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا، فَإِنْ كَانَ حَسَنًا رَأَى الْبِشْرَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رَأَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ

5826 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن موسى - وهو القطان - فمن رجال

البخاري. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه أحمد 2/507، ومسلم ص 14 "14" في السلام: باب الطيرة والفأل وما يكون

فيه من الشؤم، من طريق يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً أحمد 2/420، والطحاوي

312 و4/309 والطبري "15" في "مسند على" من "تهذيب الآثار" "12" و"13" من طريق علي بن رباح، عن أبي هريرة وأخرجه

أحمد 2/487، وابن أبي عاصم في "السنة" "276"، والطبري "15" من طريق مضارب بن حزن، عن أبي هريرة، ولفظ أحمد: "لا

عدوى ولا هامة، وخير الطير الفأل، والعين حق" وأخرجه أحمد 2/487، في الطب: باب لا هامة، من طريق أبي صالح، عن أبي

هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر". وانظر بقية تخريجه في الأحاديث رقم

"6114" و"6115" و"6116" و"6118" و"6121" و"6125"

5827 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن إبراهيم، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. عبد

الصمد بن عبد الوارث، وابن بريدة: هو عبد الله. وأخرجه أحمد 5/347 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وأخرجه

أبو داود "3920" في الطب: باب في الطيرة، والنسائي في "الكبرى" كما في "النحفة" 2/89، والبيهقي 8/140 من طريقين عن

هشام، به.

✽✽ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کسی چیز کے ذریعے فال حاصل نہیں کرتے تھے تاہم آپ ﷺ کا یہ معمول تھا جب آپ ﷺ کسی علاقے میں آتے تھے تو آپ ﷺ اس جگہ کے نام کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر اس کا نام اچھا ہوتا تھا تو اس کا اثر آپ ﷺ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا اور اگر اس کا نام برا ہوتا تھا تو اس کا اثر بھی آپ ﷺ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا۔

ذِكْرُ خَيْرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ
أَنَّهُ مُضَادٌّ فِي الْقَصْدِ لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْأَخْبَارِ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت قصد میں ان روایات کے برخلاف ہے جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5828 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اسْمُ أَبِي عَزِيزًا، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
✽✽ خیثمہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا نام عزیز تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام عبد الرحمن رکھا۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا قَبْلُ
اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

5829 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

5828 - إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابه. سفیان: هو الثوري، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وخيثمة: هو ابن عبد الرحمن بن أبي سبرة الجعفي، وأبيه ولجده صحبة. وأخرجه أحمد 4/178، وابن سعد في "الطبقات" 6/286، "والحاكم 4/276 من طرق عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/178 وعن وكيع، عن يونس بن أبي إسحاق، عن خيثمة. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/663 عن محمد بن فضيل، عن العلاء بن المسيب، عن خيثمة.

5829 - إسناده صحيح، أبو عبيدة بن أبي السفر - وهو أحمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن أبي السفر - روى له الترمذی والنسائی وابن ماجه، وهو صدوق وقد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الصحيح. محمد بن عبد الرحمن: هو مولی آل طلحة. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/664، والبخاری في "الأدب المفرد" 831، "ومسلم،" 2140 في الآداب: باب استحباب تغير الاسم القبيح إلى حسن، وأبو داود "1503 في الصلاة: باب التسيب بالحصي، والنسائي في "اليوم والليلة" 162، "والبغوي 3374" من طرق عن محمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة، بهذا الإسناد.

الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اسْمُ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہما کا نام پہلے برہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا كَانَ يُغَيِّرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَذَا الْجِنْسَ مِنَ الْأَسْمَاءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوعیت کے نام تبدیل کیے تھے

5830 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: كَانَ اسْمُ زَيْنَبَ بَرَّةَ، فَقَالُوا: تَزَكَّى نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برہ تھا لوگوں نے کہا: تم اپنے آپ کو نیک قرار

دیتی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُسَمَّى الْمَرْءُ الْعِنَبَ الْكَرْمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی انکوڑ کے لیے لفظ ”کرم“ استعمال کرے

5831 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ، سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُولُوا: الْكُرْمُ، وَلَكِنْ قُولُوا: الْحَبَلَةُ، أَوْ الْعِنَبَ

5830 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطيالسي "2445"، وابن أبي شيبة 8/662-663، والبخاري

"6192" في الأدب: باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، وفي "الأدب المفرد" "832"، ومسلم "2141" في الأدب: باب

استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، والبيهقي 9/307، والبقوي "3373" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وعند البخاري في

"الأدب المفرد": "ميمونة، بدل زينب، ورواية الطيالسي على الشك: ميمونة أو زينب.

﴿﴾ علقمہ بن وائل اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ جملہ یا عنب کہو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5832 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا: الْغَنَبُ الْكُرْمُ، إِنَّمَا الْكُرْمُ الرَّجُلُ

الْمُسْلِمُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”انگور کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم مسلمان شخص ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكُرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَرَادَ بِهِ قَلْبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”کرم، مسلمان شخص ہے“

اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد اس کا دل ہے

5833 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَقُولُونَ: وَالْكُرْمُ، وَإِنَّمَا الْكُرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

5831 - إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین. وهو في "مصنف عبد الرزاق". "20936" وأخرجه أحمد 2/316، ومسلم

"10" "2247" في الألفاظ: باب كراهية تسمية العنب كرمًا، والبقوى "3385" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه

أحمد 2/464 و509، ومسلم "9" "2247"، وأبو داود "4974" في الأدب: باب في الكرم وحفظ المنطق، من طريق الأعرج، عن

أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "20937" وأحمد 2/272، ومسلم "6" "2247" و"8"، والبقوى "3388" من طريق ابن

سيرين، عن أبي هريرة.

5832 - إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین. وهو في "مصنف عبد الرزاق". "20936" وأخرجه أحمد 2/316، ومسلم

"10" "2247" في الألفاظ: باب كراهية تسمية العنب كرمًا، والبقوى "3385" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه

أحمد 2/464 و509، ومسلم "9" "2247"، وأبو داود "4974" في الأدب: باب في الكرم وحفظ المنطق، من طريق الأعرج، عن

أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "20937" وأحمد 2/272، ومسلم "6" "2247" و"8"، والبقوى "3388" من طريق ابن

سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/259، والبخاری "6182" في الأدب: باب "لا تسبوا الدهر"، من طريق أبي سلمة، عن

أبي هريرة. قال لبقوى في "شرح السنة: 12/356".

”تم لوگ (انگور کو) کرم کہتے ہو حالانکہ کرم مومن کا دل ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذِهِ اللَّفْظَةَ تَفْرَدُ بِهَا سُفْيَانُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے ان الفاظ کو

نقل کرنے میں سفیان نامی راوی مفرد ہے

5834- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكَانٍ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: الْكُرْمُ، فَإِنَّ الْكُرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی بھی شخص (انگور کو) کرم ہرگز نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يُسَمَّى الْمَرْءُ نَفْسَهُ إِذَا كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا مَلِكَ الْأَمْلاكِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنا نام ملک الاملاک (یعنی شہنشاہ) رکھنے

جب کہ وہ دنیاوی امور میں سے کسی چیز (یعنی حکومت) کا مالک ہو

5835- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5833- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/239، والبخاری "6183" فی الأدب: قوله النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "إنما الکرم قلب المؤمن"، ومسلم "2247" و"7"، والبیہقی "3386" من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وانظر الحدیث رقم "832" و"5834".

5834- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ابو سعید الأشج: هو عبد اللہ بن سعید بن حصین الکندی، وعبدہ بن سلیمان: هو الکلابی. وانظر الحدیثین السابقین.

5835- إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابراہیم بن بشار- وهو الرمادی- فروی له أبو داود ولترمذی، وقد توبع. سفیان: هو ابن عیینة. وأخرجه أحمد 2/244، والبخاری "6206" فی الأدب: باب ابغض الأسماء إلى اللہ، ومسلم "20" "2143" فی الآداب: باب فی تغییر الاسم القبیح، والترمذی "2837" فی الأدب: باب ما یکره من الأسماء، والبیہقی 9/37 من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری "6205"، وفي "الأدب المفرد" "817"، ومن طريقه البيهقي "3369" من طريق شعيب، عن أبي الزناد، به. وأخرجه مسلم "21" "2143"، والبيهقي "3370" من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/392، والبيهقي "3371" من طريق خلاص بن عمرو، عن أبي هريرة. وقوله: "أخنع الأسماء" أي: أذلها وأوضعها، والخنوع: الذلّة والمسكنة، والخناع: والذليل الخاضع، وأخني الأسماء أي: أفحشها أقبحها. وتناول بعضهم: "تسمى بملك الأملاك" أن يتسمى بأسماء الله عز وجل، كقول: الرحمن، الجبار، العزيز.

أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى بِمَلِكِ الْأَمْلاكِ - يَعْنِي: شَاهَانَ شَاهَا -

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے۔

”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بدتر نام یہ ہے کسی شخص کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جائے (راوی کہتے ہیں): یعنی شہنشاہ کہا جائے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يُسَمَّى الرَّقِيقُ بِأَسْمَى مَعْلُومَةٍ

کچھ مخصوص ناموں کے بارے میں اس ممانعت کا تذکرہ غلاموں کے وہ نام رکھے جائیں

5836 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الرَّكِيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَانَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْمِيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحَ، وَرَبَّاحٍ،

وَيَسَارٍ، وَنَافِعٍ

✽✽ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے ہم اپنے غلاموں

کے ان چار ناموں میں کوئی نام رکھیں اَفْلَحَ، رَبَّاحٍ، يَسَارٍ اور نَافِعٍ۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ يُسَمَّى الْمَرْءُ مِمَّا لِيَكُهُ أَسْمَى مَعْلُومَةٍ

کچھ متعین ناموں کے بارے میں اس ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنے غلاموں کے وہ نام رکھے

5837 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَسْمِ عَبْدَكَ أَفْلَحَ، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا رَبَّاحًا، وَلَا يَسَارًا، وَالنَّظْرُ وَأَنْ لَا تَزِيدُوا عَلَيْهِ

✽✽ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

5836 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/666، وأحمد 5/12، والدارمي 2/292، ومسلم

"10" "2136" في الآداب: باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وأبو داود "4959" في الأدب: باب تسمية الاسم القبيح، وابن

ماجة "3630" في الأدب: باب ما يكره من الأسماء، والطبراني في "الكبير" "6795"، والبيهقي 9/306 من طرق عن معتمر،

بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "11" "2136" من طريق جرير، عن الركين، به وانظر الحديثين الآتين.

5837 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هلال بن يساف فمن رجال مسلم. وأخرجه

الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/303 "من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "900"،

وأحمد 5/11 من طريق شعبة، عن سلمة بن كهيل، به. وانظر الحديث السابق والآتي.

”تم اپنے غلام کا نام فلاح، نوح، رباح، یسار نہ رکھو تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس پر کوئی اضافہ نہ کرو۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَانظُرُوا أَنْ لَا تَزِيدُوا

عَلَيْهِ أَرَادَ بِهِ أَنْ لَا تَزِيدُوا عَلَيَّ هَذَا الْعَدَدِ الَّذِي هُوَ الْأَرْبَعُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس پر اس سے

زیادہ نہ کرو“ اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس عدد سے زائد نہ کرو اور وہ عدد چار ہے

5838 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُزْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ، عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَسْمِيَنَّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا يَسَارًا، وَلَا أَفْلَحَ، إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعٌ، فَلَا تَزِيدُوا

عَلَيْهِ

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُهُ أَنْ تَكُونَ الْعِلَّةُ فِي الرَّجْرِ عَنْ تَسْمِيَةِ الْعُلَمَانِ بِالْأَسْمَاءِ الْأَرْبَعِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِي الْخَبَرِ هِيَ أَنَّ الْقَوْمَ كَانَ عَهْدَهُمْ بِالشَّرِكِ قَرِيبًا، وَكَانُوا يُسَمُّونَ الرَّفِيقَ بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ، وَيَرْوُونَ الرَّبِيعَ مِنْ رَبَاحٍ، وَالنُّجْحَ مِنْ نَجَاحٍ، وَالْيَسَرَ مِنْ يَسَارٍ، وَفَلَاحًا مِنْ أَفْلَحَ، لَا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى جَلَّ وَعَلَا، فَمِنْ أَجْلِ هَذَا نَهَى عَمَّا نَهَى عَنْهُ

✽✽✽ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم اپنے غلام کا نام رباح یا نوح یا یسار یا فلاح نہ رکھو۔“

(شاید راوی کہتے ہیں: یہ چار نام ہیں تم ان میں کوئی اضافہ نہ کرنا۔

شیخ ابو حاتم بیان کرتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے اس روایت میں جو چار نام ذکر کیے گئے ہیں غلاموں کے وہ نام

رکھنے کی اس ممانعت کی علت یہ ہوزمانہ شرک کے قریب تھا وہ اپنے غلاموں کے یہ نام رکھا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ رباح نام کے

5838- فی الأصل و "النقاسم": 2/187 "رباح ولا نجیح ولا یسار". 3 اسنادہ قوی. احمد بن عبد الرحمن: ذکوره

المؤلف فی "الثقات"، وروی عنه جمع، وقال الخطیب فی "تاریخه": "ما علمت من حاله إلا خیراً، وقال ابن ابی حاتم: أدرکنه ولم

أسمع منه، وقد توبع، وباقی رجاله ثقات رجال الشیخین غیر الربیع بن عمیلہ، فمن رجال مسلم، مکحول: هو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ. وأخرجه الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار، 2/303، والطبرانی "6794" من طریقین عن عبد الوارث العبیری،

بهذا الإسناد. وأخرجه الطیالسی "893"، وأحمد 21/5/7، ومسلم "2137"، وأبو داود "4958"، والترمذی "2836" فی

الأدب: باب ما یکره من الأسماء، والطحاوی فی "شرح مشکل الآثار 2/303"، والطبرانی "6793"، والبیہقی 9/306 من طرق

عن منصور بن المعتمر، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ، بِهِ. وانظر الحديثين السابقين.

ساتھ فائدہ ہوتا ہے نجاہ نام کے ساتھ کامیابی ملتی ہے، یسا نام کے ساتھ خوشحالی ملتی ہے اور فلاح کے نام کے ساتھ کامیابی ملتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتی، تو اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ نام رکھنے سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِرَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ أَنْ يُسَمَّى الْمَرْءُ بِأَسْمَى مَعْلُومَةٍ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ ﷺ

لوگوں کو کچھ مخصوص نام رکھنے سے منع کر دیں

5839 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ مَعْقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنْ عَشِثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ زَجَرْتُ أَنْ يُسَمَّى بَرَكَةً، وَنَافِعًا، وَأَفْلَحَ، فَلَا أَدْرِي قَالًا: أَفْلَحَ أَمْ لَا؟ فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَزُجُرْ عَنْ ذَلِكَ، فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَزُجُرَ عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ تَرَكَهُ
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اگر اللہ نے چاہا اور میں زندہ رہ گیا، تو میں اس بات سے منع کر دوں گا کہ کسی کا نام برکت یا نافع یا فلاح رکھا جائے۔
(راوی بیان کرتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ روایت کے الفاظ میں لفظ فلاح ہے یا نہیں ہے پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تاہم آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا تھا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کرنے کا ارادہ کیا، لیکن پھر انہوں نے بھی اسے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ إِرَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ أَنْ يُسَمَّى الْمَرْءُ يَسَارًا

نبی اکرم ﷺ کے اس ارادے کا تذکرہ، آپ ﷺ لوگوں کو لفظ ”یسار“ نام رکھنے سے منع کر دیں

5840 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

5839 - إسناده قوى، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/666-667، والبخارى فى "الأدب المفرد" 833"، وأبو داود "4960" فى الأدب: باب تغيير الاسم القبيح، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 2/302" من طريقين عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر. وهذا سند صحيح. وانظر ما يأتى.

5840 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال الشيخين غير أبي الزبير - وهو محمد بن مسلم بن تدرس - فمن رجال مسلم. محمد بن معمر: هو القيسي، وأبو عاصم: هو الضحاک بن مخلد. وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد" 834"، ومسلم "2138" فى الآداب: باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 2/302"، والبيهقى 9/306 طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "5839" و"5841" و"5842".

(متن حدیث): أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِبِرَّكَهَ، وَأَفْلَحَ، وَيَسَارٍ، وَنَافِعٍ، وَنَحْوِ ذَلِكَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ عَنْهَا بَعْدَ، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، وَقَبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ، فَتَرَكَهُ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ارادہ کیا کہ آپ برکت، افلح، یسار، نافع اور اس جیسے دیگر نام رکھنے سے منع کر دیں گے پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا، لیکن پھر انہوں نے بھی اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ أَنْ يُسَمَّى أَحَدًا بِرَبَاحٍ، وَنَجِيحٍ
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ممانعت کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کسی شخص کا نام ”رباح“ یا ”نجیح“ رکھا جائے
 5841 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

(متن حدیث): لَيْسَ عِشْتُ لِأَخْرِجَنَّ الْيَهُودَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عِشْتُ لِأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمَّى بِرَبَاحٍ، وَنَجِيحٍ، وَأَفْلَحٍ، وَيَسَارٍ
 ✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں زندہ رہ گیا تو میں یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں زندہ رہا تو میں لوگوں کو رباح، نجیح، افلح اور یسار نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ أَنْ يُسَمَّى أَحَدًا بِمَيْمُونٍ
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ممانعت کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کسی شخص کا نام ”میمون“ رکھا جائے
 5842 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَصَّالَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

5841 - إسناده صحيح عبدة بن عبد الله: هو الصفار الخزاعي: ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال مسلم.
 أبو أحمد: هو محمد بن عبد الله بن الزبير. وسفيان: هو الثوري. وأخرجه الحاكم 4/274 من طريقين عن أبي أحمد، بهذا الإسناد. وصححه علي شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وقال الحاكم: ولا أعلم أحدا رواه عن الثوري يذكر عمر في إسناده غير أبي أحمد وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 2/302 "و 4/13 من طريق محمد بن كثير العبدى، عن سفيان الثوري، به. ولم يذكر فيه عمرو وأخرج القسم الأول منه الطحاوي 4/12 من طريق أبي عاصم، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، به. وانظر الحديث رقم "5839" و "5840" و "5842"

(متن حدیث): هَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزُجَرَ أَنْ يُسَمَّى مَيْمُونٌ، وَبَرَكَتُهُ، وَالْفَلْحُ وَهَذَا النَّحْوُ،

نَمَّ تَرَكَهُ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا ارادہ کیا کہ آپ ﷺ مایمون یا برکت یا فلاح یا اس جیسا کوئی اور نام رکھنے سے منع کر دیں، لیکن پھر آپ ﷺ نے اسے ترک کر دیا۔



5842- إسناده صحيح. يزيد- هو ابن خالد بن يزيد بن موهب- روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال

مسلم. المفضل بن فضالة: هو ابن عبيد بن ثمامة القتباني.

بَابُ الصُّورِ وَالْمُصَوِّرِينَ

باب! تصویر اور تصویر بنانے والوں کے (بارے میں احکام)

5843 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَزِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ فِي حَجْرٍ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعِنْدِي نَمَطٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَوَضَعْتُهُ عَلَى سَهْوَتِي، قَالَتْ: فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَبَدَهُ، وَقَالَ: آتَسْتَرِينَ الْجِدَارَ؟ فَجَعَلْتُهُ وَسَادَتَيْنِ، فَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے میرے پاس ایک پردہ تھا جس پر تصویر بنی ہوئی تھی میں نے اس کو اطاق پر لٹکا دیا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا کیا تم دیوار پر پردہ کر رہی ہو۔

میں نے اس کپڑے کے دوسرے بانے بنا دیئے پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس پر آرام فرما ہوئے ہیں (یعنی آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا)

ذِكْرُ الرَّجْوِ عَنِ اتِّخَاذِ الصُّورِ عَلَى الْأَرْضِ وَالْجُدْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ زمین یا دیواروں پر تصویریں بنانی جائیں

5844 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

5843 - أسامة بن زيد الليثي: حسن الحديث، روى له مسلم في الشواهد، وقد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير أسماء بنت عبد الرحمن، فقد ذكرها المؤلف في "الثقات"، وروى لها أبو داود في "الناسخ". وأخرجه أحمد الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/283 "عن يونس بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/247 عن عثمان بن عمر، عن أسامة الليثي، به. وأخرجه أحمد 6/112، والبخاري "5955" في اللباس: باب ما وطئ من التصاوير، ومسلم "90" "2107" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والنسائي 8/213 في الزينة: باب التصاوير، والبيهقي 7/267 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة قالت: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَقَلْتُ دَرَنْوَكًا "أى: سترأله حمل" فيه تماثيل، فأمرني أن أنزعته. لفظ البخاري. وانظر الحديث رقم "5444" و"5845" و"5847" و"5860"

(متن حدیث): إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصُّورِ فِي الْبَيْتِ
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں تصویریں لگانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الصُّورِ فِي الْبُيُوتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے گھروں اور دیواروں پر تصویریں بنانے سے منع کیا گیا ہے

5845 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى
 الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكِرَاهِيَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْتَ إِلَى اللَّهِ، وَالْيَاسِرُ إِلَى اللَّهِ، وَمَاذَا
 أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا بَالُ هَذِهِ النَّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتْ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ، تَقَعُدُ عَلَيْهَا
 وَتَوَسَّدُهَا، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ
 الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُهُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْبَيْتُ الَّذِي يُوحَى فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ فِي بَيْتٍ، وَفِيهِ صُورَةٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ حَافِظًا مَعَهُ، وَهُمَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ،
 وَكَذَلِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ: لَا تَصْحَبِ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ، يُرِيدُ بِهِ رُفْقَةً فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَخْرُجَ الْحَاجُّ وَالْعُمَرَاءُ مِنَ أَقْصَى الْمَدِينِ وَالْأَفْطَارِ يُؤْمُونَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ عَلَى نَعْمٍ
 وَعَيْسٍ بِأَجْرَاسٍ وَكِلَابٍ ثُمَّ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ وَهُمْ وَقَدْ لَلَّهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک پردہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی

اکرم ﷺ نے اس کو دیکھا، تو آپ ﷺ دروازے پر ٹھہر گئے آپ ﷺ گھر کے اندر تشریف نہیں لائے میں نے آپ ﷺ کے
 چہرے پر ناراضگی کے اثرات محسوس کر لیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

5844 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر أبی الزبیر، فمن رجال مسلم، یعقوب: هو ابن

إبراهیم بن کثیر، وأبو عاصم: هو الضحاک بن مخلد. وأخرجه أحمد 3/335 و384، والبیہقی 5/158 من طریق حجاج،
 والترمذی "1749" فی اللباس: باب ما جاء فی الصورة، وأبو یعلی "2244" من طریق روح بن عباد، کلاهما عن ابن جریر، بهذا
 الإسناد. وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/283" من طریق ابن لہیعہ عن أبی الزبیر، به.

5845 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وهو فی "الموطأ 2/966" فی الاستئذان: باب ما جاء فی الصور والتمائیل،

ومن طریقہ أخرجه مسلم "96" "2107" فی اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والطحاوی 4/284، والبیہقی 7/266-
 267، 267. وأخرجه الطيالسی "1425"، ومسلم "96" "2107"، والنسائی 8/215: 216 فی الزینة: باب ذکر ما یکلف
 أصحاب الصور یوم القیامة، والطحاوی 4/282-283، والبیہقی 7/270 من طریق عن نافع، بهذا الاسناد. وانظر الحدیث رقم

"5843" و"5847" و"5860" والنمرقة. بضم النون والراء وبکسرهما، وبضم النون وفتح الراء - وسادة صغيرة.

بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پردہ کہاں سے آیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ میں نے آپ ﷺ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا ان سے یہ کہا جائے گا تم نے جو تخلیق کیا تھا اسے زندہ کرو۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جس گھر میں تصویریں موجود ہوں فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے۔ (امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بات کا امکان موجود ہے یہ وہ گھر ہو جس میں نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی اب یہ بات ناممکن ہے کوئی شخص گھر میں موجود ہو اور اس میں تصویر بھی موجود ہو تو آدمی کے ساتھ موجود حفاظت والے فرشتے گھر کے اندر نہ جائیں حالانکہ وہ دونوں بھی فرشتے ہی ہیں اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے جن میں کتاب یا گھنٹی موجود ہو“ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جو سوار سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں اب یہ بات ناممکن ہے حاجی یا عمرہ کرنے والے لوگ دور دراز کے شہروں سے روانہ ہوں اور وہ اونٹوں اور جانوروں پر سوار ہو کر بیت عتیق آنے کا قصد کریں ان کے ہمراہ گھنٹیاں اور کتے بھی ہوں اور پھر فرشتے ان کے ساتھ نہ آئیں حالانکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔

ذِكْرُ تَعْدِيبِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُصَوِّرِينَ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ الصُّورَ

اللہ تعالیٰ کا تصویر بنانے والوں کو عذاب دینے کا تذکرہ جو تصویریں بناتے ہیں

5846 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْكَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَادُ

أَبُو نُوحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي عَمِلْتُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ

اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُصَوِّرِينَ لِمَا صَوَّرُوا، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ وَرَزَعَمَ أَنَّ لَهُ عِيَالًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تُصَوِّرْ شَيْئًا فِيهِ

رُوحٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میں یہ تصویریں

بناتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

5846 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الحسين وشيخه، فمن رجال

البخاري. قراد: هو ابن عبد الرحمن بن غزوان، وعوف: هو ابن أبي جميلة وأخرجه البخاري "2225" في البيوع: باب بيع

التصاوير التي ليس فيها روح، والطبراني "12772"/12 و"12773"، والبيهقي 7/270 من طرق عن عوف، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 1/308، ومسلم "99" "2110" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، من طريق يحيى بن أبي إسحاق،

عن سعيد بن أبي الحسين، به وانظر الحديث رقم "5848"

”بے شک اللہ تعالیٰ تصویریں بنانے والوں کو تصویریں بنانے کی وجہ سے عذاب دے گا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص چلا گیا اس نے یہ بیان کیا تھا کہ اس کے بال بچے ہیں (جن کے لیے وہ اس طریقے سے روزی کھاتا ہے) تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کوئی ایسی تصویر نہ بناؤ جو کسی جاندار چیز کی ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصَوِّرِينَ يَكُونُونَ فِي الْقِيَامَةِ مِنْ أَشَدِّ خَلْقِ اللَّهِ عَذَابًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ قیامت کے دن تصویریں بنانے والے لوگ اللہ تعالیٰ

کی مخلوق میں سے شدید عذاب کا شکار ہوں گے

5847 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ مُسْتَرَّةٌ بِقَرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَتَلَوْنَ

وَجَهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَهْوَى إِلَى الْقَرَامِ، فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے ایک پردہ

لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پردے کی طرف

بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے اتار دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن شدید

عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَذَابِ الَّذِي يُعَذَّبُ بِهِ الْمُصَوِّرُونَ

عذاب کی اس صفت کا تذکرہ جو عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا

5848 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى،

عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ:

5847 - حدیث صحیح ابن ابی السری - وهو محمد بن المتوکل - قد توبع، ومن فوقه ثقات علی شرط الشیخین . وهو فی

"مصنف عبد الرزاق". 19484 "ومن طریق عبد الرزاق أخرجه مسلم "91" "2107" فی اللباس :باب تحريم تصوير صورة

الحيوان، والبيهقي 7/267. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/483، والبخاري "6109" فی الأدب :باب ما يجوز من الغضب والشدة لأمر

الله تعالى، ومسلم "91" "2107"، والنسائي 8/214 فی الزينة :باب ذكر أشد الناس عذاباً، والطحاوي فی "شرح معاني الآثار"

4/283، والبيهقي 7/267 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه البخاري "5954" فی اللباس :باب ما وطء من النساوير، ومسلم

"2107"، والنسائي 8/214، والبيهقي 7/269، والبعوي "3215" من طريق عبد الرحمن بن القاسم، والنسائي 8/216 من طريق

ضماك، كلاهما عن القاسم، به. وانظر "5843" و"5860" وقولها: وهي مسترة "أى: متخذة ستراً. والقوام: هو الستر الرقيق.

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَاتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ مَعِيشَتِي مِنْ هَذِهِ النَّصَاوِيرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَكَأَنَّ بِنَافِخٍ، فَاصْفَرَ لَوْنُهُ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ وَمَا لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ

سعد بن ابوحسن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی روزی کا مدار تصویریں بنانے پر ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا میں نے حضرت محمد ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص تصویر بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔“

یہ سن کر اس شخص کا رنگ زرد ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم نے ضرورتاً تصویریں بنانی ہیں تو تم درختوں کی بنا لو یا کسی ایسی چیز کی بنا لو جس میں روح نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ نَفِي دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ

فرشتوں کے ایسے گھر میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جس میں تصویر موجود ہو

5849- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ، مَوْلَى آلِ الشِّفَاءِ، أَخْبَرَهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُوذُهُ قَالَ: فَقَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ أَوْ صُورَةٌ يَشْكُ إِسْحَاقُ أَبُو سَعِيدٍ

رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن ابوطالحہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔

5848- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخارى . يحيى : هو ابن سعيد القطن، وعوف : هو ابن ابي جميلة. وأخرجه أحمد 1/241 و350، وابن أبي شعبة 8/484، 485، والبخارى "5963" في اللباس :باب من صور صورة كيف يوم القيامة، أن ينفخ فيها الروح، ومسلم "2110" في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والسنائي 8/251 في الزينة :باب ذكر ما كلف أصحاب الصور يوم القيامة، والطبراني "12900"، والبيهقي "3219" من طريق النضر بن أنس بن مالك، عن ابن عباس .وقد تقدم برقم "5656" و"5657" و"5846"

5849- إسناده، رجاله ثقات رجال الشيخين غير رافع بن إسحاق، فروى له الترمذى وابن ماجه، وهو ثقة . وهو في "الموطأ" 2/966-966 في الاستئذان :باب ما جاء في الصور والتماثيل، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/90، والترمذى "2805" في الأدب :باب ما جاء إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب وقال الترمذى :هذا حديث حسن صحيح.

”بے شک فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تماثل یا تصویر موجود ہو۔“

یہ شک اسحاق نامی راوی کو ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے کونسا لفظ بیان کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَلَائِكَةِ قَدْ تَدْخُلُ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الشَّيْءُ الْيَسِيرُ مِنَ الصُّورِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ فرشتے ایسے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں جہاں کوئی معمولی سی تصویر ہو

5850 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ

بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ

بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَيْتُ قَعْدَنَاهُ، فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ، وَإِذَا فِيهِ صُورَةٌ، فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا، وَيَدْعُ الْتَوْبَ؟ قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ؟ قَالَ: إِلَّا رَقَمًا فِي ثَوْبٍ؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوطلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر موجود ہو۔“

برس نامی راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں وہ بیمار ہو گئے ہم ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے تو ان کے دروازے پر ایک پردہ

لٹکا ہوا تھا جس میں تصویر بنی ہوئی تھی میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا: کیا انہوں نے ہمیں (تصویر کے بارے میں) حدیث نہیں سنائی تھی اور یہ کیڑا انہوں نے لگا دیا ہے تو عبید اللہ نے کہا: کیا تم نے انہیں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ کیڑے پر نقش و نگار کا حکم مختلف ہے (یعنی اس کی اجازت ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذِهِ اللَّفْظَةِ: إِلَّا رَقَمًا فِي ثَوْبٍ مِنْ كَلَامِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِنْ كَلَامِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ الفاظ ”ما سوائے اس نقش و نگار کے جو کپڑے میں ہوں“

5850 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشيخین غیر یزید - وهو ابنُ خالد بن یزید بن وهب - فروی له أصحاب السنن،

وهو ثقة. وأخرجه أحمد 4/28، والبخاری "5958" فی اللباس: باب من كره القعود على الصور، ومسلم "85" "2106" فی

اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، وأبو داود "4155" فی اللباس: باب فی الصور، والنسائی 8/212 فی الزينة: باب

التصاوير، والبيهقی 7/217، والبقوی "3222" من طریق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری "3226" فی بدء الخلق: باب

إذا قال أحدكم: آمين، ومسلم "86" "2106"، والطحاوی 4/285، والبيهقی 7/271 من طریق عمرو بن الحارث عن بكير، به.

وانظر الحديث رقم "5444" و "5851" و "5855"

یہ نبی اکرم ﷺ کے کلام کا حصہ ہیں یہ زید بن خالد کے کلام کا حصہ نہیں ہیں

5851 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ، عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، (متن حدیث): أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيَّ ابْنِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَعُوذُهُ، قَالَ: فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، قَالَ: فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا، فَتَزَعَّ نَمَطًا تَحْتَهُ، فَقَالَ لَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: لِمَ تَنْزَعُهُ؟ فَقَالَ: إِنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ، وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ، فَقَالَ سَهْلُ: أَلَمْ يَقُلْ: إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي

عبداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوطلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے راوی کہتے ہیں: تو ہم نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس پایا راوی کہتے ہیں: حضرت ابوطلمہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلایا اس نے ان کے نیچے سے بچھونا نکال لیا تو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا آپ نے اسے کیوں نکالا ہے انہوں نے بتایا اس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں اور ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی وہ آپ جانتے ہیں تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کپڑے پر بنے ہوئے نقش و نگار کا حکم مختلف ہے تو حضرت ابوطلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لیکن میں اپنے اطمینان کے لیے (اسے بھی نکال رہا ہوں)

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ الْأَشْيَاءَ

نبی اکرم ﷺ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو اشیاء کی تصویریں بناتے ہیں

5852 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5851 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. أبو النضر: هو سالم بن أبی أمیة التمیمی. وهو فی "الموطأ" 2/966 "فی الاستئذان: باب ما جاء فی الصور والتمائیل، ومن طریقہ أخرجه النسائی 8/212، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 4/285. وأخرجه الطحاوی 4/285 عن ابن إسحاق، عن أبی النضر بهذا الإسناد، وانظر الحدیث رقم "5444" و "5850" و "5855" سرت، فسالته

5852 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. وأخرجه الطبرانی "296"/22 عن أبی خلیفة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطیالسی "1043"، وأحمد 4/308 و 309، والبخاری "2086" فی البیوع: باب موکل الربا، "2238" باب لمن الکلب، "5347" فی الطلاق: باب مهر البغی والنکاح الفاسد، "5945" فی اللباس: باب الواشمة، و "5962" باب لعن المصور، وأبو داود "3383" فی البیوع: باب فی أثمان الکلب، وأبو یعلی "89"، والطبرانی "295"/22، والبیہقی 6/6، والبغوی "2039" من طرق عن شعبه، به. وأخرجه أحمد 4/309، والطبرانی 22/287 من طریق یزید بن زیاد بن أبی الجمعد، عن عون أبی جحفة، به، وختصراً. وأخرجه الطبرانی "272"/22، و "273" من طریق عبد الجبار بن العباس، و "284" من طریق کامل أبی العلاء، و "298" من طریق محمد بن جابر، ثلاثهم عن عون، به. وأخرجه "299"/22 من طریق أبیوب بن جابر، عن عون، عن أبیه قال: كان لنا غلام حجام، فهناك النبى صلى الله عليه وسلم عن أن ناكل من كسبه شيئاً، وانظر "4939"

عَوْنُ بِنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَائِتُ أَبِي اشْتَرَى حَجَّامًا، فَاتَى بِمَحَاجِيهِ فُكِّسِرَتْ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ النِّعِيِّ، وَلَعْنِ الْوَأَشِمَةِ، وَالْمُسْتَوْشِمَةِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكَلِّهِ، وَلَعْنِ الْمُصَوِّرِ

عون بن ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دیکھا انہوں نے چھپنے لگانے والا ایک غلام خریدا وہ اپنے چھپنے لگانے کے آلات لے کر آیا تو انہیں توڑ دیا گیا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا بے شک نبی اکرم ﷺ نے خون (یعنی چھپنے لگانے) کی قیمت کتے کی قیمت فاحشہ عورت کی آمدن (استعمال کرنے سے) منع کیا ہے اور آپ ﷺ نے جسم گودنے والی عورت اور گودانے والی عورت، سود کھانے والے شخص اور کھلانے والے شخص پر لعنت کی ہے اور آپ ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ الْبُيُوتَ الَّتِي فِيهَا التَّمَائِيلُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں

5853 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سَلْمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (متن حدیث): أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي بَيْتِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرُ مُصَوِّرًا فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْخُلْ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ جَاعِلًا فِي بَيْتِكَ، فَاقْطَعْ رُؤُوسَهَا أَوْ اقْطَعْهَا وَسَانِدًا، وَاجْعَلْهَا بَسْطًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ کے گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: اندر آ جائیں تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں موجود ہوں اگر آپ ﷺ نے انہیں اپنے گھر میں ضرور استعمال کرنا ہے تو آپ ﷺ ان کے سر کاٹ دیں یا انہیں کاٹ کر تکیے بنالیں یا انہیں بچھونے بنالیں۔

5853 - حدیث صحیح، ورجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن وهب بن أبي كريمة، فقد روى له النسائي، وهو

صدوق، وأبو إسحاق - إن اختط بأخره - قد توبع. محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الباهلي، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد بن سماك الحراني. وأخرجه النسائي 8/216 في الزينة: باب ذكر أشد الناس عذابا، وعبد الرزاق "19488"، ومن طريقه ومن طريقه أحمد 2/308، والبيهقي 7/270، والبخاري "3223" من طريقين عن أبي إسحاق السبعي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2112" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، من طريق سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مختصراً. وانظر الحديث الآتي.

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی بھی حدیث کا سماع نہیں کیا

5854 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمَيْلٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَتَانِي جَبْرِيلُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ آتِيكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَدْخَلَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي الْبَيْتِ تِمْنَالٌ رَجُلٌ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ سِتْرٌ فِيهِ تِمَائِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَأَمَرَ بِرَأْسِ التِّمْنَالِ أَنْ يُقَطَّعَ، وَأَمَرَ بِالسِّتْرِ الَّذِي فِيهِ التِّمْنَالُ أَنْ يُقَطَّعَ رَأْسُ التِّمْنَالِ، وَجُعِلَ مِنْهُ وَسَادَتَانِ، وَأَمَرَ بِالْكَلْبِ فَأُخْرِجَ، وَكَانَ الْكَلْبُ جَرَّوًّا لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضْدِهِ لَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ أَتَانِي جَبْرِيلُ، فَمَا زَالَ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا، لیکن میں اس لیے آپ کے گھر میں داخل نہیں ہو سکا کیونکہ گھر میں آدمی کی تصویر موجود تھی (راوی کہتے ہیں: گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویر بنی ہوئی تھی اور گھر میں ایک کتاب بھی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کے سر کے بارے میں حکم دیا کہ اسے کاٹ دیا جائے اور جس پردے میں تصویریں بنی ہوئی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس میں تصویروں کے سر کاٹ دیئے جائیں اور اس کپڑے کے ذریعے تکیے بنا لیے جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کتے کو باہر نکال دیا گیا وہ کتے کا بچہ تھا جس کے ساتھ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کھیلا کرتے تھے وہ ان کے پلنگ کے نیچے تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر جبرائیل میرے پاس آئے اس کے بعد وہ مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

5854 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبي إسحاق، فمن رجال مسلم، وهو صدوق. وأخرجه أحمد 2/305 و478، وأبو داود "4158" في اللباس: باب في الصور، والترمذي "2806" في الأدب: باب ما جاء إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب، والبيهقي 7/270 من طرق عن يونس بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق، وحديث رقم. "512"

ذَكَرْنَا فِي دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الْمَوَاضِعَ الَّتِي فِيهَا الصُّورُ وَالْكَلابُ

فرشتوں کے ایسی جگہ پر داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جہاں تصویر یا کتا موجود ہو

5855 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔“

ذَكَرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ

بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلَا كَلْبٌ أَرَادَ بِهِ بَيْتًا يُوحَى فِيهِ، لَا كُلَّ الْبُيُوتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو“ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اس گھر

میں وحی کی جاتی ہو اس کے ذریعے تمام گھر مراد نہیں ہیں

5856 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5855 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. عبيد الله بن عبد الله:

هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه مسلم "84" "2106" من طريق أبي الطاهر، عن ابن وهب، به. وأخرجه الطيالسي

"1228"، والحميد "431"، وابن أبي شيبة 8/478، وأحمد 29/4/28، والبخاري "3225" في بدء الخلق: باب إذا قال

أحدكم: "آمين"، و"3322" إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، و"4002" في المغازي: باب 12، و"2804" في

الأدب: باب التصاوير، ومسلم "83" "2106" و"84"، والترمذي "2804" في الأدب: باب ما جاء أن الملائكة لا تدخل بيتاً فيه

صورة ولا كلب، والنسائي 7/185-186 في الصيد والذباح: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب، و8/212 في

الزينة: باب التصاوير، وابن وابن ماجه "3649" في اللباس: باب الصور في البيت، وأبو يعلى "1430"،

5856 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم

"2105" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والبيهقي 1/242 من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد وأخرجه أبو

داود "4157" في اللباس: باب في الصور، والبيهقي 1/242 و243 من طريقين عن ابن وهب، به وأخرجه الطبراني "1047"/23

من طريق الليث، عن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/330، والنسائي 7/186 في الصيد: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه

كلب، والطبراني "1047"/23 و"32"/24 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الطبراني "1046"/23، والبيهقي 1/243

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَخْبَرْتَنِي مَيْمُونَةُ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، قَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَكْرَتْ هَيْتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جَبْرِيْلَ كَانَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقِنِي، أَمَا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي، قَالَ: فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً، فَضَحَّ مَكَانَهُ، فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جَبْرِيْلُ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ: أَجَلٌ، وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ

تَوْضِيحُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هَذَا هُوَ عُيَيْدُ بَنِ السَّبَّاقِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ایک دن نبی اکرم ﷺ پریشان تھے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آج آپ ﷺ کا مزاج درست محسوس نہیں ہو رہا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ گزشتہ رات مجھ سے ملیں گے، لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اللہ کی قسم وہ تو میرے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ سارا دن نبی اکرم ﷺ نے اسی عالم میں گزار دیا پھر آپ ﷺ کے ذہن میں کتے کے پلے کا خیال آیا جو آپ کے پلنگ کے نیچے تھا آپ ﷺ کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ پر چھڑکا جب شام ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملنے کے لیے آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ گزشتہ رات مجھ سے ملنے کے لیے آؤ گے، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: جی ہاں، لیکن ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتابیا تصویر موجود ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْأَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَا هَا قُصِدَ بِهَا الْمَوَاضِعُ الَّتِي

فِيهَا الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ غَيْرِهَا مِنَ الْمَوَاضِعِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں ان کے ذریعے مقصود وہ مقامات ہیں جہاں نبی اکرم ﷺ موجود ہوتے تھے دیگر مقامات مراد نہیں ہیں

5857 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّارُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

عَبْدِ الْكَرِيمِ، أَخْبَرْتَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ

5857 - إسناده جيد. وأخرجه أبو داود "4156" في اللباس: باب في الصور، ومن طريقه البيهقي 7/268 عن الحسن بن

الصباح، بهذا الإسناد. وفي الباب عن ابن عباس، وسياقته برقم "5861"

بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُو كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا، فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مُحِيتَ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو فتح مکہ کے موقع پر بطحاء میں یہ حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس آئیں اور اس میں موجود ہر تصویر کو مٹادیں نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں موجود تمام تصویریں مٹائیں دی گئیں۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الْبَيُوتِ الَّتِي فِيهَا الصُّورُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویریں موجود ہوں

5858 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (مَنْ حَدِيثُ): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ، قَالَ: أَمَا هُمْ لَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، هَذَا إِبْرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ، فَمَا بَالُهُ يَسْتَقْسِمُ؟ ❀❀ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ کو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدہ مریم رضی اللہ عنہما کی تصویریں ملیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے تو یہ لوگ یہ بات جانتے ہیں فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر موجود ہو یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر موجود ہے یہ بھلا کب پانسہ کھیلا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّصْوِيرِ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اس دنیا میں کسی بھی چیز کی

تصویر کو ترک کر دے (یعنی کسی بھی چیز کی تصویر نہ بنائے)

5859 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، قَالَ:

5858 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم .بكير: هو عبد الله بن

الأشج، وأخرجه أحمد 1/277، والبخاري "3351" في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) ، والنسائي في

"الكبرى" كما في "التحفة" 5/201، والطحاوي 4/282 والطبراني في "الكبير" 12171"، والبيهقي 5/158 من طرق عن ابن

وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "12198" من طريق ابن لهيعة، عن بكير، به وانظر الحديث رقم "5861"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(متن حدیث): دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارَ السَّعِيدِ، أَوْ لِمَرْوَانَ، فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الْجِدَارِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا ذَرَّةً

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا ذَرَّةً، مِنْ أَلْفَاظِ الْأَوَامِرِ الَّتِي مُرَادُهَا التَّعْجِيزُ

﴿﴾ ابو زرہ بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سعید یا شاید مروان (نامی حکمران) کے گھر میں داخل ہوئے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیوار پر تصویر بنی دیکھی تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرتا ہے ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ

ایک دانہ بنا دیں یا ایک ذرہ پیدا کر دیں۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: انہیں چاہئے کہ وہ ایک دانہ بنا دیں یا ایک ذرہ پیدا کر دیں یہاں پہ الفاظ امر کے ہیں، لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے: مقابل کو عا جز قرار دیا جائے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لَلْمَرْءِ تَرَكَ الدُّخُولِ فِي الْبُيُوتِ الَّتِي فِيهَا سُتُورٌ عَلَيْهَا تَمَاثِيلُ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ ایسے گھر میں داخل ہونے کو ترک کر دے

جس میں ایسے پردے موجود ہوں، جس پر تصویریں بنی ہوئی ہوں

5860- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزَعَهُ، قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ

وَسَادَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ يُقَالُ لَهُ: رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بِنْتِي زُهْرَةَ: أَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: لَا، قَالَ: لَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

5859- إسناده صحيح على شرط الشيخين أبو خيشمة: هوزهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير البجلي. وأخرجه مسلم "2111" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، عن أبي خيشمة، بهذا الإسناد، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/484، والبخاري "5953" في اللباس: باب نقض الصور، و"7559" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ)، ومسلم "2111"، والبيهقي 7/268، والطحاوي 4/283، والبقوي "3217" من طريقين عن عمارة بن القعقاع، به. وأخرجه أحمد 2/259، و391، و451، و527 من طريق أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے اسے اتار دیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے کاٹ کر دو ٹکے بنا لیے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے (حدیث بیان کرنے والے محدث) سے کہا: آپ نے ابو جہر کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم ﷺ نے ان تکیوں کے ساتھ ٹیک بھی لگائی تھی تو قاسم کے صاحبزادے نے کہا: جی نہیں تاہم میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے قاسم کے صاحبزادے کی مراد قاسم بن محمد تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ،

وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ الْبَيْتُ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کسی ایسے گھر میں داخل نہ ہو جہاں تصویر موجود ہو اگرچہ وہ کوئی ایسا گھر ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے

5861 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّورَ فِي الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكُفَّةَ - لَمْ يَدْخُلْ، وَأَمَرَ بِهَا فَمُحِيتْ، وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ، وَاسْمَاعِيلَ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامَ، فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، وَاللَّهِ مَا اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ

5860 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "95" "2107" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والنسائي 8/214 في الزينة باب التصاوير، والبيهقي 7/269 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/284" من طريق عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 6/103 من طريق ابن لهيعة، عن بكير، به. وأخرجه الطيالسي "1433"، وأحمد 6/172 و214، والبخاري "2479" في المظالم: باب هل تكسر الدنان التي فيها خمر، ومسلم "93" "2107" و"94"، والنسائي 8/213 - 214 في الزينة: باب التصاوير، وابن ماجه "3653" في اللباس: باب الصور فيما يوطأ، والطحاوي 4/284 من طرق عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة بنحوه وأخرجه الطحاوي 4/284 4/284 من طريق ربيعة بن عطاء، عن القاسم، به، وانظر الحديث رقم "5843" و"5845" و"5847"

5861 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني وعكرمة فمن رجال البخاري. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "19485"، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/365، والطبراني "11845"، والبخاري "3214" وأخرجه البخاري "3352" في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) ، والحاكم 2/550 من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/334، والبخاري "1601" في الحج: باب من كبر في نواحي الكعبة، و"4288" في المغازي: باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، وأبو داود "2027" في المناسك: باب في دخول الكعبة، والبيهقي 5/158، والبخاري "3815" من طريق عبد الوارث، عن أيوب بن أبي تميمة، به.

✪✪ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے گھر میں (یعنی خانہ کعبہ کے اندر) تصویریں دیکھیں تو آپ ﷺ اس کے اندر تشریف نہیں لے گئے آپ ﷺ کے حکم کے تحت انہیں مٹا دیا گیا آپ ﷺ نے اس میں تصویر دیکھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ میں پانسے کے تیر ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے اللہ کی قسم ان دونوں صاحبان نے کبھی پانسہ نہیں کھیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَدَدِ الْأَصْنَامِ الَّتِي كَانَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ذَلِكَ الْيَوْمَ

بتوں کی تعداد کی صفت کا تذکرہ جو اس دن خانہ کعبہ کے اندر موجود تھے

5862 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَوْلَهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا، فَجَعَلَ

يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ مَعَهُ وَيَقُولُ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

✪✪ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو اس وقت اس کے ارد گرد تین سو ساٹھ

بت تھے نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے انہیں مارنا شروع کیا آپ ﷺ یہ پڑھتے جا رہے تھے۔

حق آگیا اور باطل رخصت ہو گیا بے شک باطل نے رخصت ہی ہونا تھا۔

5862 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة : هو زهير بن حرب، وسفيان هو ابن عيينة، وابن أبي نجيح : هو

عبد الله، وأبو معمر : هو عبد الله سبخرة . وأخرجه أحمد 1/377، والبخاري "2478"، في المظالم : باب هل تكسر الدنان التي

فيها الخمر أو تحرق الزقاق، و "4287" في المغازي : باب أين ركز النبي صلى الله عليه الرابية يوم الفتح، و "4720" في تفسير

سورة بنى إسرائيل : باب (وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) ، ومسلم "17881" في الجهاد : باب إزالة الأصنام

من حول الكعبة، والترمذي "3138" في التفسير : باب ومن سورة بنى إسرائيل، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة

الأشراف 7/66"، والطبراني "10427"، والبيهقي 6/101، والبعوي في "شرح السنة"، "3813"، وفي "التفسير 3/133" من

طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1781"، والطبراني في "جامع البيان 15/152"، والطبراني في "الصغير" "210"،

وفي "الكبرى" "10535" "من طريق عبد الرزاق، عن الثوري، عن ابن أبي نجيح، به . وقال الطبراني في "الصغير" : "لم يروه عن

سفيان الثوري إلا عبد الرزاق.

بَابُ اللَّعِبِ وَاللَّهْوِ

باب! کھیل کود (کے احکام)

ذَكَرُ جَوَازِ لَعِبِ الْمَرَأَةِ إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ وَهِيَ غَيْرُ مُدْرِكَةٍ بِاللَّعِبِ

عورت کے لیے کھیل کے جائز ہونے کا تذکرہ جب کہ اس کا شوہر موجود ہو

اور وہ عورت کھیل کے لئے مدرکہ نہ ہو

5863 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَكُنَّ يَأْتِينِي

صَوَاحِبِي، لَكُنَّ إِذَا رَأَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقِمْنَ مِنْهُ، فَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ

إِلَى يَلْعَبْنَ مَعِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میں گڑیا کے ساتھ کھیلا کرتی تھی میری

سہیلیاں میرے پاس آ جاتی تھیں جب وہ نبی اکرم ﷺ کو دیکھتی تھیں تو اٹھ کر چلی جاتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ انہیں میرے ساتھ

کھیلنے کے لیے میری طرف بھیج دیتے تھے۔

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِصِغَارِ النِّسَاءِ اللَّعِبِ بِاللَّعِبِ، وَإِنْ كَانَ لَهَا صُورٌ

چھوٹی عمر کی لڑکیوں کے لیے گڑیا کے ساتھ کھیلنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5863 - إسنادہ صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن سعيد : هو ابن اهان الأموي . وأخرجه أحمد 6/234 عن يحيى بن

سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "19722"، والحميدي "260"، وأحمد 6/166 و233، وابن سعد 8/58-

61 و65، والبخاري "6130" في الأدب : باب الانبساط إلى الناس، ومسلم "2440" في فضائل الصحابة : باب في فضل

عائشة رضي الله عنها، وأبو داود "4931" في الأدب : باب في اللعب بالبنات، والنسائي 6/131 في النكاح : باب البناء بابتة

تسع، وابن ماجه "1982" في النكاح : باب حسن معاشره النساء، والطبراني "277" "275"/23 و"278"، والبيهقي 10/219

من طرق عن هشام بن عروة، به . وأخرجه ابن سعد 8/62، والطبراني "280"/23 من طريق يزيد بن رومان، عن عروة، به . وانظر

الأحاديث الثلاثة الآتية . وقوله " ينقمن مني " : يرسلن ويدفعهن إلى واستدل بهذا الحديث

كما في "الفتح 10/527" "على جواز اتخاذ صور البنات واللعب من أجل لعب البنات بهن ، وخص ذلك من عموم النهي عن اتخاذ

الصور، وبه جزم عياض، ونقله عن الجمهور، وأنهم أجازوا بيع اللعب للبنات لتدريهن من صغرهن على أمر بيوتهن وأولادهن.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اگرچہ اس کی شکل و صورت بھی ہو

5864 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَلْعَبُ بِاللُّعْبِ، فَرَفَعَ السِّتْرَ، وَقَالَ: مَا هَذَا يَا

عَائِشَةُ؟ فَقُلْتُ: لُعْبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَا هَذَا الَّذِي أَرَى بَيْنَهُنَّ؟ قُلْتُ: فَرَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَرَسٌ مِمَّنْ

رَفَاعٌ لَهُ جَنَاحٌ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَلَمْ يَكُنْ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ خَيْلٌ لَهَا أَجْنِحَةٌ؟ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میں اس وقت گڑیا کے ساتھ کھیل

رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا اور دریافت کیا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ کیا ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ گڑیا

ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے درمیان جو چیز ہے یہ کیا ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ گھوڑا ہے۔ نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کپڑے سے بنے ہوئے گھوڑے کے پر ہوتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا حضرت

سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے پر نہیں تھے تو نبی اکرم ﷺ مسکرائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ عَائِشَةَ كَانَتْ تُسَمِّي لُعْبَهَا الْبَنَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی گڑیا کے لیے لفظ ”لڑکی“ استعمال کرتی تھیں

5865 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لاتے تھے میں اس وقت گڑیا کے ساتھ

5864 - إسنادہ علی شرط مسلم. أبو النضر. هو سالم بن أبي أمينة، ويحيى بن أيوب. هو العافقي. وأخرجه أبو داود

"4932" في الأدب: باب في اللعب بالبنات، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/358، والبيهقي 10/219 من طريق

سعید بن ابی مریم، عن يحيى بن أيوب، عن عمارة بن غزوة، عن محمد بن إبراهيم، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة. وهذا

إسناد صحيح على شرط مسلم أيضاً. وانظر الحديث رقم "5863" و"5865" و"5866"

5865 - إسناده قوى. كثير بن عبيد. هو الحمصي، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير

محمد بن حمير، فمن رجال البخاري، وهو صدوق. وأخرجه الطبراني "276"/23 عن أحمد بن علي الأبار، عن كثير بن عبيد

الحمصي، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "5863" و"5864" و"5865" إسناده صحيح على شرط مسلم الشيخين. وأخرجه

أحمد 6/57، وابن سعد 8/66، والطبراني "279"/23 من طريق عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "5863" و

"5864" و"5865"

کھیل رہی ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ أَنْ تَجْتَمَعَ مَعَ امْتَالِهَا لِلْعِبِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کوئی کم سن لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ

گڑیا کے ساتھ کھیلنے کے لیے اکٹھی ہو جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

5866 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا

أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ الْعَبُّ بِالْبَنَاتِ، وَتَجِيءُ صَوَاحِبِي فَيَلْعَبْنَ مَعِي، فَإِذَا رَأَيْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَمَنْ مِنْهُ، فَكَانَ يَدْخِلُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں گڑیا کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی میری سہیلیاں آجاتی تھیں اور میرے

ساتھ کھیلتی تھیں جب وہ نبی اکرم ﷺ کو دیکھتی تھیں تو اٹھ کر چلی جاتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ انہیں میرے پاس بھیج دیتے تھے تو وہ

میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ النَّظَرَ إِلَى لَعِبِ الْحَبَشَةِ الَّذِي لَا يَشُوبُهُ

شَيْءٌ مِمَّا يَكْرَهُهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ حبشیوں کے کرتب دیکھ سکتا ہے

جن میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

5867 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِوَارِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَا فَحَصَبَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَهُمْ يَا عُمَرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ حبشی اپنے جنگی ہتھیاروں کے ساتھ کرتب دکھا رہے تھے اسی

دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے انہوں نے ان کی طرف ننگریاں پھینکیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر انہیں کرنے دو۔

5866 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" 19724"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/308

ومسلم "893" في العيدين: باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، والبيهقي 10/17، والبخاري "1112"

وأخرجه البخاري "2901" في الجهاد: باب اللهو بالحراب ونحوها، من طريق هشام، عن معمر، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم

"5876"

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِلْحُرَّةِ النَّظَرَ إِلَى لَعِبِ الْحَبَشَةِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ، وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ
آزاد عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ حبشیوں کے کرتب دیکھ سکتی ہے

جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے خواہ اس عورت کا شوہر موجود ہو

5868 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مَنِي تَغْيِيَانِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُسَجًى بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقَالَ: دَعُهُمَا يَا أَبَا
بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ، قَالَتْ: وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ،
وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ، فَأَقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما ان کے پاس دو
لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں جو گانا گاری تھیں یہ عید کے موقع کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کپڑے کے ذریعے چہرہ ڈھانپا ہوا تھا
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابو بکر! ان دونوں کو گانے دو
کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے، آپ ﷺ نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے
اوتھ میں لیا ہوا تھا اور میں ان حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو کرتب دکھا رہے تھے میں اس وقت کم سن لڑکی تھی، تو تم خود اندازہ کر لو کہ ایک کم
سن لڑکی جس کی عمر بھی زیادہ نہ ہو (اسے اس طرح کے کرتب دیکھنے میں کتنی دلچسپی ہوگی)

5868 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم

"17" "892" في العيدين: باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه، عن هارون بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه
أحمد 127/6/33، والنسائي 3/195 في العيدين: باب ضرب الدف في يوم العيد من طريقين عن الزهري، به وأخرج البخاري
"949" و"950" في العيدين: باب الحراب والدف في يوم العيد، و"2906" و"2907" في الجهاد: باب الدرق، ومسلم "892"
"19" من طريق محمد بن عبد الرحمن الأسدي، عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق "19736" من طريق ابن ملكية، عن عائشة،
وأخرج الجزء الأخير منه: عبد الرزاق "19721"، والبخاري "454" في الصلاة: باب أصحاب الحراب في المسجد، و"5190"
في النكاح: باب حسن المعاشرة مع الأهل، و"5229" باب نظر المرأة إلى الجيش ونحوهم من غير رية، ومسلم "18" "892"،
والنسائي 3/195-196 في العيدين: باب اللعب في المسجد، والبيهقي 7/92 من طريق الزهري، به. وأخرجه أيضاً مسلم
"21" "892" من طريق عبيد بن عمير، عن عائشة، وانظر الحديث رقم "5869" و"5871" و"5877"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ أَبَا بَكْرٍ خَرَقَ دُفُوهُمَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کی دف کو توڑ دیا تھا

5869 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ النَّقْفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَغْنِيَانِ وَتَضْرِبَانِ بِاللِّدْفِ، فَسَبَّهُمَا وَخَرَقَ دُفَيْهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُمَا، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عَيْدٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں ان کے ہاں آئے ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گارہی تھیں اور دف بجارہی تھیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا اور ان دونوں کی دف کو پھاڑ دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

ذِكْرُ بَعْضِ مَا كَانَتِ الْحَبَشَةُ تَقُولُ فِي لِعِبِهِمْ ذَلِكَ

حبشی اپنے کرتبوں کے دوران جو کہتے تھے اس میں سے کچھ چیزوں کا تذکرہ

5870 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، (متن حدیث): أَنَّ الْحَبَشَةَ كَانُوا يَزْفَنُونَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَتَكَلَّمُونَ بِكَلَامٍ لَا يَفْهَمُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُونَ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ عَبْدٌ صَالِحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشی لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتب دکھایا کرتے تھے وہ ایسی باتیں کرتے تھے جو سمجھ نہیں آتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کیا کہہ رہے ہیں تو لوگوں نے بتایا: یہ کہہ رہے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک نیک بندے ہیں۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْقَوْلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِغَزَلٍ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ، وَكَذَلِكَ اللَّعْبِ فِي الْمَسْجِدِ

عید کے ایام میں قول کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ وہ غزل نہ ہو اسی طرح مسجد میں

(عید کے ایام میں) کھیل کود کرنے (کے مباح ہونے کا تذکرہ)

5869 - إسناده صحيح، محمد بن سهل بن عسكر: ثقة من رجال مسلم، ومن فوّه ثقات من رجال الشيخين غير إسحاق بن راشد، فمن رجال البخاري. وانظر "5867" و "5871" و "5876" و "5877"

5870 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/152 عن عبد الصمد، عن حماد، بهذا الإسناد.

5871 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قَتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ

الرُّهْرَبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فِي أَيَّامِ عِيدِ وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَغْنِيَانِ، وَتُدَقِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَشٍّ بِنَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: دَعُهُنَّ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ، وَتِلْكَ أَيَّامُ مَنِيٍّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا جَارِيَةٌ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فَهَذَا الْخَرُجُ جَوَامِعِ الْإِبَاحَاتِ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَلَيْنَاهَا بِفُضُولِهَا، وَقَدْ بَقِيَ فِي هَذَا الْقِسْمِ أَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْأَقْسَامِ، كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي هَذَا الْقِسْمِ عَلَى مَا أَصَلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ، وَأَنَّمَا نَمَلِي بَعْدَ هَذَا الْقِسْمِ الْقِسْمَ الْخَامِسَ مِنْ أَقْسَامِ السَّنَنِ الَّتِي هِيَ أَفْعَالُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفُضُولِهَا، وَأَنْوَاعِهَا إِنْ اللَّهُ قَضَى ذَلِكَ وَشَاءَهُ، جَعَلْنَا اللَّهُ مِمَّنْ هُدِيَ لِسَبِيلِ الرَّشَادِ، وَوَفَّقَ لِسُلُوكِ السَّادَةِ، وَشَمَّرَ فِي جَمْعِ السَّنَنِ وَالْأَخْبَارِ، وَتَفَقَّهَ فِي صَحِيحِ الْأَثَارِ، وَأَثَرَ مَا يَقْرُبُ إِلَى الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْأَعْمَالِ عَلَى مَا يُبَاعِدُ مِنْهُ فِي الْأَصُولِ، إِنَّهُ خَيْرٌ مَسْنُولٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عید کے دنوں میں ان کے ہاں آئے تو ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گانا گارہی تھیں اور دف بجارہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ چہرے پر کپڑا لے کر لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) یہ منیٰ کے مخصوص دن تھے (یعنی بڑی عید کا موقع تھا)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ ﷺ نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے اوٹ میں لیا ہوا تھا اور میں جوشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے میں اس وقت کم سن لڑکی تھی۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے منقول اباحات کے بارے میں روایات کا یہ آخری حصہ ہے جسے ہم نے مختلف فضلوں میں املاء کروایا ہے اس قسم سے تعلق رکھنے والی کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں، جنہیں ہم دیگر اقسام میں ذکر کر دیں گے جس طرح ہم نے انہیں اس قسم میں ذکر کیا ہے جو اس بنیادی طریقہ کار کے مطابق ہے جس کے مطابق ہم نے کتاب ترتیب دی ہے۔

اس قسم کے بعد ہم سنن کی پانچویں قسم املاء کروائیں گے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے وہ افعال ہیں جو ان کی فضول اور انواع کے ہمراہ املاء کروائے جائیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور اس نے یہ چاہا۔

5871 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشيخین غیر یزید ابن موهب، وهو یزید بن خالد بن عقيل. وأخرجه البخاری

"987" و "988" فی العیدین: باب إذا فاته العید یصلی رکعتین، و "3529" و "3530" فی الأنبياء: باب قصة الحبش، والبيهقي

7/92 و 10/224 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وانظر "5868" و "5869" و "5876" و "5877"

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن کی رہنمائی سیدھے راستے کی طرف کی گئی اور درست راستے کی توفیق دی گئی اور جنہوں نے سنن اور اخبار کو جمع کرنے کا ارادہ کیا اور مستند روایات کا فہم حاصل کیا اور اس چیز کو ترجیح دی جو اعمال انہیں باری تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب کر سکتے ہیں اور اس چیز پر ترجیح دی جو اصول میں اس سے دور کرتے ہیں بیشک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر موصول ہے۔

ذِكْرُ اثْبَاتِ اسْمِ الْعِصْيَانِ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّاعِبِ بِالنُّرْدِ فِي الدُّنْيَا
پانسا کھیلنے والے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان کے نام کے اثبات کا تذکرہ

5872- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنُّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

﴿﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص پانسہ کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اللَّاعِبِ بِالنُّرْدِ فِي التَّمْثِيلِ

تشبیہ کی اس صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو پانسہ کھیلنے والے کے بارے میں

(حدیث میں ذکر کی گئی ہے)

5872- رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن ميسرة، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة، لكن فيه علة الانقطاع بين سعيد

بن أبي هند وأبي موسى، فإن سعيد بن أبي هند لم يلق أبا موسى فيما قاله أبو حاتم كما نقله، ابنه في "المراسيل" ص 74، لكن له

طريق آخر بنحوه يتقوى به وهو في "الموطأ" 2/958 "في الرؤيا: باب ما جاء في النرد، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/397،

والبخاري في "الأدب المفرد" 1269"، وأبو داود "4938" في الأدب: باب في النهي عن اللعب بالنرد، والبيهقي 10/214،

والبغوي "3414" وأخرجه ابن أبي شيبة 8/735، وأحمد 4/394، والبخاري في "الأدب المفرد" 1272"، وأبو

يعلى ورقة 340/2، وابن ماجه "3762" في الأدب: باب اللعب بالنرد، والحاكم 1/50، والبيهقي 10/215 من طريق نافع وأسامة

بن زيد الليثي، كلاهما عن سعيد بن أبي هند، عن أبي موسى، به وأخرجه عبد الرزاق "19730" من طريق أسامة بن زيد، عن سعيد

بن أبي هند، عن أبي مرة مولى عقيل، عن أبي موسى. وقال الدارقطني في "العلل" كما في "التهذيب" في ترجمة سعيد بن أبي هند:

هذا أخته بالصواب. وعلق عليه ابن حجر بقوله: رواه كذلك من طريق عبد الله بن المبارك، عن أسامة، لكن رواه ابن وهب عن

أسامة، فلم يذكر فيه أبا مرة. وأخرجه الطيالسي "510" عن حماد بن زيد، عن أيوب، عن نافع، عن سعيد بن أبي هند، عن أبي موسى

موقوفاً. وأخرجه أحمد 4/407، وأبو يعلى ورقة 340، والبيهقي 10/315 من طريق يزيد بن خصفة، عن حميد بن بشير بن

المحرر، عن محمد بن كعب القرظي، عن أبي موسى رفعه: "لا يقلب كعباتها أحد ينتظر ما تأتي به إلا عصى الله ورسوله"، وحميد

بن بشير: ذكره ابن حبان في "الثقات" 6/191 "وسماه: حميد بن بكر، وقال: يعتبر بحدِيثه إذا لم يكن في إسناده إنسان ضعيف،

وباقى رجاله ثقات. فهذا الطريق يشد الطريق الأول، فيتقوى به الحديث، ويشهد له حديث برودة الآتي.

5873 - (سند حدیث): **أَنَا وَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:**

سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ**

خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ

✪✪ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص پانسہ کھیلتا ہے گویا کہ وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں لت پت کر لیتا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِغَالِ الْمَرْءِ بِالْحَمَامِ وَسَائِرِ الطُّيُورِ عِبَثًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی فضول طور پر کبوتر یا دیگر پرندوں میں مشغول رہے

5874 - (سند حدیث): **أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجَمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ**

بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةَ**

تَوْصِيحُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: اللَّاعِبُ بِالْحَمَامِ لَا يَتَعَدَى لَعِبُهُ مِنْ أَنْ يَتَعَقَّبَهُ بِمَا يَكْرَهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا،

وَالْمُرْتَكِبُ لِمَا يَكْرَهُ اللَّهُ عَاصٍ، وَالْعَاصِي يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ لَهُ: شَيْطَانٌ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَوْلَادِ آدَمَ، قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى: (شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ) (الأنعام: 112) فَسَمِيَ الْعَصَا مِنْهُمَا شَيْطَانٍ، وَأُطْلِقَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسْمَ الشَّيْطَانِ عَلَى الْحَمَامَةِ لِلْمَجَاوِرَةِ، وَلِأَنَّ الْفِعْلَ مِنَ الْعَاصِي يَلْعَبُهَا تَعَدَاهُ إِلَيْهَا

✪✪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا تو فرمایا

ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے جا رہا ہے۔

(امام ابن ماجہ فرماتے ہیں:) کبوتر کے ساتھ کھیلنے والے شخص کا فعل آگے بڑھ کر ایسی صورت حال لے آتا ہے جو اللہ

تعالیٰ کو ناپسند ہو تو جو شخص کسی ایسی چیز کا مرتکب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو وہ شخص گنہگار ہوتا ہے اور گنہگار شخص کو شیطان کہنا جائز

5873 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر - واسمه أحمد بن عمرو بن عبد الله

بن عمرو بن السرح - وسليمان بن بريدة، فمن رجال مسلم. رواه أحمد 5/352 و357 و361، وابن أبي شيبة 8/735،

والبخاري في "الأدب المفرد" 1271"، ومسلم "2260" في الشعر: باب تحريم اللعب بالنردشير، وأبو داود "4939" في

الأدب: باب اللعب بالنرد، والبيهقي 10/214، والبخاري "3415" من طرق عن سفیان الثوري، بهذا الإسناد.

5874 - إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة الليثي - فقد روى له البخاري

مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق. رواه أحمد 2/345، والبخاري في "الأدب المفرد" 1300"، وأبو داود "4940" في

الأدب: باب في اللعب بالحمام، وابن ماجه "3765" في الأدب: باب اللعب بالحمام، والبيهقي 10/213 من طرق عن حماد بن

سلمة، بهذا الإسناد.

ہے اگرچہ اس کا تعلق اولاد آدم سے ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

”انسانوں اور جنات سے تعلق رکھنے والے شیاطین۔“

تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں طبقوں میں سے گنہگار کے لیے لفظ شیطان استعمال کیا ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے کتور کے لیے لفظ شیطان مجاورت کے طور پر استعمال کیا ہے کیونکہ یہاں پہ گنہگار شخص کا فعل اسی کتور سے متعلق ہے۔



فَصْلٌ فِي السَّمَاعِ

فصل: سماع کا حکم

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ فِي الْإِحْتِجَاجِ بِهِ مَنْ لَمْ يَتَفَقَّهُ فِي صَحِيحِ الْأَثَارِ، وَلَا أَبْلَغَ الْمَجْهُودِ فِي طُرُقِ الْأَخْبَارِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو مستند روایات کا فہم نہیں رکھتا اور اس نے روایات کے طرق کے بارے میں کوشش نہیں کی اور اس نے اس روایت سے استدلال کر لیا (اور غلط فہمی کا شکار ہوا)

5875- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِي، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): كَانَتْ فِي حِجْرِي جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَزَوَّجْتُهَا، قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غُرَيْبِهَا، فَلَمْ يَسْمَعْ غِنَاءً وَلَا لَعِبًا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، هَلْ غَنَيْتُمْ عَلَيْهَا؟ أَوْ لَا تُغْنُونَ عَلَيْهَا؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک انصاری لڑکی میری زیر پرورش تھی میں نے اس کی شادی کروادی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گانے وغیرہ کی کوئی آواز

5875- إسحاق بن سهل بن أبي حنمة: ذكره البخاری في "تاريخه 1/390"، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 2/223، والمؤلف في "نقائه 4/22"، وقد فاته الحافظ أن يترجم له في "تعجيل المنفعة" مع أنه من شرطه. وباقى رجاله نقات رجال الصحيح غير ابن إسحاق - وهو محمد - فروى له أصحاب السنن ومسلم متابعه، وهو صدوق. عم عبيد الله: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن الزهري. وأخرجه أحمد 6/269 عن يعقوب وسعد قالا: حدثنا أبي، عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. قلت: وأخرجه البخاری في "صحيحه 5162" في النكاح: باب النسوة اللاتي يهدين المرأة إلى زوجها، عن الفضل بن يعقوب، حدثنا محمد بن سابق، حدثنا إسرائيل، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة أنها زفت امرأة إلى رجل من الأنصار، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "يا عائشة، ما كان معكم لهو، فإن الأنصار يعجبهم اللهو." وأخرجه الحاكم في "المستدرک 2/184"، و عنه البيهقي 7/288 من طريق محمد بن سابق، به.

سنائی ہمیں دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم نے اس کی شادی کے لیے گانا وغیرہ نہیں گایا؟ کیا تم لوگ اس پر گانا نہیں گاؤ گی؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار گانے کو پسند کرتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ تَعَلَّقَ بِهِ غَيْرُ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ،

فَأَبَاحَ الْغِنَاءَ الَّذِي يُبْعَدُ عَنِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت

نہیں رکھتا اور اس نے غناء کو مباح قرار دیا جو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے

5876 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَغْنِيَانِ بِدَقِّينِ، وَتُغْنِيَانِ فِي أَيَّامِهِمَا، وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرٌّ بِتَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَهُ
وَقَالَ: دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمَّا قَدِمَ وَفَدَّ الْحَبَشَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا يَلْعَبُونَ فِي
الْمَسْجِدِ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرُّنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي
الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْمُ، فَأَقْدَرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةَ عَلَى اللَّهْوِ
قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي
الْمَسْجِدِ، فَرَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُمْ يَا عُمَرُ، فَإِنَّهُمْ هُمْ بَنُو أَرْفَدَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی
ہوئی دف بجا کر گانا گاری تھیں۔ نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے پر کپڑا اڈال کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں
لڑکیوں کو ڈانٹا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حبشیوں کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ لوگ مسجد میں کھڑے ہو کر

5876 - إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم - وهو الملقب بدحيم
- فمن رجال البخارى، وقد تقدم برقم "5868" و "5869" و "5871" وأخرج القسم الأخير منه: النسائي 3/195-196 في
العديد: باب اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النسائي إلى ذلك، عن علي بن خشرم، عن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً
البخارى "5229" في النكاح: باب نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير رية، من طريق عيسى، عن الأوزاعي، به تقدم تخريجه
برقم "5867" وأخرجه النسائي 3/196 عن إسحاق بن موسى، عن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/540 عن محمد بن
مصعب، عن الأوزاعي، به

رتب دکھانے لگے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنی چادر کی اوٹ میں کر لیا میں ان لوگوں کو دیکھتی رہی وہ لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے یہاں تک کہ میں ہی اکتا گئی تم لوگ خود اندازہ کر لو کہ ایک ایسی لڑکی جس کی عمر کم ہو اسے اس طرح کے کھیل رد دیکھنے کا کتنا شوق ہوگا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے اس وقت حبشی لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ بخوارندہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْغِنَاءِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ أَشْعَارًا قِيلَتْ فِي أَيَّامِ
الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَانُوا يُنْشِدُونَهَا وَيَذْكُرُونَ تِلْكَ الْأَيَّامَ دُونَ الْغِنَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِغَزَلٍ
يُقَرِّبُ سَخَطَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ قَائِلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غناء جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یہ ایسے اشعار تھے جو زمانہ جاہلیت میں کہے گئے تھے تو وہ لوگ ان اشعار کو سناتے تھے اور ان ایام کا ذکر کرتے تھے اور گارایا نہیں کرتے تھے جس میں ایسا کلام ہوتا ہے جو کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے قریب کر دیتا ہے

5877 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَبَارِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلِيُّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تَغْنِيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ

يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمْرًا الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عَيْدٍ،

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عَيْدًا، وَهَذَا عَيْدُنَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس انصار

کی دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گانا گارہی تھیں جو جنگ بعاث کے موقع پر انصار کے طرز عمل کے بارے میں تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کیا نبی اکرم ﷺ کے گھر میں شیطان کے آلات موجود ہیں؟ یہ عید کے دنوں کی بات ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ہر

5877 - إسنادہ صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن إسماعيل فمن رجال البخاري. أبو

أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري "952" في العيدين: باب سنة العيدين لأهل الإسلام، والبقوى "1111" عن عبيد بن

إسماعيل، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم "16" "892" في العيدين: باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه، وابن ماجه "1898"

في النكاح: باب الغناء والدف، والبيهقي 10/224 من طريقين عن أبي أسامة، به. وأخرجه أحمد 134/99 و186 و187،

والبخاري "3931" في فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم: باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، من

طريق عن هشام بن عروة، به وانظر الحديث رقم "5868" و"5869" و"5871" و"5876"

قوم کی ایک مخصوص عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْغِنَاءِ الَّذِي كَانَ الْأَنْصَارُ يُغْنُونَ بِهِ لَمْ يَكُنْ بِغَزَلٍ، لَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ
اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غناء جو انصار گاتے تھے وہ غزل نہیں ہوتی تھی کہ
جس کا ذکر کرنا جائز ہی نہ ہو

5878 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذٍ، قَالَتْ: (متن حدیث): جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ غُرُوبِي، فَجَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوبِيَّاتٍ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدَقِّ لَهْنٍ، وَيَنْدَبْنَ مِنْ قِيلٍ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ: إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِيَ هَذَا وَقَوْلِي مَا كُنْتَ تَقُولِينَ

سیدہ ربیع بنت معوذ بنی تمیم بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ میری شادی کی صبح ہمارے ہاں آئے تو میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جس طرح تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو تو انصار کی کچھ لڑکیاں دف بجاری تھیں اور غزوہ بدر کے موقع پر شہید ہونے والے اپنے آباؤ اجداد کی تعریفیں کر رہی تھیں ان میں سے ایک لڑکی نے یہ مصرع بھی پڑھ دیا۔
”ہمارے درمیان ایک ایسا نبی موجود ہے جو کل جو کچھ ہوتا ہے اس کے بارے میں بھی جانتا ہے۔“
تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو اور وہی گاؤ جو پہلے گاری تھیں۔



5878 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن معاذ العقدي، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وقد توبع. وأخرجه البخاري "4001" في المغازي: باب 12، و "5147" في النكاح: باب ضرب الدف في النكاح والوليمة، وأبو داود "4922" في الأدب: باب في النهي عن الغناء، والترمذي "1090" في النكاح: باب ما جاء في إعلان النكاح، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/302، والطبراني "698"/24، والبيهقي 7/289 من طريق عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/359 و 360 ابن ماجه "1897" في النكاح: باب الغناء والدف، من طريق حماد بن سلمة، والطبراني "699"/24 من طريق عبد الصمد بن سليمان الأزرق، كلاهما عن خالد بن ذكوان، به.

کتاب الصيد

کتاب! شکار کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ أَكْلِ مَا يَجُوزُ اسْتِعْمَالُهُ مِمَّا حَبَسَ الْكِلَابُ عَلَىٰ أَرْبَابِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہتوں نے جو شکار اپنے مالک کے لیے

روک لیا ہو اس میں سے کسے کھانا جائز ہے

5879 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَرِيدَ الدِّمَشْقِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيَّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بَارِضٌ مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ

نَأْكُلُ فِي آنِيَّتِهِمْ، وَإِنَّا أَرْضَنَا أَرْضُ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَبِالْكَلْبِ الْمُكَلَّبِ، وَبِالْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ، فَأَخْبَرَنِي مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْتُمْ بَارِضِ أَهْلِ كِتَابٍ تَأْكُلُونَ فِي آنِيَّتِهِمْ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَّتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَ آنِيَّتِهِمْ فَاعْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الصَّيْدِ، فَمَا صَدَّتْ بِقَوْسِكَ فَكُلْ مِنْهُ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَمَّا مَا أَصَابَ كَلْبُكَ الْمُكَلَّبِ، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَمَّا مَا أَصَابَ كَلْبُكَ الَّذِي لَيْسَ

5879 - إسنادہ صحیح علی مسلم . رجالہ ثقانہ رجال الشیخین غیر حرملة بن یحیی، فمن رجال مسلم . أبو إدريس

الخولانی: هو عائذ الله بن عبد الله . وأخرجه مسلم "1930" فی الصيد: باب الصيد بالكلب المعلمة، وابن الجارود "917"، والبيهقي 9/244 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/195، والبخاری "5478" فی الصيد: باب صيد القوس، و"5488" باب ما جاء في الصيد، "5496" باب آنية المعجوس والميتة، ومسلم "1930"، أبو داود "2855" فی الصيد: باب في الصيد، والترمذی بإثر الحديث "1560" فی السير: باب ما جاء في الانتفاع بآنية المشركين، والنسائي 7/181 فی الصيد: باب صيد الكلب الذي ليس بعلم، وابن الجارود "916"، وابن ماجه "3207" فی الصيد: باب صيد الكلب، والبيهقي 9/247-248، والبقوي "2771" من طرق عن حيوة بن شريح، به. وأخرجه أحمد 4/195، وأبو داود "2852"، والترمذی "1464" فی الصيد: باب ما يؤكل من صيد الكلب وما لا يؤكل، والبيهقي 9/237 من طرق عن أبي إدريس الخولانی، به واختصره بعضهم. وأخرجه أبو داود "2857"، والدارقطني 4/239-294، والبيهقي 9/237 من طريق عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، عن أبي ثعلبة الخشني. وأخرجه أبو أحمد 4/193، والترمذی "1464" من طريق مكحول، عن أبي ثعلبة الخشني. وأخرجه ابن ماجه "3211" فی الصيد: باب صيد القوس.

بمكَلَبٍ، فَإِنْ أَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ، وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں ہمارا علاقہ ایسا ہے جہاں شکار بہت ہوتا ہے میں اپنی کمان کے ذریعے شکار کرتا ہوں اور تربیت یافتہ کتے کے ذریعے بھی کرتا ہوں تو آپ ﷺ مجھے بتائیے کہ ان میں سے کون سی چیز میرے لیے حرام ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم نے اس بات کا ذکر کیا ہے تم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہو تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ برتن مل جاتے ہیں تو تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، لیکن اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن نہیں ملتے تو تم ان کے برتنوں کو دھو کر ان میں کھا لو جہاں تک تم نے شکار کا ذکر کیا ہے تو جس چیز کو تم اپنی کمان کے ذریعے شکار کرتے ہو اسے تم کھا لو اس پر اللہ کا نام لے لو اور جو شکار تربیت یافتہ کتا تمہارے لیے محفوظ رکھتا ہے تم اللہ کا نام لے کر اس میں سے کھا لو اور جو شکار غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے ہوتا ہے اگر تمہیں اس شکار کو ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو اسے کھا لو اور جسے ذبح کرنے کا موقع نہیں ملتا اسے تم نہ کھانا۔

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا لَا يَجُوزُ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ الَّذِي صِيدَ بِالْقَيْسِيِّ وَالْكِلَابِ الْمَعْلَمَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ایسے کون سے شکار کو کھانا جائز نہیں ہے

جسے تیر کمان کے ذریعے یا تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا گیا ہو

5880 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْقَوَارِيرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ عَبْدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُمِي بِسَهْمِي فَأَصِيبُ، فَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ اثْنَيْنِ، قَالَ: إِنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِهِ آثَرٌ، وَلَا خَدَشٌ إِلَّا رَمَيْتُكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَجَدْتَ بِهِ آثَرَ غَيْرَ رَمَيْتِكَ فَلَا تَأْكُلْهُ، وَإِنْ أَرَسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَأَدْرَكْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْتُلَهُ فَذَكِّبْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَكُلْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ وَقَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ عَبْدِيٌّ: فَإِنِّي أُرْسِلُ كِلَابِي وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ، فَتَحْتَلِطُ بِكِلابِ غَيْرِي، فَيَأْخُذُنِ الصَّيْدَ لِيَقْتُلَنَّهُ، قَالَ: فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تُدْرِي: كِلَابُكَ قَتَلْتَهُ أَمْ كِلَابُ غَيْرِكَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میں اپنے تیر کے ذریعے شکار کرتا ہوں بعض اوقات وہ تیر شکار کو لگ جاتا ہے، لیکن ایک یا دو دن گزرنے کے بعد مجھے وہ شکار ملتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے اس پر کوئی اور نشان یا زخم نہ ہو ماسوائے تمہارے تیر کے نشان کے تو تم اسے کھا لو اور اگر تمہیں اپنے تیر کے نشان کے علاوہ کوئی اور نشان اس پر مل جاتا ہے تو تم اسے نہ کھاؤ اگر تم اپنے کتے کو چھوڑتے ہوئے اللہ کا نام ذکر

کر دیتے ہو اور تمہیں وہ شکار مل جاتا ہے اور اس کتے نے اسے مارا نہیں تھا، تم اسے ذبح کر لو اگر وہ تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے کتے نے اسے مار دیا تھا اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا تھا، تو تم اسے کھا لو اور اگر تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے کتے نے خود بھی اس میں سے کچھ کھایا تھا، تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے کیا تھا۔

حضرت عدی بن حاتم نے عرض کی: اگر میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں اور اس پر اللہ کا نام بھی لے لیتا ہوں پھر میرے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی ساتھ مل جاتا ہے اور وہ دونوں شکار کرتے ہیں اور شکار کو مار دیتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم یہ بھی نہیں جانتے کہ کیا تمہارے کتے نے اسے قتل کیا ہے یا دوسرے کتے نے اسے مارا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَكَلَ مَا حَبَسَ عَلَيْهِ كَلْبُهُ الْمَعْلَمُ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس چیز کو کھا سکتا ہے جسے اس کے تربیت یافتہ کتے نے اس کے لیے روک لیا ہو جب کہ اس آدمی نے (اس کتے کو بھیجتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو

5881 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ فَيَمْسِكُنَّ عَلَيَّ، وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ،

قَالَ: إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ الْمَعْلَمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلَن؟ قَالَ: وَإِنْ قَتَلَن، مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ: فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ، قَالَ: إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ، فَخَزَقَ فَكُلْهُ، وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے تربیت یافتہ کتے کو

چھوڑتا ہوں وہ میرے لیے شکار روک لیتا ہے میں اس پر اللہ کا نام بھی ذکر کر دیتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے وقت اس پر اللہ کا نام لے لو تو تم اسے کھا لو۔ میں نے عرض کی: اگر چہ اس نے

5881 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. منصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس النخعي. وأخرجه

مسلم "1" "1929" في الصيد: باب الصيد بالكلاب المعلمة، والبيهقي 9/235 من طريق إسحاق بن راهويه، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطيالسي "1031" و"1032"، وأحمد 4/258 و377 و380، والبخاري "5477" في الذابح والصيد: باب ما أصاب

المعروض لعرضه، و"7397" في التوحيد: باب السؤال بأسماء الله تعالى، والترمذي "1465" في الصيد: باب ما جاء يؤكل في

صيد الكلب وما لا يؤكل، والنسائي 7/180-181 في الصيد الكلب المعلم، و"181-182" باب إذا قتل الكلب، وابن ماجه

"3215" في الصيد: باب صيد المعروض، والطبراني "17/" "202" و"203" و"204" و"205"، والبخاري "2772" من طرق عن

منصور بن المعتمر، به. وأخرجه أحمد 4/380، والطبراني "17/" "205"، والبيهقي 9/237 من طريق الأعمش عن إبراهيم النخعي،

به. وأخرجه أحمد 3/380 من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن عدی. ولم يذكر هماماً. وأخرجه الطبراني "17/" "206" من طريق

فضيل بن عمرو، عن همام، به.

شکار کو مار دیا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے شکار کو مار دیا ہو جبکہ اس کے ہمراہ کوئی ایسا کتا شریک نہ ہو جو ان میں شامل نہیں تھا میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی میں بعض اوقات تیرا مارتا ہوں جو اسے لگ جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم تیر کو چوڑائی کی سمت میں مارتے ہو اور وہ اسے پھاڑ دیتا ہے تو تم اسے کھاؤ لیکن اگر وہ اس کو چوڑائی کی سمت میں لگتا ہے (اور جانور چوٹ لگنے سے مرتا ہے) تو تم اسے نہ کھاؤ۔

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِمَنِ اصْطَادَ الصَّيْدَ فَاَنْفَلَتْ مِنْهُ بِشَبَكْتِهِ، فَظَفَرَ بِهِ الْاُخْرُ غَيْرُهُ

اس بات کا تذکرہ جو شخص کوئی شکار کرتا ہے اور پھر وہ شکار اس کے جال میں سے

کھسک جاتا ہے پھر کوئی دوسرا شخص اس شکار کو پکڑ لیتا ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

5882 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ مَسْمُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مَخْوَلٍ الْبَهْرَزِيَّ نَمَّ السَّلْمِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَبِي، وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَالْإِسْلَامَ يَقُولُ: نَصَبْتُ حَبَائِلَ لِي بِالْأَبْوَاءِ، فَوَقَعَ

فِي حَبْلِي مِنْهَا ظَبْيٌ، فَأَفَلَّتْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَوَجَدْتُ رَجُلًا قَدْ أَخَذَهُ، فَتَنَازَعْنَا فِيهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْنَاهُ نَازِلًا بِالْأَبْوَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ يَسْتَظِلُّ بِنَطْعِهَا، فَاحْتَصَمْنَا إِلَيْهِ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا شَطْرَيْنِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَلْقَى الْإِبِلَ، وَبِهَا لَبُونٌ، وَهِيَ مُصْرَاةٌ، وَهُمْ مُحْتَاجُونَ،

قَالَ: فَنَادِ صَاحِبَ الْإِبِلِ ثَلَاثًا، فَإِنْ جَاءَ، وَإِلَّا فَاحْلُلْ صِرَارَهَا، ثُمَّ اشْرَبْ، ثُمَّ صِرْ، وَأَبْقِ لِلْبَيْنِ دَوَاعِيَهُ قُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصُّوَالُ تَرُدُّ عَلَيْنَا، هَلْ لَنَا أَجْرٌ أَنْ نَسْقِيهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرْتَى أَجْرٌ ثُمَّ أَنْشَأَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: سَيَاتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، خَيْرَ الْمَالِ فِيهِ غَنَمٌ بَيْنَ

الْمَسْجِدَيْنِ، تَأْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ، وَتَرُدُّ الْمَاءَ، يَأْكُلُ صَاحِبُهَا مِنْ رِيسْلِهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ لَبَانِهَا، وَيَلْبَسُ مِنْ

أَصْوَافِهَا، أَوْ قَالَ: مِنْ أَشْعَارِهَا، وَالْفَتَنُ تَرْتَكِسُ بَيْنَ جَرَانِيمِ الْعَرَبِ، وَاللَّهُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْصِنِي،

قَالَ: أَقِمِ الصَّلَاةَ، وَآتِ الزَّكَاةَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَحُجَّ الْبَيْتَ، وَاعْتَمِرْ، وَبِرِّ وَالِدَيْكَ، وَصِلْ رَحِمَكَ، وَاقْرِ

الصَّبِيْفَ، وَمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَأَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَزُلْ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ زَالَ

5882- إسناده ضعيف . محمد بن سليمان بن مسمول : ابفرد المؤلف بتوثيقه 7/122 وضعفه النسائي و أبو حاتم، وقال

ابن عدى : عامة ما يرويه لا يتابع عليه متناً أو إسناداً، وقال البخارى : سمعت الحميدى يتكلم فيه، والقاسم بن مخول : لم يوثقه غير

المؤلف 5/306 ولم يرو عنه غير محمد بن سلمان بن مسمول . وأخرجه ابن الأثير فى "أسد الغابة 5/129" من طريق أبى يعلى

أحمد بن على بن المشى، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير 20/763" من طريق محمد بن عباد المكى، ويحى بن

موسى اللخمي، ويونس بن موسى السامى، عن محمد بن سليمان بن مسمول، به . وذكره الهيثمى فى "المجمع 7/304"، وابن حجر فى "الإصابة 3/373".

❁❁ قاسم بن مخول بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابواء کے مقام پر کچھ رسیاں باندھ دیں ان رسیوں میں ایک ہرن پھنس گیا پھر وہ وہاں سے نکل گیا میں اس کی تلاش میں نکلا تو مجھے ایک شخص ملا جس نے اسے پکڑ لیا تھا ہم اس ہرن کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کو ابواء میں ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے پایا آپ ﷺ نے چمڑے کے ٹکڑے کے ذریعے سایہ کیا ہوا تھا ہم نے اپنا مقدمہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ ہم دونوں کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! بعض اوقات ہمیں کچھ اونٹ ملتے ہیں جن میں دودھ والی اونٹنیاں بھی ہوتی ہیں جن کے تھنوں میں دودھ رکھا ہوا ہوتا ہے اور ہمیں اس کی شدید ضرورت بھی ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین مرتبہ اونٹوں کے مالک کو پکارو اگر وہ آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کا دودھ دوہ کر پی لو اور پھر دوہ لو اور پھر کچھ دودھ (اس کے تھنوں میں) باقی رہنے دو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! بعض اوقات کوئی دوسرا جانور ہمارے پاس آجاتا ہے تو اگر ہم اسے کچھ پلاتے ہیں تو کیا ہمیں اس کا اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں ہر جاندار کے ساتھ (اچھائی کرنے کا اجر ملتا ہے) پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ بات چیت کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب سب سے بہترین مال بکریاں ہوں گی جو دو مسجدوں کے درمیان ہوں گی وہ درختوں سے (پتے) کھالیں گی پانی تک آجائیں گی ان کا مالک ان کے پیچھے پیچھے آئے گا اور ان کا دودھ پی لے گا ان کی اون کے ذریعے کپڑے پہنے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے بالوں کے ذریعے کپڑے پہنے گا جبکہ اللہ کی قسم فتنے عربوں کے اندر سرایت کر چکے ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے اس بارے میں تلقین کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اور عمرہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھو، مہمان کی عزت افزائی کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے منع کرو اور حق کے ساتھ رہو خواہ وہ جہاں بھی ہو۔

کتاب الذبائح

کتاب! ذبائح کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِحَدِّ الشَّفَارِ، وَالْإِحْسَانِ فِي الذَّبْحِ لِمَنْ أَرَادَهُ

چھری کو تیز کرنے اور ذبح کے وقت ذبیحہ سے اچھا سلوک کرنے کا تذکرہ

5883 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ، عَنْ أَبِي

قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو باتیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یاد رکھی ہیں (آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے):

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھائی کرنے کو لازم قرار دیا ہے، تو جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو

اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تمہیں اپنی چھری کو تیز کر لینا چاہئے اور اپنے ذبیحہ کو تکلیف نہیں پہنچانی

چاہئے۔“

5883 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد - وهو ابن مسرهد - فمن رجال

البخاري، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمن الواسطي، وأبو الأشعث: هو شراحيل

بن آدة. وأخرجه الطبراني في الكبير "7119" من طريق معاذ بن المنسي، عن خالد بن عبد الله، بهذا، الإسناد. وأخرجه الطيالسي

"1119"، وعبد الرزاق "8604"، والدارمي 2/82، وأحمد 4/123 و124 و125، وأبو القاسم البغوي في "مسند علي بن الجعد"

"1301"، ومسلم "1955" في الصيد: باب الأمر بإحسان الذبح والقتل، وأبو داود "2815" في الأضاحي: باب في النهي أن

تصير البهائم والرفق بالذبيحة، والترمذي "1409" في الديات: باب النهي عن المثلة، والنسائي 7/227 في الضحايا: باب الأمر

بإحداد الشفرة، وابن ماجه "1370" في الذبائح: باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، والطبراني "7114" و"7115" و"7116"

و"7118" و"7119" و"7120"، وابن الجارود "839" و"899"، والبيهقي 9/280، والبغوي في "شرح السنة" "2783" من

طرق عن خالد الحداء، به. وأخرجه عبد الرزاق "8603"، وأحمد 4/123، الطبراني "7121" و"7120" من طريق أيوب،

و"7123" من طريق عاصم الأحول، كلاهما عن أبي قلابة، به. وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ، وَإِحْسَانِ الذَّبْحِ بِالرِّفْقِ

جو شخص ذبح کرنے کا ارادہ کرے اسے چھری کو تیز کرنے اور ذبیحہ کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5884- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ

الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ

بْنِ أَوْسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: نِتَّانَ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى

كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

تَوْضِيحُ مَصْنُوفٍ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: أَرَادَ بِقَوْلِهِ: أَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ فِي الْقِصَاصِ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو باتیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یاد رکھی ہیں (آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے):

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھائی کرنے کو لازم قرار دیا ہے، تو جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے

قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تمہیں اپنی چھری کو تیز کر لینا چاہئے اور اپنے ذبیحہ کو راحت

پہنچانی چاہئے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اچھے طریقے سے قتل کرو“ اس سے مراد یہ ہے: جب قصاص

لیتے ہوئے قتل کرو (تو تکلیف نہ پہنچاؤ)

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِأَكْلِ مَا ذُبِحَ بِالْمَرْوَةِ مِنْ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ

جس جانور کو پتھر کے ذریعے ذبح کیا گیا ہو اسے کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5885- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ أَبَا عَيْسَى الْبَاهِلِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ

سَلِيمَانَ بْنَ يَسَّارٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِ،

(متن حدیث): أَنَّ ذُبَابًا نَبَّ فِي شَاةٍ، فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ

بِأَكْلِهَا فَأَكَلُوا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک بھیڑ پئے نے ایک بکری میں نیچے گاڑھ دیئے (اسے

5884- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجال نفقات رجال الشيخين غير الفضل بن الحسن أبي الأشعث، فمن رجال

مسلم. وانظر الحديث السابق.

زخمی کر دیا) تو لوگوں نے پتھر کے ذریعے اس بکری کو ذبح کر لیا۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے انہیں اس بکری کا گوشت کھانے کی اجازت دی تو لوگوں نے اسے کھالیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ أَكَلَ مَا ذُبِحَ بِغَيْرِ الْحَدِيدِ، وَذِكْرَ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ جَائِزٌ أَكَلَهُ خَلَا السِّنِّ وَالظُّفْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس چیز کو لوہے کے علاوہ کسی اور چیز سے ذبح کیا گیا ہو اور اس پر اللہ کا نام ذکر کر دیا گیا ہو تو اسے کھانا جائز ہے البتہ جسے ہڈی یا جوشیوں کی مخصوص چھری کے ساتھ ذبح کیا گیا ہو تو اس کا حکم مختلف ہے

5886 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

5885 - حدیث حسن بشواہد، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حاضر بن المهاجر الباہلی، لَمْ يُؤْتَقَهُ غَيْرَ الْمُؤَلَّفِ 6/248، وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرَ شُعْبَةَ، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مَجْهُولٌ، لَكِنْ فِي الْبَابِ مَا يَشْهَدُ لَهُ، وَهُوَ الْحَدِيثُ الْآتِي بِرَقْمِ "5887" وَهُوَ فِي "مُسْنَدِ أَحْمَدَ 5/183" - 184، وَمِنْ طَرِيقِهِ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ "4832"، وَالْحَاكِمُ 4/113 - 114، وَابِيهِقَى 9/250 وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ، وَوَأَفَقَهُ الذَّهَبِيُّ! وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ 7/225 فِي الضَّحَايَا: بَابُ إِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ، وَ"227" - 228 بَابُ ذِكَاةِ النَّتِيِّ قَدِيمٍ فِيهَا السَّبْعُ، وَابْنُ مَاجَةَ "3176" فِي الذَّبَائِحِ: بَابُ مَا يَذْكِي بِهِ مِنْ طَرِيقَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ 4/113 - 114 مِنْ طَرِيقِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ، عَنْ شُعْبَةَ، بِهِ، وَأَخْرَجَهُ ابِيهِقَى 9/250 مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو الْوَاقِدِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ، بِهِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ "2824"، وَالنَّسَائِيُّ 7/225، ابْنُ مَاجَةَ "3177"، وَالْحَاكِمُ 4/240 وَسَنَدُهُ حَسَنٌ فِي الشُّوَاهِدِ، وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَسَيَاتِي بِرَقْمِ "5893"

5886 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر مسدد بن مسرہد، فمن رجال البخاری. أبو عوانة: هو الوضاح الشكري. وأخرجه البخاري "2488" في الشركة: باب قسمة الغنم، و"3075" في الجهاد: باب ما يكره من ذبح الإبل والغنم في المغانم، "5498" في الذبائح والصيد: باب التسمية على الذبيحة، والبغوي "8482" من طريق بن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "963" وعبد الرزاق "8481"، والحميدي "411" وأحمد 3/463 و4/140 و141 و142، والدارمي 2/84 والبخاري "2507" في الشركة: باب من عدل عشرة من الغنم بجزور في القسم، و"5503" في الذبائح والصيد "باب ما أنهر الدم من القصب والمروة والحديد، و"5506" باب لا يذكي بالسن والعظم والظفر، و"5509" باب ما ند من البهائم فهو بمنزلة الوحش، "5544" باب إذا نذ بعير لقوم فرماه بعضهم بسهم فقتله وأراد إصلاحه فهو جائز، ومسلم "1968" في الأضاحي: باب في الذكاة بالقصب وغيره، "1492"، باب ما جاء في البعير والغنم إذا نذ فصار وحشياً يرمى بسهم أم لا، والنسائي 7/226 في الضحايا: باب النهي عن الذبح بالظفر، و"228 - 228" باب ذكر المنفلتة التي لا يقدر على أخذها، وابن ماجه "3137" في الأضاحي: باب كم تجزء من الغنم عن البدنة، و"3178" في الذبائح باب ما يذكي به، و"4383" باب ذكاة الناد من البهائم، وابن الجارود "895"، والطبراني "3180" و"4381" و"4382" و"4383" و"4384" و"4386" و"4387" و"4388" و"4389" و"4391" و"4392" و"4393"، والبيهقي 9/245 - 246 و247 من طرق عن سعيد بن مسروق، به. وأخرجه الطبراني "4394" من طريق إسماعيل بن مسلم، عن عباية، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 5/387 - 388، والبخاري "5543" في الذبائح: باب إذا أصاب قوم غنمية فذبح بعضهم غنماً أو إبلاً بغير أمر أصحابه لم توكل، وأبو داود "2821" في الأضاحي: باب في الذبيحة بالمروة، والترمذي "1491" و"1492"،

سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رَافِعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، وَأَصْبْنَا إِبِلًا وَعَسْمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَاتِ النَّاسِ، فَعَجَلُوا فَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأَكْفَفْتُمْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ النَّعْمِ بِبَعِيرٍ، فَتَدَّ مِنْهَا بِعِيرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ بَيْسِرَةٌ، فَطَلَبُوا فَاعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذِهِ الْبُهَائِمَ لَهَا أَوَابِدٌ كَأَوَابِدِ الْوُحُوشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا، وَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرَجُو أَنْ نَلْقَى غَدًا عَدُوًّا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى، فَتَذْبِیحُ بِالْقَضْبِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنَهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ، وَسَاحِدَتُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، أَمَا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ

(توضیح مصنف): یعنی ہذا الخبر كالدليل على أن البدنة تقوم عن عشرة عند النحر قاله الشيخ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ذوالحلیفہ میں موجود تھے لوگوں کو بھوک لاحق تھی ہمیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملے نبی اکرم ﷺ لوگوں سے کچھ پیچھے تشریف لارہے تھے لوگوں نے جلدی سے انہیں ذبح کیا اور ہنڈیا چڑھا دیں۔ جب نبی اکرم ﷺ ان تک پہنچے تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت ہنڈیا لٹا دی گئیں پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں تقسیم کرنا شروع کیا تو دس بکریاں ایک اونٹ کی جگہ ایک آدمی کے حصے میں آئیں ان میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے وہ لوگ اس اونٹ کے پیچھے بھاگے، لیکن تھک گئے (اور اسے پکڑ نہ سکے) ایک شخص نے اپنا تیرا سے مار کر اسے رکنے پر مجبور کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں میں بھی بعض جانور وحشی جانوروں کی طرح سرکش ہوتے ہیں ان میں سے جو سرکش ہو جائے تم اس کے ساتھ یہی طریقہ عمل اختیار کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میرے دادا نے یہ عرض کی: ہمیں یہ امید ہے ہم کل دشمن سے سامنا کریں گے ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کے ذریعے ذبح کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز خون کو بہا دے اور جس چیز کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو تو تم اسے کھا لو، اسوائے اس کے جسے ہڈی کے ذریعے ذبح کیا جائے یا جسے حبشیوں کی مخصوص چھری کے ذریعے ذبح کیا جائے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں لفظ ”سن“ سے مراد ہڈی ہے اور لفظ ”ظفر“ سے مراد حبشیوں کی مخصوص چھری ہے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے ایک اونٹ قربانی میں دس آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ أَكْلِ الذَّبِيحِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ایسے ذبیحہ کو کھانا جائز ہے جسے لوہے کے علاوہ
(کسی اور چیز سے ذبح کیا گیا ہو)

5887- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، عَنْ حَمَّادِ

بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ الْأَنْصَارِيِّ:

أَنَّهُ صَادَ أَرَبَيْنِ، فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا

✽✽ حضرت محمد بن صفوان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے دو خرگوشوں کا شکار کیا انہوں نے پتھر کے ذریعے

انہیں ذبح کر لیا پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان دونوں کو کھانے کی اجازت دی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ تَرْكِ قَطْعِ الْوَدَجِ عِنْدَ الذَّبْحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ذبح کے وقت ووج (نامی رگ) کو نہ کاٹا جائے
(کیونکہ اس طرح جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے)

5888- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَعْقِبُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ قَالَ عِكْرِمَةُ: كَانُوا يَقْطَعُونَ

مِنْهَا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ، ثُمَّ يَدْعُونَهَا حَتَّى تَمُوتَ، وَلَا يَقْطَعُونَ الْوَدَجَ، نَهَى عَنْ ذَلِكَ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے شریطہ سے منع کیا ہے۔

5887- إسنادہ صحیح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري، وغير محمد بن صفوان صحابه،

فمن رجال أبي داود، والنسائي، وابن ماجه. وأخرجه أبو داود "2822"، وعبد الرزاق "8692"، وأحمد 3/471، وابن أبي شيبة

5/389، وأبو داود "2822"، والنسائي 7/197 في الصيد والذبائح: باب الأرتب، وابن ماجه "3175" في الذبائح: باب ما يذكي

به، والطبراني "527"/19 و"528"، والبيهقي 9/320 و320-321 من طرق عن عاصم الأحول، به وفي رواية ابن أبي شيبة وابن

ماجه: "محمد بن صيفي "كما نبه عليه الحافظ ابن حجر في "النكت الظرف" 8/357" وأخرجه أحمد 3/417، وابن أبي شيبة

5/390، والنسائي 7/197 و225 في الضحايا: باب إباحتها بالمرءة، وابن ماجه "3244" في الصيد: باب الأرتب،

والطبراني "525"/19 و"526"، والحاكم 4/235، والبيهقي 9/320 من طريق داود بن أبي هند، عن الشعبي، به. وقال الحاكم:

هذا حديث صحيح على شرط مسلم مع الاختلاف فيه على الشعبي ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه والطبراني "525"/19، من طريق حصين، عن الشعبي، به.

عکرم کہتے ہیں: پہلے لوگ تھوڑے سے ہمے کو کاٹ دیتے تھے پھر جانور کو یونہی چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ وہ مر جاتا تھا وہ اس کی رگیں نہیں کاٹتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اس چیز سے منع کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْجَنِينِ إِذَا ذَكَّيْتُ أُمَّهُ حَلَّ أَكْلُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ (مادہ جانور) کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو

جب ذبح کر دیا جائے، تو اس بچے کو بھی کھانا جائز ہوگا

5889- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقْفِيٍّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَنَسِ

الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ،

5888- إسناده ضعيف. عمرو بن عبد الله هو: ابن الأسوار اليماني لم يوثقه غير المؤلف، وكان عند معمر الرواي عنه

هنا لا بأس به. وضعفه ابن معين، وهشام القاضي، وقال الأزدي: متروك الحديث، وقال أحمد: له أشياء منكرة، وقال ابن عدى:

حديثه لا يتابعه عليه الثقات. وأخرجه أحمد 1/289، وأبو داود "2826" في الأضاحي: باب في المبالغة في الذبح، والحاكم

4/113، والبيهقي 9/278 من طرق عن ابن المبارك، عن معمر، عن عمرو بن عبد الله، عن عكرمة، عن ابن عباس وأبي هريرة.

وزاد الحاكم: قال ابن المبارك: والشريطة: أن يخرج الروح منه بشرط من غير قطع الحلقوم. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي!

والشريطة: قال الخطابي في "معالم السنن" 4/281: "إنما سمي هذا شريطة الشيطان من أجل أن الشيطان هو لذي يحملهم على

ذلك ويحسن هذا الفعل عندهم، وأخذت الشريطة من الشرط، وهو شق الجلد بالقطع على حلقة.

5889- حديث صحيح. علي بن أنس العسكري: ترجمه المؤلف في "الثقات" 8/470 "فقال: علي بن أنس العسكري من

أهل عسكر بسامرة، يروى عن يزيد بن هارون وأهل العراق، حدثنا عنه الثقفى، ربما أغرب. قلت: وقد توبع في هذا الحديث، ومن

فوقه على شرط الصحيح. وقال المنذرى في "مختصر أبي داود" 4/120 "بعد أن أورده من "مسند أحمد" عن أبي عبيدة الحداد،

بهذا الإسناد: إسناده حسن، ويونس وإن تكلم فيه فقد احتج به مسلم في صحيحه"، قلت: وقد تابعه عليه مجالد بن سعيد، وعطية

العوفى كما سيأتى. أبو عبيدة الحداد: هو عبد الواحد بن واصل السداسى، وأبو الوداع: هو جبر بن نوف. وأخرجه أحمد 3/39،

ومن طريقه الدارقطنى 4/374، والبيهقى 9/335 عن أبي عبيدة الحداد، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق "8650"، وأحمد

3/31 و53 وأبو داود "2727" في الأضاحي: باب ما جاء في ذكاة الجنين، والترمذى "1476" في الأظعمة: باب ما جاء في

ذكاة الجنين، وابن ماجه "3199" في الذبائح: باب ذكاة الجنين ذكاة أمه، وأبو يعلى "992"، وابن الجارود "900"، والدارقطنى

4/272 و274 و274، والبيهقى، 9/335، والبغوى "2789" من طريق مجالد بن سعيد "وليس بالقوى، لكنه متابع"، عن أبي الوداع،

به وقال الترمذى: هذا حديث صحيح، وقد روى من غير هذا الوجه عن أبي سعيد، والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب

النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم، وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك، والشافعى، وأحمد، وإسحاق وشرط بعضهم لإشعار.

روى عبد الرزاق "8642" بسند صحيح عن ابن عمر قال في الجنين: إذا خرج ميتاً وقد أشعر أو وبر، فذكاته ذكاة أمه. وأخرجه

الإمام أحمد 3/45، وأبو يعلى "1206"، والطبرانى في "المعجم الصغير" 242" و"467"، والخطيب في "تاريخه" 8/412 "من

طريق عطية العوفى، عن أبي سعيد الخدرى. وعطية العوفى ضعيف. وفي الباب عن جابر عند أبي داود "2828"، والدارمى 2/84،

والدارقطنى 4/273، والحاكم 4/114، والبيهقى 9/334، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وعن ابن

عمر عند الحاكم 4/114، والدارقطنى 4/271، والطبرانى في "الصغير" 20" و"1067"، وفيه ضعف، والصراب وقفه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكَاةُ الْجَيْنِ ذَكَاةُ أُمَّتِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”حاملہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا اسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمُسْلِمِ ذَبَائِحَ الرَّجَبِيَّةِ، وَأَوَّلَ النَّتَاجِ الَّذِي كَانَ يَذْبَحُهُمَا أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی مسلمان رجبی (کی رسم) کا ذبیحہ کھائے یا جانور کے ہاں ہونے

والے پہلے بچے کا گوشت کھائے کیونکہ زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ دو قسم کے ذبح کیا کرتے تھے

5890- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا فَرَعَ، وَلَا عَيْتِرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فرع اور عتیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

5891- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ

الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عَدْسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ،

5890- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. وأخرجه عبد

الرزاق "7998"، وابن أبي شيبة 8/252، وأحمد 2/279 و409، والبخاري "5473" في العقيقة: باب الفرع، ومسلم "1976"

في الأضاحي: باب الفرع والعتيرة، والترمذي "1512" في الأضاحي: باب ما جاء في الفرع والعتيرة، والنسائي 7/167 في الفرع

والعتيرة، والبيهقي، 9/313 من طرق عن معمر، بهذا الإسناد. أخرجه الطيالسي "2298"، وابن أبي شيبة 8/252، وأحمد

2/229 و2/239 و490، والدارمي 2/80، والبخاري "5474" باب العتيرة، ومسلم "1976"، وأبو داود "2831" في الأضاحي:

باب في العتيرة، وابن الجارود "913"، والدارقطني 4/304، والبيهقي 9/313، والبقوي "1129" من طرق عن الزهري، به. ورواه

أكثرهم وأبو داود "2832" من قول الزهري أو سعيد بن المسيب على خلاف ":- والفرع أول النتاج كان ينتج لهم، كانوا

يذبحونه لطواغيتهم، العتيرة في رجب "وهذا اللفظ البخاري.

5891- وكيع بن عدس ويقال: حدس، بالحاء -: لَمْ يُوثِّقْهُ غَيْرَ الْمُؤَلِّفِ، وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرَ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، وَبِاقِي رِجَالِهِ

ثِقَاتٌ. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 8/255، وَأَحْمَدُ 4/12 و13 12، وَالنَّسَائِيُّ 7/171 فِي الْفُرْعِ وَالْعَيْتِرَةِ: بَابُ تَفْسِيرِ الْفُرْعِ، وَالطَّبْرَانِيُّ

"467/19"، وَالْبَيْهَقِيُّ 9/321 مِنْ طَرُقٍ عَنِ أَبِي عَوَانَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالُوا غَيْرَ الْبَيْهَقِيِّ: "إِنَّا كُنَّا نَذْبِحُ ذَبَائِحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي

رَجَبٍ" وَانظُرِ التَّعْلِيقَ عَلَى الْحَدِيثِ الْمُتَقَدِّمِ.

(متن حدیث): اِنَّهٗ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّا كُنَّا نَذْبِحُ ذَّبَائِحَ * فَنَاكُلُ مِنْهَا، وَنَطْعُمُ مِنْ جَاءَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ
توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هٰذِهِ الذَّبَائِحُ الَّتِي اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ اَهْلُ
الْجَاهِلِيَّةِ اِنَّمَا هِيَ غَيْرُ الْفَرْعِ، وَالْعَصِيْرَةَ الْمُنْهِيَّ عَنْهُمَا فِي الْاِسْلَامِ
❀❀ حضرت ابوزین جریجؓ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: ہم اپنے جانور
کو ذبح کرتے ہیں پھر اس میں سے کھا لیتے ہیں اور جو ہمارے پاس آتا ہے اسے کھلا دیتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس
میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: یہ وہ ذبائح ہیں جنہیں زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں
مباح قرار دیا ہے، لیکن فرع اور عصیرہ کے علاوہ ہے جن سے اسلام میں منع کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ مَا ذُبِحَ بِالْمَرْوَةِ دُونَ الْحَدِيدِ
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس چیز کو کھا سکتا ہے
جسے لوہے کی بجائے پتھر سے ذبح کیا گیا ہو

5892 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا
يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:
(متن حدیث): اَنَّ عَادِمًا لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرَعِي عَنْمَهُ بَسْلَجٌ، فَارَادَتْ شَاةً مِنْهَا اَنْ تَمُوْتْ، فَلَمْ
تَجِدْ حَيْدِيْدَةً تَذْكِيْهَا، فَذَكَّتْهَا بِمَرْوَةٍ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهَا
❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالکؓ کا ایک ملازم ان کی بکریاں ”بسلاج“ پہاڑ
کے پاس چرا رہا تھا ان میں سے ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس کنیز کو اسے ذبح کرنے کے لیے چھری نہیں ملی تو اس نے پتھر
کے ذریعے اسے ذبح کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا گوشت کھانے کا حکم دیا
(یعنی اجازت دی)

5892 - اسنادہ صحیح علی شرط الشيخين . وأخرجه ابن الجارود "897" من طريق يحيى، عن نافع، بهذا الإسناد.
وأخرجه البخارى "5502" فى الذبائح والصيد :باب ما أنهر الدم من القصب والمروة والحديد، عن موسى، حدثنا جويرية، عن
نافع، عن رجل من بنى سلمة، أخبرنا عبد الله أن جارية لكعب ... وأخرجه البخارى تعليقا "5504" عن الليث، عن نافع أنه سمع
رجلاً من الأنصار يخبر عبد الله عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جارية لكعب ... بهذا، ووصله الإسماعيلي فيما ذكر الحافظ ابن
حجر فى "الفتح" من رواية أحمد بن يونس، عن الليث، به.

ذِكْرُ خَبْرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَّبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ أَنَّ الْخَبْرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مَوْهُومٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں وہم پایا جاتا ہے

5893 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةَ لَهُمْ كَانَتْ

تَرْعَى بَسْلَجَ، فَرَأَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنِيمَتِهَا مَوْتًا، فَكَسَّرَتْ حَجْرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ حَتَّى آتِي

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ، فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ

اللَّهِ، إِنَّ جَارِيَةَ لَنَا كَانَتْ تَرْعَى بَسْلَجَ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنِيمَتِهَا مَوْتًا، فَكَسَّرَتْ حَجْرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَأَمَرَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْخَبْرُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ

مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو

یہ بتاتے ہوئے سنا: ان کے والد (یعنی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) نے انہیں بتایا: ان کی ایک کینز تھی جو "بسلاج" پہاڑ کے پاس

بکریاں چرا رہی تھی اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو مرنے کے قریب دیکھا تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ذریعے اسے ذبح کر

لیا پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم اس کا گوشت اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت نہ کر لوں تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے نبی

اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری ایک کینز "بسلاج" پہاڑ کے پاس بکریاں

5893 - إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. عبيد

الله بن عمر: هو العمري، وابن كعب بن مالك: هو عبد الرحمن، كما ذكر الحافظ ابن حجر اعتماداً على رواية الطبراني

"144"/19 المصرحه بذلك. وأخرجه البخاري "2304" في الوكالة: باب إذا أبصر الراعي أو الوكيل شاة تموت أو شيئاً يفسد،

ذبح أو أوصح ما يخاف عليه الفساد، و "5501" في الذبائح: باب ذبيحة المرأة والأمة، وابن ماجه "3182" في الذبائح: باب

ذبيحة المرأة، والبيهقي 9/282 من طريق عبدة بن سليمان، عن عبيد الله بن عمر، بهو أخرجه أحمد 6/386، والطبراني

"190"/19 من طريق حجاج، عن نافع، به، وأخرجه الطبراني "144"/19 و "169" من طريق ابن وهب، عن أسامة بن زيد، عن

الزهري، عن ابن كعب بن مالك، عن أبيه. وأخرج مالك 2/489 في الذبائح: باب ما يجوز من الذكاة في حال الضرورة، ومن طريقة

أخرجه البخاري "5505"، والبيهقي 9/282 عن نافع، عن رجل من الأنصار، عن معاذ بن سعد أو سعد بن معاذ أن معاذ أن

جارية لكعب بن مالك كانت ترعى غنماً لها بسلاج... فذكره قلت: وسلاج: جبل بالمدينة.

چرا ہی تھی اس نے ان بکریوں میں سے ایک بکری کو قریب مرگ دیکھا تو پتھر توڑ کر اس کے ذریعے اسے ذبح کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس (بکری) کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور نافع کے حوالے سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے بھی منقول ہے، تو اس کے تمام طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ ذَبْحِ الْمَرْءِ شَيْئًا مِنَ الطَّيُورِ عَبَثًا دُونَ الْقَصْدِ فِي الْإِنْتِفَاعِ بِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی کسی پرندے کو بغیر کسی وجہ کے ذبح کرے

اس کا مقصد اس کے ذریعے نفع حاصل کرنا نہ ہو

5894 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ خَلْفِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّرِيدَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (متن حدیث): مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ، إِنَّ فَلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا، وَمَنْ يَقْتُلْنِي مَنْفَعَةً

حضرت عمرو بن شریذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص بلا وجہ کسی چڑیا کو مار دیتا ہے، تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرے گی اے میرے پروردگار فلاں شخص نے مجھے بلا وجہ مار دیا تھا اس نے کسی فائدے کے لیے مجھے نہیں مارا تھا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ ذَبْحِ الْمَرْءِ الذَّبِيحَةَ بِاسْمِ اللَّهِ وَمِلَّةِ الْإِسْلَامِ مِنَ الْإِيمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی کا اللہ کا نام لے کر اور ملت اسلام پر جانور کو ذبح کرنا ایمان کا حصہ ہے

5894 - صالح بن دینار: ذكره المؤلف في "تقائه 6/458"، وعامر الأحول: هو ابن عبد الواحد، روى له مسلم والأربعة، وهو مختلف فيه، وقال ابن عدی: لا أرى بروايته بأساً، وباقي رجاله ثقات. أبو عبيدة: هو عبد الواحد ابن واصل. وهو في "مسند أحمد 4/389"، ومن طريقه النسائي 7/239 في الضحايا: باب من قتل عصفوراً بغير حقها، والطبراني "7245" وأخرجه الطبراني "7245" من طريق يحيى بن معين، عن أبي عبيدة الحداد، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً "7245" من طريق أبان بن صالح، عن صالح بن دینار، به. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند الشافعي 172/2/171، والطحاوي "2279"، والحميدي "587"، وأحمد 2/166، والدارمي 2/84، والنسائي 7/239، والحاكم 4/233، والبيهقي 9/86 و279، والبخاري "2787" من طرق عن عمرو بن دینار، عن صهيب مولى ابن عامر، عنه. وصهيب هذا ذكره المؤلف في "الثقات 4/381"، والبخاري في "تاريخه"

5895 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَاسْتَقْبَلُوا قِبَلَتَنَا، وَآكَلُوا ذَبِيحَتَنَا، وَصَلُّوا صَلَاتَنَا، فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ

مَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ مِنَ الْغُرَبَاءِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ سَمِيعٍ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں وہ ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر لیں ہمارے ذبیحہ کو کھائیں ہماری نماز کے مطابق نماز ادا کریں تو ان کی جانیں اور مال ہمارے لیے قابل احترام ہو جائیں گے انہیں وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہوتے ہیں اور ان پر وہ تمام پابندیاں عائد ہوں گی جو مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں۔“

یہ روایت حمید طویل کے حوالے سے صرف تین آدمیوں نے نقل کی ہے عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عجل اور محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن سميع۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَلِّ لِغَيْرِ اللَّهِ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو جانور ذبح کرتے وقت

5895 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 8/173" من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/76 في تحريم الدم، عن محمد بن حاتم بن نعيم، عن حبان بن موسى، به وأخرجه أحمد 3/199 و3/224، والبخاري "392" في الصلاة: باب فضل استقبال القبلة، وأبو داود "2641" في الجهاد: باب علي ما يقاتل المشركون، والترمذي "2608" في الإيمان: باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: أمرت بقتالهم، وأبو نعيم في "الحلية 8/173"، والخطيب في "تاريخه 10/464"، والبيهقي 2/3 من طرق عن عبد الله بن المبارك، به. وأخرجه البخاري "393" تعليقا، ومن طريقه البغوي "34" عن ابن مريم، عن يحيى بن أيوب، عن سعيد بن أبي مريم، به. وأخرجه أبو داود "2642" من طريق ابن وهب، عن يحيى بن أيوب، به. وأخرجه النسائي 7/75 و76 من طريق محمد بن عيسى بن القاسم بن سميع، عن حميد الطويل، به. وأخرجه البخاري "391"، والبيهقي 2/3 من طريق ميمون بن سياه، عن أنس. وأخرجه البخاري تعليقا "393"، والنسائي 7/76 من طريق حميد قال: سأل ميمون بن سياه أنس بن مالك، قال: يا أبا حمزة، ما يحرم دم المسلم وماله؟ فقال... فذكره موقوفاً.

اللہ تعالیٰ کی بجائے (کسی اور کا نام بلند آواز سے لیتا ہے)

5896- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ، بِوَأَسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَيْدِ الْخَطَّابِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ سِوَى كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي قِرَابِ هَذَا السِّيفِ صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ، قَالَ: فَوَجَدْنَا فِيهَا: لَعْنُ اللَّهِ مَنْ أَهَلَ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ تَوَلَّى لِغَيْرِ مَوْلَانِهِ ❀❀ ابو طفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں، ماسوائے اس چیز کے جو تلواریں کے میان کی اندر ایک چھوٹا سا صحیفہ موجود ہے راوی کہتے ہیں: ہم نے اس میں یہ بات پائی۔

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر جانور قربان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے اصل آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے۔“



5896- إسناده صحيح. إسحاق بن زيد الخطابي: ذكره المؤلف في "الفتاوى 8/122"، وروى عن جمع، وباقي رجاله نثاله رجال الشيخين غير فطر بن خليفة، فقد روى له البخاري مقرونا بالأربعة، وأبو نعيم: هو الفضل بن ذكين الملائي، وأبو الطفيل: هو عامر بن وائلة. وأخرجه أحمد 1/118 و152، والبخاري في "الأدب المفرد" 17"، ومسلم "45" 1978" في الأضاحي: باب تحريم الذبح لغير الله تعالى، والبخاري في "الأدب المفرد" 17"، ومسلم "43" 1978" و"44"، والنسائي 7/232 في الأضاحي: باب من ذبح لغير الله عز وجل، وأبو يعلى "602"، والبيهقي 6/99 من طريق منصور بن حبان، عن أبي الطفيل، به. وأخرجه الحاكم 4/153 من طريق هانء مولى علي بن أبي طالب، عن علي

کتاب الأضحیة

کتاب! قربانی کے بارے میں روایات

5897- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ، فَلَا يَقْلِمَ أَظْفَارَهُ، وَلَا يَخْلِقَ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِي

الْحِجَّةِ

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ کرے وہ ذوالحجہ میں اپنے ناخن نہ تراشے اور اپنے بال نہ کاٹے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِعْطَاءُ الرَّعِيَّةِ غَنَمًا لِيُضَحَّوْا مِنْهَا فِي أَعْيَادِهِمْ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی رعایا کو بکریاں دے

تاکہ وہ عید کے موقع پر ان کی قربانی کریں

5898- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَيْثُ بْنُ سَعْدٍ،

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

5897- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وعمرو بن مسلم، فمن رجال مسلم. خالد بن يزيد: هو الجمحي. واختلفوا في عمرو بن مسلم: هو هو عمرو أو عمر؟ قال الترمذي: والصحيح: هو عمرو بن مسلم، وقال أبو داود: اختلفوا على مالك وعلي محمد بن عمرو في عمرو بن مسلم، قال بعضهم: عمر، وأكثرهم قال: عمرو بن داود وهو عمرو بن مسلم بن أكيمة الليثي الجندعي. وانظر "تحفة الأشراف" 7- 13/6 "وأخرجه مسلم" 42 "1977" عن أحمد بن عبد الرحمن ابن أخي ابن وهب، عن ابن وهب، به. وأخرجه النسائي 7/212 في الضحايا في فاتحته، والطحاوي 4/181، والطبراني "563" 23/ من طريق الليث، عن خالد بن يزيد، به. وأخرجه أحمد 6/301 من طريق ابن لهيعة، عن سعيد بن أبي هلال، به. وأخرجه الحميدي "293"، ومسلم "39" "1977" و"40"، والنسائي 7/212، وابن ماجه "3149" في الأضاحي: باب من أراد أن يضحي فلا يأخذ في العشر من شعره وأظفاره، والطبراني "565" 23، والبيهقي 9/266، والبخاري "1127" من طريق سفيان بن عيينة، عن عبيد الرحمن بن حميد بن عبيد الرحمن، عن سعيد بن المسيب، به. وأخرجه الطبراني "557" 23، والحاكم 4/220 من طريق أبي سلمة، عن أم سلمة. وانظر الحديث رقم "5886" و"5887" و"5888"

(متن حدیث): اَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا أَقْسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَسَمْتُهَا، فَبَقِيَ مِنْهَا عَتُودٌ، فَذَكَرْتُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ضَحَّ بِهَ أَنْتَ
 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ بکریاں دیں تاکہ میں انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تقسیم کر دوں میں نے انہیں تقسیم کر دیا ان میں سے ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ باقی بچا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم قربان کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَسَمَ الْغَنَمِ الَّذِي وَعَصَفْنَاهُ كَانَ لِلضَّحَايَا الَّتِي ذَكَرْنَاهَا
 اس بات کے بیان کا تذکرہ بکریوں کی وہ تقسیم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے
 یہ اس قربانی کے لیے تھی جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5899 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طُعْمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:
 (متن حدیث): قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ غَنَمًا لِلضَّحَايَا، فَأَعْطَانِي عَتُودًا مِنَ الْمَعَزِ، فَجِئْتُهُ بِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ جَدْعٌ، فَقَالَ: ضَحَّ بِهَ

5898 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي. هو هشام بن عبد الملك، وأبو الخير. هو مرثد بن عبد الله اليزني. وأخرجه أحمد 2/149، والدارمي 2/78، والبخاري "2300" في الوكالة: باب الشريك في القسمة، و "2500" في الشركة: باب قسم الغنم والعدل فيها، و "5555" في الأضاحي: باب أضحية النبي بكبشين أقرنين، ومسلم "15" "1965" في الأضاحي: باب سن الأضحية، والترمذي "1500" في الأضاحي: باب ما جاء في الجذع من الضأن في الأضاحي، والنسائي 7/218 في الضحايا: باب المسنة والجمعة، وابن ماجه "3138" في الأضاحي: باب ما يجزء من الأضاحي، والطبراني "761"/17، والبيهقي 270 9/269، والبخاري "1116" من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود والطيالسي "1002"، وأحمد 4/144 و145 و156، والدارمي 78 2/77، والبخاري "5547" في الأضاحي: باب قسمة الإمام الأضاحي بين الناس، ومسلم "16" "1965"، والترمذي "1500"، والنسائي 7/218، وأبو يعلى "1758"، وابن خزيمة "2916"، والطبراني "945"/17 و"946" و"947"، والبيهقي 9/269 من طريق بعجة بن عبد الله الجهني، عن عقبه بن عامر. وأخرجه الإمام أحمد 4/152، وعبد الرزاق "8153"، والطبراني "954"/17 و"955" من طرق عن سعيد بن المسيب، عن عقبه، وانظر الحديث رقم "5904"

5899 - إسناده حسن، عمارة بن عبد الله بن طعمة: وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن إسحاق وهو محمد بن إسحاق بن يسار فقد روى له الأربعة ومسلم متابعة، وهو صدوق إذا صرح بالتحديث كما في هذا الحديث. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب ويعقوب بن إبراهيم: هو ابن سعد بن إبراهيم الزهري. وأخرجه أحمد 5/194 عن يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2798" في الضحايا: باب ما يجوز من السن في الضحايا، والطبراني "5217" و"5217" و"5218" و"5220"، والبيهقي 9/270 من طرق عن ابن إسحاق، به.

❁❁ حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے درمیان کچھ بکریاں قربانی کے لیے تقسیم کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے چھ ماہ کا بکری کا بچہ مجھے عطا کر دیا میں اسے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو چھ ماہ کا بچہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرلو۔

ذِكْرُ ابَا حَةِ ذَبْحِ الْمَرْءِ نَسِيكَتَهُ بِيَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے قربانی کے جانور کو

اپنے ہاتھ کے ذریعے ذبح کرے

5900 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ

شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ، يُسَمَّى وَيَكْبَرُ، وَلَقَدْ

رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ آنکھوں والے اور سینگوں والے دنبے قربان

کیے آپ نے اللہ کا نام لے کر تکبیر کہی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں ذبح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا ہوا تھا۔

5900 - إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وقد صرح

هشيم بالتحديث عند أحمد وأبي يعلى، فانتفت شبهة تدليس. وهو في "مسند أبي يعلى". "3076" وأخرجه أحمد 3/232،

والنسائي 7/230 في الضحايا: باب تسمية الله عز وجل على الضحية، من طريق هشيم، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي

"1968"، وأحمد 3/115 و183 و222 و255 و272 و279، والدارمي 2/75، والبخاري "5558" في الأضاحي: باب من ذبح

الأضاحي بيده، ومسلم "18" "1966" في الأضاحي: باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل، والنسائي 7/230 باب

في الضحايا: باب وضع الرجل على صفحة الضحية، و231 - 230 باب التكبير عليها، وابن ماجه "3120" في الأضاحي: باب

أضاحي رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن الجارود "909"، وأبو يعلى "3136" و"3247" و"3248" من طرق عن شعبة، به.

وأخرجه الطيالسي "1968"، وعبد الرزاق "8129"، وأحمد 3/170 و211 و214 و258، والبخاري "5564" في الأضاحي:

باب وضع القدم على صفحة الذبيحة، و"5565" باب التكبير عند الذبح، و"7399" في التوحيد: باب السؤال بأسماء الله تعالى،

ومسلم "17" "1966" و"18"، وأبو داود "2794" في الأضاحي: باب ما يستحب من الضحايا، والترمذي "1494" في

الأضاحي: ما جاء في الأضحية بكشين، والنسائي 7/220 باب الكيش و231 باب ذبح الرجل أضحيته بيده، وابن الجارود

"902"، وأبو يعلى "2859" و"2877" و"3118" و"3166" و"3247"، والبيهقي 9/259 و283 و285، والبخاري "1118"

و"1119"، من طرق عن قتادة، به.

ذِكْرُ وَصْفِ ذَبْحِ الْمَرْءِ نَسِيغَتَهُ إِذَا أَرَادَ ذَلِكَ

آدمی کے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے طریقے کا تذکرہ جب وہ اس بات کا ارادہ کرے
5901- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرَجَرَانِيُّ، قَالَ:
 أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْحِي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَكَانَ يُسْمِي
 وَيُكَبِّرُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاصِّعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیاہ آنکھوں والے اور سینگوں والے دو دنبے قربان کیے آپ ﷺ نے اللہ کا نام لے کر تکبیر کہی میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں ذبح کیا اور آپ ﷺ نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ ذَبْحَ الْكَبْشَيْنِ لَيْسَ بَعْدَهُ لَا يَجُوزُ اسْتِعْمَالُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دو دنبوں کو ذبح کرنا یہ کوئی ایسا عمل نہیں ہے اس سے کم پر عمل کرنا جائز ہی نہ ہو
5902- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ
 غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ بِكَبْشٍ أَقْرَنٍ فَيَحْبِلُ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ

فِي سَوَادٍ، وَيَشْرَبُ فِي سَوَادٍ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سینگوں والے دنبے کو قربان کیا جس کے منہ اور آنکھوں کے پاس کی جگہ سیاہ تھی۔

5901- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الصباح الجرجرائي فقد روى له أبو داود وابن ماجه،

وهو صدوق. وانظر الحديث السابق.

5902- إسناده صحيح على شرط مسلم كما قال صاحب "الاقتراح"، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن محمد

وهو ابن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجه "3128" في الأضاحي: باب ما يستحب من الأضاحي، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2796" في الضحايا: باب ما يستحب من الضحايا، والترمذي "1496" في الأضاحي: باب ما يستحب من الأضاحي، والنسائي "7/221" في الضحايا: باب الكبش، والحاكم "4/228"، والبيهقي "9/273"، والبهوي "1120" من طرق عن حفص بن غياث، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث حفص بن غياث. وفي الباب عن عائشة، وسيأتي برقم

"5915"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْبَدْنَ يَجِبُ أَنْ تَنْحَرَ قِيَامًا مَعْقُولَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ قربانی کے اونٹوں کے بارے میں یہ بات لازم ہے

انہیں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کیا جائے

5903 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): زَايْتُ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلِيَّ رَجُلٍ قَدْ آتَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحُرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقِيدَةً، سُنَّةَ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے

اپنے قربانی کے اونٹ کو قربان کرنے کے لیے بٹھا دیا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اسے کھڑا کر کے اور باندھ کے ذبح کرو جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ بِأَنْ يَذْبَحَ الْجَذَعَ مِنَ الضَّانِ فِي نَسِيغَتِهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی قربانی میں بھیڑ کے چھ ماہ کے بچے کو ذبح کرے

5904 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْبَرَ بْنَ الْأَشْعَجِ، حَدَّثَهُ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَذَعَ مِنَ الضَّانِ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قربانی کرتے ہوئے چھ ماہ کی بھیڑ کی بھی

قربانی کی تھی۔

5903 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1713" في الحج: باب نحر الإبل مقيدة، وابن خزيمة

"2893"، والبيهقي "1957" من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/3 و86 و139، والدارمي 2/66،

ومسلم "1320" في الحج: باب نحر البدن، قياماً مقيدة، وأبو داود "1768" في المناسك باب كيف تنحر البدن، وابن خزيمة

"2893"، والبيهقي 5/237 من طرق عن يونس بن عبيد، به.

5904 - إسناده قوى، رجاله رجال الصحيح غير معاذ بن عبد الله الجهني، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، بكير:

هو ابن عبد الله بن الأشجع. وأخرجه النسائي 7/219 في الضحايا: باب المسنة والجذعة، وابن الجارود "905" من طريقين عن

ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "953"/17، والبيهقي 9/270 من طرق بذكر بئر مضر، عن عمرو بن الحارث، به وانظر

الحدیث رقم "5898"

5905 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِي، بِمَنْبَجٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَّارٍ، ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ تَدْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى،

فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ أُضْحِيَّةَ آخِرَى، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: لَا أَجِدُ إِلَّا جَدْعًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ لَمْ تَجِدْ إِلَّا جَدْعًا فَأَذْبَحْهُ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَمْرُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الْأَضْحِيَّةِ أَمْرٌ نَذِبٌ فَصَدَّ بِهِ التَّعْلِيمَ، إِذِ النَّسِيغَةُ لَا يَكُونُ فَضْلُهَا إِلَّا لِمَنْ ذَبَحَهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَمَا كَانَ مِنْهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَفِيهِ الْفَضْلُ لَا فَضْلَ النَّسِيغَةِ، لِأَنَّ الشَّيْءَ إِذَا جُعِلَ لِفَضْلِ الْوَقْتِ ثُمَّ نَدِبَ إِلَيْهِ، لَوْ قَدَّمَهُ الْإِنْسَانُ عَنْ وَقْتِهِ لَمْ يَجِدْ ذَلِكَ الْفَضْلَ الَّذِي وَعَدَ عَلَى ذَلِكَ الْفَضْلِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْوَقْتِ، وَإِنْ لَمْ يَغْدَمْ الْفَضْلَ فِي ذَلِكَ الْفِعْلِ الْمُقَدَّمِ عَنْ وَقْتِهِ، وَنَظِيرُ هَذَا أَنَّ صَلَاةَ الضُّحَى نَدِبَ إِلَيْهَا لَوَقْتِ الضُّحَى، فَلَوْ صَلَّى إِنْسَانٌ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ يُرِيدُ بِهِ صَلَاةَ الضُّحَى لَمْ يُؤْجَرْ عَلَيْهِ أَجْرَ صَلَاةِ الضُّحَى، وَإِنْ كَانَ الْفَضْلُ مُوجُودًا فِي صَلَاتِهِ تِلْكَ

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے عید قربان کے دن ذبح کرنے سے پہلے

اپنا جانور ذبح کر لیا۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ دوسری قربانی کریں۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے تو صرف چھ ماہ کا بچہ ملتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں صرف چھ ماہ کا

بچہ ملتا ہے تو تم اسے ہی ذبح کر دو۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دینا یہ استحباب کے طور پر تھا اور اس کے

ذریعے مراد تعلیم دینا تھا کیونکہ قربانی کی فضیلت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جو شخص نماز عید ادا کرنے کے بعد اسے ذبح کرتا ہے جو

شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے تو اس میں فضیلت تو ہے لیکن قربانی کی فضیلت نہیں ہے کیونکہ جب کسی چیز کو کسی خاص

وقت کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہو اور پھر اسے اس بارے میں مستحب قرار دیا گیا ہو تو اگر آدمی اس مخصوص وقت سے پہلے وہ کام کرنے

تو اسے اس عمل کی وہ فضیلت حاصل نہیں ہوتی جو اس مخصوص وقت میں کرنے کی فضیلت کا وعدہ کیا گیا ہے اگرچہ وقت سے پہلے کیے

جانے والے اس فعل کی فضیلت مطلق طور پر بھی معدوم نہیں ہوتی اس کی مثال یہ ہے چاشت کی نماز کے لیے مستحب یہ قرار دیا گیا ہے

اسے چاشت کے وقت ادا کیا جائے اگر کوئی شخص رات کے وقت چاشت کی نماز کے طور پر کوئی نماز ادا کر لیتا ہے تو اسے چاشت کی

5905 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/483 "في الضحايا: باب النهي عن ذبح الضحية قبل

انصراف الإمام، ومن طريقه أخرجه الشافعي في "السنن المأثورة" 585"، والدرامي 2/80، والبيهقي 9/263. وأخرجه أحمد

3/466، والنسائي 7/224 في الضحايا: باب ذبح الضحية قبل الإمام، من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد. وأخرجه

أحمد 4/45 من طريق محمد بن إسحاق، عن بشير بن يسار، به، وسيرد ضمن حديث البراء برقم "5906" و"5907" و"5908"

و "5910" و "5911"

نماز کا اجر نہیں ملے گا، لیکن اسے وہ نماز پڑھنے کا اجر ملے گا۔

ذِكْرُ لَفْظَةِ جَهْلٍ فِي تَاوِيلِهَا مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

ان الفاظ کا تذکرہ جن کی تاویل سے وہ شخص ناواقف ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

5906 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ

الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ فِي يَوْمِ عِيدٍ: أَوَّلُ مَا نَبَدْنَا يَوْمًا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ، فَقَدْ

أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ تَعَجَّلَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَكِنْ نُجْزِئُ أَوْ تُؤْفَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

✪ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ارشاد فرمایا:

”آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز عید ادا کریں گے پھر ہم قربانی کریں گے جو شخص جیسا کرے گا اس نے سنت کے

مطابق عمل کیا اور جس شخص نے جلدی کر لی تھی تو یہ صرف ایک گوشت ہے جو اس نے اہل خانہ کے لیے تیار کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نماز عید سے پہلے قربانی کر چکے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس تو ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو ایک سال کے بچے سے بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے

تم اس کی جگہ قربان کر لو، لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کافی نہیں ہو

گا۔“

5906 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه الطيالسي "743".

وأحمد 4/303، والبخاري "951" في العيدين: باب سنة العيدين لأهل الإسلام، و"965" باب الخطبة بعد العيد، و"968" باب

التكبير إلى العيد، و"5545" في الأضاحي: باب سنة الأضحية، و"5560" باب الذبح بعد الصلاة، ومسلم "7" "1961" في

الأضاحي: باب وقتها، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/172"، والبيهقي 9/269 و276، والبعثي "1114" من طرق عن

شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/80 من طريق سفيان، والبخاري "976" في العيدين: باب استقبال الإمام الناس في خطبة

العيد، والطحاوي 4/173، والبيهقي 3/311 من طريق محمد بن طلحة، كلاهما عن زبيد، به. وأخرجه البخاري "5556" في

الأضاحي: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لأبي بردة: "ضحّ بالجدع من المعز"، ومسلم "4" "1961"، وأبو داود "2801"

في الضحايا: باب ما يجوز من السنن في الضحايا، والبيهقي 9/269 و277 من طريق مطرف، ومسلم "8" "1961" من طريق

عاصم الأحول، وابن الجارود "908" من طريق داود بن علي، ثلاثهم عن الشعبي، به. وأخرجه أحمد 4/45 عن حجاج وحجين،

عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن البراء، عن خاله أبي بردة أنه... وانظر الحديث رقم "5907" و"5908" و"5910" و"5911".

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ أَمْرٌ تَعْلِيمٌ فِي أَوَّلِ مَا خَرَجَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ إِلَى الصَّحْرَاءِ لِيُعِيدَ بِهِمْ، فَعَلَّمَهُمْ كَيْفَ يَصْحَوْنَ، لَا أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ أَمْرٌ حَتْمٌ وَإِجَابٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، یہ حکم آغاز میں تعلیم دینے کے لیے تھا، جب نبی اکرم ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر کھلے میدان میں تشریف لے گئے تھے تاکہ آپ ﷺ انہیں نماز عید پڑھائیں، تو آپ ﷺ نے انہیں تعلیم دی کہ وہ لوگ کس طرح قربانی کریں گے ایسا نہیں ہے یہ کوئی ایسا حکم تھا جو لازمی اور واجب قرار دینے کے طور پر ہو

5907 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِيهِمْ، بِبَلَدِهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَزَيْدٌ، وَدَاوُدُ، وَابْنُ عَوْنٍ، وَمَجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَهَذَا حَدِيثٌ زَيْدِيٌّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَلَوْ كُنْتُ نَمَّ لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَوْضِعِهَا، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَدْنَا بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَهُ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النَّسْكِ فِي شَيْءٍ، قَالَ: وَذَبَحَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَّارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي ذَبَحْتُ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَا تُجْزِءَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

✽ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسجد کے ستون کے پاس موجود تھے اگر میں اس وقت (مسجد نبوی میں) ہوتا، تو میں تمہیں اس کی جگہ بتاتا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز عید ادا کریں گے پھر ہم واپس جا کر قربانی کریں گے جو شخص ایسا کرے گا وہ ہمارے طریقے پر عمل پیرا ہوگا اور جو شخص اس سے پہلے قربانی کر چکا ہو، تو یہ صرف ایک گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے تیار کیا

5907 - إسناده صحيح على شرط البخاري. عفان: هو ابن مسلم، ومنصور: هو ابن المعتمر، وداود: هو ابن هند، وابن عون: هو عبد الله بن عون بن أربطبان البصري، ومجالد: هو ابن سعيد بن عمير الهمداني. وأخرجه أحمد 282/4/281، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/172، "من طريق عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. ووقع في "المسند": "ليستدرک تصحيحه من هنا. وأخرجه الشافعي في "السنن" 588"، "ومسلم" 5"، "1961"، "والترمذي" 1508، "في الأضاحي: باب ما جاء في الذبيح بعد الصلاة، والنسائي 7/222، في الضحايا: باب ذبيح الضحية قبل الإمام، وأبو يعلى" 1661"، "والبيهقي 9/262، و276 من طرق عن داود بن أبي هند، عن الشعبي، به. وأخرجه البخاري "6673" في الأيمان والنذور: باب إذا حنت ناسياً في الأيمان، من طريق معاذ بن معاذ، ع ابن عون، عن الشعبي، به. وانظر الحديث رقم "5906" و"5908" و"5910" و"5911"

ہے اس کا مذہبی قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیارؓ پہلے ہی جانور ذبح کر چکے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں تو پہلے ہی ذبح کر چکا ہوں اب میرے پاس چھ ماہ کا بچہ ہے جو ایک سال کے بچے سے بہتر ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اس کی جگہ کر لو لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ ذَبْحِ أَبِي بُرْدَةَ الْأَضْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ كَانَ ذَلِكَ عَنِ ابْنِهِ، لَا عَنْ نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابو بردہؓ کا نماز سے پہلے قربانی کو ذبح کر دینا

ان کے بیٹے کی طرف سے تھا ان کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں تھا

5908 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مُوسَى، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنِي فِرَاسٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَّهَ قِبَلَتَنَا، وَصَلَّى صَلَاتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَلَا

يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ، فَقَالَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي نَسَكْتُ عَنِ ابْنِ لِي، قَالَ: ذَلِكَ شَيْءٌ عَجَلْتَهُ

لَا هَلْكَ، قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً، قَالَ: صَحَّ بِهَا عَنْهُ، فَإِنَّهَا خَيْرٌ نُسُكِهِ

✽✽ حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے ہماری نماز کی طرح نماز ادا کرتا ہے ہماری قربانی کی طرح قربانی کرتا ہے وہ

نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کرے تو میرے ماموں حضرت ابو بردہؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں

نے تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے تم نے اپنے اہل

خانہ کے لیے جلدی تیار کر لیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اسے تم اس کی طرف سے قربان کر لو کیونکہ یہ بہترین قربانی ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ لِأَبِي بُرْدَةَ الْأَضْحِيَّةِ قَبْلَ

الصَّلَاةِ، وَنَفَى جَوَازَ مِثْلِهِ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ إِلَّا فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي أَمَرَ بِهِ، وَإِنْ

كَانَ الْقَصْدُ فِيهِ النَّدْبَ وَالْإِرْشَادَ

5908 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري.

وأخرجه مسلم "6" "1961"، والنسائي 7/222 من طريقين عن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5563" في

الأضاحي: باب من ذبح قبل الصلاة أعاد، والبيهقي 9/276 من طريق أبي عوانة، عن فراس، به وانظر الحديث رقم "5906"

و "5907" و "5910" و "5911"

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے نماز سے پہلے قربانی کو جائز قرار دیا تھا اور ان کے بعد کسی کے لیے اس کی مثل کے جائز ہونے کی نفی کی تھی ماسوائے اس مقام کے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے حکم دیا تھا اگرچہ اس میں آپ ﷺ کا مقصد نب اور استحباب تھا

5909 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ،

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،
(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُجْزِئُ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ أَنْ يَذْبَحَ حَتَّى يُصَلِّيَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے نماز عید ادا کرنے سے پہلے جانور ذبح کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا کہ وہ نماز ادا کرنے سے پہلے جانور ذبح کرے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5910 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصُّنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا، وَنَسَكَ نُسْكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النَّسْكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَبَلَكَ شَاةُ لَحْمٍ، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْأَكْلِ وَشَرْبِ، فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطَعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ، قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ، فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، تُجْزِئُ عَنكَ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

5909 - إسنادہ علی شرط مسلم . وهو فی "مسند ابی یعلیٰ . 1779" " وأخرجه أحمد 3/364، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/172 " من طریقین عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وذكره الهیثمی فی "المجمع 4/14 " وقال : رواه أحمد وأبو یعلیٰ، ورجالہما رجال الصحیح .

5910 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . أبو الأحوص : هو سلام بن سلیم، ومنصور : هو ابن المعتمر . وأخرجه مسلم "7" " فی الأضاحی : باب وقتها، والنسائی 7/223 فی الضحایا : باب ذبح الضحیة قبل الإمام، عن قتیبة بن سعید، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاری "983" فی العیدین : باب کلام الإمام والناس فی خطبة العید، ومسلم "7" " "1916"، وأبو داود "2800" فی الضحایا : باب ما یجوز من السن فی الضحایا، والبیہقی 3/283 و311 و276/9 من طرق عن ابی الأحوص، به . وأخرجه الدارمی 2/80، والبخاری "955" باب الأکل یوم النحر، ومسلم "7" "1961"، والبیہقی 3/283 و284 من طریقین عن منصور، به . وانظر الحدیث رقم "5901" و"5906" و"5907" و"5908"

✽✽ حضرت براء بن العازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی اور ہمارے طریقے کے ذریعے قربانی کرنا چاہتا ہے وہ قربانی کر لے گا اور جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تھا تو وہ صرف گوشت ہے۔ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو نماز کیلئے نکلنے سے پہلے ہی جانور قربان کر لیا تھا میرا یہ خیال تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے اس لیے میں نے جلدی کی اور اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کے لیے کھانا تیار کروا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ صرف گوشت ہے انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو گوشت کے اعتبار سے ایک سال کے جانور سے بہتر ہے تو کیا یہ میری طرف سے جائز ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ تمہاری طرف سے جائز ہو جائے گا لیکن تمہارے بعد کسی کی طرف سے جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ إِنَّمَا خُصَّ لِحَوَازِ أَضْحِيَّتِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ،

مَعَ الْأَمْرِ بِإِعَادَةِ الْأَضْحِيَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثَانِيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نماز سے پہلے قربانی کا جائز ہونا صرف حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اور انہیں اس بات کا حکم بھی دیا گیا تھا کہ وہ نماز کے بعد دوسری قربانی بھی کریں

5911 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ وَهَبًا السَّوَامِيَّ يُحَدِّثُ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): أَنَّ خَالِيَّ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاتِكَ شَاةٌ لَحْمٍ، وَكَيْسَ مِنَ النَّسْكِ فِي شَيْءٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَعِنْدِي عَنَاقٌ جَدْعَةٌ، هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْنَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوْفِي عَنَكَ، وَلَا تُوْفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

✽✽ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے سے پہلے ہی جانور ذبح کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت والی بکری ہے اس کا قربانی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو ایک سال کے جانور سے بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری طرف سے کافی ہوگا لیکن تمہارے بعد کسی کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔

5911 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عبد العقدي: هو عبد الملك بن عمرو القيسي، وأخرجه، ومسلم

"9" "1961" عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وإخرجه وأخرجه البخاري "5557" في الأضاحي: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم، لأبي بردة: "ضع بالجدع من المعز"، ومسلم "9" "1961"، والبيهقي 9/277 من طرق عن شعبة، به وانظر الحديث.

رقم "5906" و"5907" و"5908" و"5910"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ أَمَرَ بِهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَيْضًا غَيْرِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم جو نبی اکرم ﷺ نے دیا تھا یہ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

کے علاوہ بھی کسی کو دیا تھا

5912 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ أَشَقْرِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّهُ ذَبَحَ أَضْحِيَّةً قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ يَوْمَ الْأَضْحَى وَأَنَّهُ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ أَضْحِيَّةً أُخْرَى

✽✽ حضرت عویمیر بن اشقر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے جانور قربان کر لیا

پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دوسری مرتبہ قربانی کریں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْأَمْرَ بِهْ غَيْرِ هَٰذَيْنِ أَيْضًا فِي أَوَّلِ ابْتِدَاءِ

إِنْشَاءِ الْعِيدِ، حَيْثُ جَهِلُوا كَيْفِيَّةَ الْأَضْحِيَّةِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم ان دو حضرات کے علاوہ بھی دیا گیا ہے جو عید کے آغاز میں

پیش آیا تھا جب لوگ اس موقع پر قربانی کی کیفیت سے ناواقف تھے

5913 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْجُنَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ،

5912 - رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملہ، فمن رجال مسلم، عویمیر بن اشقر، أنصاری بدری، روى عن النبي صلى

الله عليه وسلم، وما ذكر عن ابن معين أن عَبَادًا لم يَسْمَعْ منه، فقد رده ابن عبد البر كما سيأتي، وقد روى له ابن ماجه . يحيى بن

سعيد هو الأنصار . وأخرجه مالك 2/484 في الضحايا :باب النهى عن ذبح الضحية قبل انصرف الإمام، ومن طريقه البيهقي

9/236، وابن الأثير في "أسد الغابة 4/318"، وأخرجه أحمد 3/454 و4/341، والمزني في "تهذيب الكمال" في ترجمة عویمير،

من طريق يزيد بن هارون، وابن ماجه "3153" في الأضاحي :باب النهى عن ذبح الأضحية قبل الصلاة .

5913 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . الجنیدی . هو : محمد بن عبد الله بن جنید، أبو عوانة . هو الواضح بن عبد

الله الشكري . وأخرجه البخاری "5500" في الذبائح والصيد :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم، قبل الإمام، عن قتيبة بن سعد،

بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "936"، والحميدي "775"، وأحمد 4/312 و313، والبخاری "985" في العيدين :باب كلام

الإمام والناس في خطبة العيد، و "5562" في الأضاحي :باب من ذبح قبل الصلاة أعاد، و "6674" في الأيمان والنذور :باب إذا

حنت ناسياً في الأيمان، و "7400" في التوحيد :باب السؤال بأسماء الله تعالى، ومسلم "1960" في الأضاحي :باب وقتها، وابن

ماجه "3152" في الأضاحي :باب النهى عن ذبح الأضحية قبل الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/173"،

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): صَحَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا نَاسٌ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَيَّ اسْمِ اللَّهِ

❀❀ حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قربانی کی کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے اپنے جانور قربان کر لیے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ کیا کہ وہ لوگ نماز سے پہلے ہی جانور ذبح کر چکے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تھا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تھا یہاں تک کہ ہم نے نماز ادا کر لی تو اب وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْأَضْحِيَّةَ وَالْأَمْرَ بِهَا لَيْسَ بِوَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قربانی اور اس کے بارے میں

حکم دینا واجب نہیں ہے

5914 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

أَيُّوبَ، عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالِ الصَّدْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو،
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَيْحَةَ أُتَيْ، أَفَأَضْحِي بِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ، وَتَقْلَمُ أَظْفَارَكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، وَتَقْصُ شَارِبَكَ، فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ

❀❀ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے قربانی کے دن کو عید قرار دوں اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے (عید قرار دیا ہے) ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی کیا رائے ہے اگر مجھے قربانی کرنے کے لیے صرف مونٹ جانور ملتا ہے تو کیا میں اس کی قربانی کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں تم اپنے بال کاٹ لو، ناخن کاٹ لو، زیر ناف بال صاف کر لو، اپنی مونچھیں چھوٹی کر لو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

5914 - إسنادہ صحيح عيسى بن هلال الصدفي: وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم غير يزيد

وهو ابن خالد بن يزيد بن موهب فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه النسائي 7/212 213 في الضحايا: باب من لم يجد الأضحية، والدارقطني 4/282، والحاكم 4/223، والبيهقي 9/263 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/169، وأبو داود "2789" في لأضاحي: باب ما جاء في إيجاب الأضاحي، من طريق أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، به. وأخرجه الدارقطني 4/282، والحاكم 4/223، والبيهقي 9/263 من طريقين عن عياش بن عباس، به.

میں تمہاری قربانی شمار ہوں گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ اسْتِعْمَالُهَا لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، قربانی کرنا فرض نہیں ہے

5915 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قَسِيطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ،
وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، فَأَتَى بِهِ لِيُضْحِيَ بِهِ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّي الْمُدِيَّةَ، ثُمَّ قَالَ: حُدِيهَا
بِحَجَرٍ، فَفَعَلْتُ، فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ، فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ، مِنْ مُحَمَّدٍ،
وَأَلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحَى بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک سینگوں والا مینڈھا لایا گیا جس کے پاؤں، آنکھوں اور پیٹھ کے قریب سیاہ نشان تھا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تاکہ اسے قربان کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! چھری پکڑاؤ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پتھر پر تیز کر لو میں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس چھری کو لیا اس مینڈھے کو پکڑا اسے لٹایا اور ذبح کر دیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے محمد، محمد کے گھر والوں اور محمد کی امت کی طرف سے (اسے قربان کر رہا ہوں)“
پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے قربان کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ اسْتِعْمَالُهَا غَيْرُ فَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، قربانی کرنا فرض نہیں ہے

5916 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَرْعَيْانِي، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ

الْبُحْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5915 - إسنادہ قوی علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملة و ابی صخر وهو حمید بن زیاد الخراط فمن

رجال مسلم، والثانی: صدوق. ابن قسیط: هو یزید بن عبد اللہ بن قسیط. وأخرجه البیهقی 9/272 عن محمد بن الحسن بن قتیبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/78، ومسلم "1967" فی الأضاحی: باب استحباب الضحیة وذبحها مباشرة بلا توكیل، وأبو داود "2792" فی الضحایا: باب ما يستحب من الضحایا، والبیهقی 9/267 و 286 من طریقین عن ابن وهب، به. وانظر "5902".

(متن حدیث): إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُصَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَطْفَارِهِ
توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: وَهَمَّ فِيهِ مَالِكٌ، حَيْثُ قَالَ: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، وَأَنَّمَا هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ
عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ، وَأَخُوهُ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ لَمْ يَدْرِكْهُ مَالِكٌ، وَهُوَ تَابِعِيُّ، رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ
سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جب کوئی شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اسے اپنے بال اور ناخن نہیں کاٹنے
چاہئیں۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس روایت میں امام مالک کو وہم ہوا انہوں نے یہ کہا کہ یہ روایت عمرو بن مسلم سے
منقول ہے حالانکہ راوی کا نام عمر بن مسلم بن عمار بن اکیمہ ہے اس کے بھائی کا نام عمرو بن مسلم ہے، لیکن امام مالک نے اس کا زامہ
نہیں پایا عمرو بن مسلم تابعی ہیں جن کے حوالے سے زہری نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْفِعْلِ إِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ لِمَنْ عِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ ذَبْحَهَا، وَاهْلًا

عَلَيْهِ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَهِيَ عِنْدَهُ دُونَ مَنِ اشْتَرَاهَا بَعْدَ هِلَالِهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے منع اس شخص کو کیا گیا ہے

جس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو اور اسے ذبح بھی کرنا چاہتا ہو اور جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے اور وہ قربانی کا
جانور اس کے پاس موجود ہو یہ نہیں کہ اس نے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اسے خریدنا ہو

5917 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:

5916 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر عمرو بن مسلم، ويقال: عمرو بن مسلم، ومیاتی
کذلک عند المصنف برقم "5918" فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "41" "1977" فی الأضاحی: باب نہی من دخل علیہ عشر
ذی الحجۃ وهو مرید التضحۃ أن یأخذ من شعره أو أظفاره شیئا، وابن ماجہ "315" فی الأضاحی: باب من أراد أن یضحی فلا یأخذ
فی العشر من شعره وأظفاره، من طریقین عن یحیی بن کثیر العنبری، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/311، ومسلم "1977"
"41"، والترمذی "1523" فی الأضاحی: باب ترک أخذ الشعر لمن أراد أن یضحی، والنسائی 7/211 فی الضحایا فی
فاتحته، وابن ماجہ "315"، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/181"، والطبرانی "564"/23، والحاکم 4/220 من طرق عن
شعبہ، به. وأخرجه الطحاوی 4/182، والطبرانی "562"/23 من طرق عن مالک بن وهب، به وانظر الحدیث رقم "5897"
والحدیثین الآتیین.

5917 - إسنادہ حسن، رجالہ ثقات رجال مسلم غیر محمد بن عمرو وهو ابن علقمہ اللخثی فقد روى له البخاری مقروناً،
ومسلم متابعه، وهو صدوق، وقد توبع. وأخرجه مسلم "42" "1977" فی الأضاحی: باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ
وهو مرید التضحۃ أن یأخذ من شعره أو أظفاره شیئا، وأبو داود "2791" فی الضحایا: باب الأضاحی أن یأخذ من شعره أو أظفاره
شیئا، وأبو داود "2791" فی الأضاحی عن المیت، عن عبید اللہ بن معاذ، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانی "925"/23 من طریق
ابن أبی عدی، عن محمد بن عمرو، عن عمرو بن مسلم، به. وانظر الحدیث رقم "5897" و"5916" و"5918".

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ ذَبْحٌ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أَهْلَ هِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ، وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يُضَيَّحِيَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص نے قربانی کرنی ہو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آجائے تو وہ شخص اپنے بال نہ کاٹے اور اپنے ناخن نہ کاٹے جب تک قربانی نہیں کر لیتا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالشَّرْطِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس شرط کی صراحت کرتی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

5918 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا فِي الْحَمَامِ قُبَيْلِ الْأَضْحَى، فَإِذَا أَنَا قَدْ أَطَلُّوا، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ فِي الْحَمَامِ: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَكْرَهُ هَذَا وَيَنْهَى عَنْهُ، قَالَ: فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ابْنُ أَخِي، إِنَّ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ، حَدَّثَنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَ أَحَدِكُمْ ذَبْحٌ يُرِيدُ أَنْ يَذْبَحَهُ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ

عمر بن مسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عید الاضحیٰ سے کچھ عرصہ پہلے حمام میں موجود تھے وہاں کچھ لوگوں نے بال صاف کرنے کی تیاری کی تو حمام میں موجود ایک شخص نے کہا: سعید بن مسیب نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے اور وہ اس سے منع کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میری ملاقات سعید بن مسیب سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے اس حدیث کو بھلا دیا گیا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب (ذوالحجہ کا پہلا) عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے قربان کرنے کا اس کا ارادہ ہو تو اسے (قربانی کرنے تک) اپنے بال اور ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔“

5918 - إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله. عبدة بن سليمان: هو الكلابي. وأخرجه مسلم "42" "1977"، والبيهقي 9/266

من طريقين عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وعمر بن مسلم: هو عمرو بن مسلم. وانظر الحديث رقم "5897" و"5916" و

"5917".

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُضْحِيَ الْمَرْءُ بَارَبَعَةَ أَنْوَاعٍ مِنَ الضَّحَايَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی چار قسم کے جانوروں میں سے (کسی ایک قسم کی) قربانی کرے
5919. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشَقِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،
(متن حدیث): أَنَّهُ ذَكَرَ الْأَضَاحِيَّ فَقَالَ: أَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرَ مِنْ
يَدِهِ فَقَالَ: أَرْبَعٌ لَا يُضْحِي (ص: 241) بِهِنَّ: الْعَوْرَاءُ الْأَيْسَنُ عَوْرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْتُ مَرُضُهَا، وَالْعُرْجَاءُ الْبَيْتُ
ظَلْعُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي فَقَالُوا لِلْبَرَاءِ: فَإِنَّمَا نَكَرَهُ النَّقْصُ فِي السِّنِّ وَالْأُذُنِ، وَالذَّنْبِ، قَالَ: فَاتَّكَّرَ هُوَ
مَا شِئْتُمْ وَلَا تَحْرِمُوا عَلَيَّ النَّاسِ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے قربانی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا ویسے میرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے مقابلے میں چھوٹا
ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے جانوروں کی قربانی نہیں کی جاسکتی ایسا کاٹنا جانور جس کا کاٹنا پین واضح ہو، ایسا بیمار
جانور جس کی بیماری نمایاں ہو، ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پین واضح ہو اور اتنا کمزور جانور جس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو۔
لوگوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ہم تو ایسے جانور کو بھی ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں جس کے دانتوں یا کان یا دم
میں کوئی نقص ہو تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جسے چاہو ناپسند سمجھو، لیکن لوگوں کے لیے اسے حرام قرار نہ دو۔

5920. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَيْدِيُّ،

5919- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن عبد الرحمن وهو ابن عيسى البصري وعبيد بن فيروز، فقد
روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه النسائي 7/215 216 في
الضحايا: باب العجفاء، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/168 "من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير، كلاهما عن ليث بن
سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1497" في الأضاحي: باب ما لا يجوز من الأضاحي، والبيهقي 9/274 من طريق يزيد بن
أبي حبيب، والطحاوي 4/168 من طريق بن لهيعة، كلاهما عن سليمان بن عبد الرحمن، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن
صحيح، لا نعرفه إلا من حديث عبيد بن فيروز عن البراء، والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم.

5920- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حجية بن عدى، فقد روى له الترمذي، وروى عنه جمع، وهو من كبار
أصحاب علي، ووثقه المؤلف والمجلى. وأخرجه أحمد 1/125، وأبو يعلى "333"، والطحاوي 4/169، وابن خزيمة "1914"،
والبيهقي 9/275 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "160"، وأحمد 1/95 و105 و125، والدارمي
2/77، والنسائي 7/217 في الضحايا: باب الشرفاء وهي مشقوقة الأذن، وابن ماجه "3143" في الأضاحي: باب ما يكره من أن
يضحي به، والطحاوي 4/170، وابن خزيمة "2914" و"2915"، والحاكم 1/468 و1/224 و225 و225، والبيهقي 9/275
من طرق عن سلمة بن كهيل، به. وأخرجه باطول مما هنا أحمد 1/80 و108 و149، والدارمي 2/77، وأبو داود "2804" في
الأضاحي: باب ما يكره من الأضاحي، والنسائي 7/216 في الضحايا: باب المقابلة وهي ما قطع طرف أذنها، و 216 217 باب
المدابرة وهي الشرفاء وهي مشقوقة الأذن، وابن ماجه "3142"، وابن الجارود "906"، والطحاوي 4/169، والحاكم 4/224،
والبيهقي 9/275، والبعوى "1121" من طرق عن أبي إسحاق.

قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ حُجَيْبَةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: (متن حدیث): أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ

✽✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے: ہم (قربانی کے جانوروں کی) آنکھوں اور کانوں کا جائزہ لے لیں۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي إِذَا كَانَتْ فِي الْأَضْحِيَّةِ لَا يَجُوزُ أَنْ يُصَحَّحَ بِهَا

ان خصال کا تذکرہ جو کسی جانور میں موجود ہوں، تو اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی

5921 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، (ص: 244) عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (متن حدیث): لَا يَجُوزُ مِنَ الضَّحَايَا أَرْبَعٌ: الْعَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرَهَا، وَالْعُرْجَاءُ الْبَيْنُ عَرَجُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تَنْقَى (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُرْوَى هَذَا الْخَبْرُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ، وَأَخْطَأَ فِيهِ، لِأَنَّهُ أَسْقَطَ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنَ الْإِسْنَادِ

✽✽ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”چار طرح کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے ایسا کاناجس کا کاناپن واضح ہو، ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور ایسا کمزور جانور جس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت امام مالک کے حوالے سے عمرو بن حارث سے نقل کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے غلطی کی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی سند میں سلیمان بن عبد الرحمن کا ذکر نہیں کیا۔)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ مِنَ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے:

5921- إسناده صحيح . سليمان بن عبد الرحمن وعبيد بن فيروز : روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان، وباقي رجاله رجال مسلم. وأخرجه النسائي 7/215 216 في الضحايا : باب العجفاء، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/168" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "5919" و"5922" أخرجه مالك 2/482 في الضحايا : باب ما يهني عنه من الضحايا، ومن طريقه الدارمي 2/76، والطحاوي 168، والبيهقي 273/274 9، والبقوي "1123" عن عمرو بن الحارث، عن عبيد بن فيروز، عن البراء .

عبید بن فیروز نامی راوی نے حضرت براءؓ سے یہ روایت نہیں سنی ہے

5922 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُفْمَانَ الْعِجْلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبِيدِ بْنِ فَيْرُوزَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضْحِيَّةِ؟ فَقَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضْحَى: الْعَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرَهَا، وَالْعَرَجَاءُ الْبَيْنُ عَرَجُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقِي

❁❁ عبید بن فیروز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ کون سے

جانوروں کی قربانی کو ناپسند سمجھتے تھے تو انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”چار طرح کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے ایسا کہ جس کا کانا پن واضح ہو اور ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو،

ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور ایسا جانور جس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہو اور اس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھایا جائے

5923 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

الَلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ

5922- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الطيالسي "749"، وأحمد 4/284 و289، والدارمي 77/276، وأبو

داود "2802" في الضحايا: باب ما يكره من الضحايا، والترمذي "1497" في الأضاحي: باب ما لا يجوز من الأضاحي والنسائي

7/214 و215 في الضحايا: باب ما نهى عنه من الأضاحي العوراء، و 215 باب العرجاء، وابن ماجه "3144" في الأضاحي: باب

ما يكره أن يضحي به، وابن الجارود "907"، وابن خزيمة "2912"، والطحاوي 4/168، والحاكم 468/1 و467، والبيهقي

5/242 و9/274 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح ولم يخرجاه لقله روايات سليمان بن عبد

الرحمن، وقد أظهر علي ابن المديني فضائله واتفقانه، ولهذا الحديث شواهد متفرقة بأسانيد صحيحة ولم يخرجها. وانظر الحديث

5923- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد وهو ابن خالد بن يزيد بن موهب فقد روى له أصحاب

السنن، وهو ثقة. وأخرجه مسلم "26" "1970" في الأضاحي: باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي، والترمذي

"1509" في الأضاحي: باب ما جاء في كراهية أكل الأضحية فوق ثلاث أيام، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/184"

والحازمي في "الاعتبار" ص 154 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "26" "1970" من طريق الضحاك بن

مخلد، عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/9 و34، والبخاري "5574" في الأضاحي: باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها،

ومسلم "27" "1970"، والنسائي 7/232 في الضحايا: باب النهي عن الأكل من لحوم الأضاحي بعد ثلاث وعن إمساکه،

والطحاوي 4/184، والبيهقي 9/290 من طريق الزهري، عن سالم، عن ابن عمر. وانظر الحديث الآتي.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔
 ”کوئی بھی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ہرگز نہ کھائے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5924 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی شخص اپنی قربانی (کا گوشت) تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔“

ذِكْرُ أَمْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا

بَعْدَ ثَلَاثِ نَسَخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ نَهْيِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دن گزرنے کے بعد بھی قربانی کا گوشت کھانے کی ہدایت کرنے کا تذکرہ

اور یہ اس چیز کو منسوخ کر دے گا جو اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں ممانعت (موجود تھی)

5925 - أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ

ذَلِكَ: كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا

5924 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو الحنظلي المعروف بابن راهويه. وأخرجه أحمد 2/36

37 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/16 و81، والدارمي 2/78، ومسلم "26" "1970" من طرق عن ابن جريج، به. وانظر الحديث السابق.

5925 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري

مقروناً وهو في "الموطأ" 2/484 "في الضحايا: باب ادخار لحوم الأضاحي، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/388، ومسلم "1972" "29" في الأضاحي: باب ادخار لحوم الأضاحي، والنسائي 7/233 في الأضاحي: باب الإذن في ذلك، والطحاوي 4/186، والبيهقي 290/291، والبقوي "1133" وأخرجه أحمد 3/386 من طريق زهير، والطحاوي 4/186 من طريق عمرو بن الحارث وخالد بن يزيد، والطيالسي "1740" عن حرب، أربعتهم عن أبي الزبير عن جابر.

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے نبی اکرم ﷺ نے تین دن لے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (قربانی کے گوشت کو) کھاؤ بھی زادراہ کے طور پر بھی استعمال کرو، اور ذخیرہ بھی کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِالْحُومِ الْأَضْحِيَّةِ بَعْدَ ثَلَاثِ
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، تین دن کے بعد بھی

قربانی کے گوشت سے نفع حاصل کرنا مباح ہے

5926. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ

بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ رَخَّصَ أَنْ نَأْكُلَ وَنَدَّخِرَ، فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانَ أَخُو أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ مِنْ قَدِيدِ الْأَضْحَى، فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ فِيهِ بَعْدَكَ أَمْرٌ، كَانَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْبِسَهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ رَخَّصَ أَنْ نَأْكُلَ وَنَدَّخِرَ (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: زَيْنَبُ هِيَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا تھا، پھر آپ ﷺ نے رخصت دی کہ ہم اسے کھا بھی سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔

اسی دوران حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا تھا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے آپ کے بعد اس بارے میں نیا حکم جاری کر دیا ہے۔ پہلے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا تھا کہ ہم تین دن سے زیادہ اسے رکھیں پھر آپ ﷺ نے رخصت دی کہ ہم اسے کھا بھی سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔

5926-إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن اسحاق وزينب بنت كعب، فروى لهما أصحاب السنن.

وزينب هذه: هي زوجة أبي سعيد الخدري، مختلف في صحبتها، روى عنها بن اسحاق وسليمان بن محمد ابنا كعب بن عجرة. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويحيى بن سعيد. هو: القطان. وهو في "مسند أبي يعلى 997" " وأخرجه أحمد 3/23، والنسائي 7/234 في الضحايا: باب الأذن في ذلك، من طريق يحيى، بهذا الإسناد وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/186 " 187 من طريق أنس "وقد تحرف إلى أنس "بن عياض، عن سعد بن إسحاق، به. وأخرجه البخاري "3997" في المغازي: باب 12، و "5568" في الأضاحي: باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي، وما يتزود منه، والنسائي 7/233، والبيهقي 9/292 من طريق عبد الله بن خباب. وأخرجه مالك 2/186 من طريق زبيد، كلاهما عن أبي سعيد الخدري، بنحوه. وأخرجه أحمد 3/57 و63 و66، والنسائي 7/236 باب الادخار من الأضاحي، والطحاوي 4/186 من طريق عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زینب نامی راوی خاتون حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔

ذَكَرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحِيَّةِ بَعْدَ ثَلَاثِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا

5927. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: دَفَّتْ

نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْجِرُوا الثَّلَاثَ، وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ، قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ، وَيَحْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَّكَ، وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ

ثَلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ، فَكُلُوا

وَتَصَدَّقُوا وَادْجِرُوا

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الدَّافَةُ الْجَمَاعَةُ يَقْدُمُونَ مُجَلِّدِينَ فِي السُّؤَالِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا

تھا۔

5927- وهو فى "الموطأ" 2/484 " 485 فى الضحايا: باب ادخار لحوم الاضاحى، ومن طريقه أخرجه مسلم "1971" فى

الاضاحى: باب بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحى، والبيهقى 9/293، والحازمى فى "الاعتبار" ص. 155 وأخرجه من

طريقه أيضاً دون قول عبد الله بن واقد: أحمد 6/51، وأبو داود "2812" فى الاضاحى: باب فى حبس لحوم الاضاحى،

والطحاوى 4/188، وأخرجه الدارمى 2/79 من طريق محمد بن اسحاق، حدثنى عبد الله بن ابي بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه

البخارى "5570" فى الاضاحى: باب ما يؤكل من لحوم الاضاحى وما يتزود منها، والطحاوى 4/189، والبيهقى 9/293 من

طريق يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة قالت: التضحية كنا نملح منه، فنقدم به إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة، فقال:

"لا تأكلوا إلا ثلاثة أيام"، وليست بعزيمة، ولكن أراد أن نطعم منه، والله أعلم. وأخرجه أحمد 187 6/127، والبخارى "5423"

فى الأضحية: باب ما كان السلف يدخرون فى بيوتهم، و "5438" باب القديد، و "6687" فى الأيمان والنذور: باب إذا حلف أن لا

يأتدم فأكل تمرأ ببخيز، والنسائى 7/235 و236، والبيهقى 9/292، والبيهقى "1134" من طريق عبد الرحمن بن عباس.

وأخرجه الترمذى "1511" فى الاضاحى: باب ما جاء فى الرخصة فى أكلها بعد ثلاث، والطحاوى 4/188 من طريق ابي اسحاق،

عن عباس بن ربيعة قال: قلت لأم المؤمنين: أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن لحوم الاضاحى؟ قالت: لا، ولكن قل

عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے کیا تو انہوں نے بتایا میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں عید الاضحیٰ کے موقع پر دیہات کے رہنے والے کچھ لوگ آگئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے (یعنی قربانی کے گوشت کو) صرف تین دن تک ذخیرہ کر سکتے ہو باقی رہ جانے والے کو تم صدقہ کرو۔

عمرہ نامی راوی خاتون بیان کریں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ (ﷺ)! پہلے لوگ اپنے قربانی کے جو دروں سے نفع حاصل کیا کرتے تھے وہ ان کی چربی سنبھال کر رکھ لیا کرتے تھے اور ان کے (چمروں کے ذریعے) مشکیزے بنا دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کر دیا تھا (اس لیے لوگ اب ایسا نہیں کرتے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ان (غریب لوگوں) کی آمد کی وجہ سے منع کیا تھا جو تمہارے ہاں آگئے تھے اب تم اسے کھاؤ بھی اور صدقہ بھی کرو اور ذخیرہ بھی کرو۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ دافہ کا مطلب وہ جماعت ہے جو مانگنے کے لیے آئے تھے۔)

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يُصْرَحُ بِالِانْتِفَاعِ بِلُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ
اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے تین دن کے بعد بھی
قربانی کے گوشت سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے

5928 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمَشْتَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ،

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: فَشَكَوُوا إِلَيْهِ أَنْ لَهُمْ عِيَالًا وَحَدَمًا، فَقَالَ: كُلُوا وَأَطْعَمُوا، وَاحْبِسُوا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ تم تین دن سے زیادہ اپنے قربانی کا گوشت نہ کھاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ ان کے بال بچے اور خدمت گزار ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھاؤ بھی دوسروں کو بھی کھلاؤ اور سنبھال کر بھی رکھو۔

5928 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . وهب بن بقیة وأبو نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة روى لهما مسلم، وباقی

رجالہ رجال الشیخین . خالد : هو ابن عبد الله الطحان الواسطي، والجريري : هو سعيد بن ياس، وروی الشیخان للجريري من رواية خالد بن عبد الله الواسطي . وهو في "مسند أبي يعلى" 1078" " وأخرجه أحمد 3/85، ومسلم "1973" فی الأضاحي : باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث وبيان نسخه، والحاكم 4/232، والبيهقي 9/292 من طرق عن الجريري، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وقد تقدم هذا الحديث برقم "5926"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُضْحِيِّ أَنْ يَدْخِرَ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ بَعْدَ أَكْلِهِ، وَإِطْعَامِهِ مِنْهَا

قربانی کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ قربانی کا گوشت

کھانے اور دوسرے کو کھلانے کے بعد اسے ذخیرہ بھی کر سکتا ہے

5929 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ

بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَضْحَى: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحُ بَعْدَ

ثَالِثَةٍ فِي بَيْتِهِ شَيْءٌ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ يَوْمَ الْأَضْحَى قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَفَعَلُ فِي هَذَا كَمَا

فَعَلْنَا فِي الْعَامِ الْمَاضِي؟ قَالَ: لَا، كَانَ النَّاسُ يَجْهَدُ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا، كُلُوا وَأَطْعَمُوا، وَأَذْخَرُوا

✽✽ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ارشاد فرمایا تم میں سے جس شخص نے

قربانی کر لی ہے وہ تین دن کے بعد اپنی قربانی کا گوشت اپنے گھر میں نہ رکھے جب اگلا سال آیا تو عید الاضحیٰ کے موقع پر لوگوں نے

عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم اس مرتبہ بھی ایسا ہی کریں، جس طرح ہم نے گزشتہ سال کیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی

نہیں پہلے لوگوں کو فاقہ لاحق تھا اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگ اس بارے میں ان کی مدد کرو اب تم اسے کھاؤ بھی اور دوسروں کو بھی

کھاؤ اور ذخیرہ بھی کرو۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْقَدِيدِ مِنْ لَحْمِ أَضْحِيَّتِهِ لِسَفَرِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قربانی کے گوشت میں سے

اپنے سفر کے لیے خشک گوشت تیار کر لے

5930 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، (ص: 254) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَكَلْنَا الْقَدِيدَ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خشک کیا ہوا گوشت مدینہ منورہ تک کھایا تھا (یعنی

5929 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو حنيفة: زهير بن حرب . وأخرجه البخاري "5569" في الأضاحي : باب ما

يؤكل من لحوم الأضاحي، ومسلم "1974" في الأضاحي : باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/292

من طريق أبي عاصم الضحاك ابن مخلد، بهذا الإسناد.

5930 - رجاله ثقات غير مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، فقد روى له الترمذی والنسائي، وهو ثقة . والحسين بن واقد:

قد توبع . وأخرجه أحمد 3/327 عن زيد بن الحباب، عن حسين بن واقد، بهذا الإسناد . وانظر الحديث الآتي.

ہم نے قربانی کا گوشت سنبھال کر زادراہ کے طور پر رکھا تھا)

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمَصْرِيَّ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقَدِيدَ الَّذِي
وَصَفَّنَاهُ كَانَ مِنْ لَحْمِ الْأُضْحِيَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ درست ہے

اور وہ قدید (یعنی خشک گوشت) جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ قربانی کے جانور کا گوشت تھا

5931. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَزَوَّدُ لَحْمَ الْأُضْحِيِّ إِلَى الْمَدِينَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کے گوشت کو زادراہ کے طور پر رکھا تھا اور یہینہ منورہ تک اسے استعمال کرتے رہے تھے)

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِالْقَدِيدِ مِنْ لُحُومِ الضَّحَايَا فِي الْأَسْفَارِ
سفر کے دوران قربانی کے گوشت میں سے قدید (یعنی خشک گوشت کی شکل میں)
سے نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5932. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُوْبَانُ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَضْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الْأُضْحِيَّةِ، فَأَضْلَحْتُهُ، فَلَمْ

5931- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقبة بن مكرم وهو ابن أبلح العمى فمن رجال

مسلم. غندر: لقب محمد بن جعفر، وأخرجه الدارمي 2/80 عن سعيد بن الربيع، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1266"، وأحمد 3/309، والبخاري "2980" في الجهاد: باب حمل الزاد في الغزو، و"5424" في الأضحية: باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره، و"5567" في الأضاحي: باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها، ومسلم "32" "1972" = في الأضاحي: باب ادخار لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/291 من طريق سفيان ابن عيينة، عن عمرو بن جناب، به. وأخرجه أحمد 3/317 و378، والبخاري "1719" في الحج: باب ما يؤكل من البدن وما يتصدق، ومسلم "30" "1972" و"31"، والطحاوي 4/186، والبيهقي 9/291، والحازمي في "الاعتبار" ص 155 من طرق عن عطاء، به. وانظر الحديث رقم "5925" و"5930".

يَزَلُ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا قربانی کے گوشت کو سنبھال کر رکھ لو میں نے اسے سنبھال کے رکھ لیا، تو نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ پہنچنے تک اس گوشت کو استعمال کرتے رہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِالْحُومِ الصَّحَايَا مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ

قربانی کے گوشت سے ایک سال سے اگلے سال تک نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ
5933. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ،
(متن حدیث): أَنَّ امْرَأَتَهُ أُمَّ سَلِيمٍ، سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَتْ: قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
مِنْ غَزْوَةٍ، فَدَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ، فَقَرَّبَتْ لَهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ، حَتَّى سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّهُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، إِلَى ذِي الْحِجَّةِ

یزید جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ان کی بیوی ام سلمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے
قربانی کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ایک جنگ سے واپس
تشریف لائے وہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
اسے اس وقت تک کھانے سے انکار کر دیا، جب تک وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت نہیں کر لیتے (جب انہوں نے
نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے ایک ذوالحجہ سے لے کر اگلے ذوالحجہ تک بھی کھا سکتے
ہو۔

5932- إسناده حسن. هشام بن عمار: روى له البخارى متابعة وتعليقاً، وهو صدوق، وقد توبع على حديثه هذا، وباقي
رجالہ ثقات رجال الصحيح. الزبيدي: هو محمد بن الوليد وأخرجه الدارمي 2/79، ومسلم "36" "1975" في الأضاحي: باب
بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/291 من طرق عن يحيى بن حنبل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد
5/277 و281، ومسلم "35" "1975"، وأبو داود "2814" في الأضاحي: باب في المسافر يضحي، والطحاوي 4/185،
والطبراني "1411"، والحاكم 4/230، والبيهقي 9/291 من طرق عن معاوية بن صالح، عن أبي الزاهرية، عن جبير بن نفير، به.
5933- حديث صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير أم سليم، فلم أجد لها ترجمة. ويزيد: هو يزيد بن أبي عبيد كما في
"التهديب"، وفي الطحاوي: يزيد بن أبي يزيد وكذا ذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 9/298 "وقال: روى عن امرأته،
روى عنه الحارث بن يعقوب الأنصاري، والد عامر بن الحارث سمعت أبي يقول ذلك. وقال المؤلف في "تفاته" 5/535 " 536:
يزيد بن أبي عبيد مولى سلمة بن الأكوع، روى عنه يحيى القطان والناس. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/187 "من
طريق الليث بن سعد، عن الحارث بن يعقوب وهو والد عمرو بن الحارث - بهذا الإسناد.

کتاب الرهن

کتاب الرهن کے بارے میں روایات

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِلرَّاهِنِ وَالْمُرْتَهِنِ فِي الرَّهْنِ إِذَا كَانَ حَيَوَانًا

اس بات کا تذکرہ کہ رهن کے بارے میں رکھوانے والے اور جس کے پاس رهن رکھا گیا ہے ان کے لیے کیا حکم ہوگا جب کہ رهن شدہ چیز کوئی جانور ہو

5934 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا آدَمُ بْنُ مُوسَى، بِخَوَارِ الرَّيِّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى السِّسْطَامِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الطَّبَّاعِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ، لَهُ غَنَمُهُ، وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”رهن بند نہیں ہوتا اس کا فائدہ آدمی کو ملے گا اور اس کا ضمان آدمی کے ذمے ہوگا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمُرْتَهِنَ لَهُ رُكُوبُ الظَّهْرِ إِذَا كَانَ مَرَهُونًا

وَشَرْبُ لَبَنِ الدَّرِّ إِذَا كَانَتِ النَّفَقَةُ مِنْ نَاحِيَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس کے پاس رهن رکھا گیا ہے اسے اس بات کا حق حاصل ہے

وہ جانور پر سوار ہو سکتا ہے جبکہ رهن میں رکھی ہوئی چیز جانور ہو، اور وہ اس جانور کا دودھ پی سکتا ہے جب کہ اس جانور کا

5934 - رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق وهو ابن عيسى بن نجیح البغدادي، ابن الطباع فمن رجال مسلم ورواه جماعة من الحفاظ بالإرسال، وأما ابن عبد البر فقد صحح إسناده، وكذلك عبد الحق، وهو الصحيح عند أبي داود، والبخاري، والدارقطني، وابن القطان. وأخرجه الدارقطني 3/32، والحاكم 2/51، والبيهقي 6/39 من طريق عبد الله بن عمران العبادي، عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد مرفوعاً وقال الدارقطني: زياد بن سعد من الحفاظ الثقات، وهذا إسناد حسن متصل. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه لخلاف فيه على أصحاب الزهري، وقد تابع زياد بن سعد: مالك، وابن أبي ذئب، وسليمان بن أبي داود الحراني، ومحمد بن الوليد الزبيدي، ومعمربن راشد على هذه الرواية. ثم أخرج أحاديثهم. وأخرجه الدارقطني 3/33، والحاكم 2/51، والبيهقي 6/39 من طريق إسماعيل بن عياش، والحاكم 2/51، والدارقطني 3/33 من طريق شعبة، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، به، مرفوعاً.

خرچ بھی اسی نے برداشت کرنا ہوگا

5935. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): الرهن يركب بنفسه، ولكن الدر يشرب إذا كان موهونا، وعلى الذي يركب ويشرب

نَفَقَتُهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”رہن (کے جانور) پر سواری جاسکتی ہے جو اس کے خرچ کے عوض میں ہوگی اور جانور کا دودھ پیا جاسکتا ہے جب کہ اسے رہن رکھا گیا ہو اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے اس جانور کا خرچ اس کے ذمے ہوگا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعْطَلَةِ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ
حَيْثُ حُرِّمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بعض لوگ جو معطلہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ محدثین پر اعتراض کرتے ہیں، حالانکہ انہیں اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رکھا گیا

5936. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

5935- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . إسحاق بن إبراهيم : هو المعروف بابن راهويه، والشعبي : هو عامر بن شراحيل. وأخرجه الترمذی "1254" فی البيوع : باب فی الانتفاع بالرهن، وابن ماجه "2440" فی الرهن : باب الرهن مرکوب ومحلوب، من طرق عن وکیع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 472/2 و228، والبخاری "2511" و"2512" فی الرهن، وابن الجارود "665"، والطحاوی 99 و4/98، والدارقطنی 3/34، والبيهقی 6/38، والبقوی "2131" من طرق عن زکریا بن ابی زائده، به. وأخرجه الدارقطنی 3/34، والبيهقی 6/38 من طرق عن الأعمش، عن ابی صالح، عن ابی هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "الرهن محلوب ومرکوب . "وقفه البیهقی ایضا 6/38 علی ابی هريرة من طرق عن الأعمش، به.

5936- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . محمد بن كثير : هو العبدی، وسفیان : هو ابن سعید الثوری، وإبراهیم : هو ابن یزید بن قیس النخعی، والأسود : هو ابن یزید النخعی. وأخرجه البخاری "2916" فی الجهاد : باب ما قبل فی درع النبی صلی الله علیه وسلم والقمیص فی الحرب، والبيهقی 6/36، والبقوی "2129" من طریق محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری "2467" فی المغازی : باب وفلة النبی صلی الله علیه وسلم، عنقبیصة بن عقبة، عن سفیان، به. وأخرجه ابن ابی شیبة 6/16، وعبد الرزاق "14094"، وأحمد 6/42 و160 و230، والبخاری "2200" فی البيوع : باب شراء الطعام إلى أجل، و"2251" فی السلم : باب الكفیل فی السلم، و"2513" فی الرهن باب الرهن عند اليهود وغيرهم، ومسلم "1603" فی المساقات : باب الرهن : وجوازه فی الحضر والسفر، والنسائی 7/288 فی البيوع : باب الرجل يشتري الطعام إلى أجل يسترهن البائع منه بالتمن رهنا، و303 باب مبيعة أهل الكتاب، وابن ماجه "2436" فی الرهن فی أوله، وابن الجارود "664"، والبيهقی 6/36، والبقوی "2130" من طرق عن الأعمش، به وسیورده المصنف برقم "5938".

الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة، قالت:

(متن حدیث): تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ

شَعِيرٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس جو کے تیس صاع کے عوض میں رہن ہوئی تھی۔

ذِكْرُ ثَمَنِ الشَّعِيرِ الَّذِي كَانَ لِلْيَهُودِيِّ عَلَى الْمُصْطَفَى

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ رَهْنِهِ إِيَّاهُ دِرْعَهُ

اس جو کی قیمت کا تذکرہ جس کے عوض میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی زرہ

یہودی کے پاس رہن کے طور پر رکھوائی تھی

5937 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ صُبْحٍ، حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَهَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِدِينَارٍ، فَمَا وَجَدَ مَا يَفْتِكُهَا

بِهِ حَتَّى مَاتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس ایک دینار کے عوض میں

رہن رکھوائی تھی اس کے بعد آپ کو اتنی گجاش نہیں ملی کہ آپ ﷺ اس ادائیگی کو کر کے اسے چھڑوا لیتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الدِّرْعَ الَّذِي كَانَ عِنْدَ الْيَهُودِيِّ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ ذَلِكَ لِأَجْلِ سَبَبٍ مَعْلُومٍ، فَمِنْ أَجْلِهِ لَمْ يَسْتَرِدَّ دِرْعَهُ مِنْهُ

5937- إسناده صحيح. العباس بن الوليد بن صبح: روى له ابن ماجة، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات رجال البخارى.

آدم: هو ابن أبي إياس، وشيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوى. وأخرجه أحمد 3/238، وأبو يعلى "3061"، والبيهقى 37/6/36

من طريق الحسن بن موسى، عن شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/133 و208، والبخارى "2069" فى البيوع: باب شراء

النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة، و"2508" فى الرهن: باب فى الرهن فى الحضر، والترمذى "1215" فى البيوع: باب ماجاء

فى الرخصة فى الشراء إلى أجل، وابن ماجة "2437" فى الرهن فى أوله، والنسائى 7/288 فى البيوع: باب الرهن فى الحضر،

وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى" ص 263، والبيهقى 6/36 من طريق هشام الدستوائى، عن قتادة، به، مطولاً. وأخرجه أحمد 3/102

من طريق الأعمش، عن أنس. وأخرجه أبو الشيخ فى "أخلاق النبى" ص 278 من طريق أبان، عن أنس.

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ زرہ جو نبی اکرم ﷺ نے رہن کے طور پر یہودی کے پاس رکھوائی تھی اس کا معاہدہ ایک متعین مدت کے لیے تھا اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی زرہ اس سے واپس نہیں مانگی تھی

5938. (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنُ فِي السَّلْمِ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ: (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى سَنَةٍ، وَرَهْنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا تھا کہ اسے ایک سال کے بعد ادا مانگی کریں گے آپ ﷺ نے اپنے لوہے کی بنی ہوئی زرہ اس کے پاس رہن رکھوا دی تھی۔



5937- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشير بن معاذ العقدي فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "2068" في البيوع: باب شراء النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة، و "2096" باب شراء الإمام الحوائج بنفسه، و "2252" في السلم: باب الرهن في السلم، و "2386" في الإستقراض: باب من اشترى بالدين وليس عنده ثمنه، و "2509" في الرهن: باب من رهن درعه، ومسلم "126" "1603" في المساقاة: باب الرهن وجوازه في الحضر والسفر، والبيهقي 6/19 من طرق عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "5936"